PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN
DEBATES

9th June, 1967.

29th Safar-ul-Muzaffar, 1387 A.H.

Vol. V-No. 16

Part IV

OFFICIAL REPORT

Provincial Assembly of West Pakistan
21-X-67
LIBRARY.

CONTENTS

Friday, the 9th June, 1967

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	4239
Starred Questions and Answers	4240
Answers to Starred Questions laid on the Table	4290
Questions of Privilege—	
re : derogatory remarks made by Mr. G. Yazdani Malik about the Privileges Committee of the Assembly	4328
The Supplementary Budget (General) for the year 1966-67 (presented)	4343
The Supplementary Budget (Railway) for the year 1966-67 (presented)	4343
Bills—	
The West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967 ...	4344
The Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967	4372

Price :

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 9th June, 1967.

جمعۃ المبارک - ۲۹ صفر المظفر ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ
عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ
يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۚ
هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۚ
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(پ ۱۰ - س ۸ - رکوع ۴ - آیات ۶۰ تا ۶۳)

اور مسلمانو! جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے دشمنوں کے مقابلے کیلئے تیار ہو کر اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور انکے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا اجر تم کو پورا پورا دیا جائیگا اور تمہارا ذرا بھی نقصان نہیں کیا جائیگا۔ اور اگر وہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اسکی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بلاشبہ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ اور اگر وہ چاہیں کہ تم کو دھوکا دیں تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی جمعیت سے تقویت بخشی۔ اور ان تمام مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اگر تم دنیا بھر کی دولت بھی خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت والفت پیدا نہیں کر سکتے تھے مگر اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔ بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Nazir Ahmed.

*۳۷۹۵ - مسٹر نذیر احمد - آیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ ہوا حکومت اس امر پر غور کر رہی تھی کہ صوبہ بھر میں صنعتی کارکنوں کی شرائط کار اور بونس کی شرح کو متعین کرنے کے لئے ایک کمیشن قائم کر دیا جائے۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سلسلے میں کیا فیصلہ کیا گیا ۔

(ج) آیا کارخانوں کے کارکنوں کے لئے سماجی تحفظ کے منصوبے کو رائج کرنے کے لئے کوئی سکیم ہے ۔ اگر ایسی کوئی سکیم ہو تو اسے اندازاً کتنے عرصے کے اندر اندر کراچی ، لاہور ، لائلپور اور ساہیوال میں رائج کر دیا جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) : (الف) بونس کمیشن کے قیام کا امکان حکومت مغربی پاکستان کے زیر غور تھا لیکن اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد یہ سمجھا گیا کہ چونکہ مسئلہ زیر بحث کا اثر مشرقی پاکستان پر بھی پڑے گا اس لئے یکسانی کی خاطر بونس کے متعلق نیشنل کمیشن مرکزی حکومت کو ہی قائم کرنا چاہیے چنانچہ

یہ تجویز مرکزی حکومت کو غور کے لئے پیش کردی گئی ہے اس پر فیصلے کا انتظار ہے ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) صنعتی کارکنوں کے مفاد کے لئے مغربی پاکستان معاشرتی تحفظاتی آرڈیننس ۱۹۶۵ (۱۰ بابت ۱۹۶۵) کے احکام کے بموجب ایک معاشرتی تحفظاتی سکیم وضع کر لی گئی ہے ۔ یہ سکیم شروع میں تین صنعتی شہروں یعنی کراچی ، حیدر آباد اور لائل پور میں یکم مارچ ۱۹۶۷ سے نافذ کر دی گئی ہے ۔ ابتدا میں صرف صنعت پارچہ بافی کے کارکن اس سے مستفید ہوں گے ۔ اس سکیم کا محدود دائرہ عمل ہو گا ۔ کارکنوں کو بیماری صنعتی ضرر یا موت زچگی یا ان سے متعلق معاملات کی نسبت فائدے مہیا کئے جائیں گے اور اس طرح حاصل شدہ تجربے کی روشنی میں یہ سکیم دوسرے شہروں میں بھی رائج کردی جائے گی اور یہ توقع ہے کہ آئندہ پانچ سال کے دوران میں یہ سکیم مغربی پاکستان کے تمام اہم صنعتی شہروں میں نافذ کر دی جائے گی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا میں وزیر محنت صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس سکیم کو باقی صنعتوں پر کیوں لاگو نہیں کیا گیا ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان)۔ جناب والا ۔ اس کا جواب تو دے دیا گیا ہے ۔ فی الحال اس سکیم کو دوسرے شہروں پر اس لئے نافذ نہیں کیا گیا کہ یہ ایک نیا تجربہ ہے اور اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس

کو پہلے تین شہروں پر نافذ کرکے صنعتی مزدوروں کو اس سے فائدہ بہم پہنچایا جائے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب اس سکیم کی کامیاب ہونے کی صورت پیدا ہونے لگے تو اس سکیم کو دوسرے صنعتی شہروں پر بھی نافذ کر دیا جائے گا۔

چودھری محمد نواز۔ جناب والا۔ جیسا کہ جواب میں درج ہے کہ کافی غور و خوض کے بعد سمجھا گیا ہے کہ اس کا اثر مشرقی پاکستان پر بھی پڑے گا اس لئے یہ کیس مرکزی حکومت کو غور کے لئے پیش کیا گیا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس کو التوا میں ڈالنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے؟

وزیر محنت۔ جناب والا۔ یہ درست نہیں ہے۔ پہلی درخواست صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کو ۱۱ فروری ۱۹۶۵ کو بھیجی۔ اس کے بعد ۳ مارچ کو یاد دہانی کے لئے ایک خط لکھا۔ پھر ۱۵ اگست کو ایک خط لکھا گیا۔ اس کے بعد ۳ نومبر ۱۹۶۶ کو ان کی خدمت میں ایک خط لکھا گیا۔ اس دوران میں ان کے جواب موصول ہوتے رہے کہ معاملہ زیر غور ہے۔ اس کے بعد پھر فروری ۱۹۶۷ میں ایک مرتبہ یاد دہانی کے لئے خط تحریر کیا گیا۔

چودھری محمد نواز۔ جناب والا۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے اور انہوں نے مختلف تاریخوں کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ مرکزی حکومت کو یاد دہانی کے لئے خطوط لکھتے

رہے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی یقین دہانیوں کے باوجود آج تک اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوا ۔ کیا آپ نے ذاتی طور پر متعلقہ مرکزی وزیر سے گفتگو کی ہے کہ اس مسئلہ کو جلدی نمٹایا جائے ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس مسئلہ کے بارے میں ذاتی طور پر بھی مرکزی حکومت کے ساتھ بات چیت کی گئی ہے لیکن چونکہ اس مسئلہ کا تعلق مشرقی پاکستان سے بھی ہے اور اس مسئلہ کے متعلق جب تک مشرقی پاکستان سے مشورہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک مرکزی حکومت حتمی طور پر کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہے ۔

***4066. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(*a*) the number of existing industrial concerns in the Province registered under the Factories Act, 1934 ;

(*b*) the number of factories, out of those mentioned in (*a*) above, owned by the Pakistanis and non-Pakistanis, respectively ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) : (*a*) The number of registered factories in the Province at the end of 1966 (31st December 1966) is 5209.

(*b*) The record of owners' nationality is not maintained in this Directorate as the information is not maintained furnished under the Factories Act, under which the factories are registered.

---

*۴۰۶۷ - چودھری محمد نواز - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبے بھر میں اس وقت رجسٹر شدہ ٹریڈ یونینوں کی تعداد کیا ہے - نیز ان کے ارکان کی تعداد کیا ہے -

(ب) ایسی یونینوں کی تعداد کیا ہے جو پاکستان ٹریڈ یونین اور کنفیڈریشن آف لیبر سے الحاق کر چکی ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) - (الف) صوبے میں موجودہ رجسٹر شدہ ٹریڈ یونینوں کی تعداد ۶۱۲ ہے جس میں ۱۶ فیڈریشن بھی شامل ہیں ان کی رکنیت تین لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو اکیاسی ہے -

(ب) مغربی پاکستان کے ٹریڈ یونینوں کے رجسٹرار کے پاس پاکستان ٹریڈ یونین یا فیڈریشن آف لیبر کے نام سے کوئی یونین رجسٹر شدہ نہیں ہے -

چودھری محمد نواز - حضور والا - ایوان میں جو جواب مہیا کیا گیا ہے وہ انگریزی میں بھی ہے اور اردو میں بھی لیکن اردو اور انگریزی دونوں جواب نہیں ملتے ہیں - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں فرق کیوں ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جو اعداد و شمار دیئے ہیں یہ بالکل ٹھیک ہیں - شاید پرنٹنگ میں غلطی ہوگئی ہو -

WORK COMMITTEES

*4068. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(*a*) the number of Work Committees organised during the year ending 31st December, 1965 in various registered factories of the Province ;

(*b*) the number of the registered factories in the Province as have framed standing orders for their emoployees and got them properly registered with the Labour Department ;

(*c*) the number of registered factories which have not so far framed standing orders for their employees and the steps Government intend to take against the said factories ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) : (*a*) The total number of Works Committees organized during the year ending 31st December, 1965 is 46.

(*b*) and (*c*) By virtue of the provisions of the Industrial Employment (Standing Orders) Act, 1946, the industrial establishment employing 100 or more workers were required to have their Standing Orders certified by the Labour Welfare Department. The said Act has since been replaced by the Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance, 1960. This Ordinance applies to all such industrial and commercial establishments wherein 50 or more workers are employed. It regulates terms and conditions of workers in their relationship with the employers. In view of the Ordinance, there is no necessity to certify the Standing Orders regarding the terms and conditions of service in respect of individual employees.

LAHORE OMNIBUS SERVICES

*4105. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state whether it is a fact that the buses of the Lahore Omnibus Service frequently go out of order while plying on their routes ; if so, the remedial measures taken or intended to be taken by Government ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) It is not correct that the buses of the Lahore Omnibus Service frequently go out of order while plying on their routes. The buses do go out of order *en-route* but only very rarely due to unforeseen reasons such as punctures.

(*b*) Remedial measures to control the break downs are already in force. The Lahore Omnibus Service observes the system of preventive maintenance according to which the buses are thoroughly checked up before detailing them for routes.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب میں درج ہے ۔ کہ بالعموم بسیں خراب نہیں ہوتیں بالخصوص ہوتی ہیں ۔ اخبارات میں اکثر کارٹون آتے رہتے ہیں ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس کی انتظامیہ کا انتظام اتنا ناقص ہے کہ صبح جب بسیں متعلقہ روٹ پر چلتی ہیں تو ان کا پٹرول وغیرہ بھی نہیں دیکھا جاتا ۔ اور وہ دس میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد کھڑی ہو جاتی ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر۔ اس کے متعلق پہلے ہی جواب میں عرض کیا جا چکا ہے ۔ بہر حال میں اپنے فاضل دوست کے حکم کی

تعمیل کرتے ہوئے جو مروجہ طریق کار ہے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔

There is a system of maintenance in which the buses are serviced, docked and checked up for defects, if any, daily, weekly, fortnightly and monthly. However, the defects which develope on the road, are beyond human control.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم اس کی پوری طرح دیکھ بھال کرتے ہیں ۔ اس کے متعلق تو ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا ۔ کیا میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کبھی اخبار بھی پڑھتے ہیں ؟

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اومنی بس سروس کی بسوں کو بھی پرائیویٹ بسوں کی طرح check کرکے ان کے لئے fitness سرٹیفیکیٹ لیا جاتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر ۔ میں ۔ عرض کیا ہے کہ ان کی اپنی ورکشاپ موجود ہے اور ہر روٹ پر جانے سے پہلے ان کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے لیکن معمولی نقص تو پھر حال پیدا ہو سکتے ہیں ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ نہیں ہے میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح پرائیویٹ بسوں کے لئے گورنمنٹ کے مقرر کردہ انسپکٹر

fitness سرٹیفیکیٹ دیتے ہیں کیا اسی طرح اومنی بس سروس کی بسوں کے لئے بھی fitness سرٹیفیکیٹ حاصل کئے جاتے ہیں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراجدین) - جی ہاں - ہر چھ مہینے کے بعد لئے جاتے ہیں۔

چودھری محمد سرور خان - کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ آیا وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ لوگ اومنی بس کے انتظام سے مطمئن ہیں اور انہیں اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہم تو یقیناً مطمئن ہیں اور کوئی خاص شکایت بھی عوام کی طرف سے سننے میں نہیں آئی۔ البتہ اگر معزز رکن کو کوئی شکایت ہو تو اسکو رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

میاں محمد شفیع - جناب والا - متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کے بجائے میاں معراج دین صاحب نے جواب دیا ہے کہ ہر چھ مہینے کے بعد fitness سرٹیفیکیٹ دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر دیکھنے میں کیوں آتا ہے کہ لاہور کی اس گنجان آبادی میں لوگوں سے آپ کی بسوں کو دھکے کیوں لگائے جاتے ہیں اور اگر یہ fitness سرٹیفیکیٹ لیا جاتا ہے تو یہ اصلی ہوتا ہے یا فرضی ہوتا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب سپیکر - میں آپ کی اجازت سے معزز رکن سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ان کی صحت

تو ماشاالله بڑی اچھی دکھائی دیتی ہے لیکن کبھی کبھی ان کے پیٹ میں درد کیوں ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جدون صاحب ۔ آپ ضمنی سوال نہیں پوچھ سکتے ۔ آپ صرف ان کا جواب دے سکتے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کی جگہ میاں معراج دین صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ انہوں نے اپنی کراؤن بس سروس کے متعلق جواب دیا ہے اومنی بس سروس کے متعلق جواب نہیں دیا ۔ اور جیسا کہ میاں محمد شفیع صاحب ۔ سوال کیا تھا ۔ یہ قانون ہے کہ ہر چھ مہینے کے بعد fitness سرٹیفیکیٹ دیا جاتا ہے ۔ تو کیا آپ کی اومنی بسوں کےلئے بھی واقعی ان قواعد کے تحت یہ fitness سرٹیفیکیٹ لیا جاتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ چھ مہینے کے بجائے ہر روز ان بسوں کو کسی روٹ پر جانے سے پہلے باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جدون صاحب ۔ سوال یہ کیا گیا ہے کہ کیا چھ مہینے کے بعد ان کے لئے fitness سرٹیفیکیٹ لیا جاتا ہے یا نہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی ہاں ۔ لیا جاتا ہے ۔

میجر ملک محمد علی ۔ میں جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی

خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ اومنی بس سروس لاہور کا کام تسلی بخش نہیں ہے تو کیا اسکے متعلق کوئی خصوصی اقدامات اٹھائیں گے کیونکہ routine procedure سے کام نہیں چلتا ۔

Minister of Law : Yes, it will be done.

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ گاڑیوں کی روزانہ چیکنگ اپنی ورکشاپ میں ہوتی ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ مزنگ چوک اور آپ کی ورکشاپ کے درمیان تقریباً دو فرلانگ کا فاصلہ ہے اور ابھی ابھی جب میں وہاں سے گذر رہا تھا تو آپ کی ایک بس وہاں پر کسی خرابی کی وجہ سے رکی کھڑی تھی ۔ تو کیا اس کی بھی اسی طرح حسب معمول چیکنگ کی گئی تھی ۔ اگر چیکنگ کی گئی تھی تو پھر اتنے تھوڑے سے فاصلے میں یہ کیوں خراب ہو گئی ۔

Mr. Speaker : Next question.

VIOLATION OF FACTORIES RULES BY FACTORY OWNERS

***4150. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(*a*) the number of factory owners in the Province who have violated the Factories Rules during the years 1964 and 1965 ;

(*b*) the number out of those mentioned in (a) above who were prose-

cuted for breach of the said rules alongwith reasons for not taking any action against the remaining offenders ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) : (*a*) The No. is 1624 and 1380, respectively.

(*b*) (*i*) The No is 1100 and 870, respectively.

(*ii*) The prosecutions are not generally resorted to in following cases :—

(1) Where an industry has recently been established and its first inspection is carried out.

(2) For minor offences like non-display of notices, delayed white-washing and inadequate water supply, etc.

(3) Small factory owners employing 10 to 20 workers unless they are habitual defaulters.

Warnings are invariably issued to such factory owners to remove the defects. Prosecutions are lodged if the defects brought to the notice of the management are not removed by the time of the subsequent inspection.

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ جو نئے کارخانے لگائے جاتے ہیں تو ان کو پہلی دفعہ چالان نہیں کیا جاتا ۔ تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آپ ان کو عادی بناتے ہیں کہ وہ ایسی بد عنوانیاں کریں تاکہ آپ انہیں آئندہ چالان کریں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ یہ درست نہیں ہے ۔

*۴۴۰۸—رئیس عطا محمد خان ماری بلوچ - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) ہنگامی قانون (داشت و استعمال) برگ ھا تیندو مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۶ء کے نفاذ سے صوبہ میں بیڑی بنانے والے کتنے لوگ بیروزگار ہو گئے ہیں -

(ب) حکومت مذکورہ لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی یا کوئی ارادہ نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) - (الف) ایسے بیڑی کے کارگروں کا سروے نہیں کیا گیا ہے - لیکن مغربی پاکستان کی چھوٹی صنعتوں کی ترقیاتی کارپوریشن کے ایک اندازے کے مطابق (جو کہ چھوٹی صنعتوں بشمول بیڑی کی صنعت کی ترقی کے لئے ذمہ دار ہے) اس صنعت میں دس ہزار کاریگر کام کر رہے تھے -

(ب) گورنروں کی کانفرنس منعقدہ ۲۵ اور ۲۶ مئی ۱۹۶۶ء میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مغربی پاکستان میں تیندو کے پتے کے استعمال کی ممانعت کے لئے ایک آرڈیننس حکومت مشرقی پاکستان کے آرڈی نینس کے خطوط پر نافذ کیا جائے - یہ بھی فیصلہ کیا گیا تھا کہ کاغذ میں لپٹی ہوئی بیڑی پر محصول آبکاری نہ لیا جائے اور لپیٹنے والا کاغذ بونس پر

درآمد کرنے کی اجازت دے دی جائے ۔ یہ ان کاریگروں کی مزید حوصلہ افزائی کرے گا کہ وہ کاغذ میں لپٹی ہوئی بیڑی بنائیں ۔

خیال ہے کہ مرکزی حکومت اس سلسلے میں ضروری اقدامات کر رہی ہے ۔

صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کو سفارش پیش کی ہے کہ بیڑی کے کاریگروں کے لئے متبادل ملازمت تلاش کرنے کے لئے سرمایہ کاری کے گوشوارے میں سستی سگریٹ بنانے والے زیادہ کارخانوں کی گنجائش رکھی جائے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یہ لکھا ہے کہ کاغذ لپیٹ کر سگریٹ بنائے جائیں اور اس طرح اس میں اسکی کھپت ہو ۔ تو کیا یہ ان کو علم نہیں ہے کہ سگریٹ تو پہلے ہی بیڑی کی نسبت صحت کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتے ہیں ۔ تو اس کے پیش نظر کیا صوبائی حکومت مغربی حکومت کو یہ سفارش کرنے کے لئے تیار ہے کہ انڈونیشیا میں جو تیندو کا پتہ ہے وہاں سے اسے درآمد کر لیا جائے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ اس سوال کا تعلق محکمہ صنعت سے ہے ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : May I with you permission say something. There was a question that the tandoo leaf which is grown in Indonesia may be allowed to be brought in Pakistan

but the similarity between the tandoo leaves of India and Indonesia is so very great that it was considered not proper to allow its import because there was a likelihood of the Indian leaves being smuggled. However, the matter was examined very carefully and we are still at it.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ اس آرڈیننس کو نافذ ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے ۔ اس پر کب عمل کیا جائے گا ۔ جب یہ کاریگر مر جائیں گے ۔

Minister of Law : The Ordinance has come into force since long. There is no question of not taking any action. The Ordinance prohibits the possession and manufacture of bidis from the tandoo leaf. Action has been taken instantanously on that.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ یہ کاریگر اسی آرڈیننس کی وجہ سے بیکار ہوئے ہیں ۔ تو اب سوال یہ ہے کہ آپ ان کی بحالی کے لئے کیا کر رہے ہیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں بیان دیا جا چکا ہے ۔ فی الحقیقت اس صنعت میں جو مزدور کام کر رہے تھے وہ زیادہ تر عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھے ۔ اس لئے ان کے گھروں کا معاشی ذریعہ اور دارومدار صرف اسی پر نہیں تھا بلکہ ان کے مرد دوسرے اداروں اور صنعتوں میں بھی کام کرتے ہیں ۔ لیکن ان عورتوں اور بچوں کے کام نہ کرنے سے ان کی معاشی زندگی میں اتنا فرق نہیں پڑا ۔ بہرحال محکمہ صنعت کی طرف سے روزگار کے دفاتر کھولے گئے ہیں اور یہ دفاتر اسی لئے کھولے

گئے ہیں کہ جو لوگ بے روزگار ہیں ان کے لئے روزگار مہیا کیا جائے - اور اس بیڑی کی صنعت سے جو لوگ وابستہ تھے ان لوگوں کو یہ حق ہے کہ ایسے دفاتر روزگار سے رجوع کریں اور ان سے امداد حاصل کریں - یہ دفاتر انہیں ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہیں -

مسٹر حمزہ - وزیر محنت کاش وزیر محنت نہ ہوتے - انہوں نے فرمایا ہے کہ محض عورتیں اور بچے یہ بیڑی بناتے تھے اور ان کا یہ واحد ذریعہ معاش نہیں تھا اور اس لئے ان کے کام نہ کرنے سے ان پر کوئی خاص برا اثر نہیں پڑا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ طبع آزمائی کے لئے بیڑی بناتے تھے - کیا آپ کے بچے یا میرے بچے اس قسم کا کام کرتے ہیں - کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ عورتیں اور بچے محض مجبوری کی بنا پر ، محض پیٹ کی بھوک کی بناء پر ، محض اپنے ذاتی حالات کی بناء پر یہ کاروبار کرتے تھے جو آپ کے محکمہ کے بے رحمانہ اقدام کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہیں اور آپ نے وزیر محنت ہوتے ہوئے ان کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے -

Mr. Speaker : The Member has put more than three supplementaries at once.

مسٹر حمزہ - جناب والا - انہوں نے تو ایسا جواب دیا تھا کہ ایک دن تو کیا ایک سال بھر وہ ان کے سامنے آہیں بھریں تب بھی ان بیچاروں کی مشکلات کا ان کو علم نہیں ہو سکے گا - اس قسم کی لاعلمی . . . . . ,

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ ہمارا محکمہ فی الحقیقت روزگار مہیا کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے ۔ جتنے ۔ روزگاروں کو روزگار مہیا کیا جاتا ہے ان میں بچوں اور عورتوں کے متعلق ذکر کرنے کی منشا یہ تھی کہ ہمارے جو لیبر کے قوانین ہیں وہ بچوں اور عورتوں پر عائد نہیں ہوتے ۔ اگر کارخانہ دار عورتوں کو روزگار مہیا کرتے ہیں تو ایسی عورتیں اور بچے جو گھروں میں کام کرتے ہیں وہ اپنے معاش کی خاطر کرتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ روزگار چھن جانے سے ان کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ درست نہ ہوگا ۔ کیونکہ گھروں میں جتنے بالغ مرد ہیں وہ کارخانوں اور دیگر اداروں میں کام کر رہے ہیں ۔

بیگم اشرف برنی ۔ جناب والا ۔ میں اس بات سے متفق نہیں ہوں کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تمام عورتیں اپنے شوہروں کے گھر آباد ہیں ۔ ان میں سے بعض بیوہ ہوتی ہیں بعض خواتین کو ان کے شوہروں نے چھوڑ رکھا ہے ۔ مرد کے نہ ہونے سے انہیں مشکلات درپیش ہوتی ہیں ۔ اگر انہیں بے روزگار و بے سہارا کر دیا جائے تو ان کے لئے کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا ضروری ہے ۔

Mr. Speaker : No question has been asked.

خان اجون خان جدون ۔ جیسا کہ اس آرڈیننس سے بیڑی کی صنعت

ختم ہو گئی ہے ۔ اور بچے اور عورتیں بے روزگار ہو گئی ہیں ۔ وزیر صاحب کا یہ کہنا کہ ان کو تکلیف نہیں پہنچی درست نہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ ان کو بہت زیادہ تکلیف پہنچی ہے اور فاقہ کشی تک نوبت پہنچ گئی ہے ۔ کیا آپ کو اس سے اتفاق نہیں ہے ۔ نیز چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں کا کاروبار تباہ ہوگیا ہے اسی پر ان کا دارومدار تھا ۔ ان کے پاس کوئی دوسری صنعت نہیں ۔ کیا ان کو کسی کام پر لگانے کا بندوبست کر رہے ہیں ۔

وزیر محنت ۔ اس کے لئے علیحدہ نوٹس دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ آیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں اور یہ حقیقت نہیں کہ وہ بچے اور مستورات جو بیڑی بناتے تھے ان میں سے بیشتر یتیم اور بیوگان تھے ۔ یہ بچے اور عورتیں جو تھوڑی بہت مزدوری کرتے تھے اب وہ اپنا پیٹ نہیں پال سکتے ۔

وزیر محنت ۔ ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو روزگار مہیا ہو جائے ۔ حکومت کی طرف سے روزگار مہیا کرنے کی پوری کوشش ہو رہی ہے ۔

---

*۴۹۴۷ - مسٹر حمزہ - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۳۶۲۵ کے جواب جو مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء کو ایوان میں دیا گیا ، کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈپٹی ڈائرکٹر (سٹورز اینڈ پرچیز) کی آسامی کے عہدیدار نے تقریبا 2¾ سال تک بطور درجہ اول سنئیر گزیٹڈ آفیسر ملازمت کی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ افسر کے افسران نے کبھی اس کے خلاف شکایت نہیں کی اور ہمیشہ اس کے کام کو سراہا -

(ج) اگر جزو (الف) ، (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (الف) بالا میں متذکرہ آسامی کا درجہ کم کرتے ہوئے اس کے عہدیدار کی تنخواہ میں بھی تقریباً ۳۰۰ روپے ماہوار کی کمی کر دی گئی -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (ج) بالا میں متذکرہ افسر سے جونیئر افسروں کو متذکرہ آسامی کا درجہ کم ہو جانے کی وجہ سے متذکرہ افسر کی نسبت سنیئر سکیل میں رکھا گیا ہے - اگر ایسا ہو تو متذکرہ افسر کا درجہ کم کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور اس سے کی گئی نا انصافی کا ازالہ کرنے کے لئے کیا اقدام کئے گئے ہیں یا کرنے کا ارادہ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ (الف) جی ہاں لیکن یہ ایک عارضی انتظام تھا ۔

(ب) جی نہیں یہ امر واقعہ نہیں ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔ بحیثیت اسسٹنٹ ڈائرکٹر (سٹورز پرچیز) اس کی تنخواہ وہی ہے جو زیادہ سے زیادہ تنخواہ وہ بطور منیجر سٹورز پاتا تھا ۔

(د) سٹور کی جمیعت عملہ کے اس سے کم درجے کے کسی رکن کو اعلیٰ سکیل نہیں دیا گیا ہے ۔

---

*۴۹۶۵ ۔ مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبے کے صنعت کاروں کو متعدد بار اپنے مزدوروں کی کل تعداد کے ۲۵ فی صد کو رہائش مہیا کرنے کے لئے کہا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ کراچی میں مزدوروں کے لئے کوئی رہائشی کالونی نہیں حالانکہ متذکرہ اسٹیٹ میں ۷۰۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ صنعتی کارخانے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) ، (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس بارے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) ۔ رہائشی سہولت کے بارے میں مالکان سے توقع وابستہ ہے کہ وہ اپنے مستقل مزدوروں کو ۲۵ فی صد رہائشی مکان مہیا کریں گے ۔

(ب) کراچی کی دونوں صنعتی اسٹیٹوں (علاقوں) میں کل ۴۸۰ صنعتی ادارے ہیں ۔ ان کی اکثریت نے مزدوروں کی رہائش کا بندوبست نہیں کیا ۔ تاہم کل ۷۹۵ کوارٹرز مہیا کئے گئے ہیں ۔

(ج) اس ضمن میں ایک قانون بنانے کا ایک سوال حکومت کے زیر غور رہا ہے ۔ مگر افراط زر و زمین کی فراہمی اور صنعتی ترقی میں رکاوٹ کے خدشات وغیرہ جیسے مسائل کی بنا پر حکومت مجوزہ قانون اب تک نہیں بنا سکی ۔ تاہم حکومت کارخانہ داروں کو اس غرض کے لئے زمین حاصل کرنے میں ہر ممکن مدد دے رہی ہے ۔ اور ایسے ٹیکس کے مستثنیٰ کرنے پر غور کر رہی ہے جو مزدوروں کی رہائش سے لگائے ہوئے سرمایہ سے متعلقہ ہو ۔

مسٹر حمزہ ۔ سوال یہ کیا گیا تھا کہ

"whether it is a fact that the industrialists of the province were asked by the Government time and again..."

تو جواب یہ تھا ۔

"رہائشی سہولت کے بارے میں مالکان سے توقع وابستہ ہے

کہ وہ اپنے مستقل مزدوروں کو ۲۵ فی صد رہائشی مکان مہیا کریں گے"

کیا میں وزیر محنت سے دریافت کر سکتا ہوں کہ سہولتیں جو محنت کش انسانوں کے لئے انتہائی ضروری ہیں بہم پہنچانے کے لئے آپ کے پاس اختیارات موجود نہیں ۔ اور کوئی ایسا قانون نہیں کہ مالکان سے درخواست کریں کہ وہ اپنے مزدوروں کو ۲۵ فی صد رہائشی مکانات مہیا کریں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ اس لئے قانون نافذ نہیں کیا گیا کیوں کہ اس کے لئے بہت مشکلات درپیش تھیں ۔ مثال کے طور پر اراضی کی فراہمی جس کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے اور بعض ایسی مشکلات تھیں پھر مالکان کے لئے بھی یہ ممکن نہیں تھا کہ تھوڑے سے وقت میں جلد از جلد ۲۵ فی صد مکان مہیا کر دیں ۔

بیگم اشرف برنی ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ۶۰۰ ایکڑ اراضی site area میں مزدوروں کے لئے صنعت کاروں کو اس مقصد کے لئے دی گئی تھی کہ وہ وہاں پر مزدوروں کے لئے مکانات تعمیر کریں ۔ پندرہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک وہاں پر مکانات کیوں نہیں بنائے گئے ۔

وزیر محنت ۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ اراضی اس مقصد کے لئے مخصوص تھی لیکن KDA کی طرف سے ۱۹۶۶ میں اس کی الاٹمنٹ کی گئی ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ صنعت کاروں کو مزدوروں کے کوارٹرز کے لئے سرکاری زمین دی جائے ۔

وزیر محنت ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کراچی میں اراضیات KDA کے تحت تھیں ۔ کچھ رقبہ مخصوص کر دیا گیا تھا ۔ تاکہ مالکان اپنے مزدوروں کی رہائش کے لئے مکانات تعمیر کریں ۔

بیگم اشرف برنی ۔ واضح جواب نہیں ملا ۔ ۱۵ سال گذرنے کے بعد ۱۹۶۶ء میں اجازت دی گئی ۔ ۱۵ سال کے اندر مکانات بن سکتے تھے ۔ یوں بھی اس سے آپ کی ایک problem حل ہو سکتی تھی ۔ کیوں کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم ریفیوجی کالونیز نہیں بنا سکتے ۔ اور ان کی rehabilitation نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا کوارٹر بنانا وزیر محنت کی ذمہ داری ہے ؟

بیگم اشرف برنی ۔ وزیر محنت کی ذمہ داری ہو یا نہ ہو جب آپ نے صنعت کاروں کو زمین دی ہے تو حکومت انہیں کو مجبور کرے کہ وہ کوارٹرز بنائیں ۔

وزیر محنت ۔ چونکہ یہ اراضی ڈولپ نہیں کی گئی تھی اس لئے الاٹمنٹ میں دیری ہو گئی تھی ۔

خان انجون خان جدون ۔ وزیر محنت نے جو جواب دیا ہے اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ وہ صنعت کاروں کی حمایت کر رہے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ آپ دیکھیں کہ ۸۰ء صنعتی ادارے ہیں ۔ اور مزدوروں کو صرف ۹۵ء کوارٹر مہیا کئے گئے ہیں ۔ تناسب اتنا کم ہے کہ جس سے میرا خیال ہے کہ حکومت کو شرمندہ ہونا چاہئے اور کارخانہ داروں کو بھی شرمندہ ہونا چاہئے ۔ اگر حکومت واقعی مزدوروں کے لئے یہ چیز مہیا کرنا چاہتی ہے ۔ تو کیا وہ یہ قدم اٹھانے کے لئے تیار ہے ۔ یہ تو بہانے ہیں کہ پندرہ سال میں الاٹ منٹ نہیں ملی ۔ ممکن ہے وہ خود ایسا کرتے ہوں ۔ کیا حکومت اس کے لئے کوئی قدم اٹھانے کے لئے تیار ہے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۔ اس ضمن میں بہت سی مشکلات درپیش ہیں ۔ اس لئے ممکن نہیں کہ تمام مالکان کو مجبور کریں کہ وہ خاص عرصہ میں مکانات مہیا کریں ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اراضی کی بہم رسانی ایک مشکل کام ہے ۔ بعض جگہ جہاں ہم نے اراضیات مہیا کی ہیں اور کارخانہ داروں سے کافی دور ہیں اور مزدوروں کو آنے جانے میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس لئے کارخانہ داروں کے لئے مشکل ہے کہ وہ مزدوروں کے لئے مکانات تعمیر کریں ۔

جناب والا ۔ اس ضمن میں بہت سی مشکلات ہیں اور ایک مشکل یہ بھی درپیش ہے کہ موجودہ قوانین کے تحت اگر کسی مزدور کو ملازمت سے علیحدہ کیا جاتا ہے تو اس سے جو مکان اس کو رہنے کے لئے دیا جاتا ہے خالی کرانا بڑا مشکل ہے اور اس میں بڑی دقت پیش آتی ہے ۔ اس ضمن میں بھی

ان کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے قوانین میں ترمیم کی جا رہی ہے تاکہ ملازمت سے علیحدگی پر مزدور کو مکان سے جلد سے جلد نکالا جا سکے ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ ان مالکان کو تمام ضروری آسانیاں اور ضروری امداد بہم پہنچائی جائے تاکہ وہ جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ مزدوروں کے لئے مکان تعمیر کرائیں ۔

Mr. Zain Noorani : Most respectfully I wish to point out that the Minister have been giving answers only regarding one industrial area, namely, the Landhi Industrial Trading Estate, whereas the question relates to the entire Industrial Training Estate. My question is whether it is not a fact that even in the Landhi Industrial Training Estate out of 462 acres reserved for this colony only 180 acres have been handed over to various industrialists by the KDA ? I want to know what happend to other industrial areas.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس اراضی کے بارے میں مالکان کو آمادہ کیا جا رہا ہے کہ وہ یہ اراضی خرید لیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر حقیقت پسندی سے کام لیا جائے تو وزیر محنت کا جو قلمدان ہے اسے وزیر مالکان کارخانہ جات رکھ دیا جائے تو بہتر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ کے سپلیمنٹری سوالات میں سے اکثر سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کو آپ اپنے کسی remarks سے شروع کرتے ہیں یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ آپ کے سپلیمنٹری سوال سے پہلے آپ کا کوئی remark بھی ہو ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں وزیر صاحب کو compliments pay کرتا ہوں (قہقہہ) ۔

جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے بیگم برنی صاحبہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہم نے مالکان کارخانہ جات سے درخواست کی ہے ہم ان کو مجبور نہیں کر سکتے کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ جب آپ ان کارخانہ جات کے مالکوں سے پریس ٹرسٹ کے لئے چندہ مانگتے ہیں تو وہ یہ درخواست کیوں نہیں مانتے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں کوئی قانون نافذ نہیں ہے ۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرسکتے ۔

بیگم اشرف برنی ۔ جناب والا ۔ ۶ سو ایکڑ زمین موجود ہے اور ہم لوگوں کو خدشہ ہے کہ یہ مالکان اس اراضی کو انڈسٹریل اسٹیٹ میں تبدیل کر دیں گے اور بیچارے مزدور مکانوں سے محروم ہو جائیں گے ۔ ہم کو آپ کوئی صاف جواب دیں اور یقین دلائیں کہ آپ مالکان کو مجبور کریں گے کہ وہ ایک سال کے اندر مزدوروں کے لئے کوارٹر بنائیں گے ۔

وزیر محنت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں ۔ کہ مالکان کم سے کم عرصہ میں مکانات کی تعمیر کرائیں ۔

Begum Ashraf Burney : This is a vague answer and I want a definite answer.

چودھری محمد نواز - بیگم برنی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر موصوف نے یہ فرمایا تھا کہ ۱۹۶۶ء میں وہ زمین کے - ڈی - اے - سے لے لی گئی تھی اور کارخانے داروں کے حوالے کر دی گئی تھی تو میں وزیر موصوف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اب تک اس پر کتنے مکانات تعمیر ہوئے ہیں -

وزیر محنت - جناب والا - ۱۹۶۶ء کے آخر میں یہ زمین ان کو منتقل کی گئی تھی اس پر اب تک تعمیر شروع نہیں کی جا سکی -

چودھری محمد نواز - کیا آپ یقین سے کہتے ہیں کہ یہ اراضی ۱۹۶۶ء کے آخر میں ملی تھی -

وزیر محنت - جی ہاں ۱۹۶۶ء کے آخر میں منتقل ہوئی تھی جیسا کہ بعض مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے - ان مشکلات کے پیش نظر مالکان اس اراضی پر مکانات کی تعمیر نہیں کرا سکتے لیکن وہ بھی اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں اور ہم اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو ضروری سہولتیں مہیا کریں -

*۴۹۶۶ ۔ مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اگر ۱۹۶۶ء میں جاری کئے گئے ایک ہینڈ آؤٹ کے مطابق محکمہ محنت نے برطانیہ کی وزارت محنت کو یو ۔ کے ۔ میں ملازمت کے پرمٹ جاری کرنے کے لئے ۹۲ پاکستانیوں جن میں ۳۰ سند یافتہ ڈاکٹر بھی شامل ہیں ، کے نام اور کوائف ارسال کئے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ ڈاکٹروں کو بیرون ملک جانے کی اجازت دینے کی وجوہ کیا ہیں جبکہ صوبے میں پہلے ہی ڈاکٹروں کی کمی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) ترک وطن مرکزی حکومت کا موضوع ہے ۔ خدمات کی برآمد ملک کے لئے زر مبادلہ کمانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے حکومت کو ملک کے اندر خدمات اور خدمات کی برآمد کا توازن قائم رکھنا ہوتا ہے حکومت پاکستان نے برطانیہ میں زیادہ سے زیادہ ملازمت واؤچر کا زیادہ سے زیادہ کوٹا حاصل کرنے کی غرض سے طبی تجارت کو بحیثیت پیشے کے شامل کر لیا تھا جس کے لیے حکومت برطانیہ ملازمت واؤچروں کے لیے درخواستیں طلب کر سکتی ہے ۔ حکومت پاکستان اور حکومت برطانیہ کے مابین معاہدے کے

باعث صوبائی حکومت ملک کے باہر طبی تجارتی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کر سکتی ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ گذشتہ روز اس ایوان میں اس بات پر کافی بحث ہوئی تھی کہ ڈاکٹروں کو ملک کے باہر جانے کی اجازت دی جانی چاہئے یا نہیں تو میں وزیر موصوف سے دریافت کرتا ہوں کہ اس صورت میں جب کہ اس ملک میں ڈاکٹروں کی کمی ہے اور عوام کو طبی سہولتیں نہیں مہیا ہو رہی ہیں کیا یہ مناسب ہوگا کہ ڈاکٹروں کو باہر جانے کی اجازت دی جائے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ اس ضمن میں وزیر صحت ہی جواب دے سکتی ہیں لیکن مغربی پاکستان کی حکومت نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ ڈاکٹروں کو باہر بھیجنے پر پابندی لگائی جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ وزیر محنت نے فرمایا ہے کہ خدمات کی برآمدگی ملک کا زر مبادلہ کمانے کا اہم ذریعہ ہے اور حکومت کو ملک کے اندر خدمات کے مصرف اور برآمدگی کے درمیان توازن برقرار رکھنا ہے اس جواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک زرمبادلہ کمانے اور ملک کے اندر خدمات سر انجام دینے کا جو مسئلہ ہے اس میں اس وقت توازن موجود ہے ۔ کیا آپ کے علم میں یہ نہیں ہے کہ ہمارے ملک کے اندر سینکڑوں ڈسپنسریاں ایسی ہیں جن میں ڈاکٹر موجود نہیں ہے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا۔ اس بارے میں وزیر صحت ہی جواب دے سکتی ہیں ۔

بیگم اشرف برنی ۔ جناب اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گی کہ کل ہیلتھ منسٹری کے جوابات دینے کا دن تھا اور بیگم صاحبہ نے فرمایا تھا اور ہم لوگوں نے بھی دیکھا تھا کہ تقریباً ۴۰ ہسپتال ایسے تھے جہاں ڈاکٹر موجود نہیں تھے اور ڈسپنسریوں میں بتایا گیا تھا کہ تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ کمپاؤنڈر لے لیے گئے ہیں ۔ اور یہ بالعموم ایسے علاقے ہیں جہاں لوگوں کو طبی سہولتیں میسر نہیں ہیں اور وہاں کتنے ہی بچے طبی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے مر جاتے ہیں جہاں سہولتیں نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : What is the supplementary ?

Begum Ashraf Burney : I want to give them suggestions.

Mr. Speaker : The Member cannot make suggestions during the Question Hour. She can only ask supplementary questions.

---

*۵۳۱۴ ۔ مسٹر زین نورانی ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لانڈھی انڈسٹریل ایریا کراچی میں ان مزدوروں کے لیے کوارٹر تعمیر کرنے کے لیے اراضی مختص کی گئی تھی ۔

جو اس علاقہ کی فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں ۔ اگر ایسا ہو تو کس تاریخ کو اراضی مختص کی گئی اور کل کتنے ایکڑ ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لانڈھی انڈسٹریل ایریا میں جن صنعت کاروں کی صنعتیں ہیں ، انھوں نے اپنی لاگت سے مذکورہ کوارٹر تعمیر کرنے تھے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ علاقہ میں تاحال ایک بھی کوارٹر تعمیر نہیں کیا گیا ۔ اگر یہ درست ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔ اگر نہیں تو اب تک کتنے کوارٹر تعمیر کئے گئے ہیں ۔

(د) حکومت مزدوروں کے لیے متذکرہ علاقہ میں کوارٹروں کی جلد از جلد تعمیر کرانے کی یقین دھانی کے لیے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) : (الف) ۱۹۵۸ء میں کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی اس بات پر رضامند ہوئی کہ صنعت کاروں کو مزدوروں کے لیے رہائشی کوارٹرز بنانے کے لیے لانڈھی میں زمین مہیا کرے گی ۔ اس ضمن میں کل ۴۶۲ ایکڑ زمین لانڈھی لیبر کالونی میں مہیا کی گئی ۔ زمین کی منتقلی کے احکام اس لیے صادر نہ ہوسکے کہ زمین ٹھیک نہ تھی ۔ نومبر ۱۹۶۶ء میں ۱۸۲ ایکڑ اراضی ۹ صنعت کاروں کو منتقل کر دی گئی ۔ بقیہ اراضی کو منتقل کرنے کے لیے لانڈھی انڈسٹریل اسٹیٹ کی

توجہ مبذول کرائی گئی ہے ۔ تا کہ باقی ممبران زمین حاصل کرنے کے لیے درخواستیں دے سکیں ۔

(ب) مالکان اپنے مزدوروں کو کوارٹر رضاکارانہ طور پر مہیا کرتے ہیں ۔

(ج) مندرجہ ذیل مالکان نے لانڈھی میں اپنے مزدوروں کے لیے رہائشی کوارٹر تعمیر کروائے ہیں :

۱ ۔ داؤد کاٹن ملز لمیٹڈ (۱۴ فیصد) ۔

۲ ۔ آفتاب فلور اینڈ الائڈ انڈسٹریز لمیٹڈ (۲۵ فیصد) ۔

۳ ۔ پرنس گلاس ورکس لمیٹڈ (۲۰ فیصد) ۔

۴ ۔ گل احمد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ (۳ فیصد) ۔

۵ ۔ اسٹیل کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ (۷ فیصد) ۔

۶ ۔ فضل شفیق ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ (۵ فیصد) ۔

۷ ۔ حسین انڈسٹریز لمیٹڈ (۱ فیصد) ۔

یہ صحیح ہے کہ مستقل رہائشی کالونی کا وجود ابھی تک نہیں ہوا ہے ۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ زمین صنعتی مالکان کو نومبر ۱۹۶۶ء میں الاٹ کی گئی تھی اور وہ جلد رہائشی مکان نہ بنوا سکے ۔

(د) حکومت مالکان کو ملازمین کے لیے جلد از جلد مکانات بنوانے

کی طرف توجہ دلا رہی ہے ۔ وزیر محنت اپنے حالیہ کراچی کے دورے پر حکام ۔ کے ۔ ڈی ۔ اے سے ملے تھے تاکہ تعمیر مکانات کی مشکلات کا حل نکل سکے مالکان کا خاص اعتراض یہ تھا کہ وہ کوارٹروں سے مزدوروں کو بے دخل نہیں کر سکتے ۔ حکومت جلد ہی ایک قانون بنا رہی ہے جس سے اس مشکل کا حل نکل آئے گا ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ سوال کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ صنعت کاروں کو رشوت دی جا رہی ہے اور وہ زمینیں ان کو الاٹ کی جا رہی ہیں اور پھر بھی وہ مزدوروں کے لیے رہائیشی کوارٹرز تعمیر نہیں کر رہے میں چاہتا ہوں کہ صنعت کاروں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی زمین پر مزدوروں کے لیے کوارٹرز بنائیں کیا آپ اس کا کوئی انتظام کریں گے ؟

Mr. Speaker : That is a suggestion.

Mr. Zain Noorani : Sir, would the Department use their good offices to see that the KDA accede to the request of the 50,000 or so, labourers living in this colony in 'juggies' to allot the developed land to them for constructing the quarters at their own cost, instead of placing the labourers at the mercy of the Industrialists ?

Begum Ashraf Burney : Sir, this is also a 'suggestion'.

Mr. Speaker : The Member wants the Department to know his views.

Mr Zain Noorani : May I, Sir, point out that there are suggestions Begum Sahiba shouldlcarn that some times a suggestion comes in the form

of a supplementary question and remains a suggestion though actually a question.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ یہ جو اراضی مزدوروں کے مکانات کے تعمیر کرنے کے لیے مخصوص کی گئی تھی اس اراضی کو مزدور یونینوں کو منتقل کرنے کا مسئلہ بھی حکومت کے زیر غور ہے گذشتہ چند مہینوں سے میں نے مزدور یونینوں کے کافی نمائندگان سے بات کی ہے اور میں نے محسوس کیا ہے کہ بہت سے مزدوروں کے نمائندے اس بات پر آمادہ نہیں ہیں کیوں کہ ان زمینوں پر کافی رقومات خرچ کرنی پڑتی ہیں اور ان کو اس قسم کی رقوم کے جمع کرنے کے لیے بہت زیادہ دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

Mr. Zain Noorani : It is not only a supplementary but the statement made by the Minister that the representatives of labourers of that area are not prepared for that, I, Sir, with your permission say on the floor of the House that if he goes to his office at 10-30 a.m., I will take to him the representatives of that area and then will request the Minister to give them land. Would the Minister in that case, do something ?

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میں نے عرض کیا ہے کہ یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ میں نے اس سے قبل عرض کیا ہے کہ کراچی میں میں نے مختلف مزدور یونینوں کے نمائندوں سے بات کی ہے مگر یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس کے بارے میں مختلف رائیں ہیں بعض لوگ چاہتے ہیں کہ زمین ان کو دی جائے ۔ بہر حال یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے کہ یہ اراضی مزدور یونینوں کو بھی مہیا کی جائے یا نہ ۔

Mr. Zain Noorani : Sir, he is talking of labour unions and I am talking of Union Committees. This is a labour colony. There is no one else besides the labourers. I ask my final question ; what is the necessity for the Govt., in the matter of housing, to allot land in the Landhi Industrial area to the Industrialists of that area and why is the Govt. is reluctant to grant land to the labourers.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ مسئلہ ہمارے زیر غور ہے ۔ اس کے متعلق بعض ایسے سوالات ہیں جن پر غور کرنا ضروری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنا آسان مسئلہ نہیں ہے کیوں کہ اگر یہ اراضی مختلف صنعت کاروں کو یا مزدوروں کی یونینوں کو دی جائے تو یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ مزدوروں کو مکانات مہیا نہ کر سکیں بلکہ ان مزدوروں کو مل جائیں جو کہ بہت فاصلے پر رہائیش پذیر ہیں ۔ اس کے علاوہ اور بھی چند ایک ایسی مشکلات ہیں جن کے پیش نظر ہم جائز لے رہے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو سکا تو ہم ان تمام مشکلات کے دور کرنے اور مزدوروں کی بہبود کے لیے مؤثر اقدامات کریں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ زیر غور ہے اور فرماتے ہیں کہ وہ جائزہ لے رہے ہیں ۔ کیا ان کی ڈکشنری میں یہ دو ہی لفظ رہ گئے ہیں جن کا رونا وہ روتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ وہ ایوان میں متضاد قسم کے بیان دے رہے ہیں ۔

وزیر محنت - جناب والا - یہ تو ان کا محض خیال ہے میں نے واضح طور پر اپنا بیان دیا ہے -

مسٹر حمزہ - کیا میں جناب وزیر محنت سے یہ دریافت کر سکتا ہوں جناب زین نورانی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جواب کے آخری حصہ میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر ہم نے مناسب سمجھا تو ہم مزدوروں کی بہبود کے لیے کوئی اقدامات کریں گے کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ مزدوروں کی بہبود کو جانچنے والے آپ ہیں یا مزدوروں کے نمائندے ؟

وزیر محنت - جناب والا - اگر یہ محکمہ مزدوروں کی بہبود کے لیے کچھ نہیں سوچ سکتا یا اگر ان کے لیے یہ چیز ضروری نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس محکمے کی ضرورت ہی نہیں - یہ محکمہ تو اسی لیے بنایا گیا ہے - کہ وہ مزدوروں کے فائدے کے لیے غور و خوض کرے -

حاجی سردار عطا محمد - جناب جواب کے (الف) حصہ میں بتایا گیا ہے کہ سن ۵۸ میں اس ضمن میں کل ۴۶۲ ایکڑ زمین لانڈھی لیبر کالونی میں مہیا کی گئی یا مختص کی گئی لیکن بعد میں ثابت ہوا کہ یہ مکانات بنانے کے لائق نہیں ہے - کیا اس کے وجوہات یہ تو نہیں ہے کہ یہ اراضی کسی بڑے آدمی کو دی جا رہی ہے - یا یہ کہ وہاں پانی کا سیلاب آگیا ہے ؟

وزیر محنت - جناب والا - حاجی صاحب نے صحیح طور پر جواب نہیں پڑھا -

مسٹر سپیکر - آپ ان کو اس کی وضاحت کر دیجئے گا -

وزیر محنت - یہ اراضی صنعت کاروں کو ۱۹۶۶ میں دیدی گئی تھی مگر وہ رہائشی مکانات نہیں بنا سکے -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - میں نے جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے کہ ۱۹۵۸ میں ۴۶۲ ایکڑ زمین لانڈھی میں مہیا کی گئی تھی میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ آیا زمین ٹھیک نہیں تھی یا کوئی اور وجہ تھی - میں تو جناب صرف وجہ پوچھ رہا ہوں -

وزیر محنت - یہ اسی لیے کام نہ ہو سکا کیوں کہ زمین ٹھیک نہیں تھی -

حاجی سردار عطا محمد - کیا وہاں کوئی سیلاب آ گیا تھا ؟

وزیر محنت - زمین ہموار نہیں تھی -

---

*۵۳۱۵ - مسٹر زین نورانی - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں گذشتہ تین سالوں کے دوران ورک مین کمپنسیشن ایکٹ کے تحت متوفیان کے وارثین کو تلافی کی رقوم کے لیے کتنے مقدمات درج کئے گئے -

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکور مقدمات میں سے کتنے مقدمات کی تلافی کی رقوم اب تک ادا نہیں کی گئیں اور رقوم ادا نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) : (الف) گذشتہ تین سالوں میں مرنے والے مزدوروں کے ورثا کے معاوضے کی ادائیگی کے ۸۹۵ مقدمات وصول کئے گئے -

سال وار تعداد حسب ذیل ہے -

۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ء
۸۰	۳۸۱	۴۳۴

(ب) تیرہ مقدمات میں ابھی تک معاوضہ کی ادائیگی نہیں کی گئی - اس عدم ادائیگی کی وجوہ یہ ہیں کہ مقدمات میں مرنے والے مزدوروں کے ورثا نے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا اور مقدمات میں ملازموں نے اپنی ذمہ داری تسلیم نہیں کی اس لیے ان کے خلاف عدالتی کارروائی جاری ہے -

Mr. Zain Noorani : Is it in thirteen cases in which payment has not been made.

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : Yes, thirteen cases.

*۵۳۲۲ - مسٹر زین نورانی - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ۱۹۶۶ء میں امتحان میٹریکولیشن میں کامیاب ہونے والے صوبہ کے کتنے طلباء اب ملازمت کر رہے ہیں -

(ب) جزو (الف) میں سے ایسے طلباء کی اندازاً تعداد کیا ہے جو ابھی تک بے روزگار ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین): (الف) چونکہ میٹرک پاس افراد کے روزگاری یا بے روزگاری کے متعلق کوائف ایمپلائمنٹ ایکسچینجوں میں نہیں رکھے جاتے اس لیے اس سوال کا جواب دینا ممکن نہیں ہے - جو افراد روزگار چاہتے ہیں اور اپنے نام ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں درج کرواتے ہیں ان کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کا سال بھی بتائیں -

علاوہ ازیں میٹرک پاس افراد پر یہ عائد نہیں ہوتا کہ وہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعہ روزگار حاصل کریں -

(ب) جیسا کہ مذکورہ بالا ہے -

Mr. Zain Noorani : In order to establish an efficient employment agency does the Department consider it necessary to arrange for such statistics in their Employment Exchanges ?

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو میٹرک پاس افراد ہوں وہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعہ ہی روزگار تلاش کریں ۔ وہ اس کے علاوہ اپنے طور پر بھی روزگار حاصل کرتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ بے روزگاری کے مسئلہ کا جائزہ لینے کے لیے کیا آپ کے محکمہ نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ اس قسم کے اعداد و شمار مہیا کئے جائیں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ یہ مسئلہ ہے کہ نہیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ یہاں جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب واضح طور پر دے دیا گیا ہے ۔ جہاں تک میٹرک پاس افراد کا تعلق ہے انہیں عرض کر دیا گیا ہے ۔ کہ دفتر روزگار صرف میٹرک پاس کے لیے نہیں بلکہ ان افراد کے لیے بھی جو میٹرک پاس یا بی اے پاس نہ ہوں روزگار مہیا کرتا ہے ۔

Mr. Zain Noorani : Sir, how can a person be B.A. pass without being a matric pass.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جو سوال کیا ہے ۔ اس کا جواب دے دیا گیا ہے ۔ میٹرک پاس افراد کے کوائف میں یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنی درخواست میں یہ درج کریں کہ انہوں نے کس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آئندہ کے لیے کیا ہے ؟ کیا آپ آئندہ کے لیے یہ اعداد

و شمار رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا۔ اس صورت میں یہ اتنا ضروری نہیں کیوں کہ جو افراد روزگار کے لیے درخواست دیتے ہیں وہ اپنے تعلیم کے سرٹیفیکیٹ مہیا کرتے ہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے سرٹیفیکیٹ میں یہ اطلاع بھی فراہم کریں کہ انھوں نے کس سال کوئی امتحان پاس کیا ۔

Mr, Muhammad Aslam Khan Khattak : Is the Minister aware of the fact that the greatest danger to the security, well-being and future of a State lies in the white-collared unemployed of its population ? Therefore, Sir, the fact that you are not maintaining any statistics of such an important matter, I think, needs your reconsideration.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر محنت مجھے یہ بتائیں گے کہ بیسویں صدی کے اس دور میں کیا ہر مہذب حکومت اسے اپنا فرض اولین نہیں سمجھتی کہ اپنے ملک کی بے روزگار آبادی کو روزگار مہیا کرے ۔ اور کیا اس کے پیش نظر حکومت کے لیے یہ لازم نہیں کہ وہ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ مزدوری پیشہ یا ٹیکنیکل اس قسم کی کیٹیگریز کا باقاعدہ ریکارڈ رکھے اور ان کے بارہ میں پورے اعداد و شمار مہیا کرے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ ہم دفاتر روزگار میں وہی ریکارڈ رکھ سکتے ہیں جس ضمن میں ہمیں درخواستیں وصول ہوں اس لیے جن افراد کو ہم روزگار مہیا کرتے ہیں ان کے بارہ میں یہ ریکارڈ رکھنا کہ آیا وہ مزدور ہیں یا کس شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں ممکن نہیں ۔

*۵۳۸۱ - چودھری عید محمد - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے لائل پور میں ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی قائم کی ہے -

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت صوبہ کے دوسرے شہروں میں بھی اسی قسم کی کمیٹیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہو تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) : (الف) جی ہاں - حکومت نے بذریعہ گزٹ نوٹس مورخہ ۲۶-۱۱-۶۶ لائل پور کے لئے روزگار ایڈوائزری کمیٹی بنائی ہے -

(ب) روزگار ایڈوائزری کمیٹی ہر اس جگہ بنائی جاتی ہے جس شہر میں دفتر روزگار قائم ہے - ایڈوائزری کمیٹی کا کام دفتر روزگار کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے - ایک کمیٹی کی میعاد ۳ سال ہے - پچھلے بارہ مہینوں میں ایڈوائزری کمیٹیاں مندرجہ ذیل شہروں میں بنی ہیں -

(۱) پشاور (۲) کوہاٹ (۳) گوجرانوالہ (۴) سیالکوٹ (۵) بہاول پور (۶) ایبٹ آباد (۷) ملتان (۸) ساہیوال (۹) حیدر آباد (۱۰) لائل پور (۱۱) جہلم -

مندرجہ ذیل مقامات پر ایسی کمیٹیاں بنانے کا معاملہ زیر تعمیل ہے ۔

(۱) لاہور (۲) راولپنڈی (۳) سرگودھا (۴) کراچی (۵) سکھر (۶) کوئٹہ ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس ایڈوائزری Committee کے ممبران کون کون ہیں ؟

Mr. Speaker : The Member should give fresh notice for that.

خان اجون خان جدون ۔ ان ایڈوائزری کمیٹیوں کے فرائض کیا ہیں اور کس طبقہ کے لوگ بطور ممبر ان میں شامل کئے جاتے ہیں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ ان ایڈوائزری کمیٹیوں میں مزدوروں کے نمائندے مالکان کے نمائندے اور بعض سرکاری نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں ۔ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً اس شہر کی مختلف صنعتوں کے مزدوروں کی بہبود کا جائزہ لیں اور جو آرا ان کے سامنے آئیں ان پر غور و خوض کریں اور صنعتی اداروں میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر موصوف نے اس سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ گوجرانوالہ میں بھی ایک روزگار ایڈوائزری کمیٹی موجود ہے جس کا کام دفتر روزگار کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے میں ان سے پوچھنا

چاہتا ہوں کہ جب گوجرانوالہ کے محنت کشوں کے تمام کے تمام نمائندے جیل بھیج دئیے گئے تو اب اس کمیٹی کی کیا ضرورت تھی ؟

وزیر محنت ۔ وہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا اس کا اس ایڈوائزری کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں ۔

MOTOR BUS COMPANIES IN BAHAWALPUR DIVISION VIOLATING TRAFFIC BYE-LAWS AND MOTOR VEHICLES ACT

*5719. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi** : Will the Parliamentary Secretary, Transport, be pleased to state :—

(*a*) the number of Motor Bus Companies in Bahawalpur Division against whom action was taken for violating the traffic by-laws and Motor Vehicles Act during the years 1964 to 1967 uptil now ;

(*b*) the number of route permits of the said Motor Bus Companies cancelled due to the violations of traffic bye-laws and Motor Vehicles Act in the said year ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) 12 (*b*) Nil.

REVISION OF LABOUR LAWS

*5912. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Minister of Labour be pleased to state whether it is a fact that the existing Labour Laws are proposed to be revised; if so, the progress so far made in this regard ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) : Yes.

Some of the existing Labour Laws like Trade Union Act, Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance 1960 and Shops and Commercial Establishments Act are intended to be revised to be put up soon before this House.

TRANSPORT COMPANIES IN MULTAN DIVISION WHOSE ROUTE PERMITS WERE CANCELLED

*5929. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) the names of Transport Companies in Multan Division whose route permits were cancelled during the years 1965 and 1966 ;

(*b*) the names of Transport Companies in the said Division whose transports caused fatal traffic accidents during the said years ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) The permits of the following Companies were cancelled in 1965—

(*i*) Al-Madina Transport Co. Ltd., Sahiwal.

(*ii*) Messrs. Zahid Transport Co. Reg., Multan.

No permit was cancelled in the year 1966, as the R.T.A., Multan did not meet throughout last year.

(*b*) A statement is placed on the table.

A STATEMENT SHOWING THE NAMES OF TRANSPORT COMPANIES IN MULTAN DIVISION WHICH CAUSED FATAL TRAFFIC ACCIDENTS DURING THE YEARS 1965 & 1966.

1965

1. Ithad Transport Co. Ltd. Multan.
2. Modern Transport Co. Sahiwal.
3. Okara Bus Service, Ltd. Okara.
4. Burewala Bus Service Burewala.
5. De-Royal Transport Co. D. G. Khan.
6. Haryana United Transport Co. Multan.
7. Multan Transport Co. Ltd. Multan.
8. Wahid Bus & Mailsi Transport Co.
9. Indus Transport Co. D. G. Khan.
10. Modern Transport Co. Arifwala.
11. Trans Pakistan, Khanewal.
12. Awami Bus Service, Sahiwal.
13. Multan Transport Co. Multan.
14. Muslim Vehari & Vehinwal Bus Service, Vehari.
15. Modern Transport Co. Lahore.
16. Baluch Transport Co. Ltd. D. G. Khan.
17. L. B. T. Service, Sahiwal.
18. Multan Transport Co. Multan.
19. M/s. New Muzaffar Transport Company, Multan.
20. Baluch Transport Service, Ltd. Dera Ghazi Khan.

21. L.B. C. T. Co. Group C. Sahiwal.

22. Modern Transport Co. Arifwala.

23. Multan Transport Co. Ltd. Multan.

24. Hansi Bus Service, Mian Channu.

25. Burewala Bus Service, Burewala.

26. Pak Soldiers Transport Coy. Ltd., Sahiwal.

27. Jamia Islamia Transport, Sahiwal.

28. Vehari Bus Service, Ltd. Vehari.

29. Burewala Bus Service, Burewala.

30. Okara Bus Service, Okara.

31. L. B. C. T. Sahiwal.

32. Hansi Bus Service, Mian Channu.

33. West Pakistan Transport Coy., Multan.

34. Multan Transport Co. Ltd. Multan.

35. Okara Bus Service, Okara.

36. Muslim Vehari Transport Coy. Vehari.

37. L. B. C. T. Group C, Sahiwal.

1966

1. L. B. C. T. Group A. Sahiwal.

2. Okara Bus Service, Ltd. Okara.

3. Multan Transport Co. Ltd. Multan.

4. Okara Bus Service, Ltd. Okara.

5. —do—

6. Ravi Transport Co. Ltd., Okara.

7. Burewala Bus Service, Ltd., Burewala.

8. Pak Soldiers Transport Coy. Ltd., Sahiwal.

9. L. B. T. Coy., Group A. Sahiwal.

10. —do—

11. Burewala Bus Service, Ltd., Burewala.

12. Sardar Transport Co. Ltd., Multan.

13. Afzal Transport Co. Ltd., Multan.

14. Okara Bus Service, Ltd., Okara,

15. Rafique & Company, Ltd., Okara.

16. Burewala Bus Service, Burewala.

17. Okara Bus Service, Ltd., Okara.

18. Multan Transport Company, Ltd., Multan.

19. Pak Soldiers Transport Co. Ltd., Multan.

20. Wahid Bus & Mailsi Transport Co. Ltd., Multan.

21. Multan Transport Co. Ltd., Multan.

22. Saba Transport Co. Regd., Okara.

23. Itthad Transport Co. Regd. Multan.

24. Ravi Transport Co. Ltd., Okara.

25. Burewala Bus Service, Ltd. Burewala.

26. —do—

27. New Iqbal Transport Co. Ltd. Multan.

28. Baghdad Transport Co. Ltd. Multan.

29. Amir Bus Service, Regd. Alipur.

30. New Muzaffar Transport Co. Ltd., Multan.

31. Moakal Bus Service, Sahiwal.

32. Burewala Bus Service, Ltd., Burewala.

33. —do—

34. Sardar Transport Co. Ltd., Multan.

35. Dost Corporation, Ltd., Multan.

36. —do—

37. Afzal Transport Co. Ltd., Multan.

38. Okara Bus Service, Ltd., Okara.

39. United Hansi Bus Service, Ltd. Mian Channu.

40. L. B. C. T., Group C. Sahiwal.

چودھری محمد ادریس - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی میٹنگ کیوں نہیں بلائی گئی ؟

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir there were some difficulties about it. At first the Secretary of the RTA was transferred-I think he was transferred twice then the Commissioner took over sometime in 1965. Then some of the Members could not attend because they were Members of the Assembly. On account of these cumulative reasons, the meetings could not be held. However, the last meeting was held on the 2nd & 3rd of June 1967 and most of the business has been cleared.

چودھری محمد نواز - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ڈیڑھ سال سے اس ڈویژن میں کوئی میٹنگ نہیں ہوئی - وزیر قانون صاحب نے جو کوائف

یہاں پر پیش کئے ہیں اگر ان کے متعلق اس ایوان میں کھڑے ہو کر میں یہ کہوں کہ وہ بالکل غلط ہیں تو پھر ان کا کیا جواب ہے ؟

Minister of Law : I have said, Sir, that the meeting was not held for a period of about eighteen months, and I have also mentioned the reasons and I have further submitted that on the 2nd and 3rd of June 1967, the meeting was held and most of the business has been cleared.

مسٹر حمزہ - جناب وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے سیکرٹری صاحب اور کمشنر صاحب تبدیل ہو گئے اور اسمبلی کے ممبر جو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ممبر ہیں وہ اجلاس کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اسمبلی کا اجلاس کتنی دیر جاری رہا ؟ میں آپ سے بحیثیت ایک وزیر کے اور ساتھ ہی ساتھ بحیثیت ایک معزز شہری کے دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے جو وجوہات بتائی ہیں آپ انہ کو معقول سمجھتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں ؟

Minister of Law : I do not justify the action of not holding the meetings for such a long time. However, intructions have been issued to the RTA to hold the meetings regularly in future.

چودھری محمد نواز - جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اجلاس منعقد نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں سمجھتے ہیں تو پھر وہ اس معاملہ کی صفائی پیش کیوں کرتے ہیں ؟

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Parliamentary Secretary (Transport) : Sir, answers to the remaining questions are laid on the Table of the House.

Minister of Labour : Sir, I place the answers to the rest of the questions on the Table of the House.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

*۵۹۳۶۔ میاں نذیر احمد ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے لائلپور میں ایک ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی تشکیل کی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ساہیوال میں بھی ایسی کمیٹی تشکیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) دفتر روزگار کے لئے روزگار ایڈوائزری کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جن کی میعاد ۳ سال ہوتی ہے ساہیوال کی روزگار ایڈوائزری کمیٹی کی میعاد نومبر ۱۹۶۷ء میں ختم ہوگی ۔ اس وقت کئی ایڈوائزری کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا ۔

---

*۵۹۴۰ - میاں نذیر احمد - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صنعتی مزدوروں کے لئے حکومت کی تشکیل شدہ سوشل سیکورٹی سکیم پر صرف کراچی لانڈھی ، حیدرآباد اور لائلپور میں عملدرآمد کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ ملتان ڈویژن میں کب تک عملدرآمد کیا جائے گا ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - (الف) جی ہاں -

(ب) ملتان ڈویژن میں سکیم نافذ کرنے کی تجویز زیر غور ہے جس کا تا حال کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا -

---

PLYING OF BUSES BY TRANSPORT COMPANIES BETWEEN MULTAN AND LODHRAN

***6108. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that three transport companies named below have been issued eight route permits for plying their buses between Multan and Lodhran *via* Jalalpur Pirwala ;

(*i*) Wahid Bus Service, 4 route permits ;

(*ii*) Afzal Transport, 2 route permits ; and

(*iii*) New Pakistan Transport, 2 route permits.

(*b*) whether it is a fact that out of the said three transport companies, the Wahid Bus Service and New Pakistan Transport Company alternately ply only one bus daily upto Lodhran and the rest of the buses of the said three transport companies ply only between Multan and Jalalpur Pirwala and do not go upto Lodhran with the result that the residents of the area between Jalalpur Pirwala and Lodhran have been deprived of transport facilities ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to ensure regular plying of buses by the said transport companies between Multan and Lodhran according to the route permits ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes, except that Wahid Bus Service held two permits from Multan to Lodhran *via* Jalalpur Pirwala and the remaining ones are upto Jalalpur Pirwala only.

(*b*) It was reported that Messrs. Wahid Bus Service was plying only one bus between Multan and Lodhran against two permits held by it. The other vehicle went upto Jalalpur Pirwala only. Afzal Transport Co. was plying only upto Shujabad and not completing the remaining 54 mile of Multan-Lodhran route. New Pakistan Transport Co. was plying upto Jalalpur Pirwala and not covering the remaining 27 miles portion of the route upto Lodhran.

(*c*) Yes. Two permits held each by (*i*) Wahid Bus Service (*ii*) Afzal Transport Co. and (*iii*) New Pakistan Transport Co. for Multan-Lodhran

via Jalalpur Pirwala route have been cancelled by the Road Transport Authority, Multan at its meeting, held on 2nd and 3rd June 1967 for not completing the journeys between the two termini and has decided to grant fresh permits on this route after observing legal formalities and procedure.

PLYING OF BUSES ON PERMIT ROAD BETWEEN JALALPUR PIRWALA AND LODHRAN

***6114. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a 30 mile long Kutcha road named as Permit Road, exists between Jalalpur Pirwala and Lodhran in Multan District ;

(*b*) whether it is a fact that several old and new chaks are situated on the said road, but no transport is available on the said road ;

(*c*) whether it is a fact that the Sehra Bus Service which used to ply its buses between Bahawalpur and Jalalpur Pirwala *via* Lodhran has stopped plying its buses on the said road since one year back ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to sanction route permits for plying buses on the road mentioned in (*a*) above ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) This road is 27 miles long, out of which about 14/15 miles have been made pacca.

(*b*) It is correct that several chaks and villages are situated on this

road. Although no permit was issued exclusively for Jalalpur Pirwala-Lodhran route yet six permits granted for Multan Lodhran *via* Jalalpur Pirwala were serving this portion of the route. Since buses were not being plied against these permits regularly between Jalalpur Pirwala and Lodhran these permits have been cancelled and it has been decided to issue fresh permits after observing the legal formalities and procedure. However, conditions will not improve materially until the construction of the road is completed.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

ROUTE NO. 2 OF LAHORE OMNI BUS SERVICE

*6148. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Buses of the Lahore Ommi Bus Service run on Route No. 2 between R. A. Bazar and Krishan Nagar *via* Lahore Railway Station and Egerton road ;

(*b*) whether it is a fact that the passengers from the Cantonment, specially of the Sadar Bazar Area, for District Courts travelling in the said buses have un-necessarily to travel upto Lahore Railway Station and then towards the city ;

(*c*) whether it is a fact that a road connects Garhi Shahu with the Egerton Road *via* Simla Hill and if this route is adopted by the buses coming from and going to Sadar, the distance will considerably be lesser than the one mentioned in (*a*) above ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether the Administration of Lahore Omni Bus Service intends to introduce any service through the road connecting Garhi Shahu and Egerton Road to facilitate the public travelling from Cantonment area towards Lahore District Courts; if so, when if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jaddon) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, because there is no other appropriate route from Sadar Bazar.

(*c*) Yes, but since the requirements of travelling public are mostly for the route as it is, and the number of persons likely to use the shorter route is very small, such a change will cause geat hardship to a vast majority of passengers.

(*d*) It is not possible to divert route No. 2 from Garhi Shahu to Egerton Road *via* Durand Road due to the reasons that there is no traffic on the road connecting Garhi Shahu and Egerton Road except students of Queen Mary and Convent Schools, for whom special buses have been provided. In addition to this, major portion of the traffic is available for and from Railway Station and as such it is essential to operate Route No. 2 *via* Railway Station which is a junction point connecting other routes also.

ROAD TRANSPORT CORPORATION

*6222. **Mr. Zain Noorani** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) the paid up capital of the West Pakistan Road Transport Corporation and what is the Government investment in the same ;

(*b*) the profit earned by the said Corporation for the period from 1st January, 1966 to 31st December, 1966 ;

(*c*) the reserve fund of the said Corporation as on 31st December, 1966;

(*d*) whether Government intend to extend the operations of the said Corporation to Karachi ; if so, when ; if not, why ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) The paid up capital of the Road Transport Corporation *i.e.* Government investment is Rs. 6,14,76,875.00

(*b*) The provisional figures of profit are Rs. 55,34,905-91.

(*c*) The reserve fund of the Corporation as on 31-12-1966 was Rs. 4,75,03,831·00.

(*d*) A scheme for operation of buses by the said Corporation on some selected routes in Karachi, is receiving attention of Government. As soon as the buses which are likely to be imported for the purpose are received, the RTC expects to start operation.

---

*٦٢٧٧ ۔ سید عنایت علی شاہ ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں گذشتہ پانچ سالوں کے دوران فیکٹریوں میں حادثات کے باعث فوت ہونے یا معذور ہونے والے اشخاص کے نام کیا ہیں نیز کارخانوں کے مالکان نے انہیں یا ان کے ورثاء کو کتنا معاوضہ دیا ہے اور آیا ہر صورت میں معاوضہ قانون کے احکامات کے مطابق تھا ۔ اگر نہیں تو قاصر رہنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور اس سے کیا نتائج برآمد ہوئے ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب ممبر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض ہے ۔ کہ نوشہرہ کے علاقہ کی فیکٹریوں میں سابقہ پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل کارکنان کو حادثات پیش آئے ۔ اور ان تمام کو Work-men's Compensation Act کے تحت قانونی معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے ۔ ان کے علاوہ دفتر متعلقہ کے پاس ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے ۔ جس کا معاوضہ ادا نہ کیا گیا ہو ۔

مندرجہ ذیل کارکنان حادثات کی وجہ سے وفات پا گئے

نام		رقم معاوضہ
۱ ۔ مختار گل کارکن	پاکستان ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ اکوڑہ خٹک نوشہرہ ۔	۱٫۶۰۰٫۰۰
۲ ۔ شاکر اللہ کارکن	آدم جی پیپر بورڈ ملز نوشہرہ ۔	۳٫۳۶۰٫۰۰
۳ ۔ شیرین خان	آدم جی پیپر بورڈ ملز نوشہرہ	۲٫۸۰۰٫۰۰
۴ ۔ عبدالغفار	آدم جی پیپر بورڈ ملز نوشہرہ	۶٫۰۰۰٫۰۰

۵ ۔ فضل محمود	آدم جی پیپر بورڈ ملز نوشہرہ	۳,۶۰۰.۰۰
۶ ۔ سید حسین شاہ فائرمین	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۳,۰۰۰.۰۰
۷ ۔ سید حسن شاہ ڈرائیور	نوشہرہ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ فیکٹری نوشہرہ ۔	۷,۰۰۰.۰۰
۸ ۔ غلام غوث چونیئر فٹر	نوشہرہ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ فیکٹری نوشہرہ	۶,۰۰۰.۰۰
۹ ۔ شیر محمد مکینک	نوشہرہ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ فیکٹری نوشہرہ	۷,۰۰۰.۰۰
۱۰ ۔ سکندر حیات اپریٹر	نوشہرہ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ فیکٹری نوشہرہ	۷,۰۰۰.۰۰
۱۱ ۔ سید جلیل لوہار	نوشہرہ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ فیکٹری نوشہرہ	۶,۰۰۰.۰۰
۱۲ ۔ محمد ابراہیم مکینکل فورمین	نوشہرہ ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ فیکٹری نوشہرہ	۹,۰۰۰.۰۰
۱۳ ۔ عباس علی وائرمین	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۳,۰۰۰.۰۰

۱۴ - ولی خان ٹینٹز ایف پی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ ۳,۶۰۰۰۰۰
کارڈنگ جہانگیر روڈ نوشہرہ

مندرجہ ذیل کارکن زخمی ہوئے

نام		رقم معاوضہ
۱ - محمد دین ہیڈ لٹر	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۷۳۵۰۰
۲ - نذیر احمد شاہ مین	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۳۲۰۰۰
۳ - محمد یوسف ٹرلر	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۲۸۸۰۰
۴ - محمد طارق	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۲۵۶۹۰
۵ - عبدالحسین	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۸۹۶۰۰
۶ - نذیر احمد	ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز لمیٹڈ نوشہرہ	۸۶۰۰

۷ ۔ عبدالرشید ساجد	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۹,۹۶۰,۰۰
۸ ۔ محمد شریف	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۲,۱۰۰,۰۰
۹ ۔ پیر انور شاہ	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ	۱,۲۷۰,۰۰
۱۰ ۔ سخی محمد	فیروز سنز لیبارٹریز لمیٹڈ نوشہرہ	۳۳۶۰۰
۱۱ ۔ سردار خان	ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز لمیٹڈ نوشہرہ	۲,۳۵۲,۰۰
۱۲ ۔ غلام حبیب	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ	۳۵۲۸۰
۱۳ ۔ اکرام اللہ	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ	۲۰۱۶۰
۱۴ ۔ گلستان ڈالنگ جابر	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ	۱۹۶۰۰
۱۵ ۔ شکر خان ایف بی	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ جہانگیر روڈ نوشہرہ	۱,۱۲۰,۰۰
۱۶ ۔ نوشیر خان	کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز اسماعیل کوٹ نوشہرہ	۱۹۶۰۰۰

REPRESENTATION OF QUETTA, KALAT, PESHAWAR, D.I. KHAN AND BAHAWALPUR IN VARIOUS SUB-CADRES IN DIRECTORATE OF LABOUR WELFARE, LAHORE.

*6286. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Labour be pleased to state whether it is a fact that in the Head Office of the Directorate of Labour Welfare, Lahore backwad areas of Quetta, Kalat, Peshawar, D.I. Khan and Bahawalpur have not been given due representation in the various sub-cadres ; if so, reasons therefor ?

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : As provided in Service Rules, most of the posts in Headquarters Office have been reserved for appointment by promotion except the following :—

(1) Research Officer	...	One.
(2) Labour Officer	...	Two,
(3) Assistant Labour Officer	...	One.
(4) Labour Inspector	...	One.
(5) Assistants	...	50 per cent.
(6) Investigator	...	Two (only one vacancy has occurred).
(7) Statistical Assistants	...	Four.
(8) Steno-typist/Stenographers	...	Twelve.
(9) Junior Clerks	...	100 per cent.

80 percent vacancies in these cadres are to be filled in on Zonal basis and 20 per cent on merit on all West Pakistan basis. The vacancies in the grade of Research Officer and Labour Officer are filled in by the West Pakistan Public Service Commission, and the posts have already been

advertised by the Commission. As for items 3 and 6, there is only one post in the cadre of Assistant Labour Officer and two Investigators Cadre. The post of Assistant Labour Officer and one Investigator is occupied by the officials from the Secretariat on deputatation. As regards other categories the following posts are held by the personnel belonging to D.I. Khan, Bahawalpur and Peshawar Divisions :—

(1) Assistant	...	One.
(2) Senior Clerk	...	One.
(3) Stenographer	...	One.
(4) Junior Clerks	...	Two.

According to Zonal formula, no doubt, Quetta, Kalat, Peshawar, D.I. Khan and Bahawalpur are entitled to more representation in the grade of Junior Clerks but it has been observed that the people of these areas are not interested to serve at Lahore against the posts carrying scale of Rs. 115—5——175 and non applied for appointment in the said grade. Therefore a few vacancies occurred during the past were filled in on all West Pakistan basis.

Out of the vacancies in the categories of the remaining posts, according to population basis for each Zone, no person could be recruited from the area of Quetta, Kalat, Peshawar, D.I. Khan and Bahawalpur Divisions.

FACTORIES IN TEHSIL NOWSHERA CHALLANED FOR NOT PROVIDING PRESCRIBED FACILITIES TO LABOURERS

*6288. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Labour be pleased to state whether any of the factories in Tehsil Nowshera, District Peshawar has been challaned for not providing prescribed facilities to the Labourers; if so, the names of such factories and the nature of facilities as have not been provided by each of the said factories ?

Minister for Labour (Malik Allah Yar Khan) : No factory in Tehsil Nowshera was challaned for not providing prescribed facilities to the labourers because no such irregularities were detected.

PLYING OF GOVERNMENT BUS ON KHAWRI-PESHAWAR ROUTE

*6302. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a distance of 40 miles inbetween Peshawar and village Khawri, Tehsil Nowshera, District Peshawar and out of that only a stretch of five miles is non-metalled ;

(*b*) whether it is a fact that no bus plies on the said road despite persistent demand of the local residents ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to ply a Government bus or sanction a route permit on Khawri-Peshawar route for the convenience of the people; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes.

(*b*) No. A number of buses are plying on Peshawar-Nowshera portion of this road. For the remaining portion *i.e.* Nowshera-Khawari, R.T.A. Peshawar has granted 4 permits. Buses have started plying against 2 of these permits. Two permit holders have applied for extension of time limit to produce the vehicles.

(*c*) In view of (*b*) above, the necessity of plying more services by G.T.S. Peshawar on Peshawar-Nowshera part of this road, or grant of a fresh permit for Nowshera-Khawari portion, is not felt for the time being.

---

*٦٣٢٨ - چودھری محمد سرور خان - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور کارپوریشن کے ایس - وی ٹیچروں کی یونین کی رجسٹریشن کا کیس ڈائرکٹر آف لیبر ویسٹ پاکستان کے دفتر میں ۱۹۶۳ء میں وصول ہوا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا متذکرہ کیس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور متذکرہ یونین کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا ہے - اگر نہیں تو متذکرہ کیس کے فیصلہ میں غیر معمولی تاخیر کرنے کی وجوہ کیا ہیں - نیز اس کی تکمیل میں مزید کتنا وقت درکار ہوگا ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) : (الف) جی نہیں - یہ معاملہ ۱۹۶۶ میں موصول ہوا تھا -

(ب) معاملہ زیر غور ہے ۔ ایک شبہ پیدا ہوا کہ آیا اساتذہ لیبر قوانین کے تحت کارکن شمار کئے جا سکتے ہیں یا نہیں ۔ محکمہ نظم و نسق عمومی محکمہ قانون اور محکمہ محنت نے اختلاف آرا کا اظہار کیا ہے جنہیں ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے اور ممکن ہو سکے تو بذریعہ قانون کارکن کی اصطلاح کو تبدیل کیا جائے ۔ زیر سوال معاملہ کا مذکورہ اختلاف حل ہونے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا ۔

PLYING OF TRUCKS, MOTORCABS AND HEAVY TAXIS AND RICKSHAWS IN PESHAWAR REGION

***6346. Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that transport business in Peshawar Region is being run on individual basis and in the former Punjab and Sind it is being run on company basis ;

(*b*) strength of staff of Road Transport Authority, Peshawar Region in 1940 and at present ;

(*c*) the number of permits issued for the plying of trucks, motorcabs, heavy taxis and rickshaws in Peshawar Region as it stood in 1940 and at present ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) Yes. The transport business is being handled on individual basis in Peshawar Regian but in the former Punjab and Sind Areas it is being handled mostly

by companies. However, a number, of operators are running this business in these areas on individual basis as well.

(*b*) This is as follows :

STAFF IN 1940		STAFF AS AT PRESENT	
Head Clerk	1	Head Clerk	1
Senior Clerk	1	Assistant	1
Junior Clerk	1	Senior Clerk	2
Steno-typist	1	Junior Clerks	4
Peon	1	Steno-typist	1
		Peons	2
		Foot Constable	1

(*c*) The requisite information is as follows :—

	IN 1940	AS AT PRESENT
Buses	570	775
Trucks (Public Carriers)	276	3826
Trucks (Private Carriers)	21	116
Motor Cabs	133	743
Rickshaws	Nil	466
Baby Taxis	Nil	46
Goods carrying Jeeps	Nil	171

ISSUANCE OF TEMPORARY ROUTE PERMITS TO ASAD TRANSPORT COMPANY AND MALIK TRANSPORT COMPANY

*6410. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Transport please refer to the answer to my starred question No. 1944 given on the floor of the House on 31st May, 1966 and state :—

(*a*) whether it is a fact that period of temporary route permits granted to Malik Transport Company in January, 1966 for Lahore, Sialkot route was four months only ;

(*b*) whether it is a fact that said Company is still operating buses on Lahore-Sialkot route on the said route permits ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for extending the said route permits after the expiry of four months ;

(*d*) whether it is a fact that the Governor of West Pakistan has recently issued intructions not to renew temporary route permits enabling the holders thereof to run buses for many years on temporary route permits ;

(*e*) in case the route permits mentioned in (*b*) above were extended in contravention of Government instructions, whether Government took any action against the authority who extended the said route permits ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes. The correct name is New Malik Transport Company, Lahore.

(*b*) The Company is operating buses against two fresh temporary permits granted on the 11th Feb., 1967 and not on permits granted in January, 1966.

(*c*) In accordance with the provisions of Section 64(1) (*d*) of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance, 1965 temporary permits can be granted pending grant of permanent permits on a route. Applications for the grant of permits on this route are pending. Temporary permits have therefore been issued to provide transport facilities to the travelling public. Fresh temporary permits were granted on the expiry of the old ones to maintain the services,

(*d*) No such instructions have been issued by the Governor. However, instructions have been issued by the Provincial Transport Authority to the RTAs, for regulating the grant of temporary permits. RTAs have been directed that formalities of survey etc. for the grant of permanent permits should be completed expeditiously and decision on pending applications should be taken without any delay.

(*e*) Since permits in question have not been issued in contravention of law or instructions, the question of taking action against the Authority does not arise.

DEALY IN HOLDING OF MEETINGS OF REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY IN WEST PAKISTAN

*6411. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) the dates on which meetings of each Regional Transport Authority in West Pakistan were held from 1st July 1964 to 31st March 1967;

(*b*) whether it is a fact that some meetings of certain Regional Transport Authorities were not held on due dates and there had been inordinate delay ; if so, reasons for not holding the said meetings on due dates ;

(*c*) the tentative dates of the next meetings of the Authorities mentioned in (*b*) above ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) A statement showing dates on which meetings of Road Transport Authorities in West Pakistan were held from 1st July 1964 to 31st March 1967 is placed on the table.

(*b*) There have been no inordinate delays in holding meetings of the R.T.As., except R.T.A., Multan which could not meet during 1966 due to frequent transfers of Secretaries, R.T.As., pre-occupation of the Chairman, R.T.A. with other Government work and non-availabitity of some of the members who were busy with Assembly Sessions work. The shortfall in meetings of R.T.As. other than Multan has been due to insufficient business.

(*c*) No date for the next meeting of R.T.A., Multan has yet been fixed, the last meeting having been held on the 2nd and 3rd June, 1967.

A statement showing dates on which meetings of Regional Transport Authorities in West Pakistan were held from 1-7-1964 to 31-3-1967 :

Name of the Authority	Date of meeting
1. Regional Transport Authority D.I.Khan	18-7-1964
	21-10-1964
	6-1-1965
	5-4-1965
	12-8-1965
	4-12-1965
	29-3-1966
	22-8-1966

2. Regional Transport Authority, Peshawar	17-7-1964
	24-11-1964
	25-3-1965
	27-5-1965
	16-8-1965
	7-10-1965
	22-12-1965
	6-5-1966
	25-8-1966
	4-1-1967
	14-2-1967
	30-3-1967
3. Regional Transport Authority, Rawalpindi	20/21-7-1964
	18/19-11-1964
	22-2-1965
	24/25-6-1965
	28/29-7-1965
	19/20-8-1965
	23-12-1965
	3/4-2-1966
	11/12-3-1966
	27-28/29-7-1966
	28/29/31-10-1966

4.	Regional Transport Authority, Lahore	25-7-1964
		6-10-1964
		7-12-1964
		24/25-3-1965
		2-6-1965
		16-8-1965
		26-10-1965
		11-12-1965
		14-2-1966
		18-5-1966
		26/27-8-1966
		1-12-1966
5.	Regional Transport Authority, Multan	9-9-1964
		4/5-12-1964
		2/3-4-1965
		12/13-8-1965
		22/23-12-1965
6.	Regional Transport Authority, Hyderabad	28-11-1964
		27-2-1965
		22-3-1965
		5-7-1965
		2-10-1965
		3-2-1966

	10-3-1966
	1-9-1966
	26-10-1966
	17-1-1967
	17-2-1967
7. Regional Transport Authority, Karachi	3-9-1964
	7-4-1965
	20-5-1965
	22-12-1965
	9-4-1966
	10-8-1966
	12-11-1966
	1-3-1967
8. Regional Transport Authority, Quetta	15-7-1964
	24-9-1964
	24-11-1964
	10-2-1965
	18-5-1965
	5-8-1965
	1-12-1965
	12-4-1966
	14-7-1966
	7-11-1966
	9-3-1967

9. Regional Transport Authority, Kalat	1-7-1964
	14-9-1964
	27-2-1965
	25-5-1965
	15-9-1965
	19-2-1966
	27-7-1966
	27-3-1967
10. Regional Transport Authority, Karachi	27-7-1964
	29-8-1964
	30-10-1964
	28-11-1964
	15-1-1965
	30-2-1965
	30-4-1965
	31-5-1965
	30-6-1965
	29-9-1965
	29-10-1965
	23-11-1965
	27-1-1966

21-3-1966

29-4-1966

15-7-1966

22-8-1966

30-9-1966

31-10-1966

30-12-1966

24-2-1967

CANCELLATION OF ROUTE PERMITS OF TRANSPORT COMPANIES IN HYDERABAD DIVISION.

*6447. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) the names of Transport Companies in Hyderabad Division whose route permits were cancelled during the years 1964-65 and 1966 ;

(*b*) the names of Transport Companies in the said Division whose vehicles caused fatal traffic accidents during the said years and amount paid by the Companies as compensation to the relatives or dependents of the victims in each year ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : The requisite information is being collected and will be placed on the table as soon as it becomes available.

---

*۶۴۵۱ - قاضی محمد اعظم عباسی - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے لائلپور میں ایک مشاورتی کمیٹی برائے روزگار قائم کی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت حیدر آباد میں بھی ایسی کمیٹی تشکیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر منحت (ملک اللہ یار خان) - (الف) جی ہاں -

(ب) مشاورتی کمیٹی ہر ایک دفتر روزگار کے لئے عرصہ تین سال کے لئے مقرر کی جاتی ہے - حیدر آباد کے روزگار کی مشاورتی کمیٹی کی میعاد ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء کو ختم ہو چکی ہے اور دوبارہ نئی کمیٹی نومبر ۱۹۶۶ء میں تشکیل دی جا چکی ہے -

---

*۶۴۵۳ - قاضی محمد اعظم عباسی - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا حکومت نے حیدر آباد ڈویژن میں بے روزگار سابق فوجیوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے کوئی سروے کیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جوات اثبات میں ہو تو (اول) متذکرہ سروے کا نتیجہ کیا ہے اور (دوم) متذکرہ سابق فوجیوں کو کب تک روزگار مہیا کر دیا جائے گا ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ (الف) پورے مغربی پاکستان میں سے حیدر آباد ڈویژن کے سابقہ فوجیوں کا سروے کیا گیا ہے یہ کام یونین کونسلوں کی مدد سے انجام پا رہا ہے اور جوابات موصول ہو رہے ہیں ۔ پورے جوابات وصول ہو جانے کے بعد ایک جامع رپورٹ تیار کرکے سیکرٹری امور داخلہ مغربی پاکستان کو اُن کے احکام کے بموجب ارسال کر دی جائے گی ۔

(ب) تمام سابقہ فوجیوں کو روزگار مہیا کرنے کا سوال جداگانہ نوعیت کا حامل ہے ہر ایک سابقہ فوجی کی ذاتی صلاحیت روزگار کے انتخاب کے لئے پیش نظر رکھنا ہوتی ہے ۔

گورنمنٹ نے تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ خالی اسامیوں کو پر کرنے میں سابقہ فوجیوں کو ترجیح دی جائے ۔ ڈائریکٹر محکمہ انڈسٹریز نے بھی نجی اداروں سے استدعا کی ہے کہ وہ حتی الوسع سابقہ فوجیوں کو ملازم رکھیں تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تمام بے روزگار سابقہ فوجیوں کو روزگار کب تک مہیا ہو سکے گا ۔

ESTABLISHMENT OF SOCIAL SECURITY SCHEME FOR THE INDUSTRIAL WORKERS

***6470. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(*a*) the date on which the Social Security Scheme for the Industrial Workers was put into operation ;

(*b*) whether it is a fact that the said scheme covers only the Textile Industry at Hyderabad and Lyallpur ;

(*c*) if reply to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) when the scheme would be extended to other industries of the Province ?

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : (*a*) The Social Security Scheme for the Industrial Workers has been introduced with effect from 1st March 1967.

(*b*) No. This scheme is also applicable to the Textile Industries of Karachi in addition to those of Hyderabad and Lyallpur.

(*c*) The scheme will be introduced by stages in other Industries after watching its impact on the Textile Industry. It is expected that during the next 5 years the scheme will be introduced in all the industries of West Pakistan.

---

*۶۴۷۱ ۔ قاضی محمد اعظم عباسی - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) سوشل سیکورٹی سکیم میں ملازم ضلع حیدر آباد ، لاہور اور پشاور سے رکھنے والے سی - ایس - پی ، پی - سی - ایس اور دیگر گزٹیڈ اور

نان گزٹیڈ افسروں کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) متذکرہ سکیم کے تحت اب تک قائم شدہ دفاتر کے نام کیا ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ (الف) ادارہ سماجی تحفظ برائے صنعتی ملازمین میں اس وقت کوئی سی ۔ ایس ۔ پی آفیسر تعینات نہیں ہے ۔ البتہ دو پی ۔ سی ۔ ایس آفیسر ادارہ کے صدر دفتر میں کام کر رہے ہیں ۔ جن میں سے ایک حیدرآباد اور دوسرا لاہور سے تعلق رکھتا ہے ۔

دوسرے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ افسر جو ادارہ کے علاقائی دفاتر میں تعینات ہیں ان کی ضلع وار تعداد یہ ہے :۔

حیدرآباد	۱۲
لاہور	۹
پشاور	۱

(ب) صدر دفتر لاہور کے علاوہ ادارہ نے چار اور دفاتر کراچی ۔ لانڈھی ۔ حیدر آباد اور لائل پور میں کھول رکھے ہیں ۔

BUSES OF GOVERNMENT TRANSPORT SERVICE

*6611. **Mr. Fazal Qadeem Khan Kundi** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state the present number of buses available with Government Transport Service West Pakistan together with the number of those out of them as have out-lived their normal period of utility ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): Total number of commercial vehicles with the Road Transport Corporation is 1741 out of which 493 vehicles have since out-lived their normal period of utility.

OVERCHARGING BY GOVERNMENT TRANSPORT SERVICE IN FORMER N. W.F.P.

*6612. Mr. Fazal Qadeem Khan Kundi: Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the fare charged by Government Transport Service in the former N. W.F.P. is more than that as being charged in the former Punjab area;

(*b*) whether it is a fact that the justification of this excessive fare, according to the Government Transport Service, is that former N. W.F.P. is hilly area;

(*c*) the distance by road from (*i*) D.I. Khan to Bannu alongwith the length of the portion of the said road which passes through hilly area, (*ii*) between Bannu and Tank alongwith the length of the portion of the Bannu-Tank Road which passes through hilly area, (*iii*) between Tank and D.I. Khan alongwith the length of portion of the Tank D.I. Khan road which passes through hilly area, and (*iv*) between Kulachi and D.I. Khan alongwith the length of the portion of the Kulachi D.I. Khan Road which passes through hilly area?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) Fare charged by Government Transport Service is in accordance

with the rates fixed by Government for private as well as for public buses which is slightly more in the former N.W.F.P. than that fixed for the former Punjab area.

(*b*) The fare charged in the former N.W.F.P. area is almost the same as was fixed by the former N.W.F.P. Government in 1951. Various factors are taken into consideration while fixing rates *e.g.* cost of P.O.L. incidence of taxation, condition of roads, Density of Traffic, Operation and maintenance cost. The latter three conditions are different in the former N.W.F.P. area from the former Punjab area and are responsible for fixation of a little higher rates in former N.W.F.P. area.

The G.T.S. Peshawar is, however, charging rates fixed for plain roads and not those fixed for hilly roads, for the roads mentioned in (*c*).

(*c*) The distance between roads are given hereunder :—

	Distance	Hilly Portion
(1) D.I. Khan-Bannu	90 miles.	7 miles.
(2) Bannu-Tank.	76 miles.	7 miles.
(3) D.I. Khan-Tank.	42 miles	—
(4) Kulachi-D.I. Khan.	37 miles.	—

Although certain portions of routes 1 and 2 above are hilly, yet the fare fixed by the Government for hill roads is not being charged on these routes.

MARI INDUS TRANSPORT SERVICE

*6624. **Malik Fateh Sher Langarial** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) the name of the Proprietorthe of Mari Indus Transport Service alongwith the number of route permits held by him and the dates when these were issued ;

(*b*) the number of route permits, out of those mentioned in (*a*) above, as were issued in the first instance on temporary basis alongwith the dates when they were made permanent ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) and (*b*) No route permit has been issued to any company named as "Mari Indus Transport Service" by any Regional Transport Authority in the Province. The question of supplying the requisite information does not, therefore, arise.

PLYING OF ROAD TRANSPORT CORPORATION BUSES ON ABBOTABAD-LORA ROAD.

*6710. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no bus of the Road Transport Corporation plies on the Abbotabad-Lora road ;

(*b*) whether it is a fact that numerous representations have been made in this behalf to the Manager Road Transport Corporation, Peshawar Region, but no action has been taken thereon so far ;

(*c*) whether it is a fact that only one bus of Abbasi Transport Service is plying on the said route which does not meet the requirements of the people of the said area ;

(*d*) if answer to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, (*i*) whether the Road Transport Corporation intends to ply its buses on the said route, (*ii*) whether Government intend to issue more route permits for the said route ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) No. Road Transport Coporation is operating a bus service on Abbottabad-Lora road.

(*b*) The service was cultailed temporarily for somtime due to shortage of hill road buses. It has since been restored. The representationists were also apprised of this position.

(*c*) No. Besides the bus service of R.T.C. private transporters are also operating on this route and the traffic needs of the people of this area are being adequately met (No bus of M/S. Abbasi Transport, is, however, plying on this route.

(*d*) (*i*) The Road Transport Corporation is already plying its buses on the said route.

(*ii*) 3 private transport companies are operating on this route. A fresh permit has also been issued for this route and the grantee has been allowed to draw it up to 5th July 1967. Besides, two buses of a private transport Company holding permits for Pithal-Lora-Maqsood and Lora Maqsood-Haripur routes are reported to have been damaged badly in road mishaps. These will also start operation as soon as they are repaired. No fresh permits are, th refore, intended to be issued at present.

CHECKING SPEEDING OF BUSES

*6725. Mr. Zain Noorani : Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in 1964, the Government appointed a Committee of experts to probe into the increasing number of road accidents in the Province, their causes and the remedy ;

(b) whether it is a fact that the said Committee came to the conclusion that the old system of checking speeding of buses by the method of controlling speed by means of speedometer was outdated and obsolete ;

(c) whether it is a fact that the said Committee recommended a new system called the TACHOGRAPH ;

(d) whether it is a fact that the TACHOGRAPH records automatically and constantly the speed of a vehicle on a graph card fitted in the vehicle ;

(e) whether it is also a fact that the recommendation of the said Committee regarding the TACHOGRAPH was accepted both by the Provincial Government as well as the Central Government and a Press Note was issued by the Provincial Transport Authority ordering all vehicles, old or new, to have this device fitted by 1st January, 1965 ;

(f) whether it is a fact that the said decision was suddenly cancelled ; if so, reasons therefor ;

(g) whether Government are aware that speeding in checked is most advanced countries like Japan, Germany, France, etc., with the said device and whether the Government intend to reconsider its

decision and insist on the fitting of this device in all trucks and buses in West Pakistan?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) Yes. The said Committee was appointed in 1962 and not in 1964.

(*b*) The Committee was of the view that the method of controlling speed by way of speed-governors was not a success. They could easily be tampered with. It was recommended that as far as possible Tachographs should be fixed on all transport vehicles, *i.e.*, buses as well as trucks.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) Representations were received against the installation of Tachograph. It was, therefore, decided, after considering all aspects of the matter, that fixation of Tachograph should not be considered as a necessity for registration of a new transport vehicle.

(*g*) The Provincial Transport Authority is re-examining the matter and testing a Tachograph fixed on the vehicles of Road Transport Corporation would make its recommendations to Government after the trial is completed.

STRIKE LAUNCHED BY BUS OWNERS OF KARACHI

*6939. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state whether it is a fact that the bus owners of Karachi launched a strike from 2nd to 5th May, 1967; if so, the reasons for which the Karachi Administration did not bring the situation under control well in time and rather allowed the said strike to continue for two days?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): It is

correct that bus owners of Karachi launched a strike from the 2nd to 5th May 1967, which was partial.

The local authorities handled the situation properly. The strike was a sudden one, and all efforts were taken to control it, but it lasted for four days till stern action was taken and the strike terminated.

SETTLEMENT OF INDUSTRIAL CASES IN KARACHI

*6950. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(a) the total number of cases as were pending in the Industrial Court of Karachi, on the 1st January, 1965;

(b) the total number of cases filed before the Industrial Court of Karachi during each of the year 1965 and 1966;

(c) the number of cases as were decided by the Industrial Court of Karachi during each of the year 1965 and 1966, together the number of cases that were outstanding on 31st December, 1966;

(d) whether it is a fact that the pace of settlement of the Industrial cases in Karachi is extremely slow;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, the action Government intend to take to speed up the settlement of industrial cases in Karachi ?

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan): (a) 447.

(b) During the year, 1965	847
During the year, 1966	1181

(c) Decided during the year, 1965 789

Decided during the year, 1966 1324

and the number of cases that were outstanding on 31st December 1966, was 362 ;

(d) No.

(e) The question does not arise.

MEETING OF REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY, MULTAN

*7113. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a meeting of the Regional Transport Authority, Multan was fixed for 5th and 6th of May, 1967 but was cancelled afterwards ; if so, reasons therefor ;

(b) whether it is a fact that no meeting of the said authority has been held for the last 1½ years ; if so, reasons therefor ;

(c) whether it is a fact that a meeting of the said Authority has now been fixed for 29th May 1967 at Fort Manro, District Dera Ghazi Khan despite the fact that all the non-official members of the said Authority are busy in the Provincial Assembly Session on this date ; if so, reasons for fixing the said date for the meeting ;

(d) whether it is a fact that temporary route permit holders whose periods of route permits have expired are suffering due to negligence of the said Authority in not convening its meeting ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes. The meeting was postponed because the Chairman, R. T. A. had to attend the Commissioner Conference to be held at Lahore on these dates ;

(*b*) No meeting was held between the 23rd December 1965 and 2nd June 1967, due to frequent transfers of Secretaries, R.T.As., pre-occupation of Chairman, R.T.A. with other Government work and non-availability of some of the Members who were busy with Assembly work.

(*c*) It is correct that a meeting of the Authority was fixed for 29th and 30th May, 1967 at Fort Manro which was postponed to 2nd/3rd June, 1967 as the Chairman of the Authority had to attend another meeting on the 29th and 30th May. The meeting had to be held for the disposal of pressing business. One non-official member attended the meeting ;

(*d*) At the meeting hled on 2nd/3rd June 1967 orders for the grant of fresh temporary permits in suitable cases have been passed.

(*e*) As the meeting was held on 2nd/3rd June, 1967 and orders for the grant of fresh temporary permits were passed, the question does not arise.

———

QUESTION OF PRIVILEGE

RE: DEROGATORY REMARKS MADE BY M.R.G. YAZDANI MALIK ABOUT THE PRIVILEGES COMMITTEE OF THE ASSEMBLY

Mr. Speaker : We will now take up the Privilege Motion, which was moved by Mr. Hamza the other day, and the Law Minister was to make the statement today.

Khawaja Muhammad Safdar : Mr. Hamza was to make a short statement Sir.

Mr. Speaker : Yes please, if he so likes.

مسٹر حمزہ ۔ (لائل پور—۶) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ فریضہ کہ تحریک استحقاق اس معزز ایوان میں میں پیش کروں میں نے اپنے ذمہ لیا ہے . . .

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir.

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ۔

Mr. Speaker : Does the Member seriously think that it was a point of order? Yes, Mr. Hamza, please continue.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس وقت سیاسی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کیونکہ اس کے لیے یہ موقع مناسب نہیں ۔ میں معزز ارکان اسمبلی سے یہ عرض کروں گا کہ اس سے پہلے جناب ملک غلام یزدانی صاحب کی طرف سے جو کچھ بھی کیا گیا اس کے بارے میں آپ میں سے ہر شخص تفصیلاً جانتا ہے لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اس معزز

ایوان کے اراکین نے اس سلسلہ میں جو کچھ بھی کیا یا حکومت نے جو کچھ بھی کرنا مناسب سمجھا کیا اس کے باوجود بجائے اس کے کہ صورت حال کچھ پہلے کی نسبت خوش گوار ہو جاتی ہمارے سامنے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہم نے اس مرض کی یا اس شکایت کا جس قدر علاج کرنے کی کوشش کی یہ شکایت یا مرض پہلے سے بھی زیادہ بڑھتی چلی گئی ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے تحریک استحقاق اس بیان کی بنا پر جو ملک غلام یزدانی صاحب نے انکوائری آفیسر کے سامنے دیا پیش کی ہے اور اس کی نقل میں نے حاصل کی ہے ۔ یہ اس کی کاربن کاپی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بالکل درست ہے ۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا اور قابل اعتراض کلمات اور خیالات جو اس میں درج ہیں کی وجہ سے تحریک استحقاق پیش کی ہے ۔ اس بیان کو دیکھنے کے بعد میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ انہوں نے تو اس سے بڑھ کر محض ایک فرد کی نہیں بلکہ اس ایوان کے جملہ معزز اراکین کی توہین کی ہے ۔ جناب سپیکر۔ اگر توہین اس حدتک بھی محدود ہوتی تو یہ بھی ناقابل برداشت تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ایک ادارہ کا دوسرے ادارے کے ساتھ جھگڑا نہیں بلکہ ایک قانون ساز ادارے کا ایک فرد کے ساتھ جھگڑا ہے بلکہ ایک فرد نے ایک قانون ساز ادارے کی توہین کی ہے ۔ توہین کرنے کے بعد اگر ایک شخص جان بوجھ کر ۔ سوچ سمجھ کر ۔ اور دیدہ دانستہ پھر ویسا ہی حملہ بلکہ اس سے بھی خطرناک حملہ کرے تو اس پر جتنی بھی نفرین کریں کم ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ محض اس ایوان کی توہین نہیں بلکہ ہم آئندہ کے لیے بھی اس قسم کی غلط مثالیں

چھوڑ رہے ہیں کہ اس ملک میں قانون ساز اداروں کی پبلک کی نگاہ میں بلکہ عام دنیا کی نگاہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں رہ جائے گی ۔

میں جناب غلام یزدانی ملک صاحب کے بیانات کے وہ قابل اعتراض حصے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ اس بیان کے صفحہ ۱۴۲ پر وہ فرماتے ہیں ۔

"With utmost respect to the Committee I felt as if I was a rabbit in the den of wolves."

اس کا ترجمہ ، میں نے یہ کیا ہے کہ کمیٹی کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ میری حالت بھیڑیوں کے بھٹ میں ایک خرگوش کی سی تھی"۔ اس سے پہلے انھوں نے جو بیان دیا تھا ۔ جناب جسٹس جان صاحب نے فوری طور پر ان سے یہ سوال کیا ۔

"It is recorded in paragraph 33 of the report of the Privileges Committee that you had observed, 'Forget' Sir, what I said in the beginning. I am grateful to the Committee which has heard me with patience and deference', and your typed statement on the record of the Privileges Committee states the same. Is it correct?"

وہ آگے چل کر فرماتے ہیں

"I think the Committee in a formal manner without using words attributed to me. My statement was not read over to me."

جناب سپیکر ۔ وہ بذات خود یہ تسلیم کرتے ہیں ۔ بلکہ استحقاق کمیٹی کے سامنے انھوں نے جو بیانات دئے ۔ ان کے آخر میں انھوں نے فرمایا کہ اس کمیٹی کے سامنے آغاز میں جو کچھ میں نے کہا تھا ۔ از راہ کرم اس

کو بھول جائیے - میں انتہائی مشکور ہوں کہ کمیٹی نے نہایت اطمینان کے ساتھ مجھے سنا - نہ صرف اطمینان کے ساتھ بلکہ احترام کے ساتھ سنا - جناب سپیکر - انہوں نے اس بیان میں یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ استحقاق کمیٹی کے روبرو ۵ دسمبر ۱۹۶۶ء کو پیش ہوئے اور اس کے بعد انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے ایک چٹھی جناب سیکرٹری صوبائی اسمبلی کے نام لکھی جس میں کہ انہوں نے ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی تھی کہ اس استحقاق کمیٹی کے سامنے انہوں نے جو بیان دیا ہے - اس میں بعض ٹائپ کی اور دوسری غلطیاں ہیں - وہ یہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے یہ چٹھی ۲۴ دسمبر ۱۹۶۶ء کو لکھی - لیکن انہوں نے انکوائری افسر کے سامنے یہ بیان دیا ہے کہ جب انہوں نے یہ چٹھی لکھی تھی اس وقت اس بیان کا جو کہ انہوں نے استحقاق کمیٹی کے روبرو دیا تھا کا محض سرسری مطالعہ کیا تھا - اس کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ انہوں - پھر ایک چٹھی ۱۶ جنوری ۱۹۶۷ء کو لکھی - یعنی تقریباً ایک ماہ بعد آپ اندازہ لگائیے کہ جو پہلے الزامات تھے ان میں انہوں نے کتنی بڑی تبدیلی کی ہے - پہلے تو انہوں نے یہ فرمایا تھا - بلکہ الزام نہیں تھا، کہ ٹائپ کی غلطیاں ہیں اور دوسری غلطیوں کی انہوں نے وضاحت نہیں کی تھی - مگر ۱۶ جنوری ۱۹۶۷ء والی چٹھی میں وہ یہ فرماتے ہیں -

"....that my statement contained textual corruption and mis-statements."

"میرے بیان میں تحریف کی گئی اور تحریف انہوں نے یہ نہیں کیا کہ اتفاقاً ہوگئی بلکہ بد دیانتی سے کی گئی اور اس میں غلط بیانات درج کئے

گئے" ۔ جناب سپیکر ۔ اگر ۲۴ دسمبر ۱۹۶۶ء کو یہ بات کہتے تو پھر انسان یہ کہہ سکتا تھا کہ انہوں نے یہ بات مطالعہ کرنے کے بعد کہی ہے ۔ لیکن وہ پہلی بار اس کا ذکر نہیں کرتے ہیں ۔ بلکہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۷ء کو یہ الزام لگاتے ہیں حالانکہ وہ پہلے چٹھی لکھ چکے تھے ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے دیدہ دانستہ اس قسم کا سنگین الزام استحقاق کمیٹی کے ارکان پر لگایا ۔

جناب سپیکر ۔ اس بیان کے صفحہ ۱۴۲ پر انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب مجھے نقل مہیا کی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں بہت سی عبارتی غلط بیانیاں تھیں ۔ اور صفحہ ۱۴۶ پر وہ فرماتے ہیں ۔

"I cannot say that my statement on the record of the Privileges Committee is substantially correct."

"میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ استحقاق کمیٹی کے ریکارڈ میں میرا جو بیان ہے ۔ وہ کلی طور پر درست ہے" ۔ اور اس بیان کے صفحہ نمبر ۱۵۰ پر انہوں نے فرمایا ہے ۔

"In fact, my statement, as recorded by the Privileges Committee, is maliciously false."

"استحقاق کمیٹی نے میرا بیان عداوت کی بنا پر غلط قلم بند کیا" ۔

اور آگے چل کر وہ فرماتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: On a point of order. Sir, I have been listening very attentively to Mr. Hamza's statement delivered on the Floor of the House and I fully sympathize with him and with every

word what he says but, some how or other, I feel that the matter is now under consideration of a very illustrious Judge of the High Court. The whole proceeding, if it is not judicial, appears to me to be quasi judicial. In Pushto they say.....

Chaudhri Anwar Aziz : What is the Member's point of order ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Please let me finish. There is a saying in Pushto which means when you fight, fight for a friend but when you speak, speak only for a God.

So, what I feel is that let us not be run by emotions and let us not be run by sentiments. If any gentleman feels that I do not hold the dignity of this House as my own he is mistaken. I was a member of the Privileges Committee and if they feel that we have no sense of respect here.....

Mr. Speaker : What is the point of order ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : The point of order is that this is a quasi judicial proceeding now going on before an illustrious Judge of the High Court. By sifting all this evidence here would it not be interfering with the judicial process ? Canit we wait for the decision of the High Court.

Mr. Speaker : Is it hit by any Rules of Procedure ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : I do not know. It is for you to decide because I have no experience of the legislatures.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ بزرگوارم اور قابل صد احترام ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کا جواب نہ دیں ۔ آپ اپنی تحریک کے متعلق short statement دیں جو کہ مختصر ہونی چاہیے ، لمبی نہیں ہونی چاہیئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ارکان کے سامنے جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے وہ واضح طور پر تفصیل کے ساتھ آ جائے ۔ تاکہ ان کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے تو کوشش کرکے کہ بجائے اس کے کہ ہم جذبات کی رو میں بہہ جائیں ان کے بیان کی نقل حاصل کی ہے ۔ تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اخبارات میں جو شائع ہوا ہے ممکن ہے غلط رپورٹ کیا گیا ہو یا بیان کو کوئی اور معنی پہنا دئے گئے ہوں ۔ اس صفحہ کے آخر میں فرماتے ہیں ۔

"I did mention it to the Privileges Committee and it is not on record. I attribute the omission on their part as a deliberate omission."

بیان میں ہے ۔

"میں ۔ اس امر کا استحقاق کمیٹی کے سامنے ضرور ذکر کیا تھا ۔ اگر صحیح قلم بند نہیں کیا گیا تو ان کی جانب سے اس فروگذاشت کو دانستہ فروگذاشت کہوں گا" ۔

صفحہ ۱۵۱ پر فرماتے ہیں ۔

"This is totally incorrect. The Committee has cooked up the statement."

بیان میں ہے ۔

"یہ قطعی نا درست ہے کمیٹی کا بیان من گھڑت ہے" ۔

آگے چل کر ۱۵۳ صفحہ پر فرماتے ہیں ۔

"But I have taken a violent objection to the member-ship and Chairmanship of Malik Qadir Bakhsh as he has abetted false implications on Mr. Abdul Hamid Dasti, once in the Cabinet of Malik Feroze Khan Noon."

استحقاق کمیٹی کے صدر نشین ملک قادر بخش کے بارے میں فرماتے ہیں :-

"میں نے ملک صاحب کے کمیٹی کے ممبر اور صدر نشین ہونے پر شدید احتجاج کیا تھا کیوں کہ انھوں نے سردار عبدالحمید دستی جو کہ ملک فیروز خان نون کی کیبنٹ میں وزیر تھے کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنانے میں اعانت کی تھی" ۔

جناب سپیکر ۔ جو بھی قابل اعتماد کاغذات اور ثبوت مہیا ہو سکتے تھے وہ میں نے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کر دئے ہیں میں نہیں چاہتا کہ جذبات کی رو میں بہہ جاؤں ۔ اس وقت جو انکوائری کی جا رہی ہے وہ جوڈیشل نہیں ہے وہ محکمانہ کارروائی ہے ۔ میں اس میں مانع نہیں ہونا چاہتا میں تو محض یہ چاہتا ہوں کہ وہ مسئلہ جو اس وقت معزز ایوان کے سامنے ہے اس کے متعلق آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آیا آپ کو محض اپنی ہی نہیں اس معزز ایوان کی قدر و منزلت عزیز ہے یا نہیں ۔ یہ مسئلہ میرا یا آپ کا

نہیں بلکہ آپ کی آنے والی نسلوں کا مسئلہ ہے ۔ اس ایوان اور عوام کا مسئلہ ہے ۔

ایک فرد کے ساتھ زیادتی ہو تو فرد تو آتا جاتا رہتا ہے لیکن ملک قوم اور ادارے قائم رہتے ہیں ۔ اگر ان کے جسم پر کوئی بدنما دھبہ لگ جائے تو لوگ ہمیں اچھے الفاظ سے یاد نہیں کریں گے ۔

Minister for Law : (Mr. Allah Bachayo Ghula m Ali Akhund) : Mr. Speaker Sir, I have gone through the statement. Most of the parts of the statement.....

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اردو میں ہمیں بتایا جائے ۔

وزیر قانون ۔ میں بعد میں آپ کو سمجھا دوں گا ۔

Sir, it is highly regretable that Mr. Yazdani Malik should have indulged in the utterences which have been read out in this House. They are not only mostly improper but highly objectionable. (*thumping of tables*) I, on my behalf, and, in fact, on behalf of the Members, would like that this may be placed on record that the respect and the prestige of this House should be maintained on a very high order. It is not something which could be trifled with, or can be allowed to be trifled with, by anyone in whatever capacity he may be working. I, therefore, feel that this is a matter which ought to have to be gone into.

I, therefore, accept this motion of the breach of privilege. (*thumping of tables*). And if I may be permitted to recall what has happened before,

I will take that opportunity. On 2nd December, 1966, a Privileges Committee was set up for the purpose of going into the first Privilege Motion. That Committee consisted of 12 Members.

Now the portions of statement of Mr. Yazdani Malik which have been read out today before the House, and which is the subject matter of this Privilege Motion under consideration, is a direct hit against the conduct of those very Members who formed the Committee, because Mr. Yazdani has made several allegations against them. I, therefore, think that it would not be proper that this matter may also be entrusted to the same Committee.

You will, Sir, recall that there was another Privilege Motion moved by Mr. Ahmedmian Soomro which was also entrusted to the same Committee. That Committee is seized of that Privilege Motion. In other words, it is still in existence.

Now, Sir, rule 177 deals with Privileges Committee. As long as that rule exists, it would not be proper to set up another Committee but on account of the peculiar circumstances of this case, because the very Member-ship of that Committee has been attacked ; the Chairman of the Committee has been attacked in a very bad manner and bad fashion rather in a highly objectionable fashion. Therefore, it would be necessary to set up an other Special Committee for the purpose of going into this matter.

Mr. Speaker : The Minister may please resume his seat. First of all, I have to decide whether this motion is in order or not, then put it to the House and if the House gives its consent then this questian would arise.

The Privilege Motion which was moved by Mr. Hamza was objected to by the Law Minister on Friday but today the Minister of Law.....

Minister for Law : Sir, I did not object to it. I had only asked for time to find out the facts. So I only asked for only time Sir. I do not know how it has been recorded but I would like to place on record that I did not object.

Mr. Speaker : I think first the Minister had used the word 'opposed', then he had asked for time.

Minister for Law : I had not opposed it Sir. I do not know how it has been recorded.

Mr. Speaker : Alright, since no objection has been raised by the learned Minister for Law, I hold this Privilege Motion in order. (*thumping of tables*).

Mr. Hamza has raised a question involving breach of privilege of this august House and its honourable Members in so far as Mr. G. Yazdani Malik CSP., during the proceedings of the inquiry being conducted against him under the Government Servants Efficiency and Conduct Rules, 1960 by Mr. Justice Sajjad Ahmed Jan, Inquiry Officer, has made most derogatory, abusive, false and malicious remarks about the Privileges Committee set up by this august House to inquire and report into the allegations made by Makhdum Shams-nd-Din Gilani, M.P.A., in a privilege motion moved by him on 1st December, 1966. The remarks as reported in the daily Pakistan Times dated 4th June, 1967 are as under :

> "The Members of Committee had subjected him to a lengthy cross-examination and he had felt as if he was "rabit in a den of wolves". The statement had not been read over to him and when he had got a copy of his statement, he had found many typograpical errors in it and, on further scrutiny, had even found some textual mistakes and factual corruptions."

From the statement is crystal clear that he has intentionally breached the privileges of this august House and its Members.

Those Members who are in favour of leave being granted to raise this question of privilege may rise in their places.

(All the Members present rose in their places).

Mr. Speaker : Fifty-eight Members are present in the House and all of them have voted in favour of this motion. The motion is admitted. *(cheers)*

Minister of Law : Mr. Speaker, Sir, I move :

"This Assembly resolve that in view of the fact that the question of privilege raised by Mr. Hamza in regard to the statement made by Mr. Ghulam Yazdani Malik, CSP, before the Enquiry Officer directly effects and concerns the Committee on Rules of Procedure and Privilege appointed by the House on 2nd December, 1966 under Rule 177 of the Rules of Procedure of the National Assembly of Pakistan as adopted for regulating the procedure of the Paovincial Assembly of West Pakistan and would also effect the prestige of this Assembly. The Assembly hereby appoints a Special Committee of the following fourteen Members and refers the said question of privilege to the said Committee :

1. Nawabzada Rahimdil Khan.
2. Sardar Aurangzeb Khan.
3. Mr. Hamza.
4. Malik Muhammad Aslam Khan.
5. Mian Muhammad Shafi.
6. Rana Phool Muhammad Khan.

7. Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani.

8. Chaudhri Muhammad Idrees.

9. Mr. Muhammad Akhtar Khan.

10. Mr. Ahmedmian Soomro.

11. Syed Muhammad Murad Shah.

12. Begum Ashraf Burney.

13. Babu Muhammad Rafiq.

14. Mr. Muhammad Hashim Lassi.

The Secretary of the Assembly would be Secretary of the Committee. The Committee is to submit its report upto 30th September, 1967.

The quorum of the Committee shall be six. The Committee will elect its own Chairman.

Mr. Speaker : Motion moved the question is :—

"This Assembly resolve that in view of the fact that the question of privilege raised by Mr. Hamza in regard to the statement made by Mr. Ghulam Yazdani Malik, CSP, before the Enquiry Officer directly effects and concerns the Committee on Rules of Procedure and Privilege appointed by the House on 2nd December, 1966 under Rule 177 of the Rules of Procedure of the National Assembly of Pakistan as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan and would also effect the prestige of this Assembly. The Assembly hereby appoints a Special Committee of the following fourteen Members and refers the said question of privilege to the said Committee :

1. Nawabzada Rahimdil Khan.

2. Sardar Aurangzeb Khan,

3. Mr. Hamza.

4. Malik Muhammad Aslam Khan.

5. Mian Muhammad Shafi.

6. Rana Phool Muhammad Khan.

7. Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani.

8. Chauhdri Muhammad Idrees.

9. Mr. Muhammad Akhtar Khan.

10. Mr. Ahmedmian Soomro.

11. Syed Muhammad Murad Shah.

12. Begum Ashraf Burney.

13. Babu Muhammad Rafiq.

14. Mr. Muhammad Hashim Lassi.

The Secretary of the Assembly would be Secretary of the Committee. The Committee is to submit its report upto 30th September, 1957.

The quorum of the Committee shall be six. The Committee will elect its own Chairman.

The motion was carried.

Haji Gul Hasan Mangi : Point of order. (*interruptions*)

Sir, you will notice that my status has been lowered in the eyes of the public and I have been insulted by the traffic staff. A report had been called for by the Minister of Law and it is with him. The report is incomplete and, I may say, that complete mischief has been played with fact contained therein. In protest I have submitted by resignation to the Governor through the Leader of the House. I have also given a copy of my resignation to the Law Minister. It is a matter of great significance where in the privilege and prestige of a Parliamentary Secretary and a Member of this House is

involved. Money is no consideration. Every one of us has got some self-respect. I would, therefore submit that this matter may be taken up now.

Mr. Speaker : This is not a point of order. This is a statement by the Member.

Haji Gul Hasan Mangi : The other day you gave a ruling that the Law Minister should make a statement on the floor of the House.

Mr. Speaker : I had asked the Law Minister to make a statement.

Haji Gul Hasan Mangi : He has not made it so far.

Mr. Speaker : I cannot force him to make a statement today or just now.

Haji Gul Hasan Mangi : A deadline may be fixed for discussing the matter or my resignation may be brought to the notice of the Governor.

Mr. Speaker : So far as statements by the Ministers are concerned no date can be fixed.

Haji Gul Hasan Mangi : Then what is the necessity for all of us to assemble here ?

Minister of Law : Mr. Speaker, Sir, I have called for the report and I have got certain facts in my possession. I have shown some of the reports to the learned Member also. But if a statement is to be made before the House I will make it on Monday.

Haji Gul Hasan Mangi : On Monday I will not be here. Make iton the 13th.

Minister of Law : Let it be on the 13th.

THE SUPPLEMENTARY BUDGET (GENERAL) FOR THE YEAR 1966-67 (*Presentation*)

Mr. Speaker : We will now take up the order of the day.

The Finance Minister to present the Supplementary Budget (General) for the year 1966-67.

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I rise to present the Supplementary Budget (General) for the year 1966-67.

Mr. Speaker : The Supplementary Budget (General) for the year 1966-67 stands presented to the House.

THE SUPPLEMENTARY BUDGET (RAILWAY) FOR THE YEAR 1966-67 (*Presentation*)

Mr. Speaker : Next item.

Minister of Finance : Sir, I present the Supplementary Budget (Railway) for the year 1966-67.

The Demands included therein are on the recommendations of the Governor.

Mr. Speaker : The Supplementary Budget (Railway) for the year 1966-67 stands presented to the House.

BILLS

THE WEST PAKISTAN COTTON CONTROL (AMENDMENT) BILL, 1967

Mr. Speaker : Next item.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I introduce the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Mr. Speaker : You cannot oppose the introduction. It is not a Private Member's Bill. It is a Government Bill.

Minister of Law : Sir, I move :

> That the requirements of sub-rule (i) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967 is concerned.

Mr. Speaker : Motion maved is :

> That the requirements of sub-rule (i) of Rule 56 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967 is concerned.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, so far as the bill is concerned, it seeks to move only one amendment in so far as

the repeal of the Khairpur Act is concerned and it will be loss of time of the House if this matter is referred to any Sub-Committee. It is a simple ameadment. The Cotton Control Ordinance was brought into being and on account of that various other Acts, which were operative in different regions of the Province, were repealed. But through oversight one Act, which pertains to Khairpur, was omitted, and now an amendment is moved only in Section 31 of that Ordinance by introducing certain words, which will seek to repeal the Khairpur Act. I, therefore, request that the operation of rule 58(1) may be dispensed with and this may be taken into consideration at once.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, my arguments are quite different.

جناب سپیکر۔ اس کی مراد فوری طور پر یعنی اس بل کے لانے کی اور رول ۵۸ کو معطل کرنے کی یہ ہے کہ کاٹن کنٹرول آرڈیننس ۱۹۶۶ء کو خیرپور ڈویژن میں بھی نافذ کر دیا جائے۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ کاٹن کنٹرول آرڈیننس ۱۹۶۶ء میں کچھ ایسی بنیادی باتیں ہیں جن سے اس ساری انڈسٹری کا کنٹرول کرنا مقصود ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بل سب کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

Mr. Speaker : There is no Sub-Committee.

Malik Muhammad Akhtar : Select Committee.

Mr. Speaker : That is a Standing Committee.

Malik Muhammad Akhtar : Standing Committee, Select Committee of any other form of Committee.

Mr. Speaker : No question of a Select Committee.

خواجہ محمد صفدر ۔ صرف سٹینڈنگ کمیٹی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اس کمیٹی کو جس کا میں نے ذکر کیا ہے اسے بھیج دیا جاتا تو بہتر ہوتا اور جیسے کہ رول ۵۸ میں ہے تو یہ زیادہ موزوں تھا مگر میں اس وقت زیادہ تفصیل سے بات نہیں کروں گا۔ میں صرف اپنی توجہ چند تین چار salient features پر ہی مرکوز کروں گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رول ۵۸ کو معطل نہ کیا جائے ۔ اگر جناب والا یہ بل خیرپور میں عائد کر دیا جائے تو اس میں اس قسم کی restrictions ہیں جو تجارت کی آزادی سے متصادم ہوتی ہیں ۔ جناب سپیکر میں مختصر سٹیٹمنٹ کرنی چاہتا ہوں کہ لائسنسوں کی جو خلاف ورزی کرے اس کو سزا دینی چاہئیے اور یہ بھی کیا گیا ہے کہ جو فیکٹریاں چلائی جا رہی ہوں ان کو انسپکٹران جا کر چیک کریں گے ۔ میرا خیال ہے کہ لائسنسوں کے حاصل کرنے اور رجسٹروں کو maintain کرنے میں انہیں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کرنے میں کیا اعتراض ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ صرف یہ اعتراض ہے کہ چند دفعات آپ کی ایسی ہیں جن کے تحت non-compliance کی صورت میں سزا دی جا سکتی ہے اور اگر اسے غیر متعلقہ کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تو شاید کمیٹی اپنی

سفارشات جو دے وہ مختلف ہوں ۔ تو یہ چند باتیں ہیں جن کی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ اس آرڈیننس کو خیرپور میں انٹروڈیوس نہ کرنا چاہئیے ۔

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is—

> That the requirements of sub-rule (1) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967, is concerned.

The motion was carried.

Minister of Law : Sir I beg to move—

> That the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is—

> That the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967, be taken into consideration at once.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Mr. Speaker : Would the Law Minister like to say something ?

Minister of Law : Sir, the Ordinance, of 1966, which is known as the West Pakistan Cotton Control Ordinance, 1966, was brought into being for the purpose of amending a consolidated law relating to control over the production, processing and sale of cotton and other matters incidental thereto. As I submitted earlier, in Section 31, the West Punjab Cotton Control Act, 1949, the Bahawalpur Cotton Control Act 1949, and the Sind Cotton Control Act 1954 were repealed, but Khairpur law was not men-

tioned therein. Now it is sought to introduce that the Khairpur Act shall also be included in Section 31. If I can anticipate the objection of my friend, he will be in a difficult position because all that he it trying to suggest is in the nature of amendments of various clauses or Sections of the ordinance itself, which would be beyond the scope of the amendment which is sought to be introduced. If my friend thinks it necessary, he can move an amending bill, which could be referred to the Standing Committee and could be processed through that and when it is brought before the House, it can be considered, but at the present moment the scope is very limited, and I think it will be better to take it into consideration at once and finish it here. All that he is seeking to introduce is to do away with certain punishments, to do away with certain levies, which I think would be outside the scope of this present bill, and could not, therefore, be moved here. I would suggest that it would be better if it is taken into consideration at once.

ملک محمد اختر۔ (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے محترم جناب لا منسٹر صاحب کے ارشادات گرامی سے اتفاق نہیں ۔ یہ درست ہے کہ اس سے قبل آرڈیننس کے متعلق ایک نہایت اچھا اور اہم رول آیا جس سے ہماری حوصلہ افزائی ہوئی لیکن اگر وہ اس رول کا shelter seek کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کی غلط فہمی ہے ۔ یہ کلاز ۲ جو ہے اس کے مطابق یہ ہے کہ . . . .

مسٹر سپیکر ۔ ان کے تقریر کرتے وقت کوئی ترمیم اس سٹیج پر نہیں آ سکتی اس لئے کہ یہ تو پہلی خواندگی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں ایک گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ میری تحریک التوا منگل کے روز آ جائے کیوں کہ پیر کے روز میں کچھ دیر سے آؤں گا کسی ضروری کام کی وجہ سے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر میں نے اجازت دے دی تو پھر ایسا ہی کر دیا جائے گا ۔

Haji Gul Hassan Mangi : It is very important Sir. Permission may be granted.

Mr. Speaker : No recommendations.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس سے قبل یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دفعہ ۲ کے تحت یہ مطلوب ہے کہ ویسٹ پاکستان کاٹن کنٹرول ایکٹ ۱۹۶۶ء کی تمام دفعات کو خیر پور میں نافذالعمل قرار دیا جائے ۔ میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ ہم تمام دفعات کو یقیناً زیر بحث لا سکتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نفاذ خیرپور میں کرنا نہایت ضروری ہے ۔ خیر پور میں جو موجودہ کاٹن کنٹرول ایکٹ ہے اس کی تنسیخ کے بعد تو جناب سپیکر آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ویسٹ پاکستان آرڈیننس نمبر ۲۰ ۱۹۲۶ء کی جن دفعات کا نفاذ کیا جا رہا ہے خیر پور ایکٹ ۱۹۵۲ء کو منسوخ کرنے کے بعد عام اصول کے مطابق اسے پہلی ریڈنگ میں زیر بحث لایا جا سکتا ہے جناب سپیکر ۔ میرے نقطہ نظر کے مطابق جن اصولوں کی بنیاد پر اس ایکٹ کو نافذ کیا گیا

ہے وہ جمہوریت کے منافی ہیں بنیادی حقوق کے منافی ہیں اور آزادی تجارت کے منافی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ویسٹ پاکستان آرڈیننس ۱۹۶۶ء کی دفعات کا حوالہ نہ دیجئے آپ صرف یہ فرمائیے کہ آپ کو خیر پور ایکٹ کو منسوخ کرنے پر کیا اعتراض ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اسے منسوخ کرنے کے بعد وہاں جو قانون بنایا جا رہا ہے مجھے اس پر اعتراض ہے ۔ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو آپ کے سیکشن دو میں یہ الفاظ نہیں ہیں ۔

In the West Pakistan Cotton Control Ordinance, 1966 (West Pakistan Ordinance XX of 1966), in Section 31 . . . ,

اور یہ سیکشن ۳۱ جو ہے ۔ جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسے پڑھا ہوا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کے مطابق جناب سپیکر یہاں خیر پور میں اس قانون کا نفاذ کر دیں جس کا نام ویسٹ پاکستان کاٹن کنٹرول آرڈیننس ۱۹۶۶ء ہے ۔ اب آپ بتائیں اگر اس لیجسلیچر میں اس چیز پر بحث کی اجازت ہی نہیں دی جاتی جو یہ ایک سابقہ ریاست میں پچیس یا تیس دفعات لگانا چاہتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پھر یہ لیجسلیچر بے کار ہے کم از کم میں محکمہ قانون کی اس کوشش کو ناکام کرنے پر تلا ہوا ہوں کہ وہ اس بل پر بحث کے میدان کو محدود کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب سپیکر - میری گذارش یہ ہے میں صرف اس بل کے اصولوں پر ہی بحث کر رہا ہوں - مجھے ۱۹۶۶ء کے کاٹن کنٹرول آرڈیننس کی دفعہ سات پر شدید اعتراض ہے - اس کے مطابق کوئی فیکٹری بغیر لائسنس کے یا identification نمبر کے نہیں چلائی جا سکتی - مجھے اس پر اعتراض ہے اور اسے ایسی فیس ہر سال دینی ہوگی جو مقرر کی جائے گی اور اسے لائسنس نہیں کہا جائے گا - جناب سپیکر- صرف یہی پابندی نہیں لگائی گئی بلکہ اس کے بعد ایک اور پابندی بھی لگا دی گئی -

"A licence granted under this section may be cancelled, or suspended, by the authority competent to grant it, for such period as it may deem fit, on the ground that the occupier of the factory in respect of which the licence was granted has been convicted of an offence under this Ordinance."

جناب والا - مجھے تو محدود اور لائسنس یافتہ زیٹ پر ہی اعتراض ہے - اور پھر وہ جو لائسنس جاری کئے جائیں گے وہ معطل بھی کئے جا سکیں گے اور ایک مالک کسی چھوٹی سی بے قاعدگی پر مثلاً وہ رجسٹر نہیں رکھتا یا انسپکشن پر اسے جو ہدایات دی گئی تھیں وہ انہیں پورا نہیں کرتا - دیکھئے یہ ظلم کرنا چاہتے ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا یہ اسے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں کیا اس کے مالک کا لائسنس منسوخ کیا جا سکے گا - مجھے صرف ان حد بندیوں پر اعتراض ہے جو یہ کاٹن کی فری ٹریڈ پر لگانا چاہتے ہیں پھر جناب سپیکر اس سے یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ کسی فیکٹری کو ایک سال کے لئے لائسنس دیا گیا

ہو اور اس وقت اس لائسنس کی ابھی تجدید کی گئی ہو تو اس کی سزا کیا ہوگی جناب والا

"On a first conviction, with imprisonment which may extend to three months, or with fine which may extend to five hundred rupees, or with both."

یہ دیکھئیے یہ بھی ٹریڈ کے لئے لائسنس ہے ہم کارپوریشن ایکٹ کے تحت پچاس ساٹھ ایسی ٹریڈز ہیں جن کے لئے لائسنس جاری کرتے ہیں لیکن وہاں یہ سوال نہیں ہے -

". . . . if the offence has continued for more than one day, with an additional fine which may extend to one hundred rupees for each day . . "

مسٹر سپیکر - ملک صاحب آپ - یہ فرمایا ہے کہ یہ خیر پور میں نافذ کیا جا رہا ہے یہ ویسٹ پاکستان کاٹن کنٹرول آرڈیننس ۱۹۶۶ء تو پہلے ہی وہاں نافذ ہے -

ملک محمد اختر - کیا وہاں یہ لاء ہے ؟

مسٹر سپیکر - وہاں اس وقت تک یہ دونوں لاء تھے اب ان میں سے ایک کو خارج کر دیا گیا ہے ؟ اس لئے اگر آپ کو پہلے ایکٹ منسوخ کرنے پر اعتراض ہے تو اس کے متعلق فرمائیے یہ ایکٹ تو پہلے ہی لگا ہوا ہے -

ملک محمد اختر - جناب والا - اگر آپ سیکشن ایک اور دو پڑھیں

تو اصل ایکٹ میں یہ الفاظ ہیں ۔

"It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas."

دیکھئیے جناب اس سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ۔ ویسٹ پاکستان کاٹن کنٹرول آرڈیننس ۱۹۶۶ء کی دفعات کو وہاں لگایا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ کیوں اندازہ لگاتے ہیں کہ انہیں وہاں لگایا جاتا ہے وہ تو وہاں پہلے ہی لگی ہوئی ہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : Then why this "بکھیڑا" over here ?

Mr Speaker : In order to remove the ambiguity because there were two laws.

Malik Muhammad Akhtar : If the ambiguity is removed then the provisions of the West Pakistan Cotton Control Act of 1966 shall be in force.

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ خیرپور ایکٹ کے متعلق تو فرما سکتے ہیں لیکن جو ایکٹ پہلے ہی موجود ہے اس کے اصولوں کو آپ زیر بحث نہیں لا سکتے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں . . . .

Then I change the trend of my discussion under your orders.

Chaudhri Anwar Aziz : What Malik Akhtar is worried about is that, because of this ambiguity, the people of Khairpur might be able to get

some advantage which, by removing this ambiguity, they might not get. That is why he is insisting on it so that the people of Khairpur might be placed in a very ambiguous position.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - مجھے یقین کامل ہے کہ یہ ایسی دفعات ہیں جو اس سے قبل خیرپور بلکہ تمام ہندوستان میں اس کے بعد پاکستان میں نافذالعمل ہیں - ۱۹۶۶ء کے ہنگامی قانون سے قبل وہ محض اس قدر تھا کہ برآمد کا انضباط کرنے کی غرض سے محکمہ زراعت کا رابطہ کاشتکاروں کے ساتھ مضبوط ہو اور کاشتکاروں کو سہولتیں دی جائیں - جو سہولتیں ہیں وہ اس لون میں شامل ہیں - ابہام کو دور کرنے کے لئے خیرپور میں جس چیز کا نفاذ کرنا ہے اس کی آپ اجازت نہیں دے رہے ہیں - اس میں ایسی پینل کلاززز ہیں جو میں سمجھتا ہوں اہالیان خیرپور کے لئے مناسب نہ ہوں گی - جناب سپیکر - اس نقطہ کو چھوڑتے ہوئے اگر آپ اجازت دیں تو میں کہتا ہوں کہ . . . . .

مسٹر سپیکر - اس کے لئے ایک پرائیویٹ بل لائیں -

ملک محمد اختر - خیرپور میں قانون جو اس وقت کاٹن کنٹرول کے متعلق ہے اس میں کہیں ایسی دفعات نہیں جن کو شامل کیا گیا ہو - خیرپور میں جب کوئی آدمی نئی کاٹن کی انڈسٹری لگائے گا خواہ وہ پریسنگ کی ہو - خواہ وہ کرشنگ کی ہو اس کی process کے لئے اس کو اجازت لینی ہوگی - اس کے علاوہ موجودہ قانون اور خیرپور کے قانون میں یہ تضاد ہے . . . .

Mr. Speaker : Has the Member studied that Act ?

ملک محمد اختر ۔ میرے پاس مکمل notes میں قانون کی کتاب نہیں ہے . . . . . اس میں جناب والا یہ بھی سہولت موجود ہے کہ خیرپور میں جو موجودہ قانون نافذ ہے اس کے متعلق ۱۹۲۳ء میں کمیٹی کو بلایا گیا اور اس نے سفارشات کیں ۔ ۱۹۲۴ء یا ۱۹۲۵ء میں لجسلیشن کرکے (اور وہ لیجسلیشن ہندوستان میں ہوئی) اس کو نافذ کیا ۔ شاید اب ہندوستان والے اس سے انحراف کرتے ہوں گے ۔ خیرپور میں اس قانون کے تحت یہ پابندی نہیں کہ کوئی نئی انڈسٹری نہیں لگانی چاہئیے ۔ اس انڈسٹری کو جس کے لئے یہ قانون نافذ کر رہے ہیں اس کے لئے منظوری لینی ہوگی ۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے یعنی خیرپور کے قانون میں یہ بات کہ addition or alteration موجودہ فیکٹری میں کی جا سکتی ہے اب اس کی اجازت نہیں ہے ۔

The Minister can make a note and give answer to my objection Sir.

Mr. Speaker : Has the Member got a copy of that Act ? I would like to see that.

Malik Muhammad Akhtar : I have not. That must be in the office Library.

Mr. Speaker : Then how is the Member making his argument when he has no copy of the Act ?

Malik Muhammad Akhtar : That may kindly be made available. If the Law Department . . . .

Mr. Speaker : How does the Member know that these provisions do not exist in that Act when he has no copy of that.

Malik Muhammad Akhtar : I have got general type of notes.

Mr. Speaker : Has the Member taken these notes from Haji Sahib ? (*laughter*).

ملک محمد اختر - میں نے حاجی صاحب سے نہیں لئے ہیں بلکہ میں نے کالن کنٹرول کے جو جنرل پرنسپل ہیں اس کے جامع اور مکمل نوٹ بنائے ہوئے ہیں -

Sir, is that copy available with the Law Minister and if not, I will demand that the discussion may be postponed.

Mr. Speaker : The Member may please go on with his speech.

ملک محمد اختر - مجھ پر یہ الزام ہے کہ میرے پاس کاپی نہیں ہے - کیا ان کے پاس کاپی ہے ؟

Does he possess that copy ? I would like to have that.

Mr. Speaker : He cannot force him to give the Member a copy of that.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir, I can demand from the Law Department, through you, to supply the relevant literature.

Mr. Speaker : The Member was just saying that he was well aware of the provisions and had prepared notes. Anyhow, he may please go on with his speech.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ خیرپور کے ایکٹ میں یا اس قانون میں جو ۱۹۶۹ء سے پہلے تھا یہ تھا کہ اگر کوئی فیکٹری میں کوئی addition or alteration کرنا چاہتا تو اس کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ اجازت حاصل کرے ۔

جناب سپیکر ۔ ایک اور اصولی اعتراض جو اس قانون پر ہے وہ یہ ہے کہ یہ قانون گائن seed آئل پر بھی لگایا جائے گا یا یہ قانون گائن seed آئل فیکٹری پر لگایا جائے گا ۔ وہاں انہوں نے یہ شرط لگا دی ہے کہ ہر seed یا ہر سٹاک پر یہ ٹریڈ مارک لگائیں گے ۔ جناب والا ۔ یہ ٹریڈ مارک کیا لگائیں گے اس لئے اس دفعہ پر مجھے اصولی اختلاف ہے ۔ یہاں اس وقت جو ٹریڈ مارک ہے یہ ہر مرچنٹ کا ٹریڈ مارک الگ ہے ۔ اگر حکومت ٹریڈ مارک لگائے گی تو وہ کسی کا ٹریڈ مارک چھین کر کسی دوسرے کو دے سکتی ہے ۔ اس کے بعد مجھے جو اصولی اعتراض ہے یہ ہے کہ لئے قانون کے تحت standard weight کو نافذالعمل قرار دے رہے ہیں حالانکہ دفعہ ۱۴ میں جو کچھ standard weight کے متعلق ہے اس کو مجھے پڑھنا ہوگا حالانکہ پہلے خیر پور میں standard weight موجود ہے ۔

I quote Section 14 which relates to use of Standard weights :

> "The provisions of West Pakistan Standard Weights and Measure Ordinance, 1965, (Ordinance No. 23) are automatically applicable through out West Pakistan."

یہ جو آرڈیننس خیرپور پر لگایا جا رہا ہے . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب میں نے پہلے یہی عرض کیا ہے کہ لگایا نہیں جا رہا ہے بلکہ یہ لگ چکا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ لگ چکا ہے جس کے لئے ambiguity دور کی جائے گی ۔ دفعہ ۱۴ میں standard weight ایسے ہیں جیسے پہلے خیرپور میں ہیں ۔

"No scales of weights shall be used in factories other than the scales and weights prescribed in West Pakistan Weights and Measure Ordinance, 1965 (Ordinance 23 of 1965)."

جناب والا ۔ اس لئے مجھے اصولی اختلاف ہے جب ایک قانون پہلے ہی لگا ہوا ہے تو وہاں نیا قانون لگانے کی ضرورت نہیں ۔ اس کے بعد جناب والا میں صرف اصولی باتوں پر آ رہا ہوں . . . .

مسٹر سپیکر ۔ اصول ایک ہے کہ اس کو repeal کیا جائے یا نہ کیا جائے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کو repeal نہ کیا جائے بلکہ جوں کا توں رکھا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے لئے آپ پرائیویٹ بل لائیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جب یہ بل repeal کر رہے ہیں تو مجھے oppose کرنے کا حق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کہتے ہیں کہ اس کو repeal نہ کیا جائے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I am within my rights to oppose to the enforcement of this law or to take such steps whereby it affects the enforcement of this law in Khairpur.

Mr. Speaker : The Member may please take his seat. Yes, the Law Minister.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Mr. Speaker, Sir, I would say only this that the Khairpur Act of 1952 created certain penalties etc. By virtue of this Ordinance of 1966 there is a law which is already promulgated, which is already made and which is already in force. Therefore, there will not only be ambiguity but there will be difficulties also. In order to remove the difficulties and in order to have uniformity of laws it is necessary that Khairpur should be controlled by the same law. It would be improper to exclude one portion of the Province and have two laws on the same subject there whereas in the rest of the Province there is one law. It would be justifiable to pass this Bill and put it on the Statute Book so that the Khairpur Act of 1952 should be repealed once and for all.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. Sir, the Minister of Law is not in possession of the book containing the law which he wants to be repealed. Therefore, this House is not competent to take any decision in respect of that law. (The Minister of Law waved the book) . . . . If that book is available with him which he has now shown to me. I would request that it should be supplied to the Members on this side of the House so that we may be in a position to make our observations over the action being taken.

Mr. Speaker : The consideration of a particular Bill cannot be postponed because copies of a particular Act are not available. The point of order raised by Malik Muhammad Akhtar is ruled out of order.

Now, I will put the question.

Mr. Speaker : The question is :

> That the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967 be taken into consideration at once.

The motion was carried.

CLAUSE 2

Mr. Speaker : We will now take up the Bill clause by clause. Clause 2. The only amendment is from Malik Muhammad Akhtar and Mr. Hamza.

ملک صاحب آپ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی یہ ترمیم پیش کی گئی تو یہ اس طرح out of order ہے کہ اول تو یہ Beyond the scope of the bill ہے اور دوئم یہ کہ وہ سیکشن نمبر ۳۱ کے سب سیکشن نمبر ۱ میں ترمیم کر رہے ہیں اور سب سیکشن نمبر ۲ بدستور اسی طرح رہے گی اور آپ اس کو repeal نہیں کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی جو ترمیم آئے گی وہ اصل سیکشن نمبر ۳۱ کی کلاز نمبر ۲ سے totally inconsistent ہوگی ۔ اگر آپ کی ترمیم یہ ایوان منظور کرے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کی ترمیم سب کلاز نمبر ۲ میں ہو جائے گی اور یہ سب کلاز نمبر ۲ جو ہے وہ سب کلاز نمبر ۳ ہو جائے گی اور سب کلاز نمبر ۲ اور نمبر ۳ آپس میں inconsistent ہو جائیں گی ۔

ملک محمد اختر - جناب والا - جب میں نے یہ ترمیم دی تھی تو میں نے اس نقطہ کو examine کیا تھا - میری ترمیم یہ ہے کہ

That in clause 2 of the Bill, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following be added

میں یہاں دو proviso لگا رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - جو کچھ آپ اس میں add کرنا چاہتے ہیں - - - -

ملک محمد اختر - وہ اس میں دو proviso لگانا چاہتے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ اصل آرڈیننس کا سیکشن نمبر ۳۱ پڑھیئے -

ملک محمد اختر - لیکن اس کے سب کلاز نمبر ۲ سے تو میرا کوئی تعلق نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - ملک صاحب - آپ جو ترمیم دے رہے ہیں - اسے اگر ایوان منظور کرے تو کیا آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ ہمارے قانون کی ایک کلاز اس کی دوسری کلاز سے inconsistent ہو - کیا آپ کی ترمیم منظور کر لینے سے یہ صورت پیدا نہیں ہو جائے گی -

ملک محمد اختر- یہ صورت پیدا تو ہوجائے گی - لیکن وہ خود ہی Limitation Act کو inconsistent کر رہے ہیں - میں تو انہیں صراط مستقیم

پر لانا چاہتا ہوں کیونکہ وہ بنیادی حقوق اور Limitation Act کے خلاف جا رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ یہ فرمائیے کہ یہ اوریجنل کلاز سے inconsistent ہوگی یا نہیں -

ملک محمد اختر - جناب والا - اگر میں اس proviso میں یہ ترمیم نہ لاؤں تو یہ scope of the bill سے باہر ہو جائے گا -

مسٹر سپیکر - آپ نے یہ ترمیم دی ہے کہ . . . .

"Provided that—

(i) no fees recoverable under the Khairpur Cotton Act, 1952 shall not be so recoverable . . .

اس کا کیا مطلب ہے ؟

Malik Muhammad Akhtar :

"Provided that—

(i) no fees recoverable under the Khairpur Cotton Act, 1952 shall not be so recoverable.

(*a short pause*)

That is right, I don't move it.

ویسے اس کی وجہ یہ ہے کہ پرسوں رات کو یہ بل ملا ہے اور ہم

سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ہم دوسرے ہی دن اس میں ترامیم پیش کرتے اور پھر ہمیں بل کی کاپی بھی مہیا نہیں کی گئی ۔

We were supposed to bring it early in the morning.

Mr. Speaker : I quite appreciate the Member's difficulty.

The amendment given notice by Mailk Muhammad Akhtar in clause 2 is ungrammatical and beyond the scope of the Bill. Therfore, it is ruled out of order.

Mr. Speaker : The question is :

That clause 2 stand part of the Bill.

The motion was carried.

PREAMBLE

Mr. Speaker : The question is :

That the preamble be the preamble of the Bill.

The motion was carried.

SHORT TITLE

Mr. Speaker : The question is :

That the Short title be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Minister of Law : Sir, I beg to move :

That the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967 be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967 be passed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore—II) : Opposed.

جناب سپیکر ۔ مجھے رونا آتا ہے اس محکمہ قانون پر جو کہ اس اسمبلی کی روایات کو اس حد تک پامال کرتے ہیں کہ وزیر قانون ہمیں قانون کی کتاب تک مہیا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ اس کے علاوہ وہ جو بھی قانون اس ایوان میں پیش کرتے ہیں اسے فوری طور پر پاس کرانا چاہتے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ قانون پاس کرانے کا ایک چور راستہ ہے وہ back door سے قانون سازی کرنا چاہتے ہیں ۔

Minister of Information (Mr. Ahmad Saeed Kirmani) : I think 'chore' is not a Parliamentary word.

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw it.

وہ اس طریقے سے قانون سازی کرنا چاہتے ہیں جو کہ اتنی بڑی اکثریت کے شایان شان نہیں ۔ در اصل وہ صدر مملکت کی ان مراعات کو جو کہ مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کو حاصل ہیں ان سے موجودہ وزیر قانون اس ایوان کو محروم کرنا چاہتے ہیں اور اس ایوان کو یہ deny کیا جا رہا ہے ۔ کیونکہ right to obtain literature بھی ان کو ہی حاصل ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقے پر قانون سازی کرنا ایک انتہائی

شرمناک اقدام ہے کہ نہ تو ہمارے پاس لٹریچر مہیا ہو اور نہ ہی ہمیں اتنا موقع دیا جائے کہ ہم اس میں صحیح ترامیم پیش کر سکیں ۔

جناب والا ۔ اب میں ترمیم کی طرف آکر یہ عرض کروں گا کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں اگر دفعہ نمبر ۳۱ جس میں یہ خود ترمیم کر رہے ہیں ۔ اگر میں اس دفعہ کا جائزہ لوں گا تو میں scope of the bill سے باہر نہیں جاؤں گا کیوں کہ اس وقت دفعہ نمبر ۳۱ آپ کے قانون کو touch کر رہا ہے ۔ میں اوریجنل آرڈیننس ۶۶ء کی سب کلاز نمبر ۲ کا حوالہ دے رہا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ ۔

Notwithstanding the repeal of the enactments mentioned in sub-section (I), anything done, action, taken, obligation, liability, penalty or punishment incurred, inquiry or proceedings commenced, officer appointed or person authorised, jurisdiction or power conferred rule made, fee imposed or realised and order issued under any of the provisions of the said enactments shall, if not inconsistent with the provisions of this Ordinance, continue in force and be deemed to have been respectively done, taken, incurred, commenced, appointed, authorised, conferred, made, imposed, realised or issued under this Ordinance.

اس طرح punishment میں یہ restrictions رہتی ہے ۔

Mr. Speaker : This clause has not been amended.

Malik Muhammad Akhtar : But it will come into force by the amendment of sub-clause (1).

Mr. Speaker : It is already there.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, to make it effective...

Mr. Speaker : At this stages the Member to has discuss the bill.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, we are in the Third Reading.

Mr. Speaker : As it has been amended, if it has been amended. As it has not been amended, the Member can discuss the bill as it was introduced.

Malik Muhammad Akhtar : We are at the Third Reading.

Mr. Speaker : Yes.

Malik Muhammad Akhtar : I can discuss what is going to be the position.

Mr. Speaker : The Member can discuss the clause, which will form part of the bill.

ملک محمد اختر - میں یہ کہتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱ کو separate نہ کیا جائے -

مسٹر سپیکر - لیکن کلاز ۲ تو ابھی put نہیں ہوئی -

ملک محمد اختر - میں سمجھتا ہوں کہ کلاز ۱ کے بعد کلاز ۲ خود بخود آ جائے گی -

آپ retrospective punishment نہیں دے سکتے -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - بل زیر بحث

ارباب اقتدار کی بوالعجبیوں کا ایک شاہکار ہے ۔ محترم وزیر قانون نے اس بل کو پیش کرتے ہوئے یہ وضاحت فرمائی ہے اور واضح طور پر اس امر کا اعتراف کر لیا ہے کہ اس بل کو لانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ اس سے پہلے ۱۹۶۶ میں جب ایک اور قانون W.P. Cotton Control Ordinance جاری کیا گیا تھا تو اس وقت یہ ترمیم سہواً رہ گئی تھی ۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ پہلی بار نہیں اس قسم کی سہو اور فاش غلطی وزیر قانون نے پہلے بھی کی ہوئی ہے بلکہ ابھی پچھلے ہفتہ ہی میں جناب والا ہم نے Bahawalpur Cotton Control (Validation of Levy of Fees) Ordinance کی تصدیق کی ہے اور اپنا قیمتی وقت اس پر صرف کیا ہے اس قسم کی غلطی افسران والا تبار نے کی ہے جو ہر وقت اختیارات کے بھوکے رہتے ہیں اور ان کی بھوک نہیں مٹتی ۔ حالانکہ حکومت انہیں نوازنے نہیں تھکتی انھوں نے اپنے فرائض کو بے پرواہی سے انجام دیا ہے اور فرائض منصبی میں اس حد تک کوتاہی کی ہے کہ ان کو اس بات کی بھی غرض نہیں تھی کہ اس کی تشکیل کے وقت متعلقہ قانون کو جو نافذ کیا گیا ہے اچھی طرح دیکھ لیں ۔ موجودہ صورت میں محکمہ زراعت کے افسران نے اتنی زحمت گوارا نہیں کی کہ وہ یہ تو معلوم کر لیتے کہ اس قسم کا ایک قانون اور بھی ہے جس میں یہ ترمیم لازمی تھی ۔ اس طرح ایوان کا دوبارہ وقت صرف ہو رہا ہے جس بات کے متعلق قانونی طور پر یہ ایوان ایک فیصلہ صادر کر چکا ہے ۔ اس پر پھر یہ معزز ایوان اپنا قیمتی وقت صرف کر رہا ہے ۔ محض اس بنا پر وزارت قانون اور وزارت زراعت کے اعلی افسران نے یہ معلوم

کرنے کی کوشش نہیں کی کہ جو قانون وہ پیش کرا رہے ہیں اس میں کوئی فروگذاشت رہ تو نہیں گئی ۔ میں کہتا ہوں کہ ان افسران کا یہ حال ہوگیا ہے کہ جب ایک قانون صوبہ میں موجود ہے اور جاری ہے تو یہ افسر ایک اور قانون اس ایوان میں پیش کرا دیں گے ۔ اس طرح صوبہ میں دو قانون ہوجائیں گے ایک حصہ میں ایک اور دوسرے میں دوسرا قانون نافذ ہوگا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سب بڑے بڑے افسران کی نا اہلی کی بنا پر ہو رہا ہے وہ اپنے فرائض منصبی سے غفلت برت رہے ہیں اور جناب وزیر قانون کو دوبارہ ایوان کے سامنے ایک ہی قسم کی ترمیم کے لئے آنا پڑا ہے ۔

اس بل کے بارے میں میں نے بس یہی گذارشات پیش کرنی تھیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ میں اس قانون کی ضرورت اور اہمیت کو مانتا ہوں لیکن میں گذارش کروں گا کہ ہمارے محترم وزرا اپنے افسران والا تبار کو جھنجوڑیں ۔ جو کام ان کے ذمہ ڈالا گیا ہے اور وہ اس کے لیے خزانہ سے گران قدر تنخواہیں لیتے ہیں ۔ ان کو ۔ شمار رعائتیں بھی ملتی ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ وہ گراں قدر تنخواہیں ضرور لیں اور الاؤنس بھی لیں لیکن جو فرض ان پر عائد کیا گیا ہے اسے بھی تو پورا کیا جائے ۔

Minister of Law : May I make a submission Sir.

Chaudhri Anwar Aziz (Sialkot - IV) : Sir, I very strongly object to the manner in which the Opposition has dealt with this bill, and I have special objection to Khawaja Safdar.

وہ اپنا وکیل کھڑا کر کے باہر چلے جاتے ہیں اور ہم پر مصیبت ڈال دیتے ہیں۔

ملک محمد اختر ۔ اگر کسی آزاد ملک میں لاء منسٹر نے ایسی غلطی کی ہوتی تو اسے dismiss کر دیا جاتا۔

Chaudhri Anwar Aziz : I personally thought that Mr. Akhtar in his own wonderful manner was trying to enlighten us, and he definitely had a point, and if I am allowed to interpret him I would put it this way that in this bill before us we have mentioned three or four different Acts and not a single one of these Acts has been brought before this House as it really should have been. The essence of democracy, as I understand it, is that there should be no legislation without representation. This Act applies to one of the major industries of Pakistan. No where, Sir, as I find it in this legislation, a single factory owner, a single farmer, a single taxation Officer has been consulted on these Acts right fromthe start till today. Even during 1949' the Acts had been made by the Section Officers sitting in the Secretariat completely oblivious of the feelings of the common man, completely immune to the troubles of the people who are going to be affected by it. So, Sir, I should say that the bill, as brought before the House, should be given a chance in the Committee, and that Committee again should be asked to invite people, who are going to be affected by this Act, and they should produce evidence and produce ideas before that Committee, so that more enlightened legislation is done.

Coming back to this Act, Sir, I personally think that all the objections raised by Mr. Akhtar, inspite of his wonderful capacity to go into legal subtleties, are quite baseless, and as he was going to keep the ambiguity in

law, I think he should be convinced by now that there should be no ambiguity in law. Therefore, I personally think that this bill should become an Act as soon as possible.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I would submit that while promulgating the Ordinance of 1966 certainly every effort was made to make it comprehensive and to see that nothing is left out but, unfortunately, the records of various States and various Provinces, which merged into One Unit, were all lying separately and, some how or other, an over-sight has taken place. Human ingenuity is always limited. One can never be perfect. In fact, no one is perfect. If we were given a chance to criticise our friends on the other side probably we would be able to find so many loop-holes but that does not mean that they are not honour able people or that they are not doing their duty or that they are not attending to their functions. Some times it so happens that through an over-sight a certain Act is left out. In any case we have brought it again for the consideration of the House in the form of a Bill and they have an opportunity of discussing this matter threadbare, arguing about it and voting upon the whole matter. Therefore, I think, there is nothing lost. This House has been given an opportunity for consideration on this subject.

So far as the reference of my friend, the Leader of the Opposition, to the amendments or the making of the amendments or tne drafting of the amendments is concerned, in which he referred to the last week's ruling, I might for his benefit refer to two laws-rather three laws-which were made by the Constituent Assembly at one time. The first was the Act of 1948, amending the Railways (Transport of Goods) Act, 1947, to which I had made a reference last time. The other two Acts formulated were the Security Acts of 1959 and 1960. These Acts were formulated at a time when Secretary of the Law Department was no other person than the late Sir

Snellson. He was a man of great calibre and he was a man who belonged to U.K., the country which has the Mother of Parliaments and which has got the best possible traditions. Even those Security Acts of 1959 and 1960, which extended the life of the Act in the Preamble, were described as the Security (Amendment) Acts. Therefore, if there is any error it is an error committed in the company of highly enlightened people and it is an error which has been made in the wake of those people who have given the British system of law to the world. Therefore, I don't think that we can justifiably be mistaken. There can be honest difference of opinion on that point. He has considered it one way but the precedents are on the other side but I would not like to say anything because that would detract from the ruling of the Chair and I would not willingly enter upon any such venture. I have got the greatest regard for the rulings of this Chair because that would be in keeping with the traditions of this House and I would like to maintain the prestige of the House by respecting the rulings of the Chair.

So far as the objection of my friend Chaudhri Anwar Aziz is concerned

Chaudhri Anwar Aziz : Point of order. They are not objections. They are suggestions and those can be rejected at any time by the Law Minister.

Minister of Law : A very serious point has been raised that the cotton growers and the farmers have not been consulted. I believe my friend is in possession of a very valuable information on the point but I don't know why is he lacking in his duty in not bringing in those suggestions in the form of amendments to the West Pakistan Cotton Control Ordinance, 1966. He would be within his right to bring them and if there is anything of substance we will welcome it, we will bring it in and we will admit it. I can assure him that if he has something to say he can come to me or he

can go to the Leader of the House, who is the Minister for Agriculture, and we will welcome all those suggestions. Unfortunately, we don't have the benefit of his suggestions because he has not opened his mouth on that subject. Therefore, it is not possible to reply as to why is it that is in his imagination. With these words I would request that this Bill may be passed.

Mr. Speaker : The question is—

> That the West Pakistan Cotton Control (Amendment) Bill, 1967, be passed.

The motion was carried.

THE CHARITABLE FUNDS (REGULATION OF COLLECTIONS) (WEST PAKISTAN AMENDMENT AND EXTENSION) BILL, 1967.

Mr. Speaker : Next item.

Minister of Education & Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : I beg to introduce the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, stands introduced.

Minister of Education & Auqaf : I beg to move—

> That the requirements of sub-rule (1) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967 is concerned.

Mr. Speaker : Motion moved is—

> That the requirements of sub-rule (1) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, is concerned.

خواجہ محمد صفدر - میں جناب اس موقع پر تقریر نہیں کروں گا -

Minister of Education & Auqaf : Sir, it is a very important Bill and, I really feel, it should not be delayed any longer. In fact, it is long over due. There are certain unscrupulous people who are thriving at the cost of good hearted persons in this country. Some of them have made it a profession and they go round the country collecting funds and then they misuse those very funds. If this Bill is delayed, the more it is delayed the greater would be the harm done and I personally feel that it should be taken up just now and no time should be lost because, if it is delayed, any benefits accruing from the passage of this Bill would be denied to those people who are being daily robbed. Therefore, I request that the rule may kindly be dispensed with.

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is—

> That the requirements of sub-rule (1) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the Charitable Fund (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, is concerned.

The motion was carried.

Minister of Education & Auqaf : I beg to move—

That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, be taken into consideration at once.

There is an amendment by Khawaja Muhammad Safdar. Yes Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move—

That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by the 5th July, 1967.

Mr. Speaker : Motion under consideration, amendment moved is—

That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by the 5th July, 1967.

Minister of Education & Auqaf : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ—۱) ۔ جناب والا ۔ میں ابتدا ہی میں یہ عرض کر دوں کہ میں اس بل کی غرض و غایت سے اتفاق کرتا ہوں اور مجھے محترم وزیر تعلیم سے جیسا کہ انہوں نے ابھی ارشاد فرمایا ہے اتفاق ہے کہ اس بل کو اس سے قبل اس ایوان سے منظور کرانا ضروری

تھا اور نہ صرف اتفاق کرتا ہوں بلکہ گلہ بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے آج سے قبل یہ قانون اس ایوان کی منظوری کے لئے کیوں نہ پیش کیا ۔

جناب والا ۔ اس امر سے اس ایوان کے معزز اراکین کو قطعی اختلاف نہ ہو گا کہ ہمارے صوبے میں اخلاقی پستی کی وجہ سے بعض لوگوں نے نام نہاد رفاہی ادارے قائم کر رکھے ہیں اور اس قسم کے اداروں کے نام پر وہ نہ صرف اپنی بسر اوقات کر رہے ہیں بلکہ مالا مال ہو رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ گذشتہ آٹھ نو سال میں اس انقلابی حکومت کی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ ہم اس قسم کی اخلاقی پستی میں گر چکے ہیں کہ ہم اللہ کی راہ میں فراہم کئے ہوئے سرمایہ کو اپنے لئے حلال تصور کرتے ہیں ۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ صوبے کے طول و عرض میں گھوم پھر کر مخیر اور نیک دل حضرات سے ان نام نہاد اداروں کے نام پر چندہ جمع کرتے ہیں اور اسے خود ہضم کر جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ مجھے اس بل سے اصولی طور پر اتفاق ہے لیکن جناب وزیر تعلیم کی خدمت میں آپ کے توسل سے میں ان چند امور کے متعلق اپنی گذارشات پیش کروں گا جن کے پیش نظر یا جن کی وجہ سے میری رائے میں صحیح قسم کے رفاہی اداروں کو جو کہ صحیح معنوں میں اس صوبے کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں ۔ اپنے فرض منصبی ادا کرنے میں دقت ہو گی ۔ ان کے سامنے مشکلات پیش ہوں گی اگر ان مشکلات کو رفع کر دیا جائے تو یہ قانون میری رائے میں نہایت ہی ضروری اور لازمی بن جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم مجھ سے اتفاق

فرمالیں گے کہ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ بد دیانتی کا قلع قمع کیا جائے ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ چور ۔ خائن اور ڈاکو قسم کے لوگوں سے عوام کو بچایا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً ان کا یہ مقصد نہیں ہوگا کہ اس صوبے کے رفاہی ادارے جو کہ صحیح طور پر صوبے کے طول و عرض میں عوام کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں ان کو بھی بند کر دیا جائے ۔ مجھے اس امر سے پورا اتفاق ہے کہ اس قسم کا قانون اس صوبے میں لازمی ہونا چاہئے ۔ اگر ایک شخص چندہ فراہم کرتا ہے تو اس کو کوڑی کوڑی کے لئے جواب دہ ہونا چاہئے نہ صرف پبلک کے سامنے بلکہ گورنمنٹ کے سامنے بھی ۔ لیکن اگر ہم ایسا طریقہ اختیار کریں جس کے ذریعے کسی رفاہی ادارے کے لئے چندا اکٹھا کرنا ہی ناممکن بنا دیں تو اچھے بھلے پھلتے پھولتے رفاہی ادارے جو اس وقت صوبے میں کام کر رہے ہیں میری رائے میں ان کے بند ہو جانے کا خطرہ ہو گا ۔ مثال کے طور پر جناب والا جہاں انہوں نے خیراتی فنڈ کی تعریف کی ہے وہاں یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی رفاہی کام کے لئے چندہ فراہم کرنا چاہے تو اس کو ایک declaration بھر کر متعلقہ مجاز افسر کے پاس بھیجنی ہوگی کہ میں ان اغراض کے لئے چندہ فراہم کرنا چاہتا ہوں ۔ اس چندے کی یہ مقدار یا کل رقم اس قدر ہو گی ۔ علاوہ ازیں انہیں مختلف قسم کے کوائف درج کرنے ہوں گے اور جناب والا اگر اس حد تک یہ بات ہوتی کہ گورنمنٹ کو یہ اطلاع ہو گئی کہ فلاں گرد و نواح میں فلاں شخص جس کا نام الف ہے وہ فلاں کام کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے تو یہ کافی ہے الف سے مواخذہ

کیا جا سکتا ہے کہ بھائی آپ نے پانچ ہزار روپیہ جمع کیا تو اس کا حساب دکھاؤ ۔ یہ قانون جو اب سارے صوبے میں نافذ کیا جا رہا ہے اور جو آج تک صرف کراچی تک ہی محدود تھا اور اس کے ذریعہ کسی شخص کو سزا کا مستحق گردانا جاتا تو کسی کو اس سے ہمدردی نہ ہوتی لیکن اب افسران مجاز سارے صوبے میں یہ کر سکتے ہیں کہ الف کی درخواست کو نامنظور کر دیں یا اس کو اگر منظور کریں تو اپنی طرف سے کچھ شرائط مزید عائد کر دیں اور اس شخص الف کو اس وقت تک چندہ جمع کرنے کا حق حاصل نہیں ہو گا ۔ جب تک اس کے پاس اجازت نامہ افسر مجاز کی طرف سے تحریری طور پر اس کے ہاتھ میں نہ ہو ۔ اب جناب ان پابندیوں کا ذرا تجزیہ فرمائیے کہ ان سے کس قدر رفاہی کام میں رکاوٹ پیدا ہوگی ۔ مثال کے طور پر ۱۹۶۵ء میں جب کہ ہم زندگی اور موت کی جنگ بھارت کے خلاف لڑ رہے تھے تو اچانک ان علاقوں میں خصوصیت سے جن اضلاع میں بھارتی فوج نے حملہ کیا ہوا تھا ہمیں سخت قسم کے مسائل سے دوچار ہونا پڑ رہا تھا ۔ ایک تو یہ کہ جن علاقوں پر بھارتی فوج نے قبضہ کرلیا تھا تو وہاں سے ہٹ کر ہمارے آدمی دوسرے علاقوں میں آئے ان کے لئے خوراک رہائش پارچات اور ان کے جانوروں کے لئے چارہ وغیرہ مہیا کرنا تھا ۔ دوسرا مسئلہ جو فوری طور پر درپیش ہوا وہ یہ تھا کہ جو جانباز سپاہی یا افسران محاذ جنگ پر لڑ رہے تھے اور جو دن رات ۲۴ گھنٹے کئی کئی روز تک اپنے مورچے سنبھالے ہوئے بیٹھے رہے ۔ جن کی ڈاڑھیاں بڑھ آئیں تھیں جو کہ اس گرد و غبار کے باوجود کئی کئی روز نہا بھی نہ سکے

ان کو چھوٹی چھوٹی amenities یعنی شیونگ کا سامان ۔ ریزرز اور اسی قسم کے تحائف کی ضرورت تھی ۔

(اس مرحلہ پر چودھری محمد ادریس بطور چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تو اس وقت ہمارے لئے لازم تھا کہ اپنے ان متاثرہ بھائیوں کی مدد کریں ۔ ہم نے ایسا کیا بھی اور دوسری طرف دو چار روز کے بعد ہماری اپنی عساکر پاکستان کے جوان اور بہادر افسروں کے لئے تحائف کی ضرورت تھی ۔ اب کیا یہ ممکن تھا کہ اگر یہ قانون نافذ ہوتا تو مقامی سماجی کارکن جن میں یہ آپ کا خادم بھی شامل تھا وہ کوئی خدمت سرانجام دے سکتے ۔ قطعاً نہیں ۔ یہ ناممکن تھا کہ ہم درخواست لے کر اس زمانے میں کسی بڑے افسر کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس زمانے میں درخواستوں کا جو حشر ہو رہا ہے وہ آپ کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے کہ اگر کوئی درخواست کسی دفتر میں جائے تو وہ گم ہو جاتی ہے اور اگر گم نہ بھی ہو تو اس کو دو چار مہینوں تک الٹ پلٹ کر بھی نہیں دیکھتے میری غرض یہ ہے کہ اگر اس قانون میں اس طرح ترمیم ہو جاوے کہ افسرمجاز کو اطلاع دے دی جائے اور درخواست گزار کو اس قانون کے ذریعے مجبور نہ کیا جائے کہ وہ اطلاع دینے کے بعد افسر مجاز کی جانب سے حکم نامہ کا انتظار کرتا رہے یا درخواست گزار دفتروں کے چکر کاٹتا پھرے ۔ دفتر میں جائے تو معلوم ہو کہ افسر مجاز کی طبیعت ناساز ہے ۔ یا انہیں فرصت نہیں ۔ یا وہ بھول گئے ہیں ۔ اور اس طرح ایک نیک کام میں تاخیر واقع ہو تو اس کا گناہ محترم وزیر تعلیم کے کندھوں پر ہوگا ۔ جو

اس قسم کا بل پیش کرکے اس قسم کی تاخیر کی وجوہات پیدا کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ ایک اور اصول اس قانون میں جو کہ اس سارے صوبہ پر نافذ کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ افسر مجاز کسی فرد الف کو کسی کام کے لئے موزون سمجھتے ہوئے اجازت نامہ دیتا ہے تو بعد میں وہ اپنی ذات کی تسلی پر ہی اس اجازت نامہ کو منسوخ کر سکتا ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ ملک اختر صاحب کی تقریر کے بعد خواجہ صاحب کی اتنی لمبی تقریر کی ضرورت تو نہیں رہ جاتی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میرے دوست کو غلطی ہوئی ہے ۔ ملک صاحب نے ابھی تقریر فرمائی ہے ۔ چونکہ یہ ترمیم میرے نام پر تھی اس لئے میں ملکی صاحب موصوف سے پہلے ایوان کے سامنے اپنی گزارشات پیش کر رہا ہوں مسودہ قانون میں اصولی طور پر چند ایک مشکلات ہیں میں ان کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔ مجھے اپنی ذمہداری کا پورا احساس ہے ۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ میں نے اس ایوان میں اور اس سے باہر قائد ایوان سے وعدہ کیا تھا ۔ کہ اس ایوان میں ۹ جون تک آرڈی نینس پاس کرانے میں مدد کریں گے ۔ وہ تمام آرڈی نینس اس ایوان نے ۹ تاریخ کی بجائے ۸ جون ہی کو منظور کر لئے ۔ آج میری خواہش ہے کہ ایجنڈا پر موجود دونوں بل بھی آج ہی منظور ہو جائیں ۔ اب یہ ایوان کے منشا اور مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اس بل پر کس قدر وقت صرف کرتا ہے ۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ افسر مجاز کو یہ اختیار دینا کہ وہ بغیر کوئی وجہ بتائے اجازت نامہ جو کسی شخص نے کسی کار خیر کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے حاصل کیا ہوا ہے کو منسوخ کر دے کسی صورت مناسب نہیں ۔ جناب والا ۔ ہر روز کی تکرار سے کچھ لطف باقی نہیں رہ جاتا ۔ محض ایک فرض منصبی سمجھ کے عرض کرتا ہوں ۔ کم از کم میں موجودہ افسروں کی ایک بڑی تعداد کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتا ۔ اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ان کو مزید اختیارات دینے کے حد درجہ مخالف ہیں ۔ جناب والا۔ دوسری جو شکایت مجھے اس مسودہ قانون سے ہے وہ یہ تھی تیسری بات جو میں اس مسودہ قانون کے متعلق کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس قانون کے ذریعہ فوجداری کے مسلمہ اصولوں سے انحراف کیا گیا ہے ۔ قانون فوجداری کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ اگر کسی شخص پر کوئی الزام عائد ہو تو جب تک وہ الزام ثابت نہ ہو جائے وہ شخص قانون کے سامنے بے قصور اور بے گناہ ہے ۔ مگر اس قانون کے مطابق اگر کسی وقت یہ شک گزرے کہ جو چندہ کسی غرض کے لئے حاصل کیا گیا ہے وہ اس غرض اور مقصد کے لئے استعمال نہیں ہوا یا اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے ۔ تو جو شخص چندہ جمع کرنے والا یا اسے اپنے کنٹرول میں رکھنے والا ہے ۔ یعنی خزانچی یا جس نے اسے صرف کیا ہے یعنی ایگزیکٹو کمیٹی تمام کے تمام مجرم ہوں گے اور اس وقت تک ان کی جان بچ نہیں سکتی جب تک وہ ثابت نہ کریں کہ وہ بے گناہ ہیں۔ ملزموں پر اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا بار ڈالنا قانون فوجداری کے مسلمہ اصولوں

کے خلاف اور ان سے انحراف ہے ۔ جناب والا ۔ اس قانون کے ایک اور سیکشن کے تحت ۱۸۹۰ کا ایک پرانا اور فرسودہ قانون بھی صوبہ پر عائد کر دیا گیا ہے اگرچہ وہ پہلے بھی عائد ہے مگر پہلے وہ اسی حد تک عائد ہے کہ وہ قانون کی کتاب میں صرف موجود ہے۔ مگر زیر بحث قانون کے تحت یہ اختیار حاصل کیا گیا ہے کہ اگر کسی ادارہ کے متعلق کوئی شکایت ہو تو Charitable Endowments Act, 1890 کے تحت وہ ادارہ صوبہ کے خزانچی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جہاں تک میری واقفیت ہے اور مجھے اس کا اقرار ہے کہ وہ نہایت محدود ہے۔ میرے علم کے مطابق اس صوبہ میں کوئی شخص مذکورہ ایکٹ کے تحت ابھی تک خزانچی مقرر نہیں ہوا۔ حالانکہ اس قانون کے تحت ایک ٹریزرر مرکز میں اور دو علیحدہ علیحدہ صوبوں میں ہونے چاہئیں جب وہ خزانچی مفقود ہے تو قانون زیربحث میں ایسی شق کی موجودگی حد درجہ مضحکہ خیز ہے اس قانون میں ایسی ترمیم کی جا سکتی ہے کہ اگر اس قانون کی حد درجہ خلاف ورزی ہو رہی ہو تو گورنمنٹ کو یہ اختیار ہونا چاہئے ۔ کہ مناسب تحقیقات کے بعد وہ کسی ادارہ کی جائداد یا خیراتی فنڈ کو اپنے قبضہ میں لے لے ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں چاہتا ہوں کہ اس قانون کو عوام کے لئے آسان بنانا چاہئے ۔ غرض صرف بدی کو روکنے کی ہے نیکی کو روکنے کی نہیں ہے ۔ نیکی کے راستے میں دیوار کھڑی کرنا میرے محترم دوست وزیر اوقاف صاحب کا مقصد نہیں ہو سکتا آپ اس قانون کا جائزہ لیں اور بدی کو روکنے کے لئے اقدام کریں ہم آپ کے

ساتھ ہیں ۔ اگر نیکی کے راستہ میں سد سکندری بنانا چاہتے ہیں تو اس صورت میں میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا ۔

وزیر اوقاف (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب سپیکر ۔ قائد حزب اختلاف نے چند خدشات کا اظہار کیا ہے میں ان کے بارے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اسلام نے تو ہمیں یہ سبق سکھایا ہے کہ جب ہم کوئی چیز خدا کی راہ میں ایک ہاتھ سے دیں تو دوسرے ہاتھ کو اس کا پتہ نہ چلے لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا اور جس طرح انہوں نے فرمایا کہ ہم اخلاقی پستی میں گرتے گئے اور اب ان نیکیوں کا تصور ہمارے دماغوں میں نہیں آتا ہے اب چند ایک ارکان نے اپنے لئے اس چیز کو ماں کے دودھ کی طرح خوراک سمجھ لیا ہے لہذا ان چیزوں کے سد باب کے لئے اس قسم کا قانون بنانا نہایت لازمی اور ضروری ہو گیا ۔ انہوں نے ایک خدشہ یہ بھی فرمایا ہے کہ جتنے صحیح قسم کے رفاہی ادارے ہیں ان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر یہ پیشہ ور چندہ اکٹھا کرنے والے کم ہو جاتے ہیں یا ختم ہو جاتے ہیں تو ان صحیح قسم کے اداروں کو فائدہ پہنچے گا کیوں کہ اب لاکھوں کی تعداد میں لوگ Charitable کو چلا رہے ہیں انہیں لوگ جو پیسہ دیتے ہیں وہ ان کا بالکل غلط استعمال کرتے ہیں ۔ جب یہ لوگ میدان سے نکل جائیں گے اور صحیح قسم کے رفاہی ادارے کو وہ پیسہ ملے گا تو وہ اس کا مصرف بھی صحیح ہوگا ۔

جناب والا ۔ دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ افسر مجاز کو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں ۔ اگر ہم declaration پر اکتفا کریں تو کوئی پارٹی جب چندہ کے میدان میں آئے تو اس کو کہیں کہ وہ declaration بھر دے ۔ اب یہ بات ظاہر ہے کہ اگر وہ declaration بھرے گا تو چندہ کی فراہمی کا کام شروع کرے گا ورنہ معاملہ اچھائی سے برائی کی طرف چلا جائے گا ۔ اس بل کا مطلب یہ ہے کہ صحیح قسم کے اداروں کو آگے لایا جائے اور ان کے ساتھ امداد کی جائے ۔ افسر مجاز کبھی کسی صحیح ادارے کو جن میں اچھے افراد ہیں جو اس میدان میں نکلتے ہیں وہ کسی قسم کی تکلیف نہیں دے گا ۔ اور نہ ان کے کیسسز کو delay کرے گا کاش یہاں ایسے لوگوں کی دل جوئی کی جائے ۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ سہولتیں ان لوگوں کو ملیں گی جو صحیح معنوں میں خدمت خلق کی خاطر خیراتی مقاصد کے لئے چندہ اکٹھا کرتے ہیں اور ان سے عوامی کام چلاتے ہیں لہذا میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر اس کو رائے عامہ کے لئے بھیجا جائے تو آپ کو معلوم ہے کہ عام لوگ اس چیز میں دلچسپی نہیں لیتے اور وہ خاص لوگ جن کو اس ایکٹ کی وجہ سے بربادی نظر آ رہی ہے وہ representation کے ذریعہ یا اثر و رسوخ کے ذریعہ اپنا نقطہ نگاہ سامنے رکھیں گے اور اس سے اور بھی مشکلات بڑھ جائیں گی لہذا میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے نہ بھیجا جائے اور اس پر ابھی سے غور کیا جائے۔

Mr. Chairman : I will now put the amendment to the House. The question is-

> That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by the 5th July, 1967.

The motion was lost.

Mr. Chairman : Next amendment is from Mr. Hamza but he is not present. Next is from Khawaja Muhammad Safdar. He is also not present, and the amendments lapse.

ملک محمد اختر - I am sorry Sir یہ ان کی ترمیم تھی کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مشتہر کیا جائے - ابھی پہلی خواندگی ہوئی ہے پھر دوسری خواندگی ہوئی ہے - - - -

Mr. Chairman : There is an amendment from Mr. Hamza and Khawaja Muhammad Safdar to the effect that the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, be referred to a Select Committee for report by the 1st of July, 1967.

Malik Muhammad Akhtar : They have been disposed of and now we will enter upon the First Reading, and in the Second Reading, the question of clause by clause consideration will arise.

خواجہ محمد صفدر - میرے رائے میں پہلی موشن فوراً consideration کے لیے put کی جائے -

(At this stage Mr. Speaker took the Chair.)

Mr. Speaker : I will put the first motion to the vote of the House.

The question is-

That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the bill clause by clause.

CLAUSE 2

Mr. Speaker : The question is-

That clause 2 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 3

Mr. Speaker : Clause 3. The question is :

That clause 3 do stand part.....

Malik Muhammad Akhtar : There are amendments Sir.

first reading کا موقع نہیں دیا گیا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے ۔ ترمیم کلاز ۳ پر ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ ابھی خواجہ محمد صفدر صاحب نے

اپنی ایک ترمیم پیش کی ہے ۔ اور وہ نا منظور ہو گئی ہے ۔ اس کے بعد ممبر صاحبان کو principles پر بحث کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب سوال یہ ہے کہ جب fist reading کی stage آتی ہے ۔

"that the bill be taken into consideration at once."

اس سٹیج پر دو قسم کی ترامیم دی جاسکتی ہیں ۔ اس میں ایک ترمیم یہ ہوتی ہے کہ

it should be circulated for eliciting public opinion.

دوسری ترمیم یہ ہوتی ہے ۔

it should be referred to a Select Committee.

دو قسم کی موشن dispose of ہونے کے بعد question put کیا جاتا ہے question put کرنے کی سٹیج پر اگر تقریر نہ کرنا چاہیں ۔

I should not ask a Member to make his speech. The Member should stand in his seat and.....

Malik Muhammad Akhtar : Opportunity was never granted.

Mr. Speaker : Opportunity is never granted but an opportunity is sought.

ملک محمد اختر ۔ جس وقت question dispose of ہو اس کے بعد principles پر تقریر کرنے کا موقع ملنا چاہیے ۔

Mr. Speaker : The Member should have risen in his seat and asked for permission to speak. He may please resume his seat now.

CLAUSE 3.

The question is-

That clause 3 do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 4

Mr. Speaker : There is an amendment from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move-

That in clause 4 of the Bill, for the proposed sub-section (2) of section 3 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, the following be substituted, namely :—

"(2) Nothing in this Act shall apply to-

(a) any donation made directly to any individual or individuals for the personal benefit of such individual or individuals by a relative of such individual or individuals ;

(b) the income from boxes placed at, and offerings of subscriptions made to or for the purposes of mosques, takias Khanahs, durgahs or other shrines."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is-

That in clause 4 of the Bill, for the proposed sub-section (2) of section 3 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, the following be substituted, namely :—

"(2) Nothing in this Act shall apply to—

(a) any donation made directly to any individual or individuals for the personal benefit of such individual or individuals by a relative of such individual or individuals ;

(b) the income from boxes placed at, and offerings or subscriptions made to or for the purposes of mosques, takias, Khankahs, durgahs or other shrines."

Minister of Education and Auqaf : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ اوریجنل ایکٹ جسے کہ یہ سارے صوبے میں نافذ کرنا چاہتے ہیں اس سے قبل کراچی میں نافذ تھا ۔ اس کی کلاز نمبر ۴ میں وہ ایک ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور ان کی ترمیم یہ ہے کہ اس ایکٹ کی provisions ایسی donations کو apply نہیں کریں گی جو کسی کے ذاتی مفاد کے لیے کی جائے ۔ دراصل اس ترمیم کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ اس ایکٹ کی جو غرض و غایت ہے ان سب کو ختم کر دیا جائے ۔ دراصل میں بھی چندوں کے اکٹھے کئے جانے کے ہی خلاف ہوں ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ جو ریل گاڑیوں میں چندہ مانگتے پھرتے ہیں یہ لوگ جنہوں نے یتیم خانے کھول رکھے ہیں ۔ یہ professional قسم کے لوگ جن کو eradicate کرنے کے لیے ایسی ترمیم لانا کہ کوئی بھی شخص کسی شخص کو directly ذاتی مفاد کے لیے اگر کوئی donation دے تو وہ justified ہوگا ، میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے ۔ یہ نا انصافی ہے ۔ میں اس کے حق میں ہوں اور جیسا کہ میں نے اپنی ترمیم میں کہا ہے کہ اگر کسی رشتہ دار کو کوئی donation دینا چاہتا ہے تو اس پر پابندی نہیں ہونی چاہیے ۔ لیکن ایک قانون لانے کے بعد کہ جس کا مقصد یہ ہو کہ اس چندہ اکٹھا کرنے کے evil کو eradicate کیا جائے اور جو لوگ professional ہیں وہ اس حد تک جاتے ہیں

کہ چھوٹے بچوں کو باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے اور وہ گداگری کو فروغ دیتے ہیں ۔ میں اصولی طور پر یہ چاہتا ہوں کہ یہ Collection of funds نہیں ہونی چاہیے ۔ یا تو کوئی رجسٹرڈ سوسائٹیاں یا کوئی رجسٹرڈ ادارے اس کام کو کریں ۔ لیکن کسی فرد کو یہ لائسنس دینا کہ اگر کسی فرد کے مفاد کے لیے کوئی دینا چاہے تو چندہ دے دے یہ چیز سارے قانون کی نفی کر کے رکھ دے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی ترمیم میں تو یہ اصول تسلیم کرتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں نے اپنی ترمیم میں یہ پابندی لگائی ہے کہ

"any donation made directly to any individual or individuals for the personal benefit of such individual or individuals by a relative of such individual or individuals ;"

یعنی میں نے صرف اتنی پابندی لگائی ہے کہ اگر کسی کا رشتہ دار کسی کو donation دے تو اس پر یہ provisions لاگو نہیں ہوں گی ۔ لیکن میں جناب وزیر متعلقہ سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ ماسوائے چند اداروں کے جو کہ سٹینڈرڈ ادارے ہیں اور جو رجسٹرڈ ہیں اور بڑے باوقار طریقے سے کام کر رہے ہیں ، اور ان کو جو چھوٹے چھوٹے ادارے ہیں ۔ ان میں سے کتنوں کا آپ نے آڈٹ کروایا یا کوئی معائنہ کروایا اور وہ معائنہ رپورٹ کیا تھیں ۔ کیا ان معائنہ رپورٹوں میں ان بدنصیب بچوں کا طبی معائنہ بھی کرایا گیا جو ایسے نام نہاد یتیم خانوں میں ہیں اور کیا ایسے معائنوں کے ذریعے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کوئی رقوم خورد برد ہوتی ہیں ؟

Parliamentary Secretary, Education & Auqaf (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : I want to bring it to the notice of Malik Muhammad Akhtar that this Bill will come into operation in West Pakistan after it is passed by the the Provincial Assembly. He is discussing as if the Bill was already in operation.

ملک محمد اختر ۔ I would like to be clear اس سے قبل بھی ایسے قوانین موجود ھیں اور ان کو موثر طریقے پر نافذ نہیں کیا گیا ۔ چلئے میں کراچی کے متعلق عرض کرتا ھوں کہ جہاں پر یہ پہلے سے نافذ ھے کہ کیا آپ نے اس کے ذریعے اس evil کو eradicate کیا ۔ جناب سپیکر ۔ قانون سازی ایک بڑی ھی فنی چیز ھے اور قانون کا کوئی بھی لفظ اگر غیر موزوں جگہ پر لگا دیا جائے تو اس کے جو دور رس نتائج ھوتے ھیں وہ تمام قوم کو بھگتنے پڑتے ھیں ۔ مجھے حکومت کی اس دو رخی پالیسی سے سخت اختلاف ھے ۔ میں ذرا انتہا پسند قسم کا آدمی ھوں ۔ میں کہتا ھوں کہ یہ سیدھے سیدھے اس donation کو ختم کیوں نہیں کر دیتے ۔ یہ ایک طرف تو اعتراف کرتے ھیں کہ ملک میں ایسی بد عنوانیاں موجود ھیں اور وہ اس کے لئے اس قسم کے قانون نافذ کرتے ھیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسی پروویژن یا ترمیم لے آتے ھیں ۔ جو اس اچھے قانون میں پہلے سے موجود ھو کہ donation کی ذاتی مفاد کے لئے دیا جا سکتا ھے ۔ میں ایک مثال عرض کرکے اپنا نقطہ نظر بیان کرتا ھوں ۔ میں کہتا ھوں کہ چندہ لینے والوں کا یہ طریق کار ھے کہ وہ نہایت موثر الفاظ میں ایک مخیر آدمی پر چھا جاتے ھیں اور اس کے دماغ پر سمریزم کر دیتے ھیں اور وہ مجبور ھو کر ان

کی کچھ نہ کچھ امداد کر دیتا ہے ۔ یہ لوگ گداگری کو regularise کرنے کے لئے ایک لائسنس لے کر آئے ہیں کہ کسی بھی فرد کو کوئی بھی شخص اس کے ذاتی مفاد کے لئے عطیہ دے سکتا ہے ۔ میرے نزدیک محض recognized رجسٹرڈ ادارے جو کہ properly آڈٹ ہوں اور جن کے اکاؤنٹ ٹھیک ہوں اور جن کی کونسل میں شرفاء ہوں اور جتنی اس قسم کی انجمنیں ہیں جو کہ properly function کر رہی ہوں جن میں کہ ہمارے لاہور ہی میں ایک ادارہ انجمن حمایت اسلام بھی ہے ۔ ایسے اداروں کو عطیات لینے کا حق دیا جائے اور باقی جتنے لوگ ہیں ان کو آپ عطیات لینے کا حق ہرگز نہ دیں ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے بعد میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میری اس ترمیم کا جو دوسرا حصہ ہے ۔ ۔ ۔ ان کی مراد یہ ہے کہ ۔

"Nothing in this Act shall apply to--

(b) the income from boxes placed at, and offerings or sub-scriptions made to or for the purposes of mosques, takias, Khankahs, durgahs or other shrines, the administration whereof has been taken over and assumed by the Chief Administrator of Auqaf, West Pakistan, under provisions of the West Pakistan Waqf Properties Ordinance, 1961."

میں نے اس کے لئے جو ترمیم دی ہے وہ یہ ہے کہ اس ایکٹ کا نفاذ ان تکیوں ، درگاہوں اور خانقاہوں پر نہیں ہوگا ۔ ۔ ۔ آپ دیکھئے کہ دو طرح کی خانقاہیں اور درگاہیں ہیں ۔ ایک تو وہ ہیں ۔ ہماری حکومت نے نہایت برا کام جو کیا ہے ، وہ یہ ہے کہ جب انہوں نے اوقاف ایکٹ کا نفاذ کیا

تو یہ میرے ذاتی علم میں ہے اور میں اس کی مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ اوقاف ایکٹ ۱۹۶۱ء کے نفاذ کے بعد جس مسجد، جس خانقاہ یا جس درگاہ یا جس جگہ سے آمدنی تھی اور وہ ان کے اخراجات سے زائد تھی، وہ انہوں نے اپنی تحویل میں لے لی۔ اس وقت کچھ ایسی درگاہیں اور خانقاہیں کہ جن کی آمدنی ان کے اخراجات سے کم تھی۔ انہوں نے ان کو اپنی تحویل میں نہیں لیا۔ جب یہ پہلے ہی classify کر چکے ہیں کہ کچھ ادارے ایسے ہیں کہ جن کو اپنے محلہ دار یا اس علاقہ میں رہنے والے چلا رہے ہیں۔ ان پر اس قانون کا نفاذ نہیں کیا گیا۔ میں ذاتی عطیات کا مخالف ہوں لیکن میں ان مسجدوں اور ان خانقاہوں کو جن کو اس بنا پر محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں نہیں لیا کہ ان کے اخراجات نہیں ہیں، ان کو کمشنر یا کلکٹر کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اوقاف ایکٹ کا مقصد یہ تھا کہ جو misappropri-at کی جا رہی ہے وہ نہ ہو لیکن جس جگہ آمدنی نہیں ہے اور جو بقول ان کے اس قابل نہیں ہیں کہ وہ ادارے اپنا خرچ چلا سکیں۔ آپ ان مسجدوں اور خانقاہوں کو اپنے قبضہ میں لے کر سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ میرے نقطہ نظر کے مطابق حد درجہ قابل اعتراض بات ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ مجھے معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں۔ کہ ہمارے لاہور میں اوقاف ایکٹ کے تحت بادشاہی مسجد کے اوقاف کی تحویل میں آنے کے بعد مولانا غلام مرشد صاحب کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ جب انہوں نے اعلان تاشقند پر آزادانہ اپنی رائے دی تھی۔

میں ان کی اس کوشش سے ہرگز اتفاق نہیں کر سکتا کیونکہ وہ درگاہیں وہ خانقاہیں وہ تکیے جن کی کوئی انکم نہیں ۔ اُن پر بھی اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں ۔ حکومت نے زمینداروں کے لئے زرعی اصلاحات نافذ کیں۔ اور Land utilization ordinance کو ختم کر دیا ۔ لیکن ابھی تک کتنی زمین Barren پڑی ہے ۔ دراصل حکومت سیاسی کنٹرول چاہتی تھی ۔ وہ حاصل کر چکی ہے ۔ اب حکومت کی یہ مذموم حرکت ہے ۔ کہ ایسی درگاہوں اور خانقاہوں میں بھی جن کی کوئی آمدنی نہیں دخل در معقولات دینا چاہتی ہے ۔ یہ اُن کی ناپاک کوشش ہے ۔

جناب سپیکر۔ یہ دیکھئے ۔ یہ کہتے ہیں کہ Collection of Sanctioning of Charitable Fund ہو ۔ اس سے ملک میں ایک برائی کو موجود رکھنا چاہتے ہیں ۔ اور کسی طریقہ سے اپنے کنٹرول میں لانا چاہتے ہیں ۔ یعنی لائسنس دے کر درگاہوں سے چندہ اکٹھا کیا جائے ۔ یہ کیوں کیا جائے ۔ جب آپ کے پاس ۱۹۶۱ء کا اوقاف ایکٹ موجود ہے ۔ آپ اُن کو اپنی تحویل میں لے لیں ۔ سیدھی سی بات ہے ۔ اُن کے اخراجات برداشت کریں ۔ آپ چاہتے ہیں ۔ اخراجات تو محلہ دار برداشت کریں اور اس پر کنٹرول حکومت کا ہو ۔ یعنی حلوائی کی دکان اور نانا جی کا فاتحہ ۔

ان دونوں دفعات پر مجھے شدید احتجاج ہے ۔ ایک طرف تو ساری بات کو یہ negative کر رہے ہیں ۔ اس ترمیم کے بعد کوئی شخص کسی کے پاس جا سکتا ہے ۔ اور ذاتی مفاد کے لئے لے سکتا ہے ۔ وہ کسی رشتہ دار کے پاس

بھی جا سکتا ہے ۔ یعنی آپ ایک قسم کا لالسٹس دے رہے ہیں ۔ کسی شخص کو ذاتی مفاد کے لئے یہ مراعات دی جاسکتی ہیں ۔ اور آپ کا سیاسی غلبہ قائم رہ سکتا ہے ۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۶ء تک آپ نے عالموں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے ۔ وہ سب کو معلوم ہے ۔ مولانا غلام مرشد کے ساتھ جو کچھ کیا ہے ۔ عوام کو معلوم ہے ۔ وہ پاکستان کے چند بڑے علماء میں سے ایک عالم ہیں ۔ جنہوں نے آزادی پاکستان کے لئے جہاد کیا تھا ۔ اُن کے ساتھ آپ نے کیا سلوک کیا ۔ آپ نے انہیں dismiss کر دیا ۔ اور اب آپ چاہتے ہیں کہ خانقاہوں اور درگاہوں پر بھی آپ کا کنٹرول ہو ۔

Nawabzada Rehamdil Khan : Sir, Inspite of your order and repeated instructions he persists in repetition.

Mr. Speaker : He should not.

ملک محمد اختر ۔ I apologise, Sir. میں یہ کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ حکومت کے پاس دانشوروں کا ایک گروہ ہے ۔ اور وہ گروہ اس تاک میں رہتا ہے ۔ کہ حکومت کے خیال کے مطابق عوام کی گردن پر اس طرح سے وار کرنے کا موقع ملے ۔

جناب والا ۔ یا تو ان میں سمجھ اور علم کی کمی ہے ۔ یہ اپنے قوانین کو اچھی طرح سے نہیں دیکھتے ۔ یہ اُس دو دھاری تلوار کی صرف ایک طرف کو دیکھتے ہیں ۔ اُس کے مضر اثرات اور harm کو زیر غور نہیں نہیں لاتے ۔ اس لئے میں کم از کم اس دفعہ سے اتفاق نہیں کر سکتا جو

ایک طرف برائی بڑھانے والی دفعہ ہے اور دوسری طرف محض سیاسی اختیار حاصل کرنے کے لئے معرض وجود میں لائی جا رہی ہے ۔

وزیر تعلیم و اوقاف (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے جو ترمیم دی ہے ۔ اس سے وہ غربا کے لئے خیرات و صدقات کے دروازے بند کر رہے ہیں اور جو ترمیم ہم نے دی ہے ۔ اس سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ ایک فرد دوسرے کو ذاتی امداد دے ۔ یہ جو ترمیم دی گئی ہے ۔ اس سے چندہ دینے والوں کے رشتہ داروں کو حق حاصل ہوتا ہے کہ ان کی امداد حاصل کریں ۔

جناب عالی ۔ بہت سے ایسے طلباء ہیں ۔ جو نادار ہیں ۔ ان کے پاس کتابیں نہیں ۔ ان کو فیس ادا کرنے کی دقت درپیش ہے اگر ملک صاحب کی ترمیم کو پاس کر دیں ۔ تو ان نادار لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ پھر جناب اسلام میں تو واضح حکم ہے ۔ کہ زکواۃ اس شخص کو دی جائے ۔ جو مستحق ہے ۔ اور اپنے ہاتھوں سے قبول کر لے ۔ اگر یہ ترمیم پاس ہو جائے تو زکواۃ کی تقسیم میں رکاوٹیں حائل ہو جائیں گی ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کے لئے بیت المال کا قیام کیوں نہیں کیا گیا ۔ یہ آپ کی غلطی ہے ۔

وزیر تعلیم و اوقاف ۔ جناب ایسے افراد بھی ہوتے ہیں ۔ جن کو بہت ضرورت ہوتی ہے ۔ اکثر دیہات میں یہ رواج ہے ۔ کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء اور طلبا کو زکواۃ دی جاتی ہے اور وہ اسے اپنے مصرف میں لاتے

ہیں ۔ اس لئے اس میں بڑی مشکلات پیش آئیں گی ۔ اُن کو خدشہ ہے کہ اس طریق کار سے گداگری کے پھیلنے کا امکان ہے ۔ انسداد گداگری ایک علیحدہ بات ہے ۔ اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

دوسری بات جس پر انہوں نے اعتراض کیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اُن مساجد ۔ تکیوں یا خانقاہوں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے جو اُس کی تحویل میں نہیں ۔ اُن کے آڈٹ کا باقاعدہ انتظام نہیں ۔ اُن کے چندوں کی checking کا انتظام نہیں ۔ اس لئے اگر ترمیم منظور ہو گئی تو اس کا مقصد فوت ہو جائے گا ۔ اور جہاں تک ان اداروں کا تعلق ہے ۔ جو اوقاف کی تحویل میں ہیں ۔ میں ایوان میں بلا خوف تردید یہ کہوں گا کہ اوقاف کی تحویل میں لئے جانے سے قبل جو ان کی حالت تھی وہ آپ پر عیاں ہے اور جو حالت آج ہے ۔ وہ بھی آپ کے سامنے ہے ۔ آپ دیکھیں اس وقت تک اوقاف نے بہت کام کیا ہے ۔ ان اداروں کی maintenance اور دیکھ بھال پر کافی رقوم خرچ کی جا رہی ہیں ۔ ایک نہیں ۔ ایسی کئی سکیمیں ہیں ۔ بعض کا کام جاری ہے ۔ بعض کے نقشے مرتب ہو رہے ہیں ۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ کی درگاہ کو پانچ گنا بڑھایا جائے گا ۔ ایک لائبریری ہوگی ۔ ایک ہسپتال اور ایک Centre of Theology ہوگا ۔ اور جو مسجد ہے ۔ اس پر کم از کم ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا ۔ وہ فن تعمیر کی ایک اعلیٰ مثال اور نمونہ ہوگی ۔ اسی طرح پاک پٹن شریف میں حضرت بابا فرید گنج کی درگاہ کی توسیع بھی زیر غور ہے اس کا نقشہ مکمل ہو گیا ہے اور انشأ اللہ تعالیٰ اس پر عنقریب کام شروع ہو جائے گا ۔ اسی طرح آپ نے سنا ہوگا کہ کراچی میں ایک

عظیم الشان مسجد بن رہی ہے جس پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور اس میں ۱۵ — سے ۲۰ ہزار نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکیں گے اس لئے جناب والا میں ان دونوں ترمیموں کی پرزور مخالفت کرتا ہوں کیونکہ ان دونوں سے مشکلات زیادہ پیدا ہوں گی اور ان میں فوائد نظر نہیں آتے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment.

The question is :

That in clause 4 of the Bill, for the proposed sub-section (2) of section of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, the following be substituted, namely :—

"(2) Nothing in this Act shall apply to—

(a) any donation made directly to any individual or individuals for the personal benefit of such individual or individuals by a relative of such individual or individuals ;

(b) the income from boxes placed at, and offerings or subscriptions made to or for the purposes of mosques, takias, Khankahs, durgahs or other shrines.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment. New clause. Khawaja Muhammad Safdar and Mr. Hamza.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That after clause 4 of the Bill, the following new clauses be added namely :—

"4-A(1) That in sub-section (i) of section 5 of the said Act, the comma appearing after the word "authority" be substituted by a full-stop and the words appearing thereafter be deleted.

(2) That sub-section (6) of section 5 of the said Act be deleted.

4-B That in section 9 of the said Act for the words "appearing to it to be sufficient", the words "to be recorded" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That after clause 4 of the Bill, the following new clauses be added, namely :—

"4-A (1) That in sub-section (i) of section 5 of the said Act, the comma appearing after the word "authority" be substituted by a full-stop and the words appearing thereafter be deleted.

(2) That sub-section (6) of section 5 of the said Act be deleted.

4-B That in section 9 of the said Act for the words "appearing to it be be sufficient", the words "to be recorded" be substituted.

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - سیکشن ۵- متعلقہ قانون کا اس طرح ہے -

"No person shall make any collection for any charitable fund unless before the commencement of the collection a declaration in respect of the intended collection has been duly made and delivered to the sanctioning authority, and the sanctioning authority has sanctioned the collection in writing."

میری ترمیم کے پہلے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ صرف اس حد تک پابندی لگائی جائے کہ اگر کوئی ادارہ یا کوئی فرد کسی رفاہی کام کے لئے چندہ جمع کرنا چاہے تو اسے ایک declaration یا اعلامیہ .....

Sardar Muhammad Ashaf Khan : On a point of order. Sir, I want to draw your attention to the amendments of Khawaja Muhammad Safdar

4-A, 4-B as they do not fall within the scope of the Bill under consideration they may be ruled out of order.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں اپنے محترم دوست سے عرض کروں گا کہ آپ پھر اپنے اس بل پر غور فرمائیں اس کا نام آپ نے ضرور پڑھا ہوگا۔

The Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension), Bill, 1967.

اور پھر long title میں بھی لکھ دیا ہے۔

A Bill further to amend the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953.

Whereas it is expedient further to amend the Charitable Funds (Regulation of Collects) Act 1953 . . . .

This Act may be called the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Act.

Mr. Speaker : In the preamble it is written :

"Whereas it is expedient further to amend the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953 in the manner hereinafter appearing."

They are amending that Act in the manner hereinafter appearing.

Khawaja Mahammad Safdar : Section 1 . . . .

Mr. Speaker : They are not amending section 5 of the original Act.

خواجہ محمد صفدر - اب اس تمام کے تمام بل کو جس میں آپ ترامیم کرکے صوبے کے تمام باقی تمام حصوں پر اسی طرح نافذ کر رہے

ہیں جیسے اس وقت کراچی میں ہے - اس قانون کے احاطہ اختیار کو بڑھانا چاہتے ہیں اس صورت میں زیر بحث مسودہ قانون ہی زیر بحث نہیں آئے گا بلکہ اصل قانون کی یہ شق بھی زیر بحث آ سکتی ہے -

Mr. Speaker : Section 1 says :

> This Act may be called the Charitable (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Act, 1967.

خواجہ صاحب بجا ہے لیکن میں نے آپ کی خدمت میں سیکشن ۱ پڑھا ہے اس میں extension کے الفاظ بھی شامل ہیں -

خواجہ محمد صفدر - پھر جناب والا . . . .

Mr. Speaker : Extension means that it would be extended to the whole of West Pakistan.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, extension means that it would be extended to the whole of the West Pakistan and, therefore, its different clauses can be amended as far as the object of this Bill is concerned.

Mr. Speaker : Does the Member mean to say that he can amend any clause of the original Bill ?

Khawaja Muhammad Safdar : There is a limitation. Those clauses which I intend to amend, Sir, should have some reasonable connection with the amending clauses.

Mr. Speaker : Yes, if they have any reasonable connection with the amending clauses.

Khawaja Muhammad Safdar : Section 5 reads :

"In Section 10 of the said Act, for sub-section (1), the following sub-section shall be substituted, namely :—

"(1) Government may appoint a person, by name or in virtue of his office, to be the appellate authority for the purposes of this Act."

Then Sir,

"Government may at any time revise any order made by the appellate authority....."

"In Section 17 of the said Act, for the words 'the Commissioner',....." so on and so forth.

"Government may, by notification in the Official Gazette, make rules..."

So on and so forth.

"STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

An Act known as the Charitable Funds (Regulation of Collection) Act, 1953 was enacted and brought into force in Karachi to check mal-practices by certain unscrupulous individuals and organizations who embarked on campaigns to raise funds for private or charitable purposes but never kept accounts of such public collections and in certain cases misappropriated or misused the same. Since the mal-practices which necessitated the enactment of the aforesaid Act in 1953 and its application to Karachi have been discerned in other areas of West Pakistan it is considered necessary that the said Act be extended to the whole of West Pakistan.

اس طرح مسودہ قانون میں درج ہے ۔ جناب والا ۔ میری مراد یہ ہے
کہ جو طریقہ کار declaration حاصل کرنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے وہ
صوبہ بھر میں مشکلات کا باعث ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ
موجودہ ترمیم . . . . .

Mr. Speaker : I am sorry I do not agree with the Leader of the Opposition and uphold the point of order raised by Sardar Muhammad Ashraf Khan and rule that the amendments moved by Khawaja Muhammad Safdar are out of order.

CLAUSE 5

Mr. Speaker : We now pass on to clause 5. There is an amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That in clause 5 of the Bill, for the proposed sub-section (i) of section 10 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, the following be substituted, namely :—

"(i) Government shall appoint a person, not lower than the rank of a District and Session Judge to be appellate authority."

Mr. Speaker : Amendment moved—

That in clause 5 of the Bill, for the proposed sub-section (i) of section 10 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act 1953, the following be substituted namely :—

"(i) Government shall appoint a person, not lower than the rank of a District and Session Judge to be appellate authority."

Minister of Auqaf : Opposed.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ سیکشن ۔۵ میں یہ اختیارات دئے ہیں جن سے یہ appellate اتھارٹی appoint کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ appellate اتھارٹی اس غرض کے لئے appoint نہ کریں ورنہ پھر کمشنر جو ہو گا وہ appellate اتھارٹی ہو گا ۔

جناب والا ۔ جہاں میں ان گداگروں کو بالکل ہی حتمی طور پر individual donations دینے والوں کے مخالف ہوں وہاں میں ان سماجی اداروں اور associations کے تحفظات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ان کے قانون کے مطابق ایک sanctioning authority بنانے کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ کسی ادارے کو یا کسی رجسٹرڈ اتھارٹی کو کسی خاص مقصد کے لئے اس امر کی اجازت دے کہ وہ چندے کی فراہمی کرے اور اس مقصد کو پورا کرے اور اگر وہ sanctioning authority اجازت دینے سے انکار کر دے تو اس اتھارٹی کے خلاف جو اپیل ہو گی وہ دفعہ ۔ ۱ کے تحت اپیلیٹ اتھارٹی کے پاس ہوگی ۔ وہ اپیلیٹ اتھارٹی جو ہوگی وہ کمشنر ہو گا یا کوئی دوسرا شخص ہو گا ۔

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Mr. Speaker, Sir, I am on a point of order. Mr. Akhtar, I presume, is not understanding the amendment moved by the Government, and most probably he is referring to the actual clause No. 10 of the actual Act of 1953. The amendment that the Government has moved is that "Government may appoint a person, by name or in virtue of his office, to be appellate authority for the purposes of this Act." There is no question of a Commissioner being appointed.

Malik Muhammad Akhtar : I have got a different amendment. My amendment is that he should be a person not lower than the rank of a District and Session Judge.

Mr. Speaker : His contention is that the Commissioner is not relevant here.

ملک محمد اختر ۔ Sir I am specifying it. تو جناب والا ۔ یہ دیکھئے اور ان اداروں کا حال دیکھئے ۔ مثلاً انجمن حمایت اسلام کا جو بجٹ ہے وہ ۱۵—۲۰ لاکھ کے قریب ہے تو اس ایکٹ کے تحت اگر sanctioning authority سے اس کی کوئی conflict ہو جائے تو پھر آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ پوزیشن کیا ہو گی ۔ اس انجمن کے پاس کم و بیش اس وقت لاہور کے طالب علموں میں سے ۲۰ ہزار طالب علم ہیں اور وہ جو طالب علم ہیں اگر وہ ۱۰۰ فی صد نہیں تو ۹۰ فی صد تو ضرور حکومت کے مخالف ہیں ۔ تو اگر کل حکومت اپنی ایگزیکیٹو کے زور پر اس انجمن کو ختم کرنا چاہے تو وہ اس کو ختم کر سکتی ہے ۔

Chaudhri Anwar Aziz: Point of order Sir. I think Mr. Akhtar is being very presumptuous and he is making some very irresponsible statements. I will request him to abstain from making such statements in the House.

Malik Muhammad Akhtar: I am quite responsible; you lost two Provincial Assembly seats in Lahore and also a National Assembly seat.

Mr. Speaker: The Member may please be relevent to the amendment.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ایسی institutions کو تحفظ دینے کے بعد ان کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور نہ کیا جانا چاہئے ۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کو تحفظ ہو اور میری ترمیم کا یہی مقصد ہے کہ گو آپ نے sanctioning autho-

rity چاہئے کسی گزیٹڈ افسر کو بنا دیا تو اس اتھارٹی کے قیام کے بعد appellate اتھارٹی Executive کے کسی افسر کو دینا سراسر نا انصافی ہے اور اس سے حکومت کے عزائم جو ہیں وہ بے نقاب ہو کر رہ جاتے ہیں ۔ اب حکومت اگر ان کو اس قدر وسیع اختیارات دے دے تو یہ کس قدر ناانصافی ہے ۔ کل کو وہ ایک ایسا قانون لے آئیں گے کہ ہم فلاں صنعت یا کارخانے میں دخل اندازی کرنا چاہتے ہیں تو جناب سپیکر آپ خود ہی تصور فرما سکتے ہیں کہ پوزیشن کیا ہو گی ۔ جناب والا ۔ ایک آزاد معاشرے میں ایک آزاد ملک میں آپ آخر رجسٹرڈ اداروں کو اس قابل کیوں نہیں سمجھتے کہ وہ اپنے فرائض کو اچھے طریقہ سے سر انجام دے سکیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس ادارے کی میں نے مثال پیش کی ہے وہ آپ کی مغربی پاکستان حکومت کے محکمہ تعلیم کے پاس چلے جانے سے اس کی زیادہ اہمیت ہو گئی ہے اور وہ اس لحاظ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسے اداروں کی سرپرستی آپ کے صدر مملکت کر رہے ہیں بلکہ آپ کے مرکزی اور صوبائی وزرا ان کے جلسوں کی جا کر صدارت کرتے ہیں۔ بتائیے کیا ان کو تحفظ دیا جانا ضروری نہیں تاکہ وہ اپنے فرائض کی سرانجام دہی مناسب طریقہ سے کر لیں اور اگر ان کو لائسنس دینے سے انکار کر دیا جائے تو یہ کہاں کا انصاف ہو گا اور وہ لوگ کدھر جائیں گے ۔ اپیل کے لئے کمشنر کے پاس یا اس کے پاس یعنی جو بھی اے ۔ بی ۔ سی ۔ مقرر ہو اس کے پاس جائیں گے ۔ یعنی وہ لوگ جن کو آپ مقرر کریں گے جو آپ کا منظور نظر ہو اس کے پاس اپیل کرنے کے لئے جائیں گے ۔ جناب

سپیکر۔ اس سے زیادہ خدشہ جو مجھے ہے وہ طالب علموں کے متعلق ہے۔ میں یہاں پروفیسروں کے بارے میں بھی بات کروں گا جو کہ رفاہی اداروں اور کالجوں کو چلا رہے ہیں۔ میں اساتذہ اور پروفیسروں کا ذکر کرتا ہوں۔ جناب سپیکر۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ کیا ان میں سے کوئی محفوظ رہ جائے گا کیا ان کے ساتھ وہ سلوک نہ کیا جائے گا جو لاہور میں پچھلے دنوں یہاں کے خطیبوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ جناب سپیکر۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ حکومت اپنے فرائض کو مکمل طور پر سر انجام دینے کے قابل ہے جو یہ نئی مصیبت اپنے گلے میں ڈال رہی ہے۔ جناب سپیکر۔ مجھے مودبانہ گذارش کرنی ہے . . . . . .

چودھری محمد نواز۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ملک اختر صاحب بہت بلند آواز میں بات کر رہے ہیں اگر وہ آہستہ آہستہ بات کریں تو تب بھی ہم سن لیں گے۔

ملک محمد اختر۔ یہ جذبات کی بات ہے۔

Mr. Speaker : The Member is irrelevant.

چودھری محمد نواز۔ آج یہ بات تو نہیں ہے کہ ان کے پاس کوئی دلچسپی کا سامان نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد اختر۔ جناب سپیکر۔ حکومت مقامی پروفیسروں پر

بھی اپنا کنٹرول رکھنا چاہتی ہے اور حکومت اس قوت کو دراصل مٹا دینا چاہتی ہے جو اس کے راستے میں کسی طور پر یا کسی طریقہ پر آئے یا اس کے راستے میں کسی طور پر حائل ہو۔

Minister of Education : Sir, we only want to regulate the collection of funds and we do not want to interfere in any organization's work. It would not be proper to appoint a District Judge as an appellate authority because, Sir, this deals with collection of funds and their proper use.

Mr. Speaker : I will now put the amendment to clause 5 to the House. The question is—

> That in clause 5 of the Bill, for the proposed sub-section (1) of section 10 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, the following be substituted, namely :—
>
> "(1) Government shall appoint a person, not lower than the rank of a District and Session Judge to be appellant authority."

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House.

The question is—

> That clause 5 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, if you will allow me, I will make a submission. With regard to the business of the 12th, I request that an afternoon session may kindly be held on the 12th for the purpose of passing a bill relating to the allowances of the

Members of the West Pakistan Assembly. I have sent the bill already to the Assembly Secretariat, and I seek to introduce it on that date and go on with further proceedings. If you could kindly hold an afternoon session, it will help us to dispose of the business.

Member' Allowances Bill may be taken up and considered on the 12th June, 1967.

Mr. Speaker : The notice of the Bill has been given just now and it would be circulated today. It has been proposed to hold an afternoon sitting for the passage of that Bill on the 12th of June, 1967.

Khawaja Muhammad Safdar : Do they want afternoon session ?

Mr. Speaker : Yes, on the 12th.

خواجہ محمد صفدر ۔ ہمیں اس سے اتفاق نہیں ۔

Mr. Speaker : I think, the Members are very eager and the Leader of Opposition should accede to their wishes.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب ہمارے لیے دو وقت اجلاس میں حاضر رہنا ذرا مشکل ہوگا اگر ممبر صاحبان کا خیال ہے تو پھر میں ان سے اختلاف نہیں کر سکتا ۔ میں بھی قبول کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Then we will hold a second sitting on the 12th June, 1967, at 5-30 PM.

CLAUSE 6

Mr. Speaker : Now, we come to clause 6 of the Bill. There is an amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That in clause 6 of the Bill, in the proposed section 11 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, for the word "Government" occurring in line 1, the words "High Court" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 6 of the Bill, in the proposed section 11 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, for the word "Government", occurring in line 1, the words "High Court" be substituted.

Minister of Education & Auqaf : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب والا ۔ یہ جو اوریجنل ایکٹ ہے اس میں یہ سیکشن اس طرح سے ہے ۔

"The Agent, and when the order sought to be revised is passed by the Agent, the Central Government may at any time revise any order made by the appellate authority or otherwise under this Act and pass such order in accordance with this Act as it deems proper."

جناب والا ۔ یہ جو سنٹرل گورنمنٹ کے یا پراونشل گورنمنٹ کے اختیارات ہیں ان کو استعمال کرنے کے لیے یہ طریق کار ہے کہ پہلے سینکشننگ آفیسر اجازت دے گا یا لائسنس دے گا یا نہیں دے گا پھر اسی کی اپیل کمشنر یا اس کے علاوہ جو بھی اپیلیٹ اتھارٹی ہوگی کے پاس ہوگی ۔ اس کے بعد شاید گورنمنٹ کے پاس جائے گا ۔ تو جناب والا ۔ کچھ ایسے بھی ادارے ہیں جن کے بجٹ بڑے وسیع ہیں جن کے معاملات سیاسی نوعیت کے ہیں یعنی اگر ان کی یہ بات concede کر لی جائے تو ان کے مفادات پر

اچھا اثر نہیں پڑے گا ۔ جناب والا ۔ وہ نہایت ہی اچھے منسٹر رہے ہیں ۔ مگر وہ اس کے نتائج کا صحیح اندازہ نہیں کر سکے ۔ وہ ان کو appreciate نہیں کر سکے ۔

اسی لیے اسے ایوان میں لائے ہیں تاکہ اس میں جو کوئی ترمیم آئے کر لی جائے ۔ مجھے تو بنیادی اور اصولی اختلاف ہے revision کے لفظ پر جو ہائی کورٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے یا جو بھی اپیلیٹ اتھارٹی ہو اس کے لیے استعمال ہوتا ہے یا سیشن جج کے پاس چھوٹے مقدمات کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے یہاں یہ لفظ اس حیثیت سے استعمال نہیں کیا جائے گا ۔ کیوں کہ یہ revision کے اختیارات گورنمنٹ کو دے رہے ہیں ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ اختیارات جناب منسٹر صاحب کے پاس یا گورنر صاحب کے پاس نہ ہوں بلکہ وہ ہائی کورٹ کے ایک جج کے پاس ہونے چاہئیں ۔ دیکھیئے جناب اس میں تصادم کا خدشہ ہے ۔ فرض کیجئے حکومت کا جو موجودہ ڈھانچہ ہے اس کے مطابق مغربی پاکستان یا پاکستان میں الیکشن ہوتے ہیں تو کسی ایسے ادارے کے لیے جس کے سربراہ کوئی سیاسی شخص ہیں مشکل پیدا ہو جائے گی یا اگر آپ ایسی ترمیم لے آئیں تو میں اپنی ساری ترامیم واپس لینے کو تیار ہوں کہ ان تمام اداروں میں کوئی سیاسی شخص ممبر نہیں ہو سکے گا اور یہ ترمیم ہمیں قابل قبول ہوگی ۔ اس ہاؤس کے معزز اراکین میں سے بہت سے حضرات ایسے اداروں کے ممبر ہیں کچھ اپوزیشن کے ہیں کچھ حکومتی پارٹی کے ہیں ان کی آزادی کو سلب کرنا اس سے زیادہ زیادتی آج تک نہیں ہوئی ۔

Mr. Speaker : The Member is surely irrelevant.

Malik Muhammad Akhtar : I am irrelevant, I concede, Sir.

آپ اس ملک میں رہنے والے شہریوں کی آزادی کی راہ میں یہ رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔

Minister of Education and Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : The orders passed under this law are not going to be of a judicial nature. It would not, therefore, be appropriate to bring High Court into it. As far as the objections are concerned, I give an assurance that there would be no interference of any kind and no politics would be introduced in the smooth working of various organizations who are doing really good work and they will get all opportunities for working smoothly but they will not be allowed to do certain things and exploit good-hearted people by collecting funds and not keeping proper accounts.

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> That in clause 6 of the Bill, in the proposed section 11 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, for the word "Government" occurring in line 1, the words "High Court" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House.

The question is—

> That clause 6 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 7

Mr. Speaker : The question is—

The clause 7 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 8

Mr. Speaker : Clause 8. There is an amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

That in clause 8 of the Bill, for the proposed sub-section (1) of section 18 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, the following be substituted, namely :—

(1) Subject to the provisions of West Pakistan General Clauses Act the Government may, be notification in the Official Gazette, make rules to carry out the purposes of this Act.".

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 8 of the Bill, for the proposed sub-section (1) of section 18 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953 the following be substituted, namely :—

(1) Subject to the provisions of West Pakistan General Clauses Act the Government may, by notification in the Official Gazette, make rules to carry out the purposes of this Act.".

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the cat is out of the bag. (*laughter*)

دفعہ ۸ میں کہہ رہے ہیں -

"Government may, by notification in the Official Gazette, make rules to carry out the purpose of this Act."

یعنی وہی سیاسی خدشہ تھا وہ پھر میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔

جناب والا ۔ بار بار میں اس ہاؤس میں کہہ چکا ہوں کہ جو بھی آپ رولز بنائیں اس میں دو چیزوں کو مد نظر رکھیں۔ ہم جو لیجسلیشن یا قانون سازی یہاں کرتے ہیں اس میں یہاں عوامی نمائندے اکٹھے ہو کر اپنی رائے دیتے ہیں۔ آپ ہنگامی قانون لاتے تھے لیکن اب جناب صدر مملکت نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ ان میں یہ ہاؤس ترمیم کر سکتا ہے۔ میں آپ کے سیکرٹریوں پر الزام دھرتا ہوں ان پر الزام لگاتا ہوں اور یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ جو رولز بناتے ہیں وہ اس ہاؤس کی پاورز کو بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ اس سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق کار ہے کہ جو رولز بنائے جائیں وہ pre-publication کے بعد بنائے جائیں ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نظریے کے مطابق کسی بل کی افادیت یا اس کی اہمیت یا اس کے اچھے یا برے اثرات کو assess کرنا مطلوب ہوتا ہے کہ یہ کن لوگوں پر نافذ ہے ۔ میرے اندازہ کے مطابق یہ مغربی پاکستان کی بہت بڑی آبادی کے متعلق قانون ہے ۔ آپ اسے ایک نیک جذبہ کے تحت لائے ہیں میں اس کی قدر کرتا ہوں لیکن اس میں اگر آپ ان خدشات کو دور فرما دیں جو ہمیں لاحق ہیں تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے ۔ میں کسی بھی Rule Making Clause پر اتفاق کرنے کے لئے تیار نہیں جب تک ان رولز کی pre-publication کے بعد ان کے بارے میں عوام کے اعتراضات نہ حاصل کر لئے جائیں ۔ بعض اوقات جب آپ By-laws ، رولز اور ریگولیشن کی تشہیر کرتے ہیں بعض ایکٹ کے

تحت ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا اور بعض دفعہ اس پر اچھی تجاویز بھی آتی ہیں ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ آپ اس صوبہ کے پانچ کروڑ عوام کو اپنے اعتماد میں کیوں لینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ کیا آپ ان کے منتخب شدہ نمائندے نہیں ہیں اگر آپ ان کے منتخب شدہ نمائندے ہیں یا انہوں نے آپ کو منتخب کیا ہے تو پھر ان کو اعتماد میں لینے پر آپ کو کیا اعتراض ہے ۔ اس لئے میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں ۔ یہ Rule Making Clause جس کو حکومت جس طرح قانون میں لینا چاہتی ہے یہ جمہوریت اور اس ملک کی بقا اور آزادی کے لئے ٹھیک نہیں ۔ سیکرٹریز کی طرف سے اختیارات کے ناجائز استعمال سے نجات حاصل کرنے کے لئے جو بسا اوقات لیجسلیٹو پاورز کو استعمال کر لیتے ہیں میں اصرار کرتا ہوں کہ اس کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے ۔

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is :

That in clause 8 of the Bill, for the proposed sub-section (1) of section 18 of the Charitable Funds (Regulation of Collections) Act, 1953, the following be substituted, namely :—

"(1) Subject to the provisions of West Pakistan General Clauses Act the Government may, by notification in the Official Gazette, make rules to carry out the purposes of this Act.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House.

The question is—

That clause 8 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

PREAMBLE

Mr. Speaker : The question is—

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

SHORT TITLE

Mr. Speaker : The question is—

That Short Title be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Minister for Education and Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, I beg to move :

That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967 be passed.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, be passed.

ملک محمد اختر۔ (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر مجھے اس جذبہ سے یقیناً اتفاق ہے جس جذبہ کے تحت اس کراچی کے قانون کو تمام مغربی پاکستان میں بلا کوئی ایسی بڑی ترمیم کئے نافذ کر دیا گیا لیکن مجھے اس کے بعض اصولوں سے مکمل طور پر اختلاف ہے ۔ اگرچہ میں حکومت کے functions کے متعلق اس وقت کچھ کہہ تو گیا تھا لیکن تفصیل میں

جا کر بات کرنا واجب نہ سمجھا تھا ۔ اب میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری حکومت کا محکمہ پہلے ہی over burdened ہے اور اب بہ مزید ذمہ داری ان کو سونپ دی گئی ہے کہ وہ رفاہی اداروں کی نگرانی اور کنٹرول کرے مجھے اس اصول سے اختلاف ہے کہ لوگوں کے اٹھنے بیٹھنے اور سونے پر بھی پابندی لگاتے ہیں ۔ اس کے لئے حکومت regulations بنائے ۔ اس کے لئے حکومت پابندیاں لگائے ۔ اس کے لئے حکومت احکامات جاری کرے ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہم یہ اثر لیں گے کہ ہمیں ہر معاملے میں حکومت کی direction کو seek کرنا ہوگا ۔ اس صوبہ سے پہلے ہی آزادی سلب ہو چکی ہے ۔ پریس پر پابندی ۔ ہر ادارے پر پابندی اور لے دے کر ان رفاہی اداروں پر بھی پابندی جو اپنا بوجھ خود اٹھا کر چل رہے ہیں ۔ یہ صحیح ہے کہ بعض بدقماش لوگوں نے اس پیشہ کو اختیار کر لیا ہے اور وہ اس کو misuse کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے ان سے ایک اور شدید اختلاف ہے شاید یہ اس کو کسی وقت درست کر لیں ۔ انہوں نے بہت بڑی omission کی ہے اور مجھ سے بھی omission ہو گئی ہے کہ میں نے اس پر ترمیم نہیں دی ۔ وہ omission یہ ہے کہ جو یہ پینلٹی لگا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ

"12. Penalty for contraventions.—Any person who acts in contravention of any of the provisions of this Act or the rules made thereunder or of any order made, direction given or condition imposed under this Act shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to six months or with fine or with both."

Mr. Speaker : They have amended this provision.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ بل تو سارے مغربی پاکستان پر نافذ ہوگا ۔

Mr. Speaker : The Member would not be relevant. I have already held the amendment of Khawaja Muhammad Safdar out of order.

ملک محمد اختر .Alright Sir ۔ جناب والا ۔ یہ بل جو ترمیم کیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد بعض ایسے قوانین جہاں نافذالعمل نہیں رہیں گے جو سختی سے ہمارے صوبے کے بعض حصوں میں رائج تھے ۔ اس سے برائیوں کا قلع قمع ضرور ہو رہا ہے ۔ اس کے بعد انہوں نے استثنا بھی دے رکھی ہے کہ جس ادارے کو چاہیں اس کو ساری کی ساری پروویژن سے مستثنیٰ کر دیں ۔ مجھے اس استثنا دینے والے اصول سے اتفاق نہیں ہے ۔

جناب سپیکر۔ مجھے یہ بھی گذارش کرنا ہے کہ آپ رفاہی اداروں کو ان کے حال پر چھوڑیں یا کم از کم رجسٹرڈ اداروں کو آپ نہ چھیڑیں البتہ جو الگ الگ ہوں گے ان کو rehabilitate کر دیا جائے ۔ وزیر تعلیم صاحب نے کہا ہے کہ اگر کوئی الگ ادارہ کسی طالب علم کو امداد دینا چاہے تو وہ debar ہو جائے گا ۔ میں کہتا ہوں وہ debar نہیں ہوگا ۔ آپ بیت المال کا قیام کریں ۔ آپ کہتے ہیں کہ میری ترمیم سے زکواۃ دینے میں رکاوٹ ہوگی ۔ میں کہتا ہوں کہ حکومت کی اس سے زیادہ اور کیا بے مروتی غریب طبقہ کے ساتھ ہو سکتی ہے انہوں نے تاحال بیت‌المال کو نافذالعمل نہیں کیا ہے ۔ میری ان سے یہ گذارش ہے کہ یہ independent bodies بنائیں جو لڑکوں کو سکالرشپ دیں ۔ چہ جائیکہ یہ ایسے حالات

پیدا کر رہے ہیں کہ جو اس وقت بھی سماجی ادارے بالخصوص تعلیمی ادارے جو کہ خود کفیل ہیں ان کو یہ اپنی تحویل میں لے لیں اور اپنے کارہائے نمایاں میں اور اضافہ کریں ۔

جناب والا ۔ دراصل اس ملک میں ایسے حالات ہو چکے ہیں کہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے اور لوگوں کو جو شہری آزادی حاصل تھی وہ بھی ہمیں میسر نہیں ہے ۔ نہ تو عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے ہیں اور نہ اپنی تکالیف کو رفع کرنے کے لئے ماسوائے آرٹیکل نمبر ۹۸ کے تحت ہائی کورٹ میں جا سکتے ہیں ۔ انہوں نے دیوانی عدالتوں کو debar کر دیا ہے ۔ انہوں نے شہری آزادی کا خون کر دیا ہے ۔ انہوں نے لوگوں کے عام حقوق پر چھاپا مارا ہے اور یہ لوگ اس حد تک جانا چاہتے ہیں کہ یہ عوام کے روزمرہ کے کاموں میں بھی اپنا دخل رکھنا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے بنیادی جمہورت جس کو کہ controlled democracy کہتے ہیں . . . . اب یہ لوگوں کے روزمرہ کے کاموں کو بھی اپنے کنٹرول میں لینا چاہتے ہیں ۔ ہماری حکومت ایک controlled سوسائیٹی چاہتی ہے جو ان کے اشاروں پر اٹھے بیٹھے اور ایک غلام کی طرح ، جس طرح کے سابق صدیوں میں غلام ہوتے تھے ، ان سے اپنی ہدایات حاصل کرے ۔

وزیر تعلیم و اوقاف (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں بعض افراد اور نجی ادارے خیراتی رقوم کے نام پر عوام سے چندہ اکٹھا کرتے ہیں اور نہ تو وہ اس کا باقاعدہ حساب رکھتے ہیں اور نہ ہی ان کی جانچ پڑتال کا کوئی اہتمام کیا جاتا ہے ۔

بلکہ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ ان ہی رقوم کو خرد برد کیا جاتا ہے اور ان کا غلط استعمال کیا جاتا ہے ۔ تو اس بددیانتی کو روکنے کے لئے یہ انتہائی ضروری تھا کہ اس قسم کا ایک قانون بنایا جائے جو کہ ان سب چیزوں کا انسداد کرے اور ایسے افراد اور نجی اداروں کا محاسبہ کرے جو کہ عوام کے خون پسینے کی کمائی کو غلط طور پر استعمال کرتے ہیں ۔ انہیں اس سے روکا جائے بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ سادہ لوح عوام کو پیشہ ور چندہ خوروں کے چنگل سے بچایا جائے اور جو لوگ اس قسم کا مذموم کاروبار کرتے ہیں ، انہیں قرار واقعی سزا دی جا ۔

جناب والا ۔ ۱۹۵۳ء میں اس کے پیش نظر کراچی میں ایک قانون نافذ کیا گیا تھا جس کی رو سے خیراتی مقاصد کے لئے چندوں کی فراہمی کو باضابطہ بنانے کا اہتمام کیا گیا تھا اب چونکہ ایسے ادارے مغربی پاکستان کے دیگر حصص میں بھی پائے جاتے ہیں لہذا حکومت یہ ضروری خیال کرتی ہے کہ ایک ترمیم کے ذریعے اس قانون کا اطلاق سارے مغربی پاکستان میں کر دیا جائے ۔ مزید برآں حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ مغربی پاکستان کے بعض حصوں میں جتنے بھی قوانین ہیں ان میں یکسانیت پیدا کی جائے لہذا یہ بل پیش کیا گیا ہے ۔ بعض اصحاب نے چند خدشات کا اظہار فرمایا ہے ۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکا ہے میں نے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے ۔ البتہ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے ایک نقطہ یہ اٹھایا تھا کہ کبھی کبھی ہنگامی حالات کے دوران جس طرح کہ گذشتہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں لوگوں نے چندے اور تحائف جمع کئے تھے ، تو اگر اس وقت یہ قانون نافذ ہوتا ، تو ان کی راہ میں چند مشکلات حائل ہوتیں ۔ میں ان کی خدمت میں بصد احترام یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ملک میں ہنگامی حالات ہوتے ہیں تو ان

کے لئے اسی طرح مستعدی سے کام کرنا پڑتا ہے ۔ لہذا اگر خدانخواستہ ایسے کوئی حالات رونما ہوئے تو حکومت کی طرف سے اور افسران مجاز کی طرف سے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جائے گی ۔ علاوہ ازیں اس قانون کا اطلاق ان رقوم پر نہیں ہوگا جو کہ محکمہ اوقاف کی زیر تحویل مساجد ، تکیے ، درگاہوں اور خانقاہوں سے حاصل کی جاتی ہیں کیونکہ ان کے لئے باقاعدہ طور پر جانچ پڑتال کا اہتمام موجود ہے اور ان رقوم کا مصرف اس آرڈیننس کے تحت ہی ہوتا ہے ۔ لہذا اس ترمیم کے ذریعے قانون اوقاف اگر سارے صوبے پر لاگو ہو جائے تو میں امید کرتا ہوں کہ جو برائیاں ہمیں اس وقت چندے کی فراہمی میں نظر آ رہی ہیں ان کا انشاء اللہ تعالے قلع قمع کیا جائے گا اور بہت حد تک ہم معاشرے کو صحیح دکھا سکیں گے اور موجودہ وقت میں جس قدر بھی برائیاں ہیں وہ ختم ہو جائیں گی ۔ لہذا میں اس معزز ایوان کے معزز اراکین سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بل کو منظور کر لیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That the Charitable Funds (Regulation of Collections) (West Pakistan Amendment and Extension) Bill, 1967, be passed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : There is no other business on the agenda. The House is adjourned to meet again on Monday at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 12.25 p.m.) till 8.00 a.m. on Monday, the 12th June, 1967.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 12th June, 1967.

دو شنبہ - ۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

(پ ۶ - س ۵ - ع ۱۲ - آیات ۵۱ تا ۵۳)

اے مسلمانو! یہودیوں اور نصاریٰ کو کبھی دوست نہ بنانا۔ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے اُن کے ساتھ دوستی کریگا۔ تو وہ بھی اُن ہی میں شمار ہوگا۔ بلاشبہ اللہ ظالم قوم کو کبھی ہدایت نہیں دیگا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے تم اُن کو دیکھو گے کہ وہ لوگ دوڑ دوڑ کر اُن کے ساتھ ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے۔ پس قریب ہے کہ اللہ فتح دے یا اپنی طرف سے کوئی امر نازل فرمائے پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے نادم و شرمندہ ہو کر رہ جائینگے۔ اسوقت مسلمان تعجب سے کہیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اُن کے سارے اعمال اکارت گئے اور وہ سخت نقصان میں پڑ گئے۔ وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : The Question Hour.

Parliamentary Secretary (Railways) (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Sir, before I start replying to the questions I want to bring it to your kind notice that inspite of very short notice of time between the previous and this question hour of the Railway Department, the department has worked very hard and supplied answers to almost all the questions which have been printed in the list. About 75% of the questions, printed in the list for today, have been answered.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ مدح خود میں فرما رہے ہیں کسی اور کو بھی کہنے دیجئے ۔

Parliamentary Secretary (Railways) : Moreover, as desired by the Members of the House during the last question hour relating to the Railway Department, I place on the Table of the House the detailed answer to Question No 6001 by Mian Muhammad Shafi regarding the factual report of the crossing bridge at Lahore. As desired by the Leader of the Opposition and various other Members of the House, the Compensation Rules of the Railway Department are also placed on the Table of the House.

Mr. Speaker : Mr. Hamza.

PAY SCALES OF OFFICE CLERKS OF RAILWAY DEPARTMENT

***2936. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the P.W.R. Union made a proposal to the West Pakistan Railway Board for prescribing the following scales of pay for Office Clerks of the Railway Department and the said proposal has been under consideration of the said Board for the last one year—

(i) Lower Division Clerks (Rs. 115—175)

(ii) Upper Division Clerks (Rs. 175—350)

(iii) Head Clerks (Rs. 225—525)

(iv) Office Superintendents (Rs. 320—650)

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Railway Administration has accepted the proposal mentioned in (a) above; if so, the time by which it will be implemented?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a The scales proposed by the P.W.R. Union for the Lower Division Clerks and Office Superintendents were same as given in the question but the scale proposed for Upper Division Clerks was Rs. 125—350 and not Rs. 175—350 and that for Head Clerks was Rs. 225—525 + Rs. 35 special pay. The consideration of the proposal was pending due to financial stringency following the 1965 War with India.

(b) The matter has since been examined and proposals based on the extent to which upward revision of the existing scales can be justified are being finalized for submission to the competent authority.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ ریلوے مجھے یہ بتائیں گے کہ میرے سوال کے حصہ (بی) میں آپ نے فرمایا ہے کہ تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے اور competent authority یا بااختیار محکمہ کے سامنے تجاویز پیش کر دی ہیں کیا میں آپ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ کتنے عرصہ سے آپ نے با اختیار محکمہ کو یہ تجاویز بھیجی ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Sir, as Mr. Hamza will go through the answer, I have stated that they are being finalised for submission to the competent authority. Anyhow the latest position, I may state for the information of the Member, is that the Railway Administration have now revised the scales of pay applicable to the clerical staff and the proposal

made by the Administration in this behalf in July last, is, as I have explained, at present under the scrutiny of the Financial Adviser and Chief Accounts Officer and it is goinz to be finalised very shortly and submitted to the Finance Department of the Provincial Government by the middle of June 1967.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یہ علم ہے کہ ریلوے ملازمین کا یہ مطالبہ طویل عرصہ سے چلا آ رہا ہے ۔ کیا ان کے محکمہ نے اسے مناسب اہمیت دی ہے ؟

Parliamentary Secretary : I have already stated that this demand of the P.W.R. Union, which is not a recongtised Union, was made in 1965. Nothing could be done at that time as during the war there was financial stringency. Now the matter has been taken up seriously and the proposal is going to be submitted to the Finance Department by the middle of June this year.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ پی ڈبلیو آر یونین غیر منظور شدہ یونین ہے ۔ اب جب کہ اس یونین کے لیڈران کرام کو انہوں نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت نظر بند کر لیا ہے کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا اب انہوں نے اس یونین کو منظور کر لیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ سپلیمنٹری اس سوال سے متعلق نہیں ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے حمزہ صاحب کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ یہ معاملہ کافی عرصہ سے زیر غور ہے کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ کب سے یہ معاملہ ان کے زیر غور ہے کیا وہ صحیح عرصہ بتائیں گے ؟

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I think Sir, the picture is not clear. We will give the information to the House on the next occasion.

Parliamentary Secretary : Sir, I have already told the House that the demand was made some time in 1965, but during the war, as I have stated, owing to financial difficulties, it could not be done. Now it is being done; it is being finalised for submission to the Finance Department by the middle of June this year.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا۔ جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس معاملہ پر غور کیا گیا ہے اور وہ ۵ ، جون تک اسے گورنمنٹ کے محکمہ فنانس کو بھیجیں گے ۔ اگر انہوں نے ان کے مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے اور اس کی ضرورت محسوس کی ہے تو اس میں اتنی تاخیر کی کیا وجہ ہے ۔ وہ اس سے پہلے محکمہ فنانس کو جانا چاہیئے تھا تاکہ اس بجٹ میں اس کی منظوری آ جاتی ۔ اب تک یہ معاملہ cold storage میں کیوں رہا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ واقعات یہ نہیں ہیں ۔ محکمہ ریلوے از خود ایسی تجاویز پر غور کرتا رہتا ہے ۔ جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے چونکہ جنگ کی وجہ سے ہماری مالیات پر بہت اثر پڑا تھا اس وجہ سے اسے اب تک محکمہ فنانس کو نہیں بھیجا گیا تھا ۔ اب اسے finalise کرکے محکمہ فنانس کی منظوری کے بعد جلد از جلد نافذ کرنے کی کوشش کی جائیگی ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وہ فرمائیں گے کہ اب جب یہ محکمہ فنانس کے پاس جائے گا تو کیا وہ فیصلہ اس سال نافذ ہو سکے گا جبکہ اس سال کے بجٹ میں اس کے لیے گنجائش نہیں رکھی گئی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ محکمہ فنانس نے اسے منظور کر لیا تو اسی مالی سال کے دوران ان کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا جائے گا ۔

WRITING OFF OF UNDERCHARGES FOR 889 CONSIGNMENTS BOOKED BY WAPDA

*2950. Mr. Hamza : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a sum of nearly rupees 82 lacs due from the WAPDA in connection with undercharges for 889 consignments booked *ex*-SUK during December, 1958 to July, 1961 could not be recovered from the said authority due to belated action of the Railway Department ;

(b) whether it is a fact that the said amount was written off by the Railway Board during December, 1964 but the write-off statement for the same was not prepared upto April, 1966;

(c) whether it is also a fact that the said amount has neither been brought to station outstandings nor entered in the Divisional Balance Sheet?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. The correct position is that an amount of Rs. 81,40,383, was billed against WAPDA as undercharges on account of transport of goods. This was done due to a misunderstanding which was later removed and as a result, the amount was withdrawn.

(b) Decision to withdraw the undercharges was taken in December, 1964 whereafter write-off was processed which was time-consuming. The write-off was finalised in April, 1966.

(c) The said amount of undercharges was not shown in the station outstandings but was entered in the Accounts Office Balance Sheet. The procedure followed was in no way irregular.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ محسوس ہوا ہے کہ ریلوے نے محض سارے اکیلنی لاکھ کی غلطی کی ہے ؟ کیا یہ غلطی ریلوے کے محکمہ کی طرف سے کی گئی تھی یا واپڈا کی طرف سے کوئی دباؤ پڑ گیا کہ یہ رقومات وصول نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں جناب حمزہ صاحب کے اس استدلال سے متفق نہیں ہوں ۔ اس کے واقعات یوں ہیں۔ یہ تمام consignments گڈو بیراج کی تعمیر کے متعلق تھے ۔ ۱۸۵۸ء سے پہلے یہ تعمیر پی ڈبلیو ڈی کے پاس تھی ۔ اس کے بعد واپڈا کے سپرد کی گئی ۔ پی ڈبلیو ڈی کو گورنمنٹ کی طرف سے consignments کے سلسلہ میں کچھ مراعات حاصل ہیں جو واپڈا کو حاصل نہیں تھیں ۔ جب اس بیراج کی تعمیر واپڈا کو ٹرانسفر کی گئی تو واپڈا سے اس سامان کا کرایہ عام نرخوں پر چارج کیا گیا ۔ اس کے بعد واپڈا نے ۶۳-۱۲-۲۰ کو استدعا کی کہ چونکہ وہ یہ کام پی ڈبلیو ڈی کی بجائے کر رہے ہیں اس لیے انہیں ان تمام مراعات کا حق حاصل ہے جو پی ڈبلیو ڈی کو حاصل تھیں ۔ چھان بین کے بعد دسمبر ۶۳ میں اس پر یہ فیصلہ ہوا کہ واپڈا کو گدو بیراج کی تعمیر کے سلسلہ میں وہ تمام مراعات حاصل ہونی چاہئیں جو پی ڈبلیو ڈی کو حاصل تھیں ۔ اپریل ۶۶ سے اب اس تمام کیس کا آخری فیصلہ کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ ان کے محکمہ کے ملازمین کی طرف سے جب مراعات کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو محکمہ بہت کنجوسی سے کام لیتا ہے واپڈا کے لیے اتنی فراخدلی اور فیاضی کا کیا سبب ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ فراخدلی کا کوئی سوال نہیں واپڈا سے نارمل ریٹ لیے جاتے ہیں پراونشل پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کو یہ مراعات حاصل ہیں ۔ چونکہ گدو بیراج پہلے پی۔ڈبلیو۔ڈی کا منصوبہ تھا اور بعد میں واپڈا کے پاس گیا اس لیے واپڈا کو بھی اس عرصہ میں یہ رعایات دینی پڑیں ۔

چودھری محمد نواز۔ کیا واپڈا نے اس منصوبہ کو پائیہ تکمیل تک نہیں پہنچایا تھا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ منصوبہ ابھی تک پائیہ تکمیل کو نہیں پہنچا ۵۸-۱۱-۱ سے یہ کام واپڈا کو منتقل کر دیا گیا تھا ۔

چودھری محمد نواز ۔ جب یہ کام واپڈا کو منتقل کیا گیا ہو گا تو اس کی liabilities بھی واپڈا کو منتقل کر دی گئی ہوں گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں پیشتر ازیں اس کی کافی وضاحت کر چکا ہوں ۔

STAFF POSTED IN OUTSTANDING SECTION OF P.W.R. HEADQUARTERS OFFICE.

*2951. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the A class outstandings and other station outstandings as stood on 31st March 1966 was nearly Rs. 75 lac ;

(b) whether it is also a fact that the work of clearance of A class outstandings and recovery of undercharges, wharfage, demurrage from

and other Departments which is a source of additional earnings is of technical nature and of higher responsibilities ;

(c) whether it is also a fact that lower grade clerks have been entrusted with the said work in the outstanding section of the Headquarters office, on account of which of the efficiency of the section of the Headquarters office, has gone down ;

(d) if the answer to (a) to (c) above be in the affirmative the steps Railway Administration intends to take in the matter and if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Total station outstandings on 31st March 1966 stood at Rs. 72,06,000.

(b) No. Work done at the clerical level in outstanding section of Commercial Branch, Headquarters Office is neither more technical nor involves higher responsibility than that of other sections of the Commercial Branch.

(c) No. Clerical work in the outstanding section is done by clerks of appropriate grades and experience and the question of the efficiency of the section having deteriorated does not arise.

(d) In view of answers to (b) and (c) above, this question does not arise.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ ۷۲ لاکھ ۶ ہزار روپے کی رقومات سٹیشن بقایا جات کی صورت میں موجود ہیں ۔ کیا آپ کا محکمہ اس کار گذاری سے مطمئن ہے؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ تو قدرتی بات ہے ۔ بہت سی consignments جن کا اندراج رجسٹروں میں ہوتا ہے وہ ابھی in transit ہوتی ہیں ۔ جو goods deliver ہو جائیں ان کی رقم وصول کی جاتی ہے ۔

Out of seventy two lakhs and six thousand, five lakhs and ninety seven thousand were 'A' class and fifty-five lakhs and sixty-nine thousand were 'B' class outstandings and 'B' class outstanding which were goods booked to pay and were in transit were ultimately recovered. This is a natural process. They do exist during the course of the month and later on they are recovered.

چودھری محمد نواز ۔ اب یہ رقم ساری کی ساری وصول ہو چکی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی ہاں ۔

AUCTIONING OF CATERING/VENDING CONTRACTS IN MULTAN DIVISION

***3074. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the date on which the catering and vending contracts in Multan Division were auctioned this year alongwith the names of prospective bidders who had paid tender fee and earnest money for the same ;

(b) whether it is a fact that some of the prospective bidders were not allowed to take part in the said auction by the Divisional Commercial Officer ; if so, names of such bidders and reasons therefor ;

(c) whether it is a fact that tenders of Mr. A. Saeed who submitted tenders for 11 Railway Stations in the said Division and had been allocated the number for bidding, had been rejected beforehand but the said person was not informed about it ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that the bidder mentioned in (c) above was asked to produce domicile cerificate ;

(e) whether it is a fact that as the said A. Saeed was a loading and unloading contractor in Zone 'B' Multan Division it was not necessary for him to submit domicile certificate;

(f) if answer to (d) and (e) above be in the affirmative, reasons for asking him to produce domicile certificate?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) The auctions of Western and Pakistani-*cum*-Western Style Refreshment Rooms of Multan Division were held on 29th January, 1966 and 9th March 1966 respectively at Lahore and those of Tea Rooms, Pakistani Style Refreshment Rooms and vending contracts were held at Multan Cantt: from 1st to 4th June 1966 and on 7th July 1966, 8th July 1966, 24th August, 1966 and 25th August 1966. The names of the prospective bidders who paid tender fees and deposited earnest moneys are contained in the list at Appendix 'A'.*

(*b*) Yes. List showing names of the said bidders who were not allowed to take part in the auctions, with reasons therefor, is enclosed as Appendix 'B'.*

(*c*) It is a fact that Mr. A. Saeed, who submitted applications for 11 stations was not allowed to participate in the auction because the requisite domicile certificate was not furnished. At the time of submission of the applications he had been informed that he would not be allowed to participate in the auction unless, in the meantime. he produced the domicile certificate. He failed to do so.

(*d*) Yes.

(*e*) No. It was necessary for him to submit the domicile certificate even though he was a loading/unloading contractor in Zone 'B' of Multan Division.

(*f*) He was asked to produce the domicile certificate in accordance with prescribed conditions of auction.

**Please see Appendix* I *at the end.*

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ مسٹر اے ۔ سعید نے بعد میں آپ کے محکمہ کی ہدایت کے مطابق domicile certificate پیش کر دیا تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب اس میں موجود ہے کہ اس نے domicile certificale مہیا نہیں کیا تھا ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب میں درج ہے کہ اسکو ٹینڈر دینے سے پہلے مطلع کر دیا گیا تھا کہ چونکہ مسٹر اے ۔ سعید نے سکونتی سرٹیفیکیٹ نہیں دیا تھا اس لیے نیلامی میں اسے حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جبکہ وہ مال اتارنے اور لادنے کا ٹھیکیدار تھا تو یہ معمولی سی بات تھی اور محکمہ جانتا تھا کہ وہ یہاں کا رہنے والا ہے اور اس کو ٹینڈر میں حصہ لینے کی اجازت دے کر بعد میں بھی سکونتی سرٹیفیکیٹ لیا جا سکتا تھا ۔ آپ نے اس کو ایسا کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ فاضل ممبر صاحب کو معلوم ہے کہ حکومت نے ان ٹھیکوں اور ان کی نیلامی پر حال ہی میں فیصلہ کیا ہے اور اس کے مطابق چند ایک قواعد و ضوابط ریلوے ایڈمنسٹریشن کی طرف سے مرتب کئے گئے ہیں اور اس میں چند لازمی شرائط ہیں جن کا پورا کیا جانا لازمی ہے ۔ کوئی آدمی خواہ وہ سابقہ ٹھیکیدار ہو یا نیا ٹھیکیدار ہو اس کے لیے ان تمام شرائط کا پورا کرنا لازمی ہے اور بالخصوص جو یہ ٹھیکہ ہے اس کے متعلق پالیسی یہ ہے کہ ایسا شخص جو پاکستان کا رہنے والا نہ ہو اسے ٹھیکہ نہ دیا جائے ۔ وہ شرائط جو ان ٹھیکوں کے لیے حکومت کی طرف سے درج کی گئی ہیں ان کا پورا کیا جانا لازمی ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ مسٹر اے ۔ سعید ملتان میں مال لادنے اور اتارنے کے ٹھیکیدار تھے ۔ جس وقت مال لادنے اور اتارنے کے لیے ان کو appoint کیا گیا اس وقت سکونتی سرٹیفیکیٹ طلب کر لیا گیا اور وہ سکونتی سرٹیفیکیٹ ریلوے کی فائل میں ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ مال لادنے اور اتارنے کی اس وقت یہ شرط نہ تھی کہ وہ سکونتی سرٹیفیکیٹ پیش کرے ۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ جہاں تک ان ٹھیکوں کا تعلق ہے اس کے متعلق پالیسی یہ تھی کہ کسی غیر پاکستانی کو ٹھیکہ نہ دیا جائے اس لیے اس شرط کا اضافہ کر دیا گیا ۔ جیسا کہ گوشوارہ "ب" میں ہے کہ مسٹر اے ۔ سعید اور دوسرے بہت سے لوگوں کو بھی مختلف شرائط پورا نہ کرنے کی بنا پر اجازت نہیں دی گئی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری مجھے بتائیں گے کہ مسٹر اے ۔ سعید جن کا نام بار بار وہ لے چکے ہیں وہ غیر پاکستانی ہیں یا پاکستانی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ وہ یقیناً پاکستانی ہوں گے لیکن جہاں تک کسی قانونی شرط کا پورا کیا جانا ہوتا ہے وہ لازماً پوری کرنی ہوتی ہے ۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ سکولز اور کالجز میں داخلے کے لیے بھی پاکستانی بچوں کے لیے سکونتی سرٹیفیکیٹ کا مہیا کیا جانا لازمی ہوتا ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ جس وقت ان سے ٹھیکے کا ٹینڈر طلب کیا تھا اس

وقت لازماً اس کو یہ شرط بتائی گئی تھی کہ سکونتی سرٹیفیکیٹ بھی ہونا چاہیئے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس ٹھیکے کے سلسلہ میں تمام قواعد و ضوابط جو حکومت کی طرف سے مقرر کیے گئے ہیں ان شرائط کی کاپی میرے پاس ہے ۔ اگر فاضل ممبر صاحب اس کو دیکھنا چاہتے ہیں تو میں ان کو دکھا سکتا ہوں اس میں تمام چیزیں ہیں ۔

(1) Financial stability certificate from a Ist Class Magistrate.

(2) Certificate testifying good moral character,

(3) No ban certificate for carrying on business for the Government.

(4) Certificate from the Registrar of firms.

In case of firms, together with attested copies of the partnership deeds where necessary,

(5) Certificate of Pakistani nationality.

These are the basic requisites of the contract and any person whosoever he may be, without any prejudice or any favouritism, who did not fulfill these conditions obviously could not be taken into consideration.

چودھری محمد نواز ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مال لادنے اور اتارنے کے جو ٹھیکیدار ہیں رولز کے مطابق ان کو سکونتی سرٹیفیکیٹ یا دوسرے تمام جو رولز ہیں ان کو پورا کرنے کے بعد ٹھیکہ دیا جاتا ہے ۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر کونسی وجہ تھی کہ جب پہلے کوائف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محکمہ کے پاس تھے تو اس کو اس ٹھیکہ سے محروم رکھا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ سب کوائف محکمہ کے پاس موجود تھے لیکن سکولتی سرٹیفیکیٹ جو بنیادی requisite تھی وہ موجود نہ تھا میں چودھری نواز صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ لمبی چوڑی فہرست جو حمزہ صاحب نے طلب کی ہے اور یہ ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں بہت سے لوگ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اگر ایسی بات ہوتی تو لازماً ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بھی ذکر آتا ۔ جناب والا ۔ تمام لوگ جو مغربی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں ان کو یہ تمام مراعات حاصل تھیں ۔ جن لوگوں نے متعلقہ شرائط پوری کر دیں ان کو اجازت دے دی گئی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ وہ کون سا قانون ہے جس کے تحت فسٹ کلاس مجسٹریٹ کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ مجسٹریٹ کسی شخص پر پابندی یا عدم پابندی کا سرٹیفیکیٹ جاری کرے ۔ فنانشل سرٹیفیکیٹ جاری کرے اور کریکٹر سرٹیفیکیٹ جاری کرے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جناب خواجہ صاحب کو مجھ سے بہتر معلوم ہے کہ ان سرٹیفیکیٹوں کی تصدیق فسٹ کلاس مجسٹریٹ کرتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس ملک میں کوئی ایسا قانون ہے جس کے ذریعہ اگر میں چاہوں یا زید یا بکر چاہے کسی فسٹ کلاس مجسٹریٹ کو مجبور کرے کہ وہ کسی کی فنانشل پوزیشن کو تصدیق کر دے یا ایسا سرٹیفیکیٹ دے کہ کسی شخص پر کوئی پابندی عاید ہے یا نہیں جب تک وہ مجسٹریٹ مجھے جانتا نہیں ہے وہ کیسے سرٹیفیکیٹ دے سکتا ہے ضابطہ فوجداری میں ایسی کوئی دفعہ نہیں ہے ۔

اگر کوئی سرٹیفیکیٹ مانگتا ہے تو یہ خلاف ضابطہ ہے ۔ یہاں ایسی شرط نہیں ہونی چاہیئے ۔ اس کی آپ وضاحت فرمائیں ۔

Minister of Law: This is an opinion of the Leader of the Opposition.

Khawaja Muhammad Safdar: This is not an opinion. We must know it.

Minister of Law: So far as the certificates are required, sometimes they are very necessary and powers are given to the District Magistrates that on the basis of affidavits sworn by an individual, he can issue a certificate. If this procedure is not continued, then no certificate can possibly be had, and then it will impede the progress of several cases. For instance, if the domicile certificate of a student, who seeks admission in some institution or some good behaviour certificate is to be obtained, this is always done on the basis of the affidavit in which he swears certain things, and certain other certificates from responsible persons of the locality are also attached. On the basis of that, the certificates are issued. If the Member wishes that to be considered, it will be considered.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر قانون صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ مجھے کوئی ایسا قانون بتا دیں کہ جس کے تحت ایک مجسٹریٹ درجہ اول ۔ درجہ دوئم ۔ یا درجہ سوئم اس قسم کے سرٹیفیکیٹ جاری کرنے کا مجاز ہو اور میں یا زید یا بکر مجسٹریٹ صاحب کو وہ قانون دکھا کر یہ کہہ سکیں کہ

You are bound to do it. Either issue it or reject it.

اس قسم کا کوئی قانون ہے ہی نہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ کچہریوں میں مارے مارے پھرتے ہیں اور سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کے لیے

رشوتیں دیتے ہیں ۔ یہ صرف ریلوے کے محکمے کا ہی طریقہ نہیں ہے بلکہ دوسرے محکموں میں بھی یہی دستور ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ اس لیے میں جناب وزیر قانون صاحب سے عرض کروں گا کہ اس قسم کے سرٹیفیکیٹ نہیں مانگنے چاہیئں اور اس طریقہ کو ختم کر دینا چاہیئے ۔ یا پھر یہ سرٹیفیکیٹ جن افسروں سے لینا مطلوب ہو ان کو یہ اختیار دیں کہ اگر ان کے پاس کوئی آدمی جا کر اس قسم کا سرٹیفیکیٹ لینا چاہے تو یہ ان کی صوابدید پر نہ ہو بلکہ ان کو یہ حکم ہو کہ وہ یہ سرٹیفیکیٹ جاری کریں ۔ ورنہ موجودہ صورت میں تو عوام کو بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اور جہاں تک سکونتی سرٹیفیکیٹ جاری کرنے کا تعلق ہے اس کے متعلق آپ کو علم ہے کہ Domicile Act کے تحت

Deputy Commissioner is bound to issue a Certificate or refuse to issue it in writing.

یعنی اس مقصد کے لیے علیحدہ قانون ہے ۔ لیکن جہاں تک ان دوسرے سرٹیفیکٹیوں کا تعلق ہے ایک مجسٹریٹ کو اس بات کا کیا علم ہو سکتا ہے کہ کسی کی مالی حالت کیسی ہے آیا اس کے پاس دو ہزار روپے ہیں یا بیس ہزار روپے ہیں ۔ تو جب تک وہ اسے ذاتی طور پر نہ جانتا ہو وہ کس طرح سرٹیفیکیٹ جاری کر سکتا ہے تو آپ کیوں لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ جھوٹے سرٹیفیکیٹ پیش کریں ۔

Minister of Law : If my friend likes, I will review the whole position.

LATE ARRIVAL AT GUJRANWALA OF 162-DOWN TRAIN RUNNING BETWEEN SIALKOT AND LAHORE

***3160. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(a) the timings of arrival at and departure from Gujranwala of 162-Down train running between Sialkot and Lahore ;

(b) whether it is a fact that a very large number of railway employees travel daily by this train ;

(c) whether it is a fact that the said train reached Lahore one hour and 20 minutes late on 28th May 1966; if so, the reasons therefor alongwith the action contemplated to be taken to ensure that the said train reaches Lahore in time daily?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) 162 Down train is scheduled to arrive at Gujranwala Town at 6·38 hours and leave at 6·40 hours.

(b) No. The railway employees working in Lahore offices do not normally travel by this train as it reaches Lahore at 8·15 hours, whereas the railway offices open at 7·00 hours in summer and 7·30 hours in winter.

(c) Yes. On 28th May, 1966, 162-Down train arrived at Lahore one hour and fifteen minutes late, because the alarm chain was pulled after the train started from Wazirabad and as a result thereof it had to wait at Rahwali for crossing R.C. 1 Up Subuk Raftar which was also running late as its alarm chain had been pulled between Gujranwala Town and Gujranwala. Consequently, 162-Down lost its regular path and reached Lahore late.

The Railway Police is taking steps to eliminate incidents of alarm chain pulling so that the running of 162-Down is improved.

مسٹر عبدالقیوم قریشی ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے سوال کے حصہ (ج) کا جو جواب دیا ہے کہ "ریلوے پولیس یہ کوشش کر رہی ہے کہ زنجیر کھینچنے کے واقعات کو کم کیا جائے تاکہ ۱۶۲ ڈاؤن مقررہ وقت پر پہنچ سکے"۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا

ہوں کہ ریلوے پولیس باقی گاڑیوں کے سلسلے میں بھی یہ کوشش کر رہی ہے یا صرف ۱۶۳ ڈاؤن گاڑی کے لیے ہی یہ کوشش کر رہی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک میں معزز رکن کا سوال سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ آیا ریلوے پولیس تمام مغربی پاکستان میں اس تکلیف کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے تو میں اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ مغربی پاکستان میں اس سلسلے میں کوشش کی جا رہی ہے ۔

RAIL LINK BETWEEN LAHORE AND AMRITSAR (BHARAT)

*5707. Mr. Abdul Qayum Qureshi: Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(*b*) whether it is a fact that there was a rail link between Lahore and Amritsar (Bharat) ;

(*b*) whether it is a fact that during the period from 23rd September, 1965 to 25th February, 1966, the Bharties removed all the materials on the said link from Jallo to Wagah Railway Stations ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the length of such rail track alongwith value of the material removed by the Bharties and the steps taken by the Government in this regard?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes.

(b) and (c) It is not in the public interest to disclose this information.

CONSTRUCTION OF AN OVERBRIDGE ON RAILWAY LEVEL CROSSING IN GUJRANWALA CITY

***6009. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Pakistan Western Railway has approved a scheme for the construction of an overbridge on the railway level crossing in Gujranwala City and has requested the Communications and Works Department to construct the approach roads to the G. T. and Gujranwala-Sialkot Roads ;

(b) whether it is a fact that the P.W.R. and the Municipal Committee, Gujranwala have agreed to undertake this joint venture and contribute their shares ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the action so far taken or intended to be taken by the Communications and Works Department for the construction of the said overbridge and the time by which the construction of the approach roads is likely to be started?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(a) No. The plans and estimates have yet to be prepared for approval. The Railway Administration on its part has, however, made provision in the current Plan Period to cover Railway's share of the cost.

(b) The Railway Administration has agreed to bear its share of the cost of construction of the said road/overbridge but the acceptance to meet the remaining cost has not so far been received from either Municipal Committee, Gujranwala or Road authorities.

(c) The question of taking action for the construction of the said road/overbridge does not arise at this stage in view of replies to (a) and (b) above.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب میں یہ درج ہے کہ ''موجودہ تعمیری عرصہ میں کل لاگت میں ریلوے کے حصہ کے لیے گنجائش رکھی ہوئی ہے'' ۔ تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے اس پل کی feasibility کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ ضرور ہونا چاہیئے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس پل کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر ہی محکمہ ریلوے نے اس کے متعلق اپنے بجٹ میں provision رکھی ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ پی اینڈ آر اور دوسری جو کمیٹی ہے ۔ انہوں نے اپنے حصے کا روپیہ نہیں دیا ۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ نے ایک ریزولیوشن ۳۱-۱۰-۶۶ کو پاس کرکے محکمہ ریلوے کو پہلے دیا تھا کہ وہ اپنے حصے کا روپیہ دیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس approach road کے متعلق حکومت کی جو پالیسی ہے اور جیسا کہ خواجہ محمد صفدر صاحب نے بھی اپنے ایک سوال میں یہ ظاہر کیا تھا ۔ تو اس کے متعلق میں حکومت کی پالیسی پڑھ دوں ۔

Sir, for the information of this House, I will read a brief statement. It is regarding preparation of plans and estimates.

> "The procedure followed is that the railway prepares plans and estimates for its portion of the work, for the portion of the bridges over the railway track the road authorities prepare plans and estimates for the approaches in coordination

with the railway. So it is clear that as far as the railway administration is concerned, the railway administration is to prepare a plan only regarding the bridge portion of the plan, which is to cover the railway track. As far as the approach roads are concerned, it is the responsibility of the Public Works Department to prepare a plan and estimate or expenditure or anything else. The same procedure has been adopted in the case of road/over bridges at Wazirabad and Multan, which has been undertaken recently. If the work is to be done as a deposit work by the railway, then the railway prepares the plan and estimates independently.

In regard to the Gujranwala road/overbridge, the decision taken at a meeting held by the Deputy Commissioner, Gujranwala said that the PWD would prepare plans and estimates for the approaches and may submit the same to the railway for preparation of plan and estimates for the railway portion of the bridge over the track. This decision has not yet been complied with by the PWD authorities. It was also decided at the meeting that the railway would bear the cost of the portion of the bridge over the track while the Municipal Committee, Gujranwala and the PWD would meet the cost of the approaches in the proportion of 50 : 50. The Municipal Committee, Gujranwala, and the PWD have not so far conveyed their formal acceptance to the bearing of their share of the cost. In the circumstances, no action can be taken by the railways."

میجر ملک محمد علی - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی بات سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ ریلوے اور میونسپل اتھارٹی اور محکمہ تعمیرات کے درمیان طے پاتا ہے - مغربی پاکستان میں کئی شہروں میں یہ صورت ہے اور سرگودھا میں بھی یہ صورت ہے کہ اس طرح کے معاملات کئی

سالوں میں بھی طے نہیں ہو پاتے تو کیا اس چیز کو مدنظر رکھ کر آپ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیے تیار ہیں کہ اس کے لیے کوئی ایسا طریق کار مرتب کریں کہ جس سے عوام کی تکالیف جلد رفع ہونے کی کوئی صورت نکل سکے اور کیا measure as an interim آپ gange کو two way traffic کے لیے بنا سکتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ جہاں تک محکمہ ریلوے کا تعلق ہے ۔ محکمہ ریلوے کی ذمہ داری صرف overhead bridge تعمیر کرنا ہے ۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایسی اکثر تکالیف کا مداوا لوکل کمیٹیوں کی طرف سے ہوتا ہے ۔ میجر صاحب کا سوال پچھلی دفعہ بھی سرگودھا کے متعلق آیا تھا ۔ تو اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ آئندہ سال وہاں کے لیے provision ہو گئی ہے ۔ جہاں تک محکمہ ریلوے کے حصے کا تعلق ہے وہ ہو رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جہاں تک ریلوے کی ذمہ داری کا تعلق ہے وہ تو میں نے عرض کر دیا ہے کہ صرف overhead bridge کے متعلق ہوتی ہے ۔ اگر کوئی بات تاخیر کا باعث ہوئی ہے تو وہ connecting roads کے سلسلہ میں ہے ۔ اس میں کئی problems پیش آتی ہیں ۔ اور approach roads کے لیے بھی بعض تکالیف ہیں اس لیے جب تک میونسپل کمیٹی اور پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی design approve نہیں کرتے ریلوے کا محکمہ کچھ نہیں کر سکتا ۔

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ریلوے کے محکمہ نے اپنے حصہ کے اخراجات کی ذمہ داری لی ہوئی ہے ساتھ ہی ان کی plan تیار کرنے کی ذمہ داری بھی ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے محکمہ نے یہ plan تیار کیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جب تک approach roads کا ڈیزائین ریلوے

کو نہیں ملتا وہ محکمہ کوئی مزید کارروائی نہیں کر سکتا ۔ ابھی تک ریلوے میں کوئی ڈیزائین نہیں آیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس قسم کے preparation of plans کے لیے کیا محکمہ جات کی آپس میں co-ordination نہیں ہوتی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ co-ordination لازمی ہوتی ہے ۔ اس سلسلہ میں دو میٹنگ ہو چکی ہیں لیکن connecting roads کے ڈیزائین کے سلسلہ میں ابھی تک میونسپل کمیٹی اور پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی نے فیصلہ نہیں کیا اس لیے ریلوے نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ پچھلے مالی سال میں ریلوے نے اس کے لیے بجٹ میں فنڈز مہیا کئے تھے ۔ آئندہ مالی سال میں بھی فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ریلوے کا حصہ بہت زیادہ نہیں ہوتا ۔ زیادہ تر اخراجات پی۔ڈبلیو۔ڈی اور میونسپل کمیٹی کو کرنے ہوتے ہیں آپ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ وزیر آباد کے پل پر ۳۵ لاکھ روپیہ خرچ آیا ۔ اس میں سے ریلوے کے حصہ میں صرف ۵ لاکھ روپیہ تھا ۔ ان حالات میں جب تک connecting roads کے متعلق ریلوے کو پلین نہیں ملتے محکمہ ریلوے کوئی further action نہیں لے سکتا ۔

خان اجون خان جدون ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے ریلوے کا محکمہ اخراجات کے لیے ہر وقت تیار تھا ۔ اگر تاخیر ہوئی ہے تو وہ میونسپل کمیٹی اور پی۔ڈبلیو۔ڈی کی طرف سے ہوئی ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میونسپل کمیٹی کی میٹنگ ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں دو دفعہ منعقد ہو چکی ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان کی طرف سے ریلوے

کو کوئی ریزولیوشن یا خط یا کوئی اطلاع ملی ہے اور یہ کہ پہلی اور آخری میٹنگ کس تاریخ کو ہوئی تھی -

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I might submit for the information of the Member that one meeting was held in January, 1965, and another meeting was held in July, 1966, in the office of the Deputy Commissioner, Gujranwala, where it was decided that the Executive Engineer, PWD and the Municipal Committee, Gujranwala, would prepare the plan for the approach road and would submit the same to the Railway Department for the purpose of working out a suitable design. This plan has not yet been received from the Executive Engineer, PWD and the Municipal Committee, Gujranwala. By 'not yet received', I mean up to the time when the answer was received. The Municipal Committee, Gujranwala, has also not conveyed the formal acceptance of the cost of the approach road. The position is that nothing has been done for finalising the plan.

خان اجون خان جدون - جناب والا - اس سلسلہ میں ممکن ہے جونیجو صاحب کچھ بتا سکیں اور میں جونیجو صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ اس مسئلہ پر غور فرمائیں اور ایوان کو مطلع کریں کہ اصل حالات کیا ہیں -

چودھری محمد نواز - جناب والا - حقیقت یہ ہے کہ یہ سوال میں نے وزیر مواصلات کو address کیا تھا ریلوے کو کس طرح چلایا گیا - وزیر مواصلات ابھی ابھی تشریف لائے ہیں ممکن ہے وہ کچھ بتا سکیں -

Minister of Law : Since the Minister of Communication has arrived just now I will put him in the picture. I will give all the facts and, if necessary, the question can be repeated on the next turn. I think, it would be unfair to him to reply certain things when he was not present.

چودھری محمد نواز ۔ کسی نے غلطی سے بھیج دیا ہے ۔ میں نے یہ سوال محکمہ مواصلات کو بھیجا تھا ریلوے کو نہیں بھیجا تھا ۔

Mr. Speaker : Did Sardar Sahib, receive this question from the Assembly Secretariat or from the Communications and Works Department?

Parliamentary Secretary (Railways) : We have, probably, received this question from the Assembly Secretariat.

مسٹر سپیکر ۔ میں نے فائل منگوائی ہے اس کے آنے پر معلوم ہو جائے گا کہ اصل میں کس محکمہ کو address کیا گیا تھا ۔

Parliamentary Secretary (Railways) : I am sorry, Sir, this question was transferred to the Railway Department from the Communications & Works Department.

مسٹر سپیکر ۔ نواز صاحب آپ نے محکمہ مواصلات کو ہی بھیجا تھا ۔

چودھری محمد نواز ۔ جی ہاں ۔

Mr. Speaker : I think it would be much better if the Minister of Communications & Works replies this question on the next turn.

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ جہاں تک سوال کے جواب کا تعلق ہے وہ تو دے دیا ہے ۔ اگر وہ اپنے ضمنی سوال repeat کریں تو ممکن ہے میں جواب دے سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سلسلہ میں میں اس کی پوزیشن واضح کر دیتا ہوں ۔ اصل میں یہ سوال آپ کے محکمہ سے ریلوے کے محکمہ کو چلا گیا تھا لیکن ابھی تک اس پل کے لیے میونسپل کمیٹی اور آپ کے محکمہ پی۔ڈبلیو۔ڈی

نے final estimate اور پلین بنا کر ریلوے کو نہیں بھیجے ۔ اس لیے محکمہ ریلوے اس پل کے متعلق نقشے تیار نہیں کر سکا اور اس سلسلہ میں کوئی further progress نہیں ہو سکی ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ میں نے تو یہ سوال محکمہ مواصلات کو بھیجا تھا ۔

وزیر مواصلات ۔ میں اس کا جواب اگلی دفعہ دے سکوں گا ۔

Mr. Sepaker : I think, his Department's turn of questions falls on the 17th.

Minister of Communications & Works : I don't know whether it is on the 16th or 17th.

Mr. Speaker : This question would be .....

Minister of Communications & Works : I am sorry to interrupt, Sir. I am planning to hold a meeting consisting of the Railway Officers, my officers and the Municipal Committee Officers. I think, it would be better if this question is taken up on the turn which falls after the next turn.

Mr. Speaker : We do not know whether there will be any turn falling after the next turn. I think, let it be on the 17th and then if the Minister feels it could be postponed to the next turn.

SHIFTING RAILWAY STATION RENALA KHURD FROM THE PRESENT SITE

***6585. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a railway crossing at Sher Garh and Staghara road, Renala Khurd, was closed about eight or nine years ago on the report of the police without consulting the Town Committee concerned ;

(b) whether it is a fact that on the demand of the Town Committee, the railway authorities agreed to reopen the said crossing and prepared a scheme to shift the Railway Station Renala Khurd from the present site for which necessary amount was provided in the Budget of 1966-67 ; if so—

(i) progress made so far on this scheme ; and

(ii) period during which this crossing is expected to be re-opened?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The level crossing at Renala Khurd station was closed in 1960 with the approval of the Deputy Commissioner, Montgomery (now Sahiwal) as it was considered dangerous from view point of public safety, and in lieu thereof another level crossing was provided at a site about 300 yards away.

(b) No. The correct position is that re-opening the old level-crossing forms a part of the approved scheme to resite and remodel Renala Khurd station yard for the purpose of increasing the operational capacity of the section. This scheme is included in the Annual Development Programme for the year 1966-67 and is programmed to be completed in 1968-69.

(i) The detailed plants of the works to be carried out under the scheme have been finalised and some preparatory arrangements have been made for implementation.

(ii) The old level crossing will be reopened after full implementation of the said scheme during 1968-69.

COMPLAINT RECORD AT SAMASATA RAILWAY STATION

*6617. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Flt-Lt. Rehmat of P.A.F., Sargodha and some other Military Officers, travelling by Chenab Express recorded a complaint at page No. 43185 of the Complaint Book on 24th November 1965 at Samasata Railway Station ; if so, a copy thereof be placed on the Table of the House ;

(b) action taken on the said complaint together with (i) date of action and (ii) nature of action ;

(c) in case, no action has so far been taken on the said complaint; reasons for delay and officers responsible therefor ;

(d) whether it is a fact that cleaning of the said train was not done at the starting stations if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes. Flt-Lt. Rehmat Ali and Lt. Aleem Sheikh who travelled by 11-Up (Chenab Express), on 23rd November, 1966 *ex*-Karachi City to Sargodha and Karachi Cantt. to Lyallpur respectively, recorded a complaint at page 43185 of the Complaint Book kept with the Guard, Incharge of that train from Samasata to Lyallpur. The complaint was recorded on 24th November, 1966 and not 24th November, 1965. A copy of the complaint is attached as Annexure 'A'.

(b) Serious view was taken and after complying the procedural formalities increment of the concerned Guard, Mr. Aziz Nawaz, has been withheld for six months under orders issued on 5th May, 1967.

(c) This question does not arise as action has been taken as mentioned in reply to part (b) above.

(d) No. The train was cleaned and washed at the starting station

but it is apparent that the 'toilet' of the compartment by which the complainants travelled did not receive due attention.

ANNEXURE 'A'

Complaint Book page 43185-86

Name of station Rohri (onwards) dated 24-11-1966

Train No. 11 Up Coach No. A/C 695

Complaint made at Samasata dated 24-11-1966

Nature of complaint : Bad behaviour of Guard Mr. Aziz Nawaz and filthy compartment.

On 23-11-1966 at 18/30 hours at Karachi, it was complained to the Attendant that the Air Conditioned First Class Compartment was filthy and the latrine was smelling offensive, In reply he answered that he was not responsible for the general cleanliness. We passed the whole night in the filthy compartment. In the morning at Liaqatpur Guard Mr. Aziz Nawaz was contacted and we asked for complaint Book. In reply he said "We don't give Complaint Book to every Tom Dick and Harry" and words to that effect and he then walked out. We warned him for his behaviour but he said "its all right I could not care less". In short he refused to give the Complaint Book and went away. At Samasata we contacted this new Guard to whom this Book belongs and wrote the complaint. Mr. Aziz Nawaz was very disgraceful in his behaviour towards us.

The compartment was cleanend at Samasata.

Sd/-Fl. Lt. Rehmat
Sd/-Lt. Aleem

میجر ملک محمد علی - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نہایت ہی معمولی سی شکایت تھی - کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں ہے کہ آپ کا ریلوے سٹاف لوگوں سے تعاون نہیں کرتا اور اسی وجہ سے انہوں نے شکایت کی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ درست نہیں ہے کہ مقامی سٹاف تعاون نہیں کرتا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریلوے کمرشل ادارہ ہے اور سٹاف کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مسافروں کا پورا پورا خیال کیا جائے اور جس حد تک تعاون ہو سکتا ہے وہ تعاون کرتا ہے اور جب اس قسم کی شکایات ہوتی ہیں اور ریلوے ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں لائی جاتی ہیں تو اس کے متعلق وہ ضرور کوشش کرتی ہے کہ ان کو رفع کیا جائے -

میجر ملک محمد علی - آپ کی procedural کارروائی میں کیا وجہ ہے کہ ۶ - مہینے لگتے ہیں یہ تو معمولی سی بات ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جیسا کہ میں نے اس سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ یہ افسران کراچی سے تشریف لے جا رہے تھے اور ان کی یہ شکایت سمہ سٹہ میں درج کی گئی کراچی سے سمہ سٹہ مختلف ریلوے ڈویژن ہے اور سمہ سٹہ سے لائل پور علیحدہ ریلوے ڈویژن ہے Complaint Book کوضابطہ کے بموجب دونوں ڈویژنوں میں مناسب کارروائی کے لئے جانا تھا لہذا اس کو وہاں بھیجا گیا اور اس پر کارروائی ہوئی تو اس تمام پروسیجر میں کچھ تاخیر ضرور ہوئی ہے - میرے فاضل دوست چونکہ خود ایک سرکاری ملازم ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کارروائی میں جو کہ ایک ضابطہ کی کارروائی ہوتی

ہے کچھ نہ کچھ دیر ہو جاتی ہے اور جو دیر ضابطہ کے مطابق ہوتی ہے اور اس دیر کو کرنا بھی لازمی ہوتا ہے لیکن یہ تاخیر زیادہ نہیں ہے اور اس کام کو ضابطہ کی کارروائی کے مطابق کیا گیا ہے ۔

میجر ملک محمد علی ۔ اگر میں جناب کو یقین دلاؤں کہ ریلوے کے ملازمین شکایت کرنے والوں سے اچھی طرح نہیں پیش آتے ہیں اگر وہ complainant سے اچھی طرح پیش آئیں تو شکایت لکھنے اور Complaint Book مانگنے کی ضرورت ھی نہ پیش آئے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس قسم کی کوئی شکایت ریلوے ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں لائی گئی تو اس شخص کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائےگی ۔

TICKETS ISSUED AGAINST RAILWAY PASSES IN EXCESS OF PRESCRIBED LIMIT

***6618. Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(a) the number of seats in 1st class compartments attached to the 21-Up Dachi Express on 12th April 1967 ;

(b) the total number of 1st class tickets issued on the said date from Lahore to Lyallpur along with numbers of such tickets as printed thereon ;

(c) whether it is a fact that on 12th April 1967, a Railway Doctor and his family was occupying the whole of the 1st class compartment of 21-Up Dachi Express from Lahore to Lyallpur and inspite of the complaints to the S.M., Lahore and Train Guard, the seats occupied by them were not made available to other ticket holders of 1st class and at least 3 of them including a Military Officer and the questioner had to travel in 2nd class compartment ; if so, action taken on the complaints ;

(d) the number of tickets issued on the said date from Lahore to Lyallpur for the said train to the said Railway Doctor against railway pass alongwith the numbers of such tickets as printed thereon;

(e) whether it is a fact that not more than 25 per cent of available seats in a particular class of a train can be issued to the Railway Officers against railway passes ;

(f) if answer to (c) and (e) above be in the affirmative, action taken against (i) the doctor concerned, (ii) S. M., Lahore and (iii) Booking Clerk concerned for issuing tickets in excess of the prescribed limit to the said Doctor against his pass?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Three.

(b) Only one first class ticket No. 008195 was issued on 12th April 1967 *Ex*-Lahore to Lyallpur.

(c) A railway doctor with his family was fully occupying the only 1st class coupe compartment available on the train. When the complaint was made by the said ticket holder, the railway doctor was approached by the Station Master and the Guard of the Train to provide a seat to the said ticket holder. The doctor willingly agreed to do so despite the fact that his family consisted of five members. The said ticket holder did not, however, accept the offer and preferred to travel in second class compartment. Accordingly, the necessary cerificate (CM

109) to the effect that journey was undertaken in the second class was issued. No other passenger or military officer, except the said ticket holder aproached the Guard or the Station Master for a seat in the 1st class.

The complaint did not warrant any action under the rules as the available 1st class accommodation on the train had been occupied prior to the arrival of the ticket holder for whom there was no reservation. Had the complainant asked for reservation of a seat in advance, inconvenience caused to him would have been avoided.

(*d*) The railway doctor was travelling on 1st Class privilege Pass No. 213141 which included five members of his family.

(*e*) No.

(*f*) In view of answers to (*c*) and (*e*) above, no action is warranted against the railway doctor, the Station Master or the Booking Clerk on duty.

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ جواب میں درج ہے کہ اس روز صرف ایک ہی بڑا فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ تھا تو میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس کمپارٹمنٹ میں جس میں یہ ڈاکٹر سفر کر رہا تھا اس کے علاوہ دو اور کمپارٹمنٹ تھے ان کی کیا پوزیشن تھی کیا ان میں کوئی مسافر تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کمپارٹمنٹ ایک تھا اور ان میں تین سیٹیں تھیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ جس نے یہ ٹکٹ خریدا تھا اس نے نشست محفوظ نہیں کرائی تھی تو جب جگہ نہیں تھی تو فرسٹ کلاس کا ان کو ٹکٹ کیوں دیا گیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ حاجی صاحب کو معلوم ہو گا دن کے وقت بھی نشست مخصوص کرائی جا سکتی ہے اگر نشست مخصوص نہ کرائی جائے ٹکٹ ہولڈر کو نشست ملے یا نہ ملے ریلوے ایڈمنسٹریشن ذمہ دار نہیں ہے ۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ دن کے وقت بھی مخصوص ہو سکتی ہے جب مخصوص کرائی جائے تو اس کی ذمہ داری ریلوے ایڈمنسٹریشن لے لیتی ہے ۔

LAYING A RAILWAY LINE FROM AHMEDPUR TO PANJNAD AND FROM UMARKOT TO CHHOR

***6776. Mian Nazeer Ahmed**: Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state whether it is a fact that a survey was conducted by Railway Administration for laying a railway line from Ahmedpur to Panjnad and from Umarkot Chhor ; if so, when the work in this respect will be started and completed?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): A detailed survey for a rail link connecting Ahmedpur with Panjnad and preliminary investigations for a rail link between Umarkot and Chhor were carried out. Results of survey and the investigations showed that the projects were not financially viable. Consequently the question of implementing these projects does not arise.

رانا پھول محمد خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ یہ سروے کس سال میں ہوا ہے اور اس پر کتنا خرچ آیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ پہلے ۱۹۲۶ء میں ہوا اور اس کے بعد دوبارہ ۱۹۵۲ء ۔ اور ۱۹۵۳ء میں ہوا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس پر کتنا خرچ آیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ سروے پر اخراجات الگ شامل نہیں کئے جاتے جب اس کی تعمیر ہوتی ہے تب اخراجات شامل کئے جاتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ سروے کس کے حکم سے ہوا تھا۔ کیا سروے کی رپورٹ میں لائن بچھائی جاتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ سروے جیسا میرے فاضل دوست نے معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ سروے کی وجوہات یہ ہوتی ہیں اول تو محکمہ ریلوے از خود کسی جگہ کی اہمیت کے پیش نظر سروے کرتا ہے اور دوسرے اس علاقہ کے نمائندگان کے **representations** پر ہوتا ہے اور ان میں بہت سے فاضل دوست اس معزز ایوان کے رکن بھی ہیں ان کی طرف سے rep esentations آئے ہیں ان پر سروے کا کام کیا گیا ہے ۔ اور جہاں تک اس case کا تعلق ہے جیسا میں نے عرض کیا ہے بہت سے فاضل ممبر صاحبان کے **representations** پر کیا گیا تھا ہو سکتا ہے کہ ڈیرہ نواب صاحب جیسی اہمیت والے سیکشن پر رانا صاحب **interested** ہوں ۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ پہلے ۱۹۲۶ء میں اور پھر ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں اس کا سروے ہوا ۔ لیکن چونکہ اس کے **link** کو مالی اعتبار سے موزوں نہیں سمجھا گیا تھا لہذا اس پر کارروائی نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔

POSTING PAKISTANI CONSULTANTS IN P. W. R. MODERNIZING SECTION

***6779. Mian Nazeer Ahmed :** Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some foreign Consultants are working in P. W. R. Modernizing Section ;

(*b*) whether it is a fact that Pakistanis are being trained in the Section stated in (a) above ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, what are the pay scales of foreign Consultants, the time by which the training period of the trainees mentioned in (*b*) above will be over and they will be put on the jobs and what will be the pay scales of trained Pakistani Consultants?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Yes. Foreign Consultants are employed on developing a modernised system of accounting, financial management and compilation of statistics on the P. W. Railway. It is a joint project for both P. W. Railway and P.E. Railway.

(*b*) Yes. Pakistani are being trained but not in any section. To the extent new systems are being developed for various branches of Railways working, these are being installed by stages on the Railway. The Railway staff are being trained to work the new systems which are being developed by foreign Consultants. The question of training Pakistanis in the Modernising Section to replace foreign Consultants does not arise.

(*c*) Five foreign Consultants are employed on P.E. Railway and P. W. Railway and their cost is shared by the two railways equally. The average emoluments of each foreign Consultant work out to about Rs. 22,000 p.m. Out of this, the professional time charges which are based on the usual rates for consultants of international repute, work out to an average of about Rs. 17,500 per consultant per month. These are, however, payable in foreign exchange for which an existing AID loan is being utilised. The Consultants are currently assisting the local officers on the Railway in installing the new systems designed by them. Their agreement for rendering this assistance will

expire on 31st January 1968. It is, however, not possible to say at this stage when the new system designed by foreign Consultants, which is subject to continuous review and adoptation, would be fully installed on P.W. Railway. The local staff on the Railway who are being trained will draw pay in the government scales applicable to them.

رانا پھول محمد خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ یہ مشیر جو غیر ملکی رکھے گئے ہیں ان کو کس تاریخ سے رکھا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ foreign loan کے تحت ان مشیران کی خدمات حاصل کی گئی ہیں اور یہ مشیران اس صوبے میں ۱۹۶۲ء سے کام کر رہے ہیں ۔

ملک معراج خالد ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ اس وقت تک کتنا قرضہ لیا گیا ہے اور تنخواہوں کی صورت میں کتنا روپیہ ان مشیران کو دیا جا چکا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ فاضل ممبران اچھے خاصے پڑھے لکھے ہیں ۔ رقم تقریباً ۲۲ ہزار کے قریب بنتی ہے ۔ ۱۹۶۲ء کے بعد سے وہ کام کر رہے ہیں ۔ ۳۱ جنوری ۱۹۶۸ء کو ان کی میعاد ختم ہوتی ہے تو یہی اندازہ لگایا گیا ہے اس رقم کا جس کا فاضل ممبر نے ذکر فرمایا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ ۲۲ ہزار روپیہ ان مشیروں کو ادا کیا گیا ہے یہ خاصی بڑی رقم ہے مگر میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کتنے پاکستانیوں کو انہوں نے تربیت دی

جس کے نتیجہ کے طور پر وہ کام کے ماہر ہو گئے ۔ کتنے پاکستانی تربیت یافتہ ہوئے ہیں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ جہاں تک پاکستانی افسران کی ٹریننگ کا تعلق ہے ان کی ٹریننگ خاطر خواہ طریق پر ہو رہی ہے اور ان کے ساتھ سینئر افسر جو کام کر رہے ہیں وہ بھی ہوتے ہیں مثلاً ایک فائنشنل ایڈوائزر ۔ ایک ڈپٹی اکاؤنٹس آفیسر اور ایک چیف اکاؤنٹس آفیسرلگائے جاتے ہیں ۔

Financial adviser, Chief Accounts Officer, Deputy Financial Adviser, Deputy Accounts Officer. Many other officers are working along with them. They are being trained and guided and in the absence of the advisers ....

رانا پھول محمد خان ۔ انگریزی میں نہ بتائیے بلکہ اردو میں بتائیے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ دو سینئر آفیسرز اور تین اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسرز ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا ابھی تک جواب صحیح نہیں ملا ۔ میں نے تو دریافت کیا ہے کہ انہوں نے کتنے پاکستانی آفیسرز train کئے ہیں کیا ان کی ٹریننگ ختم ہو چکی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ان کی زیر نگرانی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور کچھ افسران ان کے ساتھ اسی سلسلہ میں کام کر رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ ۱۹۶۲ء سے اب تک تقریباً

۵ سال کا عرصہ گزرا ہے تو اتنے عرصہ میں انہوں نے کتنے ہمارے آدمی train کئے ہیں اور کتنے اب تک تربیت حاصل کر رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر آپ مطالعہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ان مشیران کا کام ٹریننگ دینا نہیں ہے ۔ یہ تو ہمارے اپنے لوگوں کا کام ہے ۔ مشیران پلیننگ کرتے ہیں اور ان کے ساتھ رہ کر جہاں کہیں کوئی ایسا معاملہ تشریح طلب ہو تو اس کے متعلق وہ اپنی رائے ضرور پیش کرتے ہیں اور پلیننگ بھی کرتے ہیں ۔

ملک معراج خالد ۔ ان کو ۶۰ لاکھ روپیہ تنخواہوں کی صورت میں دیا جا چکا ہے میں دریافت کرتا ہوں کہ کتنا قرضہ تھا جو ان کو تنخواہوں کے طور پر دیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ بہت بڑا سوال ہے اگر فاضل ممبر اس کے متعلق تمام تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے fresh نوٹس دے دیں ہم اس کا جواب دے دیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ بہت بڑا سوال ہے مگر میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ سوال آپ کے نزدیک بڑا اہم نہیں ہے کیا آپ کا فرض نہیں کہ وہ اس کا جواب دیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ سوال بڑا اہم ہے میں حمزہ صاحب کی تائید کرتا ہوں ۔ loan ۱۹۶۲ء میں حاصل کیا گیا اور یہ میرے بس کی بات نہیں کہ میں بغیر نوٹس کے ان تمام امور کا جواب دے سکوں ۔

میاں محمد شفیع - جناب والا - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ۱۹۶۲ء میں جب مشیران مقرر کئے گئے تھے تو کیا اس وقت ہماری اپنی ریلوے کے اندر کوئی ایسے ماہرین نہ تھے جو اس ڈیوٹی کو سر انجام دے سکتے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - سوال کو اگر فاضل ممبر غور سے پڑھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ ایک بالکل نئی سکیم ہے - فائننشل امور کو جدید طریقہ پر ڈھالا جا رہا ہے اور جس وقت یہ مشیران بلائے گئے تھے تو اس وقت ہمارے پاس کوئی ایسے ماہرین موجود نہ تھے -

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہمارے اپنے ملک میں درآمد شدہ مشیران کی نسبت زیادہ قابلیت کے افسران موجود ہیں - ان مشیران کی خاطر آپ محض قرضہ دوسرے ممالک سے لیتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان مشیران کو نوازا جاتا ہے -

Parliamentary Secretary : This is a question of opinion. As for as these consultants of both the Railways-P. W. R. and P. E. R.-are concerned I may say that this is the modernisation, mechanisation and setting up of an absolutely new system of accounts and financial affairs. As already stated in reply to a supplementary question I may repeat that at that time absolutely new equipment, new machinery and everything new had to be installed and we wanted the services of experts to assist them. Their term expires on 30th January 1968 and we will examine this question during this period.

چودھری محمد نواز ۔ سردار صاحب حقیقت تو یہ ہے کہ باہر سے جو آدمی آپ منگاتے ہیں ان کو تو کچھ پتہ بھی نہیں ہوتا ۔ X X X X *

Mr. Speaker : Remarks made by Ch. Muhammad Nawaz are expunged from the proceedings of the Assembly.

خان اجون خان جدون ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اب تک لاکھوں روپیہ ان بیرونی مشیران پر خرچ آیا ہے ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر آپ کی ریلوے کو بیرونی مشیران کی ضرورت تھی تو کیا اس سے بہتر نہ تھا کہ آپ اپنے ملک کے آدمیوں کو سکالر شپ دے کر ان ممالک میں بھیجتے تاکہ وہ وہاں سے تربیت یافتہ ہو کر آتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس بارہ میں کوئی اقدام نہیں کیا ۔

Parliamentary Secretary : This is a matter of opinion. It is the planning of the Railway Department which was taken after due consideration. Again it is a matter of opinion whether we should have sent our people to foreign countries or we should have got the services of consultants. I assure the Member that these consultants .....

حاجی سردار عطا محمد ۔ سوال تو اردو میں پوچھا گیا اور جواب انگریزی میں دیا جاتا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس طریقہ پر کوئی اپنا عیب چھپانا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب آپ اردو میں جواب دیجئے کیونکہ سوال اردو میں پوچھا گیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ رائے کا معاملہ ہے جہاں تک

*Expunged as ordered by the Speaker.

مشیران کا تعلق ہے تو جو ان کو emoluments دیئے جاتے ہیں یہ کوئی زیادہ نہیں ہیں - جب بیرونی مشیران بلائے جاتے ہیں تو ان کو جو روپیہ وغیرہ دینا ہوتا ہے اس کے متعلق حساب لگا لیا جاتا ہے - اور پھر جو ان کے اخراجات ہیں وہ اتنے زیادہ نہیں ہیں کیونکہ ایسٹرن اور ویسٹرن ریلوے کا بہت بڑا سسٹم ہے اور یہ جو اخراجات ہیں یہ کوئی زیادہ نہیں ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ معاہدہ ۶۸ - ۱ - ۳۱ کو ختم ہو جائے گا - کیا وہ یہ بتا سکیں گے کہ یہ مشیری انہیں اور کتنی مدت تک درکار ہو گی یا ضروری ہو گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اس کا فیصلہ ۱۹۶۸ء میں کیا جائے گا -

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Parliamentary Secretary : Sir, I lay on the table of the Assembly* some additional information in connection with the answer to Starred Question No. 6001 aske l on 30.5 1967.

SHORT NOTICE QUESTION AND ANSWER.

Mr. Speaker : We will now take up the Short notice Question of Chaudhri Sarwar Khan. The Member may please read out his question.

**Please see Appendix II at the end.*

BAN ON THE SALE OF BOOK ENTITLED "JEWISH CONSPIRACY AND THE MUSLIM WORLD

*7591. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Minister for Information be pleased to state :—

(a) is the Government aware that a Book entitled "Jewish Conspiracy and the Muslim World" edited by Mr. Misban-ul-Islam Faruqui has recently been published in Pakistan and is on sale at the various book stalls throughout the Province ;

(b) is it also a fact that the said book contains portions which are objectionable and obviously meant to defame President Naseer of Egypt in particular and the entire Arab World in general, particularly on pages 42, 44 and 108 ;

(c) if the answer to (a) and (b) above be in the affirmative, what immediate steps does the Government intend to take in this matter?

Minister of Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Government takes strong exception to this kind of writing and will take action in due course.

ملک معراج خالد ۔ اگر وزیر موصوف کے نوٹس میں ایسی دوسری تحریریں لائی جائیں تو کیا وہ ان کا نوٹس لیں گے ؟

وزیر اطلاعات ۔ ضرور نوٹس لیں گے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ منسٹر صاحب نے سوال کے پہلے دو حصوں کا جواب اثبات میں دیا ہے ۔ پھر یہ فرمایا ہے کہ

due course میں اس کتاب کے سلسلہ میں ایکشن لیا جائے گا۔ due course سے ان کی کیا مراد ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ due course کو define تو نہیں کیا جا سکتا جلد از جلد ایکشن لیا جائے گا ۔

ملک معراج خالد ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی دوسری تحریریں ان کے نوٹس میں لائی جائیں تو وہ ایکشن لیں گے ۔ میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں جو ایک بیان ایک بہت بڑے لیڈر کی طرف سے آیا ہے کہ خلیج عقبہ بین الاقوامی سمندر ہے ۔ یہ صرف عربوں کا سمندر نہیں ہے اور اس پر ساری قوموں کا تصرف ہونا چاہئے ۔ کیا وہ اس کے خلاف ایکشن لیں گے ؟

وزیر اطلاعات ۔ میں نے تو وہ پڑھا نہیں ۔ آپ وہ ہمارے نوٹس میں لائیں ہم اسے examine کریں گے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ یہ کتاب نہ ہماری ملکی پالیسی سے ہم آہنگ ہے اور نہ پاکستان کی تخلیق کے مدعا سے ہم آہنگ ہے ۔ کیا وہ بتائیں گے کہ وہ کونسی جماعت کا فرد ہے ۔ کس سیاسی مکتب فکر کا آدمی ہے جو اس کا مولف ہے اور جس نے اسے شائع کیا ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ ان کا نام مصباح الاسلام فاروقی ہے اور ان کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا اس کتاب کی تحریروں سے جیسا کہ اس کے صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے پاکستان

اور عرب ممالک میں کشیدگی پیدا ہونے کا احتمال نہیں ہے ؟ کیا ان کے محکمہ کی یہ ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ اس پر ایکشن لیتی اور ان کے محکمہ کے افسروں نے کیوں اس پر ایکشن نہیں لیا ؟

وزیر اطلاعات ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ اصل میں اس سوال کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے ۔ محکمہ اطلاعات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔ میں تو محض از روئے احترام اس کا جواب دے رہا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اگر اس سوال کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے تو وزیر موصوف فرمائیں کہ کیا انہوں نے تمام محکموں کی ذمہ داری خود اٹھائی ہوئی ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ 'Jewish Conspiracy and the Muslim World' اس کتاب کا نام ہے اور مصباح الاسلام فاروقی اس کے ایڈیٹر ہیں ۔ جیسے کہ میں نے عرض کیا تھا کہ جب یہ سوال ہمارے محکمہ کو بھیجا گیا تو اس سے یہ بات ہمارے نوٹس میں آئی ویسے کتابوں کی ضبطی کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال آپ نے admit کیا تھا ۔

Minister of Information: That is right Sir, but the gentleman brought it to me today straightaway and said 'Allow it.' I thought the questioner must have got it examined before he came to me.

جناب والا ۔ میں نے تو ان کا احترام کیا ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اس

کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے ۔ تو کیا وہ اسے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر کر دیں گے تاکہ اس کا صحیح جواب مل سکے ۔

وزیر اطلاعات ۔ جو جواب میں نے آج اس ہاؤس میں دیا ہے وہ انفارمیشن اور ہوم کے محکموں سے مشورہ کرنے کے بعد دیا ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ اس محکمہ کے افسر جن کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ ایسے اہم معاملہ کی اچھی طرح سے چھان بین کریں کیا ان کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ پیشتر اس کے کہ یہ معاملہ ان کے نوٹس میں لایا جاتا از خود اس پر کارروائی کرتے ؟

وزیر اطلاعات ۔ فاضل ممبر کی طرف سے اس سوال کا نوٹس آنے سے پہلے ھی یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ھے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا میں وزیر اطلاعات سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ لٹریچر جو ملکی پالیسی کے خلاف ہو اس پر نظر رکھنے کے لئے حکومت کے پاس اپنی کوئی مشینری ہے یا ایسی باتیں شارٹ نوٹس سوال یا پریویلج موشن ہی کے ذریعہ ان کے نوٹس میں لائی جا سکتی ہیں ۔

وزیر اطلاعات ۔ میں ان کا سوال سمجھ نہیں سکا ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ وہ ایسا لٹریچر دیکھنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کرتے ہیں ہو سکتا ہے ایسی اور بھی کتابیں ہوں جو ہمارے ملک کی رائے عامہ کے خلاف ہوں ۔ میں وزیر

اطلاعات سے جو جنگ پاکستان کے پرانے سپاہی ہیں یہ پوچھتا ہوں کہ ایسا کوئی لٹریچر جو ہمارے نظریۂ پاکستان سے ہم آہنگ نہ ہو اس کی روک تھام کے لئے وہ کونسا طریق کار اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ ملک میں لکھا نہ جا سکے ؟

وزیر اطلاعات ۔ یہ جو پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس ہے اس کے تحت یہ لازم ہے کہ جو کتاب چھپے اس کی ایک دو کاپیاں حکومت کو بھیجی جائیں حکومت کے پاس محکمہ موجود ہے جو ان کتابوں کو examine کرتا ہے اور اگر کسی میں کوئی قابل اعتراض چیز ہو تو وہ متعلق محکمہ کو ارسال کر دیتا ہے ۔ حکومت کے پاس اس غرض کے لئے اپنی مشینری موجود ہے جو ہر وقت مستعد رہتی ہے ۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ کسی صاحب نے کوئی کتاب لکھی ہے جس کی وجہ سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے یا ہونے کا احتمال ہے کہ پاکستان اور عرب ممالک کے درمیان غلط فہمی ہو جائے ۔ تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہم اس پر مناسب کارروائی کریں گے ۔ لیکن اگر کوئی سیاسی جماعت کسی خیال کا پرچار کرنا چاہتی ہے تو حکومت کے لئے مشکل ہے کہ کسی خاص وجہ کے بغیر اس پر پابندی عائد کر دے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ کسی خاص وجہ کے بغیر اس کتاب کو نہیں روک سکتے ۔ میں ان سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس لٹریچر کے ہوتے ہوئے ان کے خیال کے مطابق یہ کوئی خاص وجہ نہیں ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ یہی وجہ ہے جیسا کہ میں نے آغاز میں کہا ہے کہ

یہ کتاب قابل اعتراض ہے اور حکومت اس پر غور کر رہی ہے کہ اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر موصوف جن صفحات کا مطالعہ اب بھی فرما رہے ہیں ان کے پڑھنے کے بعد وہ یہ محسوس کرتے ہیں یہ چیز قابل اعتراض ہے ۔ کیا یہ اس محکمہ کا فرض نہیں تھا کہ وہ حکومت کو اطلاع دے ۔ کیا اس محکمہ نے اس کتاب کی منظوری دے دی تھی ۔ اگر اس محکمہ نے حکومت کو بر وقت اطلاع نہیں دی تو حکومت اس کے متعلق بھی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ تمام کوششوں کے باوجود میں اپنے فاضل دوست کے سوال کو نہیں سمجھ سکا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ چیز detect کی ہے کہ یہ لٹریچر قابل اعتراض ہے ۔ اور یہ فرمایا ہے کہ آیا اس کو پڑھنے کا متعلقہ افسر کا فرض نہیں تھا اور کیا اس نے اپنے فرض کی ادائیگی کی ہے ؟ اور اگر اس نے اپنے فرض کی ادائیگی نہیں کی تو آپ نے کیا ایکشن لیا ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ یہ اس افسر کے فرض کی ادائیگی کا ہی کرشمہ ہے کہ آج میں اس قابل ہوں کہ اس کے متعلق کچھ کہہ سکوں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج حکومت اس قابل ہے کہ وہ اس ہاؤس میں ایک واضح بیان دے سکے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ جناب کرمانی صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا

ہے کہ یہ چیز قابل اعتراض ہے ۔ پھر مزید اور کیا جانچ پڑتال کرنی ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ میں نے نہیں کہا ہے کہ یہ قابل اعتراض ہے ۔ میں نے اپنی ذاتی رائے نہیں دی ۔ میں نے حکومت کی رائے دی ہے کہ یہ قابل اعتراض ہے ۔ نمبر دو حکومت کے نقطۂ نگاہ سے اس کے متعلق بہت سی راہیں تجویز کی جا سکتی ہیں ۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ کون سی مناسب تجویز ہے جو اس سلسلہ میں عمل میں لائی جائے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا وزیر اطلاعات فرمائیں گے کہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی چھپ کر بک چکا ہے یا لوگوں میں تقسیم کیا جا چکا ہے ۔ اب اور کتنے ایڈیشنوں کا انتظار ہے کہ وہ تقسیم ہو جائیں اور پھر گورنمنٹ کارروائی کرے ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے فی الحال دوسرا ایڈیشن فروخت کے لئے مارکیٹ میں نہیں آیا ہے لیکن حکومت بغیر کسی تاخیر کے اس سلسلہ میں مناسب قدم اٹھا رہی ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی ذاتی رائے نہیں ہے ۔ کیا آپ اس ہاؤس کے اندر ذاتی رائے فرما رہے ہیں یا گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق وضاحت فرما رہے ہیں ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ فی الحال میں حکومت کی پالیسی عرض

کر رہا ہوں ۔ عام طور پر وزراً گورنمنٹ کی پالیسی کو پیش کرتے ہیں ۔ لیکن آپ کی مزید تسلی کے لئے یہ کہوں گا کہ اس کے لئے نیا سوال چاہئے مجھے اس کے متعلق ذاتی طور پر علم ہے کہ اس کا دوسرا ایڈیشن بازار میں نہیں آیا ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ اس کتاب کی اشاعت سے ظاہر ہے کہ اس کا دوسرا ایڈیشن مارکیٹ میں آ چکا ہے ۔ شروع شروع میں فاضل وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ محکمہ کو یا گورنمنٹ کو کتاب کا مصنف جلدیں بھیج دیتا ہے ۔ اس وقت سے لیکر آج تک گورنمنٹ نے یا اس محکمہ کے افسر انچارج نے جس نے اس کتاب کو پڑھا ہے کیوں ایکشن نہیں لیا ہے ۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک فاضل ممبر صاحب کو ایک قلیل المہلت سوال کے ذریعہ یہ بات آپ کے نوٹس میں لانی پڑی پھر آپ نے اس کا جواب دیا ؟

وزیر اطلاعات ۔ میں نے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ اتفاق کی بات ہے ۔ حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی تھی کہ ایک فاضل ممبر صاحب نے بھی اس مسئلہ کو سوال کے ذریعہ اٹھایا ۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ حکومت اس معاملہ میں کسی غفلت کا شکار نہیں ہے اور جو مناسب کارروائی ہو گی وہ بلا روک ٹوک ضرور کی جائے گی ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر اطلاعات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن مارچ ۱۹۶۷ء میں چھپا تھا ۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ

کیا ان کے نوٹس میں یہ تحریر گزری ہے ۔ اس کتاب کے صفحہ ۱ پر لکھا ہے کہ

> "No rights are reserved. May be reproduced in any form, in part or in full, in any language by any one without permission."

اس تحریر کے بعد کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ تحریر پاکستان کے لئے جذبہ حب الوطنی ظاہر کرتی ہے ؟ اس تحریر سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ کسی فارن ایجنسی کے زیر اثر کام ہو رہا ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ میں نے کہا ہے کہ فاضل مصنف کی ہمدردیاں جماعت اسلامی سے ہیں ۔ ہر مصنف کا قانونی حق ہے کہ وہ اپنے کاپی رائٹ کو محفوظ کرے ۔ اگر کوئی مصنف یہ سمجھتا ہے کہ میری کتاب ہر زبان میں چھپ جائے تو رائج الوقت قانون اس حق کے استعمال سے نہیں روک سکتا ہے ۔

ملک معراج خالد ۔ کیا فاضل وزیر صاحب فرمائیں گے کہ اس مصنف نے اپنا قانونی حق استعمال کیا ہے لیکن جن ذرائع سے کتاب طبع ہو کر اس کا دوسرا ایڈیشن مفت تقسیم ہو رہا ہے کیا اس کی تحقیقات کی جائے گی ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ میں ان کا سوال نہیں سمجھا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنا سوال دوبارہ دہرائیں ۔

ملک معراج خالد ۔ جناب والا ۔ اس مصنف نے کتاب کو طبع کرانے اور مفت تقسیم کرنے کے لئے جو ادارہ تلاش کیا ہے اور جہاں سے امداد

حاصل کی ہے اور یہ چیز کھلم کھلا کہی جا رہی ہے کہ یہ بیرونی ادارہ ہے تو کیا اس کی تحقیقات کی جائے گی ؟

وزیر اطلاعات ۔ اگر فاضل دوست اس سلسلہ میں حکومت کی مدد کریں تو حکومت ضرور اس سلسلہ میں تفتیش کرے گی ۔ اس کے بعد ملک کی سالمیت کا جو تقاضا ہے اس کے پیش نظر بھی ٹھوس اور مثبت اقدام اٹھائے گی ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے کہا تھا No rights are reserved ان کو یہ احساس ہے کہ یہودیوں کو اختیار ہے کہ وہ اس کتاب کا ترجمہ عبرانی زبان میں کریں ۔

وزیر اطلاعات ۔ ظاہر ہے مصنف نے یہ حق از خود لوگوں کو دے دیا ہے ۔ یہاں لکھا ہے کہ

> ".....In any form, in part or in full, in any language by any one . . . . . "

'Any one' میں یہودی بھی آتے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ کیا حکومت اس کے اس اقدام کو مناسب خیال کرتی ہے ۔ اور کیا اس آدمی کے اوپر کوئی پابندی لگانا مناسب نہیں سمجھتی ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ میں نے آغاز ہی میں عرض کیا تھا کہ حکومت اس کتاب کو قابل اعتراض سمجھتی ہے اور حکومت ایسی تحریروں کی کبھی بھی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ وزیر اطلاعات نے اس مسئلہ پر کافی غور کیا ہے لیکن انہوں نے اس چیز کی وضاحت نہیں کی کہ انہوں نے بار بار کہا ہے کہ حکومت اس کتاب کو قابل اعتراض سمجھتی ہے لیکن انہوں نے کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی ۔ جب آپ کو معلوم ہے کہ یہ چیز قابل اعتراض ہے تو ہماری قومی امنگوں کے خلاف ۔ ہماری حب الوطنی کے خلاف یہودی اس کو ہمارے خلاف استعمال کر سکتے ہیں ۔ آپ نے اس بات کے لئے کیا اقدام کیا ہے اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد کی ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ان کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے اور یہ مولانا اس جماعت کے سرگرم رکن ہیں ۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے جب یہ کتاب مارکیٹ میں آئی تھی ۔ کچھ وقت تو دینا ہی ہوگا تاکہ حکومت یہ فیصلہ کرے کہ اس کے لئے کون سی سزا یا کون سی راہ تجویز کی جائے جس سے ایسے لوگ اس قسم کی باتیں دوبارہ repeat نہ کرنے پائیں ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

STENOGRAPHERS WORKING IN P. W. R. OFFICES

***6780. Mian Nazeer Ahmed** : Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state :—

(a) the present pay scales of senior and selection grade Stenographers working in the offices of P.W.R.;

(b) whether it is a fact that the pay scales of senior and selection grade Stenographers working in the offices of the Provincial Government are higher than those allowed to the Stenographers stated in (a) above;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Railway Administration intends to enhance the grades of the Stenographers stated in (a) above ; if so, when ; if not, the reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The present pay scale of ordinary grade Stenographers is Rs. 225—10—275—15—350—20—450 and that of Stenographers (selection grade) is Rs. 400—15—550.

(b) Yes. Pay scales of ordinary/selection grade Stenographers on the Railway are given below in juxta position with those of Stenographers of corresponding grades of Provincial Government :

Category of staff	*Provincial Government Pay scales* Rs.	*Railway Pay scales* Rs.
(i) Ordinary grade Stenographers	225—500	225—450
(ii) Stenographers (Selection Grade)	450—750	400—550

(c) The question of subsequent of the pay scales of the two grades of Stenographers on the Railway is under active consideration but it cannot be said how long it will take to finalise the matter.

RAILWAY EMPLOYEES WORKING IN SUKKUR DIVISION

***6806. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state :—

(a) the grade-wise number of Railway employees working at present in Sukkur Division ;

(b) the number, out of those mentioned in (a) above, as belong to the former Province of Sind ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The class-wise strength of railway employees on Sukkur Division is given below :—

Class I	...	12
Class II	...	17
Class III	...	2692
Class IV	...	10591

(b) Out of those shown in the reply to (a) above, the following, by-classes belong to former Province of Sind.

Class I	...	2
Class II	...	—
Class III	...	1111
Class IV	..	4342

JAMADAR AT LAHORE RAILWAY STATION

*6841. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that licensed porters, contractor termed as 'Jamadar' at Lahore Railway Station is requirtd to wear the prescribed uniform but he is never seen in the said uniform;

(b) whether it is a fact that the said 'Jamadar' is allowed to charge a sum of Rs. 2·00 from each licensed porter per month ;

(c) whether it is also a fact that the contract of carriage of booked luggage from booking office to brake van and *vice versa* has also been given to the said 'Jamadar';

(d) whether the said 'Jamadar' is a Railway employee; if so, reasons for giving him the said contracts ;

(e) whether it is a fact that the said 'Jamadar' has been allowed to associate his son in the said contract ;

(f) whether it is a fact that according to the rules the person licensed to supply licensed porters is required to supervise them for which he should be bodily fit but the said 'Jamadar' is physically unfit and he has said so in his application for association of his son ;

(g) whether the licence for the supply of the licensed porters is hereditary?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) No.

(e) Yes.

(f) Terms of contract require that the licensed porter contractors supervise the work contracted by them. This condition is being fulfilled by the contractors at Lahore Station. Managing Partner Mr. Muhammad Aslam Butt supervises the work and he is obviously physically fit for carrying it out. He has not submitted an application stating that he is physically unfit to undertake supervisory work.

(g) No.

PUTTING LICENSED PORTERS ON BEGAR BY MR. ASLAM BUTT, A CONTRACTOR AT LAHORE RAILWAY STATION

*6842. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that heavy items of luggage termed as 'Parcel and Luggage' as well as livestock of the passengers are booked under a railway ticket ;

(b) whethe it is a fact that the luggage ticket includes the booking charges of the said items and their carriage from the booking office to the brake van and *vice versa* ;

(c) whether it is a fact that for the purposes of carrying booked luggage at the Lahore Railway Station, the Railway Administration has engaged a contractor named Mr. Aslam Butt who is paid six thousand rupees per month for the purpose of carriage of booked luggage from the booking office to the brake van and *vice versa*;

(d) whether it is a fact that the said contractor has also been given licence to supply licensed porters and he is using the licensed porters as a 'begar' for the carriage of luggage from the booking office to brake van and *vice versa* and no payment is made to them at all by the said contractor ;

(e) whether it is a fact that under terms of the contract, it is mandatory for the contractor to maintain proper books showing the disbursement of the contract money to the persons engaged for the carriage of luggage in the presence of Station Superintendent, Lahore, and the Station Master or his nominee is required to sign in token of his having witnessed the payment made to labour, etc.;

(f) whether it is a fact that the licensed porters put to 'begar' by the said contractor charge in turn a sum of Rs. Rs. 2-3 per trip from the passengers ;

(g) whether it is a fact that the contract is for a period of three years and according to the contract the contractor is to be paid a sum of Rs. 4,000 per month but the amount has now been raised to Rs. 5000 per month although there is no such provision in the contract to raise the contract amount ;

(h) whether it is a fact that the railway wagons loaded with perishable goods such as fresh fruits, poultry, eggs, vegetable or livestock, etc., are unloaded by dealers concerned themselves and they have to engage the licenced porters on payment to unload such goods and load them on trucks taken direct to the railway platform by them ;

(i) whether Government intend to provide different uniforms to the licensed porters and other persons engaged to carry parcel and luggage ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. Parcels are booked on way-bills, luggage on luggage tickets while live-stock are booked on horse carriage and dog tickets. None of these is booked on passenger tickets.

(b) Yes, the charges for luggage and horse/dog tickets are inclusive of the service.

(c) The contractors Messrs. Muhammad Aslam Butt and Sons, have been engaged for handling parcels and luggage as also Railway's free service articles (including cash safes) from the booking office and *vice versa* for which they are paid a fixed remuneration of Rs. 6,000 per month.

(d) No. The said contractors hold the licensed porters contract but they engaged separate labour for the carriage of parcels luggage from the booking office and *vice versa* and pay them for the work done.

(e) Yes.

(f) No. The passengers are required to pay for the carriage of their luggage to and from the trains at the prescribed rate. Cases of excessive charge as stated in the question have not come to notice.

(g) The contract is awarded for a period of three years at a time. The contractors, who have been previously paid a fixed remuneration of Rs. 4,000 per month, are now being paid Rs. 6,000 per month as from 1st January, 1967. The payment was enhanced on account of increase in

handling work and rise in cost of labour. There is no provision in the contract agreement against such enhancement.

(h) No.

(i) No. This need does not arise, as the licensed porters engaged for carrying luggage to and from trains have to wear the prescribed uniforms but not those employed for the carriage of luggage/parcels from the booking office and back booked on luggage ticktes/way bills.

RAILWAY ACCIDENTS

*7032. **Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state :—

(a) number of Railway accidents that occurred in West Pakistan from January, 1967 to May, 1967 alongwith the following particulars :—

(i) site of accident ; and

(ii) estimated loss of life and property ;

(b) whether any Commission was set up for conducting inquiries in the said accidents; if so, results thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Fifty accidents involving trains occurred on the Railway during the period January, 1967 to May, 1967.

(i) and (ii) The information asked for in respect of these accidents is given in the statement laid on the Table of the House as Appendix 'A'.*

(b) The required information is shown in columns 6 and 7 of the statement laid on the Table of the House as Appendix 'A'.*

**Please see Appendix III at the end.*

DETENTION OF 16 DOWN KARACHI EXPRESS AT TANDO ADAM

*7217. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Parliamentary Secretary, Railways, be pleased to state, whether it is a fact that the 16 Down Karachi Express was detained at Tando Adam Railway Station for about 55 minutes on 18th May, 1967 ; if so, what was the reason of its detention ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : 16 Down Karachi Express was detained at Tando Adam on the said date for 16 minutes and not for 55 minutes. This detention resulted from—

(i) 8 minutes taken to fill water in the roof tank of an airconditioned coach which was short of water; and

(ii) when the train started a passenger in the air-conditioned coach pulled the communication alarm chain thereby causing further loss of 8 minutes.

IMPLEMENTATION OF AWARD OF INDUSTRIAL COURT IN DISPUTE No. 73 OF 1964 BY P.W.R. ADMINISTRATION

*7219. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Vice-Chairman (Personnel) P.W.R. issued instructions on 11th February 1967 to all the Divisional Superintendents for the implementation of the Award of Industrial Court of West Pakistan in dispute No. 73 of 1964, published in the *Gazette of West Pakistan*, dated 13th October, 1966 ;

(b) whether it is a fact that the Divisional Superintendents, Quetta and Multan Divisions in compliance with the said instructions, issued necessary orders to their respective subordinate offices on 2nd March 1967 and 27th March 1967, respectively, but appropriate payments for

mileage allowance, etc., were not made to the staff concerned up to 25th May, 1967; if so, reasons for the delay in payments ;

(c) whether it is a fact that the Divisional Superintendents Sukkur, Karachi and Rawalpindi Divisions did not comply with the instructions mentioned in (a) above upto 25th May, 1967 ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is also a fact that the Industrial Court's Award against demand No. 10 regarding the provision of seats for the Trouble Shooters in Diesel/Electric Locomotives has not been implemented by the P.W.R. up to 25th May, 1967, inspite of the fact that the said Award was published on 13th October 1966; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) to (d) As this question was received on 5-6-67, it has not been possible to collect the required information, because it has to be obtained from a number of Divisions of the Railway. Answers to these parts of this question will be furnished by the next date fixed for questions for Railway Department.

PAY SCALES OF PERMANENT AND TEMPORARY OFFICE CLERKS GRADE III

***7220. Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) total strength of permanent and temporary office Clerks Grade III in the entire P.W.R. Offices as on 31st May 1966 ;

(b) the number of office Clerks Grade III blocked at the maximum in their pay scale of Rs. 175—350 on 1st June 1966 and 1st June 1967 in each division, separately ;

(c) the total number of office Clerks Grades III, IV, V and VII as have

been given extensions in their service after completion of 55 years of age in each Division, separately, stating reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The question was received on 5-6-1967. The required information has to be collected from all the Divisional and Extra Divisional Offices of the P.W. Railway, which will take some time. The information will be supplied, on receipt, on the next date to be fixed for the Railway Department.

COLLISION BETWEEN TRAIN NO. 313-UP WITH TRUCK NEAR QILA SHEIKHUPURA

*7221. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a collision occurred between the engine of passenger train No. 313-Up with a truck on 5th August, 1966 at a manned level crossing near Qila Sheikhupura ;

(b) whether it is a fact that another accident occurred at the same level crossing with 313-Up with a truck on 9th April 1967 ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the name, father's name and the rank of person or persons as were on duty at the said level crossing at the time of the said accidents and whether the said person or persons had been medically examined at any time before the occurrence of the said accidents; if so, the true copies of the Medical Examination Reports be placed on the Table of the House ;

(d) the authority competent to make appointments of gate-keepers at the said level crossings ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Khalil Ahmad s/o Faizoo was the Gateman on duty at the time of accident on 5.8.1966 and Rehmat Ali s/o Meraj Din was the Gateman on duty when the accident occurred on 6.4.1967. Both these Gatemen had been medically examined and true copies of the Medical Certificates have been placed on the Table of the House.

(d) The authority competent to make appointement of Gatemen at the said level crossing is Permanent Way Inspector, P.W. Railway, Qila Sheikhupura.

ANNEXURE 'A'

Copy P. W. R.

No.——494———— Med. 63/Revised.

Form of certificate to be used when a candidate is medically examined for fitness for appointment on the Pakistan Western Railway.
Hospital/Dispensary.

I do hereby certify that I have examined (name)——-Khalil Ahmed s/o————Faizoo————, (age)————20 years, a candidate for appointment as (designation) Gateman (class) B-I, in the Way and Works *Branch/Department, whose *signature/thumb impression has been appended below in my presence.

I consider him *fit/unfit for such appointment.

(Signature of railway medical examiner)————Sd————
(Designation)—Asstt. Surgeon
C/ Hospital Lahore.

Date——— 3.7 56 / 9.7.56

Sd—
*Signature/thumb impression of candidate.

Attested true Copy

Sd— 8.6.1967
*Strike out where inapplicable.
Divisional Medical Office
P.W.R. Lahore.

ANNEXURE B

PAKISTAN WESTERN RAILWAY

No.——1677——

Med. 64.

Form of certificate to be used when an employee is re-examined during service.

Hospital.
Dispensary.

I do hereby certify that I have examined (name)————Rehmat Ali s/o Meraj Din, age 23 years, an employee serving as (designation) G-Man. (class) B-I in the Way and Works Branch/Department, at (place where employed) Q. S. P. who presented himself before me for—

*Periodical re-examination.
*Re-examination prior to promotion to class A-iii as (designation) Gate-Keeper.

---

*Special re-examination.
*Re-examination of reconsideration of previous adverse report.

and whose *signature / thumb impression has been appended below in my presence :

I consider him fit for service in class†————Fit A. Three————

Signature of railway medical examiner. } ————Sd——

Date—25-10-66——

(Designation)————Sd——
Divisional Medical Office
P.W.R. Lahore.
6-6-1967

*Strike out where inapplicable.

†If unfit for service in the class for which examined state next lower for which he is fit.

——*Signature of employee, Thumb impression

ACCIDENT COMPENSATION PAYABLE BY RAILWAY

*7223. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a collision took place at a manned level crossing near Sheikhupura on 5th August 1966 between the Engine of 213-Up train and rear portion of a truck due to rod-coupling of the gates being out of order ;

(b) whether it is a fact that the Engine Driver of the said train did not whistle while entering the said level crossing as required under the rules ;

(c) whether it is a fact that to avoid accidents in the event of failure of rod-coupling arrangements at a level crossing the Gateman is required to close the road to traffic and show danger signals to the approaching train as contained in the General and Subsidiary Rules ;

(d) duration of time for which the gates must be closed and locked by the Gateman before the train enters the level crossing and whether the gates of the said level crossing were closed accordingly before the said collision had taken place?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) It is a fact that the accident took place at the level crossing near Sheikhupura on 5th August 1966 in which locomotive of 213 up passenger train hit the rear of a road truck and at that time the rod-coupling of the gates was in-operative. This accident, however, was not on account of the inoperative rod-coupling.

(b) Yes.

(c) No.

(d) There is no time limit laid down for closing gates before the passing of a train over a level crossing. The requirement is that the Gateman should close the level crossing gates to road traffic on getting

indication or intimation of an approaching train. On the occasion of the said accident the position was that the gates on one side of the level crossing had been closed by the Gateman while the gates on the other side were in the process of being closed when the truck forced its entry and caused the accident.

PAY SCALE OF PERMANENT AND TEMPORARY OFFICE CLERKS GRADE II

*7224. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the total strength of permanent and temporary office clerks Grade II in the entire P. W. R. Offices as on 31st May 1966;

(b) the number of office clerks Grade II as have stayed at the maximum in their pay scale of Rs. 125—225 on 1st June 1966 and 1st June 1967 in each division separately ;

(c) total number of office clerks Grade II who have been given extensions in their service after completion of 55 years of age in each Division separately ;

(d) the total number of office clerks Grades III, IV, V and VII as have been given extensions in their service after the completion of 55 years of age in each Division, separately, stating reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The questian was received on 5-6-1967. The required information has to be collected from all the Divisional and Extra Divisional Offices of the P.W. Railway, which will take some time. The information will be supplied, on receipt, on the next date to be fixed for the Railway Department.

CONSTRUCTION OF NEW RAILWAY LINE BETWEEN SIALKOT-DASKA

*7308. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that some time ago Government decided to construct a new Railway Line between Sialkot-Daska *via* Ghooinke; if so, the approximate time by which the said decision will be implemented?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): No.

REPLACEMENT OF METER GAUGE IN HYDERABAD RAILWAY DIVISION

*7316. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the total mileage of Railway tracks of broad and narrow gauges in Hyderabad Railway Division separately;

(b) whether Government intend to replace any portion of meter gauge in the said Division, if so, (i) the length of meter gauge and narrow gauge to be replaced by broad gauge and meter gauge respectively alongwith the locales thereof and the time by which these will be changed?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) There is no separate Hyderabad Division on Pakistan Western Railway. Hyderabad forms a part of Karachi Division of Pakistan Western Railways.

Karachi Division has broad gauge and meter gauge section but no narrow gauge section. The total route mileage of broad gauge section is 349·373 whilst that of meter gauge section is 318·20 including 41.5 miles of Hyderabad-Mirpur Khas meter gauge section which is at present being converted to broad gauge.

(b) Yes.

(i) Only one project of conversion from meter gauge to broad gauge has been sanctioned. This is the Hyderabad-Mirpur Khas meter gauge section which is 41.5 miles in length. The work of conversion is well under-way and it is expected to be completed during the third quarter of 1967. As stated in reply to part (a) of the question, there is no narrow gauge section in Karachi Division

---

IMPLEMENTATION OF DIVISIONAL SUPERINTENDENTS CONFERENCE OF RAILWAY

***7317. Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that fifty-third Divisional Superintendents Conference of the Pakistan Western Railway was held in Lahore on 22nd March, 1966; if so, (i) subject matters discussed therein, (ii) the decisions taken therein, and (iii) the time by which the said decisions will be implemented ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Yes. The 53rd Divisional Superintendent's Conference was held in Lahore on 22nd, 24th and 25th March, 1966.

(i), (ii) and (iii) Essentially departmental matters were discussed at the said conference and decisions taken thereon are under implementation. These matters are not of public interest and it would serve no useful purpose to disclose them.

CONSTRUCTION OF DOUBLE TRACK BETWEEN SHAHDARA BAGH AND LALA MUSA

***7318. Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased te state :—

(a) whether it is a fact that there is heavy Railway Traffic between Lahore and Lala Musa ;

(b) whether it is a fact that there is a double track between Lahore and Shahdara Bagh ;

(c) if the answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to construct double track between Shahdara Bagh and Lala Musa ; if so, when?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. For the available sectional capacity, density of traffic is not heavy on the Lahore-Lalamusa Section. On the Lahore-Shahdara Bagh portion of the section there is double track which provides adequate capacity for the heavier traffic on this portion.

(b) Yes.

(c) No. There is no proposal under consideration for doubling the track between Shahdara Bagh and Lalamusa as the same is not justified at present. The line capacity on this section is adequate to carry the existing volume of traffic and can be increased sufficiently without doubling the track to enter for the anticipated increase in traffic in the near future.

COMPLETION OF RAILWAY PROJECTS

*7319. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the names of major projects under taken by the Railway Administration throughout the Province in 1965-66 ;

(b) the names of the Projects out of those mentioned in (a) above as have since been completed alongwith the amount spent on each of them separately ;

(c) the time by which the remaining projects are likely to be completed alongwith the amount intended to be incurred on them ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Railway's Development Programme comprises two main categories viz 'New Constructions' and 'Open Line Works'. Under these categories the following new and throw forward major projects undertaken by the Railway Administration were in progress during 1965-66 :—

(i) *New Constructions.*

(a) Karachi Circular Railway

(b) Kot Adu-Dera Ghazi Khan Railway

(c) Hyderabad-Mirpur Khas Railway conversion from metre gauge to broad gauge.

(ii) *Open Line Works.*

(a) Rolling Stock.

(b) Replacement of and addition to Plant and Machinery.

(c) Rehabilitation of existing and provision of new bridges.

(d) Rehabilitation and improvement of track.

(e) Engineering and other structural works.

(b) Amongst the projects under implementation in 1965-66 the following were completed and the amounts spent is shown against each :—

(i) Works connected with creation of Sukkur Division. Rs.42.89 lacs.

(ii) Provision of Backshop for Diesel Electric Locomotives at Rawalpindi. Rs. 127,40 lacs.

(c) Out of the remaining projects, some will be completed by the end of the Third Plan period and certain portions of the others will be carried over to the Fourth Plan. This programme of implementation is based on the allocation of Rs. 150 crores which has been approved for the Railway's Third Five Year Plan. Particulars of each of these projects, estimated cost, and allocation in the Third Five Year plan which represents the expenditure to be incurred in the plan period, are given in the statement attached as Appendix 'A'.

APPENDIX 'A'

(Figures in thousand of Rupees)

S. No.	Description	Estimated cost		Allocation in III Plan period		Expenditure incurred during 1965-66	
		On-going	New	On-going	New	On-going	New
1	2	3		4		5	
1.	A-NEW CONSTRUCTIONS						
	(i) Karachi Circular Railway.	4,05,32	—	26,00	—	27,58	—
	(ii) Hyderabad-Mirpur Khas conversion from Metre Gauge to Broad Gauge.	2,30,52	—	1,97,00	—	54,76	—
	(iii) Kot Adu-Dera Ghazi Khan Railway.	6,67,00	—	6,37,00	—	92,57	—

B-OPEN LINE WORKS.

					Expenditure incurred.
2. Rolling Stock.	73,31,50	71,28,00	17,82,20	41,43,00	8,51,00
3. Replacement & Provision of Plant and Machinery.	2,37,00	3,00,00	1,39,00	60,00	29,68
4. Rehabilitation of existing and provision of new bridges.	6,69,20	2,40,00	3,21,50	1,17,00	29,89
5. Rehabilitation and improvement of Track.	31,90,00	44,05,00	1,35,80	23,84,00	5,93,93
6. Engineering & other Structural Works.					
(i) Removing Traffic Bottlenecks by improved Signalling and Line Capacity Works.	7,73,00	15,00,00	1,00,00	8,42,40	67,31
(ii) Rehabilitation and expansion of Workshops including provision of Backshop for D.E. Locomotives at Rawalpindi.	2,48,80	6,24,00	35,70	4,61,00	4,51
(iii) Carriage Factory—	8,09,60	—	4,93,20	—	22

1	2	3		4		5
(iv)	Metre Gauge Carriage & Wagon Repairs Shop at Hyderabad.	60,00	—	60,00	—	2,75
(v)	Other Structural Works.	9,36,20	29,15,00	1,85,00	8,92,00	1,48,16
(vi)	Introduction of Electric Traction on Lahore-Khanewel Section.	12,73,00	—	10,63,00	—	14,33
(vii)	Works connected with creation of Sukkur Division.	43,10	—	4,50	—	6,51

PROVIDING BLOCK STATION BETWEEN SIBI BALAR KACH AND BALAR KACH SPINTANGI

*7347. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to the answer to starred question No. 5669 given on 30th May 1967 and state the yearwise total allocation made for providing additional block station between Sibi Balar Kach and Balar Kach Spintangi alongwith yearwise expenditure incurred thereon?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The yearwise total allocation made and expenditure booked for providing additional block stations between Sibi & Babarkach and Babarkach & Spintangi are as follow :—

Year	Allocation (Thousands Rs.)	Expenditure (Booked) (Thousands Rs.)
1961-62	115	65
1962-63	150	167
1963-64	78	42
1964-65	70	21
1965-66	20	1
1966-67	8	7

The said works have been completed and Nari station between Sibi & Babarkach was opened to traffic on 19-12-1964 and Kuebali between Babarkach & Spintangi on 28-4-1966.

It is explained that the expenditure shown above is that which has actually been booked. There are still outstanding debits to be cleared after which accounts will be closed and the total expenditure incurred will be known.

EXTENSION OF GOODS SHED AT HARNAI

*7348. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to the answer to starred question No. 5669

given on 30th May 1967 and state the total allocation made for extension of goods shed at Harnai alongwith expenditure incurred thereon and in case there has been any excess for saving reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The total allocation sanctioned for extension of the goods shed at Harnai alongwith total expenditure incurred on completing the work was as follows:—

Total allocation	... Rs. 27,075,00
Expenditure incurred	... Rs. 26,809,73

There was only a small saving of Rs. 265.27 under Contingencies which was negligible.

EXTENSION OF COVERED SHED ON MAIN PASSENGER PLATFORM AT SIBI

*7349. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a scheme for extension of covered shed on the Main Passenger Platform at Sibi was approved for execution during 1965-66;

(b) the total estimated cost of the scheme, allocation therefor and expenditure incurred to-date and in case there has been any excess or saving reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) The scheme for the extension of the covered shed over the main passenger platform at Sibi was approved in 1960-61 and the work was taken in hand in 1961-62.

(b) The total estimated cost of the said scheme sanctioned allocation therefor and the expenditure booked to date are given below :—

(i) Estimated cost	Rs. 49,293/-
(ii) Sanctioned allocation	Rs. 49,000/-
(iii) Expenditure booked upto-date	Rs. 36,601/-

The work was completed in September, 1964.

Certain debits for the work are still to be raised on receipt of which the accounts will be finally closed. Till this is done figures of saving or excess cannot be furnished.

RAILWAY TRACK BETWEEN MUZAFFARGARH AND HEAD PANJNAD *via* ALIPUR

*7369. **Sheikh Fazal Hussain :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that it was decided to lay a railway track between Muzaffargarh and Head Panjnad *via* Alipur ;

(b) whether it is a fact that survey and planning work was done eighteen years ago but the said track has not so far been laid ;

(c) if the answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor and the time still required for laying the said track ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Survey for rail link connecting Muzaffargarh with Head Panjnad *via* Alipur was last carried out in 1952-53 and its results showed that the project was not financially viable and hence the proposal was dropped.

(c) In view of reply to (a) and (b) above the question does not arise.

ADJOURNMENT MOTIONS

DANGER OF THE OUTBREAK OF SOME EPIDEMIC IN ROHRI DUE TO THE USE OF RIVER WATER AS DRINKING WATER.

Mr. Speaker : We will now take up an adjournment motion by Haji Ata Muhammad.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ دریا کے پانی پینے کی وجہ سے روہڑی شہر میں بیماری پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ اس شہر میں باوجود عوام کے مسلسل مطالبہ کے پینے کا پانی مہیا کرنے کی تجویز پر عمل نہیں کیا گیا ۔

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میں اس تحریک التوا کی مخالفت کرتا ہوں اور اس کا واقعاتی جواب دینے سے پہلے چند ایک قانونی اعتراضات بھی آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ نہ تو فوری اہمیت کا ہے اور نہ ہی یہ single specific matter ہے اور ساتھ ہی اس کی وہ urgency بھی نہیں ہے جو کسی معاملے کو تحریک التوا کے طور پر پیش کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے ۔ اس کے بعد میں آپ کی اجازت سے حاجی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ دریا کا پانی پینے کی وجہ سے فوری طور پر بیماری کا کوئی خطرہ خدانخواستہ پیدا ہو گیا ہے ۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ یہ continuing process ہے ۔ پہلے تو یہ صورت تھی کہ روہڑی میں لوگ دریائے سندھ کا پانی پیتے تھے اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک بیان کا جو کہ انگریزی میں ہے مناسب ترجمہ اردو میں کرتا جاؤں ۔ "حقیقت یہ ہے کہ ماضی میں

روہڑی قصبے کے لوگ دریائے سندھ سے پانی لاتے تھے اور جس صورت میں پانی دریا میں ہوتا تھا اسی صورت میں اسے لوگ پیتے تھے ۔ حکومت نے یہ صورت حال دیکھ کر ایک رورل واٹر سپلائی سکیم بنائی ۔ حالانکہ عام طور پر جہاں یونین کونسل ہو وہاں رورل واٹر سپلائی سکیم نہیں بنائی جاتی ، لیکن روہڑی کے لئے ایک استثناء کی صورت پیدا ہو گئی تاکہ وہاں کے لوگوں کو مناسب پانی مہیا کیا جائے ۔ ۱۹۶۵ - ۱۹۶۴ء میں پانچ لاکھ سڑسٹھ ہزار روپے کے خرچ سے یہ سکیم منظور ہوئی اور اس کے بعد اس سکیم پر کام شروع ہوا ۔ بعد میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کام کی رفتار مدھم پڑ گئی لیکن آخر کار اس سال مارچ میں کام مکمل ہو گیا ۔ جب واپڈا سے ٹیوب ویل کے لئے بجلی ملنی شروع ہوئی ۔ اس میں اس وقت دقت ہے اور اگرچہ ٹیوب ویل ۶۵ - ۱۹۶۴ء میں تیار ہو گیا تھا اور پائپ بھی بچھا دیا گیا تھا لیکن چونکہ بجلی بروقت نہیں ملی تھی اور بجلی اب ملی ہے ۔ کچھ lines اس دوران میں خراب ہو گئی تھیں ان کی اصلاح کی جا رہی ہے اور مزید ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں اور امید ہے کہ پانی کی سپلائی کا انتظام موجودہ صورت سے بھی بہتر ہو جائے گا ۔ جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے ۔ حاجی صاحب نے ایک مبہم سا اشارہ کیا ہے جس سے کوئی بات واضح نہیں ہوتی ۔ ان کا کہنا ہے کہ "ایک اہم اور فوری عوامی مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ معاملہ یہ ہے کہ دریا کا پانی پینے کی وجہ سے روہڑی میں بیماری پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔"

جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے حاجی صاحب کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بات پہلے سے ان کے علم میں نہیں ہے کہ لوگ وہاں شروع ہی سے دریا کا پانی پی رہے تھے اور اب صورت بہتر ہے ۔ شہر کے

خاصے حصے کو صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے اور یہ مزید کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کے پانی کے سسٹم کو بہتر بنایا جائے۔ ان حالات کے تحت میں حاجی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس تحریک التوا کو واپس لے لیں اور اگر وہ بضد ہوں تو جو معروضات میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں ، ان کے پیش نظر اسے out of order قرار دے دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ حاجی صاحب۔ فاضل وزیر کے اس وضاحتی بیان کے پیش نظر کیا آپ اس تحریک التوا کو واپس لینا چاہتے ہیں ؟ یا اب بھی اسے press کرنا چاہتے ہیں۔

حاجی سردار عطا محمد۔ جناب والا۔ اگر اجازت ہو تو میں اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ یہ صحیح ہے کہ وہاں پر لوگ مسلسل دریا کا پانی پی رہے تھے ، لیکن اس شہر کے رہنے والے محض دریا کے پانی پر گزارہ نہیں کرتے تھے اور لوگ کنوؤں کا پانی بھی استعمال کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ حکومت نے ترقیاتی زندگی کے لئے نئے طریقے پیدا کئے ہیں تو اس سے ان لوگوں کا بھی حق تھا کہ مستفید ہوں۔ آپ نے یہ مان لیا ہے کہ پانچ لاکھ بہتر ہزار روپے کی سکیم زیر تعمیر ہے۔ اس سے پہلے جب سندھ کے وزرأ صاحبان وہاں گئے تھے اور وٹو صاحب بھی وہاں دورے پر گئے تھے تو لوگوں نے اور حاجی گل حسن منگھی صاحب نے بھی ان تکالیف سے ان کو آگاہ کیا تھا اور آپ نے انہیں تسلی دی تھی کہ ان کی تکالیف رفع کی جائیں گی لیکن اس کے باوجود بھی یہ تکالیف دور نہیں ہوئیں۔ خدا جانے کہ آپ یہ دورے محض حکومت کا خرچ کرنے کے لئے کرتے ہیں یا آپ کے اختیار میں کوئی چیز ہی نہیں۔ اور وہ یونہی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ حاجی صاحب جیسے نیک آدمی جو کہ حکومت کے اکثر نیک کاموں اور نیک اقدامات کی تعریف کرتے رہتے ہیں وہ بھی حکومت کے اس اقدام کو آنکھوں میں دھول جھونکنے کے برابر سمجھتے ہیں ۔ یہ ان کی زبردست غلط فہمی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ان پر کچھ دوستوں کا اثر اس طرح ہو رہا ہے کہ اب ان کی انصاف کی نگاہیں بدل رہی ہیں ۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ جب میں اور ملک اللہ یار صاحب سکھر اور روہڑی کے دورے پرگئے تھے تو حاجی گل حسن منگھی صاحب اور دوسرے صاحبان نے بھی ہماری توجہ اس طرف دلائی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے منگھی صاحب کے نام کے ساتھ پارلیمنٹری سیکرٹری کا لفظ استعمال نہیں کیا ۔ تو کیا وہ اب پارلیمنٹری سیکرٹری نہیں رہے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

وزیر بلدیات ۔ بہر حال میں آپ کے نام کے ساتھ یہ الفاظ استعمال نہیں کروں گا ان کے نام کے ساتھ چاہے کروں یا نہ کروں ۔ بہر حال بہت سے ممبران نے ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی اور ان کا ارشاد یہ تھا کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ٹیوب ویل کئی جگہ پر لگ چکے ہیں ۔ باقی یہ کہ ان کا یہ کہنا کہ ہم عوام سے نہیں ملتے تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے وہاں کے لوگوں سے استفسار کیا اور انہیں مختلف وجوہات بتائیں اور کہا کہ مارچ کی پہلی تاریخ کو ہم پانی مہیا کر سکیں گے اور پھر دو تین تاریخ کو یا کچھ وقفے کے قریب میں خیرپور بنیادی جمہوریتوں کے کنوینشن کے سلسلے میں گیا تھا تو واپسی

پر جب میں نے visit کیا تو یہ دیکھا کہ وعدے کے مطابق کام شروع ہو چکا ہے یا نہیں - ٹیوب ویل مکمل ہو چکے تھے لیکن شاید بجلی نہیں آئی تھی یا پائپ میں کچھ نقص تھا تو میں نے آرڈر دے دیا تھا کہ فوراً پانی مہیا کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ چیئرمین صاحب کو کہہ دیں گے اور اس کی اطلاع دے دیں گے کہ نل وغیرہ کہاں کہاں لگیں - بعد میں یہ اطلاع ہوئی کہ مارچ کا وعدہ تھا اور دس پندرہ دن بعد یقیناً پانی مہیا کر دیا گیا تھا اور ان چند دنوں کی تاخیر کے لئے بھی زبردست ہدایات کی تھیں اور انکوائری کی تھی کہ آئندہ جو بھی تاریخ دیں اس پر پورے طور پر عمل کرنے کی کوشش کریں - لہذا وہ وجہ ایسی ہے جو ہمارے بس سے باہر ہے مارچ میں وعدہ کے مطابق پانی دے دیا گیا - یعنی حاجی صاحب اس وقت کو ہمارے نوٹس میں لائے تو ہم نے اس کا فوری طور پر تدارک کر دیا - اس کے بعد میرا خیال ہے کہ حاجی صاحب مطمئن ہو جائیں گے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب کیا آپ اسے press کرتے ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - مجھے معلوم ہے کہ یہ تحریک منظور نہیں ہو گی اس لئے میں اسے press نہیں کرتا لیکن میں اتنی گزارش کروں گا کہ وزیر صاحب ضرور توجہ دیں -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

SUPPLEMENTARY BUDGET STATEMENT, 1966-67

DISCUSSION ON THE EXPENDITURE CHARGED UPON THE PROVINCIAL CONSOLIDATED FUND.

Mr. Speaker : We will now take up the orders of the day. The House will now have discussion on Expenditure charged upon the

Provincial Consolidated Fund as shown in the Supplementary Budget Statement for 1966-67.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order.

Sir, I will try to be very very brief. I would first refer to Article 89 of the Constitution.

> "The provisions of Articles 40 to 47 (inclusive) shall apply to and in relation to a Province, but so that—
>
> (a) any reference in those provisions to the President shall be read as a reference to the Governor of the Province ;
>
> (b) any reference in those provisions to the National Assembly shall be read as a reference to the Provincial Assembly ;
>
> (c) any reference in those provisions to the Central Consolidated Fund shall be read as a reference to the Provincial Consolidated Fund ; and
>
> (d) any reference in those provisions to the Central Government shall be read as a reference to the Provincial Government."

اس طرح سے آئین کی دفعات ۴۰ سے ۴۷ تک سارے بجٹ پر لاگو ہو جاتی ہیں ۔

اس کے بعد (۱) ۴۴ پڑھوں گا ۔ اس سے میرا پوائنٹ آف آرڈر relevant ہو گا ۔

> "If in respect of any financial year, it is found that the amount authorised to be expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose is insufficient, or a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with

respect to which there is no authority for expenditure, the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out."

I would like to lay emphasis on the next words "the proposed additional expenditure."

جناب والا ۔ اب جو انہوں نے بجٹ پیش کیا ہے ۔ اس کے متعلق صفحہ ۲ پر جاتا ہوں ۔

"Other Floating Loans—Other Allowances (Charged)——While framing the Budget Estimates, 1966-67 it was assumed that there would be large stocks in hand during the year which would not permit the repayment of the outstanding food-advance of Rs. 10 crore drawn from the scheduled banks. But actually most of the stocks were lifted which enabled not only repayment of outstanding amount of Rs. 10 crore but a sum of Rs. 35 lac obtained during the year was also repaid. Thus the revised estimates result in a net excess of Rs. 10,35,00,000. Out of this a sum of Rs. 82,54,700 can be met from savings within the appropriation."

اب appropriation کی تعریف کرتا ہوں ۔

"Thus a net excess of Rs. 9,52,45,300 is expected to meet the entire expenditure."

اس کے بعد میں صفحہ ۲ کا پہلا جملہ پڑھتا ہوں ۔

The provision of Rs. 75 crores thus made in the Budget Estimate, 1966-67 has proved insufficient in the light of payments made so far and those anticipated during the remaining period of

the current financial year. Thus a total excess of Rs. 15 crores is expected to meet the entire expenditure. Accordingly a supplementary appropriation of Rs. 15,00,00,000/- is presented.

جناب والا ۔ اس میں تین غلطیاں کی گئی ہیں ان کے پاس تمام relevant laws موجود ہیں ۔ پھر بھی appropriation کو غلط طریقہ پر استعمال کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ پوائنٹ آف آرڈر میں کہا گیا ہے وزیر صاحب نوٹ فرمائیں ۔ اس میں ہے ۔ appropriation of additional Expenditure جو میں نے پڑھا ہے شیڈول (بی) ۔ اس میں تقریباً ۹ کروڑ اور کچھ لاکھ روپیہ ہے اس کی وہ payment کر چکے ہیں ۔ سپلیمنٹری بجٹ میں تو وہ رقوم ہوں گی جو proposed ہیں اور وہ اس میں نہیں آ سکتیں جن کی ادائیگی ہو چکی ہے ۔ میرا دوسرا نکتہ یہ ہے ۔ پچھلی بار انہوں نے بجٹ کی ڈیمانڈ نمبر ۴۵ میں صفحہ ۳۱۵ پر جلد ۴ بک نمبر ۷ Contingency Item میں ۱۳ کروڑ کی رقم رکھی ہے ۔ Appendix نمبر ۱ اور ۲ کو شامل کیا ہے ۔ ان میں سارے اخراجات دے دیئے گئے ہیں ۔ وہ ۶ کروڑ ۹۳ لاکھ اور ۹۷۳۶۱ روپیہ تھے ۔ یعنی سات کروڑ رقم تھی ۔ اس کی ہی appropriation ہو سکتی تھی ۔

جناب والا ۔ یہ بالکل technical بات ہے کہ appropriation کس طرح کی گئی ہے ۔

Minister of Information : If it is technical you should not be in a hurry. Take your time to explain it properly.

Malik Muhammad Akhtar : I can explain it properly but it requires a whole day.

Minister of Information : Then please do it just now. I withdraw my observation.

Mr. Speaker : No cross talk.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہاں لفظ appropriation استعمال کیا گیا ہے ۔

> "Thus a total excess of Rs. 15 crores is expected to meet the entire expenditure. Accordingly a supplementary appropriation of Rs. 15 crores is presented."

اس کے بعد پھر انہوں نے کیا تماشا دکھایا ہے ملاحظہ فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایک argument کے درمیان ایک اور بات لے آتے ہیں ایسا نہ کریں اپنے arguments کو بالاترتیب پیش کیا کریں ۔

ملک محمد اختر ۔ یہاں appropriation جو کی گئی ہے وہ ۱۵ کروڑ ہے میں پوچھتا ہوں کہ یہ appropriation کہاں سے آ گئی فاضل روپیہ تو سات کروڑ تھا ۔ اسے ۱۵ کروڑ کر دیا ۔ یہ کس طرح ہوا ۔

آرٹیکل (۱) ۴۴ کے تحت وہ صرف proposed رقوم کو سپلیمنٹری بجٹ میں لا سکتے ہیں ۔ یہ appropriation میں غلطی ہے یا ایکشن میں غلطی ہے یا ڈرافٹنگ میں غلطی ہے ۔ پہلے کل ڈیمانڈ ۱۳ کروڑ کی تھی اور سات کروڑ balance تھا ۔ پھر یہ ۱۵ کروڑ کیسے دکھایا ہے ۔ اس کے نیچے ۹ کروڑ اور ہے ۔ کل ۲۴ کروڑ کی رقم دکھائی گئی ہے ۔ یہ ایسی غلطی ہے جو غالباً پچھلے سالوں میں بھی کی گئی ہے شاید اب اس کا shelter لے سکیں ۔

جناب والا ۔ اب مجھے بجٹ manual کا page ۱۱۱ ۔ quote کرنا ہے یہ بجٹ manual کا رول ۱۴ ۔ (اے) ہے ۔

"Expenditure for which no provision has been made in original budget estimates 'current financial year should rarely, if ever, be incurred."

جناب والا ۔ ان کو قرضہ دینا تھا یہ سود calculate کر سکتے تھے یہ foreseen expenditure ہیں ۔ یہ unforeseen expenditure نہیں ہیں ۔

"Expenditure for which no provision has made in original budget estimates, current financial year should rarely, if ever, be incurred."

جناب والا ۔ ان کو رول اجازت نہیں دیتے ۔

"The budget estimates provided for all items of expenditure for the year as far as they can be foreseen."

اور یہی میرا نقطہ نظر ہے ۔

These are foreseen expenses over the interest and purchase of food.

". . . . and within the limits of funds available. Proposals for fresh expenditure not provided for in the estimates during the course of the year are therefore not justified in ordinary circumstances . . . ."

This Sir, is my viewpoint that they are not justified to make expenditure over these two items, which are foreseen items and should not be made unless there are very special reasons, and in this case no special reasons exist because the items are foreseen.

اب یہ کہتے ہیں کہ کن circumstances میں سپلیمنٹری بجٹ لائیں گے۔

"(b) Unavoidable and unforeseen circumstances may, however, sometimes arise in the case of a financial year making it necessary to incur urgently fresh expenditure . . . ."

جناب یہ fresh expenditure نہیں لا رہے ہیں۔

"on sanctioned activities or to incur expenditure on a new service."

There is no new service given in this case.

".....not contemplated in the original budget estimates."

All these items were contemplated in the budget Sir.

"..... In such cases, the procedure for providing the requisite funds is as follows :—

(1) savings in other appropriations by postponement or curtailment of less urgent expenditure included in the same grant ("charged" or "voted" portion, as the case may be) may be reappropriated for the purpose, except when the additional expenditure is on account of a new service."

یہ ۲۴ - کروڑ کا appropriation کر رہے ہیں - جناب والا - اس کے بعد مجھے یہ گزارش کرنا ہے -

"(2) If the above-mentioned course is not possible, a supplementary statement of expenditure should be presented to the legislature ....."

جناب والا ۔ اب مجھے بتائیے کہ جو appropriation یہ کر رہے ہیں سات کروڑ ان کے پاس ہے اور یہ ۲۴ ۔ کروڑ کا appropriation کر رہے ہیں جو یہ سپلیمنٹری بجٹ لا رہے ہیں اس میں proposed expenditure کو لا سکتے ہیں لیکن لا یہ رہے ہیں fresh expenditure کو نیو سروس کو اور unforeseen expenditure کو ۔ جناب والا ۔ میں تین الفاظ پر بڑا زور دوں گا ۔ ایک نیو سروس ۔ دوسرے fresh expenditure اور تیسرا unforeseen expenditure جناب والا ۔ انہوں نے food purchase کے لئے جب پراویژن کیا تھا تو scheduled بینک کے لئے انہوں نے رقم provide کی تھی یہ کہتے ہیں کہ اس رقم کی یکمشت ادائیگی یعنی ۱۰ ۔ کروڑ کی رقم کی ادائیگی کرنی ہے ۔

That is not an unforeseen expenditure. How can they be termed as unforseen expenditure or a fresh expenditure.

اس طرح appropriation کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ appropriation کے لئے ان کے پاس جو طریقہ کار تھا وہ صرف یہ تھا کہ جو رقم ان کے پاس موجود تھی یہ اس کو ہی appropriate کرتے تو جناب والا ۔ میری یہ گزارش ہے کہ میں کچھ پڑھ دوں ۔ پھر تیسری غلطی انہوں نے اور کی ہے :-

"Re-appropriation is not permissible.

(a) from one grant to another ; or

(b) within a grant ;

(i) after the close of the financial year ;

(ii) from a votable allotment to a "charged" allotment or vice versa ;

(iii) from any sub-head which takes credit for probable savings until sufficient savings to cover that credit have been surrendered to the Finance Department ;

(iv) to increase the expenditure on an object, if the expenditure originally proposed has been reduced by the Legislative Assembly."

جناب والا ۔ اس میں صرف یہ ہے کہ ایک گرانٹ سے یہ دوسری گرانٹ میں نہیں جا سکتے ۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا اور صرف یہ پڑھوں گا ان کی جو wording ہے ۔

"Thus a total excess of Rs. 15 crores is expected to meet the expenditure, Supplementary appropriation of the Rs. 15 crores is presented."

اس طرح آگے انہوں نے کہا ہے حصہ ۲ ۔

"Thus a net excess of Rs. 9,52,45,300 is expected to be the entire expenditure. Accordingly a supplementary appropriation of Rs. 9,52,45,300 is presented."

مجھے اس میں غلطی نظر آتی ہے سابق طریقہ کار کیا ہے میں، ایجنڈا یا books سے اس کو پیش کرتا ہوں ۔

When I get the agenda, I get the books.

ان کے کنٹرول کرنے کے بعد جو میرے پاس اعتراضات ہیں وہ میں ابھی نہیں کہتا ہوں ۔ اب مجھے جناب والا ۔ یہ گزارش کرنا ہے کہ یہ entire wording جیسا خواجہ صاحب نے promulgation اور enforcement کے الفاظ پر کہا تھا اگر ان کے اس ریزولیوشن کو اس فارم میں پاس کر دیا جائے جو انہوں نے propose کیا ہے ۔

Mr. Speaker : There was no resolution before the House.

Malik Muhammad Akhtar : Anyhow, Sir, whatever is on the agenda.

appropriation ۲۴ - کروڑ کا یہ نہیں کر سکتے اور نہ یہ ایک مد کا روپیہ دوسری مد میں appropriate کر سکتے ہیں اور نہ یہ foreseen expenditure کو لا سکتے ہیں - یہ صرف fresh expenditure نیو سروس اور unforeseen expenditure کو لا سکتے ہیں - میں جانتا ہوں کہ یہ shelter لیں گے کہ یہ لایا جا سکتا ہے اور سپلیمنٹری بجٹ لایا جا سکتا ہے لیکن جناب والا - ۴۴ (۱) کا جو پراویژن ہے وہ آرٹیکل ۴۲ - سے over ride ہو جاتا ہے - in case of foreseen expenditure unforeseen expenditure یہ in case of unforseen expenditure نہیں ہے اور appropriation کا لفظ جو انہوں نے استعمال کیا ہے نہ وہ درست ہے -

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I would like to say something on this point of order.

میں اس قانونی نکتہ کی ایک حد تک حمایت کروں گا - اور اپنی جانب سے اس قانونی نکتہ میں اضافہ بھی کروں گا - جناب والا - محترم وزیر خزانہ نے ہمارے سامنے جو سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا ہے مجھے اس پر قانونی اعتراض یہ ہے کہ یہ سپلیمنٹری بجٹ نہیں ہے جس شکل میں اسے پیش کیا گیا ہے یہ excess بجٹ ہے جو آئین کے آرٹیکل ۵۵ (۲) کے تحت آتا ہے جناب والا - یہ excess بجٹ سٹیٹ منٹ نہیں اس کا nomenclature غلط ہے اس لحاظ سے یہ زیر بحث نہیں آ سکتا - جناب والا - مجھے آئین کے ان دونوں paras کو پڑھنا ہوگا اس باب کو ظاہر کرنے کے لئے ان دونوں قسم کے بجٹ سٹیٹ منٹ میں کیا فرق ہے -

Article 44 (1) of the Constitution says—

> "If, in respect of any financial year, it is found that the amount authorised to be expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose is insufficient, or a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure, the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out the proposed additional expenditure."

سپلیمنٹری بجٹ ان اخراجات کے لئے پیش کیا جا سکتا ہے جن کے متعلق ابھی تجویز کرنا ہو کہ ہم یہ اخراجات کرنے والے ہیں یا آئندہ کریں گے ۔ لیکن اس آرٹیکل کے پارٹ (۲) میں دوسری صورت ہے :-

> "If, in respect of any financial year, it is found that money has been expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose and that expenditure is in excess of the amount authorised to be expended for that purpose for that year, the President shall cause to be laid before the National Assembly an Excess Budget Statement setting out the excess expenditure."

جناب والا ۔ یہ جو خرچہ انہوں نے بلا منظوری اس ایوان کے سال رواں میں خرچ کیا ہے یا خرچ کر چکے ہیں اگر اس کے متعلق وہ منظوری لیتے تو وہ excess budget statement کی شکل میں اس ایوان میں پیش ہوتی ۔ جناب والا ۔ یہ متعلقہ آرٹیکل کے پیراگراف ایک اور دو میں فرق ہے تو یہ کیسے معلوم ہو کہ گورنمنٹ ان رقوم کو خرچ کر چکی ہے یا مستقبل کے اخراجات کے لئے گورنمنٹ یہ رقوم مانگ رہی ہے اس امر کا پتہ

explanatory notes سے ظاہر ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ ان explanatory notes کے متعلق بھی مجھے سخت اعتراض ہے نہ ان کا کوئی سر ہے اور نہ کوئی پاؤں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ notes اس شکل میں اس لئے تحریر کئے گئے ہیں تاکہ اس اسمبلی کو پتہ ہی نہ چلے کہ یہ رقوم کیوں اور کہاں خرچ ہو رہی ہیں ۔ جناب والا ۔ صفحہ ۲ کو دیکھئے ۔

"The provision of Rs. 75 crores thus made in the Budget Estimate, 1966-67 has proved in-sufficient in the light of payments made . . . . ."

یہ دیکھا جائے گا کہ گورنمنٹ کے لئے ۷۵ کروڑ روپیہ ناکافی ثابت ہوا ہے جس کی یہ ادائیگی کر چکے ہیں ۔

" . . . . so far and those anticipated during the remaining period of the current financial year. Thus a total excess of Rs. 15 crores is expected to meet the entire expenditure."

آپ نے جو زبان استعمال کی ہے وہ حد درجہ مبہم ہے لیکن آج کے بعد یہ کہیں گے کہ انہوں نے اسمبلی کو سب کچھ بتا دیا تھا ۔ اور پھر جناب پیراگراف ۲ کو غور فرمائیے ۔

"While framing the Budget Estimates, 1966-67 it was assumed that there would be large stocks in hand during the year which would not permit the repayment of the outstanding food advance of Rs. 10 crores drawn from the scheduled banks . . ."

جناب والا ۔ ان کا خیال تھا کہ ہم ۱۹ کروڑ ۵۲ لاکھ ۴۳ ہزار علاوہ ۱۰ کروڑ روپیہ قرضہ کے جو خوراک کے سلسلے میں برداشت ہوا تھا ۔ اسکو ادا کر سکیں گے ۔

"....But actually most of the stocks were lifted which enabled not only repayment of the outstanding amount of Rs. 10 crores but a sum of Rs. 35 lacs obtained during the year was also repaid."

تمام قرضہ جات past tense میں تحریر ہیں یعنی گورنمنٹ ۱۰ کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ کی ادائیگی کر چکی ہے مگر اس کی منظوری گورنمنٹ نے اس ایوان سے حاصل نہیں کی ۔ منظوری ۹ کروڑ ۵۲ لاکھ اور تین صد روپیہ تک تھی ان کا خیال تھا جیسا کہ پیراگراف ۲ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ یہ ادائیگی باقاعدہ نہیں کر سکی اس کی منظوری اس ایوان سے حاصل نہیں کی ۔ اسی وجہ کی بنا پر یہ ہوا کہ عوام بھوکے مر رہے ہیں ۔ سارے کا سارا نقد روپیہ قرضے کی ادائیگی میں دے دیا ۔ یہ ادائیگی نہ صرف ۱۰ کروڑ روپیہ کی تھی بلکہ ۳۵ لاکھ روپیہ کی بھی تھی جو گورنمنٹ نے برداشت کئے تھے اور اس سے جو زائد روپیہ ان کے پاس تھا وہ بھی قرضہ کی ادائیگی میں دے دیا گیا خیر یہ بات تو ماضی سے تعلق رکھتی ہے ۔ آئندہ ہم اس چیز کو برداشت نہیں کریں گے شق ایک اور دو میں یہ فرق ہے ۔ مطالبہ زر نمبر ۱ کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ یہ الفاظ کسی طرح بھی یہ امر ظاہر نہیں کرتے کہ ادائیگی ابھی ہوئی ہے ۔ اگر ان الفاظ کا مطلب یہ نکل سکتا ہو تو یہ سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ تو ہو سکتی ہے لیکن ۱۰ کروڑ ۳۵ لاکھ کی رقم تو ادا کی جا چکی ہے اس کا کس طرح حساب ہو گا ۔ آپ ۹ کروڑ ۵۲ لاکھ ۳۰۰ صرف کر چکے ہیں اس لئے یہ رقم کسی صورت میں بھی سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ میں شامل نہیں ہو سکتی ۔ یہ رقم البتہ excess budget statement میں شامل کی جا سکتی ہے جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں اور اس کے متعلق جناب والا ۔ میں ایک رولنگ بھی پیش کروں گا ۔

Page 99, Decision No. 150.

> "On a motion for a supplementary demand under Railways (Appropriation from Depreciation Fund), the President pointed out that for monies already spent motions in that form should not be made."

Note the words, Sir, "for monies already spent motions in that form should not be made."

> "Sir George Rainy explained that that had been the usual practice and that the greater part of the supplementary demand asked for had already been incurred.
>
> The President thereupon observed :
>
> > 'I think the Honourable Member will agree with me when I say that if money has been spent already in excess of the grant voted by this Assembly, the Government can only come by way of a motion for excess grant. That is, as I understand, the right parliamentary procedure. However, as the Honourable Member points out this practice has been in vogue for the last few years. I do not wish to raise any objection at this stage, but will see that the procedure is regularised in future'."

اور جناب والا ۔ میں نے جو دلائل آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں ان سے یہ رولنگ پوری طرح منطبق ہے یہ موجودہ ضمنی بجٹ ایوان میں پیش نہیں ہو سکتا اور نہ اس پر کوئی بحث ہو سکتی ہے میں جناب والا ۔ یہ عرض کروں گا کہ اس کو ایوان سے باہر کر دیا جائے ۔ میرا خیال ہے کہ جناب وزیر خزانہ کو مہلت دی جائے کہ وہ دوبارہ اس بجٹ سٹیٹمنٹ کو اپنے محکمہ

سے درست طور پر تیار کرائیں ۔ آئین کے مطابق سال رواں کے بجٹ سے زائد جو رقوم خرچ ہو چکی ہیں وہ سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ کی شکل میں ایوان میں پیش نہیں ہو سکتیں ۔ البتہ excess Budget statement کی صورت میں ایوان میں پیش کی جا سکتی ہیں ۔ لہذا موجودہ ضمنی بجٹ خلاف آئین ہے ۔

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : To begin with, that is not a demand.

Khawaja Muhammad Safdar : Then what is it?

Minister of Finance : This is charged.

Khawaja Muhammad Safdar : Every demand is either charged or new expenditure or expenditure other than the new expenditure. Please correct yourself.

Minister of Finance : You just interrupted me in the middle.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order.

Mr. Kirmani has stated that this is charged and I would like to say that this is a charge of the Light Brigade.

Mr. Speaker : It is not a point of order.

Minister of Finance : As I was submitting it is not a demand and, as such, it is a charged item. We have not come to the House for any sanction.

Mr. Speaker : Then why has his Department written Demand No. Nil ?

Minister of Finance : I am saying it is 'charged'. There is no question of getting sanction from the House.

Mr. Speaker : In that case what was the use of using these words—

'Demand No. Nil. Demand No. Nil'

Minister of Finance : They have mentioned the word 'charged'. This is only for the information of the House.

Mr. Speaker : If it is not a demand then what was the fun in writing these words—

'Demand No. Nil. Demand No. Nil'

Minister of Finance : I think it is a nill demand. It is a prescribed form.

Mr. Speaker : It is a demand but not numbered in the original budget.

Minister of Finance : 'Nil' means that it is no demand.

Mr. Speaker : Then the words should not have been used like this—

'Demand No. Nil'.

They should have been simply written 'New Expenditure'.

Minister of Finance : When we say 'Demand No. Nil', it means that it is not a demand.

Mr. Speaker : No. There are specific numbers for the grants which are approved by the Legislature during the passing of the Budget.

Minister for Finance : If there would have been a demand they would have given the number,

Mr. Speaker : I gather from this that this particular item has not been included in a particular demand which was granted by the Assembly during the discussion on the approval of the Annual Budget.

Minister for Finance : It has been a demand though we have stated this that demand No. . . .

Mr. Speaker : But 'Nil' means that it is no Demand.

Minister for Finance : So Sir, this is only for the information of the House.

Mr. Speaker : What is the significance of writing this word?

Minister for Finance : It is not a demand; it is a question of interpretation and it is wrong practice so far as it is concerned. I would like to be corrected if there is any other way of describing it. The House can enlighten us.

Now Sir, the question is that it is not a question of excess as has been suggested. The Member is quoting Article 44 (2) which says :

> "(2) If, in respect of any financial year, it is found that money has been expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose and that expenditure is in excess of the amount authorized to be expended for that purpose for that year, the President shall cause to be laid before the National Assembly an Excess Budget Statement setting out the excess expenditure."

The excess expediture which arises after the whole budget has been processed by the Standing Committee on Accounts and also by the officials of the Accountant General's office, then we will see that this is an excess and of what we are authorised and what we have spent and it is just a question of revised estimates.

Mr. Speaker : But the words are :

> "(2) .. , in respect of any financial year, it is found that money has been expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose and that expenditure is in excess of the amount authorised to be expended for that year, the

> President shall cause to be laid before the National Assembly an Excess Budget Statement setting out the excess expenditure."

Does the Minister mean that the expenditure can now be placed before the House.

Minister of Finance : Yes Sir, it is only after it has passed all the processes and it is that we have spent more we were authorised, and then we have to bring it to the House in the form of an excess Budget Statement. It is revised estimate, nothing more nothing less. It is just possible that there may be an excess or may not be an excess tomorrow. But 'Actuals' will be available after some time.

Mr. Speaker : But is it not a mixture of excesses ?

Minister of Finance : It is proposed like this, therefore it is only like this that this amount will go this way or that way, and we have given revised estimate. So I think there is nothing wrong with it. It is amply covered by article 44 (1),

> They have laid much emphasis on the word "proposed" as it appears like this :
>
> "..., it is found that the amount authorised to be expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose is insufficient, or a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure, the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out the proposed additional expenditure."

Now Sir, before we make any payment, we must propose it in the form of revised estimates. Nothing more, nothing less. This is what we intend to propose.

Mr. Ahmedmian Soomro : Has this already been done ?

Minister for Finance : No it is not expended in the sense it is mentioned in Article 44 (2) ; it is what we intend to do.

Mr. Speaker : The Government has already spent certain amounts.

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir, it is just .....

Mr. Speaker : Has the Government not spent certain amounts in excess of the Grants ?

Minister for Finance : It is, Sir, just an Appropriation ; it is not actual spending in excess. It is not that ; it is an adjustment.

Mr. Speaker : Will the Minister please refer to page 2 of the State ment ?

It reads :

> " , . . . The provision of Rs. 75 crores thus made in the Budget Estimate, 1966-67 has proved insufficient in the light of payment made so far . . . .

Minister for Finance : Payments proposed to be made, Sir.

Mr. Speaker : The Minister means to say that they have still to make the payment.

Minister for Finance : Not made the payment in which sense they are understanding it (*laughter*).

Khawaja Muhammad Safdar : Then Sir, there is some other sense with the Minister but it is common sense with me.

Minister for Finance : Sir if you look at the following words which are :

> " . . . . and those anticipated during the remaining period of the current financial year,"

That means two things, first, the amounts already spent and second, which are to be spent. As a matter of fact, the amount which is earmarked for this particular purpose has been misunderstood as "Actual Demand" by my friends sitting on the other side.

Mr. Ahmedmian Soomro : It may be clarified here. The Minister, Sir, points out two things, i.e. "in the light of payments made so far" and "those anticipated" it may be stated whether actuals have been made or not.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہی نہیں حضور والا کہ پیرا (۱) کا یہ مطلب ہے کہ نہیں میرا تو انحصار پیرا (۲) پر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسے آپ کس طرح construe کرتے ہیں ۔

> ". . . . . Rs. 75 crores thus made in the Budget Estimate, 1966-67 has proved insufficient in the light of payments made so far, . . ."

How would the Member interpret these words ?

خواجہ محمد صفدر ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں جناب ۔ لیکن محترم وزیر خزانہ کی کوئی اور interpretation ہے ۔ وہ دور کی کوڑی لے آئے ہیں ۔

Mr. Speaker : We should have a clear-cut statement whether the same has been made or not.

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا ان کا جواب جاری ہے جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو consult کرنے جا رہے ہیں کیا آپ ان کی موجودگی میں فرمانا چاہتے ہیں ؟

It would be better if the House is adjourned for half an hour. Let the Finance Minister have consultations with his Department and clear the position.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir.

Mr. Speaker : The House is adjourned for half-an-hour to meet at 10.50 a.m. again.

The Assembly then adjourned for thirty minutes.

The Assembly met at 10.50 a.m. Mr. Speaker in the Chair.

Mr. Speaker : Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - محترم وزیر خزانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لفظ charge جو زیر بحث ہے اسے demand نہیں کہا جا سکتا اسے لفظ charge سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے - میری رائے میں جناب وزیر خزانہ غلط فہمی کا شکار ہیں حقیقت یہ ہے کہ فائننشل matters میں ہر کوئی رقم جو کسی محکمہ کے اخراجات کے لیے بجٹ میں شامل کی جائے اسے demand کہتے ہیں اور اس demand کے تین حصے ہو سکتے ہیں ہو سکتا ہے کہ کسی demand میں تینوں حصے شامل ہوں ہو سکتا ہے کہ دو حصے شامل ہوں اور ہو سکتا ہے کہ ایک حصہ شامل ہو اور اول charged expenditure جس کا ذکر جناب وزیر خزانہ نے فرمایا ہے دوسرا حصہ کسی مطالبہ زر میں other than new expenditure کا ہو سکتا ہے اور تیسرا وہ new expenditure کا بھی شامل ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ موجودہ demand میں ہے کہ مطالبہ زر صرف charged expenditure پر مشتمل ہو - باقاعدہ دونوں حصے اس مطالبہ زر میں نہ ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ کسی محکمہ کے مطالبہ زر میں صرف new expenditure ہو باقی دو حصے نہ ہوں اور کسی مطالبہ زر میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ other than new expenditure ہو اور charged اخراجات نہ ہو - اس لیے ان کا یہ ارشاد فرمانا کہ یہ demand نہیں ہے بلکہ charged expenditure ہے یہ درست نہیں ہے - میں نہایت ادب سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اپنی اس پوزیشن کا review فرما لیں -

جناب والا ۔ جہاں تک ان کے دوسرے پوائنٹ کا تعلق ہے انہوں نے دراصل اس کی وضاحت نہیں کی جب وہ وضاحت کریں گے تو میں عرض کر سکوں گا ۔ جو فقرے ماضی کے صیغے میں تحریر کیے ہیں ان سے مستقبل کے صیغے کا کیسے مطلب نکالا جاوے ۔ در اصل اس سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹ منٹ میں جو سیدھی سادی زبان استعمال کی گئی ہے میں تو صرف اسی کے متعلق ہی عرض کر سکتا ہوں مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ فن بطن شاعر کیا ہے یعنی اس کے مصنف کے پیٹ میں کیا ہے ۔ میں تو اسی کے متعلق عرض کر سکوں گا جو ان سطور میں درج ہے اور پھر اگرچہ یہ تکرار ہو جائے گی ۔ میں نے اس کے متعلق کہہ دیا ہے اور میری رائے ہے کہ پارٹ ۲ ۔ صفحہ ۲ ۔ کے کوئی دوسرے معنی یا اس کا کوئی اور مفہوم نہیں ہو سکتا اور ان الفاظ کو دوسرے معنی نہیں پہنائے جا سکتے کہ یہ ۱۰ کروڑ ۳۵ ۔ لاکھ روپے کی رقم صرف کر دی گئی ہوئی ہے ۔ اس کے علاوہ جناب والا آرٹیکل ۴۴ ۔ کے حصہ (۱) اور (۲) میں بین فرق ہے اور فرق یہ ہے کہ اگر آپ کو ابھی خرچ کرنا ہے اور اس خرچ کی منظوری آپ کے پاس نہیں ہے تو اس کو آپ سپلیمنٹری بجٹ کی صورت میں پیش نہیں کر سکتے اگر آپ کو اس سال میں جس قدر رقم دی گئی تھی وہ خرچ کرنے کے علاوہ آپ نے اس کے علاوہ بھی کوئی رقم خرچ کر لی تو اس صورت میں excess statement کی شکل میں ایوان کے سامنے بجٹ پیش کرنا ہو گا ۔ میری رائے میں جیسی کہ موجودہ صورت ہے اس میں دونوں قسم کے اخراجات کو ملا دیا گیا ہوا ہے سپلیمنٹری ڈیمانڈ کی شکل میں جو مطالبہ زر پیش ہو سکتا ہے وہ بھی موجود ہے اور جو excess statement کی شکل میں پیش ہونا چاہیئے وہ بھی موجود ہے ۔ اس لیے وزیر خزانہ ایوان سے سہات حاصل

کر لیں ۔ معمولی بات ہے ۔ اور اس بجٹ کو درست طور پر ایوان کے سامنے پیش کریں ۔

Sir, I refer to 45 (4) which reads :

> The statement of expenditure referred to in clause (3) of this Article may be included in a Supplementary Budget Statement for the relevant financial year and, in that event, to the extent that the expenditure so included is also specified in the Schedule of Authorized Expenditure that relates to that Supplementary Budget Statement, the expenditure shall be deemed to have been made under the authority of that Schedule and not under the authority of the contingency item.

جناب سپیکر ۔ ایک اور نکتہ ہے جو میں عرض کر دوں یعنی آرٹیکل ۴۵ (۴) ان کے راستے میں حائل ہوتا ہے تو اس کا جواب اگر یہ دیدیں تو ٹھیک ہو گا ۔ ۔ ۔ ۔

> "While framing the Budget Estimates, 1966-67 it was assumed that there would be large stocks in hand during the year which would not permit the payment of the outstanding food advance of Rs. 10 crore drawn from the scheduled banks.

تو یہ انہوں نے کہا کہ ۲۴ کروڑ کی رقم ہماری approximate cost item ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی عبارت سراسر inconsistent ہے ۔ اس کو آرٹیکل ۴۵ (۴) کے ساتھ کر دیں تو شائد جو ان کی نظر میں اخراجات ہیں وہ نہ کریں تو میں صرف ایک اور لائین refer کرتا ہوں وہ یہ ہے جناب والا صفحہ ۲ پر ۔

> "either payments have been made or payments are proposed to be made."

تو جناب والا یہ ۱۰ کروڑ کی ادائیگی کر چکے ہیں اس کے متعلق اگر وہ سٹیٹمنٹ کرنا چاہیں تو محتاط ہو کر کریں کیونکہ ہمارا رول کہتا ہے کہ ادائیگی ہو چکی ہے اور یہ دونوں اخراجات mixed ہیں ۔

contrary to the Constitution, contrary to the provisions of the Budget Manual.

اس کے علاوہ جناب سپیکر contingency کی جو term استعمال کی گئی ہے اور جو میں نے آرٹیکل ۵۴ (۴) پڑھا ہے وہ اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس طرح سے رقم کی appropriation کریں اور اس تمام عبارت کا ہر فل سٹاپ اور کاما جو یہ سارا صفحہ ۲ پر ہے وہ تمام کا تمام inconsistent ہے اور contrary to provisions ہے اور آئین کے بھی خلاف ہے ۔ Parliamentary Budget Manual کے متعلق میری گزارش ہے اور جیسا کہ قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے اور انہوں نے اس جگہ کھڑے ہو کر تسلیم کیا ہے ۔

"Why does'nt he correct the statement and we can have an afternoon sitting for that."

جناب سپیکر ۔ ہمیں اور کوئی اعتراض نہیں صرف اس چیز کو correct کر دیجئے اور اگر ایسا کر دیا جائے تو میں نہایت مشکور ہونگا ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad II) : May I make a brief statement? Sir, under Article 44 (1) there is no doubt that there is provision that in a supplementary budget statement in cases where it is found that the amount to be expended from the Consolidated Fund is insufficient ..and under sub-Article (2), in case it is found that the money has been expended from the Consolidated Fund for a particular purpose and that expenditure is in excess of the amount

authorized to be expended for that purpose for that year, the President shall cause to be laid before the National Assembly an Excess Budget Statement setting out the excess expenditure.

Of course in the present case there is no doubt that this is a charged expenditure. Therefore under Article 41 it is not liable to be voted upon by the House. It is simply to be laid before the House and discussed. We have no right to vote on it

Before we hear the Finance Minister I feel that this statement that has been placed before us instead of being designated as the Supplementary Budget Statement should have been designated as "Excess Budget Statement" as the amount expended has exceeded the authorized amount.

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, three points have been raised and, therefore, I am afraid. I have to stick to my previous position.

Now, Sir, the Leader of the Opposition has said that it is also a Demand and even charged items can be discussed under the heading 'Demand'. I respectfully submit that this is not the correct position. That is why in column 'Demand' we have said 'Nil'. That means, it is not a Demand. The position is that when an item (expenditure) is charged then this House has no right to vote-neither against nor in favour. The position is that you can only discuss it.

Now, what is a Demand for Grant? A Demand for Grant is a proposition made to the Provincial Assembly on the recommendation of the Governor for appropriation of a certain sum out of the Provincial Consolidated Fund and shall be deemed to have been granted under Article 41 read with Article 89 of the Constitution. So, once you say, it is a Demand this means that the decision of the Assembly becomes essential .

Khawaja Muhammad Safdar : No, no.

Minister of Finance : It is a strange way of arguing that what you say is correct and what others say is not correct. I have heard your point of view with patience and I am still of the view that what I said was the correct interpretation.

Now, Sir, it is not a Demand. When you say it is a Demand then the decision of the Assembly is a must. In this case it is charged expenditure. It is only for the information of the House and discussion thereon. Therefore, the Department of Finance was justified in saying 'Demand No : Nil'. You cannot conceive of any Demand and not give its number. It is not a Demand because no decision of the Assembly is needed on it. This is with regard to the first objection.

With regard to the second objection. Much has been said that the money has already been spent and it is only the money which is proposed to be spent can form the subject matter of a Supplementary Budget Statement. I agree in principle, I do not differ from that. But the factual position is that this ten crores was financed by Scheduled banks for the year 1965-66 and that money was paid back. We have come for more finances for the year 1966-67. When we framed the original Budget Estimates we thought we would not be in need of getting advances from the scheduled banks to the tune of ten crores because we thought that the food position will remain satisfactory and we would not be called upon to dispose of our stock and we need not get more advances from the banks. But because of the shortage of food, we had to dispose of the stocks and then we paid for the amount which we got from the banks in the year 1965-66. We are not coming for that amount now. We are saying that we want an advance to the tune of Rs. ten crores from the scheduled banks for the current year, which is, of course, not being paid now. The money, which was paid back, was ten crores of rupees of the year 1965-66.

Mr. Speaker : When was it paid?

Minister of Finance : During the year, but we had authority previously in the 1965-66 budget. A provision was made in the budget of 1965-66 Those advances are paid back ..

Mr. Speaker : The Government paid ten crores on the authority of the budget sanctioned for 1965-66.

Minister of Finance : Yes Sir. Now we are asking for ten crores of rupees. We should have but we thought situation would not arise, but subsequently for no fault of ours we had to sell our stocks of food and paid back the amount to the banks. Then we wanted a fresh amount of ten crores of rupees for the current year.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order, Sir.

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat.

Minister of Finance : It is a very delicate matter. Now that the ground has been taken away from your feet, you are interrupting me. I am trying to explain my point of view to Mr. Speaker in a very humble way.

Sir, this ten crores of rupees have not been paid so far. A provision is being made for the time being ..

Khawaja Muhammad Safdar : This amount has not been paid so far?

Minister of Finance : I again repeat for the Leader of the Opposition. The payment is *vis-a-vis* the advance got in the year 1965-66, for which a provision was made in the budget estimates for 1965-66. In 1965-66 no payment was made. As a matter of fact, for the first time we want a loan to the tune of ten crores of rupees from the scheduled banks.

Khawaja Muhammad Safdar : You are demanding a loan.

Minister of Finance : For taking an advance from the banks. So it will be spent later on, and then we will come to the Assembly to say that we have spent them.

Mr. Speaker : So far as the ten crores of rupees are concerned, the Government want this to make the payment.

Minister of Finance : Yes Sir.

Mr. Speaker : What about Rs. 35 lakhs?

Minister of Finance : This was brought in the current year. The moment ten crores of rupees are advanced to us, we will make adjustments, because no provision was made in the beginning in this year when the budget proposals were formulated for this particular amount. We will make adjustments Sir.

Mr. Speaker : This is the position; the Finance Minister will make the adjustment. A sum of Rs. 35 lakhs obtained during the year was also repaid.

Minister of Finance : As a matter of fact what happened was that, as I stated earlier, in 1965-66 budget estimates we made a provision for taking advances from the scheduled banks to the tune of about ten crores of rupees-we are authorised to take advances upto twenty crores of rupees from the scheduled banks and the Central Government has already written on our behalf. We took ten crores of rupees in 1965-66 and stocks were there. We, in the beginning of this year. thought that we will not be requiring another advance or more loans from the banks. So we did not make any provision while we presented the budget, but what actually happened was that the circumstances arose and we disposed of and sold those stocks and made the payment of ten crores of rupees to the banks, of which a mention was made in the budget estimates of 1965-66. Since we needed more money and a new situation has arisen, therefore, we have come now to tell this House that we are going to take advances from the commercial banks to the tune of ten crores during this current year.

Mr. Speaker : Could the Government make the payment of ten crores of rupees, which was sanctioned in 1965-66, out of the funds for 1966-67?

Minister of Finance : This is not the position, Sir. The payments are being made out of the funds of 1965-66. This is a new advance being sought in the year 1966-67. It should have been sought in the beginning while we are seeking it at the late end of the year. We have yet to spend this money by way of making payment back to the banks. So no payment has been made.

Mr. Speaker : So far as the spending of ten crores of rupees is concerned, the authority of spending was the budget approved in 1965-66, and the approval of that budget for 1965-66 the Government is using as a sanction for spending this amount out of the funds for 1966-67.

Minister of Finance : For the ten crores of rupees, which we got from the scheduled banks, a provision was made in the year 1965-66 budget. Now, Sir, you got it in that year. The payment could be made in that year or could be made later on.

Mr. Speaker : The Government did not pay it.

Minister of Finance : We did not pay it. We paid that amount this year.

Mr. Speaker : Was that amount printed in the current year's budget?

Minister of Finance : There was no occasion for it. This was the amount which related to 1965-66. So the amount, which was authorised by us during that period, we have to spend it.

Mr. Speaker : When the Government did not make payment in the year 1965-66 and there was the budget for the next year 1966-67, the Government should have provided that amount in the budget 1966-67.

Minister of Finance : If we had, Sir, we would not have come here now.

Mr. Speaker : That amount has not been included in the current year's budget.

Minister of Finance : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Now the Government is spending from the current year's budget on the authority of the previous year's budget.

Minister of Finance : No Sir, that is not the position. What actually happened was-let me explain again.

Mr. Speaker : This is a technical matter and we may be putting some questions to the Minister.

Minister of Finance : I am very much clear in what I am saying. It is for you to accept my point of view or not.

مسٹر سپیکر ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس ایوان میں آپ ممبر صاحبان کی جانب سے ہمیں guide کر سکتے ہیں ۔ اس لئے یہ محسوس نہ کیجئے گا ۔

Minister of Finance : I will welcome it.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order Sir.

عذر گناہ بد تر از گناہ

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Minister of Finance : I again repeat Sir. In the 1965-66 budget, a proposal was made to the effect that a sum to the tune of ten crores of rupees would be taken from the banks, and we took that amount of ten crores. We had a stock purchased that we pledged with the banks. Now, the amount, which we received after selling the stocks, was given to the banks not from this year's budget ; kindly appreciate that. I am quite clear. In 1965-66 a provision was made that we had authority to take advances from the scheduled banks to the tune of Rs. 20 crores at a time and the Central Government had guaranteed on our behalf. Now, Rs. 10 crores were taken and we purchased the stocks.

They were pledged with the banks and instead of paying that amount in that very year what we did was that the stocks were sold to the people and the money was received from the people and that money was paid to the banks.

Khawaja Muhammad Safdar : Under what authority?

Minister of Finance : You had to pay because the provision was there. This was charged.

Khawaja Muhammad Safdar : Budgetory authority?

Minister of Finance : Budgetory authority was 1965-66. So, the amount was not taken from the current year. It was the amount which was received after selling the stock which was pledged with the banks.

Mr. Speaker : Should it not have been included in the current budget?

Minister of Finance : The payment in that respect is mentioned and, therefore, this was the reason that in the beginning when we presented the budget in 1966-67 we did not feel the necessity of getting further loans or advances from the banks. We thought that we had already got Rs. 10 crores and the stocks were there and, we hoped, the food situation would not deteriorate and there will be hardly any need for us to sell those stocks. We ordinarily get these advances from the banks in order to purchase food-grains. Now, Sir. the food situation deteriorated, as you are well aware, and we had, perchance, to sell those stocks. We sold them. and then we got the money from the people who purchased from us, because that money was to be given to the banks.

Mr. Speaker : The Government must have anticipated the disposal of those stocks.

Minister of Finance : We genuinely thought that that situation won't arise. Now, during the current year, when we disposed of the stocks, we

felt that we should get more advances from the banks for this purpose and now that matter is being discussed and that amount has not been repaid so far. This supplementary budget relates to 1966-67. So, in the 1966-67 supplementary budget Rs. 10 crores will be taken from the banks and then after getting the stocks and selling them, the payment will be made. Therefore. it is a proposed expenditure and not expenditure actually incurred. It is not the actuals that is before the House. Therefore, deliberate confusion has been created by the Leader of the Opposition, though he is within his rights to say whatever he wants to say. We cannot stop him. Therefore, this is the second point.

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب پوزیشن یہ ہے کہ ۱۰ کروڑ روپیہ آپ نیا خرچ کریں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ خرچ کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن آپ ۱۰ کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ مانگ رہے ہیں ۔ یہ کس چیز کے لئے ہے ۔

Thus the revised estimates result in a net excess of Rs. 10,35,00,000.

Minister of Finance : This amount will be adjusted during the current year after we get the loans from the banks and we hope to get them.

Mr. Speaker : But the words are—

> ". . . a sum of Rs. 35 lac obtained during the year was also repaid."

Minister of Finance : With regard to Rs. 10 crores the position is very clear. Now, because it relates to the previous .....

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ۱۰ کروڑ کے متعلق تو فرما دیا ہے کہ اس سال نیا خرچ کریں گے لیکن ۳۵ لاکھ کے متعلق بھی فرما دیجئے ۔

Minister of Finance : We can take loans to the tune of about Rs. 20 crores normally. Now, we are asking for 10 crores and we will adjust this sum of Rs. 35 lac from the advance which will be made, in due course, to the Government.

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا خیال ہے ۱۰ کروڑ ۳۵ لاکھ آپ خرچ کریں گے ۔

Minister of Finance : No, Sir. Not more than Rs. 10 crores. This Rs. 35 lac will be adjusted from that Rs. 10 crores.

Mr. Speaker : "Thus the revised estimates result in a net excess of Re. 10,35,00,000."

Minister of Finance : The position is that in the year 1966-67 we had stock of foodgrains which, we thought, we would not be able to sell but, however, we were able to sell the stock and therefore paid back the loans taken from the banks in the previous year.

Malik Muhammad Akhtar : On a humble point of order.

Mr. Speaker : There is no humble point of order. It is always a very forceful point of order.

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی سنیں ۔ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر ہو رہی ہے ۔ کیا آپ اپنے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر کر رہے ہیں ؟

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ۱۰ کروڑ کا غلہ فروخت کر دیا ہے ۔ یہ رقم کہاں گئی ۔ اس نقطہ کے متعلق بھی وضاحت فرمائیں ۔

Minister of Finance : This is what I have to say. The third point was with regard to Article.....

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب ۔ ۳۵ لاکھ کے متعلق آپ نے کچھ نہیں فرمایا ۔

Minister of Finance : I have submitted that the process of buying and selling is a continuous one. Now, with regard to Rs. 35 lac I would submit that we purchased and we made the payment. Now, we will adjust it. We cannot take more than Rs. 10 crores advances. It is a matter of minor adjustment; nothing more and nothing less, and no undue importance should be attachedto it.

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب اس کے متعلق بھی کچھ فرمائیے گا ۔

On page 2 of the Statement it is giveu —

> "The provision of Rs. 75 crores thus made in the Budget Estimate 1966-67 has proved insufficient in the light of payments made so far and those anticipated during the remaining period of the current financial year."

What does the Minister say about it?

Minister of Finance : The State Bank are our bankers and our ways and means position is controlled by them. Now, Sir, the bank has accorded us sanction that upto Rs. 75 crores advances can be made, if need be. Ordinarily, we don't require it but supposing we need it then the State Bank is always ready and willing to give it during the current year. Some times we take money from the bank and we pay it back to the State Bank. We have given back money to the bank to the extent of Rs. 15 crores. Again it is a matter of adjustment. Nothing has to be paid. I make a categorical statement that nothing has to be paid.

Mr. Speaker : Nothing has been paid or nothing is to be paid?

Minister of Finance : Nothing has been paid by way of excess. I mean more than Rs. 75 crores. Nothing excess has been paid.

Mr. Speaker : Nothing excess has been paid?

Minister of Finance : We anticipate it and we have .....

Mr. Speaker : Fifteen crores to be paid.

Minister for Finance : We are anticipating.

Mr. Speaker : Should we then presume that the entire figure that has been given in this Budget ought to be paid, i.e. has not been paid so far.

Minister for Finance : Yes Sir, not been paid so far.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - محترم وزیر خزانہ صاحب نے یہ پوزیشن اختیار کی ہے کہ ان کے پاس stocks پڑے تھے جن کی اجازت ان کو ۱۹۶۵-۶۶ء کے بجٹ میں ملی تھی - اس کی قیمت وصول کی اور اس کی ادائیگی کر دی - اور یہ ادائیگی اس اجازت نامہ کے تحت کی گئی ہے جو ان کو ۱۹۶۵-۶۶ء بجٹ میں ملی تھی - میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ اس طرح نہیں ہو سکتا کیوں کہ مالی سال کے بعد جو رقم بچ جاتی ہے تو اسے ہم technical language میں کہتے ہیں کہ وہ surrender ہو گئی ہے تو اس لحاظ سے پچھلے سال کی منظور شدہ رقم اس سال خرچ نہیں کی جا سکتی - دوسری پوزیشن انہوں نے بڑی عجیب اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ دس کروڑ روپے انہوں نے ادا نہیں کیے ہیں بلکہ ابھی انہوں نے

قرضہ حاصل کرتا ہے ۔ آپ کے سوالات اور جوابات کے دوران میں بڑی دلچسپ باتیں ہو رہی ہیں اور ان سے جو کچھ میں سمجھ سکا ہوں وہ میں اختصار کے ساتھ عرض کئے دیتا ہوں کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ دس کروڑ روپے انہوں نے بنکوں سے بطور قرضہ کے حاصل کرنے ہیں اور پھر وہ اس رقم کو صرف کریں گے ۔ میں ان کی توجہ ان کی statement کی طرف دلاتا ہوں ۔ وہ دیکھیں کہ انہوں نے کیا فرمایا ہے ۔

Demand No. Nil (Grant No. Nil) Public Debt (Discharged) Public Debt not incurred ; this is 'discharged'.

یہ مطالبہ زر ہے ۔ محاصل کی وصولی نہیں ہے بلکہ وزیر خزانہ صاحب کے پاس کچھ روپیہ ہے جس میں سے انہوں نے کچھ ادا کر دیا ہوا ہے ۔ اس امر کا تو یہاں پر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کہ انہوں نے بنکوں سے ابھی حاصل کرنا ہے اور اس لئے وہ اسمبلی کے پاس آئے ہیں کہ انہوں نے یہ رقم ابھی حاصل کرنی ہے ۔

Mr. Speaker : But Khawaja Sahib, this is the statement of the Finance Minister on the floor of the House.

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ بجا فرماتے ہیں مگر جو دستاویزات ہمیں مہیا کئے گئے ہیں وہ تو کچھ اور ہیں اور جو کچھ جناب وزیر خزانہ فرماتے ہیں وہ کچھ اور ہی ہے ۔ اب ہم لکھی پڑھی بات کو مانیں یا ان کی زبانی بات کو مانیں ۔ آپ ہی اس کا فیصلہ فرما دیں ۔ اس لیے میں ان کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ وہ فحش غلطی فرماتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بنکوں سے ابھی یہ رقم حاصل کرنا ہے اور اس کے بعد وہ خرچ کریں گے ۔ دراصل وزیر خزانہ صاحب غلط بحث کر رہے ہیں ۔ انہوں نے کچھ قرضہ جات لیے تھے جس کے لیے بجٹ میں صفحہ نمبر ۶۲۰

پر پچھتر کروڑ روپے کی ways and means کے تحت ایک مد رکھی تھی کہ وہ قرضے کی ادائیگی میں صرف کریں گے ۔ اس کے علاوہ بھی مطالبات زر تھے ۔ مثال کے طور پر اٹھارہ کروڑ روپیہ ادائیگی کے لیے بھی ایک مد تھی ۔ وصولی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لحاظ سے یہ جو دو مدات ہیں ان میں سے ایک ways and means advances کے لیے ہے اور دوسری other advances کی اس سے پہلے بجٹ میں provision موجود ہے ۔ پچھتر کروڑ روپے کی ways and means کے قرضہ جات کی واپسی کے لیے مد موجود تھی اور اٹھارہ کروڑ روپے کی مد سال رواں کے بجٹ میں other advances کے قرضہ جات کی واپسی کے لیے موجود تھی ۔ رقم موجود تھی مگر ہوا کیا ۔ ہوا یہ کہ اٹھارہ کروڑ روپیہ other advances والا بھی ختم ہو گیا اور پچھتر کروڑ روپے ways and means والا بھی ختم ہو گیا ۔ جو مختلف ادائیگیاں کرنی تھیں ۔ وہ بھی ختم ہو گئیں ۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اتفاق کے طور پر ان کے پاس گندم یا دوسری اجناس خوردنی کے کچھ سٹاک تھے ۔ صوبے کو ضرورت پڑ گئی اور لوگوں نے وہ سٹاک خرید لئے اور اس طرح جائز طور پر انہوں نے اس روپے سے ادائیگی کر دی جو انہیں سٹاک کے فروخت کرنے سے وصول ہوا تھا ۔ مجھے نہ ان کی اس ادائیگی پر اعتراض ہے کہ انہوں نے یہ ادائیگی کیوں کی کیونکہ اگر وہ یہ رقم اپنے پاس رکھ لیتے تو public exchequer پر اس کے سود کا بار پڑتا ۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا ۔ میں کہتا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب نے اچھا کیا ہے کہ دس کروڑ روپے کی ادائیگی کر دی ہے لیکن جناب وزیر خزانہ صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے ادائیگی نہیں کی ۔ یعنی میں ان کی اس شکل میں امداد کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے اعتراض یہ ہے کہ ان کو چاہیئے یہ تھا کہ جب یہ ادائیگی کر چکے ہیں تو وہ اس ایوان کے سامنے

یہ excess budget statement کی صورت میں بجٹ پیش کرتے اور supplementary budget statement کے طور پر پیش نہ کرتے اور دوسرا انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ پنتیس لاکھ روپے کی minor adjustment ہے در اصل یہ الفاظ تو بجٹ میں استعمال ہی نہیں ہوتے - ہر پیسہ اور ہر روپیہ جو انہوں نے خرچ کرنا ہوتا ہے وہ اس ایوان سے مطالبہ زر کی صورت میں مانگا جائیگا اور جب یہ ایوان اس کی منظوری دے دےگا تو پھر اس کو خرچ کرنا ہوگا - تو یہ adjustment اور minor adjustment کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - ان کو ضرورت اس طرح سے پڑی ہے کہ پنتیس لاکھ روپے کی مد other advances میں دس کروڑ پنتیس لاکھ روپے ہے جس پر کہ اس وقت زیادہ بحث ہو رہی ہے اس میں سے جو ان کی سال بھر کی بچت تھی اسے منہا کرکے نو کروڑ باون لاکھ پنتالیس ہزار تین سو روپے باقی بچتا ہے پندرہ کروڑ کو اس میں ملا کر چوبیس کروڑ باون لاکھ سینتالیس ہزار تین سو روپے کی کل رقم بن جاتی ہے - اس کی دو items ہیں - ایک ways and means جس کے لیے پچھتر کروڑ روپے ان کے پاس تھا - اس کی وضاحت اس نوٹ میں نہیں ہے کہ آیا انہوں نے پچھتر کروڑ کی بجائے اسی کروڑ کی ادائیگی کی ہے -

مسٹر سپیکر - نوے کروڑ روپے -

خواجہ محمد صفدر - ویسے تو یہ نوے کروڑ بنتا ہے لیکن یہ ان کا دعویٰ ہے کہ ابھی ہم نے کچھ ادائیگی کرنی ہے اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ نوے کروڑ کی جملہ ادائیگی کر چکے ہیں یا نواسی کروڑ یا پچاسی کروڑ روپے کی ادائیگی کر چکے ہیں - یہ ہمیں معلوم نہیں ہے - یہ تو وہی جانتے ہیں - لیکن دوسرے مسئلے کے متعلق بڑے واضح الفاظ

استعمال ہوئے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ other advances میں نو کروڑ باون لاکھ پینتالیس ہزار چار سو روپے

"While framing the Budget Estimates, 1966-67, it was assumed that there would be large stocks in hand during the year which would not permit the repayment of the outstanding food advances of Rs. 10 crores drawn from the scheduled banks. But "actually most of the stocks were lifted which enabled not only repayment of the outstanding amount of Rs. 10 crore but a sum of Rs. 35 lac obtained during the year was also repaid . . . ."

تو انہوں نے دس کروڑ روپے کے advances کے خلاف دس کروڑ کا مال خرید رکھا تھا لیکن حالات تبدیل ہو گئے اور خوراک کی پوزیشن میں تبدیلی آ گئی ۔

". . . .Thus the revised estimates result in a net excess of Rs. 10,35,00,000 . . ."

تو اس سال کے اندر اندر پنتیس لاکھ روپے کی ایک اور رقم انہوں نے other advances کی مد میں floating debt کے حساب میں بنکوں سے حاصل کر لیا ۔ تو وہ رقم بھی انہوں نے ادا کر دی لفظ "repaid" استعمال ہوا ہے ۔ پانچویں جماعت میں ہم نے پڑھا تھا کہ Past Tense Present Tense اور Future Tense کیا ہوتے ہیں تو اس زمانے سے مجھے یاد ہے کہ یہ Past Tense ہے ۔ یہ دس کروڑ روپے ہمارے سر پر پہلے قرض تھا ۔ وہ ہم نے اناج فروخت کرنے کے بعد ادا کر دیا ہے ۔ اس سال رواں میں یعنی ۶۷-۱۹۶۶ء میں پنتیس لاکھ روپے ہم نے برداشت کیا وہ بھی ہم نے ادا کر دیا ۔

"Thus a net excess of Rs. 9,52,45,300 is expected to meet the entire expenditure. Accordingly a supplementary appropriation of Rs. 9,52,45,300 is presented."

تو جناب والا ۔ پوزیشن بڑی واضح ہے اور میں پھر جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اس بڑی واضح اور صاف زبان کے پیش نظر اس قسم کی توضیحات اور interpretation پیش کرنے کی کوشش نہ کریں جو دور از کار ہو اور زبان جس کی متحمل نہ ہو سکے ۔ ایک سیدھی سی بات ہے کہ وہ اس بجٹ کو ذرا ترمیم کرنے کے بعد پیش کریں ۔ پرسوں یا ترسوں پیش کر دیں اس میں کون سی بات ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ

Total Public Account (Discharged)

یہ صرف Head of Account کا نام ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ Head of Account میں کچھ sense تو ہوتی ہے کہ آیا اس میں وہ رقوم آئیں گی جو discharged ہیں یا وہ بھی آئیں گی جو undischarged ہیں ۔

Minister of Finance : He has laid emphasis on the word 'Discharged'. It is just a name of Head of Account.

Khawaja Muhammad Safdar : Not at all.

Minister of Finance : Yes, this is the position. He is trying to introduce a new meaning to it. You have to be more specific and therefore, you have to use words which may eliminate any possible ambiguity. In any case, whether it appeals to anybody or not, this phraseology

"Total Public Debt (Discharged)" is the name of the Head of Account and not as understood by him.

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس میں وہ رقوم نہیں جو undischarged ہیں ۔

Minister of Finance : They are introducing. I do not know why, these things which have no bearing. We are asking for raising the limit from 75 crores to ninety crores. It is a simple point

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ۷۵ کروڑ کی رقم کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ پر بحث کرتے وقت بتائیں گے کہ actual payment کتنی ہے اور ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے anticipated کتنی ہے ۔

Minister of Finance : 75 crores is a limit upto which the State Bank can advance money to us. It is a charged expenditure. No sanction of the House is necessary, we are only to be informed.

Mr. Speaker : The Minister means to say that since that is included in the schedule of authorised expenditure it is not to be voted by the Assembly.

Minister of Finance : We can discuss it but we are not required to vote upon it. We are trying to raise the limit from 75 to ninety crores.

Mr. Speaker : What has so far been spent on this account the Legislature should know. This much has been spent on it. That is insufficient and we want more. . ...

Minister of Finance : That can be done during the discussion not at this stage.

ملک محمد اختر ۔ میں نے جو نکتہ پیش کیا تھا وہ کافی thrash out ہو گیا ہے ۔

اب میں ان کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ جہاں وہ advice seek کرتے ہیں یہ معلوم کریں کہ جلد دوم کے صفحہ ۸۳ پر ملاحظہ فرمائیں - ways & means of advances لیکن ۱۹۶۶-۶۷ء کے بجٹ میں ۷۵ کروڑ کا کہیں ذکر نہیں -

Estimates of Receipts 1966-67, Page 84, heading "Ways and means", "Advances-75 crore for Budget Estimate for 1966-67.

جس کے بارے میں وہ کہہ رہے تھے کہ ۱۵ کروڑ enhance کرنا ہے یہ anticipated ہے یا unforeseen ہے - میرا نکتہ یہ ہے کہ یہ fore-seen تھا یہ unforeseen نہیں تھا بلکہ fresh item تھی - وہ جس بات پر اصرار کر رہے ہیں یہ ہے کہ یہ گرانٹ نہیں بلکہ public debt dis-charged ہے یہ تو past میں ہے - ۱۹۶۵-۶۶ء کے جو debts تھے ۱۹۶۶-۶۷ء کی opening balances میں آئیے ان کے مطابق scheduled banks کے قرضہ جات کو meet کرنا ہو گا - مگر جو چیز قابل افسوس ہے اور جس کا جواب نہیں دیا گیا - وہ یہ ہے کہ میرے پوائنٹ آف آرڈر کا ایک زیادہ موثر حصہ تھا - اور وہ نکتہ یہ تھا کہ آپ صفحہ ۲ پیرا ۲ ملاحظہ فرمائیں -

"Thus a net excess of Rs. 9,52,45,300 is expected to meet the entire expenditure. Accordingly a supplementary appropriation of Rs. 9,52,45,300 is presented."

یعنی اس رقم کی appropriation کی وضاحت نہیں کی گئی - میں نے جو پنجاب بجٹ Manual پیش کیا تھا اس میں درج ہے کہ کوئی رقم ایک

مد سے دوسری مد میں نہیں جا سکتی ۔ اگر appropriation نہیں ہو سکتی تو اس کا بھی جواب نہیں دیا ۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ڈیمانڈ نمبر ۵۴ کی جو رقم ۱۳ کروڑ contingency item میں receive کی گئی ہے ۔

Accordingly a supplementary appropriation is presented

یعنی یہ ہے

Reappropriation from one item to another.

یہ سات کروڑ کے قریب ہے ۔ relevant expenses کرنے کے بعد باقی ۶ کروڑ رہ گیا ہے ۔ یہ کیوں لکھا ہے ۔ اور ۲۴ کروڑ کی appropriation کیسے کر دی ہے ۔ کیونکہ ایک مد سے کوئی رقم دوسری مد میں نہیں لے جا سکتے ۔ ۲۴ کروڑ بطور بیلنس رکھ سکتے ہیں ۔ جو فاضل تھا ۔ آپ رولنگ دیتے وقت اس بات کو ضرور مدنظر رکھیں ۔ بلکہ اس کے لیے re-appropriation کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔ رقم صرف ۶ کروڑ بچتی ہے ۔ اس کو ۲۴ کروڑ میں re-appropriate کرایا ہے ۔ یا تو عبارت غلط ہے یا موجودہ فارم میں بجٹ پیش نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Ahmedmian Soomro (Jacobabad-II) : Mr. Speaker, Sir, rightly a very important question has cropped up. The main discussion first was valid under sub-Article (1) or (2) of Article 44 of the Constitution. But now a categorical statement has been made by the Finance Minister that no amount in excess of what has already been provided for in the Budget has been expended. Of course that sets at rest one point that it does not fall under sub-Article (1) of Article 44 of the Constitution.

But the Finance Minister while making a statement said that the amount had been spent, if I have got him correct, from the provision made in 1965-66. That again brings us to a very important and critical point for which we would call for your ruling, for future guidance, on the point whether an amount sanctioned in a previous year after the year is over could be expended in a subsequent year without the sanction of the Legislature or without bringing it to their notice. I do not know much of the accounting and financing side and the Government experts know much more and we have to learn from them. But as far as the legislative procedure is concerned I don't think this can be done and obviously it would bring us to an absurd situation. If we can apply the Budget of 1965-66 in 1966-67 we can also expend the amount sanctioned in the Budget of 1961-62 in subsequent years and even in this year. I am not aware and the House is not aware whether at the end of 1965-66 this amount may have been transferred to the suspense account and then there may have been some justification in the subsequent year to expend that amount. In case that is also not the position I don't understand under what authority this could be done. Therefore, a ruling would be required, for our future guidance, on the point whether,and how far the Government is competent to avail of the previous Budget for making expenditure in subsequent years, without any further sanction of the legislature.

That is the crux of the matter.

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس item کے متعلق فرمائیں جہاں تک دس کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ کا تعلق ہے۔

وزیر خزانہ ۔ وہ previous year کا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ۱۹۶۶-۶۷ میں ابھی تک کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی ۔

وزیر خزانہ ۔ اس سال کے اختتام تک خرچ کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن آپ ذرا item نمبر (۱) کے متعلق وضاحت فرمائیں جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ۷۵ کروڑ کی رقم جو پچھلے بجٹ میں provide کی گئی تھی وہ ناکافی تھی ۔

"in the light of the payments made so far and those anticipated during the remaining year of the current financial year."

جو سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا جاتا ہے اس کو لیجسلیٹو اسمبلی پاس کرتی ہے تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آپ نے کتنا خرچ کیا اور کتنا anticipated ہے ۔

Minister of Finance : Now the question arises that we are at the moment concerned with the disposal of the point of order raised by the Member. Sir, I have to withhold certain information in the interest of the State. Sufficiency or insufficiency of the information with regard to our financial position vis-a-vis the State Bank cannot form the subject matter of a point of order. If there is a violation of the rules .....

Khawaja Muhammad Safdar : Question !

Minister of Finance : That is the point. They can urge during the discussion that the Finance Minister in this document has not helped us in so far as he has not given details or the explanation is not exhaustive. That is a different matter; that may be a way of condemning us. But to make it a basis and then asking the Speaker to give a ruling on this point I really wonder what they are asking for.

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب یہ demand پیش کرنے کے لئے یہ بتائیے کہ یہ سپلیمنٹری بجٹ تھا یا excess بجٹ تھا ۔ کیا آپ ۷۵ ۔ کروڑ سے بھی زیادہ خرچ کر چکے ہیں ۔

Minister of Finance : Sir, we want to only raise the limit.

Mr. Speaker : Has the Government spent Rs. 75 crores so far or not?

Minister of Finance : We anticipate that we will be spending more; we have not spent so far. In anticipation of that we are asking that this limit of Rs. 75 crores may be raised to Rs. 90 crores.

Mr. Speaker : If the Goverment has spent more than 75 crores, then it would be an excess statement. If less than Rs. 75 crores have, been spent then it would be supplementary budget.

Minister of Finance : Sir, the word used there is in anticipation. We anticipate that will be spending more than Rs. 75 crores.

Mr. Speaker : The Government have not so far spent Rs. 75 crores?

Minister of Finance : We anticipate. Then, Sir, my learned friend has raised an objection regarding this amount of the scheduled banks. We are not spending any money from the Consolidated Fund. This is a contract between us and the private banks and it is for us to make payment.

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir. I differ with the Finance Minister.

جو قرض آپ برداشت کریں گے وہ consolidated fund میں جائے گا اور وہیں سے خرچ کریں گے ۔ اس کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ آپ جس بینک سے چاہیں قرض لیں اور جس بینک سے چاہیں قرض نہ لیں ۔ اور جب چاہیں خرچ کر دیں اور جب چاہیں خرچ نہ کریں اور جتنا چاہیں خرچ کریں اور جتنا چاہیں خرچ نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب اس کا آپ کسی اور وقت جواب دے لیجئے گا یہ پوائنٹ آف آرڈر کے لئے ضروری نہیں ہوگا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میرا پوائنٹ اس سے مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرٹیکل ۴۴ ۔ کے تحت موجودہ سپلیمنٹری بجٹ جو پیش کیا گیا ہے وہ ایک سپلیمنٹری بجٹ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ خواجہ صاحب نے ابھی ان کی تائید کر دی ہے اور یہ کہا کہ آئین کے آرٹیکل ۴۴ ۔ (۲) کے تحت وہ excess budget estimate تھا اس لئے excess بجٹ estimate کی شکل میں اس کو ہاؤس میں آنا چاہئے تھا اور سپلیمنٹری بجٹ estimate کی شکل میں نہیں آنا چاہئے ۔ ملک محمد اختر نے کہا ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ estimate وہ کہلاتا ہے جس میں آئندہ نئے اخراجات تجویز کئے جائیں اور اسمبلی جب اس پر بحث کر لے تب ان کو شیڈول میں شامل کر لیا جائے ۔ اور تب وہ سپلیمنٹری بجٹ کہلائے گا ۔ اگر excess expenditure کر لیا جائے یا فالتو expenditure کر لیا جائے تو اس کے لئے excess بجٹ estimate ہاؤس کے سامنے پیش کیا جانا چاہئے ۔ اس ضمن میں دو ڈیمانڈ کی شکل میں جن کا نمبر نہیں دیا گیا ہے ہاؤس کے سامنے پیش کی گئی ہیں اور صفحہ ۲ ۔ پر جو تفاصیل دی گئی ہیں ان تفاصیل میں آئٹم نمبر ۱ کے تحت یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۷۵ ۔ کروڑ کی رقم جو سابق سال کے بجٹ میں مختص کی گئی تھی ۔ اس سال کے بجٹ میں شامل کی گئی ہے لیکن جو ادائیگیاں کی جا چکی ہیں یا جن کی توقع ان کے پیش نظر ہے یہ حد ۷۵ ۔ کروڑ سے بڑھا کر ۹۰ ۔ کروڑ یعنی ۱۵ ۔ کروڑ مزید ہونی چاہئے اس ضمن میں فاضل وزیر مالیات نے یہ بیان دیا ہے کہ اس وقت تک ۷۵ ۔ کروڑ روپے سے زیادہ خرچ نہیں ہوا ۔ اسی طرح دوسرے آئٹم پر ۱۰ ۔ کروڑ ۳۵ ۔ لاکھ کی

رقم تجویز کی گئی ہے اور اس کے متعلق فاضل وزیر مالیات نے یہ بیان دیا ہے کہ ابھی تک یہ رقم اس سال کے موجودہ بجٹ سے خرچ نہیں کی گئی ۔

Khawaja Muhammad Saldar : Notwithstanding the language used.

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال جو ایوان کے سامنے فاضل وزیر مالیات نے بیان دیا ہے اس کے پیش نظر یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن جن رقومات کے لئے یہ سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا گیا ہے وہ رقومات ابھی خرچ کی جانی ہیں ۔ اگر یہ صورت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آئین کی دفعہ ۴۴ (۲) کے تحت یہ بجٹ سپلیمنٹری بجٹ کہلائے گا کیونکہ وہ رقومات ابھی تک خرچ نہیں کی گئی ہیں اور تجویز کی جا رہی ہیں کہ اس حد تک خرچ کی جائیں لیکن جو الفاظ آرٹیکل ۴۴ (۱) میں استعمال کئے گئے ہیں ان کو پڑھتے ہوئے اور فاضل وزیر مالیات کے واضح بیان کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ملک اختر صاحب کا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے اس میں کوئی وزن نہیں اسلئے اس کو مسترد کیا جاتا ہے ۔

Mr. Ahmedmian Soomro : Point of order, Sir. The point of order is whether previous year's expenditure can be spent in a subsequent year?

Mr. Speaker : That was not the issue.

Mr. Ahmedmian Soomro : I am raising a point of order for your ruling Sir.

مسٹر سپیکر ۔ سومرو صاحب جب specific point آئے گا تو اس کے متعلق بات کر لیں ۔

Mr. Ahmedmian Soomro : Here the learned Finance Minister has informed the House that they have repaid those ten crores of rupees on

the strength of the sanction of 1965-66 budget. So I want to know from you Sir whether they can do so because it will guide us in future.

Mr. Speaker : I don't think it is necessary to give a ruling at this stage.

کرمانی صاحب پیشتر اس کے کہ بحث کی جاوے آپ وضاحت کرنا چاہیں تو فرما دیجئے ۔

Minister of Finance : I will reply to what he says.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں بہت حیران ہوں کہ جو کل یا پرسوں سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ ایوان میں پیش کی گئی ہے اس کے مطابق بحث کروں یا جو کچھ محترم وزیر خزانہ نے زبانی ارشاد فرمایا ہے اور جس کے متعلق جناب سپیکر ۔ آپ کی رولنگ ہے وہ زیادہ معتبر ہے ۔ کس کے متعلق بات کروں ۔

چودھری انور عزیز ۔ دونوں کے متعلق ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ دونوں کے متعلق ؟ تو کیا میں بھی متضاد باتیں کروں ۔

Minister of Finance : Now you have raised this point of order and we have discussed it at length, and there is a ruling. You are only trying to challenge the ruling of the Chair. You only want to waste the time of the House. You want to deprive the House of discussing this supplementary budget. I don't know what service you are doing to the province.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست ناراض ہو گئے ہیں ۔

وزیر مالیات ۔ ناراض نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ انہوں نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں صوبے کو اس ایوان کے مفید خیالات سے مستفیض ہونے کا موقع نہیں دے رہا ہوں وہ خواہ مخواہ اس قسم کے پوائنٹ آف آرڈرز میں الجھ کر رہ گئے ہیں ۔ مجھے نہایت افسوس ہے جناب سپیکر ۔ ان اراکین کی فہم و فراست پر جو خیال کرتے ہیں کہ آج صبح سے تقریباً ۲ گھنٹے آپ نے اپنا نہایت قیمتی وقت اور اس ایوان کا بھی ضائع کر دیا ۔ لیکن جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کم از کم یہ میرے لئے یہ بحث محض خیال افروز تھی ۔ اگر ممبران اس کو سمجھتے ہیں کہ یہ وقت ضائع ہوا ہے تو میں ایسا نہیں سمجھتا ۔ وقت کوئی ضائع نہیں ہوا ۔ آپ جانتے ہیں کہ بجٹ پر بحث جو شروع ہونے والی ہے انتہائی محدود بحث ہو گی ۔ صرف ایک ایک آئٹم اور سب آئٹم پر قواعد کے مطابق بحث کرنی خاص مشکل ہو گی اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ محدود ہی ہونی چاہئے اور شاید آپ کو مجھے بھی ٹوکنا پڑے اگر میں کہیں ادھر ادھر بھٹک جاؤں ۔ جناب والا ۔ میں اپنی مشکلات کا اظہار کر رہا تھا ویسے وزیر خزانہ کی ذات گرامی کے متعلق میرے ذہن میں کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں سال رواں میں ایک ارب ۳۰ کروڑ ۷۸ لاکھ روپیہ کی مالیت کا قرضہ ادا کیا گیا ۔ جناب والا ۔ میری اس تقریر میں اعداد و شمار ضرور ہوں گے اور میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں نہایت آرام سے ۔ آہستہ آہستہ اور وضاحت سے عرض کروں گا کیونکہ مجھے توقع ہے کہ وہ میری ان تمام باتوں کا جواب دینا پسند فرمائیں گے میں اپنی بحث کو اس طرح سے تقسیم کر سکتا ہوں کہ سال رواں کے بحث میں ایک ارب ۹ کروڑ ۲۵ لاکھ اور ۶۳ ہزار روپیہ کے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے اس ایوان نے بحث کے بعد اور گورنر صاحبہ

نے اپنے خاص اختیارات کے ساتھ بجٹ میں قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے مختص فرمائے اور یہ رقم اس مقصد کے لئے رکھی ۔ یہ اعداد و شمار جناب وزیر خزانہ کے بجٹ کے صفحہ ۶۲۰ پر مل سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ موجودہ ضمنی بجٹ میں ۹۳ کروڑ روپیہ مزید کی آج منظوری کا آئین کی رو سے سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ اس پر ہم آج صرف بحث کریں گے ۔ یہ دوسری رقوم عمامہ کی یعنی ۲۵ کروڑ روپیہ اور ضمنی بجٹ میں ۲۴ کروڑ ۵۲ لاکھ ۳۰۰ صرف کریں گے اور قرضہ کی رقم ایک ارب ۳۰ کروڑ ۷۸ لاکھ بن جائے گی ۔ جناب والا ۔ یہ قرضہ ہم نے برداشت کیا تھا پچھلے سال میں اور سال رواں میں وہ ہمیں ادا کرنا تھا تو دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے اس قرضے کو کس طرح ادا کیا ۔ اگر ہم نے اس قرضے کو اس صوبے کی آمدنی میں سے تمام تر یا اس قرضے کے کسی حصے کو ادا کیا تو اس صورت میں یہ عرض کروں گا کہ اس صوبے کی اصل مالی پوزیشن اچھی ہے لیکن اگر ہماری مالی پوزیشن جناب والا ۔ یہ ہو گئی ہو کہ ہمیں قرضے کی ادائیگی کے لئے مزید قرضہ برداشت کرنا ہے تو اس صورت میں جناب والا ۔ سمجھ سوچ رکھنے والے دوست یقیناً مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ہمارے صوبے کی مالی پوزیشن اچھی نہیں ہے ۔ تو جناب والا ۔ ہم نے اس سال میں یعنی سال رواں میں ۲ ارب ۳ کروڑ ۸۱ لاکھ اور ۲۶ ہزار روپیہ کا قرضہ برداشت کیا ۔ یہ اعداد و شمار Estimates of receipts budget کی کتاب کے صفحہ ۸۴ پر یہ دیئے ہوئے ہیں ۔ اب اس میں ۵۵ فیصدی سے زیادہ قرضہ جو کہ اس صوبہ نے سال رواں میں برداشت کیا ہے ۔ سابقہ قرضہ ادا کرنے کے لئے صرف کیا گیا یعنی ہماری پوزیشن اس دیوالئے کی سی ہے جو کہ ایک قرض خواہ کو رقم ادا کرنے کے لئے دوسرے قرض خواہ کو تلاش کرتا ہے اور وہ قرض خواہ اس کا قرضہ چکاتا ہے ۔ میں جناب والا ۔ صوبے کی اس قسم

کی اقتصادی صورت حال کو انتہائی خطرناک سمجھتا ہوں اور میں یہ خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر ہم اسی قسم کی ڈگر پر چلتے رہے تو وہ وقت بہت قریب پہنچ جائے گا خدا نخواستہ جبکہ یہ صوبہ مالی اعتبار سے دیوالیہ ہو جائے گا۔ جناب والا۔ پھر اس قرضے کے سود کا بھی مسئلہ ہے۔ جناب والا۔ اس قرضے کا سود۔ اور سال رواں کا بجٹ اور وائٹ پیپر میرے ہاتھ میں ہے اور اس کی دفعہ ۱۲ پر یہ کہا گیا ہے۔

> "The expenditure on servicing of Provincial debt is quite substantial and is the singly largest item of revenue expenditure in 1956-57. The expenditure on debt servicing liability was Rs. 5.78 crore which has increased to Rs. 31 crore and 70 lacs in the revised estimates of 1965-66 and would rise further to Rs. 34 crore and 57 lac according to the budget estimates of 1966-67."

یعنی سال رواں میں ہم ۳۴ کروڑ ۵۷ لاکھ روپے سود کی شکل میں ادا کریں گے۔ جب کہ آج سے ٹھیک دس سال پہلے اس مد پر یعنی سود کی مد پر ہم صرف پونے چھ کروڑ روپے ادا کرتے تھے۔ گویا ان دس سالوں میں سود کی رقم چھ گنا بڑھ گئی ہے اور اس ضمن میں میرا خیال ہے کہ یہ کہنا بھی بے محل نہ ہوگا کہ اس صوبہ کے عوام کو جن کے متعلق وزیر خزانہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں کچھ بتانا یا سنانا نہیں چاہتا میں ان کی خدمت میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس صوبہ پر کتنا قرضہ ہے۔

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر۔ مسٹر احمد میاں سمرو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)۔

اس وائٹ پیپر کے صفحہ ۱۵ پر یہ درج ہے -

"The market loan was repaid by fresh borrowing from open market."

کہ ۱۹۶۱ء میں ایک ارب ۲۹ کروڑ ۹۲ ہزار روپیہ اس صوبہ پر قرض تھا اور ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو بھی اس وقت اس صوبہ پر ۵ ارب ۸۶ کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ قرضہ ہے یعنی ان چھ سالوں میں اس صوبے کا قرضہ تقریباً چھ گنا بڑھ گیا ہے -

جناب والا - اس ضمن میں میں نے جو کچھ عرض کیا ہے کہ ہماری حالت اس دیوالئے کی سی ہے جو ایک قرض خواہ سے روپیہ حاصل کرکے دوسرے کا قرضہ چکاتا ہے میں نے یہ فقرہ اپنی جانب سے نہیں کہا آپ وائٹ پیپر کے صفحہ ۲۲ کا تیسرا پیرا دیکھیں -

Foreign Loans Repaid

Foreign Loans conducted by the Central Government and passed on to the Provincial Government for various Development Schemes.

یہ اقتباس میرے فقرے کی تائید کرتا ہے -

جناب والا - اگر میں اس ضمن میں یہ عرض کروں تو بے محل نہیں ہو گا کہ ان قرضہ جات میں بیرونی ممالک کے قرضہ جات کی رقم ۸۴ کروڑ ۹۰ لاکھ ۲۶ ہزار روپیہ ہے اور ان قرضہ جات میں جیسا کہ وائٹ پیپر میں دیئے گئے foot note سے ظاہر ہے وہی بیرونی قرضہ جات شامل ہیں جو سنٹرل گورنمنٹ نے بیرونی ممالک سے حاصل کئے اور ہم تک منتقل ہوئے - اس میں وہ قرضہ جات شامل نہیں ہیں جو ہمارے خود مختار اداروں مثلاً واپڈا

لاھور امپرووومنٹ ٹرسٹ کے ڈی اے یا اے ۔ ڈی ۔ سی نے خود حاصل کئے اور اگر آپ چاہیں تو میں سند بھی پیش کر سکتا ہوں زبانی بات کرنے سے کیا فائدہ یہ وائٹ پیپر کے صفحہ ۱۸ پر ایک foot note ہے ۔

> Foreign Loans conducted directly by various foreign bodies are not the liability of the Provincial Government and are not reflecting in the above statement.

تو ان بیرونی قرضہ جات کی رقم کو کم دکھانے کے لئے اس طریق سے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں گویا ان خود مختار اداروں کے قرضہ جات صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں نہیں ہیں لیکن کیا یہ ادارے کہیں باھر سے لا کر یہ روپیہ ادا کریں گے گویا ہمارا بال بال ان قرضہ جات کے عوض رھن ہے جو صوبائی حکومت نے سنٹرل گورنمنٹ کے ذریعے حاصل کئے ہیں یا ہمارے خود مختار اداروں نے براہ راست باھر کے ملکوں یا انجمنوں سے حاصل کئے ہیں وقت نہایت قلیل ہے اور اکثر دوست اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاھتے ہیں اس لئے میں اس کے صرف ایک ھی پہلو کا ذکر کرکے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ کی طرف سے اکثر اوقات بلکہ بار بار اس بات کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ ملک کی ترقی کے لئے قرضہ جات کو برداشت کرنا ضروری ہے ۔ آج بھی محترم وزیر خزانہ غالباً اس کا یہی جواب دیں گے ۔ جناب والا ۔ قرضہ جات دو قسم کے ہو سکتے ہیں یا انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک وہ جن کو پیداواری یا productive قرضہ جات کہا جاتا ہے اور دوسرے وہ جو غیر پیداواری یا non-productive قرضہ جات ہوتے ہیں میں محترم وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے پچھلے سال میں دو ارب سے زیادہ رقم کا قرضہ برداشت کیا ہے میں نے قرضہ کی

یہ مقدار ابھی پڑھ کر سنائی ہے اور اس کا حوالہ بھی دیا تھا receipt estimates ۔ کا صفحہ ۸۲ اب اگر یہ سارا قرضہ productive طریقہ پر صرف کریں تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے قرضہ جات نہ حاصل کیجئے جن کے ساتھ سیاسی زنجیریں وابستہ ہیں جن کے ساتھ آپ کو مشیروں کی فوج درآمد کرنی پڑے جن کے عوض World مارکیٹ سے ۴۰ فیصدی زیادہ رقم ان چیزوں کی خریداری پر دینی پڑے جو آپ آج کل ان قرضہ جات کے عوض خرید رہے ہیں ۔

Minister for Finance : Do you believe in borrowing foreign loans ?

خواجہ محمد صفدر ۔ میں زندگی میں کبھی پریکٹیکل نہیں رہا اسی لئے قرضہ جات کے متعلق بحث کرتے ہوئے کیسے پریکٹیکل بن سکتا ہوں ۔

Minister for Finance : For Heaven's sake, be a practical man in life.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ قرضے دو قسم کے ہو سکتے ہیں ایک productive اور ایک non-productive ۔ ہم نے دو ارب کچھ کروڑ روپے کے قرضوں میں سے ۵۵ فیصد non-productive طور پر صرف کر دیئے کیونکہ جو رقم قرضہ جات کے چکانے پر صرف ہوتی اسے کسی صورت بھی productive نہیں کہا جا سکتا ۔ اس کے بعد آپ کے پاس ایک ارب روپیہ رہ گیا گویا سوا دو ارب کا بوجھ پڑا اور ایک ارب روپیہ باقی رہ گیا ۔ اسے آپ نے کیسے صرف کیا ہے یا کیسے صرف کر رہے ہیں ۔ اس کے متعلق میں دو چار الفاظ کہہ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اگر وزیر خزانہ سمجھتے ہیں کہ یہ قرضہ productive طور پر صرف ہو رہا ہے یا یہ کہ اس کا بہتر مصرف ہو رہا ہے تو یہ ان کی اپنی صواب دید پر ہے کم از کم ہمیں ان سے اختلاف ہے ہم ان امور میں

ان کی تائید نہیں کر سکتے ۔ جناب والا ۔ آپ کے اخراجات یا قرضہ جات کا استعمال حد درجہ بے دردانہ ہے آپ کے ذہنوں پر یہ بات مسلط ہے کہ جو قرضہ جات برداشت کئے گئے ہیں ان سے خوب گلچھرے اڑائیں یہ انہوں نے تھوڑے ادا کرنے ہیں یہ تو آنے والی نسلیں دیں گی کیونکہ ان کی ادائیگی بیس پچیس یا پچاس سال کے بعد ہوتی ہے اور ہماری زندگی میں کب پچاس سال باقی ہیں ہم پہلے ہی پچاس سال سے اوپر ہو چکے ہیں ۔ اس ذہن کے تحت آپ اسکو خرچ کرتے ہیں صرف کرتے ہیں ۔ حکومت کے جتنے بھی پراجیکٹ ہیں آپ ان میں ایک ایک پر غور کیجئے اس سے نصف رقم سے زیادہ بہتر نتائج پیدا کئے جا سکتے ہیں ۔ جیسا کہ موجودہ گورنمنٹ کر رہی ہے میں اس کی مثال دیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اسی صوبہ کے ۵۶ - ۱۹۵۵ء کے بجٹ کو لے لیجئے ۔ جناب وزیر خزانہ صاحب نے بجٹ میمورنڈم کے صفحہ ۱۴۴ پر کہا ہے ۔ Agricultural improvement and research یہ مد نہایت اہم ہے ۔ اس صوبہ کے لئے بے پناہ اہم ہے لیکن افسوس ہے کہ اس زمانے میں لوگوں کے پاس اتنا روپیہ نہیں تھا ۔ اس مد پر ۵۶ - ۱۹۵۵ء میں دس لاکھ خرچہ تھا ۔ آج ۲ کروڑ ۱۴ لاکھ خرچ ہو رہا ہے اگر دس لاکھ اور دو کروڑ ۱۴ لاکھ میں جو تناسب ہے اسی تناسب سے ہم نتائج برآمد کر رہے ہیں تو یہ خرچ جائز ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور میں محترم قائد ایوان سے معذرت چاہتا ہوں کیونکہ وہ وزیر زراعت بھی ہیں اور وزیر خوراک بھی ہیں ہماری فی ایکڑ پیداوار ۵۶ - ۱۹۵۵ء میں جس قدر تھی جب ہم ریسرچ پر صرف ۱۰ لاکھ روپیہ صرف کرتے تھے آج اسکے مقابلہ میں ۲ کروڑ ۱۴ لاکھ کی رقم یعنی ۲۴ گنا زیادہ خرچ کر رہے ہیں مگر اس سے زیادہ بہتر نتائج برآمد نہیں ہو رہے فی ایکڑ پیداوار میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ۔ فی ایکڑ پیداوار یا اجتماعی پیداوار کا ذکر تفصیل کے

ساتھ عام بحث میں کروں گا ۔ اسی طور پر اسی صفحہ پر ۵۶ - ۱۹۵۵ء میں سول ورکس پر ہم نے ۳ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ صرف کیا اور سول ریونیو پر ہم نے ۱۹ کروڑ ۸۳ لاکھ روپیہ صرف کئے تھے اور اب ان مدات پر ۱۶ یا ۱۷ کروڑ روپیہ زائد صرف کیا جا رہا ہے یہ کس لحاظ سے productive یا پیداواری ہو سکتا ہے ؟ مثال کے طور ہماری گورنمنٹ نے قلات کی بجائے خذدار کو ڈویژنل ہیڈکوارٹر بنایا ہے ۔ اور وہاں غالباً ۵ یا ۷ کروڑ روپیہ عمارات پر صرف کیا گیا ہے ۔ گذشتہ تین چار سال سے کئی نئی عمارتیں وہاں کھڑی کی ہیں ۔ اگر ہمارے کمشنر صاحب قلات میں تشریف فرما رہتے جہاں پر بہت سے محلات تھے کیونکہ وہ نواب صاحب قلات کی راج دانی تھی ۔ نئے ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر جو مزید روپیہ صرف کیا گیا ہے یہ اسے کسی رنگ سے productive نہیں کہہ سکتے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ اس قسم کے قومی قرض کسی معنی کے لحاظ سے بھی productive نہیں ہو سکتے ۔ اگر یہ productive نہیں ہیں تو اس صوبہ پر ناجائز طور پر یہ بوجھ ڈالا جا رہا ہے ۔

جناب میں اپنی ان گزارشات کے اختتام پر دو فقرے اور کہوں گا بلکہ repeat کروں گا ۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس صوبہ پر قرضوں کا بوجھ اس تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اس کا تناسب اس حد تک تیزی سے بڑھ رہا ہے جو اس صوبہ کے مالی اور اقتصادی حالات کے پیش نظر حد درجہ نا واجب اور غیر ضروری ہے ۔ دوسرا مسئلہ قرضوں کے بڑھانے سے ہماری سود کی ادائیگی ہے جیسا کہ خود گورنمنٹ نے وائٹ پیپر میں تسلیم کیا ہے ۔ ہماری خرچ کی سب سے بڑی مد ۳۵ کروڑ روپیہ کے لگ بھگ یعنی پونے ۳۵ کروڑ روپیہ ہم اس سال سود کی صورت میں ادا کر رہے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے صوبہ کا کل محاصل ڈیڑھ ارب روپیہ ہے سود کی رقم تقریباً ۲۲ یا ۲۵ فیصدی بنتی ہے ۔ ۲۲ فیصدی ہمارے صوبہ

کی آمدن کی آمدنی کا ۲۲ فیصد صرف سود کی ادائیگی میں جاتا ہے اور یہ کسی طور پر بھی جائز نہیں ہے ۔ اگر ہمارے حکمران قرضہ برداشت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اگر یہ چیز ان کے مذہب میں آ چکی ہے اگر یہ وحی ان کو نازل ہو چکی ہے تو قرضہ کی ادائیگی خدارا پیداوار کی ترقی کے ذریعہ سے کریں اور ان سے گلچھرے نہ اڑائیں ۔ غیر ضروری خرچ نہ کئے جائیں ۔ ان قرضوں کے ذریعہ ہمارے سامنے نتائج پیدا کیجئے ۔ اگر یہ پولیٹیکل سٹنٹ پر لگائیں تو ہمیں قبول نہیں ۔

(At this stage Malik Muhammad Akhtar rose to speak)

Mr. Deputy Speaker : Before I allow the Member I would like to know how many Members want to take part in the Debate ?

Malik Muhammad Akhtar : One is myself.

Mr. Deputy Speaker : That I know. Is there any other Member wants to take part in the debate ?

(No other Member rose).

Malik Muhammad Akhtar : May I rise ?

Mr. Deputy Speaker : No. He may please resume his seat. How much time would the Minister require ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Not more than fifteen minutes.

Mr. Deputy Speaker : Yes, Malik Sahib.

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ اس سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ میں جناب وزیر خزانہ صاحب نے کم و بیش ۲۴ کروڑ روپیہ کے

نئے مطالبات زر جنھیں میں جناب کی رولنگ کے بعد نئے مطالبات کہنے پر مجبور ہوں پیش کئے ہیں - جن میں سب سے بڑی رقم ۱.۵ کروڑ روپیہ کے قرضہ جات کی واپسی کی ایزادی ہے یعنی ۷۵ کروڑ روپے کی بجائے ۹۰ کروڑ کا ضمنی بجٹ ہے - اور یہ رقم اس heading میں آتی ہے Other Floating Loans - ways and means Advances.

خواجہ محمد صفدر صاحب نے بجا طور پر فرمایا ہے کہ یہ جو receipt کریں گے وہ return کریں گے - قرضہ کے متعلق میں یہ عرض کرتا ہوں اور میں تین فگرز دینے پر ہی اکتفا کروں گا - ۳۰ جون ۱۹۶۶ء کو ہماری Out Standing (یہ فگرز کروڑوں میں ہیں) ۲۲۵۰۷۳ تھی اور ۱۹۶۷ء میں ۵۸۶۰۱۰ ہو گئیں یعنی ۴۰۰ کروڑ یعنی ۱.۴ ارب کا اضافہ ہے - جو سال رواں میں قرضہ جات لے رہے ہیں وہ فارن ایجنسی سے ۲۶۰.۳ ہیں اور Open Market میں ۵۲۰.۲ بنتے ہیں - فارن لون ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک ۱۰۰۸۱ تھا اور سال رواں میں اس کو بڑھا کر ۲۶۰.۳ کر رہے ہیں - جناب والا - ان میں وہ قرضہ جات شامل نہیں ہیں جو Greater Lahore Water Supply اور ریلوے کے لئے ہم نے لئے ہیں - میں اندرونی قرضہ جات کے متعلق نہیں کہتا ہوں میں بیرونی قرضہ جات کے متعلق عرض کروں گا کہ جن میں U.S.A. Loans ہیں - I.D.A. کے قرضے ہیں اور دیگر ممالک مثلاً مغربی جرمنی وغیرہ شامل ہیں کے قرضہ جات کے متعلق عرض کرتا ہوں - - - -

میں کتابوں سے نہیں پڑھ رہا ہوں بلکہ یہ میرے اپنے نوٹس ہیں اگر کتابیں ساتھ لاؤں تو پھر اس داستان کو بیان کرنے میں سالہا سال لگ جائیں گے -

جناب والا ۔ قرضے انتہائی تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں ۔ ہم ان قرضوں پر ۱۹۶۴ء میں تیس کروڑ روپے ادا کر رہے تھے اور ۱۹۶۵ء میں یہ سود تیس کروڑ چالیس لاکھ روپے بنا اور اس سال کے صحیح اعداد و شمار تو میرے پاس نہیں ہیں اور نہ ہی میں انہیں پیش کر سکتا ہوں جب تک کہ بجٹ میرے پاس نہ ہو ۔

Mr. Deputy Speaker : Which item you are referring to ?

ملک محمد اختر ۔ صفحہ نمبر ۲ پر Payment of Loans ہے اس کے متعلق بات کر رہا ہوں جو کہ پچھتر کروڑ سے نوے کروڑ کر رہے ہیں ۔ میں اس کی تفصیلات جنرل بجٹ میں پیش کروں گا ۔ آپ اسے work out کریں تو ۱۹۷۰ء میں ہم پر سترہ ارب کے قرضے ہو جائیں گے اور جن کا سود ایک ارب روپیہ ہو جائے گا ۔ میرا نظریہ خواجہ صاحب سے مختلف ہے کیونکہ میں بیرونی قرضہ جات میں باور ہی نہیں کرتا ۔

جناب والا ۔ حالیہ حملے سے جو کہ اسرائیل نے برطانیہ اور امریکہ کی شہ پر کیا اور جب کہ اسرائیلی فوجیں ایک چھتری کی شکل میں پیشقدمی کر رہی تھیں ۔ اس "چھتری" میں امریکہ اور برطانیہ کے دو ہزار ہوائی جہاز فضا میں اڑ رہے تھے جنہوں نے کم و بیش پانچ مسلم ممالک کو ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Is there any relevancy.

Malik Muhammad Akhtar : They are seeking foreign loans.

اور میں نے اسی لئے بیرونی قرضہ جات کی مد پڑھ دی ہے کہ اس میں امریکہ کا نام ہے ۔ اس لئے یہ relevant ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : It does not relate to foreign loans.

Malik Muhammad Akhtar : I allege that it relates to foreign loans.

Minister of Finance : X X X X X X *

Mr. Deputy Speaker : No personal remarks. Please withdraw those words.

Minister of Finance : I am sorry, Sir. I withdraw.

Mr. Deputy Speaker : And those remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

ملک محمد اختر ۔ اور جناب والا ۔ وہ اسرائیلی فوج یک لخت چالیس ہزار سے سات لاکھ کیسے بن گئی ۔ وہ چار سو ہوائی جہاز کا fleet دو ہزار کیسے بن گیا ۔ برطانیہ اور امریکہ نے اسرائیلیوں کی آڑ میں عرب ممالک پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے ۔ اس لئے کسی اسلامی ملک کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بیرونی قرضہ جات لے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیں عرب ممالک اور اسلامی ممالک کے ساتھ ملک اختر صاحب سے بھی زیادہ ہمدردی ہے اور ہم ان کی خاطر ہر وقت زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس موضوع پر تقریر کرنے کا یہ وقت نہیں ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : I hold that Malik Sahib is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir. Let them make friends with America and Britain. If they are not prepared to listen to that, I will proceed further as ordered.

Expunged as ordered by the Deputy Speaker.

جناب والا ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر قرضہ جات اسی حساب سے بڑھتے گئے تو مرکزی حکومت ، I.D.A برطانیہ ، امریکہ اور انٹرنیشنل بنک کے قرضے ۱۹۷۱ء تک سترہ ارب روپے ہو جائیں گے اور جس کا سود ایک ارب روپیہ ہو جائے گا جو کہ ہماری آمدنی کا چھیاسٹھ فیصد ہے ۔ اس کے بعد دوسری item جو کہ خواجہ صاحب نے بیان فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ ان قرضہ جات کو صحیح طور پر استعمال نہیں کیا جا رہا ہے اور ان قرضوں کی آڑ میں بیرونی مشیروں کو بڑی بھاری بھاری تنخواہیں دی جا رہی ہیں اور ہمارے انجینیئر جب کہ چار پانچ ہزار روپے کے مشاہرے پر کام کر سکتے ہیں ، ان بیرونی مشیروں کو بائیس بائیس ہزار تک تنخواہ دی جا رہی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ایک ناکارہ مشینری ہے ان قرضوں کی صورت میں اور ہمیں inform of kind قرضے دیئے جا رہے ہیں ۔ مجھے ان قرضوں پر شدید اعتراض ہے اور میں تو اس بات کے حق میں ہوں کہ اپنے سفارتی تعلقات برطانیہ اور امریکہ سے ختم کر دیئے جائیں اور آپ کہتے ہیں کہ یہ ایوان آپ کی اس تجویز کی تائید و حمایت کرے کہ آپ ان سے قرضے حاصل کر سکیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب اختر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی speed slow کر دیں ورنہ وہ اپنے موضوع سے ہٹ جائیں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : That is no point of order.

I want again to draw the attention of the Member to the fact that we are discussing the expenditure charged on Provincial Consolidated Fund as shown in the supplementary budget statement of 1966-67, and not the foreign policy of Pakistan.

ملک محمد اختر ۔ میں اپنے جذبات کا اظہار کر رہا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : I am not prepared to hear that.

آپ اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کریں کہ وہ بجٹ سے متعلق ہو ۔

ملک محمد اختر ۔ شیڈول بنکوں کے متعلق ۔ ۔ ۔ ۔ جہاں آپ محسوس کریں کہ میں غیر متعلقہ بات کر رہا ہوں آپ مجھے روک دیں ۔ ۔ ۔ ۔ شیڈول بنک کو جو دس کروڑ روپے ادا کئے گئے ہیں اس کے متعلق عرض کروں گا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ آپ اتنی دیر کس موضوع پر بات کر رہے تھے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ پچھتر کروڑ روپے کی اس ادائیگی کے متعلق عرض کر رہا تھا جس کو انہوں نے بڑھا کر نوے کروڑ روپے کر دیا ہے (قطع کلامیاں) جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ انہوں نے شیڈول بنکوں میں باہر سے درآمد کی ہوئی گندم رکھی ہوئی تھی جس کو وصول کرکے انہوں نے عوام میں تقسیم کیا ۔ اس کی کوالٹی نہایت خراب تھی اور دراصل یہ حکومت کی ناکامی تھی کہ انہوں نے اپنی فوڈ پالیسی کو مستحکم بنیادوں پر نہیں بنایا ۔ یہ خوراک کی کمی کسی سابقہ گورنر کی گذشتہ پانچ سالہ یا چھ سالہ پالیسی کا نتیجہ ہے ۔ وہ چاہتے تھے کہ گندم کم اگائی جائے اور کیش کراپس (cash crops) زیادہ اگائی جائیں جن سے کہ زیادہ منافع حاصل ہو سکتا ہے ۔ گذشتہ آٹھ سال میں ہماری آبادی کے مقابلے میں ہماری "زیادہ اناج اگاؤ" مہم جو کہ ہماری گندم کی پیداوار سے متعلق مہم ہے ، بالکل ناکام ہوئی ہے اور حکومت مجبور ہو گئی کہ وہ گندم درآمد

کرے اور اس کے لئے قرضے حاصل کرے اور اس کو شیڈول بنکوں میں رہن رکھے - جناب والا - یہ stocks deteriorate ہو گئے اور اس وقت نکالے گئے جب کہ تمام کی تمام دیسی گندم سمگل ہو گئی تھی -

Minister of Food : On a point of order Sir. Has he any proof of this that this seed, which was there, was deteriorating there or was damaged as he is saying.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I have not followed him.

Mr. Deputy Speaker : Leader of the House wants to know whether the Member has any proof that the seed had deteriorated.

یعنی جو بیج آپ فرما رہے تھے کہ خراب ہو گیا تھا - - - -

ملک محمد اختر - میں نے بیج نہیں کہا تھا بلکہ wheat کہہ رہا تھا - میں حیران ہوں آپ wheat کو بیج سمجھ رہے ہیں -

جناب سپیکر - میں یہ عرض کروں گا کہ سمگلنگ کھلے بندوں ہوتی ہے - اس کے ثبوت میں میرے پاس دو کٹنگ موجود ہیں -

پہلا کٹنگ یہ ہے -

Minister of Food & Agriculture : I strongly repudiate that there is any smuggling.

ملک محمد اختر - ڈیڑھ لاکھ ٹن گندم ملتان ڈسٹرکٹ سے سمگل کی گئی ہے -

Mr. Deputy Speaker : That has been repudiated in this House.

Malik Muhammad Akhtar : I brought an adjournment motion on the subject and was told that I would have an opportunity of discussing this matter in the House. That is in my record.

Mr. Deputy Speaker : But that would be at the time of general discussion.

Malik Muhammad Akhtar : I am discussing food policy at this time.

Minister of Food & Agriculture : I categorically deny that there has been any smuggling.

Malik Muhammad Akhtar : If you fail to protect .....

Mr. Deputy Speaker : The Member may please take his seat. (*interruptions*). When I ask the Member to resume his seat he must carry out the instructions of the Chair. Won't the Member resume his seat ?

Malik Muhammad Akhtar : Alright, Sir.

Mr. Deputy Speaker : In future when I call upon him to resume his seat he should please do so.

میاں معراج دین - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ملک صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ملتان سے اتنی گندم سمگل ہوئی ہے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے خود سمگل کی ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

ملک محمد اختر - پھر جھنگ کے بعض سیاسی کارکن ہیں انہوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ وہاں کچھ مشتبہ بیوپاری ہیں جو گندم خرید کر سمگل کر رہے ہیں -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - یہ تمام روپیہ جس کا ذکر کر رہے ہیں کیا سمگلنگ پر خرچ کیا گیا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ ہمارے ملک کی economy کے تحت سال رواں میں food stuff کے لئے ۱۰۰ کروڑ روپیہ reserve کیا ہے ۔ اور اب جو مزید گرانٹ مانگ رہے ہیں یہ انتہائی زیادتی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مانگ نہیں رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ جو اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے ۔ اگر اس چیز کو eradicate کرنا چاہتے ہیں تو grow more food کے campaign کو successfully چلائیں ۔ بنکوں کے پاس گندم رکھنے کی ضرورت نہیں ۔ آپ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ مغربی پاکستان بالخصوص پنجاب گندم کا گھر ہے ۔ یہاں جو گندم کی shortage بتائی جاتی ہے یہ حکومت کی ناکام پالیسی کی وجہ سے ہے ۔ یہاں ۴۰ روپیہ فی من بلیک مارکیٹ میں گندم فروخت ہوئی ہے ۔ اس کے بعد تو اس حکومت کو مستعفی ہونا چاہئے تھا جو اپنی efficiency کا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہے ۔ اپنی گندم دوسرے ممالک کو ایکسپورٹ کر دی ہے ۔ اور جو درآمد شدہ گندم ہے اس کی وجہ سے پیٹ کی کئی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ لہذا اس حکومت کو چاہئے کہ سمگلنگ کو روکے اور اس کے لئے خاص احکامات جاری کرے ۔ اس وقت جو انہوں نے طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ تو Food Department اور executive کا complete failure ہے ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر گندم پر بول رہے ہیں یا سپلیمنٹری بجٹ پر ۔

ملک محمد اختر ۔ مجھے حکومت کی موجودہ پالیسی کے خلاف شدید احتجاج ہے ۔ یہ اس کا مکمل failure ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ملک صاحب نے فرمایا تھا کہ انہوں نے دوسرا تماشا کرنا ہے یہ تماشا ہوگا یا ڈانس ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ اب میں دوسری item پر آتا ہوں ۔ جو اس بجٹ میں اریگیشن کے متعلق ہے ۔

Page—1 Major Head - Interest on Irrigation works for capital account . .....

Mr. Deputy Speaker : The Member is now going backward ?

Malik Muhammad Akhtar : I have got a right.

Mr. Deputy Speaker : I am not challenging the Member's right but is he going back ?

ملک محمد اختر ۔ Yes, Sir. اس کے بعد میں appendix پر جاؤں گا ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں جو ۳۳۵۳۰۰/- روپیہ کی رقم مانگ رہے ہیں ۔ وہ Major Head میں نہیں ہے ۔ اگر میں نے اس بات کا ذکر کیا تو انہیں خلش ہوگی ۔ کہ Interest on Irrigation Works کا جو Head ہے وہ یہاں capital works میں شامل ہے ۔ گویا ۱۱۵۸۳۲۰۰۰/- کی جو انہوں نے پہلے ہی provision کی ہوئی ہے ۔ اب اسے ۱۱۶۲۶۷۳۰۰/- کر رہے ہیں ۔ ہمارے ملک میں یہ شکایات عام ہیں اور shortage of food کی

یہ وجہ ہے کہ نہروں میں پانی بتدریج بند کیا گیا ہے ۔ میں نے صرف اس کے لئے ایک سو سے زائد تحریک التوا دی تھیں ۔

Mr. Deputy Speaker : I will give him five minutes more.

ملک محمد اختر ۔ مجھے کچھ زیادہ وقت دیا جائے ۔

Mr. Deputy Speaker : I am sorry. I can't.

ملک محمد اختر ۔ ان کے جتنے پراجیکٹ ہیں ان کی execution properly نہیں ہو رہی ۔ day to day working میں ان کی مشینری completely collapse ہو گئی ہے اور بہانہ کچھ اور لگاتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اریگیشن کے Heading کے تحت اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ٹیوب ویل کے ذریعہ سے جو اریگیشن ہوتی ہے ۔ وہ بھی اور کینال اریگیشن non supply of electricity کی وجہ سے completely collapse ہو گئی ہے ۔

اس کے بعد میں پھر آپ کی توجہ ۱۳ کروڑ کی رقم کی طرف دلاؤں گا جو انہوں نے contingency کی item میں سے حاصل کی تھی ۔ اس رقم میں سے بڑے بڑے بنگلے اور ہسپتالوں کی extension اور ریکارڈ rooms کی تعمیر اور دوسرے اخراجات شامل ہیں ۔ جن کی تفصیل صفحہ ۵ پر موجود ہے اس میں اپنے افسران کی facilities پر جو رقم خرچ کی ہے وہ سب ملا کر ۷ کروڑ کے قریب ہے ۔

جناب والا ۔ میرے نقطہ نظر سے ہمارا ملک اس وقت جنگ کے دھانے پر کھڑا ہے کوئی پتہ نہیں کہ کس وقت آتش فشاں پہاڑ سے لاوا نکلنا شروع ہو جائے ۔

جناب سپیکر ۔ اس قسم کی ڈویلپمنٹ ملک کی سالمیت کے لئے بڑی زیادتی ہے آج ہمیں گولا اور بارود چاہئے آپ نے جو سال رواں کے لئے item No. 45 کے تحت contingency item کے تحت ۱۳ کروڑ روپیہ provide کیا ہے اور جس سے ڈی سی کے بنگلے بنائے گئے ہیں کیا یہ unforeseen اخراجات تھے ۔ یہ تو کھلا دھوکا ہے ۔ آنکھوں میں خاک جھونک دی گئی ہے ۔ اگر ہمارے پاس contingency item کی لسٹ ہوتی تو ہم ہرگز منظوری نہ دیتے ۔ ان کو چاہئے کہ اس item کے تحت فوجی ٹریننگ کو ترجیح دیتے ۔ ملک کے ہر فرد کو فوجی ٹریننگ دی جانی چاہئے بلکہ اپنی فوج میں اضافہ کرنا چاہئے ۔ یہ رقم فضول کاموں پر خرچ کی گئی ہے ۔ ہمیں بڑے بڑے بنگلوں کی ضرورت نہیں بڑی بڑی کاروں کی ضرورت نہیں میں تو کہوں گا کہ اس contingency item کے تحت misuse of funds کیا گیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ مجھ سے آپ اتفاق فرمائیں گے کہ ملک کی جو ضروریات ہیں اس کو یہ مغربی پاکستان کا بجٹ بناتے وقت نظر انداز کر رہے ہیں ۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہمیں کل کو جنگ نہ لڑنی پڑے ۔ انہوں نے contingency item میں سے کس قدر رقومات سول ڈیفنس یا ایسی رضا کار تنظیموں پر صرف کی ہیں جب کہ واقعات اور حالات کا تقاضا یہ تھا کہ ان کو ایسا کرنا چاہئے تھا ۔

آپ اس حقیقت کو فراموش نہ کریں کہ یہ ۶۷ - ۱۹۶۶ء کا بجٹ ہے جو کم و بیش ۷ - ۸ - ماہ گزرنے کے بعد ہمارے سامنے آیا ہے اور contingency کے پراویژن میں کچھ نہیں ہے ۔ دراصل یہ بے بس وزیر ہیں اور یہ بے اثر وزیر ہیں جو کچھ کرتے ہیں ان کے سیکرٹری کرتے ہیں اور سیکرٹری وہ کرتے ہیں جو ملک کے لئے مفید نہیں ہے ۔ وہ اپنی آسائش اور

اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس میں appendix ۱ ۔ ۲ ۔ میں میں عوام کے مفادات ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Information: This is absolutely wrong, Sir. The Secretaries are as patriotic as you and I are.

میاں محمد شفیع ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب یہ وزراً حضرات پر ڈائرکٹ حملے کر رہے ہیں اور ملک صاحب سیکرٹریوں پر بھی حملے کر رہے ہیں یہ بالکل بے بنیاد ہے اور ٹھیک نہیں ہے ۔

Minister for Finance: Particularly, Sir, the attacks regarding the Secretaries when they are not in a position to come in the House, it is very unfare that the learned Member is indulging in mud-throwing even on persons like Secretaries. So I would request that he should withdraw those remarks and confine himself to the main items of this Supplementary Budget and restrain himself from throwing mud on those persons who are placed at a disadvantage as they cannot defend themselves in this House.

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے سابق وزیر مالیات کو خوش فہمی تھی کہ انہیں قرضہ جات کی ادائیگی کے سلسلے میں ٦٦ - ١٩٦٥ء کی طرح سال رواں میں محض ٧٥ ۔ کروڑ روپے کی ضرورت پڑے گی ۔ دنیا کا سارا نظام امیدوں پر چلتا ہے ۔ سابق وزیر مالیات کو بھی یہ امید تھی کہ آئندہ سال ہم محض ٧٥ ۔ کروڑ روپے ادا کرکے قرضہ جات کی ادائیگی کے سلسلے میں جو حکومت پر ذمہ داریاں آتی ہیں ان کو پورا کر سکیں گے لیکن محض امیدیں باندھنا کافی نہیں ۔ جناب خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں واضح طور پر بتایا کہ ہماری حکومت قرضہ جات اتنی تیزی سے مختلف ذرائع سے لیتی رہی ہے کہ ١٩٦١ء میں ١٢٩ ۔ کروڑ ٨٣ ۔ لاکھ روپے کے قرض کے مقابلہ میں جون ١٩٦٧ء میں ٥٨٩ ۔ کروڑ ١٠ ۔ لاکھ

روپیہ قرض کا ہوگا اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ حکومت کو قرض کی ادائیگی کے لئے زیادہ زیر بار ہونا پڑا میرے نزدیک یہ کوئی خوش آئند بات نہیں ہے - جب اتنی تیزی سے قرضہ جات میں اضافہ ہو رہا ہے تو پچھلے سال کے اعداد و شمار پر کیسے انحصار کیا جائے کہ رقومات جو پچھلے سال قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے کافی تھیں وہ آئندہ سال کے لئے بھی کافی ہوں گی میں سمجھتا ہوں کہ حکومت جس تیزی سے قرضہ جات وصول کر رہی تھی اسے اس کا احساس ہونا چاہئے تھا اگر یہ احساس ہوتا تو ۷۵ - کروڑ کی رقم میں ۱۵ کروڑ کے اضافہ کا جو مطالبہ زر اس ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کی قطعاً ضرورت نہ پڑتی - صوبائی حکومت جو قرضہ جات وصول کرتی ہے یا حاصل کرتی ہے اسکے کئی ذرائع ہیں ایک تو اندرون ملک کھلے بازار سے حاصل کیا جاتا ہے دوسرے سنٹرل گورنمنٹ سے لیا جاتا ہے تیسرے وہ قرض ہے جو بیرونی ممالک سے حاصل کیا جاتا ہے اور وہ سنٹرل گورنمنٹ کے توسط سے یا سنٹرل گورنمنٹ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے ان قرضہ جات میں وہ قرضہ جات شامل نہیں ہیں جیسا کہ قائد محترم نے ارشاد فرمایا جو نیم خود مختار ادارے بلا واسطہ غیر ممالک سے حاصل کرتے ہیں - لیکن ہماری حکومت کو اتنی بڑی مقدار میں قرضہ جات حاصل کرتے ہوئے یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم یہ قرضہ جات ان مقاصد کے لئے وصول نہیں کر رہے جن سے صوبہ مغربی پاکستان ۱۹۶۰ء کے بعد جتنے قرضہ جات غیر ممالک سے لئے جاتے رہے ہیں ان میں ایک یہ شرط شاید نہ تھی شاید کہ قرضہ جات ہمیں بیرونی کرنسی میں ادا کرنے ہوں گے میرے نزدیک قرضہ جات کا ملک کے اندر سے یا ملک کے باہر سے لینا کوئی بری بات نہیں ہے لیکن دیکھنا یہ چاہئے کہ جو قرضہ جات حاصل کئے جاتے ہیں آیا انہیں ٹھیک طریقہ سے خرچ بھی کیا جاتا ہے یا نہیں - کیا ان قرضہ جات سے ملکی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے یا نہیں

کیا یہ قرضہ جات مفید کاموں پر اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں اور یہ بھی ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان قرضہ جات کے حاصل کرنے سے جو قرض اور سود کے ادا کرنے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے ہم اس سے احسن طریقہ سے عہدہ برا ہو سکتے ہیں یا نہیں ۔ افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے بعض قرضہ جات جو ملک کے اندر یا بیرون ممالک سے حاصل کئے ہیں ہم ان کی روز مرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے صرف کر رہے ہیں ہماری حکومت کی اقتصادی پالیسی کا بنیادی اصول ہے کہ مغربی پاکستان کو خصوصی طو پر غذائی لحاظ سے خود کفیل بنایا جائے ۔ جناب سپیکر ۔ کروڑہا کروڑ روپیہ صرف کرنے کے باوجود یہ انتہائی تلخ حقیقت ہمارے سامنے ہے کہ غذائی پیداوار میں اخراجات کے مطابق اضافہ نہیں ہوا ۔ ہماری حکومت کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۵ء یعنی دوسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران ہماری آبادی میں ۶۰۲ فیصدی کا اضافہ ہوا جب کہ اس کے مقابلے میں غذائی اجناس کی پیداوار میں ۲۷ فیصدی یعنی ۹۰۴ فیصدی کا ہر سال اضافہ ہوا ۔ جناب سپیکر ۔ یہ حکومت کے اپنے اعداد و شمار ہیں جو کہ Evaluation of the 2nd five years plan میں حکومت کی طرف سے شائع کئے گئے ۔ میں حکومت سے یہ دریافت کرتا ہوں اگر آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے میں آبادی میں محض ۶۰۲ فیصدی کا اضافہ ہوا اور اس کے مقابلے میں زرعی اجناس میں ۹۰۴ فیصد فی سال کا اضافہ ہوا تو ہمارے ملک کو یہ شدید غذائی قلت کا سامنا کیوں ہے ۔ ابھی جناب ملک اختر صاحب یہ فرما رہے تھے کہ غلے کی سمگلنگ زوروں پر ہے ۔ جناب وزیر خوراک ان سے قطعاً اتفاق کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن میں آپ کی وساطت سے ان سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کی حکومت نے محض اپنے لئے ایک منزل مقصود مقرر کر لی ہے ۔ خاص

طور پر مستقبل قریب میں یا ماضی قریب میں جو پالیسی تھی اس کا واحد مقصد یہ تھا کہ زرعی لحاظ سے مغربی پاکستان کو خود کفیل بنایا جائے اور آپ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کامیاب ہوئے ہیں لیکن آپ پہلے سے بھی زیادہ بیرونی ممالک سے غلہ درآمد کرتے ہیں ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ ہم نے غلہ ۳۰ کروڑ روپے کا ایکسورٹ کیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اور درآمد کتنا کیا ہے ۔ جناب وزیر خوراک کو علم ہے کہ ایک ارب سے زیادہ قیمت کا غلہ پچھلے سال درآمد کیا گیا ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نزدیک اگر حکومت دوسرے ممالک سے قرضہ جات حاصل کرے اور اس کو ملک میں بنیادی صنعتوں کے قائم کرنے پر لگائے یا صرف کرے اور اگر وہ واقعی ایسا کرتی تو میں اس کو بخوشی قبول کرتا اور آج حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ۔ جناب سپیکر ۔ ضرورت تو یہ تھی کہ مغربی پاکستان میں فولاد کی صنعت قائم کی جاتی ۔ بڑی مشینری اور اس کے پرزہ جات تیار کرنے کے لئے کارخانے قائم کئے جاتے اور ٹیکسٹائل ۔ شوگر اور سیمنٹ انڈسٹری کی ضروریات ملک سے ہی پوری کی جاتیں اور دیگر ریلوے کی ضروریات اندرون ملک سے پوری کی جاتیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ حکومت نے اس اہم کام کی طرف قطعاً توجہ نہیں دی ۔ ہمارے جتنے بھی قرضہ جات ہیں وہ روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے صرف کئے گئے ۔ جناب سپیکر ۔ اب حالت یہ ہے کہ ہم غیر ممالک سے مختلف شکلوں میں قرضہ جات حاصل کرتے رہے ہیں اور دوسرے پنج سالہ منصوبے میں ۳۰۹ کروڑ اور تیسرے پنج سالہ منصوبے میں ۵۵۰ کروڑ بہ الفاظ دیگر اس میں ۷۸ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرضہ جات جب

بھی غیر ممالک سے حاصل کئے گئے ان کے ساتھ شرائط بھی لگا دی جاتی ہیں ۔ آج دنیا میں سب سے زیادہ قرضہ دینے والا ملک امریکہ ہی ہے ۔ قرضہ جات کی عام طور پر ایک لازمی شرط یہ ہے کہ قرضہ دینے والے ملک سے اشیا خریدی جائیں ۔ اس کو tied loans کہتے ہیں ۔ تو جب بھی اس قسم کا قرضہ لیا گیا اگر ۱۰ لاکھ لیا گیا تو حقیقتاً صرف ساڑھے چھ لاکھ کی اشیا اس ملک سے خریدی گئیں کیوں کہ اس ملک کے نرخ دوسرے ممالک کے مقابلہ میں زیادہ تھے ۔ اور یہ بھی لازم قرار دیا جاتا ہے کہ ہم اس ملک سے جس سے قرضہ لیا گیا مشیروں کی ایک بڑی فوج منگائیں اور ان کو خطیر تنخواہیں دے کر اپنے ملک میں درآمد کریں ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے قرضہ حاصل کرنے اور سابقہ قرضے کا سود ادا کرنے کے لئے ہمارے ملک کو رہن رکھ دیا گیا ہے ۔ آج اس ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں جو محض قرضہ حاصل کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں ۔ میں ایک بڑے ماہر اقتصادیات کی رائے پیش کرتا ہوں ۔ یہ حقیقت ہے کہ ترقی پسند ممالک کو قرضہ جات کی ضرورت ہوتی ہے لیکن قرضہ جات انتہائی مشکل حالات میں جب کہ ان کے بغیر قطعاً گزارہ نہ ہو اور ملکی ترقی کے لئے بنیادی صنعتیں قائم کی جانے کے لئے لیا جانا چاہئے کیونکہ قرضہ دینے والے ممالک نے قرضہ جات کی شرائط اس قدر کٹھن کر دی ہیں کہ ان کا کم سے کم حاصل کرنا ہی قوم اور ملک کی فلاح کے لئے ضروری ہوتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ان کا فرمان ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Five minutes more.

Mr. Hamza:

> "Rich societies do not generally lend or give money unless they can profit by doing so. They except returns in the form of strategic involvement,

political subservience or economic advantage and whatever their methods they seldom lend or give enough to produce more than a peripheral effect."

جناب سپیکر ۔ جن ممالک نے قرضہ دینا ہوتا ہے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ قرضہ دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو ملک قرضہ حاصل کرتے ہیں ان کے بارے میں لوگوں کی یہ رائے ہے کہ وہ قوم و ملک کے مفاد کو سامنے رکھیں ۔ جناب سپیکر ۔ ایک تو یہ قرضہ جات عام ضروریات زندگی پر صرف کئے گئے مگر سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ ملک میں چھوٹی سی اقلیت کو یعنی minority کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی گئی ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ملک افراط زر کی بیماری کا بھی شکار ہوا ۔ جناب سپیکر ۔ قرضہ جات سے زیادہ تر فائدہ بڑے بڑے کارخانہ داروں کو پہنچا اور افراط زر میں اضافہ ہوا ہے اور افراط زر کے بارہ سے آپ کو علم ہے کہ اس سے لازمی طور پر وہ افراد متاثر ہوتے ہیں جن کی آمدنی مقررہ ہوتی ہے ۔ خاص طور پر ملازم اور چھوٹے صنعتی کاریگر ۔ اگرچہ ہماری حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ ملک میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہماری حکومت نے ہر میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ۔ صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوا ۔ زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا ۔ مگر اس کے باوجود حکومت بذات خود تسلیم کرتی ہے کہ اس ملک کی معیشت افراط زر کا شکار ہے ۔ ابھی کل ہی جناب عقیلی صاحب نے جو مرکزی حکومت میں وزیر مالیات ہیں ایک اخبار نویس کو جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا تھا ۔

"That he did not hope that the cost of living index for industrial worker would go up very much during the next year. One major item on the worker's cost of living was food and if its prices went up, this would be reflected in the index, but

the Government was trying to boost foodgrains production so that food prices and the cost of living did not go up, he added."

گویا حکومت بذات خود یہ تسلیم کرتی ہے کہ افراط زر موجود ہے ۔ غلہ کی قیمتیں انتہائی زیادہ ہیں اور تمام آبادی غلہ کی قیمتوں کی زیادتی کی وجہ سے انتہائی پریشان ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member may please resume his seat. Yes, the Finance Minister.

وزیر خزانہ (مسٹر احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا ۔ میں حیرت میں ہوں کہ میں اپنے فاضل دوستوں کے جواب کس انداز میں دوں ۔ حیرت اس لئے کہ انہوں نے کچھ ایسی باتیں کہہ دیں جن کا تعلق آج کے سپلیمنٹری بجٹ سے دور کا بھی نہیں ۔ بہر حال چونکہ وہ حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھے ہیں اس لئے وہ ان تمام قیود سے بے نیاز ہیں جو قواعد کے تحت سرکاری بنچوں پر بیٹھنے والے اراکین پر لاگو ہیں اگر ان کی تمام تقاریر کو یکجا کیا جائے اور ان کا تجزیہ کیا جائے تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ان تقاریر کا تین چوتھائی حصہ غیر متعلقہ باتوں سے اٹا پڑا ہے ۔

کاش وہ چند روز انتظار فرماتے اور جنرل بجٹ کی عام بحث میں وہ تمام باتیں کہتے جو انہوں نے اپنی دانست میں آج کہنی مناسب سمجھیں ۔ اس لئے میں مجبور ہوں کہ ان کی ایسی باتوں کا جواب نہیں دے سکوں گا جو ہر لحاظ سے ہر پیمانے اور ہر قاعدہ کی رو سے غیر متعلقہ تھیں ۔ میرے فاضل دوست قائد حزب اختلاف نے غالباً ایک ہی بات کہی ہے جو اس قابل ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم قرضہ جات بھی لیتے ہیں تو اس لئے کہ پچھلے قرضہ کی ادائیگی ہو سکے اور اس ادائیگی میں اس

سود کی رقم بھی شامل ہوتی ہے جو ہم نے ادا کرنی ہے ۔ لیکن اس اعتراض کا جواب دینے سے پہلے میں اس مسرت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف نے اس حقیقت کو پہنچان لیا ہے اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے کہ بیرونی ممالک سے قرضہ حاصل کرنا فی نفسہ کوئی عیب نہیں اگر انہیں کوئی اعتراض ہے تو وہ یہ ہے کہ ان قرضہ جات کو مناسب طور پر صرف نہیں کیا جا رہا وہ اور بات ہے کہ آج کے دن ہم بیرونی قرضوں کا تذکرہ نہیں کر سکتے تھے ۔ جو دستاویزات آپ کے وسیلے سے ہم نے اس ایوان میں رکھی ہیں ان کا تعلق بنیادی طور پر floating loans سے ہے ۔ ان پبلک قرضہ جات سے ہے جو ہم مقامی طور پر اٹھاتے ہیں ۔ لیکن جیسا کہ دستور ہے اس موقع پر سیاسی فائدہ اٹھانے کی عادت غیر معمولی نہیں ہے یہ اس کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور آج وہ کوشش کی گئی اور اس وجہ سے وہ متعلقہ باتیں کہنے کی بجائے غیر متعلقہ باتیں کہنے پر مجبور ہو گئے ۔ میں اب ان قرضوں کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کرکے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قرضہ جات اس اندازے سے لئے جاتے ہیں کہ صوبائی خزانہ پر اس کا کم از کم اثر پڑتا ہے ۔ اگر اس کی بجائے کوئی اور طریقہ بروئے کار لایا جائے تو پھر صوبائی خزانہ پر بہت بوجھ پڑے گا ۔ جہاں تک پبلک قرضوں کی مقدار کا تعلق ہے میں جنرل بجٹ کے دوران اس کا تذکرہ کروں گا ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا موضوع ہے جس پر حزب اختلاف کے میرے دوست ضرور اپنی زبان کھولیں گے اور وہ صحیح اور درست موقع ہوگا کہ ہم تفصیل سے ان کے اعتراضات کا جواب دیں ۔ آج کے بجٹ کے نقطہ نگاہ سے پبلک قرضہ جات پر جن میں غیر ملکی قرضہ بھی آتا ہے ، بحث مناسب نہیں ہے ۔ میں آج کی مختصر سی محفل میں اندرون ملک قرضہ جات کا ذکر کروں گا ۔ وہ بھی اس لئے کہ اس کا تذکرہ

حزب اختلاف کے اراکین نے آج کیا ہے اگر چہ اختصار سے کیا ہے ۔ یہ بات حکومت کے اراکین کو بار بار دھرانی پڑتی ہے اور اسے بار بار دھرانے سے اس حقیقت کی افادیت میں کمی نہیں ہوتی اس لئے میں پھر اسے دھراتا ہوں کہ قرضہ جات اس لئے نہیں لئے جاتے ہیں جیسا کہ حزب اختلاف کے قائد نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا ہے کہ ان سے گلچھرے اڑائیں جائیں تو پوری ذمہ داری کے ساتھ ان کے اس الزام کی میں تردید کرتا ہوں ۔ بلکہ ترقی پذیر ممالک میں یہ عام رواج اور رجحان ہے کہ وہ اپنے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے ہر ذرائع سے روپیہ حاصل کرتے ہیں جہاں سے انہیں آسانی سے دستیاب ہو سکے ۔ یہ کہا گیا ہے اور خاص کر بیرونی قرضوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کے ساتھ چند نا مناسب اور قابل اعتراض شرائط ۔ سیاسی شرائط ٹانک دی جاتی ہیں ۔ میں ان کی توجہ آپ کے توسل سے صدر مملکت کے پچھلے چند ماہ کے ایک بیان کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اس سے پہلے بھی اور اس بیان کے بعد میں بھی کئی بار مرکزی حکومت کے با اقتدار اور با خبر حلقوں نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کی طے شدہ پالیسی ہے کہ وہ کوئی ایسا قرضہ قبول نہیں کرے گی جس سے سیاسی شرائط منسلک ہوں جس کی وجہ سے ملک کی سالمیت پر برا اثر پڑے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) یہ حکومت کی طے شدہ مسلمہ پالیسی ہے ۔ (قطع کلامی) مجھے اپنے آپ کو حقائق کے اندر رہ کر عرض کرنا ہے ۔ آپ ایسی باتیں بھی کہہ سکتے ہیں جن کا تعلق ریکارڈ سے نہ ہو اور جو حقائق پر مبنی نہ ہوں لیکن ایک رکن حکومت کی حیثیت سے مجھے وہ کچھ کہنا ہے جو حقائق پر مبنی ہو اور جو سچائی پر مبنی ہو ۔ کون نہیں جانتا کہ بیرونی قرضوں کے حصول کے لئے پچھلے چند سالوں سے پاکستان کو بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ کیا یہ اس لئے ہے کہ پاکستان کے

صاحب اقتدار لوگ ہر بری شرط کو آسانی کے ساتھ ماننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ؟ وہ اس لئے ہے کہ پاکستان کی حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ ایسے قرضے حاصل کرے اور وہ ان ممالک سے قرضے حاصل کرے جن سے ہماری غیرت ۔ عزت اور خود مختاری پر آنچ نہ آنے پائے ۔ یہی وجہ ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس رعایت کے ساتھ اس آسانی کے ساتھ اس تیزی کے ساتھ اس روانی کے ساتھ پاکستان کو بیرونی ممالک سے قرضے میسر نہیں آ رہے جس روانی ۔ آسانی کے ساتھ ماضی میں یعنی مارشل لا کے قیام سے پہلے پاکستان کی حکومت کو میسر آیا کرتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ Question ! ۔ اس سے ۱/۱۰ نہیں بلکہ ۱/۱۰۰ فیصد کم قرضے تھے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں شرائط کے متعلق بات کر رہا ہوں ۔ میں مقدار کے متعلق بات نہیں کر رہا ہوں ۔ ایک بنیادی بات جو ہمیں ہرگز نہیں بھولنی چاہئے ۔ عام کاروباری معاملات میں ہم دیکھتے ہیں کہ قرضہ اس کو دیا جاتا ہے جو قرضہ چکانے کے قابل ہو (قطع کلامی) میں سنجیدگی سے اس بحث کا جواب دے رہا ہوں ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کوئی بیرونی ملک کسی دوسرے ملک کو اس وقت تک ہرگز قرضہ نہیں دیتا جب تک کہ اسے تسلی نہ ہو جائے کہ قرضہ لینے والے ملک کی اقتصادی حالت اتنی مستحکم ہے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر قرضہ کو واپس کر سکے گا ۔ یہ بات بہت سے ممالک کو پاکستان کو قرضہ دینے کے لئے آمادہ کرتی ہے اور یہ چیز اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ پاکستان کی اقتصادی حالت ایشیائی ممالک کے بیشتر ممالک سے بہتر اور مستحکم ہے (قطع کلامیاں) آپ کی حکومت میں لوگ مرتے تھے ۔ آپ کی حکومت میں بد نظمی تھی ۔ آپ کی حکومت سے ملک

میں بربادی ہوئی ۔ اگر آپ کی حکومت ہوتی خاکم بدھن اس جنگ میں پاکستان کو کامیابی نہ ہوتی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اور ہماری حکومت معاہدہ تاشقند بھی قبول نہ کرتی ۔ (قطع کلامیاں) ۔

ملک محمد اختر ۔ ہم دھلی کو فتح کر چکے ہوتے ۔

وزیر خزانہ ۔ ان کا جذبہ قابل تعریف ہے ۔ میرے قائد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ سارے پاکستان کی پولیس محمد خان کو پکڑنے پر لگی ہوئی ہے اور وہ اس کو بھی نہیں پکڑ سکی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ غور کیا جائے کہ کہاں سپلیمنٹری بجٹ اور کہاں محمد خان ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ آپ کی انتظامیہ کے حسن انتظام کا ذکر کر رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ سوچ کر جواب دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ سوچنے کا کام آپ کو دے دیا ہے ۔ جس کا مظاہرہ صبح و شام کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ قرضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن یہ بات واضح کرتی ہے کہ صوبہ میں ترقیاتی سرگرمیاں زوروں پر ہیں ۔ اس کی رفتار تیز سے تیز تر ہو گئی ہے ۔ ترقیاتی سکیموں کے لئے جو قرضے ہوتے ہیں ان کو کم سے کم عرصہ میں عملی جامہ پہنا دیا جاتا ہے ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ حزب اختلاف کے کارکن ایک سکیم کا بھی ذکر نہیں کر سکتے جس پر بیرونی قرضہ خرچ کیا گیا ہو اور اس سے

مفید نتائج اخذ نہ ہوئے ہوں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ صوبہ کے دور دراز علاقوں میں ۔ صوبہ کے کم ترقی یافتہ علاقوں میں جہاں اخبارات نہیں پہنچتے اس جگہ کے عوام ان باتوں کے لئے موزوں سامعین ہیں میں ان کو ایسی باتیں کرنے سے نہیں روک سکتا لیکن اس باخبر اسمبلی میں ایسی باتیں کرنا جن کا تعلق حقائق سے بالکل نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ ان جیسے تجربہ کار پارلیمنٹرین کو زیب نہیں دیتا ۔

جناب والا ۔ اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : There is one minute more.

وزیر خزانہ ۔ یہ جو ہم بنکوں سے wayes & means پوزیشن کے سلسلہ میں قرضے لیتے ہیں وہ ایڈوانس عارضی حیثیت کے ہوتے ہیں ۔ ہم اس انداز سے قرضہ لیتے ہیں کہ کم سے کم سود صوبائی حکومت کو برداشت کرنا پڑے ۔ اگر کوئی اور طریقہ کار ہم نے follow کیا تو خدشہ ہے کہ صوبائی خزانہ پر مزید بوجھ پڑے گا ۔ دوسرے جو پرائیویٹ بنک سے ہم قرضہ لیتے ہیں وہ بھی جس وقت فوڈ گرین بیچ دیتے ہیں یکدم ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ قرضہ واپس کر دیا جائے اور اس کا اثر صوبہ کی مالی پوزیشن پر نہیں پڑتا لیکن نا جانے میرے دوست نے اس کو نا مناسب کیوں سمجھا ہے اور ان قرضوں کو بھی اس انداز سے لتاڑا ہے کہ عقل محو حیرت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : Point of order.

Sir, will you kindly ask the Minister to conclude his speech ?

Mr. Deputy Speaker : I had asked him, and he has already finished his speech.

The discussion on the Supplementary Budget Statement 1966-67, stands concluded.

The House is adjourned to meet this evening at 5.30 p.m.

The Assembly then adjourned (at 1.32 p.m.) till 5.30 p.m. the same day.

EVENING SITTING

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 5-30 p.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى
وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ
صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ
الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝

(پ ۲۱ - س ۳۳ - ع ۱۷ و ۱۸ - آیات ۷ تا ۱۱)

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور عہد بھی اُن سے پکا لیا تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی سچائی کے بارے میں باز پرس کرے۔ اور اس نے کافروں کے لئے تو دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اے مسلمانو! اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی جب فوجیں تم پر حملہ کرنے کو آئیں تو ہم نے اُن پر تند ہوا بھیجی اور ایسے لشکر نازل کئے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اُن کو دیکھ رہا ہے۔ جب وہ لوگ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے یورش کر آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل دہشت سے گلوں تک پہونچ گئے اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے

THE WEST PAKISTAN PROVINCIAL ASSEMBLY (ALLOWANCES OF MEMBERS) (AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Speaker : Minister of Law to move the first motion.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Mr. Speaker, Sir, I beg to introduce the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, stands introduced. Next motion.

Minister of Law : Sir, I beg to move :

> That the requirements of sub-rule (I) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan be dispensed with so far as the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967 is concerned.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the requirements of sub-rule (I) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan be dispensed with so far as the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967 is concerned.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Minister of Law : Sir, as you are aware the allowances of the Members of the West Pakistan Assembly are regulated by an enactment of the Statute of 1966. In the National Assembly also there was a statute which regulated the allowances and privileges of the National Assembly. But that Act has since been repealed and replaced by another one. Therefore, for the same reason and on similar grounds the West Pakistan Allowances

Bill is also introduced. This does not brook any delay because the matter is rather very simple and we are following in the foot-steps of the National Assembly. I would, therefore, request that no time need be wasted and this House be pleased to go into the matter at once and Rule 58 be waived in this particular connection.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - جناب وزیر قانون نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ چونکہ اسی قسم کا ایک قانون ہماری قومی اسمبلی منظور کر چکی ہے اور اسی قسم کا قانون اس اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے یعنی ایک اصول جو کہ قومی اسمبلی قبول کر چکی ہے - اسی اصول کو قبول کرنے میں صوبائی اسمبلی کو پس و پیش نہیں کرنا چاہیے - یہ ان کی دلیل ہے میں اس ضمن میں یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں ماسوائے انتہائی ضروری حالات کے جن میں کہ تاخیر سے کسی قومی ، صوبائی یا مالی مفاد کو نقصان پہنچتا ہو ، ہر حالت میں اپنے قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی چاہئے اور انہیں معطل نہیں کرنا چاہئے - موجودہ صورت حال میں جبکہ اسمبلی کا اجلاس گذشتہ تین ہفتوں سے جاری ہے اور جب کہ یہ بل آج سے کئی روز پیشتر circulate بھی ہو چکا ہے ، اگر اس بل کو introduce کرکے کسی Standing Committee کے سپرد کر دیا جاتا تو شاید آج تک اس کی رپورٹ بھی آ چکی ہوتی اگر ایسا نہ کیا جائے اور یہ بل اگلے مہینہ تک ملتوی ہو جاوے تو فرق نہیں پڑتا - کیا کوئی آسمان گر پڑے گا - یا زمین پھٹ جائے گی اس لئے میں اس تحریک کی سخت مخالفت کرتا ہوں - اور عرض کرتا ہوں - کہ فوری طور پر قواعد کو معطل نہ کیا جائے - کیونکہ ہر روز ایسا کرنے سے کوئی اچھی مثال قائم نہیں ہوتی -

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - آج سے کچھ عرصہ قبل کم و بیش اسمبلی کے آغاز سے تین چار مہینے پہلے گورنمنٹ کی طرف سے ایک

بل circulate کیا گیا تھا ۔ اور اب اس کے بعد ایک نیا بل لایا گیا ہے ۔ اس میں رول نمبر ۵۸ کو معطل کیا جا رہا ہے ۔ اس کے principles پر بعد میں عرض کروں گا ۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ ایسا کرنے سے اگر حکومت کی نیک نیتی تھی ۔ تو وہ موجودہ بل کو بحالت مجبوری نہ لاتی ۔ اور جو publish ہو کر circulate ہو چکا ہے ۔ اسی کو لا سکتی تھی ۔ آج تک یعنی fortnight میں اس پر رپورٹ بھی حاصل کی جا سکتی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ اس رول کو suspend کرنا نا مناسب ہے ۔ حکومت کوئی ایسی وجہ جواز دینے سے پہلے ایک کمیٹی کے سپرد کر سکتی تھی ۔ اب جو اس طرح اسے direct لانا چاہتی ہے ۔ یہ نا مناسب ہے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس رول کو معطل کرنے کی مخالفت اس لئے کر رہا ہوں کہ یہ قانون جو اس وقت ہاؤس کے سامنے پیش ہے ۔ اس کا تعلق ممبران اسمبلی کے استحقاق سے ہے ۔ جب عام مسودات قانون جو عام آبادی کے لئے ہوتے ہیں ۔ اسمبلی میں پیش ہوتے ہیں ۔ ان کے لئے خاص ضابطہ کی پابندی ہوتی ہے ۔ ہم ان کو پاس کرنے میں اتنی بے چینی یا تیزی کا ثبوت نہیں دیتے ۔ اس بل کے ذریعہ جو مراعات دی جا رہی ہیں ۔ اس کے لئے تمام ضابطہ کو معطل کر دینا مناسب نہیں ۔ اس سے ہم باہر کی دنیا کو اچھا تاثر نہیں دیں گے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ ہم یہاں عوام کی نمائندگی نہیں کرتے بلکہ اپنے مقاصد اور اپنے مفاد کی حفاظت کرتے ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ہم ضابطہ کو معطل کرکے کوئی اچھا تاثر نہیں دیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ حمزہ صاحب نے جو یہ کہا ہے ۔ کہ

سارا ہاؤس صوبہ کی نمائندگی نہیں کرتا ۔ بلکہ ممبران اپنے مفاد کی حفاظت کرتے ہیں ۔ ان کو یہ غیر پارلیمانی الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس spirit میں نہیں کہا ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ اس ضابطہ کو ان حالات میں وقتی طور پر معطل نہ کریں ۔ اس سے معزز ایوان کے وقار میں اضافہ نہیں ہوگا ۔ اس لئے التجا ہے ۔ کہ اس ضابطہ کو معطل نہ کیا جائے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ اس سیکشن ۵۸ میں درج ہے ۔ کہ

> "In the case of a Government Bill, the Member-in-Charge may move that the requirement of sub-rule (1) may be dispensed with....."

Mover نے شاید سیکشن ۲ کے تحت کیا ہے ۔ اس میں کوئی خاص بات تو نہیں ۔ کہ یہ dispense with نہ ہو سکے ۔ اس لئے میری استدعا ہے ۔ کہ ان کی درخواست کو منظور کیا جائے ۔

Mr. Speaker : I will now put the motion to the vote of the House. The question is -

> That the requirements of sub-rule (1) of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan be dispensed with so far as the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967 is concerned.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Minister of Law : Sir I beg to move -

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is -

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967 be taken into consideration at once.

Khawaja Muhammad Safdar : Point of order Sir.

جناب والا ۔ بل زیر بحث جو معزز ایوان میں پیش ہو چکا ہے ۔ اور اس کے لئے ایک تحریک بھی ہوئی ہے ۔ کہ اس پر فوری طور پر غور کیا جائے ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ یہ ایک مالی بل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ میں آپ کی توجہ آرٹیکل ۷۳ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

> Except on the recommendations of the President, no bill or amendment shall be introduced or moved in the National Assembly, if
>
> (a) it would, if enacted . . . . .

آوازیں ۔ منظوری لے لی گئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر منظوری لے لی ہے تو ٹھیک ہے ۔

Minister of Law : It has been obtained and it has been given.

Khawaja Muhammad Safdar : Have you got the recommendation of the Governor ?

Minister of Law : For the introduction, we have got the recomendation of the Governor.

Khawaja Muhammad Safdar : They have got it Sir, and I don't raise the point of order.

Mr. Speaker : The first amendment stands in the name of Khawaja Muhammad Safdar and Mr. Hamza.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move -

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment)Bill, 1967, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by the 30th September, 1967.

Mr. Speaker : Motion under consideration, amendment moved is -

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by the 30th September, 1967.

Minister of Law : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - مجھے اس امر کا پورا احساس ہے - کہ اس بل کو اگر ہم آج بعجلت تمام منظور کر دیں - تو اس کے متعلق صوبہ بھر کے عوام میں ہمارے متعلق اچھا تاثر پیدا نہیں ہو گا - اس لئے میں چاہتا ہوں - کہ اس بل کو عوام کو رائے حاصل کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے -

جناب والا - میں اس بل کے متعلق چند گزارشات معزز ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں - مجھے افسوس ہے کہ محترم وزیر خزانہ یہاں تشریف فرما نہیں - ورنہ میں ان کو یاد دلاتا کہ جب ۱۹۵۱ء میں وہ اور میں اس

ایوان میں بطور ممبر منتخب ہو کر آئے تھے ۔ تو اس وقت ارکان کا الاؤنس ۲۵۰ روپیہ ماہوار تھا ۔ اس کے علاوہ سوائے اسمبلی یا کمیٹی کے اجلاس میں آنے جانے کے کرایہ کے اور کسی قسم کی سہولت یا آسائش اس زمانہ کے ارکان اسمبلی کو حاصل نہ تھی ۔ یہ اس زمانے کی بات ہے ۔ جب کہ بدنام سیاست دان اس صوبہ کے حاکم تھے ۔ اور ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۸ء تک جب بدنام سیاست دانوں کی حکومت تھی ۔ الاؤنس کی شرح یہی رہی ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا یہ آپ کے ضمیر کی آواز ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے ۔ کہ میں معزز ارکان اسمبلی کے جذبات کی مخالفت کر رہا ہوں ۔

چودھری محمد نواز ۔ اپنے دل اور جگر پر ہاتھ رکھ کر بتائیں ۔ کہ یہ درست ہے یا نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ وہی بدنام سیاست دان ہیں ۔ جن کے یہ ساتھی ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں یہ حکومت کی زبان سے نکلی ہوئی phraseology استعمال کر رہا ہوں ۔ میرے نزدیک وہ اس صوبے کے نہیں اس ملک کے بانی ہیں وہ معمار ہیں اس عمارت کے ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ غلط ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کے غلط کہنے سے تاریخ نہیں بدلی جا سکتی تاریخ میں ان لوگوں کا نام قائد اعظم کے ساتھیوں کی حیثیت سے ثبت ہو چکا ہے آپ خواہ کتنی ہی کتابیں لکھوائیں آپ کتنی ہی تقریریں کرائیں

الزام تراشیں وہ اس ملک کے بالیوں میں سے ہیں تاریخ ان کو اس نام سے یاد کرے گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ قوم ان کو معاف نہ کرے گی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ قوم کے معاف نہ کرنے کی صورت یہ ہے کہ آج ہماری صوبائی حکومت کے پاس دو ہی طریقہ کار ہیں ایک ڈنڈا اور دوسرا ترغیب و تحریص ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں یہ رانا پھول محمد خان کے پوائنٹ آف آرڈر کی وجہ سے بحث کسی اور طرف چلی گئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جی ہاں ضرور جائے گی ۔ اور چلی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مناسب یہ ہے کہ ہم اس مرحلے پر principles of the bill کے متعلق کہیں اور اس پر بحث کریں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اگر میرے دوست مجھ کو اجازت دیں گے تو میں ان کی خدمت میں چند گزارشات ضرور کروں گا ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۱۹۵۱ء سے لے کر ۱۹۵۶ء تک اس معزز ایوان کے معزز اراکین کو مجموعی طور پر ڈھائی سو روپے ماہوار الاؤنس ملتا رہا ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ خواجہ صاحب اور کیا ملتا رہا ۔ اس کا بھی ذکر کریں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ترغیب و تحریص کے سلسلے میں جو کچھ

آج ملتا ہے وہ نہیں ملتا رہا ۔ اس ایوان کے ۹۰ ۔ فیصد ممبران کو آج روٹ پرمٹ ملے ہوئے ہیں ۔ میں چیلنج کرتا ہوں ۔ (شور و غل) ۔

Mr. Speaker : Order, order.

خواجہ محمد صفدر ۔ آئیے کون کون کھڑا ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب آپ تشریف رکھئیے ۔ (مختصر وقفہ کے بعد) خواجہ صاحب ! آپ تقریر جاری رکھیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ۱۹۵۶ء میں اس صوبے کی عنان حکومت ڈاکٹر خان صاحب مرحوم اور ان کے زیر قیادت ریپبلکن پارٹی کے ہاتھ میں چلی گئی ۔ ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ۱۹۵۶ء میں جب ڈاکٹر خان صاحب کو اس زمانے کے اعلیٰ حکمران نے بر سراقتدار لاکر ہمارے سروں پر مسلط کر دیا تو میں ان لوگوں میں سے تھا کہ جو آپوزیشن میں چلے گئے اب جناب والا ڈاکٹر خان صاحب کے دور میں ۱۹۵۶ء ایکٹ نمبر ۲ کے ذریعہ یعنی دوسرے نمبر پر جو ایکٹ بنا وہ یہ تھا کہ اس ایوان کے معزز ارکان کے الاؤنسز میں اور ان کی دوسری سہولتوں میں اضافہ کیا جائے وہ کیا تھا ؟ وہ یہ تھا کہ ڈھائی سو کی بجائے تین سو روپے ماہوار compensatory الاؤنس اور ۲۵ روپے ماہوار بطور daily الاؤنس دینا چاہیئے ۔ اس زمانے میں ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۸ء تک اس اسمبلی کے اراکین اسی شرح کے حساب سے یہ آسائشیں اور یہی الاؤنس لیتے رہے ۱۹۵۸ء میں موجودہ حکومت بر سراقتدار آئی ۔ جس طرح ریپبلیکن پارٹی کو ضرورت تھی اسی طرح اس حکومت کو بھی ضرورت تھی کہ اراکین اسمبلی کو ترغیب و تحریص کے ذریعہ وہ اپنے ساتھ رکھیے چنانچہ انہوں نے بیک جنبش قلم ان الاؤنسز میں تقریباً دو گنا اضافہ

کر دیا ۔ اسی طرح ۱۹۶۲ء میں موجودہ حکومت نے جس کے پاؤں عوام میں نہیں ہیں جس کی جڑیں عوام میں نہیں ہیں جو صرف دو کام جانتی ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے اسے میں دہراتا نہیں ہوں ترغیب و تحریص کا ایک نیا راستہ اختیار کیا اور وہ راستہ یہ تھا کہ اس ایوان کے معزز ارکان کی تنخواہ ۳۰۰ سو روپیہ ماہوار کے بجائے چار سو کر دی اور ۲۵ روپے یومیہ الاؤنس کے بجائے ۵۰ روپے یومیہ الاؤنس کر دیا ۔ اس کے علاوہ جو سفر میں دن گذریں ان کے لیے بھی الاؤنس دینا منظور کیا اور یہ ۱۹۶۲ء کے ایکٹ ۲ کے تحت ہوا ۔ اس کے بعد جناب والا ۱۹۶۳ء شروع ہوا اور اسی پالیسی کے تحت کہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا جائے زیادہ سے زیادہ ان کو ترغیب و تحریص اور لالچ دیا جاوے ۔ انہوں نے سہولتوں میں ایک اور اضافہ کیا ۔

چودھری محمد نواز ۔ ہم نے نہیں لیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جب آپ کی باری آئے آپ ضرور کہیئے گا ۔ ۵ ہزار میل کے ریلوے کوپن مہیا کئے گئے اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی سہولت بخشی گئی کہ ذاتی طور پر معزز ارکان اسمبلی کے علاج معالجہ کا بھی انتظام کیا جائے اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں ایک ایسی ترمیم کی گئی جو میرے نقطہ نظر سے ضروری تھی اور وہ یہ تھی کہ daily الاؤنس ۱۹۶۴ء سے پہلے لاہور شہر کے رہنے والے ارکان اسمبلی کو نہیں ملتا تھا وہ ایک قسم کی بے انصافی تھی ۔ جب پشاور یا حیدر آباد سے کوئی ممبر تشریف لائیں تو انہیں یومیہ الاؤنس دیا جاوے اور جب لاہور کا کوئی ممبر اپنا کاروبار ترک کرکے سارا دن اسمبلی کے کام میں مشغول رہے تو اس کو الاؤنس نہ ملے ۔

جناب والا ۔ سابقہ سال مرکزی اسمبلی کے ارکان کے الاؤنس میں اس طرح اضافہ کیا گیا کہ جو رکن باقی سہولتوں کو ترک کر دے تو اسے پندرہ صد روپیہ ماہوار الاؤنس ملے گا ۔ ہمارے لیے بھی اس قسم کی ترمیم پیش کی جا رہی ہے ۔ اگر ہمیں ریل کی سہولت یعنی ۵ ہزار میل جو کہ روپے کی لاگت کے حساب سے تقریباً ایک ہزار پچاس بنتا ہے یعنی پانچ ہزار میل کی قیمت جو گورنمنٹ کو ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو ادا کرنی پڑتی ہے وہ ایک ہزار پچاس روپے کے لگ بھگ ہے اور چند دوسری سہولتوں کے عوض ہمارے compensatory الاؤنس میں چار سو کا اضافہ کیا جا رہا ہے اس بل کے متن میں جو کچھ درج ہے وہ یہ ہے :-

In lieu of Compensatory Allowance mentioned in clause (1) of Section 3 of the Benefits and Privileges mentioned in Section 5 (b).

تو جناب والا ۔ یہ ۴۰۰ روپیہ compensatory الاؤنس علاج و معالجہ کی سہولت اور سفر کی سہولت کے عوض میں ۸۰۰ روپیہ مقرر کیا گیا اور شائد گورنمنٹ کی طرف سے یہ کہا جائے کہ یہ سہولتیں ملا کر تقریباً اس رقم کے لگ بھگ ہو جاتی ہیں اس سلسلے میں اسی قسم کے دلائل نیشنل اسمبلی میں پیش کئے جا چکے ہیں اور جناب وزیر قانون بھی شائد ضروری خیال فرمائیں گے کہ نیشنل اسمبلی میں جو وہاں طے ہوا ہے اس کی اطلاع میں دیدوں میں ان کی توجہ آج کے پاکستان ٹائمز کے آخری صفحہ پر دلاتا ہوں ۔

Rs. 41.5 lacs for MNAs salaries.

The increase of Rs. 8.5 lacs has been necessitated following the revision of remunerations in July last when their Salaries Act was approved. Under it the Members have been entitled to draw a consolidated salary of Rs. 1500 per month in

lieu of concessions of free travel, medical treatment and telephones at their residences."

تو جناب والا ۔ جہاں تک میری اطلاع اور موجودہ صورتحال کا تعلق ہے ممبر صاحبان پر جو اخراجات حکومت کی طرف سے ہو رہے ہیں اور جن کی بجائے ۸۰۰ روپیہ ماہانہ تجویز کیا گیا ہے وہ کسی صورت میں بھی ۶۰۰ روپیہ سے زیادہ نہیں بنتے ۔ ۸۰-۸۵ روپیہ ریلوے کا concession اور میڈیکل ریلیف ۵۰ روپیہ اور ان دونوں کو ملا لیجئیے تو ۵۵۰ سے زیادہ کسی صورت سے نہیں بنتے ۔

چودھری محمد نواز ۔ ٹی اے کے متعلق بھی فرمائیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ٹی اے آپ کو پھر بھی ملے گا ۔ صرف free coupons کے عوض آپ کو یہ رعایت دی جا رہی ہے ۔ آپ غور فرمائیں کہ آپ فرسٹ کلاس میں سفر کرتے ہیں اس خرچ میں اگر انکم ٹیکس ملا لیا جائے تو ۶۰۰ بن جاتا ہے ۔ ۶۰۰ سے زیادہ نہیں بنے گا ۔ تو اندرین حالات میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل کو اس ایوان میں لانے سے عوام میں کئی قسم کی غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں گی ۔ انہیں خیال ہو گا کہ ممبر صاحبان اپنے حقوق اور مراعات کے لیے لڑ رہے ہیں ۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون عوام کی رائے معلوم کرنے کے لیے مشتہر کیا جائے ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ۶) ۔ جناب والا ۔ مجھے توقع نہ تھی کہ حکومت کی طرف سے اس ترمیم کی مخالفت کی جائے گی ۔ دراصل یہ مسودہ قانون جس طرح اس ایوان میں پیش ہوا تو عوام سوچیں گے کہ اس میں ممبران کے ذاتی اغراض و مقاصد مضمر ہوں گے ۔ حکومتی پارٹی کی اس ایوان میں بہت بڑی اکثریت ہے حکومت کہتی ہے کہ ان کی پارٹی عوام کی نمائندگی کرتی

ہے ۔ اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کی رائے معلوم کریں جو صحیح حکمران ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ بجائے اس کے کہ ہم خود اپنے بارے میں کوئی رائے پیش کریں اور اس کے بعد فیصلہ کر لیں بہتر ہے کہ ہم دوسرے فریق کی بھی بات سنیں کہ اس کی اس معاملہ میں کیا رائے ہے ۔ کہا جاتا ہے اگر ہم کوئی کام کر رہے ہوں اور قریب ہی کوئی دیوار ہو تو اس سے بھی مشورہ کر لینا چاہیئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کے بارے میں عوام کی رائے حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ مسودہ قانون ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ہمارے مفادات سے تعلق رکھتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیشہ یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اسمبلی بہت کمزور ہے ممبران بے بس مجبور اور لاچار ہیں لیکن جناب سپیکر مجھے یہ بات برملا کہتے ہوئے کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی کہ جہاں تک ہمارے ذاتی مفادات کا تعلق ہے ہم اس کے بہت اچھے محافظ ہیں میں نے یہ بات ضمناً عرض کر دی ہے ۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ممبران کے جذبات کسی طور پر مجروح نہ ہوں اس لیے میں اسے اس طرح بیان کروں گا کہ میں بحیثیت ایک ممبر کے اپنے ذاتی مفادات کا بہت اچھا محافظ ہوں اور اگر مجھے بحیثیت ممبر کے کچھ شرف یا ہمت نصیب ہوئی تو محض یہ کہ میں اپنی نمائندگی بہت اچھی کر سکتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ مسودہ قانون جس شکل میں اس ایوان میں آیا اس کا ایک پس منظر ہے ۔ اور جناب ملک اختر صاحب فرماتے تھے کہ قبل اس کے کہ یہ مسودہ قانون اس ایوان میں پیش ہو تو بہتر تو یہ تھا کہ یہ کسی سیلیکٹ یا سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہوتا ۔ مگر جیسا کہ ان کا خیال تھا کہ دباؤ کی وجہ سے اس مسودہ قانون کو اس ایوان کے سامنے پیش کرنا پڑا ۔ میں حکومت کو ایک بات کی ضرور داد دیتا ہوں کیوں کہ

حکومت اجتماعی سودا بازی کی قائل نہیں ۔ جب کسی کمزور طبقہ کی طرف سے یا مزدوروں کی طرف سے اجتماعی سودا بازی کی کوشش کی گئی تو حکومت نے اس کو پسند نہیں کیا ۔ میرا خیال ہے کہ جناب وزیر محنت اس معاملے میں میری تائید فرمائیں گے حکومت بعض دفعہ کوئی نیک کام بھی کرتی ہے ہمیں اس کی تعریف کرنی چاہیئے ۔

جناب سپیکر ۔ میرے نزدیک یہ مسودہ قانون جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اجتماعی سودا بازی کی کرشمہ سازی کا مظہر ہے ۔ اگر اس معزز ایوان کے معزز ممبران متفق ہو کر یعنی اگر ہم مستثنیات کو چھوڑ دیں اور وہ مراعات جو اس مسودہ قانون میں دی گئی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرتے تو یہ مسودہ قانون موجودہ شکل میں ایوان میں نہ آتا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو یہ علم ہے کہ مزدور انجمنوں کے پاس مطالبات منوانے کے ایک معروف ہتھیار ہوتا ہے جس کو ہڑتال کہتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھیوں نے کورم کو توڑنے کی شکل میں استعمال کیا اور بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا میں اس کی داد دیتا ہوں ۔

آوازیں ۔ غلط ہے غلط ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میری عرض یہ ہے کہ میں نے تقریر شروع کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ میں محض اپنی ذات کے بارے میں کہتا ہوں ۔

Mr. Abdul Qayum : Point of order. I think Sir, this is not correct and I request that the Member should withdraw His remarks and these remarks should be expunged from the proceedings of the Assembly. I think this is not the correct position that we were breaking the quorum.

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب کی تقریر سے یہ اخذ ہوتا ہے جیسا کہ وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ وہ اپنے متعلق فرما رہے ہیں ۔ (شور)

ملک محمد اختر ۔ حمزہ صاحب اور میں یک جان و دو قالب ہیں اس لیے وہ میرے بارے میں بھی کہہ رہے ہیں ۔

Mr. Abdul Qayum : What is your decision, Mr. Speaker ?

Mr. Speaker : No, those remarks cannot be expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر کسی معزز ممبر کو اس سے اختلاف ہے تو وہ اپنی باری پر اپنا نقطہ نگاہ پیش کر سکتے ہیں ۔ اور ویسے بھی جب تک ہم سب کسی نیک کام کے لیے متحد ہو کر کوشش نہیں کریں گے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب کمزور طبقہ نے متحد ہو کر اپنے جائز مطالبات پیش کئے یا ان کو منوانے کی کوشش کی گئی تو ہماری طرف سے ہمیشہ یہ اعتراض کیا گیا کہ موجودہ حالات میں جب کہ ملک ایک خطرناک دور سے گذر رہا ہے ملک میں جیسا کہ معزز ارکان اتفاق کریں گے آج بھی ہنگامی حالات نافذ ہیں ۔ جب ایک کمزور آدمی اپنے مطالبات منوانے کے لیے کوشش کرے تو ہماری طرف سے بار بار یہ بات دہرائی جاتی ہے کہ ایسا کرنا قوم اور ملک کے مفاد کے منافی ہے ۔ چاہے مزدور دو وقت کی روٹی ہی کیوں نہ مانگتا ہو ۔ ہم کہتے ہیں اسے چاہئے تھا کہ کچھ عرصہ کے لیے صبر سے کام لے ۔ جب خوشحالی کا دور آئے گا ۔ اور ہنگامی حالات جو ہندوستان نے یا صدر مملکت نے ہم پر ٹھونسے ہیں گذر جائیں گے تو اس کے بعد ایسے مطالبات پیش کیئے جا سکتے ہیں میرے خیال میں ہمیں ایسی دقتیں یا مشکلات در پیش نہیں

اور اگر ہیں تو اس حد تک یا ایسی شدید نہیں جیسی کہ اس ملک کے مزدور طبقہ یا چھوٹے ملازمین یا اور ان لوگوں کو درپیش ہیں جن کی تنخواہیں نیچی تلی ہیں میرے خیال میں ہمیں چاہئے تھا کہ ہم چونکہ ان کی نمائندگی کرتے ہیں اس لیے ہم پہلے ان کے مطالبات منواتے ۔ اگر میں صحیح معنوں میں ان کا نمائندہ ہوں تو میرا یہ فرض ہے کہ پہلے ان کے مطالبات منواؤں اور اس کے بعد میں اپنے مطالبات کے بارہ میں سوچوں یا جدوجہد کروں ۔ میں خواجہ صاحب سے مودبانہ اختلاف کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس پر ہماری حکمران پارٹی کے ارکان کرام مجھ سے خفا نہیں ہونگے ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں معزز ممبران کو جو مراعات حاصل تھیں ڈاکٹر خان صاحب کے دور میں ان میں اضافہ ہوا ۔ مگر موجودہ حالات میں وہ مثال پوری نہیں اترتی ۔ اس وقت جو حالات ہیں خواجہ صاحب کو ان کا بڑا تلخ تجربہ ہے ۔ اب الیکشن کا طریقہ کچھ اور ہے پہلے کا طریقہ کچھ اور تھا ۔ انہیں یہ علم ہونا چاہیئے کہ پہلے جو لوگ الیکشن لڑتے تھے انہیں یہ مسائل اور مشکلات درپیش نہ تھیں ۔ جو اب پیدا ہو گئی ہیں ۔ اب منتخب ہونے کے لیے بہت روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے ۔ جب میں منتخب ہو کر یہاں آجاتا ہوں تو مجھے یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر میں نے اتنا روپیہ کیوں خرچ کیا اگر میں وہ اکٹھا نہ کروں تو اپنے بال بچوں کے ساتھ بہت زیادتی کرونگا ۔ اس لئے کیوں کہ موجودہ طریق انتخاب اس قسم کا ہے کہ مجھے منتخب ہونے کے لیے بہت زیادہ روپیہ درکار ہے بہت زیادہ روپیہ خرچ ہو جاتا ہے اس لئے اگر میں اس طریقہ سے اپنے تھوڑے بہت اخراجات پورے کر لوں تو کوئی زیادتی نہیں ہو گی ۔ حکومت اس بات کو تسلیم نہیں کرتی اس کا نقطہ نظر یہ کہ یہ طریق انتخاب ہماری قوم کے مزاج کے مطابق ہے ۔ اور سابقہ الیکشن بہت

ھی دیانتدارانہ ہوا تھا ووٹ خریدے نہیں جاتے لوگ بخوشی ووٹ دیتے ہیں حکومت اس قدر مقبول ہے کہ جب اس کا کوئی امیدوار کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں کوئی شخص آنا پسند نہیں کرتا ۔ لوگ کہتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ۔

Mr. Speaker : The Member should know that we are not discussing the election laws.

مسٹر حمزہ ۔ میرے نزدیک اگر حکومت معزز ممبران کو اس مسودہ قانون کے مطابق مراعات دینا چاہتی ہے تو ان مراعات کی شرط یہ ہونی چاہئیے کہ وہ معزز ممبران سے کہے کہ طبی سہولتیں لے لیں یا آمدورفت کی مراعات لے اور ساتھ ھی ساتھ چار سو روپیہ ماہوار بھی لے لیں ۔ اگر ان سہولتوں پر اتنا خرچ نہیں ہوتا ہے تو پھر وہ آٹھ سو روپیہ کیوں دے رہی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ قانون وہ ہوتا ہے جو تمام لوگوں کے لیے ایک ہو۔ میں حکومت سے کہونگا کہ مجھے بحیثیت ممبر بہت سی دوسری مراعات حاصل ہیں روٹ پرمٹ بھی ملے ہوئے ہیں مجھے اسپورٹ لائسنس بھی ملے ہوئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس بل میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ اگر ممبران کو کوئی اور مراعات حاصل ہوں اسمبلی کی مراعات کے علاوہ ، تو وہ انہیں حاصل نہ کریں ۔ اس لئے حمزہ صاحب کا یہ کہنا بر محل نہیں ہے ۔ خواہ مخواہ ادھر ادھر کی باتوں سے کچھ فائدہ نہیں ۔ نہ اس بل میں ۱۹۵۶ء سے پہلے کی غیر مسلم پراپرٹی کا ذکر ہے ۔

Mr. Speaker : The Member should be relevant to the Amendment and there should be no indirect reference. I am sure that he has not got any route permit.

Khawaja Muhammad Safdar : For the sake of argument.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ بحیثیت ممبر مجھے روٹ پرمٹ حاصل ہیں مجھے جو اور مراعات حاصل ہیں اگر ان کا مالی طور پر جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ تحریری مراعات کے علاوہ ممبر اسمبلی ہونے کی وجہ سے مجھے اتنی آمدنی ہے کہ مجھے اپنی جیب سے حکومت کے خزانے میں کافی رقومات داخل کرانی چاہئیں دراصل میری معروضات بہت لمبی ہیں ان کے پیش نظر میں حکومتی پارٹی کے معزز ارکان سے پھر یہ التجا کروں گا کہ آج کم از کم اس معاملہ میں عوام کو جج بنا لیا جائے ۔ ویسے تو آپ صحیح معنوں میں عوامی لوگ ہیں ۔ آپ کے پاس بہت بڑی اکثریت ہے ۔ ہمارے ناکارہ اور غیر عوامی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ ہم بہت چھوٹی سی اقلیت ہیں اگر آپ نے اپنا تھوڑا سا امتحان کرنا ہے اگر آپ دن کو دن کہنا پسند کرتے ہیں تو ذرا اس بل کو عوام میں مشتہر کرکے ان کی رائے معلوم کر لیں پھر پتہ چل جائے گا کہ آپ درست ہیں یا بندہ ۔

چودھری محمد ادریس (جھنگ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ محترم خواجہ صاحب نے اپنی اس ترمیم کے جواز میں اس وقت چار چیزیں پیش کیں ۔ ایک یہ کہ اس بل کو اگر عوام کی رائے حاصل کرنے کے لیے مشتہر کیا گیا تو عوام میں اچھا تاثر نہیں ہو گا ۔ نمبر ۲ ۔ ۱۹۵۶ء کے بعد ممبران کے الاؤنس دو گنے سے زائد ہو گئے ہیں ۔ نمبر ۳ یہ کہ اس بل کی غرض محض ممبران کو ترغیب ہے ۔ نمبر چار یہ کہ پہلے ممبران کا معاوضہ چھ سو روپیہ بنتا ہے جو اب اسے آٹھ سو روپیہ کر دیا گیا ہے ۔ میں چند چیزیں اس معزز ارکان کے سامنے پیش کرتا ہوں خواجہ صاحب کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ۱۹۵۲ء سے لے کر ۱۹۵۶ء تک ممبران کا دامن جن آلائشوں

سے بھر پور تھا اس ایوان کے معزز ممبران کم از کم ان چیزوں سے پاک ہیں ۔ (تالیاں)

حاجی سردار عطا محمد ۔ پاک نہیں ہیں لیکن ملتا نہیں ہے ۔ (قہقہہ)

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب سے بہتر کون جانتا ہے کہ ان دوستوں کے زمانے میں متروکہ جائیدادوں کی الاٹمنٹ کی بندر بانٹ کس طرح سے کی گئی ۔ ان سے بہتر کون جانتا ہے کہ اس زمانے میں صنعتی اداروں کی تقسیم کس طرح سے کی گئی ۔ ان سے بہتر کون جانتا ہے کہ اس زمانے میں صنعتی اداروں کی تقسیم کس طرح سے کی گئی ۔ ان سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ کس طرح سے اس ملک کے وسائل کو انہوں نے اپنے لوگوں میں تقسیم کیا ۔ آج یہ الزام ہمیں اس لئے دے رہے ہیں کہ اس بل کی وجہ سے کچھ رعایتیں دی گئی ہیں جن میں option موجود ہے اور اس بل کو ایوان کے سامنے پیش کر دیا ہے ۔ حضور والا ۔ جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے محترم خواجہ صاحب کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ جس وقت اس ایوان کا الیکشن ہوا تھا اس وقت اس بل کی کوئی مدات ۔ کسی قسم کی کوئی تجویز ۔ کسی قسم کی اور کوئی شکل ایوان کے سامنے یا ممبران کے سامنے موجود نہ تھی ۔ جب اس ایوان کے معزز ممبران کا الیکشن ہوا تھا اس وقت کسی قسم کی کوئی ترغیب سامنے موجود نہ تھی اور نہ ہی آج گورنمنٹ کو جو کہ اس ایوان میں ۱۵۶ ممبران میں سے ۱۴۵ سے زائد ممبران ان کی طرف بیٹھے ہیں کسی قسم کی ترغیب کی ضرورت ہے ۔ جناب والا ۔ محترم خواجہ صاحب غالباً حساب کے معاملہ میں کچھ تھوڑی سی غلطی کر گئے ہیں اور انہیں اس وقت دو رعایتیں سامنے نظر آئی ہیں ۔ ایک ریلوے ووچر اور دوسرے میڈیکل مراعات ۔ اگر وہ travelling الاؤنس کی شکل بھی دیکھ لیتے تو ان کو اچھی طرح سے یاد آ جاتا کہ travelling الاؤنس اس سے

پہلے فسٹ کلاس کا سالم اور اس کا آدھا ملتا تھا لیکن اب اسے صرف actual کر دیا گیا ہے ۔ اگر آپ حساب کریں تو ۵۰ روپیہ سے زائد اسی travelling الاؤنس میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔ میں خواجہ صاحب کی توجہ انکم ٹیکس کے مسئلہ کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔ اگر خواجہ صاحب اور جناب حمزہ صاحب کے کاروبار پر کبھی انکم ٹیکس لگا ہو (غالباً نہیں لگا ہو گا) ان کو اچھی طرح سے معلوم ہوتا کہ وہ ممبر جس کی assessment ۸ ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کی ہو چکی ہے وہ کسی شکل میں، بھی ۸۰۰ روپیہ لینا پسند نہیں کریں گے ۔ کیونکہ اس سے ان کو نقصان ہو گا ۔ اس لیے اس بل کے framer نے اس میں option دے دی ہے کہ اگر کوئی ممبر صاحب چاہے تو وہ پرانے الاؤنس کو opt کر لے ۔ اگر چاہے تو ۸۰۰ روپیہ لے لے ۔ جناب والا ۔ میں حساب کے لحاظ سے definite ہوں کہ وہ لوگ جو انکم ٹیکس سے تھوڑا بہت تجربہ رکھتے ہیں وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ بہت سے ممبر صاحبان کو ۸۰۰ روپیہ لینے سے یقیناً نقصان ہو گا ۔

جناب والا ۔ آج حمزہ صاحب ہمارے امتحان کا ذکر کرتے ہیں میں اس کے متعلق definite ہوں کہ یکم جولائی سے ۱۵ جولائی تک میرے ان معزز ممبران کے امتحان کا دن ہوگا ۔ اگر وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو کچھ یہ کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں اور اگر وہ اس پر عمل کریں گے تو میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ۱۵ جولائی تک کی option دینے کی میعاد کے اس عرصہ میں پرانے الاؤنس کو opt کر لیں ہم انہیں مجبور نہیں کرتے کہ وہ نئے الاؤنس opt کریں ۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اس عرصے میں لازماً ۸۰۰ روپیہ consolideted compensatory allowance منظور کریں گے ۔ اس دن ان پر وہی بات صادق آئے گی کہ یہ لوگ کہتے کچھ

ہیں اور کرتے کچھ ہیں (تالیاں) اب صحیح الفاظ یہ خود استعمال کر لیں ۔ ان کے پاس حاجی صاحب بیٹھے ہیں وہ بتا دیں کہ ایسے لوگوں کو کیا کہا جاتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور ۔ ۷) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے اس بل میں ترمیم پیش کرنے کے بعد جو تقریر فرمائی ہے میں ان میں سے چند باتوں کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ ڈاکٹر خان صاحب کے زمانے میں الاؤنس بڑھائے گئے ۔ مجھے اچھی طرح سے علم ہے کہ اس ایوان کے ممبران کے الاؤنس بڑھنے کے بعد یا یا انہیں کچھ مراعات ملنے کے بعد خواجہ صاحب نے باوجود اس کے کہ وہ اسوقت اسکے مخالف تھے انہیں وصول کیا ۔ دکھانے کے دانت اور ہیں اور کھانے کے دانت اور ہیں ۔ ہم منافقت نہیں جانتے ہیں ۔ اس بل سے عوامی خزانہ پر بھی کچھ بوجھ پڑے گا ۔ ۴۰۰ روپیہ ماہوار جو ہمیں پہلے ملتا تھا اور فرسٹ کلاس کا ڈیڑھ گنا کرایہ بھی ملتا تھا ۔ یہ اس صورت میں تھا کہ جب سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہو یا اسمبلی کا اجلاس ہو دو دن پہلے اور دو دن بعد ہمیں ہمیشہ یہ مراعات ملتی تھیں ۔ جو ہم سفر کرتے تھے وہ اس کوپن پر کرتے تھے جو ہمیں ۵ ہزار میل کا ملتا تھا ۔ اگر خواجہ صاحب ٹھنڈے دل سے سستی شہرت حاصل کرنے کی بجائے اسکا حساب لگائیں تو انہیں پتہ چلے گا کہ ممبران کے الاؤنس کے لئے کوئی زیادہ رقم خرچ نہیں کی جا رہی ہے ۔ اس کے علاوہ مجھے اچھی طرح سے علم ہے اور خاص طور پر میرے دوست حمزہ صاحب کو جو پچھلے دنوں ہسپتال رہ کر آئے ہیں کہ علاج معالجہ کے لئے ہمیں کوئی سہولت حاصل نہیں ۔ ایک ہزار روپیہ ماہوار کی دوائی خرچ ہو جائے دو ہزار روپیہ بھی ماہوار کی دوائی خرچ ہو جائے پچاس ہزار روپیہ ماہوار کی دوائی خرچ ہو جائے ہمیں

یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ۸۰۰ روپیہ لیں یا اپنی وہی مراعات لے لیں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی میرے محترم بزرگ خواجہ صاحب اور میرے دوست حمزہ صاحب اس کو لینا نہیں چاہتے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے انہیں مجبور نہیں کیا جائے گا ان کو ترغیب نہیں دی جائے گی جو ہمیں دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے ۸۰۰ روپیہ وصول کیا اسکے باوجود کہ یہ ترغیب ان کے لئے نہیں ہے جو ہمارے متعلق فرماتے ہیں تو ان کے یہ الفاظ درست نہ ہوں گے۔ جہاں تک ترغیب کا تعلق ہے میرے خیال میں میرے قابل قدر بزرگ خواجہ صاحب جانتے ہیں ترغیب تو اس وقت دی جاتی تھی جب دونوں پارٹیوں میں ایک ایک یا دو دو ممبران کا فرق ہوتا تھا۔ اس وقت روٹ پرمٹ دیئے جاتے تھے۔ غیر مسلم پراپرٹی۔ مربعے۔ فیکٹریاں اور دیگر کاروباری دوکانیں۔ منڈیاں ممبران اسمبلی کو دی جاتی تھیں اور راتوں رات ووٹ حاصل کئے جاتے تھے۔ خواجہ صاحب اس بات کے لئے میرے ہم نوا ہوں گے۔ ان کے منہہ سے یہ الفاظ اچھے نہیں لگتے کہ ممبران کو ۸۰۰ روپیہ لینے کے لئے ترغیب دی جا رہی ہے۔ ترغیب دینے والوں کے ہم ساتھی نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھی خواجہ صاحب ہیں۔ کیا اس ملک میں یا اس صوبہ میں وہی حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ روٹ پرمٹوں کا سودا کیا جائے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہاں سودا بازی نہیں ہے یہ آپ کو اختیار ہے کسی ممبر کو حکومت نے مجبور نہیں کیا کہ تم چار سو روپیہ لیتے ہوئے بھی دفاعی فنڈ میں پورا الاؤنس یا آدھا الاؤنس نہیں دیتے ہو۔ جنہیں ترغیبی لوگ بتاتے ہیں اور جنہوں نے چار روپیہ وصول نہیں کیا اور ہنگامی حالات میں دفاعی فنڈ میں دے دیا ہے میرے خیال میں خواجہ صاحب اس قسم کی جرأت کرتے تو میں سمجھتا ہم لالچی ہیں اور وہ قوم کے مددگار ہیں۔ وہ

عوام کو دھوکا دینے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ ہم اپنا الاؤنس بڑھانا نہیں چاہتے ۔ آپوزیشن والے عوامی خزانے پر بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے یہ سستی شہرت حاصل کرنے کا طریقہ ہے ۔ میرے خیال میں وہ اس ترمیم کو واپس لے لیں تو زیادہ بہتر ہو گا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Ahmedmian Soomro (Jacobabad II) : Sir, your goodself, my colleague the Senior Deputy Speaker, and I are probably the only three Members of this House who are in no way being affected by the present bill and, therefore, I think I can be in a position to give a fair and impartial view of the present bill that is before us.

Sir, I think the present bill is really falling short the expectations of the Members of this House as far as the allowances are concerned. According to my learned friend, the Leader of the Opposition, he himself feels that the present consolidated amount, according to him after deducting the income tax would come to Rs. 600/- if I am correct.

Sir, if any income-tax is to be deducted from it, it would be a substantia l amount. Previously, the Members were getting Rs. 400 along with certain concessions. particulary the railway concession as is admitted to be about Rs. 1045.00 for the five-thousand-mile coupons and which roughly worked out to Rs. 90.00 per month Medical relief, as the House is aware, in the present days is a very expensive item and free medical facility is a great concession which is already in existence. In lieu of the railway concession and in lieu of the half first-class fare which comes o quite a substantial amount because that is admissible to the Members not only for the sessions but also for the meetings of the various Committes a lump sum of Rs. 800/- is being provided. As you know, Sir, the present Government has now been resorting, having the rules usually suspended, to send the Bills to the Standing Committees and therefore we find that the meetings of the Standing Committees are held more often than they used to be about a year or so back. Apart from that

I would compare, for the benefit of my friends, the allowances now being proposed with what is prevalent in East Pakistan. Admittedly, the cost of living in East Pakistan is much less than what it is in West Pakistan and I think there can be no two opinions about it. .....

مسٹر حمزہ ۔ وہاں چاول بہت سستا ہے ۔

مسٹر احمد میاں سمرو ۔ چاول تو یہاں سے جاتا ہے اس لئے آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں چاول مہنگا ہو گا یا سستا ہوگا ۔

Sir, in East Pakistan, the Members are entitled, under the East Pakistan Assembly Members' Emoluments Act, 1965, to a free first-class unlimited transit pass by air-conditioned coach for any number of journeys they want to perform between any two stations. For this pass which they get, I think the railway department would not charge less than Rs. 5,000,00 per year. Not only that but they have also a free pass for steamer journeys. They have three return air journeys between any two places in East Pakistan for their private work. They are entitled to free accommodation in Circuit Houses. If we work out all these concessions you will find, and I am sure the House and my friends in the Opposition would agree with me, that this would come to much more than Rs. 800.00 per mensem. With their cost of living less than that in West Pakistan, if their allowances and concessions are worked out they would come to much more than the consolidated allowance which is now being provided for the Members of this House. The Members of the National Assembly, up to the last year, ued to draw Rs. 500.00 plus free railway pass plus certain air journeys as admissible to East Pakistan Members but they have, as we all know, very recently amended the Members' allowances and given them the option of Rs. 500.00 plus these concessions or a consolidated amount of Rs.1500.00 per month. From Rs. 500.00 it has been raised to Rs. 1,500.00. I admit, of course they had more facilities than we had with Rs. 400. By we, I of course exclude myself because I do not come within the purview of this Bill. Then in view of that if Govern

ment by this Bill seeks to give the Members of this House the option of a consolidated amount of only Rs. 800 in lieu of the various concessions I do not to the slightest degree feel that any undue concession is being showed to the Members of this House. Sir, that would be proved. You will find that so many of the Members of this House will not opt for Rs. 800 consolidated but they would stick to the previous allowances. Obviously, that will go to prove that actually there is no enhancement which the Opposition wants us to believe. After all we know how the Members of this House have been elected, and with what difficulty. What they had to spend and of what calibre the Members of this House are. They are almost all persons of very high means. I would not say almost all but I would say all of them are persons of high means. Their expenses when they come to attend the Assembly or its Committees are not met by the allowances they get. The allowances are not sufficient for them. They have still to spend out of their own pockets. Therefore, to maintain their status at least obviously it is only fair that they should get allowances which even otherwise would hardly be their status. They are devoting so much time, their precious time, in the affairs of this august House. I don't think there is a single member of this House whom we can say is monetarily at advantage on account of the allowance he is getting as compared to the time that he is devoting to it. Let us not merely play to the gallery show that we are passing our own allowances. I know, Sir, some of our Members have been asking for the allowances; I do not want to quote any names. In fact, this Bill does not give the Members any substantial concession and it is highly uncharitable to say that the Members are being selfish and trying to get this Bill through for their personal benefits.

Mr. Munawar Khan (Bannu-1): Mr. Speaker Sir, the motion before the House was whether the Bill be circulated for eliciting public opinion thereon or not. That was the only motion which was put forth by the Leader of the Opposition. But during the speeches, Sir, I found some unpleasant personal criticism from the Members on the other side. The question is not, Sir, whether we wish that we should get more

from the Government Exchequer or the Public Fund, or not. The question is whether by adopting this Bill, or by enacting this Bill, we get a good word from the people inhabiting Province or whether we would be, on the otherhand, adversely criticised for increasing our own amenities while, on the other hand, we daily find strikes being resorted to for amenities; we find uneasiness & unrest among the labour classes working in various factories and in the semi-Government Departments. And that was the point put forth by my most exalted Leader whose character is wellknown throughout the Province. Everybody knows Khawaja Muhammad Safdar that he is not after any post, after any ill-gotten things; he is a simple 'Faqir' and, as I said, everybody knows him. Many seats were offered to him but he brushed them aside; he did not accept. He simply puts things before the House with the intention that we being the representatives, or so-called representatives, I may with your permission add, of the people, should take the public into confidence. At least the public should know that we, their representatives, intend to increase our allowances and, at least, the public should know whether we would be justified or not in increasing the amenities for ourselves while ignoring the poor masses; While ignoring the 4th class Government employees, who are hungry, rather I would say, who are starving and have no clothes to cover themselves even. Whose children have no education nor they can arrange for it because they have no money and they cannot send their children to School. So that was the idea behind the motion of my very exalted Leader that at least we should take the public into confidence, because tomorrow when we happen to go back to them for votes-if at all genuine means or ways would be adopted in the coming elections-they may not slap our face and say that they were clamouring all the time but their needs could not be met by us being their representatives. Yet we enhanced our own emoluments. So that was the idea, a very noble idea behind the motion and not that we want that nobody should get any allowance. It was quite fair, therefore, that this Bill, should have been sent to the public for circulation and then there would have been no difficulty for us to pursue it straightaway. I would, therefore, request for its circulation among the public for securing their opinion, So there is nothing

wrong in it. All of us know that we have been trying for the last about one year, to compel the Government to increase the allowances. Why? Because that example, which was set at the centre was wrong. The question of prestige was raised by the Members. So my respectful submission is that if the amendment is circulated for eliciting public opinion, that will be honourable; that will be in the interest and the prestige of the Members of this House that public is always taken into confidence in such affairs.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب سپیکر - جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے یہ بل عوام کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس کے متعلق ان کی کیا رائے ہے جناب والا - ہو سکتا ہے کہ عوام اس کے حق میں نہ ہوں کیونکہ ابھی حال ہی میں ہم نے ایک بل جو ورکنگ جرنلسٹس کی تنخواہوں کے متعلق تھا منظور کیا ہے اس میں ان کی تنخواہیں وہی رکھی ہیں جو آج سے سات برس پہلے تھیں - ممکن ہے لوگ یہ کہیں کہ ریلوے ورکرز نے جب ہڑتال کی تھی تو ان کی تنخواہیں نہیں بڑھائی گئی تھیں - ایسی تمام تکالیف ان کے سامنے ہیں اور ممکن ہے وہ مخالفت کریں - مگر اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ۵۱ - ۱۹۵۰ء میں ۳۰۰/- روپیہ الاؤنس تھا پھر ۵۰۰/- روپیہ ہو گیا - کیا ہم نے اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۷ء تک آج ۱۷ برس میں اخراجات زندگی کس قدر بڑھ گئے ہیں - اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل میں کوئی غلطی نہیں -

جہاں تک میرے محترم خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہاں ایسے اشخاص ہیں جن کو روٹ پرمٹ ملے ہوئے ہیں - میں ایک چیز صاف طور پر بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو نہ تو کوئی روٹ پرمٹ ملا ہے نہ کوئی لائسنس میں ایک وکیل ہوں میرے پاس سرکاری

طور پر کوئی ایسی legal advisorship نہیں ۔ صرف وکالت ہے اور وکالت سے ہی پیٹ پالتا ہوں ۔ جب سے یہاں آیا ہوں اپنی جیب سے خرچ کرتا ہوں ۔ وکالت کے سوا میرا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں میں جانتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے دوسرے ممبران جو Transporters ہیں یا Industrialists ہیں اور بڑے بڑے زمیندار ہیں ان کو کوئی مراعات دیں یا ان کے الاؤنس بڑھائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر یہ چاہتے ہیں کہ intelligentsia میں کوئی اشخاص آئیں جو عوام کی نمائندگی بے خوف و خطر کر سکیں تو کم از کم ان کے کھانے کے لئے روٹی کا بندوبست ضرور ہوتا کہ وہ بآسانی زندگی بسر کر سکیں ۔ جہاں تک اس قسم کے لوگوں کا تعلق ہے تو ان سے یقینی طور پر پٹواری بہتر ہیں ۔ ایکسائز کے سب انسپکٹر بہتر ہیں ۔ ڈپو ہولڈر بہتر ہیں ۔ جو ڈیڑھ دو سو روپیہ ماہوار کما لیتے ہیں ۔ ہمارے فوڈ انسپکٹر کی کس طریقہ کی آمدنی ہے جو شخص حق حلال کی روزی کمائے گا وہ اگر عوام کی نمائندگی کرے گا تو اسے یہ مراعات تو ضرور ملنی چاہئیں ۔ تاکہ اس کو کوئی financial worry نہ ہو وہ لوگ جو تعلیم و تربیت رکھتے ہیں اگر وہ عوام کی نمائندگی کرنا چاہتے ہیں اگر ان کے کوئی ذرائع نہیں ہوں گے کہ وہ اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں تو وہ اس معزز ایوان میں نہیں آئیں گے ۔ جناب والا ۔ یہاں تنخواہوں کو compare کیا گیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف دو منٹ لوں گا جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ ایسٹ پاکستان میں معزز ایوان کے جو ممبران ہیں ان کو free Railway journey unlimited کا فائدہ ملتا ہے ہمیں اس کے برعکس صرف ۵ - ہزار میل کے یعنی ایک ہزار ۴۵ - روپے کے ٹکٹ ملتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میرے پاس نیشنل اسمبلی کا جو بل تھا اس کی ایک کاپی ہے اس کے علاوہ ایسٹ پاکستان میں Streamer سے unlimited free journey کا پاس ملتا ہے

ان کے لئے accommodation کا انتظام ہے وہ کسی بھی سرکٹ ہاؤس میں ٹھہر سکتے ہیں جو مراعات ہمیں نہیں دی گئی ہیں ۔ آخر میں جو مراعات نیشنل اسمبلی کے ممبران کو دی گئی ہیں اس کے متعلق صرف یہ عرض کروں گا کہ ان کے لئے ٹیلیفون مفت ہے اور ایک ہزار روپے کی حد تک وہ ہر ماہ لوکل calls کر سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ میڈیکل aid مفت ہے اور unlimited travelling مفت ہے ۔ اس کے برعکس ہمیں صرف ۵ ۔ ہزار میل کے vouchers دیئے گئے ہیں اور میڈیکل aid دی گئی ہے اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی مراعات نہیں ہیں۔ جناب خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ورک آؤٹ کیا جائے تو ہماری تنخواہ ۵۔ سو روپے کے قریب بنتی ہے تو میں نے جلدی جلدی ورک آؤٹ کیا تو جس وقت نیشنل اسمبلی کا بل پاس ہوا تو ان کی تنخواہ ۵ ۔ سو روپے ماہوار کے حساب سے ورک آؤٹ ہوئی یعنی ٦ ۔ ہزار روپے سال ۔ اور جب میں نے vouchers کو ورک آؤٹ کیا تو وہ ٦ ۔ ہزار ۵ سو روپے تھے اور جب ٹیلیفون کو ورک آؤٹ کیا تو وہ ۷ ۔ سو روپے سالانہ کا بل ادا کر سکتے ہیں تو یہ بنتا ہے ۱۳ ۔ ہزار ۔ ۲ ۔ سو روپیہ اور اس کو ۱۸ ۔ ہزار بنانے کے لئے انہوں نے اس میں ۴ ۔ ہزار ۔ ۸ ۔ سو میڈیکل aid کو کو شامل کیا ۔ پھر ان کے ۱۵ سو روپے الاؤنسز کے ہوئے ۔ اس کے برعکس ہماری جو تنخواہ ہے وہ چار ہزار ۸ ۔ سو روپے سالانہ ہے اور ووچرز جو ہیں وہ ۱۰۴۵ ۔ روپے ہیں اور چونکہ میڈیکل ایڈ نیشنل اسمبلی کے ممبران کو مل رہی ہے وہ بھی ممبر ہیں ہم بھی ممبر ہیں تو جب اسے ورک آؤٹ کیا ہے تو وہ چار ہزار ۸ ۔ سو روپے بنتی ہے تو یہ بنیں گے ۱۰۶۴۵ ۔ یعنی ۸۸۷ ۔ روپے ماہوار اگر ہم کو یہ الاؤنس دیا جائے تب جا کر ہمارے درست الاؤنس بنتے ہیں نہ کہ ۸ ۔ سو روپے ماہوار ۔ تو میری عرض یہ ہے کہ ہم کو اس کے اوپر انکم ٹیکس بھی ادا کرنا پڑتا ہے میری اپنی ذاتی

رائے یہ ہے کہ یہ ۸- سو روپے ماہوار بھی جو ہیں اس میں ۸۷- روپے جو صحیح ورک آؤٹ ہوئے ہیں وہ کم لگائے گئے ہیں - میری عرض یہ ہے کہ اگر ہمیں کم سے کم ۱۲ - سو روپے نہیں تو ہمیں اتنا ہی دیا جائے جو نیشنل اسمبلی کے ممبروں کو دیا جاتا ہے - کیا ان کا کام ہمارے کام سے زیادہ ہے - ہمارا کام ان کے کام سے زیادہ ہے - ہمارا عوام سے زیادہ رابطہ ہے بہ نسبت ان کے - ہمارے پاس لوگ آتے ہیں کیونکہ زیادہ تر عوامی لوگ صوبہ میں ہیں ان کے پاس کس لئے لوگ جائیں اس لئے جائیں گے کہ صاحب فارن پالیسی بدلوا دیجئے - سوائے فارن پالیسی اور ڈیفنس کے ان کے پاس کوئی خاص محکمہ نہیں ہے - جس کی وجہ سے نیشنل اسمبلی کے ممبران کے پاس لوگ جائیں - ان کے پاس ٹیلیفون فری ہے ہمارے پاس وہ بھی نہیں ہے - ہو سکتا ہے یہ اس معزز ایوان کے زیادہ تر ممبران پر اللہ کا کرم ہے اور وہ امیر ہیں لیکن ہمارے یہاں سب امیر ہی نہیں ہیں ہمارے یہاں میری طرح کے لوگ بھی ہیں جو میری طرح دن بھر مزدوری اور کام کرتے ہیں اور پھر جو کماتے ہیں وہ کھاتے ہیں تو میری عرض یہ ہے کہ ممبران کو جو یہاں آئیں فائننشل worries نہ ہونی چاہئیں اگر میرے پاس کچھ نہیں ہے تو مجھ کو کسی کے پاس جا کر روٹ پرمٹ مانگنا پڑے گا یا لائسنس مانگنا پڑے گا - آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور اس ایوان میں بے خوف و خطر تب ہی بول سکتے ہیں اگر ہم ایڈمنسٹریشن کے زیر بار نہیں ہیں - ہمارے پاس روٹ پرمٹ اور لائسنس نہیں ہیں - اگر ہمارے پاس اچھا کھانے کو نہیں ہے دو وقت کھانے کو نہیں ہے تو ایک وقت کے لئے دال اور سوکھی روٹی تو بچوں کو ضرور میسر آنی چاہئے اگر یہ نہ ہوگا تو اچھی قسم کے لوگ جن کے دل میں عوام کا درد ہے وہ عوام کی نمائندگی کرنے یہاں نہیں آ سکیں گے -

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - میں اپنی تقریر کا آغاز اس شعر سے کرنا چاہتا ہوں -

حیران ہوں دل کو پیٹوں کہ روؤں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

میں نے دونوں طرف کے دلائل سنے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی پارٹی کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اضافہ کلنک کا ٹیکہ ہے دراصل یہ وہ مراعات ہیں جو ان کو آگے ہی حاصل ہیں - خواجہ صاحب کا یہ اعتراض ہے کہ بھئی یہ کلنک کا ٹیکہ اپنے ذمہ نہ لو اس پر پبلک opinion لے لو اور یہ اضافہ بنتا بھی ہے تو بڑا insignificant سا اور یہ حکومت کی طرف سے جو argument دیا گیا ہے اس کے مطابق میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے یہی طریقہ کار بہترین ہے اور اس سے آپ پر الزام نہیں آئے گا - ہم نے لینڈ ریونیو بل کو پس پشت ڈالا اور اپنے مفاد کے لئے ایک سپیشل evening سیشن call کرکے الاؤنسز میں اضافہ کیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی تجویز نہایت ہی معقول ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کو کوئی privilege لینا ہے تو کم سے کم یہ privilege مانگئے کہ باہر سے جو آپ پر وزراً ٹھونسے جاتے ہیں وہ ٹھونسے نہ جائیں اور آپ ہی میں میں سے بنائے جائیں یعنی اسمبلی کے ارکان ہی میں سے وزراً بنائے جائیں -

Mr. Speaker : It is not the principle of the Bill.

Malik Muhammad Akhtar : That may not be but I may tell them ...

Mr. Speaker : Please be relevant.

Malik Muhammad Akhtar : I am telling them.....

کہ آپ ایسی باتوں کا مطالبہ کریں مثلاً جیسے ایسٹ پاکستان کا حوالہ دیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیز بڑی dignified ہے اگر ۵ ہزار میل کی شرط رکھے بغیر unlimited journey ہو تو یہ چیز بہت اچھی ہے ایسی صورت میں آپ عوام کی زیادہ بہتر طریقہ سے خدمت کر سکتے ہیں اگر انہیں فری accommodation حاصل ہے تو یہ بھی ایک ضروری آسائش ہے آپ ایسی باتوں کا مطالبہ کریں یہ کیا کہ چار سو روپے سے آٹھ سو روپے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اس کی وجہ سے عوام میں غلط فہمی پیدا کر رہے ہیں کہ ہم نے یک لخت رول ۵۸ کو suspend کیا اور سپیشل سیشن بلوایا اور اس میں ہاتھ اٹھا کر yes or no کرکے اپنے الاؤنسز بڑھا لئے ۔ یہ یقینی طور پر غلطی فہمی کا باعث ہوگا ۔ آپ کو چاہئے کہ اس کو آپ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کریں ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دو تین برس کے بعد یہ جو بل لایا گیا ہے یہ بہت اچھا بل ہے میں اس سے انکار نہیں کرتا کیونکہ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو میری نعمتیں ہیں ان کا شکر کرو اور ان سے انکار نہ کرو ۔ مجھے چودھری صاحب نے حکم دیا ہے کہ میں خواجہ صاحب اور حمزہ صاحب کی مخالفت کروں لیکن یہ بھی ہے کہ خواجہ صاحب اور حمزہ صاحب نے جو بات کہی ہے وہ ان کے دل کی ہے ۔ چودھری صاحب نے بھی جو بات اپنے دل میں کہی ہے اس ہاؤس میں اور جو مشورہ انہوں نے دیا ہے تو اس کے لئے بھی ہم ان کا شکریہ بجا لاتے ہیں ۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اندر کی بات کا علم تو اسی کو ہوتا ہے ممکن ہے چودھری صاحب اور رانا صاحب کو اس بات کا علم نہ ہو ۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم دیانتداری سے ہر کام کو سرانجام دیں تو یہ بہت بہتر ہوگا جیسے کہ ہم پورے طور پر صوبے کے عوام اور ملک کے نگران بھی ہیں

اور نمائندے بھی ہیں اور اس کے چوکیدار بھی ہیں ۔ تو اس لحاظ سے ہم پورے صوبے میں کوچہ کوچہ گھوم کر درمندوں کے درد میں شامل ہو جائیں تو یہ ہمارا فرض اولین ہے ۔ اگر ہم سب مل کر صحیح طریقہ سے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں اور سمجھ سوچ کر ہر کام کو سرانجام دیں تو یہ بہت ٹھیک ہے لیکن میں نہیں کہتا ہوں کہ کچھ صاحبان ایسا کرتے ہیں یا نہیں کرتے ۔ یہاں پر شکوہ پرمٹوں کا کیا جاتا ہے ۔ مگر ہمیں تو اپنے کام سے غرض ہے اور ہمیں چاہئے کہ ہم سب کام اچھا کریں تاکہ قوم اور ملک کی صحیح معنوں میں خدمت ہو سکے ۔ دوسرے یہ کہ جو لوگ بر سر اقتدار ہیں تو ان کے ہاتھ میں جو مراعات آئی ہیں وہ بڑی مشکل سے آتی ہیں اور ان کا گزارہ مشکل سے ہوتا ہے ۔ اگر ہمیں مراعات ملیں تو ہم خوشی سے قبول کر لیں لیکن ملتی ہی نہیں اس لئے سپیکر صاحب میں بذات خود یہ کہتا ہوں خود یہ کہتا ہوں خدا جانے دل سے کہتا ہوں لیکن کہتے ہوئے بہت ڈر لگتا ہے ۔ میں بہت ڈرتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے ۔ اللہ تبارک تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کھڑا کیا جائے گا تو ہر ایک چیز کا حساب ہو گا تو اس دن سے ہم ڈرتے ہیں ۔ پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے اصراف سے منع کیا ہے زیادہ اصراف سے ہم کام نہ لیں کیونکہ اگر دیکھا جائے تو ہم صحیح طور پر قوم کی نمائندگی نہیں کرتے اور اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر ایک نعمت جو تم کو دی جاتی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا ۔ تو اس روز سے ڈر لگتا ہے ۔ آپ ان چیزوں پر خیال کریں میں تو ان پڑھ آدمی ہوں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گھنٹے میں اس اسمبلی کا خرچ چھ ہزار ہو جاتا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہمارا ملک اور قوم اس خرچے کو برداشت کر سکتے ہیں ۔ اور میں ملک اختر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس

ہاؤس میں ریونیو بل کا بھی حوالہ دیا ہمارے صوبہ سندھ کے لئے کہا گیا تھا کہ مراعات دی جائیں گی اور تمام صوبے کے لئے پاکستان بننے کے بعد یکساں قانون بنایا جائے گا ۔ یہ بل اس ایوان میں لایا گیا لیکن ۲ برس سے ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ممکن ہے کہ ہمارے پنجاب کے کچھ صاحبان ناراض ہوں اس لحاظ سے سپیکر صاحب میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, opposing the amendment I would only submit a few words. There seems to be an erroneous impression that the allowances of the Members are being enhanced. Actually it is consolidation of certain facilities and privileges, and the option to elect either the previous facilities or the new ones is the spirit of this law. It is not incumbent upon anyone, not incumbent upon the Leader of the Opposition, not incumbent on the Members of the Treasury benches, not incumbent on the Members of the Muslim League Party to necessarily avail of Rs. 800/-. It is their option.

Now, Sir, while calculating this figure of Rs. 800/- various factors have been taken into consideration and the amount that the Members will be getting will be substantially the same as they were getting before. There is no question of raising the pay of the Members from Rs. 400/- to Rs. 800/-. I wish to place on record that we would be quite erroneous in saying that that is not the object of the bill. The object of the bill is to consolidate all the privileges and facilities which are allowed to Members, and while doing so we have not only calculated that money's worth but we have also taken away something from them. Previously the Members, who availed of the facilities under the 1956 Act, were entitled to 1½ railway fare while coming to attend the Session or coming to attend a meeting of the Standing Committee or a Select Committee, but hereafter if they elect for the new terms, they will be given only one single fare while coming and one single fare while going. There has also been a reduction. All the facilities have been calculated and consolidated into monetary terms, and the monetary

value of that is Rs. 800/-, plus one single fare when they come to attend the Session. I don's see what object would be achieved by referring this matter to the public. The entire thing is before the House. There is also a precedent of the National Assembly and if I am permitted to refer to the terms and conditions of the National Assembly, I think we are not doing very great justice to the Members of this Assembly. With your permission, Sir, I will read out :

Salary of R. 500/- per month and following privileges ;

Free travel within Pakistan at any time without payment of fare by air or by any railway, steamer or launch, provided that the value of the vouchers with which a Member is provided during the year shall not exceed Rs. 6500/.

This alone calculated in money's worth would be Rs. 600/- per month apart from Rs. 500/- we pay. Then the other facility is the rent payable by a Member in respect of residence allotted to him in his capacity as a Member, which is 2/3rd of the rent paid in respect of that accommodation before such an allotment. The rent includes the rent of furniture, electricity charges, servant quarters, garrage, lights, fans, boiler, refrigerators, coolers, air-conditioning and charges in respect of electric energy in servant quarters and garrages, pay of sweepers, etc., their working equipment, supply of electric bulbs, maintenance of lawns and gardens of any place like inquiry office and other amenities provided for the common benefit of the Members. This item is a very large item and, if it is calculated, you will see that in comparison to what we give to the Members it is much bigger. We give to out Members subsidization of lodging charges or accommodation of one room to two Members. That is all we give them. I think, oven this is not fair to the Members of this House.

Then the third facility is medical facility on the scale admissible to Class I Gazetted Officers of the Central Government. It is available for the Member, for his wife, for his minor children, his unmarried daughters residing with him and wholly dependent upon him. As

against this, the Members of this Assembly get free indoor, as well as out-door, medical facility for self only. That is all. Neither his dependents nor his children nor his wife get any kind of medical facility. Here, again the Members of this Assembly are at a great disadvantage.

The fourt facility is telephone at Government expense at residence. Telephone facilities are available and rental and local call charges, to the extent of Rs. 700 per year, are borne by the Government. No such facility has been given to the Members of the West Pakistan Assembly. Therefore, it will be quite unfair to criticise and to say that some bargaining has been done under this Act or under this Bill or that some kind of 'hartaal' was struck by the Members of the Assembly and on account of that some thing is being given to them. There is nothing of that kind. Actually, this is below par. The treatment which the Members of this Assembly are getting is neither at par with the Members of the National Assembly nor at par with the Members of the East Pakistan Assembly. If you are pleased to see the work that is turned out by the Members of this Assembly I will only request you kindly to recall the number of Bills that were on the Orders of the Day of the last week, I mean last Monday, you will find how many Bills were there which had been moved by the Private Members over which they had sat, they met in the meetings of the Standing Committees, they tried to guide the Standing Committees and they brought forth reports for the purpose of being translated and considered and made into Acts. I think, tremendous amount of work has been put in by the Members of this Assembly and, therefore, they do deserve all that is being given to them. In fact, deserve much more. They are not being given anything which is out of the way. They are being given something which is below their due and they ought to get something much more than this. No useful purpose would be served by circulating this Bill for eliciting public opinion because facts and figures are there and this is only a mathematical calculation. I, therefore, oppose this amendment and request that this may be defeated.

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is-

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by the 30th September, 1967.

The motion was lost.

The House is adjourned for 20 minutes for Maghrib Prayers.

The Assembly then adjourned for twenty minutes.

The Assembly met after the Maghreb Prayers. Mr. Speaker in the Chair.

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar to move his next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I move :

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, be referred to a Select Committee for report by the 30th September, 1967.

Mr. Speaker : Motion under consideration, amendment moved is :

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, be referred to a Select Committee for report by the 30th September, 1967.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I oppose it.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میرا یہ خیال تھا کہ

اس معزز ایوان کے معزز ارکان میری یہ تجویز قبول فرمائیں گے کہ اس بل کو عوام کی رائے حاصل کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ایوان نے یہ طریقہ اختیار کرنا مناسب خیال نہیں فرمایا اسکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم یہ تاثر دیں کہ ہم اپنے ذاتی معاملات میں نہایت عجلت سے کام لیتے ہیں ۔ شام کو اجلاس بلا لیا جاوے ۔ اپنے متعلق قانون کو جس میں ہمارے لئے رعائتیں پنہاں ہیں عجلت سے پاس کرنے کی بجائے یہ احسن ہوگا کہ یہ بل کسی سیلیکٹ کمیٹی کے ذمہ ڈال دیا جائے ۔ جو آج سے دو ماہ بعد بلکہ تین ماہ کے اندر اندر ایوان کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے ۔ اس کمیٹی کے پاس اس بل کے بھیجنے کا یہ بھی فائدہ ہوگا ۔ کہ کمیٹی کے معزز ارکان ٹھنڈے ماحول میں سوچ بچار کے بعد اپنی رائے سے ایوان کو مستفید فرمائیں گے ۔ اسوقت ایوان میں دو رائیں پائی جاتی ہیں ۔ خواہ ایک رائے کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو موجود تو ہے ۔ ایک رائے تو یہ ہے کہ اگر مراعات میں اضافہ ہوگا تو حکومت کے خزانہ پر بوجھ پڑے گا ۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اس بل کو منظور کرنے سے حکومت کے خزانہ پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا ۔ وہ ارکان کمیٹی سوچ بچار کے بعد سوچی سمجھی رائے سے اس ایوان کو متنازعہ فیہ مسئلہ کے بارے میں کم از کم اتنا تو مطلع کر سکیں گے کہ اس بل کو منظور کرنے سے حکومت کے خزانہ پر کوئی مالی بوجھ پڑتا ہے یا نہیں ۔ یا جیسا کہ بعض دوستوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ بوجھ ہلکا ہو جائے گا ۔ ان معاملات کی چھان بین سیلیکٹ کمیٹی میں آسانی سے ہو سکتی ہے ۔ بعض دوستوں نے بعض ایسی باتیں ایوان میں ارشاد فرمائی ہیں کہ ان تمام باتوں کا شاید جواب دینا پسند نہ کروں لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو ابہام اور شکوک پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہیں ایسے ابہام و شکوک کا رفع کرنا ہم سب کا فرض ہے ۔ مثال کے طور پر ابھی ابھی

میرے نہایت ہی عزیز دوست ادریس صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ جس زمانہ میں معزز اراکین اسمبلی کے الاؤنس کی مالیت - ۲۵۰ روپیہ تھی اسکے علاوہ سفر خرچ کے سوا اور کئی مزید رعائتیں حاصل تھیں - یعنی ۱۹۵۱ء سے لیکر ۱۹۵۶ء تک اس زمانہ میں بہت سے لوگوں نے روٹ پرمٹ یا متروکہ جائیداد یا متروکہ کارخانہ جات سے استفادہ کیا تھا اگر میں اس ضمن میں یہ عرض کروں کہ یہ بالکل غلط ہے تو میں صداقت سے دور رہوں گا اس زمانہ میں نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ برائی بھی شامل تھی - بعض لوگوں نے ضرور ایسا کیا ہوگا میں اس سے انکار نہیں کرتا لیکن اپنی جانب سے کہہ سکتا ہوں کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں تھا - اور نہ ہی اب ہوں - سو فیصد ارکان کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا - لیکن ان میں بہت بڑی اکثریت ان الزامات سے مبرا تھی - صاف تھی - ان کے دامن صاف ستھرے تھے -

جناب والا - میرے دوسرے نہایت ہی معزز دوست رانا پھول محمد خان نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں جب ڈاکٹر خان صاحب حکمران تھے - ان کے ممبران کی تعداد اور دوسری جماعتوں کے ممبران کی تعداد میں نہایت قلیل فرق تھا - اس لئے سودے ہوتے تھے - لین دین ہوتے تھے - لہذا اس کے متعلق عرض کروں گا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے لگاتار آپوزیشن کے ساتھ رہا ہوں - اس لئے کسی سودے میں شریک نہیں تھا - نہ لینے والوں میں نہ دینے والوں میں - جہاں تک اس امر کا تعلق ہے اس وقت کی حکمران پارٹی جن کا پہلی تقریر میں ذکر کیا تھا اس زمانہ کی حکمران پارٹی نے ان مراعات میں اس لئے اضافہ کیا تھا کیونکہ وہ ممبران کا دل جیتنا چاہتے تھے - میں ان تحریص و ترغیب کے حربوں سے ان کو بری الذمہ نہیں ٹھہراتا جو ریپلیکین حکومتوں نے اختیار کئے تھے - میں ان میں بھی شریک نہیں تھا - اس کے علاوہ یہ ارشاد فرمایا گیا ہے اور وہ ایک بڑے مزے کی بات ہے غالباً پچھلے

سال سابقہ وزیر مال نے ارشاد فرمایا تھا ۔ دفاعی فنڈ کے متعلق میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اعلیٰ الاعلان سیالکوٹ ضلع میں دفاعی فنڈ جمع کرنے کی مخالفت کرتے رہے ہیں ۔ خدانخواستہ اگر اب بھی ضرورت پڑے تو میں کی مخالفت کروں گا ۔ اس کی چند وجوہات ہیں ۔ سیالکوٹ جس کا ۱/۵ حصہ تباہ ہوا اور جس کی ۱/۵ حصہ آبادی کو دشمن نے گھروں سے نکال دیا تھا ان کو کوڑی کوڑی کی ضرورت تھی جن کی خوراک کے لئے اناج، پہننے کے لئے کپڑے بچوں کی فیسوں تک کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی ۔ میری پہلے بھی یہی رائے تھی آج بھی اسی رائے کو درست سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کا دفاعی فنڈ سیالکوٹ سے مرکزی حکومت کو دینا ناجائز تھا ۔ میں نے ڈی سی ضلع کے سامنے مخالفت کی تھی ۔ کہ سیالکوٹ سے کوئی رقم جمع نہ کی جائے ۔ جو کچھ جمع ہو مقامی دفاعی فنڈ میں جمع ہو جس سے مصیبت زدہ لوگوں کو جو بھوکے تھے ننگے تھے جن کو چھت میسر نہیں تھی ان کی امداد کے لئے مقامی طور پر صرف کیا جائے ۔ یہ الٹا فلسفہ تھا کہ بجائے اس کے ہماری حکومت ہم کو دے وہ ہم سے مانگے ہم خود مانگنے والوں میں سے تھے ہم کیسے امداد دے سکتے تھے ۔ وہ فقیر جو خود مانگ رہے تھے وہ دوسروں کو کیا خیرات دے سکتے تھے ۔ ہماری حالت فقیروں کی سی تھی ۔ سیالکوٹ میں چندہ جمع کیا گیا ۔ میں کراچی گیا اور اپیل کی کہ میرے بہن بھائی بھوکے ہیں ان کے لئے چندہ دے کر امداد کریں ۔ کراچی کے بھائیوں نے لاکھوں روپیہ کا مال دیا ۔ جو ۴۲ ویگنوں میں لد کر سیالکوٹ پہنچا ۔ لیکن میری یہ کبھی خواہش نہیں ہوئی کہ اس سے میرا نام ہو ۔ میرے ان دوستوں نے حاتم کی قبر پر لات ماری جنہوں نے ۴ یا چھ ماہ تک اپنا الاؤنس بطور امداد کے دیا لیکن ہم نے جانوں کو خطرے میں ڈال کر جنگ کے زمانہ میں شہر کے اندر رہ کر اپنے شہر کی حفاظت کی ۔

اور اکثر لاہور کے دوستوں نے بھی کی ہوگی مجھے ان پر فخر ہے جن لوگوں نے ایسا کیا لیکن اس خطرہ کے پیش نظر جب کہ دشمن کی فوجیں شہر سے صرف دو میل کے فیصلہ پر تھیں تو یہ عاجز انسان شہر میں موجود تھا شاید اکثر دوست ایسے حالات میں وہاں نہیں ٹھہر سکتے تھے اور اس لئے میں اپنے نہایت ہی محترم دوست رانا پھول محمد خان صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ اپنی غلط فہمی کو دور کر لیں رفع کر لیں۔ میں نہایت ہی بے بضاعت انسان ہوں لیکن کسی قومی مسئلہ میں کسی بھائی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتا اگر اس کے آگے نہیں ہو سکتا تو اس کے شانہ بشانہ چلنے کی ضرور کوشش کرتا ہوں۔ یہ بات تعلی میں آ جائے گی اگر میں یہ بتاؤں کہ میں نے اس زمانے میں کس قدر عملی قربانیاں کیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ میرا مقصد آپ کی ذات پر حملہ کرنا نہیں تھا کہ انہوں نے اس زمانے میں بد دیانتی کی یا ڈیفنس فنڈ میں کچھ نہیں دیا ۔ میں نے ان حکومتوں کو کہا تھا میں نے خواجہ صاحب کی ذات پر حملہ نہیں کیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں محترم دوست کا مشکور ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ مجھے ان کی دیانت پر شبہہ نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر۔ آپ کی نوازش ہے ۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ بعض اشارے اور کنائے جو کہ حال ہی میں اس ایوان میں کئے گئے ہیں ان کا جواب صرف ایک فقرہ میں دیتا ہوں اور اس بات پر فخر کرتا ہوں اور بلا خوف تردید اسبات کا دعویٰ کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ۲۵ ۔ سالہ سیاسی زندگی

میں کوئی منافعت کوئی سودے بازی کوئی ضمیر فروشی نہیں کی ۔ میں آج دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کروڑوں روپیہ کی جائداد اس عاجز نے سیالکوٹ میں تقسیم کی لیکن اس میں میرا ذاتی حصہ نہیں ہے اور میرے پاس آج بھی کوئی مکان نہیں ہے میرا کوئی bank balance نہیں ہے کوئی زمین نہیں ہے لیکن میں سر بلند ہوں کیونکہ کسی کے سامنے میں نے ہاتھ نہیں پھیلایا اگر میں نے لیا نہیں میں نے کسی کو کچھ دیا بھی نہیں ۔ تو ایسے حالات میں میں اشارتاً اور کنایتاً لگائے گئے الزاموں کی تردید کرنا چاہتا ہوں جو کہ میرے بعض دوستوں نے اس ایوان میں لگائے ہیں ۔ اب جناب والا ۔ میں اپنے نہایت ہی معزز دوستوں کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا کہ اس ایوان کا وقار ہم سب کے لئے عزیز ہے آپ کو بھی عزیز ہے مجھے بھی عزیز ہے اور ہم سب کو ہر ایک کا وقار عزیز ہے اسی طرح کہ جس طرح مجھے اپنا وقار عزیز ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ عجلت سے آپ کے وقار کو ٹھیس لگے گی آپ عجلت نہ فرمائیں اس بل کے حسن و قبح کی چھان بین کرنے کیلئے اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے جب اس کمیٹی کی پختہ رائے آپ کے سامنے ہوگی ایوان اسکی رائے پر انحصار کرتا ہوا جو فیصلہ کرے گا وہ عوام کے لئے قابل قبول ہوگا اور آپ بعض حالات میں غیر معمولی نکتہ چینی سے بچ جائے گی ۔ Thank your.

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ جو ترمیم جناب خواجہ صفدر صاحب نے یا ہماری طرف سے اس مسودہ قانون کے بارے میں مشتہری کرکے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی اسکے جواب میں جو کچھ ابھی سننے میں آیا ہے میں اس پر ایک شعر پڑھوں گا یا آپ کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

جناب سپیکر ۔ میرے معزز ساتھی اور اس ایوان کے معزز ممبران کافی عرصہ سے جس بے چینی اور اضطراب کا اظہار محض زبان سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے کر رہے تھے اس کے بارے میں آج جب وزیر قانون نے یہ فرمایا کہ یہ تو محض اعداد و شمار کا ھیر پھیر ہے ہم ایک ھاتھ سے دے رہے ہیں اور دوسرے ھاتھ سے واپس لے رہے ہیں ۔ یہ بات سن کر بڑا ہی تعجب ہوا لیکن کیا ہی اچھا ھوتا کہ آج قائد ایوان کھڑے ہو کر تمام تکالیف و مصائب اور وہ تمام طفل تسلیاں جو وقتاً فوقتاً وہ بیچارے دیتے رہے ہیں اور اس کام کو کرنے کے لئے جس بڑی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے ہیں اگر کاش اس ایوان میں بیان کر دیتے تو بہت ہی اچھا ہوتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہی جوانمردی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر یہی بات تھی تو جوانمردی اس دن کیوں نہ دکھائی کہ جب آپ کے ایک ساتھی گران ڈیل جوان ٹمن صاحب ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ ان کی جوانمردی دیکھئے ان کو جوانمرد نہ کہئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہم نے جوانمردی ان کی دیکھ لی (ایک گران ڈیل خوب رو اور کون کون سی ان کی ذات میں صفات اکٹھا کی گئی تھیں) ایک وقت تھا کہ ان کی تعریف کے لئے الفاظ دستیاب و میسر نہیں آتے تھے لیکن اس کے بعد جب ان پر کوئی آفت آن پڑی تو اس ایوان کے جوانمرد ساتھیوں نے ان کے لئے کلمہ خیر کہنا بھی پسند نہیں کیا ۔ جب کوئی برسراقتدار ھوتا

ہے تو جوانمرد ہوتا ہے اور جب برسراقتدار نہیں ہوتا ہے جوانمردی دکھانے والے ایوان سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ جوان مرد وہ ہوتا ہے جو آڑے وقت میں کام آئے ۔ اقتدار کے وقت میں تو نامرد بھی جوانمرد ہو جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza may please be relevant to the Bill.

مسٹر حمزہ ۔ قائد ایوان اور وزیر قانون نے یہ فرمایا تھا کہ موجودہ مسودہ قانون کے ذریعہ جو مراعات اس معزز ایوان کو اور اس معزز ایوان کے ارکان کو دی جا رہی ہیں اس سے ہماری قوم پر یا خزانۂ عامرہ پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا ۔ میں وزیر قانون سے بصد ادب یہ دریافت کرتا ہوں کہ پھر آپ نے گورنر صاحب سے اس کے لئے پیشگی اجازت کیوں حاصل کی اگر آپ تسلیم کرتے ہیں کہ اس سے مالی بوجھ نہیں پڑے گا تو آپ نے اس مسودہ قانون کو اس ایوان میں لانے کی پیشگی اجازت کیوں حاصل کی اور اسی لئے اس ایوان کے معزز ارکان اتنی دیر تڑپتے رہے اور اس تڑپ کے باوجود معزز وزراً ان کے مطالبات کو پورا کرنے میں اپنے آپ کو مجبور و معذور سمجھتے رہے اور اسی لئے وہ جناب گورنر صاحب اور پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں ان کی استدعا لے کر حاضر ہوتے رہے اور کئی بار حاضری کے باوجود اجازت نہیں ملی اور جب ہماری اسمبلی کے ممبران نے جناب سپیکر ۔ اگر آپ پسند کریں تو میں کہوں یہ کہا کہ اب بجٹ پیش ہونے والا ہے * X X X X X X X

رانا پھول محمد خان ۔ غلط ہے ۔ غلط ہے ۔

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ نہ میں انکم ٹیکس سے کچھ تعلق رکھتا ہوں اور نہ میں وکیل ہوں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب سپیکر ۔ حمزہ صاحب کے الفاظ غیر پارلیمانی ہیں ۔

Mr. Speaker : That will not form part of the proceedings of the Assembly.

رائے منصب علی خان کھرل ۔ اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں لیکن میں حمزہ صاحب کی بات کی تردید کرتا ہوں ۔ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں جناب سپیکر ۔ ان کی تردید قبول کرتا ہوں اور فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں ۔

Mr. Speaker : That is not a point of order. I have only to decide the point of order.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو کچھ بھی ایوان میں ہوتا ہے میری ذاتی رائے ہے کہ آپ کو اس کے متعلق کچھ نہ کچھ علم تو ضرور ہوتا ہے اس کے متعلق تو ضرور کچھ علم ہوگا آپ فیصلہ کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہتر ہے کہ مجھے کسی چیز پر گواہ نہ بنائیے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں وکیل نہیں ہوں اور خاص طور پر انکم ٹیکس کا وکیل نہیں ہوں ۔ میں تو موٹا حساب جانتا ہوں جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ اس سے خزانہ عامرہ پر بوجھ نہیں پڑے گا ۔ جناب سپیکر ۔ آج کے پاکستان ٹائمز میں خبر شائع ہوئی ہے ۔

"The increase of Rs. 8.5 lacs has been necessitated following revision of remunerations in July last when their Salaries Act was approved."

تو میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں مودبانہ عرض کرتا ہوں اگر آپ مجھے اس وقت یہ یقین دلا دیں کہ موجودہ مسودہ قانون کے پاس ہونے کے بعد خزانہ عامرہ پر مزید مالی بوجھ نہیں پڑے گا تو میں اپنی ترمیم واپس لے لوں گا لیکن اگر معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے تو مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مجھے ان سے اس قسم کی باتوں کی اس ایوان میں توقع نہیں تھی - ہم لوگوں کو یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ روٹ پرمٹ بدنام سیاست دان دیا کرتے تھے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - آپ پٹری سے اتر رہے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر- مجھے ڈر ہے - کہ اس ایوان کے ان معزز ممبران کے جذبات مجروح نہ ہوں جو اس وقت برسراقتدار ٹولے میں تھے جن کو اب بدنام سیاست دان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے - میرا اشارہ ریپبلیکن پارٹی کے حکمرانوں کی طرف ہے - میں ان کا نام نہیں بتاتا وہ آج بھی برسر اقتدار ٹولے کے ساتھ ہیں لیکن میں احتراز کرتا ہوں کیونکہ نام بتانے میں بدمزگی پیدا ہوگی کیونکہ ان لوگوں نے محض اپنے اثر سے برسر اقتدار پارٹی کے ارکان سے روٹ پرمٹ حاصل کئے اور لاکھوں روپیہ قوم کا لوٹ لیا - مجھے اس چیز کا ذاتی طور پر علم ہے اور اس ایوان میں بھی وہ ارکان موجود ہیں جو ان بدنام سیاست دانوں کے جانشین ہیں - اب ان لوگوں کو ہمیں طعنہ نہیں دینا چاہئے - جناب سپیکر - مجھے بہت خوشی ہوتی اگر اس ایوان کے معزز ممبران جن کو اتنی مراعات اور حقوق مل رہے ہیں وہ عوام کی صحیح

طور پر نمائندگی کرتے اور اس کے لئے جد و جہد کرتے لیکن مجھے تو بذات خود یہ پتہ ہے کہ اسمبلی میں ایسے اراکین بھی ہیں جن کی زبان سے میں نے کوئی لفظ بھی نہیں سنا اور جن کے دانت دیکھنے کو میری آنکھیں ترستی ہیں ۔

Mr. Speaker : No personal references, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ میں نے کسی کا نام نہیں لیا وہ تو ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ہم روٹ پرمٹ لیتے ہیں ۔ روٹ پرمٹ تو حکومتی پارٹی کے بعض ارکان لیتے ہیں اور ایسے ارکان بھی ہیں جن کو اس ایوان کی کارروائی سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ۔ حکومت ان کو روٹ پرمٹ دیتی ہے اور وہ کئی کارخانوں کے مالک بھی ہوتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ حمزہ صاحب پرانے سیاست دانوں کی بات کر رہے ہیں مگر یہ اس وقت سیاست میں حصہ نہیں لیتے تھے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اس وقت طفل مکتب تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت کے سیاست دانوں نے اس ملک کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا ۔

Mr. Speaker : No personal references. The Member may please be relevant to the amendment.

مسٹر حمزہ ۔ حکومت کھلے بندوں ان کو مراعات اور روٹ پرمٹ دیتی رہی ہے اب اس ایوان میں چند ایک رہ گئے ہیں وہ بھی اسی قسم کی مراعات حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ میں چاہتا تھا کہ حکومت اس مسودہ قانون کو پاس

کرکے اس ایوان کی رہتی سہتی ساکھ اور وقار کو ٹھیس نہ پہنچاتی ان الفاظ کے ساتھ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کو سیلیکٹ کمیٹی کے سامنے بھیج دیا جائے تاکہ وہ ۳۰ ستمبر تک رپورٹ پیش کر دے ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ اس مسودہ قانون پر بہت کافی بحث ہو رہی ہے ۔ ممبر صاحبان ایک دوسرے پر الزام دے رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قائد ایوان کو چاہئے کہ وہ اس قسم کی الزام تراشی کی اجازت نہ دیں کیونکہ اس طرح کرنے سے ہاؤس کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہے خداوند کریم سب کا رب ہے اور ہر ایک کے اچھے یا برے کام سے آگاہ ہے ۔ تو ایک دوسرے پر الزام تراشنا ممبران کے لئے اچھا نہیں کیونکہ یہ ہاؤس کے وقار کے خلاف ہے ۔ باقی یہ جو ترمیم خواجہ صاحب نے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ سب لوگ اس کی تائید کریں گے ۔ اور ۳۰ ستمبر تک وہ سیلیکٹ کمیٹی جو مقرر کی جائے وہ اپنی رپورٹ پیش کر دے ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں ان پڑھ ہوں ۔ آپ مجھے داد دیں کہ باوجود اردو نہ پڑھے ہوئے اردو بولتا ہوں ۔ آپ تنخواہ لیتے ہیں پھر بھی اردو نہیں بول نہیں سکتے ۔ آپ کو ہنسنے کا کوئی حق نہیں ۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ سیلیکٹ کمیٹی اپنی رپورٹ تیس جون تک دے دے ۔ اسمیں کوئی مضائقہ نہیں ۔ ممکن ہے یہ کمیٹی اس رقم کو آٹھ سو سے بارہ سو تک کرنے کا مشورہ دے دے ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ میں حاجی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ جو آیت پہلے پڑھتے رہے ہیں آج بھی اپنے دونوں ساتھیوں کو سنا دیں ۔

یا ایھاالذین آمنو لما تقولون ما لا تفعلون ۔

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is ;

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, be referred to a Select Committee for report by the 30th September, 1967.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the Motion to the vote of the House.

The question is :

> That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967 be taken into consideration at once.

The motion was carried.

CLAUSE 2

Mr. Speaker : We shall now take up the Bill clause by clause. Clause 2. There is notice of an amendment and that amendment is out of order because that pertains to the negation of the clause. The Member can very well oppose the Clause if he so likes.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں اس کلاز کی مخالفت کرتے ہوئے اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی خدمت میں، موازنہ کی غرض سے چند ایک ممالک کے قانون ساز اداروں کے اراکین کو جو مراعات حاصل ہیں وہ پیش کرونگا ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بات کا پوری طرح سے احساس ہے کہ ہمارے ملک کی نیشنل اسمبلی کو بعض ایسی مراعات حاصل ہیں جو اس ایوان کے معزز اراکین کو حاصل نہیں ہیں ۔ لیکن میری رائے میں یہ کوئی

وجہ جواز نہیں آئیے ہم معلوم کریں کہ ہمارے ہمسایہ ملک میں کیا صورت حال ہے ۔

جناب والا ۔ بھارت میں پارلیمنٹ کے اراکین کو چار سو روپیہ ماہوار کمپنسیشن الاؤنس اور جب وہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کریں تو ہر اجلاس سے تین دن پہلے اور کمیٹی کے اجلاس سے دو یوم پہلے جہاں ہمیں پچاس روپیہ یومیہ اور نیشنل اسمبلی کو پینسٹھ روپیہ یومیہ ملتے ہیں انہیں اکیس روپیہ یومیہ ملتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں) میں ہندوستانی اراکین پارلیمنٹ کے تمام حقوق پڑھے دیتا ہوں ۔ انہیں تمام ہندوستان کے لئے ریل کے سفر کی آسائش اور سہولت میسر ہے نہ صرف اپنے لئے ایک فرسٹ کلاس ٹکٹ کی بلکہ ان کے ساتھ تھرڈ کلاس میں ایک ملازم بھی سفر کر سکتا ہے ۔ اگر وہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے لئے بذریعہ سڑک آئیں یا واپس جائیں تو انہیں پچاس نئے پیسے فی میل کے حساب سے سفر خرچ ملتا ہے سفر کے دوران میں انہیں اکیس روپے کا دو تہائی حصہ بطور ڈیلی الاؤنس ملتا ہے ۔ رہائش کے لیے ان کا بھی ہماری طرح رعایتی کرایہ پر انتظام ہے ۔ اور اگر وہ اپنا علاج سرکاری خرچ پر چاہیں تو اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا علاج کرا سکتے ہیں انہیں اس کے لیے صرف دو روپے پچاس پیسے ماہوار فی کس گورنمنٹ کو ادا کرنے ہوتے ہیں گویا وہ علاج کے لئے انشور ہوتے ہیں ان آسائشوں کا مقابلہ آپ اپنی لیشنل اسمبلی سے خود فرمالیں اور پھر اپنے ساتھ بھی ان کا کا مقابلہ فرمائیں ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر میں اپنے اس ہمسایہ ملک کے ایک صوبہ کا بھی ذکر کروں تو غالباً غیر مناسب نہیں ہوگا ۔ میری مراد مشرقی پنجاب سے ہے وہاں ماہوار الاؤنس تین سو روپیہ ہے ۔ یومیہ الاؤنس ۲۵ روپے ہے ۔ سفر خرچ ڈیڑھ گنا فرسٹ کلاس ہے ۔ رہائش کے لئے رعایتی کرایہ پر ممبروں کے ہوسٹل میں انتظام کیا جاتا ہے ۔ علاج مفت ہے ۔ لیکن

وہاں کے چیف منسٹر کی تنخواہ پندرہ سو روپیہ ماہوار ہے اس کے علاوہ پانچ سو روپیہ بطور sumptuary allowance اسے ملتا ہے تین سو روپیہ ماہوار اس کے علاوہ مکان کا کرایہ ملتا ہے ۔ ہمارے ہاں منسٹر کی تنخواہ کچھ اور ہے ۔

ایک اور صوبہ راجستان میں ماہوار الاؤنس چار سو روپیہ ، یومیہ الاؤنس اکیس روپیہ صوبہ میں کہیں بھی فرسٹ کلاس میں سفر کر سکتے ہیں ۔ ان پر کوئی پابندی نہیں خواہ کتنا سفر کریں ۔ ممبر اور اس کے خاندان کے ان افراد کا جو اس پر dependent ہوں علاج مفت ہے ۔ اجلاس کے دوران رعائتی کرایہ پر رہائش کا انتظام پورے خاندان کے لیے ۔ وزیر اعلیٰ کی تنخواہ بارہ سو پچاس روپیہ ۔ sumptuary allowance پانچ سو روپیہ ۔

جناب والا ۔ ہمارے ہاں کی اوسط آمدنی ہندوستان کی اوسط آمدنی سے کچھ زیادہ نہیں ۔ کچھ عرصہ پہلے یہ ایک ہی ملک تھا ایک جیسے حالات تھے ایک جیسے رسم و رواج تھے اگر ہمارے ہمسایہ ملک میں لوگ محدود آسائشوں سے قوم کی خدمت کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے ۔ میری مراد یہ ہے کہ ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جس کی وجہ سے ہمیں عوام کی جانب سے تنقید کا ہدف بنایا جائے ۔ ہمیں اپنے وقار کو بلند رکھنا چاہیئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قانون کے پاس ہو جانے کے بعد آپ پر ضرور مخالفانہ تنقید ہو گی اس لیے آپ کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے میں آپ کو یہ مشورہ دوں گا ۔ کہ آپ اپنے دامن کو اور اپنے ساتھیوں کو اس تنقید سے بچائیں ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, while replying to this I may just refer first to the remarks made by Mr. Hamza. He repeatedly said in the last speech that I had said on this floor of the House that there will be no. .....

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں وزیر قانون سے عرض کرونگا کہ وہ اردو میں تقریر کریں

Minister of Law : حاجی صاحب میں آپکو بتادوں گا ۔ burdern on the public exchequer. I have not said these words on the floor of this House, and I wish this may kindly be recorded lest it might be said that by remaining silent I have acquiesed in what he has said. All I wish to submit is that in working these facilities into monetary value, there may be some burden on the exchequer and precisely therefore, we have obtained the permission of the Governor for the introduction of this bill in this House. But I also submitted Sir that substantially the Members will be getting in money's worth the facilities, which are already available to them. This is what I had submitted and I wish that my point should be clearly understood. I had no-where said that there will be no additional burden on the exchequer of the province.

Then, Sir, with regard to the contents of this bill particularly this clause 5-C or clause 2, which admits to insert clause 5-C, the whole thing is very clear. My friend, the Leader of the Opposition, has referred to certain table of the allowances given to the Members in Bharati Parliament and in some of the Assemblies in India. I don't think we are here to take a lead from India. I don't think we are going to follow them. Every country has its own conditions, every country has its own requirements, and for the matter of that, I will be the last person, ours will be the last Assembly to take a lead from any Bharati Assembly or from any Bharati law.

I think in these times in India it will be well-nigh impossible for a Chief Minister to make a living on Rs. 1500/- monthly salary. I don't want to cast aspersions on the office-bearers of that country, but I think there must be various other methods, which are known already to the public, and they could be making a living not by honourable means.

مسٹر حمزہ ۔ کیا شاستری کروڑوں روپیہ اکٹھا کر کے مرا تھا ؟

Minister of Law: Why don't you look at the example of the Quaid-e-Millat here. He died for the sake of the country and he had nothing. He left nothing. Why do you always tell us about Shastri? Why don't you tell us about the Quaid-e-Millat? We don't want Shastris. We want to have Quaid-e-Millat and Quaid-e-Azam. Therefore, we don't want to have. .

Mr. Hamza: You have got a Field Marshal.

Minister of Law: Our country has its own requirements, and as I had already submitted, by comparison the Members of this Assembly are doing more work and are enjoying less privileges. Therefore, I think they are entitled to this little compensatory allowance, and consolidation of their privileges in money's worth, and the House will kindly accept it and pass this bill.

Mr. Speaker: Before I put this clause to the vote of the House, I want to point out one thing. Clause 5-C runs as follows :

> "A Member may, not later that thirty days from the commencement of any financial year, or in the case of a Member elected in the middle of a year. not later than thirty days from the date of this making the oath referred to in Article 106 of the Constitution, elect by writing under his hand addressed to the Secretary of the Assembly to receive during such financial year a consolidated allowance, and when he so elects, shall be entitled to receive, in lieu of the compensatory allowance] mentioned in clause (i) of section 3 and the benefits and privileges mentioned in sections 5-B, a consolidated compensatory allowance of eight hundred rupees per mensem, which shall be in addition to the daily allowance and travelling allowance admissible under sections 4 and 5 :"

Now we shall have to refer to sections 4 and 5. Travelling Allowance is given in section 5, but the daily allowance is mentioned in section 3 (2).

Minister of Law: "In addition to the daily allowance and travelling allowance admissible under sections 4 & 5."

Mr. Speaker : Will the Minister please section 4, entitled "When allowance not payable."? Actually the daily allowance is mentioned in section 3 (2).

Minister of Law : May I read section 4; it says—

> "Notwithstanding anything contained in section 3, no compensatory allowance shall be paid to any member in respect of any period during which he was under detention on conviction for an offence invovling moral turpitude under any law for the tmie being in force."

Section 5 is regarding "Travelling Allowance and Mileage Allowance.

Mr. Speaker : That is covered by section 4. The daily allowance is covered by sub-section (2) of section 3, and not by section 4, as is given in this section.

Minister of Law : Sir, this seems to be an inconsequential mistake, and I would like to move an amendment to this. because this seems to be some mistake or mis-print. I am thankful to you Sir for pointing this out.

Mr. Hamza : Point of order, Sir.

اب اس بل کو منتخب کمیٹی کے پاس نہیں بھیجا جا سکتا ۔

Minister of Law : I think that matter is closed now. In that connection, may I be allowed to move an amendment in the following words :

I beg to move-

> That in the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, in clause 2 in the proposed section 5-C, in line 19, for the figure '4', the figures and brackets '3 (2)' be substituted.

Mr. Speaker : The question is—

Khawaja Muhammad Safdar : Point of order, Sir. This amendment cannot be moved.

Mr. Speaker : Why?

Khawaja Muhammad Safdar : It must have the recommendation of the Governor because it is a money bill.

Mr. Speaker : It may be an amending money bill, but will the Member please refer to Article 47 of the Constitution, which runs as follows :

> 'Except on the recommendation of President, no Bill or amendment shall be introduced or moved in the National Assembly if—
>
> (a) it would, if enacted and and brought into operation, involve expenditure from the revenues or other moneys of the Central Government ; or
>
> (b) it makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below :—
>
> (i) The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax ;

This amendment is not hit by Article 47 of the Constitution.

خواجہ محمد صفدر ۔ جس طرح یہ بل پیش کیا گیا ہے اس میں ۴۰۰ روپے اڑ گئے تھے اب اس کو شامل کیا جارہا ہے ۔

Mr. Speaker : The principle was there.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس میں روپیہ کا سوال ہے جو بھی آپ رولنگ فرمائینگے وہ درست ہو گی لیکن میری رائے یہ ہے کہ اس ترمیم سے قومی خزانہ پر بوجھ پڑے گا اور روپیہ بھی وہاں سے نکلے گا اس لئے یہ منی بل کی definition میں آتا ہے ۔

Mr. Speaker : I don't agree with the learned Leader of the Opposition and I hold the motion in order. I will now put the question :

The question is—

> That in the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, in clause 2 in the proposed section 5-C, in line 19, for the figure '4', the figures and brackets '3 (2)' be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next, Mr. Law Minister, will you please refer to ..

Minister of Law : Sir I will read the proviso.

Mr. Speaker : No. In clause 2, in lines 4 and 5, it runs as follows :—

"A Member may not later than thirty days from the commencent of any financial year or in the case of a Member elected in the middle of a year ..."

"..... in the middle of a year"?

What is meant by these words—

"..... in the middle of a year ?"

Will it not cover the Member who has been elected in the month of August or September ?

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): What is intended is a Member whose election does not coincide with the first session of the Assembly; that is of course gone. May I read with your permission—

"A Member may not later than thirty days from the commencement of any financial year or in the case of a Member elected in the middle of a year ....."

It means in the middle of financial year.

Mr. Speaker : That can be interpretted in a way that the Member who has been elected in the month of January and not before that.

Minister of Law : Yes, Sir.

Mr. Speaker : If a Member is elected in the month of September, October, November or December that would be before the middle of the year.

Minister of Law : Actually, middle does not mean exactly the middle portion. It is during the year.

Mr. Speaker : Either it should have been after the commencement or it should have been during.

Minister of Law : It means during the year.

Mr. Speaker : Either it should have been during the year or it should have been after the commencement of the financial year.

Minister of Law : It further says—

".... not later than thirty days from the date of his making the oath referred to in Article 106 of the Constitution, elect by writing under his hand addressed to the Secretary of the Assembly . . . . "

Mr. Speaker : Will it not create confusion?

Minister of Law : I think the latter words will make it very clear "not later than thirty days from the date of his making the oath".

Mr. Speaker : But if a Member is elected in the month of August, and he comes forth, in view of these words he would not be covered by the provisions of this section because he would be elected not in the middle of the financial year.

Minister of Law : He will be saved by these words.

Mr. Speaker : At least that will create complications for us and for the Assembly Secretariat.

Minister of Law : This will be—

"not later than thirty days from the date of his making the oath".

Mr. Speaker : Why not make it very specific and clear at this stage when the Minister can make it ?

Minister of Law : Sir, I wish to move an amendment.

I move :

> That in the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) Act, 1956, in clause 2 in the proposed section 5 (c), for the words "in the middle of a year",occurring in lines 4 and 5, the words "at any time after the commencement of a financial year", be substituted.

Mr. Speaker : Does the Minister think that this amendment would serve the purpose?

Minister of Law : I think it would, Sir, because the words

> "at any time after the commencement of a financial year".

read with the latter portion will cover up the case of everybody even if he elected is in the month of August, September or January March, or whenever it may be.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is—

> That in the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) Act, 1956, in clause 2 in the proposed section 5 (c), for the words "in the

middle of a year", ocurring in lines 4 and 5, the words "at any time after the commencement of a financial year", be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is—

That clause 2, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

PREAMBLE

Mr. Speaker : The question is—

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

SHORT TITLE

Mr. Speaker : The question is—

That Short Title and Commencement be the Short Title and Commencement of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Minister of Law : I move—

That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967, be passed.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Mr. Speaker : Is there any Member who wants to make a speech?

(Voices-No)

Mr. Speaker : The question is—

That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1967. be passed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow, the 13th June, 1967, at 8-00 AM.

The Assembly then adjourned (at 8.40 p.m.) till 8.00 a.m. on Tuesday, the 13th June, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 3074)

APPENDIX 'A'

STATEMENT SHOWING NAMES OF THE PROSPECTIVE BIDDERS WHO PAID TENDER FEE AND DEPOSITED EARNEST MONEYS FOR THE AUCTIONS OF CATERING/VENDING CONTRACTS

Serial No.	Names of bidders for auctions held on 29th January 1966 and 9th March 1966 Lahore
1	A. R. Ghauri and Sons, Sukkur.
2	M. Zaman Khan, Firdous Takies, Kot Adu.
3	M/s Awami Dry Bottling Co. Limited, Multan.
4	Mst Amina Begum, 16—Montgomery Road, Lahore.
5	Mr. Badar-ud-Din, Khanewal
6	Fazal-ud-Din, Rehmanpura, Lahore.
7	A. Rashid and Sons, Montgomery.
8	Ghulam Mohi-ud-Din and Brothers, Montgomery.
9	Ch. Muhammad Nawaz, Gojra, District Lyallpur.
10	Mr. Haroon Pervaize, Lahore.
11	M/s Noor Elahi and Sons, Lahore.
12	M/s Meer and Company, Lahore.
13	Ch. Amanat Ali Khan and Sons, Lahore.
14	Mr. Nasir-ud-Din, Lahore.
15	Ch. Bashir Ahmad, Lahore.
16	Malik Haji Habib Ullah and Sons, Basirpur.
17	Mr. Rashid Ahmad Pervaize, Lahore.

Serial No.	Names of bidders for auctions held from 1st to 4th June 1966 at Multan Cantt.
1	2
1	Messrs Bwami Dry Bottling Co. Limited, Multan Cantt.
2	Mr. Abdul Karim of Multan City.
3	Mr. Manzoor Elahi of Multan Cantt.
4	Mr. Shah Alam Khan of Multan Cantt.
5	Mr. Abdul Rab of Multan Cantt.
6	Mr. Abdul Shakoor Khan of Multan Cantt.
7	Mr. Syed Muhammad Yaqin Shah of Mandi Burewala.
8	Mr. Haji Abdul Aziz of Abdul Hakim.
9	Mr. Muhammad Iqbal of Chichawatni Road.
10	Mr. Ashiq Hussain of Multan Cantt.
11	Mr. Qadir Bakhsh, son of Ali Muhammad of Leiah.
12	Mr. Taj Muhammad Khan of Leiah.
13	Mr. Muhammad Hussain of Dera Nawab Sahib.
14	Mr. Muhammad Ramzan Khan of Khanewal.
15	Mr. Feroze Din of Pakpattan.
16	Mr. Muhammad Rafique of Lahore.
17	Mr. H.M. Nabi Hadi of Karachi.
18	Mr. Abdul Aziz, son of Noor Muhammad of Hasilpur.
19	Mr. Muhammad Ali of Pakpattan.

1	2
20	Mr. Qadir Bakhsh, son of Malik Ghulam Hussain of Leiah.
21	Mr. Jalil Ahmad of Khanewal.
22	Mr. Hakim Abdul Vakil of Bahawalnagar.
23	Mr. Mian Zafar Iqbal of Bahawalnagar.
24	Mr. Muhammad Yunis of Khanewal.
25	Mr. Ghulam Nabi of Shujabad.
26	Mr. Haji Nizam Din of Montgomery.
27	Mr. Saeed Ahmad, son of Ali Ahmad of Multan City.
28	Mukhtar Ahmad of Montgomery.
29	Mr. Mazharul Haq of Multan.
30	Mr. Sultan Khan of Multan Cantt.
31	Mr. Abdul Satter of Bhakkar.
32	Mr. Syed Imtiaz Hussain Shah of Pakpattan.
33	Mr. Karamat Hussain Shah of Multan.
34	Mr. Muhammad Sharif of Mailsi.
35	Mr. Muhammad Siddiq of Multan Cantt.
36	Mr. Abdul Majeed of Multan Cantt.
37	Mr. Muhammad Sharif, son of Mehar Din of Multan Cantt.
38	Rana Muhammad Sarwar of Muzaffarabad.
39	Messrs Sher Muhammad and Sons of Khanewal.
40	Mr. Faiz Muhammad, son of Manghat of Khanewal.
41	Mr. Fazal Ahmad, son of Imam Din of Samasatta.

1	2
42	Mr. Muhammad Ali of Mandi Bahaud Din.
43	Mr. Muhammad Akbar of Multan Cantt.
44	Mr. Ahmad Bakhsh of Mahmud Kot.
45	Mr. Jalal-ud-Din of Multan Cantt.
46	Messrs Karnal Khan, Abduf Hamid and Co. of Multan.
47	Mr. Muhammad Sadiq and Sons of Lyallpur.
48	Mr. Rashid Ahmad Parvez of Lahore.
49	Mr. Abdul Hafeez of Sahiwal.
50	Mr. Fazal Hussain of Dunyapur.
51	Mr. Atbar Khan of Multan Cantt.
52	Mr. Salim-ud-Din of Jhang.
53	Mr. Hidayatullah of Sahiwal.
54	Mr. Rukan Din of Bahawalpur.
55	Mr. Wazir Muhammad Butt of Multan Cantt.
56	Mr. Ghulam Farid, son of Rukan Din of Bahawalpur.
57	Sh. Abdul Khaliq of Multan City.
58	Mr. Mubarak Ali of Arifwala.
59	Mr. Barkat Ali of Multan.
60	Mr. Haji Muhammad Khan of Mandi Sadiq Ganj.
61	Mr. Nasrullah Khan of Bahakkar.
62	Mr. Barkat Ali Butt of Silanwali.
63	Mr. Allah Ditta of Mian Channun.

1	2
64	Mr. Akhtar Hussain of Khanewal.
65	Mr. Muhammad Suleman of Khanewal.
66	Mr. Shams-ud-Din Pir of Lahore.
67	Mr. Ghulam Murtaza of Lahore.
68	Mr. Ghulam Farid Qureshi of Multan.
69	Mr. Muhammad Saleem, son of Ghulam Qadir of Multan.
70	Mr. Aziz Ahmad of Sadiqabad.
71	Mr. Ghulam Rasool, son of Nizam Din of Sahiwal.
72	Mr. Abdul Rashid of Sahiwal.
73	Mr. Muhammad Afzal of Sahiwal.
74	Mr. Malik Azizur Rehman of Multan.
75	Mr. Muhammad Munir of Dunyapur.
76	Messrs Haleem-ud-Din, Abdul Sattar of Lodhran.
77	Mr. Qamar-ud-Din of Khanewal.
78	Mr. Zia-ud-Din of Khanewal.
79	Messrs. Ghulam Mohy-ud-Din and Brothers of Sahiwal.
80	Haji Allah Ditta, son of Imam Bux of Samasatta.
81	Ch. Muhammad Shafi of Shorkot Road.
82	Mr. Allah Ditta, son of Allah Bux of Rohri.
83	Mr. Haji Karimullah of Liaquatpur.
84	Mr. Ghulam Rasool, son of Allah Rakha of Sahiwal.
85	Mr. Abdul Haq Nasir of Sahiwal.

1	2
86	Messrs Noor Elahi and Sons of Lahore.
87	Mr. Ghulam Jilani of Lahore.
88	Mr. Rustam Khan of Sahiwal.
89	Mr. Maqbool Ahmad of Jhang.
90	Mr. Sher Muhammad, son of Bundoo Khan of Muzaffargarh.
91	Mr. Abdul Mannan Khan of Khanewal.
92	Mr. Haji Sher Muhammad, son of Gauhar Khan of Samasatta.
93	Mr. Saeed Ahmad Khan of Samasatta.
94	Mr. Fazal Din of Samasatta.
95	Messrs Hasib-ud-Din and Sons of Multan Cantt.
96	Messrs H. M. A. and Sons of Karachi.
97	Mr. Nek Muhammad of Multan.
98	Mr Munshi Hussain Ahmad of Multan.
99	Mr. Fakhar-ud-Din of Kot Adu.
100	Mr. Ashiq Ali of Samasatta.
101	Mr. Samand Khan of Piplan.
102	Mr. Jamil Ahmad Siddiqi of Lahore.
103	Mst. Hajra Bibi of Pakpattan.
104	Mr. Umar Din of Multan.
105	Ch. Sanaullah of Bahawalpur.
106	Mr. Bashir Ahmad of Multan.
107	Mr. Abdul Samad Khan of Multan.

1	2
108	Mr. Muhammad Yaqub of Chiniot.
109	Mr. Manzoor Hussain of Multan Cantt.
110	Mr. Khalid Khan, son of Ghulam Hussain of Darya Khan.
111	Mr. Abdul Salam of Rawalpindi.
112	M/s Multan Tent House, Multan.
113	Mr. Muhammad Nawaz of Sahiwal.
114	Mr. Zahoor-ud-Din of Gujranwala.
115	Mr. Muhammad Saleem, son of Ghulam Nabi of Multan Cantt.
116	Mr. A. Saeed, son of Abdul Majeed of Multan City.
117	Mr. Ghulam Farid Chughtai of Multan Cantt.
118	Mr. Agha Ashraf Ali Khan of Bahawalpur.
119	Mr. Zakir Hussain of Bahawalpur.
120	Mr. Muhammad Shafi, son of Haji Sikandar of Bahawalpur.

NAME OF BIDDERS FOR AUCTION HELD OF 7TH JULY 1966 AND 8TH JULY 1966 MULTAN

121	Mr. Muhammad Ismat of Multan Cantt.
122	M/s Ghulam Mohy-ud-Din and Brothers of Sahiwal.
123	Mr. Fazal Ahmad of Chiniot.
124	Mr. Faiz Muhammad of Khanewal.
125	Mr. Abdul Rab of Multan.
126	Mr. Zia-ud-Din of Khanewal.
127	Mr. Suleman of Khanewal.

1	2
128	Mr. Barkat Ali of Multan.
129	Mr. Abdul Shakoor Khan of Khanewal.
130	M/s Mian Muhammad Siddique and Sons of Lyallpur.
131	Mr. Wazir Muhammad Butt of Multan.
132	Mr. Itbar Khan of Multan.
133	Mr. Manzoor Elahi of Multan.
134	Mr. Sk. Maqbool Ahmad of Gujar Khan.
135	Syed Akbar Ali Shah of Rawalpindi.
136	Syed Haji Khuda Bux of Jhang.
137	Syed Haji Jalal-ud-Din of Multan.
138	Mr. Anwar Hussain of Samasatta.
139	Sk. Ehsan Ellahi of Sargodha.
140	Haji Nizam Din of Sahiwal.
141	Mr. Abdul Karim of Bhalwal.
142	Ch. Muhammad Ali of Mandi Baha-ud-Din.

NAMES OF BIDDERS FOR AUCTIONS HELD ON 7TH AUGUST 1966 AND 8TH AUGUST 1966 AT MULTAN

143	Rana Muhammad Sarwar of Bahawalnagar.
144	Mr. Barkat Ali Butt of Sargodha.
145	Mian Zafar Iqbal of Bahawalnagar.
146	Malik Muhammad Yousaf of Sargodha.
147	Haji Ahsanul Haq of Sargodha.

1	2
148	Mr. Muhammad Yasin of Sargodha.
149	Mr. Ghulam Rasool of Sargodha.
150	Mr. Muhammad Akbar of Multan.
151	Mr. Munshi Hussain Ahmad of Multan.
152	M/s Ashiq Hussain and Co. of Multan.
153	Mr. Muhammad Yaqoob of Chishtian.
154	Mr. Ghulam Nabi of Shujabad.
155	Mr. Ahmad Bakhsh of Mehmud Kot.
156	Mr. Hakim Noor Ahmad of Kot Adu.
157	Mr. Taj Muhammad of Leiah.
158	Mr Abdul Abdullah Khan of Sanawan.
159	Mr. Maula Dad of Kot Adu.
160	M. Malik Qadir Bux of Leiah.
161	M. Allah Dad of Leiah.
162	M. Nasrullah Khan of Bhakkar.
163	M. Samand Khan of Piplan.
164	M. Muhammad Akram Khan of Arifwala.
165	Hakim Abdul Vakil of Bahawalnagar.
166	Mr. Qutab Din of Mandi Sadiq Ganj.
167	Mr. Muhammad Khan of Mandi Sadiq Ganj.
168	Mr. Ashiq Ali of Samasatta.

1	2
169	Mst. Hajran Bibi of Pakpattan.
170	Mr. Aziz Ahmad of Sadikabad.
171	M/s. Halim-ud-Din Abdur Sattar of Lodhran.
172	Ch. Rukan Din of Bahawalpur.
173	Mr. Muhammad Boota of Arifwala.
174	Mr. Muhammad Yaqoob of Chishtian.
175	Mr. Sher Muhammad and Sons of Khanewal.
176	Mr, Fazal Ahmad of Samasatta.
177	Mr. Fazal Din of Samasatta.
178	Mr. Faiz Muhammad of Khanewal.
179	Mr. Muhhmmad Shah of Multan.
180	Haji Jalal-ud-Din of Multan.
181	Mr. Muhammad Ramzan of Khanewal
182	Mr. Muhammad Akram Khan of Arifwala.
183	Ch. Mehraj Din of Lyallpur.
184	Mr. Itbar Khan of Multan.
185	Mr. Faizur Rehman of Multan City.
186	Mr. Zia-ud-Din of Khanewal.
187	Mr. Abdul Rashid Khan of Lahore.
188	M/s Muhammad Siddique and Co. of Multan.
189	Mr. Agha Ashraf Ali Khan of Bahawalpur.

1	2
191	M/s. Karnal Khan Abdul Hamid and Co of Multan.
192	Mr. Abdul Karim of Multan.
193	Ch. Rukan Din of Bahawalpur.
194	M/s. Halim-ud-Din Abdul Sattar of Lodhran.
195	Malik Maula Dad Kot Adu.
196	Mr. Riazul Haq of Khanpur.
197	Mr. Ghulam Rasool of Sahiwal.
198	Mr. Abdul Haq of Sahiwal.
199	M/s. Ghulam Mohy-ud-Din and Brothers of Sahiwal.
200	Mr. Abdul Salam of Rawalpindi.

NAMES OF BIDDERS FOR AUCTIONS HELD ON 24TH AUGUST 1966 AND 25TH AUGUST 1966 AT MULTAN

201	Mr. Manzoor Ellahi of Multan.
202	Mr. Muhammad Shafi of Shorkot Road.
203	Mr. Sultan Khan of Multan.
204	Mr. Anwar Hussain of Samasatta.
205	Mr. Wazir Muhammad Butt of Multan.
206	Mr. Abdul Salam Aslam of Lodhran.
207	M/s Sh. Muhammad Bashir, Muhammad Tufail of Lodhran.
208	Syed Imtiaz Hussain Shah of Pakpattan.
209	Hakim Abdul Vakil of Bahawalnagar.
210	Mr. Feroz Din of Pakpattan.

1	2
211	Mr. Taj Muhammad Leiah.
212	Malik Qadir Bakhsh of Leiah.
213	Mr. Barkat Ali of Multan.
214	Mr. Allah Dad of Leiah.
215	Mr. Hakim Noor Ahmad of Kot Adu.
216	M/s Hasib-u.Din and Sons of Multan.
217	Mr. Muhammad Yunis of Jahania.
218	Mr. Ghulam Nabi of Shujabad.
219	Mr. Fakhar-ud-Din Kot Adu.
220	Mr. Muhammad Hussain of Dera Nawab Sahib.
221	Mr. Naik Muhammad of Multan.
222	Mst. Hajran Bibi of Pakpattan.
223	Mr. Samand Khan of Piplan.
224	Mr. Qutab Din of Mandi Sadiq Ganj.
225	M/s Mian Muhammad Siddique and Sons of Lyallpur.

APPENDIX "B"

STATEMENT SHOWING NAMES OF APPLICANTS WHO WERE NOT ALLOWED TO BID AT THE AUCTION ON ACCOUNT OF REASONS SHOWN AGAINST EACH NAME

Serial No.	Name of candidates		Reasons for rejection
	2		3
1	Mr. Nasrullah Khan	...	Domicile Certificate from District Magistrate was not furnished in the prescribed form.
2	M/s Multan Tent House	...	Did not produce any cerificate.
3	Mr. Barkat Ali	...	He did not produce Domicile Certificate from District Magistrate and 'No Ban' Certificate from a 1st Class Magistrate to conduct business.
4	Mr. Qadir Bakhsh	...	He did not produce 'No Ban' Certificate from Government to conduct business.
5	Mr. A. Saeed	...	He did not produce Domicile Certificate from District Magistrate.
6	Mr. Ghulam Murtaza	...	Ditto do.

1	2	3
7 Mr. Ghulam Nabi	...	Ditto do.
8 Rana Muhammad Sarwar	...	Ditto do.
9 Mr. Abdul Aziz	...	He did not produce Financial Position Certificate from 1st Class Magistrate.
10 Mr. Abdul Sattar	...	He did not produce Domicile Certificate from District Magistrate.
11 Mr. Fakhr-ud-Din	...	Ditto do.
12 Mr. Muhammad Suleman	...	He did not produce Domicile Certificate from District Magistrate and other two Certificates from the appropriate authorities.
13 Mr. Muhammad Ali	...	He did not produce Domicile Certificate from District Magistrate.
14 Mr. Abdul Salam Khan	...	Ditto do.
15 Mr. Muhammad Khan	...	He did not produce requisite Certificate from appropriate authorities and Domicile Certificate from District Magistrate.

1	2	3
16 Mr. Ghulam Farid	...	He did not produce Domicile Certificate from District Magistrate.
17 Mr. Muhammad Saleem	...	He did not produce Domicile Certificate from District Magistrate and other certificates were also incomplete.
18 Mr. Muhamad Siddiq	...	He did not produce 'No Ban' Certificate from 1st Class Magistrate.
19 Mr. Abdul Majeed	...	Ditto do.
20 M/s. Karnal Khan Abdul Hamid	...	The Partnership Deed Certificate submitted was not attested by a Gazetted Officer.
21 Mr. Muhammad Munir	...	The Domicile Certificate was incorrect and the Character and 'No Ban' Certificates from 1st Class Magistrate were not produced.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 6001 asked on 30th May, 1967)

SUPPLEMENTARY QUESTION BY MIAN MUHAMMAD SHAFI TO STARRED ASSEMBLY QUESTION NO. 6001.

Note for the Parliamentary Secretary Railways explaining the factual position in regard to the repairs carried out to the damaged barriers at level crossing on Ferozepur Road near Kot Lakhpat railway station.

During the question hour on the 30th May, 1967, Mian Muhammad Shafi raised the objection through a supplementary question to starred question No. 6001, to the effect that it was not correct as stated in the reply to part (c) of the question that the damaged barriers were quickly repaired on each occasion. The Parliamentary Secretary undertook to enquire into the matter and furnish the member with the factual position.

As stated in reply to part (c) of the question, the lifting barriers were damaged on two occasions in October, 1966, and on four occasions in December, 1966. The exact dates when the lifting barriers were damaged and when repaired, are given below :—

(i) Damaged on the 28th October and repaired on the same date.

(ii) Damaged on the 30th October and repaired on the 31st October.

(iii) Damaged on the 10th December and repaired on the forenoon of the 12th December.

(iv) Damaged on the afternoon of the 12th December and repaired on the 13th December.

(v) Dameged on the 15th December and repaired on the 16th December.

(vi) Damaged on the 30th December and repaired on the 31st December.

From the above it will be seen that except for one instance when it took two days to repair, on all other occasions repairs were carried out promptly and were completed on the same day on which damaged. In any case, no hold up was caused, to the road traffic on account of repairs as in the meantime the level crossing was kept functioning by making temporary arrangements.

It may be mentioned that this level crossing is situated in the jurisdiction of the Permanentway Inspector, Raiwind, and on each occasion when the barriers are damaged or rendered ineffective, necessary labour and materials are arranged by him from Raiwind on receipt of advice from the Station Master, Kot Lakhpat, and it takes some time to reach the labour and materials at the site of the level crossing for undertaking the repairs.

NOTE.

General principles to be observed for assessment of Compensation for Claims from killed and injured in Railway accidents.

1. There are no hard and fast rules for calculating damages in any particular case with absolute mathematical accuracy.

2. The aim to be kept in view is to arrive at an amount which would be considered as reasonable compensation after taking into consideration all the circumstances of the case.

3. Where the loss is not actual, but expected, compensation should be paid if there was reasonable probability of pecuniary advantage to the claimant, which is lost by reason of the death of the deceased, but should not be paid if there was merely a speculative possibility of such benefit.

4. Compensation is limited to material loss & nothing can be paid as a solatium or for mental pain anguish, or for the feelings.

5. Claimants are not entitled to any damages which are too remote, and no compensation should be awarded in respect of funeral and mourning expenses.

6. Calculation of the actual amount of compensation necessitates estimation of the yearly amount to be paid, and for what period, followed by determination of the present cash value of that yearly amount. Annuity Tables of Insurance Companies and Tables of Commutation of Life Pensions into cash payments can be utilised in calculating damages.

Compensation based on Workmen's Compensation Act may also afford a satisfactory basis for calculating damages in certain cases.

7. *Regarding persons killed* : The claimants must be beneficiaries as defined under "Fatal Accidents Act 1855". The relevant portion of the Act reads :—

"Every such action or suit shall be for the "benefit of the wife, husband, parent* and "child*, if any, or the person, whose death "shall have been so caused, and shall be "brought by and in the name of the executor, "administrator, or representative of the "person deceased."

*Note.—Section 4 of the same Act reads :—

"The word 'Parent' shall include "father, grandfather and mother "and grandmother ; and word "child' shall include son and daughter and grandson and grand-daughter and step-son and step-daughter.

8. Relatives of the deceased other than those mentioned above are not entitled to any compensation.

6. The amount of compensation must depend upon.—

(a) The age of the deceased.

(b) Monthly income of the deceased and future prospects.

(c) Habits and general conditions of health.

(d) Normal term of expectancy of life.

(e) Nature and value of property.

(f) The reasonable proportion of the income earned by the deceased which could be expected to have been spent monthly on the claimants.

(g) The fixing of damages in such manner as would put the legal dependants in the same pecuniary position as if the deceased had not met with the accident.

(h) Note :—This condition would be complied with if the damages are assessed on the sum which the deceased would, according to his age and the expectancy of his life, have to pay to purchase an annuity for the purpose.

(h) Age of dependants.

Note :

(i) In the case of *old parents*, damages will be based on the expectancy of the life of the parents, not on the expectancy of the life of the deceased.

(ii) In the case of *minor sons*, they should get damages which would place them in the same pecuniary position until, according to their social status, they reach an age at which they would ordinarily begin to earn for themselves and expect no pecuniary help from their parents.

(iii) In the case of *minor unmarried* daughters, reasonable provision should be made for their maintenance until they get married as also for their marriage expenses according to the social status and financial circumstances of their parents.

(iv) In the case of *widowed daughters* damages are to be fixed according to the extent to which they were dependent on the deceased. The possibility of remarrying to be considered.

(v) A *widow* is entiled to such compensation as would place her

in the same pecuniary position as she would have enjoyed had her husband not been killed, due allowance being made for any anticipated modifications of that pecuniary position when her husband would have ceased to earn as the result of old age or death. The possibility of her remarriage should be taken into consideration.

10. If the deceased is a child or a non-earning dependant the following additional points should be taken into consideration :

(a) In the case of a boy, his educational qualifications, his standard of intelligence, and the social and financial position of his parents should be taken into account in estimating what his probable future earning capacity would have been ; also, an estimate of the amount of expenditure which his parents would have incurred for his maintenance and education until such time as he would have reached an age when he would earn for himself and would no longer be dependent on his parents. The damages would depend on the extent to which the parents could have reasonably expected to benefit from the earnings of their son after taking into consideration the expenditure they would have incurred for his maintenance and education.

(b) In the deceased is a woman with no earnings capacity but only doing domestic work in her own house such as cooking after the children, and other household matters, her husband and children are entitled to damages for loss of domestic service. Such damages must depend upon the social and financial status of the family. The cost of maintenance of the deceased during her life-time should, however, be deducted from the estimated monetary value of her domestic service.

11. *Regarding persons injured* .—Damages are considered under three heads :

General Damages.— Including compensation for pain and suffering and injury to one's health and one's impaired physical capacity for enjoying life.

2. *Special damages.*—Would include expenses incurred in obtaining medical aid in being cured or in alleviating sufferings.

3. *Actual damages.*—The plaintiff being unable to attend business or profession or to go to work and hence would suffer loss.

12. To calculate the amount of compensation on account of 'loss of income', what reduction in the percentage of earning capacity of the injured has been effected, and for what period, will require to be ascertained. This necessitates the opinion of a medical man being sought, unless this can be gauged approximately from the circumstances of the case. After this has been done, the amount of yearly loss and the number of years for which it will operate can be estimated, from which its present cash value can be determined either on the basis of a particular rate of interest or on the basis of purchase value of an annuity.

13. To determine the amount of compensation on account of 'Pain and Suffering', the man's social and financial status and the extent of physical suffering may be taken into account and endeavour may then be made to fix a sum which may be considered just and equitable.

14. As regards medical expenses, &c., an amount which may be considered to have been reasonably spent in obtaining medical aid in being cured or in alleviating suffering should form the basis of compensation.

LOSS OF ARTICLES, CASH, ORNAMENTS, & C.

15. Legally, no responsibility rests with the railway for loss, destruction, deterioration, of luggage belonging to or in charge of a passenger, unless a Railway servant has booked and given a receipt therefore as laid down in Section 74 of the Railway Act IX of 1890. In the case of "excepted" articles, if the value of such articles in any package or parcels exceeds one hundred rupees a further condition of insurance as laid down in Section 75 of the Railway Act IX of 1890 has to be fulfilled to render the Railway Administration liable for their loss, destruction or deterioration.

16. Such immunity from liability, however, must naturally have reference to normal conditions under which it is possible for passengers to exercise reasonable care in the protection of their luggage from loss, destruction, or deterioration, whereas under the abnormal conditions brought about by an accident such as the Bihta disaster passengers are deprived of all control over their luggage.

17. Consequently, any loss, destruction, or deterioration of luggage occurring in abnormal circumstances, as referred to, can only be attributed to the accident, and as it has been decided that the railway will meet reasonable demands for compensation from sufferers in the Bihta disaster, it follows that claims for damages in respect of luggages belonging to passengers in the accident should be treated on all fours with those arising from death or injury attributable to the same cause. Expected Articles would naturally be dealt with strictly in accordance with the rules.

17. I also attach as Appendix 'A' a copy of the opinion of the Solicitor Government of India.

D.A. Refd to :

Sd/-

CHIEF COMMERCIAL MANAGER.

25th June, 1938.

APPENDIX 'A'

NOTE BY GOVERNMENT SOLICITOR

Principles of assessment of compensation in cases arising out of the Bihta Railway Accident.

Assuming that the Railway Administration is liable to pay compensation to the victims of the Bihta Accident the following are the principles on which such compensation may be paid :—

1. Loss or destruction of property :—

With regard to claims for loss or destruction of property compensation will have to be paid to the extent of the value of the property lost or destroyed. This is, of course, subject to the special provisions of the Railways Act. Thus Section 75 of the Act protects a Railway Aministration from loss or destruction of articles mentioned in the second Schedule to the Act unless the value of such articles is declared in the manner stated in the section. In cases falling within the protection of the section the Railway Administration will not be liable to pay any compensation at all.

2. Injury to person not causing death :—

If the physical injury caused by the accident is temporary and curable the amount of compensation payable to the victim will be the amount of medical expenses, compensation for loss of business or wages and compensation payable on like grounds. If the injury is permanent or likely to be of long duration such as disablement in addition to medical expenses some more compensation will have to be paid which must be assessed having regard to the age of the victim, his income, his position in life, his expectation of life, the possibilities of promotion or fall of income etc.

3. Injury resulting in death :—

When the victim has died as a result of the accident the compensation payable by the railway administration will be the actual loss caused to the claimant by the death of the victim, i.e. the loss of the pecuniary benefits which the claimant might reasonably have expected to enjoy had the victim not been killed. Thus the death of a child will not require the payment of any substantial compensation since a child's earning capacity is negligible. In assessing the actual loss the amount must be calculated taking into account of the age, health, habits, expectation of life etc., of the deceased and the claimant. In assessing the amount of compensation insurance amount cannot be taken into consideration in mitigation of the amount, Funeral expenses are not payable though the medical expenses incurred prior to death of the victim must be paid.

4. Person entitled to claim compensation :—

In the first two cases i.e. in case of loss or destruction of property and of injury not causing death it is clear that compensation must be paid to the person whose property was lost or destroyed or who suffered the injury. In case of the death of the victim under the Fatal Accidents Act only the wife, husband, parent add child of the victim are entitled to the compensation. The word 'Parent' includes father, mother, grand father and grandmother and the word 'child' includes son, daughter, grandson, granddaughter, step-son, and step-daughter.

5. In the case of wage-earners, the Schedule to the workmen's Compensation Act may for practical purpose be taken as a guide.

No. F.2 (10)-R.II/36, dated Simla, the 5th September 1936. From-K.K. Chettur, Esq., M.A., Assistant Secretary to the Government of India, Finance Department.

To The Secretary to the Government of Bengal, Finance Department.

TABLE OF PRESENT VALUES FOR COMMUTATION OF PENSIONS

In modification of the orders contained in this department letter No. F.2-XIII. R.II/34, dated the 6th September 1934, I am directed to say that in view of the recent fall in the rate of interest on rupee borrowings of the Government of India, the Governor-General in Council has decided that, with effect from the 21st September 1936 the accompanying table of present values, which is based on a rate of interest of 3¾ per cent per annum and the same mortality rates as were adopted in the case of the existing table, should be used in calculating the commutation value of pensions in the case of pensioners whose domicile at the time of first appointment to Government service was Asiatic.

COMMUTATION TABLE

Age next birthday.	Commutation values expresses as number of years' purchase.	Age next birthday.	Commutation values expresses as number of years' purchase.	Age next birthday.	Commutation valus expressed as number of yars' purchase.
18	20.11	46	14.21	74	4.98
19	19.96	47	13.90	75	4.71
20	19.82	48	13.59	76	4.45
21	19.67	49	13.27	77	4.20
22	19.52	50	12.94	78	3.97
23	19.36	51	12.61	79	3.74
24	19.20	52	12.27	80	3.53
25	19.03	53	11.93	81	3.33
26	18.86	54	11.58	82	3.14
27	18.68	55	11.23	83	2.98

28	18.50	56	10.88	84	2.83
29	18.32	57	10.52	85	2.70
30	18.13	58	10.17	86	2.58
31	17.93	59	9.81	87	2.47
32	17.73	60	9.46	88	2.36
33	17.52	61	9.11	89	2.25
34	17.30	62	8.76	90	2.14
35	17.09	63	8.41	91	2.03
36	16.86	64	8.07	92	2.91
37	16.63	65	7.74	93	1.78
38	16.39	66	7.40	94	1.41
39	16.14	67	7.08		
40	15.89	68	6.76		
41	15.62	69	6.44		
42	15.36	70	6.13		
43	15.08	71	5.83		

1	2	3	4	5	6
44	14.80	72	5.54		
45	14.50	73	5.25		

Note :—To find out the commutation value take the person's Yearly income and multiply it by the figure shown in the column of commutation values against the persons age, for example :—

A person at age 50 receives a pension of Rs. 5/- per month.

It is commutation value would be :

(Rs. 5 x 12 months x 12.94)

= Rs. 776.4

SUN LIFE ASSURANCE COMPANY OF CANADA

ORDINARY IMMEDIATE ANNUITIES

Single Male Lives.

Payments to cease at death.

Age last Birthday	Cost of an annuity of Rs. 10/- per month payable monthly.	Age last Birthday.	Cost of an annuity of Rs. 10/- per month payable monthly.
10	2993	46	2076
11	2976	47	2039
12	2958	48	2000
13	2939	49	1961
14	2921	50	1920
15	2902		
16	2992	51	1878
17	2863	52	1837
18	2844	53	1794
19	2825	54	1752
20	2806	55	1709
21	2786	56	1666
22	2766	57	1622
23	2746	58	1579
24	2725	59	1535
25	2704	60	1490
26	2681	61	1447
27	2658	62	1403

28	2635	63	1358
29	2610	64	1315
30	2686	65	1271
31	2560	66	1228
32	2533	67	1183
33	2506	68	1140
34	2478	69	1096
35	2448	70	1052
36	2418	71	1009
37	2388	72	966
38	2356	73	923
39	2323	74	881
40	2291	75	840
41	2256	76	800
42	2221	77	763
43	2186	78	727
44	2150	79	692
45	2113	80	660
		81	644
		82	629
		83	613
		84	599
		85	583

SUN LIFE ASSURANCE COMPANY OF CANDA

ORDINARY ANNUITIES

SINGLE FEMALE LIVES.

Payments to cease at Death.

Age last Birth-day.	Cost of annuity of Rs. 10/- per month payable monthly.	Age last Birth-day.	Cost of an Annuity of Rs. 10/- per month payable monthly
10	3036	46	2248
11	3020	47	2216
12	3005	48	2283
13	2988	49	2110
14	2970	50	2080
15	2953	51	2044
		52	
16	2936	53	2005
17	2920	54	1967
18	2903	55	1927
19	2886		
20	2868		
21	2851	56	1886

22	2834	57	1844
23	2816	58	1802
24	2797	59	1758
25	2779	60	1715
26	2760	61	1669
27	2740	62	1622
28	2719	63	1576
29	2699	64	1529
30	2677	65	1481
31	2654	66	1432
32	2632	67	1382
33	2609	68	1333
34	2585	69	1284
35	2560	70	1234
36	2534	71	1184
37	2508	72	1134
38	2482	73	1085
39	2454	74	1036
40	2426	75	988
41	2398	76	940
42	2369	77	893

43	2339	78	846
44	2310	79	800
45	2279	80	757
		81	736
		82	714
		83	694
		84	673
		85	654

APPENDIX

(Ref : Starred Question

STATEMENT SHOWING PARTICULARS

TOOK PLACE ON THE P.W. RAILWAY

Category of Accident	Brief particulars of the accidents.	Site of Accident	Loss of Life.
1	2	3	4
Collision of goods train.	1 Side collision between the engine of Down KPT Special and 2 wagons of a shunting load on 15.4.67.	At Raiwind Station.	Nil.
	2 Collision between Up Light Engine and a wagon of 825 Up goods train on 22.4.67.	At Kot Samaba Station.	Nil.
Derailment of passenger trains.	1 Derailment of the last Passenger vehicle of 15 up Karachi Express at facing points on 17.1.67.	Samasata Station.	Nil.
	2 Derailment of a goods wagon of N.G. 2 Dn Mixed train on 23.1.67.	Between Bannu and Naurang Serai Stations	Nil. — —

III

No. 7032)

OF TRAIN ACCIDENTS WHICH

FROM JANUARY 1967 TO MAY 1967.

Estimated loss of property	Whether any commission was set up for conducting enquiry	Result of the enquiry committee if set up	Remarks.
5	6	7	8
Rs. 100/	Yes. Assistant Officers, joint enquiry has been held.	The report of enquiry committee is awaited	—
Rs. 723/-	No enquiry was held as the cause of the accident was clear.	—	The driver ran against signals.
Rs. 4025/-	Yes. Divisional Officers' joint enquiry has been held.	The Committee attributed the accident to changing of interlooked points under the moving wheels.	Pointsman on duty was held responsible.
Rs. 685/-	Yes. Assistant Officers joint enquiry has been held.	The Committee held the thh duiver ran at excessive speed.	—

1	2	3	4
	3 Derailment of engine of N.G. 2 Dn Mixed train on 8.2.67.	At Bannu Station.	Nil.
	4 Derailment of a third class bogie of 354 Dn passenger train on 18.2.67	At Bhan Sayadabad Station.	
	5 Derailment of 3 bogies of 208 Dn mixed train on 1.4.67.	At Narowal Station.	Nil.
	6 Derailment of engine & 2 Power Tanks by M.G. 32 Dn passenger train on 7.4.67	At Tando Jam Station.	Nil.
	7 Derailment of 44 Down passenger train on 30.4.67.	Between Lindsay and Damboli.	4 passengers died.
	8 Derailment of engine of M.G. 25 Up passenger train on 11.5.67.	At Mirpur Khas.	Nil.
	9 Derailment of engine and 3 coaches of S. M. 6 down passenger on 24.5.67.	At Karachi Cantt.	Nil.

5	6	7	8
—	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been held.	Report is awaited.	—
—	Yes. Divisional Officers' joint enquiry has been held.	Report is awaited.	—
—	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been held.	—do—	—
—	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been held.	—do—	—
Rs. 1,80,647.	Yes. Government Inspector of Pak Railways has held the enquiry.	—do—	—
—	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been held.	—do—	— — — —
Rs. 12,650.	Yes. Divisional Officers' joint enquiry has been held.	—do—	—

1	2	3	4
Derailment of other trains.	1 Derailment of Brake Van of Q-95 Up goods train on 5.1.67.	Between Nari & Babar Kach Stations.	Nil
	2 Derailment of engine and a goods wagon of R-41 Up on 10.2.67.	At Mardan Station.	Nil.
Derailment of other trains.	3 Derailment of a loaded wagon by 953 Up goods train on 21.2.67.	Between up outer and home signals of Chukhra station.	Nil.

5	6	7	8
Rs. 2,830.	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been held.	The Committee held that the accident was caused by a combination of minor defects in rolling stock and track, none of which by itself would have caused the accident. None was held responsible.	—
—	—do—	The Committee attributed the accident to the negligence on the part of station staff.	—
Rs. 1,615.	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been held.	The Committee attributed the accident to hot axle resulting in breakage of the right hand side rear journal of the wagon. Maintenance staff was held responsible.	—

1	2	3	4
4	Derailment of engine of Down Special goods train on 21.2 67.	Between Nari and Babar Kach stations.	Nil.
5	Derailment of dead engine No. 96 H.G. of crane special on 27.2.67.	Between Taj pur Nasar pur Road Tando Jam stations.	Nil. Nil.

5	6	7	8
Rs. 680	—do—	The accident was attributed to the breakage of the left middle bearing spring of the engine tender. The breakage was due to fatigued material for which nobody was held responsible.	—
Rs. 3,771.	—do—	The committee held that the radial yoke worked out after the breakage of left side radial spring because the yoke pin was improperly fitted in the bracket securing the yoke. Maintenance staff was held responsible.	—

1	2	3	4
6	Derailment of a wagon by R-52 down goods train on 3.3.67.	At Daud Khel station.	Nil.
7	Derailment of 13 wagons of 511 Up goods train on 4.3.67.	At Gidu halt.	Nil.
8	Derailment of 8 wagons of Q-35 Up goods train on 15.3.67.	Between Dal bandin and Yak-Mach.	Nil.
9	Derailment of a wagon and Engine of R-67 Up van goods train on 20.3.67.	At Ala.	Nil.

5	6	7	8
—	Yes. A Senior Subordinates' joint enquiry has been held.	The committee attributed the accident to the fact that the hand brake of the wagon remained pinned down when the driver suddenly applied vacuum to reduce the speed while entering the yard on a curve. Driver was held responsible.	—
Rs. 55,000.	Yes. Dy. Principal Officers' enquiry has been held.	The report is awaited.	
Rs. 686/-	Yes. An Assistant Officers' joint enquiry has been held.	The Committee attributed the accident to sudden sinking of track on account of flood water.	
—	Yes. A senior subordinates' joint enquiry has been	The Committee attributed the accident to	

1	2	3	4
10	Derailment of a wagon and a motor van by 367 up Parcel Express on 26.3.67.	At Rohri.	Nil.
11	Derailment of the Engine of M-42 Down goods train on 28-3-67	At Abdul Hakim.	Nil.
12	Derailment of an empty tank wagon by 516 down oil Special on 1.4.67.	Between Dhabeji & Gaddar stations.	Nil.

5	6	7	8
	held.	a techncical defect in the wagon. None was held responsible.	
Rs. 1,409/-	No enquiry has been held because the cause was clear.	—	The accident was attributed to uneven load in the wagon combined with the checking of speed by the driver while negotiating a curve. This caused the wheel to jump off the track. None was held responsible.
—	—do—	—	The accident was caused by the reversing of points by the pointsman under moving wheels.
Rs. 250/-	—do—	—	The accident was due to the breakage of bearing spring shackle

1	2	3	4
13	Derailment of seven wagons of 504 down goods train on 5.4.67.	At Mian Channu station.	Nil.
14	Derailment of Engine and four wagons of Down KPT Special goods train on 17.4.67.	At Marh Balochan station.	
15	Derailment of the engine of 516 down oil special train on 21.4.67.	At Mubarak pur station.	Nil.
16	Derailment of a tank wagon by Q-96 down goods train on 29.4.67.	Between Kuchali and Spintangi.	Nil.
17	Derailment of Brake Van by Q-53 Up goods train on 1.5.67.	Between Kila Saifullah and Simzai.	Nil.

5	6	7	8
			pin and the buckle of the bearing spring. None was held responsible.
Rs. 35,000/-	Yes. An Assistant Officers' joint enquiry has been held.	Investigations are still in progress.	—
Rs. 5,780/-	—do—	—do—	—
—	—do—	—do—	—
Rs. 600/-	No. enquiry was held as the cause was apparent.	—	The accident was due to the breakage of left leading axle box of the left wheel of the tank wagon on account of fatigued material. None was held responsible.
—	Assistant Officers' joint enquiry has	Investingation are still in progress.	—

1		2	3	4
Derailment of other trains	18	Derailment of a wagon by 991 Up goods train on 2.5.67.	Between Kasur and Athilpur.	Nil.
	19	Derailment of the engine of 510 down goods in the sand hump on 11.5.67.	At Sohawa station.	Nil.
	20	Derailment of an empty tank wagon by Q-30 down goods train on 11.5.67.	Kohsar station.	Nil.
Collision with Road vehicles at	1	Collision between RC 12 Dn Rail car and a country cart on 7.2.67.	Level crossing at mile 776/22-23 between	—

5	6	7	8
Rs. 18,000/-	Yes. Divisional Officers' joint enquiry has been held.	The committee of enquiry attributed the accident to the obstruction caused by a wooden log which had fallen off from a wagon immediately in front of the derailed vehicle.	Station Master of booking station was held responsible.
—	No enquiry was held as the cause was apparent.	—	The accident took place on account of the defective vacuum in the engine. The driver was held resposible.
Rs. 600/-	Yes. Divisional Officers' enquiry has been held.	The committee attributed the accident to excessive speed by the driver.	The driver was held responsible.
—	Yes, An Assistant Officers' joint enquiry was held.	Country cart driver was held responsibie.	—

1	2	3	4
unmanned crossings.		Sadhoki and Muridke.	
	2 Collision between Engine of 2 Dn Khyber Mail and a private tractor on 8.3.67.	Level crossing at mile 617/4-3 between Kassowal and Iqbal Nagar.	2 persons in the tractor killed.
	3 A tonga struck against 194 Dn passenger train on 23.4.67.	Level crossing at mile 21/17 between Sialkot and Ugoke stations.	Nil.
	4 Collision between 258 Up Passenger and truck No. 9211-LE on 29.4.67.	Level crossing at mile 60/18-19 between Muzaffarabad & Multan Cantt stations.	1 person (truck cleaner) killed.
	5 Collision between Q-52 Dn Goods train and truck No. LE-25 on 23.5.67.	Level crossing at mile 24/23-24	Nil.

5	6	7	8
Rs. 470/-	Yes. Divl. Officers' joint enquiry was held.	The deceased tractor driver was held responsible for violation of section 124(4) of the Railways Act IX of 1890.	According to the preliminary investigations all the 5 accidents at un-manned level crossings occurred on account of negligence of drivers of road vehicles.
—	Yes. Assistant Officers' enquiry has been held.	The report is awaited.	
—	—do—	—do—	—
—	—do—	—do—	—

1	2	3	4
		between Zarghum and Kan Mehtarzai	
Collision with Road vehicles at manned level crossings.	1 Collision between engine of 12 Dn and rear portion of Motor truck No. RR 9475 on 29.1.67	At B Class Level Crossing between Dn. Main Home & Branch Home Signals of Nawabshah station.	Nil
	2 Collision of loaded truck No. LEA 8004 with 213 Up passenger train on 9.4.67.	At 'A' class level crossing at Mile 19/8-9 between	One person viz. Truck driver killed

5	6	7	8
Rs. 780/-	—do—	The enquiry comittee attributed the accident to the careless and negligent driving by Driver of the truck, the failure of the railway gateman to padlock the gates and the opening of gate by truck cleaner in violation of Section 124-a of the Railways Act IX of 1890.	—
Rs. 1270/-	Yes. Divl Officers' joint enquiry has been held.	The report is still awaited.	—

1	2	3	4
		Chichoki Mallian and Qila Sheikhupura Stations.	
	3 Collision of loaded goods truck No. HA 2188 with the engine of R 28 Down goods train on 13.4.67.	Near Farooqia D.K. siding on Taxila—Havelian Section.	Nil.
	4 Car No. KAD-7157 struck against 10 Dn. Shaheen Express on 23.4.67.	At 'A' Class level crossing at Mile 78/6 between Jam-Ke Chatta and Alipur Chatta.	Nil.
	5 Engine of MG 31 Up passenger train collied with a bullock cart on 25.4.67.	At 'B' class level crossing at Mile 38/8-9 between Mirpur Khas & Sultanabad Stations.	one person (Cartman) killed.

5	6	7	8
Rs. 100/-	—do—	Report is awaited.	—
—	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been held.	The driver of the car admitted that he lost control of the car due to failure of brakes.	—
—	Yes. Divisional Officer's joint enquiry has been held.	The report is awaited.	—

1	2	3	4
	6. Engine of Up Sargodha special collided with stationary passenger Bus No. 6886 on 10.5.67.	Level crossing	Nil.
	7 Loaded truck No. RIA 7383 collided with the train engine of 56 Dn passenger train on 22.5.67.	At 'A' class level crossing at mile 508/1-2 between Kot Sujan Singh and Kach Khuh.	2 persons viz. truck driver and spare driver killed.
	8 Goods truck No. PR-6775 collided with engine of 11 Up on 29.5.67.	At A' class manned level crossing at mile 1023/4-5 between Khushal Kot & Pabbi stations.	Nil.

5	6	7	8
—	Yes. Senior Subordinates joint enquiry has been held.	The report is awaited.	According to preliminary report, the bus got stuch up at the level crossing before the accident because the bearing of its rear wheel had broken.
—	Yes. Divl. Officers Joint enquiry has been held.	The report is awaited.	—
—	Yes. Assistant Officers' joint enquiry has been ordered, The report of the committee is awaited.	—	According to preliminary investigations, the truck driver dashed against the closed gate at fast speed, broke it and collided with the engine.

1	2	3	4
Fire in trains.	1 Fire in a first second class composite bogie by 394 Dn on 12.1.67.	Between Kambar Ali Khan and Larkana.	Nil.
	2 Fire in an empty wagon by 401 Up goods on 11.1.67.	At Thul Nau station.	Nil
	3 Fire in an Inter third composite bogie next to the engine of 291 Up passenger train on 11.4.67.	Between Shah and Chenab West Bank stations.	2 passengers killed.
	4 Fire in a third class bogie by 72 Dn passenger train on 11.5.67.	At Bhila Hithar station.	Nil.
	5 Fire in 10 wagons loaded with cotton seed husk by 528 Dn Goods train on 11.5.67.	Between Latif chang & Jhimpir stations.	Nil.

5	6	7	8
—	No enquiry was held as the cause was apparent.	—	The accident was due to electrical defect.
Insignificent.	—do—	—	The fire was caused by the burning of grass due to leakage of kerosine oil tin.
Rs. 31800/.	Yes. The Government Inspector of Railways has held the enquiry.	The Government Inspector of Pakistan Railways has held that the fire was caused by the lighting of an oil stove in the moving train by a lady passenger.	—
—	Yes. A senior subordinates joint enquiry has been ordered.	The report is awaited.	—
—	Yes. A senior subordinates joint enquiry has been ordered.	The investigaions are still in hand.	—

1	2	3	4
	6 Fire in second Inter third composite bogie by 109 UP passenger train on 29.5.67.	At Alipur Sayadan.	Nil.
		Total :—	13

5	6	7	8
—	Yes. A Senior Subordinates' enquiry has been ordered.	—do—	—

Rs. 3,59,471/-.

[illegible] WEST PAKISTAN

[illegible] OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 13th June, 1967.
سہ شنبہ - ۴ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ
بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ
عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(پ ۱۰ - ع ۹ - ع ۸ - آیات ۱۲ تا ۱۵)

اور اگر (دشمن) عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو
ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو یہ بے ایمان ہیں اور ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں عجب نہیں کہ
اپنی حرکات سے باز آجائیں۔ بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر
کے جلاوطن کرنے کا عزم مصمم کر لیا۔ اور انہوں نے تم سے عہد شکنی کی ابتدا کی تو کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو۔
حالانکہ ڈرنے کے لائق تو صرف اللہ ہے بشرطیکہ تم ایمان رکھتے ہو۔ ان سے ڈٹ کر لڑو۔ اللہ ان کو تمہارے
ہاتھوں ذلیل کریگا۔ اور عذاب میں ڈالے گا۔ اور تم کو ان پر غلبہ دے گا۔ اور مومن لوگوں کے سینوں کو
شفا بخشے گا۔ اور ان کے دلوں سے غصہ دور کر دے گا۔ اور جس پر چاہے گا رحمت کرے گا اور اللہ سب
کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Idrees.

TOTAL AMOUNT OF LAND REVENUE DUE AND ACTUALLY REALIZED IN 1956-57 AND 1965-66

***5034. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total amount of land revenue (*i*) due, and (*ii*) actually realized in the years 1965-66 in each Division of the Province ;

(*b*) arrears of land revenue as on 30th June 1966 in each Division in West Pakistan ?

Minster of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The required information is given in the appended statement.

STATEMENT

S.No.	Division	Year 1956-57		Year 1965-66		Arrears on 30-6-1966.
		Due	Recovered	Due	Recovered	
1.	Peshawar	29,60,749	18,25,460	32,01,692	17,90,551	Rs. 14,11,141
2.	D. I. Khan	15,60,385	5,51,375	22,35,510	8,11,811	Rs. 15,49,579
3.	Rawalpindi	42,08,044	42,01,393	52,01,331	51,06,662	Rs. 8,03,435
4.	Sargodha	1,62,00,031	1,60,90,276	1,93,73,869	1,90,95,779	Rs. 69,48,331
5.	Lahore	85,07,015	81,00,516	94,68,885	90,84,546	Rs. 14,06,118
6.	Multan	1,26,93,912	1,04,17,754	1,89,32,484	1,53,97,690	Rs. 104,97,180
7.	Bahawalpur	1,09,49,183	97,31,117	1,24,91,609	1,00,16,642	Rs. 45,95,922
8.	Khairpur	3,27,06,663	2,99,40,855	2,67,54,030	2,51,81,056	Rs. 73,57,586
9.	Hyderabad	4,21,23,236	3,52,91,869	1,95,06,988	1,84,43,998	Rs. 10,62,990
10.	Quetta	13,26,888	12,46,837	12,06,725	11,65,352	Rs. 50,527
11.	Kalat	15,09,176	14,02,749	20,72,048	10,63,128	Rs. 10,63,032
12.	Karachi	3,39,470	3,30,500	5,54,246	5,44,246	Rs. 76,500

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا۔ اس سوال کا جواب جب پہلی مرتبہ چھپا تھا اور جو اس printed book میں چھپا ہے اس میں اور revised answer میں بہت فرق ہے مثلاً پشاور کے متعلق وزیر موصوف ملاحظہ فرمائیں گے کہ printed book میں لینڈ ریوینو کی رقم ۴۱۴۱۱۹۴ روپے ۱۹۵۶ء—اور ۱۹۵۷ء میں due ہے ۔ اور revised answer میں جو رقم بتائی گئی ہے وہ ۲۹ لاکھ ۶۰۷۴۹ ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ لینڈ ریونیو ایک بہت واضح ''لفظ'' تھا اس کی کیا ضرورت پیش آئی کہ اس کو revise کیا گیا ۔

وزیر مال ۔ اس کے متعلق میں نے پچھلی مرتبہ عرض کیا تھا کہ یہ سٹیٹ منٹ غلط دیا گیا تھا اب اس کو صحیح کیا گیا ہے ۔ اسی لیے نظر ثانی شدہ سٹیٹمنٹ دیا گیا ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ اس سٹیٹمنٹ میں ۶۶-۶۰۳۰ تک راولپنڈی کے arrears ۲ لاکھ ۳۷ ہزار اور ۷۷۷ کے بطور لینڈ ریونیو کے ہیں اور بقایا جو printed answer ہے اس میں ۶ لاکھ ہیں ۔ اور لینڈ ریونیو کے علاوہ گورنمنٹ کے dues ہیں ان کی recovery نہیں کر رہے تو اندریں حالات کیا میں وزیر مال صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ ان کی وصولی کے متعلق کیا اقدام کریں گے ؟

وزیر مال ۔ ان بقایا جات کے متعلق جو کہ سرکاری ہوتے ہیں طریقہ کار یہ رہا ہے کہ ایکشن ان کی وصولی کے متعلق ہمیشہ لیا جاتا رہا

ہے اور لیا جا رہا ہے ۔

بیگم اشرف برنی ۔ جناب جو سٹیٹمنٹ پیش کی گئی ہے اس میں کراچی کا لینڈ ریونیو ۱۹۵۶—۵۷ء میں ۳۱ لاکھ ۵۵ ہزار اور ۶۳۶ روپے ظاہر کیا گیا ہے اور پھر ۱۹۶۵—۶۶ء میں ۱۱ لاکھ ۲۰ ہزار ۶۰۸ روپیہ دکھایا گیا ہے تو میں یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ کراچی کا لینڈ ریونیو اس قدر کم کیوں ہوتا جا رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ اس جواب کو revise کر دیا گیا ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ وزیر مال صاحب ملاحظہ فرمائیں سیریل نمبر ۲ پر جو کہ پشاور سے متعلق ہے ۔ اس میں ۱۹۵۶—۵۷ء میں جو بقایا جات ہیں وہ ۸ کروڑ ۵۴ لاکھ ۵۴۴ روپیہ ہیں اور ۱۹۶۵—۶۶ء میں جو dues تھے وہ ۴۶ لاکھ ۸۳ ہزار ۲۸۷ روپے تھے ۔ تو روپیہ جو recover ہوا وہ کافی کم ہوا میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کی کارکردگی گرتی کیوں جا رہی ہے ؟

وزیر مال ۔ ۳۰-۶-۶۶ تک بقایا جات سٹیٹمنٹ میں دکھائے جا چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس وقت تک بہت سے بقایا جات وصول کئے جا چکے ہیں اور اس کے متعلق جو سٹیٹمنٹ ہے وہ ہاؤس میں پیش کر دی گئی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں نے اس سے پیشتر عرض

کیا ہے کہ recovery کی کار کردگی کم ہوتی جا رہی ہے ۔

وزیر مال ۔ ہم اس کے لیے پوری کوشش کر رہے ہیں اور مزید بھی کریں گے تاکہ جس قدر ممکن ہے بقایا جات وصول ہو سکیں ۔

بیگم اشرف برنی ۔ یہ جو بقایا جات ہیں یہ تقریباً ساڑھے تین کروڑ بنتے ہیں تو گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ ان کو recover کرنے کی مؤثر کوشش کرے ۔

وزیر مال ۔ جس قدر ہو سکا ہم زیادہ recovery کریں گے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں وزیر مال صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۵۶-۵۷ء میں اور ۱۹۶۵-۶۶ء میں بہت سی ڈویژنوں جن کا لینڈ ریونیو کم ہوگیا ہے تو اس کے کیا وجوہات ہیں باوجود اس کے کہ زیادہ خرچ کیا جاتا ہے لیکن ریونیو کم ہو گیا ہے ؟

وزیر مال ۔ ریونیو کم تو ہو گیا لیکن یہ ایک قسم کی fluctuating سی چیز ہے اور assessment جو کی جاتی ہے وہ فصل کی پیداوار کے لحاظ سے کی جاتی ہے اور فصل کی جو حالت ہو اس کے مطابق لینڈ ریونیو لگایا جاتا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ یہ جناب راولپنڈی پشاور خیر پور اور حیدر آباد میں مالیہ کم وصول ہوا ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مال ۔ مالیہ زیادہ وصول ہوا لیکن تشخیص کم ہوئی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ مالیہ کم وصول ہوا اور تشخیص زیادہ ہوئی ۔

وزیر مال ۔ اس کا جواب میں دے چکا ہوں ۔

ARREARS OF LAND REVENUE IN WEST PAKISTAN

*5177. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total arears of land revenue up-to-date in West Pakistan ;

(*b*) the names of landlords as are in arrears of land revenue for a sum of Rs. 10,000 or more alongwith the amount outstanding against each of them ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The required information is given in the attached statement.

STATEMENT

S. No.	Division	District	Area of Land Revenue.
			Rs.
1.	Peshawar	Mardan	1,39,604
		Peshawar	10,22,169
		Hazara	10,00,647
		Kohat	1,74,321
2.	D.I.Khan	D.I. Khan	1,40,117
		Bannu	10,07,418
3.	Rawalpindi	Rawalpindi	5,474
		Gujrat	Nil
		Campbellpur	Nil
		Jhelum	Nil

Names of defaulters	Amount.
(*i*) Gul Makeem of Tazagram	11,240
(*ii*) Gul Mohammad	13,225
(*iii*) Mazarat Ullah	25,338
(*vi*) Aqal Khan of Qasmi	16,718
(*v*) Muhammad Khan	10,569
(*vi*) Aurang of Land Khawar.	16,427
(*vii*) Abdul Ghafoor of Khan of Katti Gurhi	12,382
(*viii*) Abdul Sattar of Jamra	16,901

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

4.	Sargodha	Sargodha	1,83,358
		Lyallpur	Nil
		Jhang	33,829
		Mianwali	4,39,007
5.	Lahore	Lahore	Nil
		Sialkot	Nil
		Gujranwala	Nil
		Sheikhupura	2,58,329
6.	Multan	Multan	23,82,503
		Sahiwal	10,02,439
		M. Garh	7,923
		D.G. Khan	1,47,265
7.	Bahawalpur	B. Pur.	3,78,483
		Rahim Yar Khan	41,01,140
		Bahawalnagar	17,35,404

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

(*i*) M. Bashir Ahmad 16,790

(*ii*) r/o Thatta Isa : Teh : Nankana.
M. Rashid Ahmad —do— 22,980

(*iii*) M. Muhabbat Khan 24,872

(*iv*) Haji Muhammad Anwar Khan. 22,362

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

(*i*) Sardar Mohd Khan 20,578

(*ii*) Sardar Muhammad Khan 34,213

(*iii*) Sardar Mohd Khan 14,188

(*i*) Aqil Khan s/o Suja Khan 10,728

—Nil—

(*i*) Molvi Abdul Aziz Lambardar 25,568

(*ii*) Raja Ghulam Nabi of Moharan Sharif. 50,606

(*iii*) Ghulam Haider r/o Shali Gharbi. 10,812

8.	Khairpur	Sukkar	2,19,969
		Larkana	3,98,780
		Jacobabad	9,47,086
		Nawabshah	1,43,172
		Khairpur	97,272
9.	Hyderabad	Thatta	4,07,695
		Sanghar	4,230
		Dadu	54,266
		Hyderabad	14,18,388
10.	Tharparkar	Tharparkar	6,93,846

(*iv*)	M. Allah Bux Lalake	72,708
(*v*)	Ala Hazrat Amir of BHP.	1,03,261
	Prince of Haroonar Rashid and Princess Meher Elahi	13,494
(*vi*)	Ghulam Mohd of Khetranwala.	
	—Nil—	
	—Nil—	
(*i*)	Ghulam Sarwar Khan s/o Ghulzar Khan.	10,560
(*ii*)	Mir Allah Buledi	15,000
(*iii*)	K.S. Sardar Khan Khoso.	32,122
	—Nil—	
	—Nil—	
	—Nil—	
	—Nil—	
	—Nil—	
(*i*)	Mehdi Shah s/o Yar Mohd	15,497
(*ii*)	Haji Ali Mohd Somroo	33,250
(*iii*)	Mir Haji Rasool Bux	1,20,154
(*iv*)	Mir Ijaz Ali Khan	37,773
(*v*)	Pir Jaffar Ali Shah	44,272
(*vi*)	Syed Ghulam Ali Shah	19,724
(*i*)	Mohd Hashim Mari	15,756
(*ii*)	Kalloo Khan Kabri	18,532
(*iii*)	Mrid Khan	11,259

11.	Quetta	Quetta	29,883
		Loralai	25,989
		Sibi	Nil
		Zhob	Nil
		Chagai	Nil
12.	Kalat	Kalat	Nil
		Mekran	8,826
		Kharan	40,984
		Kachhi	1,64,684
13.	Karachi	Karachi	61,673
		Lasbela	Nil

(*iv*)	Mir Din Mohd	32,326
(*v*)	Ghulam Nabi Dhurgari	12,982
(*vi*)	Kazi Mobin Pali Kazi Mohd Abbru	11,135
(*vii*)	Moula Bux Leaghrari	12,162

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

—Nil—

چودھری محمد ادریس ۔ جناب وزیر مال کتاب کے صفحہ ۴ کا ملاحظہ فرمائیں ۔ سیریل نمبر ۵ پر جہاں پر کہ ڈیرہ غازی خان لکھا ہے ۔ وہاں پر سردار عطا محمد خان لغاری کا نام ہے جن کے ذمہ ۲۰ ہزار ۵۷۸ روپوں کا بقایا لینڈ ریونیو ہے ۔ مجھے امید ہے کہ جناب وزیر مال اس افسر کو جانتے ہوں گے جو آپ کے محکمہ کے افسر اعلی ہیں تو کیا اس بارے میں کوشش کی جائے گی کہ جو بقایا جات ان کے ذمہ ہیں وہ وصول کئے جائیں ۔

وزیر مال ۔ میں سردار عطا محمد کو جانتا ہوں ۔ بقایا جات کی وصولی کے متعلق پوری کوشش کی جا رہی ہے اور ویسے آگے بھی کہا گیا ہے کہ ان صاحبان کی اراضی acquire کی گئی تھی اور ان صاحبان نے یہ عذر اٹھایا تھا کہ ان کے ذمہ جو بقایا جات ہیں وہ رقم ان کی زمین کی قیمت میں سے منہا کر لی جائے یا مجرا کی جائے ۔ تو حکومت کو اس کے متعلق پورا خیال ہے کہ واجبات جلد از جلد ادا ہو سکیں اور ان کی وصولی ہو سکے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ خان صاحب بذات خود کمشنر رہے ہیں وہ جانتے ہوں گے اور میں پوچھتا ہوں کہ کیا قانون میں اس قسم کی گنجائیش موجود ہے کہ وہ رقم جو بقایا جات کی ہو وہ اس طرح سے وضع کر لی جائے ۔

وزیر مال ۔ جیسے بھی وصولی ہو سکے کر لی جاتی ہے ۔

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر مال کو اس بات کا علم ہے کہ حال ہی میں ایک ایم این اے مسٹر غلام مصطفیٰ کھر جنھوں نے مالیہ ادا نہیں کیا تھا انھیں گرفتار کر لیا گیا تھا اور اس کے برعکس کئی ایسے لوگ تھے جنھوں نے مالیہ ادا نہ کیا اور انھیں گرفتار نہیں کیا گیا تو ایسا امتیازی سلوک کیوں کیا گیا -

وزیر مال - بہر حال آپ یہ سوال پہلے اٹھا چکے ہیں اور جواب دیا جا چکا ہے -

مسٹر سپیکر - کیا خان صاحب آپ اس کے متعلق کچھ مزید پوزیشن واضح کر سکتے ہیں -

وزیر مال - ٦٥ سے لے کر ٦٧ تک کارروائی شروع کی ہوئی ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جنھوں نے رٹ پٹیشن کی ہوئی ہے اور کارروائی ان لوگوں کے خلاف ہو رہی ہے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ نے یہ جو امتیازی سلوک کیا ہے اس میں زیادتی پائی جاتی ہے میرے نزدیک اور میرے نقطہ نظر سے یہ زیادتی ہے - کیوں کہ کئی آدمیوں کے ذمہ کافی بقایا جات ہیں جن کی ادائیگی ابھی باقی ہے اور ان کے خلاف کوئی خاطر خواہ ایکشن نہیں لیا جا رہا ہے تو مجھے اس کے وجوہات بتائے جائیں -

Mr. Speaker : So far as the question of arrest or taking action against Mr. Ghulam Mustafa Khar is concerned it does not arise out of this question. The Member can put a question as to why action has been taken against these persons.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ دریافت کر رہا تھا کہ جب ایک شخص کو مالیہ نہ ادا کرنے کی وجہ سے قانوناً گرفتار کیا جا سکتا ہے تو وہی اختیار دوسروں کے خلاف کیوں استعمال نہیں کیا جاتا ؟

وزیر مال ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت ہم ان کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں ۔

بیگم اشرف برنی ۔ جناب میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جن لوگوں کے ذمہ بقایا جات ہیں وہ سب صاحب حیثیت ہیں ان سے وصول یابی غریب کاشکاروں کی بہ نسبت آسانی سے ہوسکتی ہے ۔

وزیر مال ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم کارروائی کر رہے ہیں ۔ مگر یہ بھی ہے کہ جہاں کہیں سختی کی جا رہی ہوتی ہے تو آپ لوگ ہی ہمیں کہتے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور جہاں نہیں کرتے تو آپ فرماتے ہیں کہ کیوں نہیں کی جاتی ۔ بہر حال ہم کر رہے ہیں اور جس کے خلاف قانونی کارروائی کرنی ہوتی ہے ہم کرتے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا وزیر مال یہ تسلیم کرنے کو تیار ہیں کہ یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی نا اہلی کا ثبوت ہے کہ اتنی بڑی رقومات لینڈ ریونیو کی بقایا ہیں جو لوگوں ۔ ابھی تک ادا نہیں کیں ۔

وزیر مال ۔ نہیں جناب ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ بقایا جات ہمیشہ ہوتے ہیں ۔ اگر ہم کوشش نہ کریں تو یہ ذمہ داری ہماری ہے لیکن بہر حال ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جس جس شکل میں قانون ہمیں اجازت دیتا ہے ہم وہ کارروائی کر رہے ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا جناب وزیر مال از راہ کرم فرمائیں گے کہ رحیم یار خان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے ذمہ ڈیڑھ لاکھ کی رقم بنتی ہے تو وہ آپ کو کیوں مالیہ نہیں دیتے ؟

وزیر مال ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ان سب کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں اور ضرور کریں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ آیا ان کے محکمہ کے افسروں کو ایسی اچھی کار کردگی کی بنا پر گورنمنٹ نے کچھ اور زمین عطا کرنے کے لیے کوئی سکیم بنائی ہے ؟

ACQUISITION OF LAND IN CHAK 28-GAJYANI, TEHSIL CHISHTIAN DISTRICT BAHAWALNAGAR FOR EXTENSION OF A SCHOOL

***5210. Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that about 11 acres of agricultural land situated in square No. 34 belonging to Muhammad Ali, son of Mian Nathe and Amanat Ali, son of Noor Muhammad of Chak 28-Gajyani, Tehsil Chishtian,

District Bahawalnagar was acquired by the Government for extension of a school nearly eleven years ago ;

(*b*) if asnwer to (*a*) above be in the affirmative, whether the actual owners of the said land have been paid compensation for their land ; if not, reasons therefor and the time by which the compensation will be paid to the owners of the said land ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) The owners of the said land have not been paid compensation for their land. The Basic Democracies, Social Welfare and Local Government Departments is being asked to place the requisite funds immediately for disbursement to the effected landowners.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر متعلقہ کو یہ احساس ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۱۱ سال پہلے یہ زمین لی جا چکی ہے اور آج تک محکمہ نے مالک کو معاوضہ نہیں دلوایا کیا وہ شخص انتہائی پریشانی میں مبتلا نہیں ہوگا - ان خصوصی حالات کے پیش نظر وہ کون سے اقدامات کر رہے ہیں اور کتنے عرصہ تک اس شخص کو معاوضہ مل جائے گا ؟

وزیر مال - اصل میں جناب یہ مدت سے جھگڑا چل رہا ہے ڈسٹرکٹ کونسل اور محکمہ تعلیم کے درمیان اور اسی کی وجہ سے یہ معاوضہ کا معاملہ اٹکا ہوا ہے -

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر مال فرمائیں گے کہ اگر محکمہ تعلیم اور ڈسٹرکٹ کونسل کے درمیان جھگڑا چل رہا ہے تو یہ بے چارہ کاشتکار

کیوں مارا جا رہا ہے ؟ ایسے معاوضہ دے دیا جائے بعد میں یہ محکمے آپس میں لڑتے رہیں ۔

وزیر مال ۔ ہم انشاء اللہ ضرور کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ جھگڑا محکمہ تعلیم اور ڈسٹرکٹ کونسل کے درمیان ہے ؟

I think it would be much better if we transfer this question to the Minister of Basic Democracies.

وزیر مال ۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا محکمہ تعلیم والے کہتے ہیں یہ ان کی ہے اور بی ڈی والے کہتے ہیں یہ ان کی ہے ۔

Mr Speaker : Then it would be much better if all three Ministers reply to this question.

وزیر مال ۔ ہم عنقریب اس کے لئے کچھ کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب کس محکمے کی استدعا پر یہ زمین حاصل کی گئی ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیم کے کہنے پر حاصل کی ہے ۔ یہ کچھ گڑ بڑ ہو گئی ہے عنقریب ٹھیک ہو جائے گی ۔

Mr. Speaker : Anyhow, this dispute should have been settled by now.

Minister of Revenue : I agree Sir, it should have been.

Mr. Speaker : I think this question would be repeated when the Minister of Education would reply to this question, and the Minister for Basic Democracies and the Minister for Revenue both should be prepared to answer the supplementaries, if asked.

وزیر مال - ہم نے بی - ڈی ڈیپارٹمنٹ کو تیس مئی کو لکھا ہے کہ وہ ہمیں آخری صورت حال سے مطلع کریں -

مسٹر سپیکر - وزیر محکمہ تعلیم ۱۴ جون کو سوالات کے جواب دیں گے یہ سوال اس روز آئے گا - اس روز وزیر تعلیم بھی ہوں گے آپ بھی تشریف فرما ہوں اور وزیر بنیادی جمہوریت بھی ہوں -

وزیر مال - ۱۴ تو کل ہے - اسے کسی دوسرے موقع پر رکھ لیا جائے -

خان اجون خان جدون - اگر اس سوال کا نوٹس باقی دو وزراء کو فوراً بھیج دیا جائے تو وہ اس کا جواب تیار کر سکیں گے -

Mr. Speaker : Let it be treated as a Short Notice Question from Mr. Hamza to the Education Minister for some date, which is convenient to the Education Minister.

DIVISION-WISE NUMBER OF AGRICULTURISTS IN THE PROVINCE

*5323. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state the Division wise number of agriculturists owning—

(*i*) below 5 acres of land ;

(*ii*) between 5 and 10 acres of land ;

(*iii*) between 10 and 50 acres of land ;

(*iv*) between 50 and 100 acres of land ;

(*v*) between 100 and 200 acres of land ;

(*vi*) over 200 acres of land ;

(*vii*) the percentage of the total land held by each category of the total cultivated land in the Province ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Such statistical information is collected by the Agricultural Census Organization, Government of Pakistan, every ten years. The figures collected in 1960 were published in their roport which is available for public use. The information contains in the statement placed at the table of the House* is based on the figures compiled by that Organization. The units of holdings in the statement have been given in accordance with the units determined by the Census Organization.

Mr. Zain Noorani : While thanking the Minister and the department for the lengthy statement of 1960, and it being evident from the answer that no method of keeping a proper record of statistics upto date exist in the province, would the Government consider a suggestion that the Revenue Department and the Agriculture Department together should set up a Statistics Cell in the province for agricultural census ?

**Please see Appendix I at the end.*

Minister of Revenue : This will be given consideration Sir.

REFUGEES FROM INDIA SETTLED IN TEHSILS FORT ABBAS AND CHISHTIAN

*5357. **Chaudhri Abdul Ghani** : Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) the total number of refugees from India settled in Tehsils Fort Abbas and Chishtian in District Bahawalnagar after Integration ;

(*b*) the number of the claimants settled in the said Tehsils and the acerage of land allotted to them and whether possession thereof was given to them ;

(*c*) the number of such refugees claimants who have not so far been allotted land against their claims uptil now alongwith reasons thereof and the steps Government intend to take in this respect ;

(*d*) the total number of claimants belonging to agreed areas settled there whose claims have been transferred to other districts and Tehsils, names of such districts and tehsils alongwith reasons for the transfer of units out of the said tehsils ?

Minister of Revenue and Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

(*a*)

Name of Tehsil	No. of Refugee Claimants settled.
1. Fort Abbas	4073
2. Chishtian	15,829
Total :—	19,902

(*b*)

Name of Tehsil	No. of Claimants to whom land has been allotted.	Total land allotted.
1. Fort Abbas	2662	27388
2. Chishtian	14480	57961
Total :—	17142	85349

After allotment of evacuee land the claimant allottee automatically gets constructive possession of the allotted land.

(*c*)

Fort Abbas	1411
Chishtian	1349
Total :—	2760

As there was shortage of available evacuee land in the District of Bahawalnager, these claims had to be transferred to other districts where surplus area was available in order to expedite the finalization of the Settlement Operations.

(*d*) A toal of 2760 claims have been transferred from both the tehsils (1411) from Fort Abbas and 1349 from Chishtian to the districts of Dadu, Tharparkar, Multan, Sahiwal, R.Y. Rhan, Mianwali and D.I. Khan districts. The names of the tehsils are not readily available.

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حضور والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اسی قسم کا ایک سوال میں نے دیا تھا تو اس کے جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ یہ مفاد عامہ کے منافی ہے ۔ موجودہ سوال بھی بالکل اسی نوعیت کا سوال ہے ۔ کیا آج وہ حالات یا مفاد عامہ جس کی اس وقت آڑ لی گئی تھی ان کے راستہ میں حائل نہیں ہے ؟

وزیر مال - جناب یہ سوال ایک محدود علاقہ کے متعلق ہے میں نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ اگر آپ کی دلچسپی کسی محدود علاقہ سے ہو تو میں بالکل تیار ہوں - وہ سوال سارے مغربی پاکستان سے متعلق تھا اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ اس کا جواب دینا مفاد عامہ کے منافی ہے -

چودھری عبدالغنی - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے وزیر بحالیات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ستائیس سو کلیمنٹس ہیں جو مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے ہیں - اب تک انہیں زمین نہیں ملی - نہ ان کو یہ معلوم ہے کہ ان کے کلیم کہاں ہیں - میں ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں آپ ہی بتائیں کہ وہ غریب کیا کریں - کہاں سے کھانا کھائیں - انہیں بتایا جائے کہ ان کے کلیم کہاں ہیں آسمان پر ہیں یا زمین پر ؟

وزیر مال - انہیں میرے پاس بھیجیں -

چودھری عبدالغنی - کیسے بھیجوں - ان کے پاس تو کچھ کھانے کے لئے بھی نہیں ہے - میں حلفاً بیان دینے کے لئے تیار ہوں کہ نہ انہیں زمین ملی ہے اور نہ اطلاع -

وزیر مال - آپ ان کی درخواستیں میرے پاس بھیجیں -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب آپ نے سوال کے حصہ 'ج' میں دریافت کیا ہے کہ ایسے مہاجر دعویداروں کی تعداد کیا ہے جنہیں ابھی تک ان کے کلیموں پر اراضی الاٹ نہیں کی گئی -

چودھری عبدالغنی ۔ جناب والا ۔ رفیوجیوں کے جو کلیم ھیں ان کی تعداد پوچھی ھے جن کی زمینیں دوسروں کے پاس رھن تھیں یا جن کے پاس دوسروں کی زمینیں رھن تھیں ان کو تو زمینیں مل گئی ھیں لیکن جن کی اپنی زمین تھیں ان کو ابھی تک زمین نہیں ملی ھے ؟

Mr. Speaker : It is given here :

"The claims of those persons have been transferred to Tharparkar, Multan, Mianwali and D I. Khan.

The names of tehsils are not readily available."

وزیرمال ۔ یہ اطلاع فوری طور پر دستیاب نہیں ھو سکتی اس لئے کہ افسر پہلے تحصیل کو بھیجتے ھیں ۔ تحصیل والے پٹوار سرکل کو بھیجتے ھیں اس لئے کچھ وقت لگ جاتا ھے ۔ اگر آپ ھمیں زیادہ وقت دے سکیں تو میں معلوم کرکے بتا سکتا ھوں ھمیں کوئی اعتراض نہیں ھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک مہاجر بہاول نگر کے ضلع میں رھتا ھے اس کو کیسے معلوم ھوگا کہ دادو کی کس تحصیل میں اس کا کلیم ھے اور وہ کس کو جا کر وھاں ملے ۔

وزیر مال ۔ خود جاکر pursue کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بہاول نگر سے دادو ۔ تھرپارکر یا میانوالی جائے اسے کیسے پتہ چلے گا کہ اس کا کلیم کہاں گیا اور وہ کس جگہ ھے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ کلیم اس کی مرضی یا اس کی درخواست پر

پر بھیجے جاتے ھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر مال صاحب کے علم میں ھے کہ آپ کے بہت سے افسران یونٹ خرید لیتے ھیں اور انہیں متروکہ اراضی مل جاتی ھے اور وہ غریب مہاجرین جو ھندوستان میں سالہاسال سے زمین چھوڑ کر آئے ھیں اور بھوکے مر رھے ھیں ان کو زمین نہیں مل رھی ؟

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب اس میں یہ نہیں ھو سکتا ھے کہ آپ مہاجر دعویداروں کو اطلاع دے دیں کہ آپ کے کلیم فلاں جگہ گئے ھیں ؟

وزیر مال ۔ اگر معزز ممبر صاحب ھم کو ان لوگوں کے نام بتا دیں یا ھمیں ان کے متعلق درخواست دے دیں کہ ان کے کلیم کہاں ھیں ھم ان کو لگا دیں گے ۔

چودھری عبدالغنی ۔ جناب والا۔ میں مہاجر دعویداروں کے نام اور ان کا رقبہ بتا دوں گا آپ ان کے کلیم کے متعلق ھمیں بتا دیں ؟

Mr. Speaker : The Member may give a notice for that question.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ غریب مہاجرین کو تو زمین الاٹ نہیں ھوتی بلکہ ان کے یونٹ افسران اور ان کے رشتہ دار خرید لیتے ھیں اور وہ یونٹ ان کے نام منتقل ھو جاتے ھیں ۔ پھر متروکہ اراضی کہاں سے آئے ؟

Mr. Speaker : This is not a specific question.

مسٹر حمزہ ۔ اس وجہ سے لکھوکھا انسان بھوکے مر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کسی ایک کیس کے متعلق بتائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ یہ ایک عام وبا ہے محکمہ مال کے بڑے افسر بھی اور ان کے ماتحت متروکہ زمینیں لے رہے ہیں ۔ میں ان کے نام بتا سکتا ہوں ۔

چودھری عبدالغنی ۔ کیا وزیر مال صاحب یقین دہانی کرائیں گے کہ اگر میں آج ہی درخواست دے دوں تو اسی سیشن میں ہمیں ان کے متعلق بتا دیں تاکہ میں ان کو اصلی پوزیشن سے آگاہ کر سکوں ؟

وزیر مال ۔ آج درخواست دے دیں جس قدر ممکن ہو سکا آپ کی تسلی کرائی جائے گی ۔

GRANT OF TACCAVI LOANS TO FARMERS OF TEHSIL FORT ABBAS

*5368. **Chaudhri Abdul Ghani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that Bahawalpur District Council at a meeting held in May, 1966 recommended the Government to grant Taccavi Loans to the farmers of Tehsil Fort Abbas due to calamity in the area; if so, the action taken by the Government in this respect and if no action has so far been taken, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : No recommendation

was made to Government by the Bahawalpur Divisional Council for the grant of Taccavi loans to the farmers of Tehsil Fort Abbas due to calamity in the area, but the District Council Bahawalnagar recommended on 30-6-66 to the Commissioner Bahawalpur Division for general remission of land revenue for the entire district of Bahawalnagar including tehsil Fort Abbas.

No remission in land revenue was given as the entire tehsil of Fort Abbas had not been affected by drought and scarcity of canal water. However realization of land revenue and Abiana was suspended.

Rs. 3,46,500/- was advanced as Taccavi Loan in the District of Bahawalnagar during the year 1965-66.

چودھری عبدالغنی - جناب والا - اس ریزولیوشن کی نقل وزیر مال صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی ہے اور دوسرے تمام متعلقہ وزرا صاحبان کی خدمت میں بھی نقل بھیجی گئی ہے - اس ریزولیوشن کی ایک نقل میرے پاس بھی ہے - ابھی جو جواب مجھے ملا ہے اس میں لکھا ہے کہ کوئی سفارش نہیں کی گئی ہے - وہاں پانی اور سڑکیں نہیں ہیں - جو ہندوستان سے پانی آتا ہے وہ بھی کڑوا ہے ان حالات میں آپ کو ان لوگوں کی مدد کرنی چاہئے - وہاں زمین کی خرابی کی وجہ سے نچلا پانی بھی کڑوا ہے -

میاں محمد شفیع - میں جناب وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ تقاوی قرضے جو دیئے جاتے ہیں ان کی واپسی کے لئے میعاد رکھی جاتی ہے -

وزیر مال ۔ یہ ضمنی سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پوچھتے ہیں کہ تقاوی قرضے کی میعاد کتنی ہے ؟

وزیر مال ۔ تقاوی قرضوں کی میعاد کے متعلق اس وقت کھڑے کھڑے تو نہیں بتا سکتا ۔

Mr. Speaker : Is it not six months ?

Minister of Revenue : Can't be six months. I am not quite definite but it cannot be less than one year.

CALAMITY AFFECTED AREAS IN THE PROVINCE

*5386. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state the names of the areas and Districts in the Province as were declared calamity affected areas during 1964-65, 1965-66 and 1966-67 alongwith the amount (*i*) sanctioned and (*ii*) given as relief to the inhabitants of the said areas during the said period ?

Minitser of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*i*) and (*ii*) A statement indicating the areas in the Province which were declared as calamity affected, during the years 1964-65, 1965-66 and 1966-67 and the relief allocated/distributed, is placed on the Table of the House.*

**Please see Appendix II at the end.*

COMPLETING CONSOLIDATION OF HOLDINGS IN THE PROVINCE

*5387. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total area reserved for the construction of roads in such of the rural areas of the Province where consolidation of holdings has since been completed ;

(*b*) the total mileage and number of roads as have so far been constructed by (*i*) Government (*ii*) District Councils and (*iii*) by the people on self-help basis in the said areas ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) 6,927 acres.

(*b*) The total mileage and number of roads constructed so far are given below :—

	No. of roads	*Mileage*
(*i*) Government	77	499
(*ii*) District Council	79	178
(*iii*) People on self-help basis ...	1,175	977

چودھری محمد سرور خان - کیا معزز وزیر مال صاحب یہ فرمائیں گے کہ جن دیہاتوں میں اشتمال اراضی کا کام مکمل ہو چکا ہے وہاں پر سڑکیں رکھی جاتی ہیں - کیا حکومت کی طرف سے یا ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی ایسا آرڈر دیا گیا ہے کہ ان سڑکوں کی

حفاظت کی جائے تاکہ زمیندار نئے سرے سے ان سڑکوں کو ضائع نہ کریں یا ان کو تنگ نہ کر دیں ؟

وزیر مال ۔ یہ سڑکیں اپنی مدد آپ کی اساس پر بنائی گئی ہیں ان کو خود ہی ان کی مرمت اور دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اپنی مدد آپ کی اساس پر سڑکیں وغیرہ بنانا بڑا نیک کام ہے ۔ کیا گورنمنٹ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے تاکہ ان کی حفاظت ہو سکے ۔

وزیر مال ۔ یونین کونسل ۔ تحصیل کونسل یا ڈسٹرکٹ کونسل لیول پر ان سڑکوں کی مرمت کا کام کر سکتے ہیں ۔

میاں محمد شفیع ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ سڑکیں اپنی مدد آپ کی اساس پر بنائی گئی ہیں اور ساتھ ہی فاضل دوست کے جواب میں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کا انتظام وہی لوگ خود کریں گے ۔ یہ ٹھیک ہے لوگوں نے خود اپنی محنت سے روپیہ خرچ کرکے سڑکیں بنائی ہیں کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ سڑکیں پی ڈبلیو ڈی کے محکمہ کو یا آپ کے محکمہ کے حوالہ کر دی جائیں اور آپ ان کی دیکھ بھال کریں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ محکمہ تعمیرات عامہ کے ساتھ چھیڑا جا سکتا ہے ۔ لیکن شائد وہ راضی نہ ہوں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا معزز وزیر مال محکمہ مال کو یہ حکم جاری کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ جب محکمہ مال کے افسران دورے پر جائیں تو وہ تمام دیہاتی راستے کی نگہداشت کریں اور جہاں پر وہ محسوس کریں کہ کاشت کاروں نے کوئی راستہ خراب کر دیا ہے تو وہ اس کے لئے کوئی مناسب کارروائی کریں یا کارروائی کر سکیں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ جہاں کسی سرکاری سڑک پر کسی زمین دار نے تجاوز کیا ہوتا ہے وہاں افسران مال کا یہ فرض ہوتا ہے کہ ان زمین داروں کو وہاں سے ہٹائیں اور جہاں تک مرمت کا سوال ہے یا اس کے لئے فنڈز کا سوال ہے ، ان کے پاس ایسے کوئی فنڈز نہیں ہوتے کہ جن سے وہ اس کی مرمت کریں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا معزز وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ اگر راستے بنا کر محکمہ بعد میں اس کے تحفظ کا کام اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر یہ اعداد و شمار اس ایوان میں پیش کرکے نیک نامی حاصل کرنے کا کیسے مجاز ہے اور وہ ایسا کیوں کرتا ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ جو سڑک بنا سکتے ہیں وہ اس کی مرمت بھی کر سکتے ہیں ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ ابھی تک جتنے بھی ضمنی سوالات

پوچھے گئے ھیں ، وزیر صاحب نے ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا ھے ۔ میں گذارش کروں گا کہ جب لوگ اپنے خرچ سے اور محنت مشقت کرکے سڑکیں بنا دیں اور اگر اس کے بعد حکومت اس کو آباد نہیں کرے گی یا اس کو maintain نہیں کرے گی تو وہ ساری خراب ھو جائے گی ۔ تو کیا آپ ایسا حکم فرمائیں گے کہ یہ خراب ھونے سے بچ جائیں اور جس سے کہ یہ جو تمام کام ھو چکا ھے ۔ اس کی maintenance ھوتی رھے ۔

وزیر مال ۔ میں نے عرض کیا ھے کہ یونین کونسل ، تحصیل کونسل اور ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس ایسے فنڈز ھوتے ھیں اگر وہ چاھیں تو اس کی مرمت وغیرہ کر سکتے ھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر مال مجھے یہ بتائیں گے کہ آج ان کے پارلیمانی سیکرٹری کہاں ھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب ۔ میں نے عرض کیا ھے کہ وہ بیمار ھیں ۔

GIVING TACCAVI LOANS TO CULTIVATORS IN THE PROVINCE

*5535. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that Government have recently decided to give Taccavi Loans liberally to cultivators in the form of fertilizers and not in cash ; if so (*i*) the number of cultivators who were granted loan for

Rabi crops in the Province in 1965 and 1966; and (*ii*) the total quantity in tons of the fertilizers supplied to the cultivators during the said years ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : A directive was issued in the year 1957 to supply fertilizers to cultivators on taccavi basis, but it was withdrawn in 1958. No such directive was issued further, and hence no fertilizer as taccavi was given in the years 1965 and 1966 in the Province.

FINISHING REHABILITATION WORK IN THE PROVINCE

***5646. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Rehabilitation be pleased to state whether the rehabilitation work is expected to be finished within 1967 ?

Minister of Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Efforts are being made to finalize as much of the rehabilitation work within 1967 as possible. It is, however, not expected to be finished within this year.

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ جناب وزیر موصوف نے سال ۱۹۶۷ء کے دوران میں اس کام کو ختم کرنے سے معذوری کا اظہار کیا ہے تو میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ یہ کام کب تک ختم کریں گے ؟

وزیر مال ۔ ہم اسے ممکن حد تک جلد از جلد finalise کرنے کی سعی کر رہے ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ بیچارے مہاجرین کی آبادکاری اس لئے ختم نہیں کی جاتی کہ جو لوگ اس کام پر لگے ہوئے ہیں ۔ وہ چاہتے ہی نہیں ہیں کہ ان کو آباد کیا جائے ۔

وزیر مال ۔ یہ غلط ہے ۔

LEASING OUT LAND TO PERSONS IN SAHIWAL DISTRICT

*5649. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have leased out Government land in Sahiwal district to private parsons or porties for the purposes of :—

(*i*) mule breeding ;

(*ii*) horse breeding ;

(*iii*) cow and buffalo breeding ;

(*iv*) stallion and bull breeding ;

(*v*) dairy farming ; and

(*vi*) agricultural seeds production ;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, the (*i*) number of such farms and the parties to whom the said land has been so leased out with full particulars of annual rent charged and the time limit when their leases

are due to expire and (*ii*) whether Government still needs ; if so, for what purpose ;

(*c*) whether it is a fact that some of the original lessees of the said farms transferred their rights to the present occupants ; if so, for what consideration, if any, and whether this was done with the consent and knowledge of the Government ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : . . . . . .

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے ابھی تک اس سوال کا جواب نہیں ملا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب ۔ آپ نے اس سوال کا جواب بھجوایا تھا ۔

وزیر مال ۔ شاید بھجوایا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ کو اس کا جواب نہیں ملا اور اسی وجہ سے متعلقہ فاضل رکن کی نشست پر نہیں رکھا گیا ۔

وزیر مال ۔ لیکن میرے پاس جواب موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کے پاس اس کی کاپی ہو تو چودھری صاحب کو دے دیجئے ۔

چودھری محمد نواز ۔ مجھے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا

ہے کہ یہ بات قواعد کے خلاف ہے اور میں اس وقت جواب کی کاپی لینے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ چونکہ آج پہلے مجھے جواب نہیں ملا اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ اس سوال کے دوبارہ پوچھے جانے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن چودھری صاحب اگر یہ کہا جائے کہ آپ اس سوال کے جواب کو دیکھ لیں اور اس کے بعد سوال put کیا جائے ۔ اس کے لئے آپ اعتراض کرکے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ آپ کو جواب نہیں ملا اس لئے یہ آپ کا حق ہے کہ اس کو دوبارہ پوچھے جانے کی اجازت دی جائے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ آپ کا حکم ہمارے لئے حرف آخر ہے ۔ آپ جو کچھ فرمائیں گے وہ ٹھیک ہے لیکن اگر ہمارا کوئی حق ہے تو اس کی نگہداشت کرنا بھی آپ کا فرض ہے ۔ کیوں کہ میرے باقی سوالوں کے جوابات تو میری نشست پر صبح موجود تھے لیکن اس سوال کا جواب نہیں ملا ۔ اب اگر اس وقت مجھے اس کی کاپی دے دی جائے تو میں اس پر ضمنی سوال کرنے کے قابل نہیں ہوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ بات بالکل صحیح فرما رہے ہیں لیکن اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ یہ فرمائیں کہ چونکہ آپ کو جواب کی کاپی نہیں ملی ۔ اس وجہ سے آپ ضمنی سوالات نہیں کر سکتے اس لئے اس سوال

کو repeat کیا جائے ۔ ، یہ آپ کا حق نہیں ہے ۔ بہر حال سوال نمبر ۵۶۴۹ دوبارہ پوچھا جائے گا ۔

GRANT OF WASTE LANDS IN THE PROVINCE

*5655. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that Government have decided to grant waste lands in the Province to private individuals; if so, the conditions governing such grants

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : No such decision has been taken by Government.

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ایسی کوئی سکیم نہیں ہے تو کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ اگر ایسی کوئی سکیم نہیں ہے تو کیا حکومت ایسی کوئی سکیم پر غور کرنے کی زحمت گوارا کرنے کے لئے تیار ہے کہ جو چھوٹے کاشت کار ہیں ان کو حکومت کی زمین دے دی جائے اور اس طرح ملک کو جو غذائی قلت کا مسئلہ درپیش ہے وہ بھی حل ہو سکے ۔

وزیر مال ۔ حکومت اس پر غور کر رہی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں جناب وزیر مال سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بڑے بڑے افسروں کو جس تیزی کے ساتھ زمینیں دی جا رہی ہیں تو

کیا ان کے خیال میں اس کے بعد بھی ان کے پاس کوئی زمین ایسی بچ جائے گی کہ جسے وہ چھوٹے کاشت کاروں کو دے سکیں ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ سوال کے جواب میں جناب وزیر مال صاحب نے فرمایا ہے کہ ایسی کوئی سکیم نہیں ہے تو پھر کیا آپ کے پاس کوئی ایسی زمین پڑی ہوئی ہے کہ جس کے لئے آپ سکیم بنائیں گے ۔

وزیر مال ۔ زمین ہے اور اس کے متعلق غور ہو رہا ہے ۔

REALIZING LAND REVENUE FROM REFUGEES

*5659. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) the names of villages in Multan, Lahore and Sargodha Divisions where illegal occupants of evacuee lands have not so far given up possession of lands to the refugee allottees thereof ;

(*b*) whether it is a fact that land revenue in respect of the land mentioned in (*a*) above is being realised from the refugee allottees for the last three years ; if so, the reasons therefor ?

Minister of Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

	Division	District	Villages
(*b*)	Multan	Multan	(1) Taraf Juma Falsa
			(2) Taraf Ravi

		(3) Taraf Tara	
		(4) Taraf Ismail	
		(5) Dera Bundu	
		(6) Muzaffarabad	
		(7) Taraf Mubarik Awwal	
		(8) Taraf Mubarik Doim	
	Sahiwal	(1) Mirdad Muafi	
		(2) Chokhandi	
		(3) Bawanni	
Sargodha	Jhang	(1) Chah No. 485	
Lahore	Sheikhupura	(1) Goail	

(b) Division	District	Villages	
Multan	Multan	(1) Taraf Juma Falsa	Land revenue is being charged from the allottees.
		(2) Taraf Ravi	
		(3) Taraf Tara	
		(4) Taraf Ismail	
		(5) Dera Bundu	
		(6) Muzaffarabad	
		(7) Taraf Mubarik Awwal	
		(8) Taraf Mubarik Doim	
	Sahiwal	(1) Mirdad Muafi	Land revenue is not being realised from the allottees.
		(2) Chokhandi	
		(3) Bawanni	

Sargodha	Jhang	(1) Chah No. 485	Land revenue is not being charged, from the allottee,as he is reported to be untraceable.
Lahore	Sheikhupura	(1) Goail	Land revenue is being charged from the refugee allottees.

REASONS :—Under the law the land revenue is to be collected from the allottees, as the land on which a Displaced Person is permanently settled under the Displaced Persons (Land Settlement) Act 1958, vests absolutely in such person according to Section 16 of that Act. The occupants of such lands can only be ejected through the Courts of law on the motion of allottees.

چودھری محمد نواز - جیسا کہ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ مالیہ الاٹی سے وصول ہوتا ہے تو کیا میں ان سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جس وقت آپ ان سے مالیہ وصول کرتے ہیں اور اس متعلقہ زمین کا قبضہ کسی دوسرے کے پاس ہوتا ہے تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ان کو قبضہ نہ ملنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ کے محکمے کے افسران ان کے راستے میں حائل ہوتے ہیں

وزیر مال - جناب والا - قاعدہ یہی ہے کہ مالیہ مالک سے وصول کیا جاتا ہے اور اگر مالک کے پاس قبضہ نہ ہو تو وہ اس کے متعلق قانونی چارہ جوئی کرے -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - پاکستان لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۵۳ء اور Displaced Persons Rehabilitation Act, 1958 کی دفعات کو مد نظر رکھتے ہوئے وزیر موصوف مجھے یہ بتائیں گے کہ وہ کون سی عدالت میں جا سکتے ہیں جب آپ نے specifically تمام jurisdiction ban کی ہوئی ہیں - وہ کون سے قانون کے تحت قانونی چارہ جوئی کر سکتے ہیں -

وزیر مال - اس قانون کے تحت کہ جس قانون کے تحت کسی قابض سے قبضہ لیا جا سکتا ہے - مثلاً لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت لیا جا سکتا ہے - میرے دوست تو خود ایک اچھے وکیل ہیں -

Mr. Speaker : Can't they go to a Revenue Officer ?

چودھری محمد ادریس - میں نے ناجائز قابضین کے متعلق سوال کیا ہے اور وہ ریونیو افسر کے پاس نہیں جا سکتے -

وزیر مال - میرے دوست خود وکیل ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ وہ کس قانون کے تحت عدالت میں جا سکتے ہیں -

چودھری محمد ادریس - کیا وزیر موصوف کو علم نہیں ہے کہ دیوانی عدالتیں اور عدالت مال میں ناجائز قابضین کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہیں کی جا سکتی بلکہ یہ کام افسران آبادکاری نے کرنا ہوتا ہے تو آپ ان سے کارروائی کیوں نہیں کرواتے -

Mr. Speaker : Why the jurisdiction of Civil Court is barred so far as this aspect is concerned ?

Chaudhri Muhammad Idrees : It is specifically barred from the Civil Courts so far as the unauthorised occupants are concerned.

Mr. Speaker : So far as the declaration of evacuee land is concerned.

چودھری محمد ادریس - ناجائز قابضین کی بیدخلی بھی specifically barred ہے -

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I think it is only the status of the land which cannot be agitated in the Civil Court. Once it is decided that the land is evacuee and it is allotteed to some one then the allottee can go to the Civil Court for the purpose of recovering possession.

ALLOTMENT OF LAND TO REFUGEES IN SAHIWAL DISTRICT

*5660. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Rehabilitation be pleased to state the number of refugee claimants in Sahiwal District who have not so far been allotted lands although they have duly submitted their claim forms to the authorities concerned and the steps Government intend to take for the allotment of land to the said refugees ?

Minister of Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : There are 255 claims/Entitlement Certificates which require settlement in Sahiwal District. These claims/Entitlement Certificates are being revalidated by the Central Record Room, after which they will be sent back to the district within a month for settlement. Instructions have recently been issued to the local officers for the satisfaction of the pending claims and they are being pressed to expedite the Linalisation of this work.

چودھری محمد نواز - جناب والا - جیسا کہ جواب میں درج ہے -

These claims entitlement certificates are being revalidated by the Central Record Room.

تو میں وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کلیمز کتنے عرصہ سے سنٹرل ریکارڈ والوں کے پاس پڑے ہوئے ہیں -

وزیر مال - ان کے متعلق بہت شکایات آ رہی تھیں معلوم ہوا تھا کہ لوگوں نے غیر قانونی طریقہ سے زمینیں لے لی تھیں - اس لئے کلیمز منگائے گئے ہیں تاکہ ان کو صحیح کرکے اور revalidate کرکے ہر ضلع کو واپس بھیجا جائے - ہم کوشش کر رہے ہیں - کہ لوگوں کے کلیمز ہر ضلع میں بھیج دئے جائیں تاکہ ان کی حق رسی ہو سکے -

چودھری محمد نواز - کیا یہ حقیقت نہیں کہ ان claimants کے متعلق سنٹرل ریکارڈ والوں کو کوئی غلطی ملی ہے یا محض ان کو پریشان کرنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں - کیا یہ حقیقت نہیں کہ کلیمز میں کوئی غلطی نہیں تھی -

وزیر مال - میں نے عرض کیا ہے کہ حقیقت میں کچھ ایسے کلیمز تھے جو بوگس تھے یا دو دو جگہ زمین حاصل کی ہوئی تھی - وغیرہ وغیرہ -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر مال تحقیقات فرمائیں گے کہ کلیمز اس لئے تو نہیں رکھے ہوئے تھے کہ claimants نے اپنے نصف یونٹ دینے سے انکار کر دیا تھا -

IMPLEMENTATION OF CONSOLIDATION PROJECT

*5736. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the date when the present Consolidation Project was taken in hand in the Province alongwith the approximate time by which its implementation will be completed ;

(*b*) the amount so far spent by Government on the implementation of the said Project and the amount that will be spent till its completion ;

(*c*) the acreage of agricultural and waste land as (*i*) has since been consolidated and (*ii*) proposed to be consolidated in the Province ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The mai scheme of Consolidation of Holdings was put into operation in April 1960 and it is scheduled to be completed by the year 1973.

(*b*) Amount spent up to the end of March 1967 Rs. 4,15,44,023.53.

(*ii*) A total amount of Rs. 8 crore to be spent on the completion of the scheme including the expenditure already incurred.

(*c*) Area consolidated upto the end of March, 1967 :—

	Acres
Cultivated	6,613,587
Unclutivated	2,560,899
State waste land and other Ghair Mumkin area	675,194
Total ...	9,849,680

(*ii*) As the Consolidation of Holdings Scheme is not compulsory, it cannot be intimated at this stage. However, it is estimated that the total area requiring consolidation would be about 15,800,000 acres.

میاں محمد شفیع - کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ جو ۲۵۶۰۸۹۹ ایکڑ رقبہ uncultivated land ہے یہ کہاں پڑا ہے - کیا یہ کسی ایک جگہ پر ہے یا مختلف جگہوں پر ہے -

مسٹر سپیکر - کیا آپ اس کی تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کس کس جگہ یہ رقبہ ہے ؟

میاں محمد شفیع - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سے علاقہ میں یہ uncultivated land ہے -

مسٹر سپیکر - یہ تقریباً ہر موضع میں ہوگی -

وزیر مال - جس جس علاقہ میں consolidation کا کام شروع ہوا ہے یہ اس علاقہ میں ہے -

---

PROVIDING TACCAVI LOANS TO CULTIVATORS IN THE PROVINCE

*5752. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Government are providing liberal taccavi loans to the cultivators as an incentive to intensify the Grow More Food Campaign in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the amount of taccavi loans placed at the disposal of the Commissioners or Deputy Commissioners of the Province for distribution among the cultivators during 1966-67 ;

(*c*) whether the said loans have actually been advanced to the deserving cultivators; if so what steps were taken by Government to find out that the amount of loan was actually given to the cultivators and was not embezzelled ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :(*a*) Yes.

(*b*) The entire amount of Rs. 1,09,25,000 sanctioned by the Finance Department during the year 1966-67 has been placed at the disposal of Commission is West Pakistan for distribution as taccavi loan to the cultivators, out of which the Commissioners have given an amount of Rs. 1,05,83,000 to the Deputy Commissioners, Rs. 81,74,913 have actually been advanced to the cultivators upto April, 1967.

(*c*) Government have no reason to believe that loans are not advanced to deserving persons. According to the rules the loans are advanced after the due verification of the antecedants of the applicants by the Revenue Officer. No case of embezzlement has so far been reported to Government.

LANDS ACQUIRED UNDER MOBILE DISPENSARY SCHEME IN RAHIMYAR KHAN TOWN

***6007. Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 4238 given on the floor of the House on 21st October 1966 and state whether compensation for the lands acquired under Mobile Dispensary Scheme in Rahimyar Khan town has since been paid to their owners ; if so, the amount thereof; if not, the steps taken by Government in this behalf ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The landowners

concerned being dis-satisfied with the Award announced by the Land Acquisition Collector have refused to receive compensation and have filed a writ in the High Court.

ALLOTMENT OF AGRICULTURAL LAND TO CIVIL AND MILITARY OFFICERS

*6054. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the names of civil and military officers who have been granted state agricultural lands in the Province at concessional rates under the various schemes since October, 1958 to date ;

(*b*) the total acreage of the agricultural land so allotted together with the area allotted to each of the said civil and military officers with their names, designations/ranks and addresses ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Lists of civil officers allotted land at concessional rates under the Retired and Retiring Governmeat Servants Scheme is added.*

Allotments to military officers are made by G.H.Q. hence information in respect thereof cannot be furnished.

(*b*) Total area of 47,360 acres allotted so far to civil Government officers. Detail of individual area has been shown in the lists attached.*

**Please see Appendix III at the end.*

COLONY/BARRAGE-WISE POSITION OF THE AREA ALLOTTED UNDER THE RETIRED AND RETIRING CIVIL GOVERNMENT SERVANTS SCHEME

		Acres
1. Former Punjab Area	...	10,900
2. D. I. Khan District	...	2,245
3. G. M. Barrage	...	6,192
4. Gudu Barrage	...	28.023.23
Total	...	47,360.23
		240.00
		47,600.23

مسٹر حمزہ ۔ جنرل ہیڈ کوارٹر نے جن ملٹری افسران کو زمین الاٹ کی ہے بلاواسطہ تو قبضہ نہیں دیا ہوگا ۔ بلکہ بورڈ آف ریونیو کو اطلاع دی ہو گی ۔ کیا آپ وجہ بتائیں گے کہ جب آپ کے پاس ریکارڈ تھا تو اعداد و شمار کیوں نہیں بتائے ۔

وزیر مال ۔ اس کی الاٹ منٹ جی ایچ کیو نے خود کی تھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ لیکن آپ کو اعداد و شمار کا تو پتہ تھا کہ کن افسران کو زمین دی گئی ہے آپ نے ان کے نام اور designations کیوں پیش نہیں کئے ۔

Minister of Revenue : If you want that this information must be given it will be given.

Mr. Hamza : Yes, it may be given.

Mr. Speaker : But the allotment is not made by the Revenue Department.

مسٹر حمزہ ۔ میرا سوال تو یہ تھا کہ کس کس افسر کو زمین دی گئی ہے اس پر اعتراض نہیں کہ کیوں دی گئی ہے ۔ یہ بڑی اہم بات ہے اس کی اطلاع ضرور ملنی چاہئے ۔

وزیر مال ۔ جناب میں اس کا دوسری دفعہ جواب دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ جی ۔ ایچ ۔ کیو ۔ کے متعلق سوال کرنا چاہتے ہیں تو اس کے متعلق آپ سوال دے دیں لیکن سارا سوال نہ دہرایا جائے ۔ صرف جی ۔ ایچ ۔ کیو سے متعلق حصہ اس میں آ جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر مال مجھے یہ بتائیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ آپ کی حکومت بڑے بڑے افسروں کو اتنی بڑی بڑی اراضیات دے رہی ہے ۔

وزیر مال ۔ ان کو یہ اراضیات ان کی اچھی خدمات اور اچھی کارکردگی اور لمبی ملازمت کے صلے میں دی جا رہی ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کے نوٹس میں یہ چیز نہیں آئی ہے کہ ہمارے بڑے افسران اپنی ملازمت کے دوران لاکھوں روپے ناجائز ذرائع سے حاصل

کرکے کوٹھیاں بنواتے ھیں اور جو آپ ان کو زمین مہیا کرتے ھیں وہ اس کو اپنی ملازمت کے دوران ھی آباد کرتے ھیں کیا اس سے قومی معیشت تباہ نہیں ھو رھی ھے ۔

وزیر مال ۔ اگر سرکاری ملازمین کوٹھیاں بنواتے ھیں تو کوٹھیاں بنانا منع نہیں ھے ۔ اگر کوئی اپنی آمدنی سے کوٹھی بنا لے تو کوئی جرم نہیں ھے ۔

مسٹر گل حمید ۔ ھمارے افسران جن کو بڑی بڑی تنخواھیں بھی ملتی ھیں اور آپ ان کو زمینیں بھی دیتے ھیں تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ھوں کہ ان کے بجائے کیا ایسے کاشت کاروں کو جو خود کاشت کرتے ھیں اور غریب ھیں زمینیں دینا مناسب نہیں ھے ۔

وزیر مال ۔ غریب کاشت کاروں کو بھی دی گئی ھیں اور دی جا رھی ھیں اور ھمیشہ دی جائیں گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کے علم میں ھے کہ آج سے ۱۱—سال پہلے ضلع لائل پور اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں جن کاشت کاروں کی زمینیں میونسپل کمیٹی کے ۵—۵—۱۰—۱۰ میل کے radius میں تھیں ان کو اس سے بے دخل کر دیا گیا اور آج تک آپ نے ان کو متبادل زمینیں نہیں دیں تو کیا آپ کی حکومت افسران کو زمینیں دینا پسند کرتی ھے اور ان کاشت کاروں کو زمینیں دینا پسند نہیں کرتی ؟

وزیر مال ۔ یہ ضمنی سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا ۔ پہلے یہ سوال کیا جا چکا ہے اور اس کا جواب بھی دیا جا چکا ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جتنی زمین الاٹ ہو چکی ہے اس کے علاوہ بھی ریٹائرڈ افسران کے لئے کوئی زمین مختص کی گئی ہے کیونکہ کافی افسر ریٹائر ہو چکے ہیں تو کیا ان کے لئے recommendation ہوئی ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کے لئے نوٹس چاہئے کہ ان کے لئے سرکاری زمین رکھی گئی ہے یا نہیں اس وقت مجھے یہ نہیں معلوم ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ان زمینداروں اور کاشت کاروں کو بھی زمین دی گئی ہے جو دوسرے علاقوں سے بے دخل ہوئے ہیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی لمبی چوڑی لسٹ میں کس کاشت کار کو اور کس غیر مالک کو زمین دی گئی ہے ؟

وزیر مال ۔ اس لسٹ کو غور سے پڑھیں ان کے متعلق پورا لکھا ہوا ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا ریونیو منسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ جن افسران کو یہ زمینیں دی گئی ہیں انہوں نے ملازمت کے دوران کیا قابل قدر خدمات انجام دی تھیں ؟

وزیر مال - اچھی کارکردگی کے سلسلے میں دی گئی ہیں -

خواجہ محمد صفدر - انہوں نے ووٹ اکٹھے کئے تھے ؟

وزیر مال - لمبی سروس اور اچھا ریکارڈ دیکھ کر ان کو زمینیں دی گئی ہیں -

مسٹر حمزہ - کیا وزیر مال کو یہ علم ہے کہ ہمارے مغربی پاکستان میں ایسے لاکھوں مہاجرین ہیں جو اپنی زمینیں پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں اور ابھی تک ان کو زمین الاٹ نہیں ہوئی ہے اور حکومت نہایت فراخ دلی سے افسران کو زمین دے رہی ہے - کیا حکومت سرکاری اراضیات ان غیر الاٹی مہاجرین کو دینا پسند کرے گی ؟

وزیر مال - اس پر بھی غور ہو رہا ہے -

حاجی سردار عطا محمد - جناب وزیر صاحب نے چودھری محمد ادریس کے سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ کشت کاروں کو زمینیں دینے کے لئے کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے تو آپ کیسے کہتے ہیں کہ کشت کاروں کے لئے کوئی سکیم ہے -

وزیر مال - آپ نے جواب نہیں سمجھا - میں نے کہا ہے کہ سکیم زیر غور ہے میں یہ نہیں کہتا کہ زیر غور نہیں ہے -

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ کا جواب ہے گورنمنٹ نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے ۔

وزیر مال ۔ گورنمنٹ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے لیکن سکیم زیر غور ہے اور فیصلہ ہوگا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ جو پہلے ہی سے ڈھائی ڈھائی سو ایکڑ کے مالک زمیندار ہیں ان ہی کو آپ نے اور زمین الاٹ کی ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ آپ کو تو اپنی ذات کے بارے میں تو fresh نوٹس نہ چاہئے ہوگا ۔ آپ کو بھی ۳۰۰ ایکڑ زمین ملی ہے کیا اس سے پہلے آپ کے پاس زمین تھی ۔

وزیر مال ۔ سرکاری یا غیر سرکاری ۔ میں زمیندار ہوں میرے پاس بہت سی زمین ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ سابق وزراء کا نام بھی اس لسٹ میں شامل ہے یا جو بقایا وزیر ہوں ان کو بھی آپ زمینیں دینا پسند کریں گے ۔

Mr. Speaker : Disallowed.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کیا گورنمنٹ کی یہ پالیسی کہ گورنمنٹ آفیسرز کو ریٹائر ہونے پر زمینیں الاٹ کی جائیں

ہماری معیشت پر بری طرح اثر انداز نہیں ہو گی کہ دفتر شاہی سرمایہ داری کو ہمارے یہاں فروغ حاصل ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker : That is an expression of opinion.

میاں محمد شفیع ۔ جناب وزیر مرصوف نے فرمایا ہے کہ ہمارے پاس جو زمین ہے ہم ان کاشت کاروں اور زمینداروں کو بھی دیں گے جن کے پاس زمینیں نہیں ہیں ۔ تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے دس سال پہلے جن کاشت کاروں اور زمینداروں کی زمینیں آبادیوں میں آ گئی ہیں ان کے لئے بھی آپ کوئی سکیم بنا رہے ہیں کہ ان کو زمین دے دی جائے ۔

Mr. Speaker : The Member should give fresh notice.

چودھری محمد ادریس ۔ کیا criteria ہے جو ان افسروں کو زمینیں دی گئی ہیں ۔

وزیر مال ۔ میں نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ اچھی کارکردگی اور اچھی ملازمت کی وجہ سے ان کو زمینیں دی گئی ہیں ۔

GROW MORE FOOD SCHEME

***6066. Khawaja Muhammad Safdar :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the Division-wise area of land leased out by Government in the

Province on temporary cultivation basis under the Grow More Food Scheme since 1st July, 1966 ;

(*b*) the names alongwith complete addresses of the lessees and the area leased out by each one of them and the terms and conditions of the lease ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The Grow More Food Scheme which operated only in the former Punjab and Bahawalpur State ceased to exist after Rabi 1960 and no allotments under this scheme have therefore been made after that date.

(*b*) The question does not arise.

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : There is a Short Notice Question from Mr. Hamza The Member may please read out his question.

THEFT OF GOVERNMENT WHEAT

***7590. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Home please refer to answer ot starred question No. 5542, given on the floor of the House on 7-6-67 and state :—

(*a*) the date on which cases for alleged mis-appropriation of Government Wheat Stocks in Lahore Division in 1966 were registered against the two non-gazetted Officers of the Food Department at Lahore ;

(*b*) the date on which the investigation of cases was completed and the Challans were sent up ;

(*c*) in case there was an inordinate delay in the completion of the said investigation the reasons therefor alongwith the action taken against those responsible for the same ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) The following two cases were registered ;—

(*i*) Case F.I.R.No. 441, dated 14. 12. 1966, U/S 409/109/380 PPC and U/S 2 clause (*c*) of West Pakistan Flour Mills (Control) Order, 1959, of P. S. Misri Shah, Lahore.

(*ii*) Case F.I.R. No. 1136, dated 17. 12. 1966, U/S 409/406/109 PPC, of P.S. Ichhra, Lahore.

(*b*) The investigations of the cases have been completed, and the cases are pending for want of sanction for prosecution of the Food Grain Inspectors.

(*c*) (*i*) Brief facts leading to the registration of the above case are that on 14. 12. 1966 Mr. Z.A. Rafee Ward Rationing Officer, complainant, on inspection of Badami Bagh Flour Mills found a shortage of 707 bags of wheat and there upon he lodged a report at P.S. Misri Shah. During the investigation it transpired that there was further shortage of 691 bags of wheat. The accused alongwith Muhammad Sharif, Rustam Ali, Inayat Ullah and Abdul Majid who were the employees and the 'PALADARS' of the Mill were found in mysterious way at midnight tamering with the bags of wheat. After the investigation of the case, Muhammad Umar who is Accountant and Nasrullah Clerk of the Mill tried to make the shortage good through record. Ihsan-ul-Haq, Maqbool-ul-Haq and Khawaja

Chiragh Hussain partner of the Mill were made to join the investigation. The owner of the Mill slipped away before the registration of the case and managed to get bail before arrest from the Sessions Court, Lahore. Efforts were made to get tne bail bond cancelled, but their bails were confirmed. The bail of Chiragh Hussain was confirmed by High Court, while of others by the Supreme Court, Lahore. According to written assurance by the Mill Owners they took responsibility for the loss of wheat from the Godown or lying out-side, as the Godown was provided by the Mill.

The investigation was partly carried out by DSP/Naulakha, Inspector Misri Shah and SI Badami Bagh. Ten accused were arrested in the case.

The case is of a highly technical nature and involved lengthy investigation. A large number of witnesses had to be examined. Similarly, as most of evidence is of documentary nature the record of the Mill and Food-grain department took much time for scrutiny. The challans were once prepared, but those had to be reframed to avoid mis-joinder of charges and persons. The same will be sent up shortly, after obtaining sanction for the prosecution of the food Inspector, who is a Government Servant. According to the prosecution Ahmad Din Food Supervisor who was incharge of the wheat stock, criminally misappropriated the missing quantity of Govt. wheat.

(*ii*) on 17-12-66, Mian Zia-ud-Din Rafi, Ward Rationing Officer, checked the 3 wheat Godowns in the Gulberg Flour Mills, and found a shortage of 6349 bags of wheat. The Godowns were in the charge of Food-grain Inspector, Mr. P.C. Sampson. On his report the present case was registered, the same day *viz*. 17. 12. 1966.

The investigation was taken up by Nazir Shirazi S/I Incharge PP Gulberg from the very start. As many as 3 persons including Mr. P. C.

Sampson Food Grain Inspector have been arrested. The date of his arrest is 22-12-66 and he was bailed out by the Supreme Court on 26-12-66. The Police recovered 149 bags of wheat from the stores of Mill. During the investigation it was found that Moin-ud-Din and Saleem-ud-Din accused had already deposited the price of 6200 bags of wheat in the State Bank before 17-12-66. As they were accused of abetment, it was required to be seen, how far their above plea was correct. In this connection lot of record of the Mill and Food Grain Department had to be checked. Some material witnesses were also not available, and for lack of their statements, the investigation remained incomplete. Similarly record of Food Grains was being audited and the audit report had to be awaited. Now the investigation is complete and the challans are under preparation.

As Food Grain Inspector is a Govt. Servant, sanction for his prosecution will also be obtained.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب بتائیں گے جتنا عرصہ اس کیس کی تحقیقات پر صرف ہوا ہے کیا آپ محکمہ کی کار کردگی سے مطمئن ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ بالکل ۔ جناب سپیکر ۔ گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے افسران کے خلاف جن کا حوالہ سوال میں دیا گیا ہے ایف آئی آر دو مختلف تاریخوں پر یعنی ۱۴ دسمبر اور ۱۷ دسمبر ۱۹۶۶ء کو درج کئے گئے ۔ میں حمزہ صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کردوں کہ محکمہ کے ان دونوں افسران یعنی فوڈ انسپکٹر اور فوڈ سپروائزر کو معطل کر دیا گیا تھا اور جہاں تک مقدموں

کی تفتیش کا تعلق ہے جناب حمزہ صاحب اور دوسرے فاضل دوست مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ جب بھی کسی مقدمے کی تفتیش ہوتی ہے تو ریکارڈ وغیرہ جو ہوتا ہے اس کو دیکھا جاتا ہے ۔ شہادت اور مختلف گواہان کے بیانات اور دیگر اس قسم کی چیزوں کا جائزہ لینا پڑتا ہے اور پھر پولیس نے اپنا کیس بھی بنانا ہوتا ہے اور ہر قسم کی چیز کیس چالان کرنے سے پیشتر دیکھی جاتی ہے ۔ آخر چند دن تو اس قسم کی تفتیش میں لگ جاتے ہیں تو دیر ہو سکتی ہے اور حمزہ صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مرغ مسکین کو بغیر وجہ سیخ پر سوار کر دینا بھی کوئی مناسب بات نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں وہ بذات خود تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں جو شہادت اورگواہان کے بیانات وغیرہ ہیں وہ تو اپنی جگہہ پر ہیں مگر جہاں تک جرم کے سرزد ہونے کا تعلق ہے وہ تو ظاہر تھا اور رقم بھی مالکان نے خزانے میں جمع کرا دی کیا اس قسم کے مقدمات اگر پولیس تفتیش کرتی ہے اور مثال کے طور پر اگر اس کو چھ ماہ لگ جائیں تو کیا اس طرح مقدمہ کی اہمیت ختم نہیں ہو جاتی جس سے مالکان کارخانہ جات کو فائدہ پہنچتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ فوڈ گرین کارخانہ جات کے پاس لائیسنس ہوتے ہیں اور یہ ایک اچھی بات ہے کہ جتنے ان کے پاس لائیسنس تھے انہیں منسوخ کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں تو تفتیش سے متعلق پوچھ رہا ہوں

وہ افسران جن کا ذکر آیا ہے وہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں یا ہوم ڈیپارٹمنٹ سے I am putting him this question in his capacity of P.S. Home. میں نے ان سے سوال جو کیا اور جواب گندم ملا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ میں نے حمزہ صاحب کا سوال دیکھا ہے اگر حمزہ صاحب کو غصہ میں یاد نہ رہا ہو تو اپنی نازک طبع پر ذرا بوجھ ڈالیں کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے مل اونرز کو فائدہ نہ پہنچے ۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے سوال نمبر ۵۵۴۲ کیا تھا ۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا تو میں جناب عرض کر رہا تھا کہ مل مالکان کو فائدہ نہیں پہنچا بلکہ ان کے جو لائیسنس تھے وہ cancel کر دیئے گئے تھے اور ان لائسنسوں کی منسوخی کے نتیجہ کے طور پر ان کے بزنس کو نقصان پہنچا جب ہم نے ان کو سپلائی نہیں دی تو جتنا ان کو نقصان پہنچا ہے ۔ آپ بھی شاید اس کا اعتراف کریں گے ۔ کہ ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔ ان کو یقیناً نقصان پہنچا ہے ۔ تحقیقات اب مکمل ہو چکی ہیں صرف محکمہ کی منظوری درکار ہے ۔ کیونکہ اس کے بغیر سرکاری افسروں کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ تحقیقات کس تاریخ کو مکمل ہوئی اور کس تاریخ کو محکمہ خوراک کو لکھا گیا کہ ان افسروں کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری - یہ ابھی ابھی مکمل ہوئی ہے اور اب جلد از جلد چالان عدالت میں پیش کر دئے جائیں گے -

مسٹر حمزہ - جب ان سے تاریخ پوچھی گئی ہے تو جواب ملتا ہے ابھی ابھی - کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ محکمہ کو منظوری کے لیے کب لکھا ہے ؟

جناب والا- جب بھی ان سے اس بارہ میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ جواب دینے سے کتراتے ہیں -

پارلیمنٹری سیکریٹری - ہم بالکل نہیں کتراتے -

مسٹر حمزہ - تو فرمائیے کہ تحقیقات کس تاریخ کو مکمل ہوئی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب حمزہ صاحب کو اس بات کی داد دینی چاہئیے تھی کہ ہم نے ان کے شارٹ نوٹس سوال کا اتنا لمبا جواب دیا ہے -

مسٹر حمزہ - ہمیں با معنی جواب چاہئیے - بے معنی جواب نہیں چاہئیے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - تاریخ کے متعلق آپ کو پریشانی نہیں ہونی چاہئیے -

Sir, I admit I don't have it with me.

میں عرض کر رہا ہوں کہ تحقیقات مکمل ہو چکی ہے - - - -

I say that within a fortnight's time, Inshallah, the Challan would be submitted.

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ جب انہوں نے میرے شارٹ نوٹس کا جواب دیا ہے تو انہیں لازمی طور پر اس تاریخ کا پتہ ہونا چاہیئے تھا جس تاریخ کو تفتیش مکمل ہوئی ۔ انہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہیئے تھا کہ انہوں نے کس تاریخ کو محکمہ خوراک کو اجازت کے لیے لکھا ہے ۔

"The same will be sent up shortly after obtaining sanction for the prosecution of the Food Inspector who is a Government servant."

میں ان سے یہ جواب کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہوں ۔

Mr. Speaker : Yes, I think the Member is justified.

مسٹر حمزہ ۔ ان کا فرض ہے کہ وہ میرے سوال کا جواب دیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جواب تو عرض کیا ہے کہ جہاں تک چالان کا تعلق ہے وہ ہم نے ابھی پیش نہیں کیا ۔ کیوں کہ اس کے لیے محکمہ کی منظوری درکار ہے ۔ محکمہ خوراک کو لکھ دیا ہے کہ وہ جلد منظوری دیں تاکہ متعلقہ افسروں کا چالان ہو سکے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ نے اس امر کا اطمینان کر لیا ہے ۔ آپ تو یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ کس روز آپ نے محکمہ کو لکھا ہے ۔

Parliamentary Secretary : Sir, I can say approximately within the last week.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب میں پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے محکمہ کو لکھا ہے مگر کیا وہ آپ کے لکھنے کو وزن دیتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ معلوم ہوتا ہے کہ حاجی صاحب اردو بھی نہیں سمجھتے ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

PROVIDING TACCAVI LOANS TO CULTIVATORS

***6094. Mian Nazeer Ahmed** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that Government are providing liberal taccavi loans to the cultivators as an incentive to intensify the Grow More Food Campaign in the Province ; if so, the amount placed at the disposal of the Commissioners and Deputy Commissioners in the Province in 1966-67 for the grant of taccavi loans and whether the said amount has actually been given to the cultivators ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Yes. The entire amount of Rs. 1,09,25,000 sanctioned by the Finance Department during the year 1966-67, has been placed at the disposal of Commissioners in West Pakistan for distribution as taccavi loans to the cultivators. Out of this, the Commissioners have given an amount of Rs. 1,05,83,000 to the Deputy Commissioners—Rs. 81,74,913 have actually been advanced to the cultivators upto April, 1967. The loan is being advanced to them since the begning of the current financial year and will continue to be advanced till its end, *i.e.*, 30th June 1967 according to the requirements of the cultivators.

ANNEXURE 'A'

STATEMENT SHOWING THE DIVISION-WISE TACCAVI ALLOCATIONS DURING THE YEAR 1966-67 (AS IT STOOD ON 6TH MAY 1967)

Serial No.	*Division*		*Act XIX of* 1883	*Act XVII* of 1958	*Total*
			Rs.	Rs.	Rs.
1.	Peshawar	...	4,50,000	3,50,000	8,00,000
2.	D.I. Khan	...	2,25,000	3,35,000	5,60,000
3.	Rawalpindi	...	2,25,000	1,65,000	3,90,000
4.	Sargodha	...	3,82,000	4,00,000	7,82,000
5.	Lahore	...	7,20,000	9,50,000	16,70,000
6.	Multan	...	4,45,000	6,70,000	11,15,000
7.	Bahawalpur	...	5,00,000	3,60,000	8,60,000
8.	Khairpur	...	2,70,000	3,00,000	5,70,000
9.	Hyderabad	...	6,00,000	11,50,000	17,50,000
10.	Quetta	...	7,50,000	7,05,000	14,55,000
11.	Kalat	...	3,75,000	4,40,000	8,15,000
12.	Karachi	...	58,000	1,00,000	1,58,000
	Total	...	50,00,000	56,25,000	1,09,25,000

LAND REVENUE CHARGED ON "WAAI CHAI" LAND IN FORMER SIND PROVINCE

***6169. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the per acre amount of land revenue charged on "Waai Chai land in the former Sind ;

(*b*) the per acre amount of land revenue charged on similar land in Karachi District ;

(*c*) whether it is a fact that most of the "Waai Chai" land in Karachi District was originally the "Barani" land and has now become "Waai Chai" due to the efforts and hard work of the cultivators ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

Mode of irrigation.	Group I	Group II	Group III
(*a*) Wahi Chahi Gardens, including vegetable, sugar cane, tobacco, potatoes and lucerne.	7.50	7.00	6.50
Other Wahi Chahi cultivation.	4.00	3.75	3.50
(*b*) Dehs in Karachi District	10.00	8.75	7.00

(*c*) Yes.

ACREAGE OF CULTIVABLE LAND DISPOSED OF THROUGH AUCTION, SALE AND ALLOTMENT

*6198. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the area-wise total acreage of cultivable land disposed of by (*i*) auction (*ii*) sale and (*iii*) allotment throughout the Province during last three years ;

(*b*) how much land out of that mentioned in (*a*) above was given to (*i*) Haris (*ii*) displaced persons (*iii*) Government Servants and (*iv*) *ex*-servicemen ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

FORMER PUNJAB AREA

Thal Project Colony

		Acres
(*a*) (*i*) Auction	...	18,453
(*ii*) Sale	...	50
(*iii*) Allotments	...	19,049
(*b*) (*i*) Haris	...	Nil
(*ii*) Displaced persons	...	116
(*iii*) Government servants	...	Nil
(*iv*) *Ex*-Servicemen	...	803

		Acres
OLD COLONY DISTRICTS IN FORMER PUNJAB		
(*a*) (*i*) Auction	...	Nil
(*ii*) Sale	...	140,100
(*iii*) Allotments	...	2,709
(*b*) (*i*) Haris	...	Nil
(*ii*) Displaced persons	...	136,500
(*iii*) Government servants	...	3,600
(*iv*) *Ex*-Servicemen	...	Nil
FORMER SIND PROVINCE		
Ghulam Muhammad Barrage Project		
(*a*) (*i*) Auction	...	1,709
(*ii*) and (*iii*) Sale/Allotments at fixed price	...	34,965
(*b*) (*i*) Haris	...	25,374
(*ii*) Displaced persons	...	1,312
(*iii*) Government servants	...	Nil
(*iv*) *Ex*-Servicemen	...	17,747
GUDDU BARRAGE PROJECT		
(*a*) (*i*) Auction	...	16,729
(*ii*) and (*iii*) Sale/Allotments at fixed price	...	1,51,737
(*b*) (*i*) Haris	...	73,264

(*ii*) Displaced persons	...	10,219
(*iii*) Government servants	...	12,059
Defence	...	42,207

SUKKUR BARRAGE PROJECT

(*a*) (*i*) Auction	...	5,347
(*ii*) Sale	...	43,844
(*iii*) Allotments	...	27,407
(*b*) (*i*) Haris	...	10,760
(*ii*) Displaced persons	...	6,994
(*iii*) Government servants	...	1,974
(*iv*) *Ex*-Servicemen	...	13,201

FORMER N.-W.F.P.

(*a*) (*i*) Auction	...	Nil
(*ii*) Sale	...	2,312
(*iii*) Allotments	...	2,245
(*b*) (*i*) Haris	...	2,412
(*ii*) Displaced persons	...	Nil
(*iii*) Government servants	...	2,245
(*iv*) *Ex*-Servicemen	...	Nil

LAND ALLOTTED UNDER GULACHI SCHEME

*6199. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the time by which land is expected to be allotted under Gulachi scheme ;

(*b*) whether Government have formulated any policy with regard to distribution of land under the said scheme ; if so, (*i*) details thereof ; and (*ii*) percentage of land reserved for different categories of people and if not, the time by which the policy is expected to be formulated ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Since there is no Gul Katch (and not Gulachi as mentioned by Mr. Zain Noorani in the Question) Scheme under consideration, the question of time limit for allotment of land does not arise.

(*b*) (*i*)

Question does not arise.

(*ii*)

SUBSISTENCE ALLOWANCE DURING TRAINING TO KANUNGOS

*6200. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Kanungo candidates are required to undergo training for a period of three years ;

(*b*) whether it is a fact that Kanungo candidates get only Rs. 35·00 per mensem as subsistence allowance during the said training period which was fixed long ago ;

(*c*) whether Government intend to increase the said allowance substantially in view of the recent increase in the scales of pay ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*e*) The proposal to increase the subsistence allowance has been referred to the Finance Department and is under their consideration.

ALLOTMENT OF A PLOT OF GOVERNMENT LAND BEHIND CITY COURT TO HASANY ACADEMY IN KARACHI

***6223. Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Hasany Academy, which was founded in 1896 and runs the Karachi Academy High School for Boys and the Karachi Academy Girls High School, was allotted a plot of Government Land behind the City Courts in the year 1944 by the Sind Government in appreciation of the services of the Academy in the field of education of the Musalmans of Sind ;

(*b*) whether it is a fact that the said plot was subsequently resumed by the Government in the year 1950 as the same was required for the expansion of the City Courts ;

(*c*) whether it is a fact that the said plot was not used for the new buildings of the City Courts and is no more required for this purpose ;

(*d*) whether it is a fact that the said Hasany Academy applied on a

number of occasions for the restoration of the said plot to them for building their Boys High School, Girls High School and Technical Education Institute ;

(*e*) whether it is a fact that their application was recommended by the Director of Education, Karachi ;

(*f*) whether the application of the said Hasany Academy has been rejected by the Government ;

(*g*) if answer to (*f*) above in the affirmative, the reasons for the same ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The Hasany Academy Society, Karachi was allotted, in 1943, a plot of land measuring 13, 359 sq. ft. for constructing a school within three years from the conclusion of the second World War.

(*b*) The plot was resumed for breach of the condition of the grant *i.e.* failure to construct the schools within the prescribed period.

(*c*) The plot is still required for the expansion of the City courts.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) Yes.

(*g*) The plot in question is in the front of the City Court building and is still required for future expansion of the Courts.

DEVELOPMENT OF DESI TIB

*6244. **Mr. Amanullah Khan Shahani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the names of Evacuee Vedic Trust Properties in the Province ;

(*b*) whether the proceeds accruing from the said property are being expended for the development of Desi Tib ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The following five evacuee trust properties attached to various vedic trust have so far come to notice of Evacuee Property Trust Board.

(*i*) Several Hitaishi Ayurvedic Association, Karachi.

(*ii*) Vedic Vidyalla, Dadu.

(*iii*) Hindupanchayat Madir, Barkhan.

(*iv*) Shirisanatan Dharm, Loralai.

(*v*) Ariasamaj, Loralai.

(*b*) No expenditure is specifically spent on the development of Desi Tib.

DEVELOPMENT OF DESI TIB

*6326. **Mr. Munawar Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the names of Evacuee Vedic Trust Properties in the Province ;

(*b*) whether the proceeds accruing from the said properties are being expended for the development of Desi Tib ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) No.

(*b*) This part of the question relates to Evacuee Trust Properties and concerns the Minister for Rehabilitation.

INQUIRY AGAINST MR. NASIR-UD-DIN, FORMER TEHSILDAR, HASILPUR

***6345. Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an inquiry has been conducted by Mr. Sarshar Ahmed Khan, C. S. P., Assistant Commissioner, Bahawalpur, against Mr. Nasir-ud-Din, former Tehsildar, Hasilpur ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the allegations levelled against him (*ii*) the findings of the Inquiry Officer thereon and (*iii*) in case he was found guilty, the action taken by the Government and if no action has been taken against him, reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that Mr. Joseph Akhtar, 1st Class Magistrate and Malik Muhammad Ali, Revenue Officer have also conducted inquiries against the said officer ; if so, (*i*) the allegations (*ii*) the findings of the inquiry officer and (*iii*) the action taken by the Government in this behalf ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The Deputy Commissioner, Bahawalpur has replied that no record in his office is available to show that any such enquiry was conducted.

(*b*) In view of (*a*) above does not arise.

(*c*) Yes.

The allegation in the first case was that Mr. Nasir-ud-Din Tehsildar, registered two sale deeds which were kept by his Reader and subsequently he and the Reader denied knowledge of these deeds. An enquiry was conducted by Mr. Akhtar Josaph who held that the registered deeds were in the possession of the Reader but there was not enough evidence to substantiate the allegation levelled against the Tehsildar. No action was accordingly taken against him.

In the second case the Tehsildar was alleged to have irregularly decided a mutation case in the absence of the parties. An enquiry of a preliminary nature was held by Malik Muhammad Ali formerly Revenue Assistant Bahawalpur, who held that the way in which the Tehsildar dealt with the case was not proper. After obtaining the explanation of the accused Tehsildar, the matter is at present under examination with the local officers.

AUCTION OF STATE LAND IN FORMER PUNJAB

*6366. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state the area of state land sold by auction in the former Punjab Province in the following years :—

1958-59, 1959-60, 1960-61, 1961-62, 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66 and 1966-67 ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The reply ac-

cording to information given by the local officers is as under :—

	A—K—M
1958-59	15736—5—12
1959-60	19702—0— 8
1960-61	8951—7— 5
1961-62	13569—6— 7
1962-63	65320—0—14
1963-64	13093—3—12
1964-65	2922—6—17
1965-66	— —
1966-67	— —
Total.	139296—6—15

ALLOTMENT OF LAND TO ARMY PERSONNEL UNDER WEST PAKISTAN BORDER AREA REGULATION 1959

*6368. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Rehabilitation be pleased to state the acreage of land allotted to the army personnel in each District of the Province under the West Pakistan Border Area Regulation, 1959 ?

Minister of Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : I am not in a position to supply the required information as allotments are not made by the Settlement Organization or any other agency under the Provincial Government.

VEDIC EVIDENCE TRUST PROPERTIES IN THE PROVINCE

*6401. **Sheikh Fazal Hussain** : Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) the names of Vedic Evacuee Trust Properties in the Province ;

(*b*) whether the proceeds accruing therefrom are being spent on the development of Desi Tib ?

Ministnr of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The following five evacuee trust properties attached to various vedic trust have so far come to notice of Evacuee Property Trust Board.

(*i*) Several Hitaishi Ayurvedi Association, Karachi.

(*ii*) Vedic Vidyalla, Dadu.

(*iii*) Hindupanchay-at Madir, Barkhan.

(*iv*) Shirisanatan Dharm, Loralai.

(*v*) Ariasamaj, Loralai.

(*b*) No expenditure is specifically spent on the development of Desi Tib.

LAND AFFECTED BY CONSTRUCTION OF CHASHMA BARRAGE

*6484. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of villages, persons and the acreage of land affected by the construction of Chashma Barrage ;

(*b*) whether it is a fact that persons displaced by the construction of Mangla Dam have been allotted alternative lands in other parts of the Province ;

(*c*) whether persons whose lands have been acquired for the construction of Chashma Barrage would also be allotted alternative lands in Thal area ; if so, when and if not reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

(*a*)

		No. of villages.	No. of persons.	Acreage of land.
(*i*) Sargodha	Divs.	29	23,875	1,02,380
(*ii*) D.I. Khan	Divs.	1	614	4,945

(*b*) Yes.

(*c*) The case is under consideration of Government.

PLAYGROUND ATTACHED TO GOVERNMENT HIGH SCHOOL JALALPUR PIRWALA

*6487. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an area of land measuring 28 Kanals belonging to non-muslims was earmarked as a playground for Government High School Jalalpur Pirwala, District Multan on 8th July, 1955,—*vide* Khata No. 114 and Khasra Nos.

48					and		38		
2	2	2	3	3	23,	19	19	18	
—,	—,	—,	—,	—,		—	—,	—,	as shown in the
1	2	3	1	2		1'	2	2	

Revenue record ;

(*b*) whether it is also a fact that,—*vide* Khata No. 213 and Khasra $\frac{48}{1}$ No. 2 of the "Jamabandi" of village Jalalpur Pirwala, District Multan, for the years 1961—65 the said land has been shown as non-Muslim property in the column of ownership and District Board School ground in the column of "Cultivation" ;

(*c*) whether it is also a fact that the said land has been used by the students of the said High School as a foot ball ground for a long time ;

(*d*) whether it is a fact that later on the Patwari concerned confirmed the above said land against the name of a refugee,—*vide* Khata No. 185 without obtaining prior sanction of the relevant authorities ;

(*e*) whether it is a fact that no other playground except that mentioned in (*a*) above is attached to the said school ;

(*f*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps for the re-transfer of the land mentioned in (*a*) above in the name of the said Government High School ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) No part of the area was ever used as a play ground. It is under cultivation.

(*d*) No. Some portion of the land mentioned above, measuring 28 kanals, was confirmed on R.O. II No. 185 on 25-7-1964 by the competent

Rehabilitation Authority, and not by the patwari who has no such powers.

(*e*) Yes. The High School of Jalalpur Pirwala has no play ground.

(*f*) There is no indication on the record that any step was over taken to get the land in question transferred for use as a play-ground.

———

ALLOTMENT OF LAND SITUATED IN RENALA ESTATE, TEHSIL OKARA DISTRICT SAHIWAL

*6566. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that about 100 squares of land situated in Renala Estate, Tehsil Okara, District Sahiwal was excluded from being allotted to refugees due to its being affected by Sem and Thur about 16 years ago ;

(*b*) whether it is a fact that half of the said area has now been allotted under Cattle Breeding Scheme and the remaining area is lying vacant ;

(*c*) whether the said vacant area has been reclaimed and is culturable and the sanctioned canal water is being wasted ;

(*d*) whether it is a fact that so many people have submitted applications for allotment of the area referred to in (*c*) above ;

(*e*) if answer to (a) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for not allotting the said vacant land so far and whether Government intend to allot this area to the applicants under any scheme; if so, when ?

Minister of Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) About 4530

acres of land was surrendered by the Renala Estate in 1960. This area belongs to the Defence Department. There could be no question of its allotment to refugees.

(*b*) Out of this area about 961 acres have been leased out on Horse Breeding Conditions by the General Headquarters Rawalpindi and the rest, which includes about 367 acres covered by roads, Abadis *etc.* is lying vacant.

(*c*) The said vacant area has not been reclaimed and is mostly unculturable due to Thur and Sem. Canal water supply for this area was not, however, withdrawn by the Canal Department, as it is interspersed with the area allotted to the various Stud Grantees by the Government of Pakistan.

(*d*) Yes.

(*e*) The allotment of this land rests with the Ministry of Defence, Government of Pakistan/ General Headquarters and has to be done by them according to their schemes.

Reservation of Evacuee Land in Sahiwal District for Abadi Expansion

*6583. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that evacuee land situated in Sqr. No. 17,26, 33, 34 and 38 Renala Khurd, Tehsil Okara, District Sahiwal was reserved for Abadi expansion,—*vide* letter No. F-15(24) 52-P of January, 1953 issued in pursuance of the notification No. 4660-C&T-50/47713, dated 16th

September, 1950; if so, (*i*) reasons for not acquiring this area so far (*ii*) a copy of the said notification and letter may be laid on the Table of the House ;

(*b*) whether it is a fact that this area had been allotted to certain persons against their claims in 1956; if so, (*i*) the number of claims alongwith names and full addresses of the claimants and (*ii*) area allotted to them and dates of allotment ;

(*c*) whether the area so allotted had been purchased by certain persons; if so, (*i*) names, father's names and full addresses of the vendees (*ii*) date and consideration of the sale and (*iii*) whether purchased through oral mutation or registered documents ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) Yes. The Government of Pakistan had accorded approval in January, 1953 to the acquisition of evacuee land measuring 82 acres 2 kanals 5 marlas for expansion of Renala Khurd Town. This approval was, however, withdrawn by the Central Government in August, 1964, as the Municipal Committee Renala Khurd was not interested in the said land. Copies of letter No. F. 15(24)/52-P, dated January, 1953 and F. 16(84)/52-P/N, dated 10th August, 1964 are placed on the Table of the House. Notification No. 4660-C&D-50/47713 dated 16-9-1950 is not readily available.

(*b*) Yes, major portion of the area was allotted to certain persons against their verified claims during 1960. A list showing the names and other particulars of the claimants, and dates of allotment is laid on the Table of the House.*

(*c*) Some of the areas so allotted were purchased by certain persons. A statement showing the particulars of the venders is laid on the Table of the House.*

**Please see Appendix IV at the end.*

CONSTRUCTION OF MARALA RAVI LINK CANAL

*6584. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that lands of Village Nurpur, Tehsil Pasrur were acquired by Government for construction of Marala Ravi Link Canal; if so, (*i*) date of final notification of acquisition, (*ii*) date of possession by the Department concerned, (*iii*) reasons for non-payment of the compensation to the land owners, (*iv*) date and amount of award of each land owner in respect of (1) land and (2) standing crops ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The information is being collected.

ALLOTMENT OF LAND TO MR. AHMAD ALI IN VILLAGE KOT RAI BOOTA MALL

*6615. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that under the Rehabilitation Laws a refugee is to be allotted land in a single village and in a consolidated form, especially when he requires land in lieu of lesser units than the maxima fixed under law i.e. 20,000 produce index units (Scheme, Part II, Chapter I, paragraph 3 and 1) ;

(*b*) whether it is a fact that a refugee claimant from the East Punjab, namely, Ahmad Ali, a retired Government official, whose claim No. 1138, dated 24th January 1949, was accepted and verified by Government for about 1,150 units of land has been allotted land in lieu of nearly two-third of his total entitlement in the village Kot Rai Boota Mall,

Tehsil Kasur, District Lahore, where his claim was initially registered and he has been waiting since 24th January 1949 for the satisfaction of his remaining entitlement ;

(*c*) whether it is a fact that after about 20 years, the Tehsildar of Kasur,—*vide* his letter No. 1169, dated 24th October 1966, informed the said claimant that further land was not available in the said village and that he should get the remaining claim transferred to some other village ;

(*d*) whether it is a fact that sufficient land has been allotted to the junior and undeserving claimants, whose claim forms have been entered in the said village long after the entry of claim No. 1138 of the said Ahmad Ali ;

(*e*) whether it is a fact that instructions contained in the Rehabilitaion Scheme, Part II, Chapter I, paragraph 7 and 11/2 are not complied with and preference is not given to such claimants as have abandoned comparatively smaller holdings in India ;

(*f*) whether it is a fact that the Secretary, Board of Revenue, West Pakistan, Lahore,—*vide* his letter No. 16017-55/11435-R (L), dated 22nd November 1955 informed the said claimant that land against his claim would be confirmed to him in the said village and in consolidated form ;

(*g*) whether it is a fact that the said claimant has paid the full amount of the Rehabilitation fee for the entire requirement of his claim in the said village, but as regards land he is still in a disturbed state ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes, Subject to availability of land vis-a-vis the claims pending settlement.

(*b*) It is a fact that claim No. 1138 was filed by one Ahmad Ali on 24th January 1949 village Kot Rai Boota Mal. He was entitled to 820

P. I. units, including 25% increase admissible in Lahore district, out of which 723 P. I. units were settled in that village. As a result of succession to one Abdul Haq, s/o Budha, Ahmad Ali got 263 P. I. units in addition to his own 820 P. I. Units, thus making a total of 1083 and not 1150 P. I. Units. No allotment was made against claim No. 1139 of the said Abdul Haq (deceased), as the question of his succession remained disputed till 28th November 1966.

(*c*) Yes.

(*d*) The register of allotments shows that the subsequent khatas relate to those claimants who also filed their claim forms in 1949 with the exception of one, also filed in the same year, whose claim form was lost and a 'duplicate' was verified. On this an allotment of only 130 P. I. Units was made, as against his entitlement of 190 P. I. Units.

(*e*) Allotments were made in accordance with the instructions issued on the subject.

(*f*) The old file is not readily available.

(*g*) No. The claimant was charged Rehabilitation Fee in respect of the land actually allotted to him and not for his entire entitlement.

RECRUITMENT OF TEHSILDARS

*6623. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 4297 given on 15th December 1966, and state whether relaxation in age was allowed in the case of 22 such candidates as were over-age at the time of recruitment ; if so, (*i*) reasons for allowing relaxation to such a large number of candidates (*ii*) the date

on which each of the said candidates applied for relaxation in age and (*iii*) the authority as allowed the said relaxation alongwith the dates on which orders regarding the said relaxation were issued ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Relaxation in age limit was allowed in 14 and not 22 cases.

(*i*) The panel of Members of the Board of Revenue interviewed the candidates, made a selection of these candidates who were found suitable for the job. The Board of Revenue Government allowed relaxation in age where justified in the interest of Government work.

(*ii*) Candidates are not required under the rules to apply for this relation.

(*iii*) Relaxation was allowed by Board of Revenue/Government and necessary orders were issued from 27th to 30th September, 1966.

UNAUTHORISED OCCUPATION OF GOVERNMENT RESIDENTIAL PLOT IN TANDO JAM TOWN

***6628. Mr. Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some people have unauthorisedly occupied a Government residential plot near the mosque in Talpur Mohallah in Tando Jam Town of Hyderabad District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the total area of the said plot and (*ii*) whether Government intend to get the said plot vacated by the occupants ; if so, when ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) 4,773 sq. ft.

(*ii*) Ejectment proceedings are in progress against unauthorised occupants of the area.

FERRIES ON RIVER CHENAB IN DISTRICT MUZAFFARGARH

*6641. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there are many ferries called *pattans* on River Chenab in District Muzaffargarh ;

(*b*) whether it is a fact that Government leases out the abovesaid *pattans* each year ;

(*c*) whether it is a fact that besides the leases mentioned in (*c*) above, Government also issues licences to zamindars to ply their boats at the said *pattans* for private purposese ;

(*d*) whether it is a fact that the zamindars mentioned in (*c*) above ply their boats on hire also due to which the lessees mentioned in (*b*) above are put to loss ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in the matter ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The information is being collected.

WAR RELIEF COMMISSIONS

*6656. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that War Relief Commissions were set up by same Provincial Government during the September 1965 War ; if so, the names of areas where such Commissions were established ;

(*b*) whether it is a fact that such a Commission was also established for Tharparkar District ; if so, name of its Chairman and other members and whether the said Commission is still in existence ;

(*c*) whether it is a fact that funds for relief works were provided to the Commission mentioned in (*b*) above ; if so, the actual amount and the manner in which it was spent ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) No War Relief Commissions were set up by the Provincial Government during the 1965 September War.

(*b*) No. The Deputy Commissioner Tharparkar has, however, reported that a Committee of some prominent public members was set up for Rehabilitation of Indian Muslim Evictees as below. This Committee is not in existence now :—

1. Mir Haji Muhammad Bux Ex-MPA .. Chairman
2. Mr. Rahematullah Khan ... Secretary
3. Mr. Ghulam Hyder Shah ... Member
4. Mr. Ali Bux Chairman Union Council Charnore ... Member

5. Maulvi Shahabuddin Chairman Union Council Tar Ahmad. ... Member

(*c*) A sum of Rs. 8,000.00 was provided out of the District Relief Fund in Tharparkar District for free distribution of food etc. among the destitutes.

FAMINE IN TALUKAS OF THARPARKAR DISTRICT

***6657. Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that due to drought in the years 1965-66 and 1966-67, Talukas Mithi, Diplo, Nagarparkar, Chachro and Umerkot in Tharparkar District were declared as famine-affected areas ;

(*b*) whether any arrangements were made by the Government for providing food and fodder in the said Talukas ; if so, details thereof ;

(*c*) whether the food and fodder mentioned in (*b*) above were provided free of cost ; if not, the rates at which the same were sold ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The Talukas Mithi, Diplo, Chachro. Nagarparkar and the Tapas Dinore and Kaplore (Taluka Umerkot) were declared as calamity affected, during the year, 1966-67. The district was not affected by drought, in the year, 1965-66.

(*b*) Yes. The position is summarised below :

FOODGRAINS.

The supply of imported wheat (2,400 tons was arranged by Government upto the end of March, 1967. From April, 1967, onwards, indigenous

wheat, (47,872 maunds) was supplied on payment. In the villages, the harvestors were allowed 2½ maunds of wheat, per member of their family.

The dealers also imported Bajra, Jowar & Rice, on private enterprise. An amount of Rs. 50,000 was allocated by the Government, to be expended as transportation charges, subject to maximum of Rs. 2 per maund.

Under the World Food Programme, 81,000 maunds of wheat was allocated for free distribution, to indigents ; whose number was estimated at 20% of the total population.

FODDER

In order to ease the scarcity of fodder, a ban was imposed in March, 1967, prohibiting the export of fodder from the district.

In addition, grazing was permitted in Dhoro Puran and in the reserve forest areas, with the exception of the experimental plots. The situation has since improved, by the rains, during March & April, 1967.

(*c*) Under the World Food Programme, 81,000 maunds of wheat is being distributed, free, to indigents.

The prevailing rates of foodgrains, are given below :—

Foodgrains	Price, per maund Rs.
(*i*) Imported wheat.	17.36 (plus transportation charges to the depots).
(*ii*) Indigenous wheat.	23.00 Rs.
(*iii*) Jowar.	26.00—30.00
(*iv*) Bajra.	25.00—30.00
(*v*) Rice.	30.00

FAMINE IN TALUKAS OF THARPARKAR DISTRICT

*6658. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mithi, Diplo, Chachro, Nagarparkar and Umerkot Talukas of Tharparkar district have been declared as famine affected areas ;

(*b*) whether it is a fact that owing to the famine, majority of the residents of the said area shifted to the Barrage area alongwith their cattle ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether it is a fact that heavy loss occurred to the said displaced persons on account of their cattle having died of starvation while shifting ; if so, the estimated loss thus occurred ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes, the Talukas Mithi, Diplo, Chachro, Nagarparkar and Tapas Dinore and Kaplore of Taluka Umerkot were declared calamity affected areas, during 1966-67.

(*b*) Yes ; but such migration to the Barrage Zone, is usual in normal years, as well ; in search of labour, at the sowing and harvesting of Rabi and Kharif. This year, their number was larger, on account of the near-famine conditions.

(*c*) It has been reported by the Deputy Commissioner, Tharparkar that no cattle died of starvation, while shifting to the Barrage Zone. The loss, if any, sustained by them could not be estimated, as no complaint was received from the affected persons.

INSUFFICIENT RELIEF PROVIDED TO FAMINE AFFECTED PEOPLE OF THARPARKAR DISTRICT

*6659. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 8 lac has been sanctioned by the Government for the people of famine-affected areas of Tharparkar District ;

(*b*) the authority responsible for the disbursement of the said amount and the manner in which the money will be disbursed :

(*c*) whether any committee has been appointed by the Government for the disbursement of the said amount ; if so, the names of its members ;

(*d*) whether it is a fact that the relief being given to the people is quite insufficient to cater to their needs with the result that they are moving down to the Barrage area ; if so, the steps Government intend to take in this respect ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes. A total amount of Rs. 8,50,000 was allocated as Gratuitous Relief and Taccavi.

(*b*) The relief grant is generally distributed by the Deputy Commissioner of the district, through the Tehsildar/Mukhtiarkar concerned, in the light of the Standing Instructions, for the utilization of Government grant and the Governor's Relief Fund Rules. The Taccavi is advanced by the Revenue Officers under the Delegation Orders of the Finance Department.

(*c*) Committees were formed at the Union Council level, to supervise the distribution of foodgrains, gratuitous relief and taccavi. The Taluka

Councils were also associated. As advised by the Relief Commissioner, West Pakistan, a District Relief Committee has since been constituted as under :—

OFFICIALS.

1.	Deputy Commissioner, Tharparkar	...	Chairman
2.	Superintendent of Police, Tharparkar	...	Member
3.	Daftardar and Additional District Magistrate, Tharparkar	...	Member
4.	Assistant Commissioner, Naravelly	...	Member
5.	Deputy Collector Desert at Mithi	...	Secretary

NON-OFFICIALS.

1.	Mr. Ghulam Muhammad Wasan, MNA	...	Member
2.	Rana Chandar Singh, MPA	...	,,
3.	Mir Mir Muhammad Khan Talpur, MPA	...	,,
4.	Mir Khuda Bux Khan Talpur, MPA	...	,,

(*d*) With the provision of 81,000 maunds of wheat for free distribution to the indigent and the arrangements made for the import of Bajra, Jowar and rice, the relief extended was considered adequake.

Some people migrated to Barrage area in search of labour, but this happens even in normal year, at the sowings and harvesting of Rabi and Kharif crops. The position improved on account of the rains, during March and April 1967 and most of them have returned to their homes, alongwith their cattle.

LAND IN TEHSIL ABBOTTABAD

*6690. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) average per capita income and average area of land owned by each person in Tehsil Abbottabad ;

(*b*) total acreage of land in the said Tehsil as is under cultivation as well as the acreage of land as is not being cultivated there ;

(*c*) acreage of land in the said area wherein (*i*) two crops are grown in a year and (*ii*) single crop is harvested in a year ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

(*a*)	Average per capita income in Tahsil Abbotabad ...	Rs. 70.00
	Average land owned by each person in Tahsil Abbotabad ...	1½ acres.
(*b*)	total acreage of land in the said tehsil as is under cultivation. ...	1,46,300 acres.
	acreage of land as is not being cultivated there ...	2,46,939 acres.
	(*c*) acreage of land in the said area where :—	
	(*i*) two crops are grown in a year ...	31,235 acres.
	(*ii*) where single crop is harvested in a year ...	1,15,065 acres.

DAMAGE CAUSED BY RAINS IN UNION COUNCIL NAGRI BALA

*6699. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that due to recent heavy rains lands in the Union Council Nagri Bala, Tehsil Abbottabad have been rendered uncultivable and houses have collapsed and the affected persons are facing financial hardships ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number of such persons and (*ii*) whether any relief has been given to the abovesaid persons ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) No. lands, houses and crops were damaged necessitating relief measures.

(*b*) (*i & ii*) In view of the above, no provision of relief was called for.

REMISSION IN WATER RATE AND LAND REVENUE TO THE CULTIVATORS OF MIANWALI DISTRICT AFFECTED BY HAILSTORM

*6730. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on 28th April 1967 villages Rokhri Pucca and Kacha, Bharyun Wala, Muhammad Wala in Mianwali District were hit by a hailstorm ;

(*b*) whether it is a fact that nearly 3/4th of the Rabi crop and vegetables in the said areas were destroyed due to the said hailstorm ;

(*c*) whether any assessment was made by the Revenue Department regarding the said losses ; if so, the extent of the losses sustained ;

(*d*) whether it is a fact that Government have decided to grant compensation through remission in water rate and land revenue to the affected cultivators of the said area; if so, details thereof ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) Yes.

(*b*) About 1/3rd of the area under Rabi crops and Vegetable was damaged.

(*c*) (*i*) Yes.

(*ii*) Out of 9, 355 acres sown 3,040 acres were damaged.

(*d*) No compensation is admissible. However, remission in land revenue and water rate will be given to the affected persons upto the extent of damage.

GIVING RELIEF TO INHABITANTS OF PESHAWAR

***6790. Mr. Jalal-ud-din Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state the steps taken by Government so far to afford relief to the inhabitants of Peshawar City for losses sustained by them due to recent rains and storms ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : A list of the damages and losses was prepared by the Chief Officer, Municipal Committe, Peshawar. It has since been scrutinized.

The Commissioner, Peshawar Division assured that monetary relief

would be paid to the affected persons, according to the scale prescribed under the Standing Instructions, for the utilization of the Government grants, from the amount already placed at the disposal of the Deputy Commissioner, Peshawar.

The relief grant allocated to the Peshawar district is as under :—

Head of account	Amount Rs.
(*i*) 54-Relief	4,04,000
(*ii*) Governor's Relief Fund	1,50,000
Total	5,54,000
(*iii*) Wheat for free distribution, to indigents	19,000 maunds

---

REPAIRING OF TUBE-WELLS IN SIALKOT DISTRICT

*6906. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that out of the total number of tubewells destroyed in Sialkot District, in the September 1965 Indo-Pakistan War, about 82 tube-wells in Maharajke area of this district have not yet been fully repaired with the result that the irrigation of about 89 squares of land of that area has suffered seriously ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken or being taken by Government to repair the said tube-wells ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) No. Only 13 tube-wells were destroyed in Mahrajke Sector with the result that approximately 19 squares of land could not be irrigated.

(*b*) Under the Relief Scheme approved by the Central Government no amount was allocated for the repairs of tube-wells.The possibility of providing some relief for the purpose is, however, under consideration.

SETTLEMENT OF EAST PAKISTAN PEASANTS IN WEST PAKISTAN

*6942. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that about 200 families of East Pakistan peasants who were brought to West Pakistan for settlement on agricultural land have not as yet been settled and are loitering about in the streets of Karachi as shelterless refugees; if so, reasons therefor and the plans of Government, if any, for the settlement of these peasants ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Yes, partially correct.

About 112 families are reported to have gone over to Karachi, a large number of whom have already settled down there. All these families are being provided residental plots in Landhi Colony, with the special courtesy of Karachi Development Authority, to enable them to settle down permanently there.

58 families are still settled on land allotted to them in Ghulam Muhammad Barrage Project area. Despite the fact that Government spent about 15 lacs for the settlement of these families have deserted, perhaps, on account of the rigours of colonization work and uncongenial climatic conditions.

CONSTRUCTION OF RESIDENTIAL QUARTERS FOR TEHSILDARS IN BATGRAM

*6956. **Khan Malang Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Batgram in Hazara District has been given the status of a Sub-Division ;

(*b*) whether it is also a fact that the land consolidation work is nearing completion in the said area but neither the tehsil buildings nor the residential quarters for the Tehsildars have so far been constructed there ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the likely date by which tehsil buildings as well as residential quarters for Tehsildars will be constructed there ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The matter is under consideration.

PENSION CASE OF BHURE KHAN, PEON OF SUB-TEHSIL JALALPUR PIRWALA

*7025. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Bhure Khan, Peon of Sub-Tehsil Jalalpur Pirwala, Tehsil Shujabad, District Multan retired on 26th May, 1964 ;

(*b*) whether it is a fact that pension papers of the said Bhure Khan, Peon have not so far been prepared with the result that he is experiencing

great financial hardships ; if so, whether Government intend to expedite the preparation of his pension papers ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) He retired on 6th June, 1964 and not on 26th May, 1964.

(*b*) The preparation of pension papers of Mr. Bhure Khan was delayed due to procedural difficulties experienced in verification of service details and provisional fixation of pay on certain dates, as required by the Accountant General, West Pakistan. Mr. Khure Khan himself only attended the Deputy Commissioner's Office in January, 1967 and efforts are being made to complete the verification immediately. In the meantime anticipatory pension has been sanctioned.

LAND DAMAGED BY LANDSLIDES

*7043. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that several acres of land belonging to land-owners of Murree and Khata Tehsils and the adjoining areas of Hazara District have been damaged by landslides in 1966-67 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any relief has been given to the affected land-owners ; if so, details thereof ; and if not, reasons therefor and whether Government intend to do so now ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) On account of heavy rains and land slides, the houses and lands of 129 owners in the Muree Tehsil, were affected. No damage has been reported in the

Khuta Tehsil. There was no damage by land slides, in the Hazara district.

(*b*) Necessary action is being taken for the provision of appropriate relief under the Standing Instructions.

FRUIT GARDENS AND WATER CROP DESTROYED BY HAILSTORM

*7045. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that fruit gardens were destroyed by the hailstorm in 1966-67 in Murree and Kahuta Tehsils and the adjoining areas of Hazara District ;

(*b*) whether it is a fact that wheat crop in Rawalpindi Tehsil was also destroyed by the hailstorm in the said year ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether any relief has has been given to the affected persons ; if so, details thereof ; and if not, reasons therefor and whether Government intend to do so now ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) 17 gardens covering an area of 38 Kanals were affected in Murree Tehsil only. No damage was caused in Kahuta Tehsil, adjoining area of Hazara district.

(*b*) No.

(*c*) The extent of damage in Murree Tehsil did not justify any remission.

TACCAVI LOANS

*7178. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Revenue pleased refer to answers to unstarred questions Nos. 295, 299, 300 and 302 laid on the Table of the House on 24th May, 1967 and state whether applications for the grant of taccavi loans were invited from the zamindars; if so, how and if not reasons therefor?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): There is no provision in the relevant Taccavi Acts/Rules under which it is obligatory or invite applications for the grant of Taccavi Loans. Such applications can be made orally or in writing at any time during the year to the Revenue Officers who are competent to grant the loans asked for out of the funds placed at their disposal.

APPLICATIONS FOR TACCVI LOANS RECEIVED IN QUETTA DIVISIONS

*7179. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) month-wise number of applications for the grant of taccavi loans received in Quetta Division during the year 1966-67;

(*b*) the number of applications mentioned in (*a*) above which (*i*) have been granted alongwith the total amount of the taccavi and (*ii*) are pending disposal alongwith reasons for delay;

(*c*) funds placed at the disposal of Commissioner, Quetta Division for the purpose?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) & (*b*) The question was received on 6-6-1967. The information is not available at

headquarters and will be supplied when it is received from the local officers. This will take time as the information is being collected through the Commissioners from the district/Tehsils offices.

(*c*) An amount of Rs. 7,60,000.00 under Land Improvement Loans Act XIX of 1883 and Rs. 7,05,000,00 under Agriculturists Loans Act XVII of 1958 was allotted to the Commissioner, Quetta Division for the year 1966-67.

DECLARING AREA SURROUNDING VILLAGES PAHARPAR AND PANIALA AS CALAMITY AFFECTED AREA

*7202. **Khan Muhammad Akbar Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that considerable damage has been done to the standing crops of wheat etc., in D.I. Khan due to the recent rains and hailstorms and especially the area surrounding villages Paharpur and Paniala ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to declare this area as calamity affected area and provide relief to the sufferers ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes, Standing crops were damaged in some villages of D.I. Khan district. The areas surrounding the villeges of Paharpur and Paniala were also affected, owing to the last rain and hailstorm.

(*b*) The extent of the damage is being assessed and a specia. Girdawari is being conducted, for re-assessment purposes.

It was not intended to declare the area as calamity affected, as failure of crops is not one of the grounds under the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act, 1958. The Deputy Commissioner, D.I. Khan has already discussed the matter with the Settlement Officer who assured that Abiana and Land Revenue remission would be given to the affected persons, if justified.

REBATE IN LAND REVENUE IN THATTA DISTRICT

*7274. **Syed Sher Ali Shah** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Ministerial Committee set up by Government for considering the land revenue assessment in the Northern and Southern Regions has recommended rebate of 25 to 30 per cent in the land revenue in the Thatta district ;

(*b*) whether it is a fact that the above recommendation has not been implemented so far and the revenue staff is collecting the land revenue at the old rates ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, why the said recommendation has not been implemented so far ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The Ministerial Committee has not yet finalized its report.

(*b*) and (c). Do not arise.

REMISSION OF LAND REVENUE TO LANDS HIT BY HAIL STORM

*7310. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that some parts of the Province were badly hit by hailstorm in the month of March 1966, causing damage to the Rabi crops ; if so, (*i*) the parts of the Province hit by the said hailstorm and (*ii*) whether Government has given any remission in the land revenue to the sufferers and if no remission has been given or intended to be given, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Only small parts of certain Divisions in the Province were affected during March or April, 1966 :—

(*i*) A statement is laid on the Table of the House.

(*ii*) Remission has either been allowed or the remission files are under consideration.

(*iii*) Does not arise.

STATEMENT SHOWING THE AREAS AFFECTED BY

Divisions	Districts affected
Hyderabad, Khairpur, Kalat & Karachi	No damage
Peshawar	Mardan
D.I. Khan	(1) D.I. Khan (2) Bannu
Rawalpindi	Gujrat
Lahore	Gujranwala Lahore Sialkot
Sargodha	Jhang Mianwala Lyallpur Sargodha

HAILSTORM IN THE PROVINCE & RELIEF AFFORDED

Area affected	Relief afforded
—	—
31 Villagegs in Sawabi & 6 Villages in Mardan Tehsils.	Remission files have been started and are under consideration.
(1) 27 Villages (2) 6 Villages	(1) D.I. Khan district is under fluctuating assessment. Remission allowed automatically. (2) Remission allowed in the case of 2 Villages. The remaining four villages have not been assessed to any land revenue.
9 Villages in Kharian & 16 Villages in Gujrat Tehsils.	Remission files have been started and are under consideration.
35 Villages 13 Villages 15 Villages	—do—
Chinot Tehsil A part of Distt : Some parts of Lyallpur & Toba Tek Singh Tehsils.	—do—
Parts of Khushab, Sargodha & Bhawal Tehsils.	

Multan	Multan
	Sahiwal
	Muzaffargarh
	D.G. Khan
Bahawalpur	Rahimyarkhan
	Bahawalnagar
Quetta	Quetta
	Sibi
	Loralai & Zhob

63 Villages	—do—
39 Villages	
40 Villages	
10 Villages	
Sadiqabad Tehsil Some parts of the district	—do—
Some parts of the district.	—do—

———

Ejectment Tenant Scheme

*7311. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the acreage of state agricultural land allotted to the ejected tenants and small land holders in the Province under the Ejectment Tenant Scheme ;

(*b*) whether it is a fact that Government have decided to take back the land falling within the radius of five miles from town of 'A' class Municipalities and Corporations in the Province from the said tenants and small landholders; if so, (*i*) the number of tenants and small land holders affected thereby (*ii*) whether Government intend to allot some other state land in lieu of those mentioned in (*b*) above to the said affected tenants and small land holders ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) 1,98,472 acres were allotted under the Scheme in former Punjab Colony Districts.

(*b*) Yes.

(*i*) 3498

(*ii*) 27101 acres

(*iii*) No.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

TACCAVI LOANS ALLOCATED TO SARGODHA DIVISION

304. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total amount of taccavi loans allocated under Heads (*i*) Land Improvement Loans Act, (*ii*) Agriculturists Loans Act 1958 during the years 1965-66 and 1966-67 to Sargodha Division ;

(*b*) the month-wise actual expenditure incurred therefrom in each district of the said Division during the said period ;

(*c*) in case the amount allocated during 1965-66 was not wholly spent, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

	1965-66		1966-67	
	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Sargodha	1,50,000	1,12,000	1,70,000	1,60,000
Lyallpur	30,000	30,000	20,000	26,000
Jhang	1,00,000	1,00,000	95,000	80,000
Mianwali	1,00,000	1,70,000	97,000	1,34,000

(*b*) The information is contained in the statements placed on the table of the Assembly.*

(*c*) The amount was not wholly spent in the districts of Sargodha and Jhang due to non-receipt of sufficient number of applications for Taccavi loans.

TACCAVI LOANS ALLOCATED TO KARACHI DIVISION

306. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the district wise total amount of taccavi loans allocated under Heads (*i*) Land Improvement Loans Act, (*ii*) Agriculturists Loans Act 1958 during the years 1965-66 and 1966-67 to Karachi Division ;

(*b*) the month-wise actual expenditure incurred therefrom in each district of the said Division during the said period ;

(*c*) in case the amount allocated during 1965-66 was not wholly spent reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

	1965-66		1966-67	
	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Karachi ...	20,000	20,000	20,000	25,000
Lasbela ...	19,000	25,000	38,000	75,000

**Please see Appendix V at the end.*

(*b*) This informations is contained in the statements placed on the Table.*

(*c*) The amount was not wholly spent in the Karachi Division due to non-receipt of sufficient number of applications for taccavi loans.

TACCAVI LOANS ALLOCATED TO RAWALPINDI DIVISION

308. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total amount of taccavi loans allocated under Heads (*i*) Land Improvement Loans Act, (*ii*) Agriculturists Loans Act, 1958 during the years 1965-66 and 1966-67 to Rawalpindi division ;

(*b*) the month-wise actual expenditure incurred therefrom in each District of the said Division during the said period ;

(*c*) in case the amount allocated during the year 1965-66 was not utilized in full, reasons thererfor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

	1965-66		1966-67	
	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Rawalpindi ...	30,000	19,000	20,000	8,000
Gujrat ...	50,000	25,000	73,000	5,000
Jhelum ..	50,000	20,000	44,000	5,000
Campbellpur ...	45,000	60,000	35,000	1,47,000

**Please see Appendix VI at the end.*

(*b*) The information is contained in the statements placed on the Table.*

(*c*) The amount was not wholly spent in the districts of Rawalpindi, Jhelum and Campbellpur due to receipt of less number of applications for taccavi loans before the close of the year than expected.

TACCAVI LOANS ALLOCATED TO HYDERABAD DIVISION

310. Babu Muhammad Rafiq Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total amount of taccavi loans allocated under Heads (*i*) Land Improvement Loans Act, (*ii*) Agriculturists Loans Act, 1958 during the years 1965-66 and 1966-67 to Hyderabad Division ;

(*b*) the month-wise actual expenditure incurred therefrom in each district of the said Division during the said period ;

(*c*) in case the amount allocated during 1965-66 was not spent in full reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

	1965-66		1966-67	
	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Hyderabad ...	3,44,000	3,01,400	2,22,000	2,30,000
Thatta ...	2,51,000	3,92,000	2,25,000	2,15,000
Dadu ...	1,20,000	2,38,600	69,000	90,000
Tharparkar ...	85,000	5,000	50,000	5,20,000
Sanghar ...	50,000	500	25,000	80,000

**Please see Appendix VII at the end.*

(*b*) The information contained in the statements placed on the Table.*

(*c*) The amount was not wholly spent in the districts of Hyderabad, Dadu, Tharparkar and Sanghar due to non receipt of sufficient number of applications for taccavi loans.

TACCAVI LOANS ALLOCATED TO KHAIRPUR DIVISION

312. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total amount of taccavi loans allocated under Heads (*i*) Land Improvement Loans Act, (*ii*) Agriculturists Loans Act, 1958 during the years 1964-65, 1965-66 and 1966-67 to Khairpur Division ;

(*b*) the month-wise actual expenditure incurred thereform in each district of the said Division during the said period ;

(*c*) in case the amount allocated during 1965-66 was not utilized in full, reasons therefor ?

**Please see Appendix VIII atthe end.*

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

	1964-65		1965-66		1966-67	
	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1983	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Khairpur ...	70,000	80,000	70,000	...	1,55,000	20,000
Jaccobadad ...	30,000	1,25,000	25,000	12,000	25,500	99,000
Sukkur ...	60,000	1,70,000	1,18,750	1,10,000	25,000	26,000
Larkana ...	70,000	75,000	1,50,000	1,50,000	60,000	1,50,000
Nawabshah ...	9,500	32,300	13,000	18,000	4,500	5,000

(*b*) The information is contained in the statements is placed on the Table.*

(*c*) The amount was not wholly spent in the districts of Jacobabad, Sukkur and Nawabshah due to non-receipt of sufficient number of applications for taccavi loans.

**Please see Appendix IX at the end.*

ANNOUNCEMENT

RE : HOURS OF AFTER-NOON SITTINGS OF THE ASSEMBLY

Mr. Speaker : There is an announcement.

Secretary : In partial modification of the announcement made by Mr. Speaker earlier that the after-noon sittings of the Provincial Assembly, whenever held, will commence from 5.30 p.m., Mr. Speaker is pleased to order Rule 18, of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, that on Wednesday the 14th June, 1967, afternoon sitting of the Assembly shall commence at 5.20 p.m. and not at 5 p.m. This has become necessary because Radio Pakistan is to broadcast the budget speech of the Finance Minister direct from the Assembly Chambers from 5.30 p.m. onwards.

MISREPORTING OF ASSEMBLY PROCEEDINGS IN THE PRESS

Parliamentary Secretary (Railways) (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

Sir, I want to point out to you a news item published in the Pakistan Times of today. It lays down that the Supplementary Railway Budget was discussed in the House and passed, yesterday, the 12th June, 1967. It moreover says that most of the time of the House was consumed by a Point of Order raised by an Independent Member Malik Muhammad Akhtar, that the Railway Supplementary Budget as presented to the House, was not in a proper form.

Sir, you are aware as well as the House, that the House is going to take up and consider Railwa Supplementary Budget today. Therefore, it is a wrong reporting on the part of the newspaper. I would

request that this misreporting should be rectified, as the Railway Budget is going to be considered today.

Mr. Speaker : I think there is another mis-reporting about my ruling in the Pakistan Times and I will take up this matter with the Editor of the Paper.

Parliamentary Secretary : Sir, the whole reporting regarding this budget discussion is wrong.

Minister for Finance : There are several mis-reporting.

Mr. Speaker : Will the Minister for Information please, bring it to my notice ?

Minister for Finance : Yes Sir.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ایک بہت اہم اور ضروری تحریک دی ہے وہ پیش نہیں ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو پیش ہوئی تھیں ۔ دو کے لیے میں نے منظوری نہیں دی ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I had promised to make a statement in connection with certain points raised in the House by Haji Gul Hasan Mangi. But now I find that the Member is not present in the House.

Mr. Speaker : Let us wait for him. The Minister Can make the statement when Mr. Manghi comes.

DISCUSSION AND VOTING ON SUPPLEMENTARY DEMANDS (RAILWAY), 1966-67.

DEMAND No. 1

Mr. Speaker : We will now take up the order of the day, *i.e.*, discusion and voting on Supplementary Demands (Railway), 1966-67. Finance Minister to move Demand No. 1.

Minister for Finance : Sir, I beg to move :

> That a supplementary sum not exceeding Rs. 21,83,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1967, in respect of Ordinary Working Expenses—General Administration.

Mr. Speaker : The Demand moved is :

> That a supplementary sum not exceeding Rs. 21,83,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1967, in respect of Ordinary Working Expenses—General Administration.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس مطالبہ زر کے حصہ نمبر ایک حصہ نمبر دو اور اس حصہ نمبر ۳ کے ذریعہ جو خرچ کیا گیا ہے وہ خرچ کرنے کے اختیارات اس صوبہ میں کسی شخص کو حاصل نہیں - یہ رقوم پروونشنل کونسولیڈیٹیڈ فنڈ سے بلا منظوری اور بلا اختیارات نکالی گئی ہیں اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سپلمنٹری بجٹ خلاف ضابطہ اور خلاف قانون ہیں - جناب والا- میں اپنے اعتراض کی بنا آرٹیکل ۳۳ پر رکھتا ہوں - اگرچہ متعلقہ حصہ نمبر دو میں ہے مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ آرٹیکل ۳۳ سارے کا سارا اس ایوان

میں آپ کی اجازت سے پڑھا جائے تاکہ وزیر خزانہ اور دوسرے معزز اراکین کو میرا یہ نکتہ سمجھنے میں مدد ملے -

"(1) Following consideration by the National Assembly of the Annual Budget Statement in respect of a year, the President shall cause to be prepared, in the same form as the Statement in so far as it relates to expenditure, a schedule (to be called the Schedule of Authorized Expenditure) specify,

(a) the sums, or sums not exceeding the sums, shown in the Statement as the sums required to meet expenditure charged upon the Central Consolidated Fund ; and

(b) the sums granted, or deemed to have been granted, under Article 41, and shall authenticate the Schedule by his signature.

(2) Subject to the provisions of this Constitution, no moneys shall be withdrawn from the Central Consolidated Fund except under the authority of the Schedule of Authorised Expenditure as authenticated by the President."

یہ آرٹیکل تمام تر آرٹیکل ۸۹ کی رو سے صوبہ میں نافذ ہے - جہاں ''پریذیڈنٹ'' کا لفظ ہے وہاں لفظ ''گورنر'' پڑھیں گے جہاں Central Consolidated Fund ہے وہاں Provincial Consolidated Fund ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ جب پچھلے سال ریلوے بجٹ اس ایوان میں پیش کیا گیا تو اس آرٹیکل کے تحت وہ بجٹ سٹیٹمنٹ جناب گورنر صاحب کی خدمت میں پیش ہوئی اس کی منظوری دیتے ہوئے گورنر صاحب نے اس پر دستخط فرما دیئے - جب دستخط ہو چکے تو اس کے بعد کسی اتھارٹی کو کسی بڑے سے بڑے افسر کو بلکہ بذات خود گورنر صاحب کو اختیارات نہیں کہ وہ بجٹ allocation کے علاوہ کوئی رقم صرف کریں - میں نے تھوڑا بہت آئین کا مطالعہ کیا ہے کہ شاید گورنر صاحب کو کم

از کم یہ اختیار صوبہ کی حد تک تفویض کیے گئے ہوں مگر ایسا نہیں ہے آپ دیکھیں گے کہ اس بجٹ کے پارٹ ۱ میں ہے ۔

Actual requirement of additional funds to meet excess expenditure on account of retirement benefits like pensionary charges.. ...so on and so forth.....payable to the Railway staff.....so much..... but this has been partly met with from savings within the Grant to the extent of .....so much.....so on and so forth.....for which necessary authorisation is required. The additional expenditure on retirement benefits is due to advancement in the age of superannuation...so on and so forth.....

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مطالبہ زر میں سے اول تو سارے کا سارا انھوں نے ۳ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ صرف کر لیا ہے اگر سارا صرف نہیں کیا تو جو benefit retirement کی صورت میں پینشن ہر مہینے ملازمین کو ادا ہوتی ہے وہ ہوتی رہی ہے اگر تھوڑی بہت رقم باقی رہتی ہے وہ چند مہینوں میں ادا کر دی جائے گی ۔ یہ تمام رقم بغیر اختیار کے ادا کر دی گئی ہے ۔ آئینی طور پر کسی شخص کو Provincial Consolidated Fund سے یہ رقم نکالنے کا اختیار نہیں تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب یہ تصور کیوں کرتے ہیں کہ یہ خرچ ہو گئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ خرچ ہو گئی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ کل والی بات ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کل والی بات نہیں ہے ۔ آپ توجہ فرمائیں کل

والی بات کا کچھ اور مطلب تھا - آج یہ ہے کہ آپ کو یا گورنر صاحب کو اس قسم کے اخراجات برداشت کرنے کا اختیار نہیں ہے - اس میں اور اس میں بڑا فرق ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے کہ وہ اختیارات استعمال ہوئے ہیں - یا خرچ ہوا ہے یا نہیں -

خواجہ محمد صفدر - سوال یہ ہے کہ وہ خرچ کس کے لئے ہے -

"Additional amount required to meet excess expenditure on account of retirement benefits and welfare staff establishment—Rs. 3,73,000 (Non-Recurring)."

یہ خرچ ۳ لاکھ ۷۳ ہزار روپے کا ہے - آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ پینشن ماہوار دی جاتی ہے - ان کا اکثر و بیشتر حصہ ۳۰ جون تاریخ کو ختم ہو جاتا ہے - سال کے ختم ہونے میں آج ۱۶ دن باقی رہتے ہیں اس لیے میں کسی صورت میں تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ یہ ساری کی ساری رقم ابھی خرچ نہیں ہوئی ہے - میں یہ ماننے کے لیے تیار ہوں کہ اس کا تھوڑا سا حصہ خرچ کرنے سے بچ گیا ہے یعنی وہ حصہ خرچ کرنے والا ہوگا - کیا یہ سٹاف جس کے متعلق یہ ۷ ہزار یا ۳ ہزار روپیہ کا مطالبہ زر پیش کر رہے ہیں کیا یہ سٹاف بغیر تنخواہ کے آج تک کام کر رہا ہے ؟ ہم نے کہیں نہیں سنا ہے کہ گورنمنٹ کا سٹاف بغیر تنخواہ کے کام کرتا رہا ہو - میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس سٹاف کو کب رکھا گیا اور اس کو کتنی ماہ کی تنخواہ دی گئی - جون کے مہینہ کی

تنخواہ باقی ہوگی ۔ جب ملازمین سرکار کو تنخواہ نہیں ملتی تو وہ چیخ و پکار کرتے ہیں ۔ ہم تحریک التوا کے ذریعہ حکومت سے پوچھتے ہیں کہ ان کو تنخواہ کیوں نہیں دی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب یہ تنخواہ کے متعلق ہے ۔

...on account of retirement benefits and welfare staff establishment.

خواجہ محمد صفدر ۔ دوسرا حصہ تین ہزار روپے کا ہے ۔

"Name of the Posts"...created

"Junior Officer (Cooperatives) (Headquarters Office) Senior Welfare Inspector (Cooperatives) (On Karachi Division—in Divisional Office)...

یہ تمام سٹاف رکھا گیا ہے ۔

Mr. Speaker :

"Further an additional amount of Rs. 3,000 is required for the creation of following additional posts .....

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ سٹاف رکھا جا چکا ہے ۔ اور اس کے ثبوت میں میں آپ کی توجہ آئٹم نمبر ۳ کی طرف دلاتا ہوں ۔ یہ ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ Provincial Consolidated Fund سے حاصل کرکے کوآپریٹو سٹور کو دیتے ہیں وہ سٹور اس سٹاف کے ذریعہ چلائے جا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں لکھا ہوا ہے ۔

"...For this purpose an expenditure of twelve lakhs and fifty thousand had to be incurred.....

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - زبان کا کل سے جھگڑا چل رہا ہے -

"...had to be incurred for making an advance for the initial purchases of edible oils through cooperative stores and requisite funds were drawn from the Grant for "Contingency Item" in the General Budget. This withdrawal has to be restored..." now.

Mr. Speaker : They have drawn it from the Contingency.

خواجہ محمد صفدر - میں اس پر اعتراض نہیں کر رہا - میں پہلی گرانٹ کی پہلی آئٹم پر ثبوت پیش کر رہا ہوں - یہ جو سٹور چلائے جا رہے ہیں اس میں یہ سٹاف مقرر ہے ڈیمانڈ نمبر ۲ پر بھی غور فرما لیجئے -

".. However, the excess of Rs. 1,52,00,000 has been partly offset by a saving of Rs. 8,95,000 under 'Operating Staff' within the Grant, leaving a balance of Rs. 1,43,05,000 for which necessary authorisation is required."

They have already spent and they now require authorisation. That is the actual position.

اس آرٹیکل کے تحت کسی صورت میں بھی میرے دوست اخراجات برداشت نہیں کر سکتے - ان کا ان کے پاس کوئی جواز نہیں ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ جناب وزیر خزانہ اس کی وضاحت فرمائیں کہ یہ کس طرح خرچ ہوا ہے اور کس کی اجازت سے ہوا ہے اور کس نے خرچ کیا اور کیوں کیا ؟

(*At this stage Malik Muhammad Akhtar rose to speak*)

Mr. Speaker: I would request Mailk Sahib to let me first hear the Finance Minister.

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Mr. Speaker, Sir, today they have played the same game which they, so generously played yesterday.

Now, Sir, before I invite your attention to the legal aspect of the matter I would like to say a few words regarding the factual position.

The factual position is that in Demand No. 1, Miscellaneous Expenses, No. III relates to Health and Welfare Services, *i.e.* regarding expenditure of Rs. 3,000 which has been incurred from the contingency item. The same is the case vis-a-vis.....

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir. What was the amount provided for contingency items of railways during the year 1966-67 ?

Minister of Finance : Is it a point of order Sir ?

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, there is no contingency.

وہ کہتے ہیں کہ ہم نے contingency سے meet کیا ہے -

میں کہتا ہوں کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے -

Minister of Finance : His life in the legislature is fairly long, and he should know that this is no point of order.

Now, Sir, I am dealing with Demand No. 1.

Mr. Speaker : Let us deal with it item-wise.

Minister of Finance : Item No. (1), in that Miscellaneous Expenses, in that second sub-item dealing with Health and Welfare Services.....

Mr. Speaker : What about the first item ?

Minister of Finance : It has not been spent so far. That is the end of the matter. Regarding Health and Welfare Services.....

Mr. Speaker : What about item No. II ; not spent so far ?

Minister of Finance : Sir, there are two items ; regarding Health and Welfare Services, Rs. 3,000 has been spent from the contingency item.

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir, it is not stated there.

Minister of Finance : Please, I will tell you everything. Now Sir item No. (2)—Surveys—that has not been spent. Items No. (3) and (4) have been spent from the contingency items.

Mr. Speaker : The Minister means to say that an amount of Rs. 12,50,000 and.....

Minister of Finance : Sir, I cannot off-hand calculate it but anyhow (3) and (4), *i.e.* Rs. 12,50,000 and Rs. 5,00,000 come to Rs. 17,50,000.

Mr. Speaker : These amounts have been spent from the contingency.

Minister of Finance : Yes, Sir, and there is no bar under the Constitution to take money from the contingency item and to spend it. I will read out in support of my contenion, which I am sure the learned Leader of the Opposition knows very well.

Khawaja Muhammad Safdar : I have not objected to items No. (3) and (4).

Minister of Finance : If you withdraw your objection then the matter is over. I will now confine myself to Rs. 3,000 because the Leader of the Opposition says he is not referring to items (3) & (4).

مسٹر سپیکر - آپ نے شق نمبر ۲ کے متعلق کچھ نہیں بتایا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں نے شق نمبر ۳—۴ کے متعلق اعتراض نہیں کیا ہے میں نے مطالبہ نمبر ۱ کی شق نمبر ۱—۲ کے متعلق اعتراض کیا ہے اور سارے مطالبہ زر ۲ پر اعتراض کیا ہے -

Minister of Finance : Now, Sir, I invite your kind attention to sub-Article 3 of Article.....

Mr. Speaker : What about demand No. 2 ?

Minister of Finance : Demand No. 2, Sir, it has not been paid.

Mr. Speaker : The excise duty on furnace oil has to be paid or not ; has it been paid ?

Minister of Finance : Not yet paid. So, Sir, we are left only with Health and Welfare Services, an amount of Rs. 3,000, if I have correctly understood the position of the Leader of the Opposition. This has been spent from the contingency item, and I refer to sub-Article (3) of Article 45 of the Constitution :

> "The President shall cause to be laid before the National Assembly, for its information, a statement of all expenditure from the Central Consolidated Fund under the authority of a contingency item."

So we can do it and I don't know what he wants to urge.

Malik Muhammad Akhtar : But Sir there is one point.

Mr. Speaker : Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں اس امر سے متعجب ہوں کہ جناب وزیر خزانہ نے یہ کیسے فرما دیا ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۱ کی

شق نمبر ۱ کے دوسرے حصہ اور پھر اس کے بعد شق نمبر ۲ پر ہنگامی اخراجات کی مد میں خرچ کیا گیا -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب یہ شق نمبر ۲ جو surveys والا ہے -

خواجہ محمد صفدر - جی ہاں -

مسٹر سپیکر - اس کے متعلق تو انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ خرچ نہیں ہوا ہے -

خواجہ محمد صفدر - یہ زبان تو پڑھئیے - وہ لکھتے کچھ ہیں اور یہاں بیان کچھ دیتے ہیں - وہ کل سے ہمیں بیوقوف بنا رہے ہیں - ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو اخراجات ہو چکے ہیں وہ ان کو ہمارے سامنے پیش کریں - اگر وہ زحمت فرمائیں اور ان محکموں سے ذرا پوچھیں اور جو اخراجات ہوئے ہیں وہ ایوان کی میز پر لا کر رکھ دیں -

Minister of Finance : This suggestion of the Leader of the Opposition can be the subject matter of question. He should confine himself to the point of order raised by him, and after my explanation that certain amounts have not so far been incurred, and those which have been incurred from the contingency item and that is perfectly permissible under Sub-Article (3) of Article 45.

Khawaja Muhammad Safdar : That has not been done.

Minister of Finance : He says that I am making a factually wrong statement. It is a question of a statement against a statement. I am

making a statement on the authority of information supplied by my department, and I have reasons to believe that the information supplied by my department is absolutely correct. I am in a better position to make such a statement, with due respect, though he may be more qualified.

Khawaja Muhammad Safdar : Not at all.

Minister of Finance : I am in a position to say, especially of this matter, that these amounts have not so far been spent.

Khawaja Muhammad Safdar : And if they have been spent ?

Minister of Finance : Then you are in a position to ask a question, then it will be supplied, and then of course you can see. If the reply is to the effect that this has already been spent, then it will be a question of privilege. Now for the time being you are concerned only with this matter and that is your point of order. We have understood it properly what you want to urge, and in reply to that we have made a brief and a specific statement. Now the question is what is the need of the point of order. By anticipating a point of order you want to deliver a long speech.

Khawaja Muhammad Safdar : Have I Sir delivered a long speech?

Minister of Finance : It is a long speech.

Khawaja Muhammad Safdar : It is the other way.

Minister of Finance : You know I know the art of interrupting ; you know that, and I have practised that art for several years in this House. So I will beg of you not to interrupt I think we are already dealing with a point of order. Now Sir, respectfully I submit thatw hatever my learned friend has said subsequently is not in any way in support of the point of order. It may be a general complaint against me or against my department.

But that is besides the point ; neither here nor there. He should strictly confine himself to the point of order just as in my reply I straigthway dealt with the issue and said 'Law authorised this', and that is the end of it. If he is allowed to introduce irrelevant and extraneous matters, then there is no end to such things.

خو جه محمد صفدر - جناب والا - میں جناب وزیر خزانہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے نقطے کی وضاحت کرنے میں مجھ سے زیادہ وقت صرف فرمایا - میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جناب وزیر خزانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے یہ تین ہزار روپے جو کہ مطالبہ زر نمبر ۱ کی شق نمبر ۱ کے دوسرے حصہ میں درج ہے -

"An additional amount of Rs. 3,000 is required for the creation of additional posts in the Welfare Department."

اس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے یہ روپیہ صرف تو کیا ہے لیکن contingency item میں سے صرف کیا ہے - کیا میں ان کا مطلب درست سمجھا ہوں -

مسٹر سپیکر - جی ہاں -

خواجہ محمد صفدر - یہ جو میمورنڈم اس کے ساتھ منسلک ہے جو کہ دس پندرہ سطروں پر مشتمل ہے اس میں جناب وزیر خزانہ یا ان کے محکمہ نے کہیں بھی ہنگامی اخراجات کی مد کا ذکر نہیں فرمایا ہے - دوران حالیکہ شق نمبر ۲ اور ۳ ملاحظہ کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان

میں ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ کی رقم کے متعلق وضاحت سے تحریر ہے ۔ کہ Provincial Contingency Fund میں سے لے کر صرف کی گئی ہے اسے re-imburse کرنا چاہتے ہیں اور ایسا کرنے کی اجازت مانگی گئی ہے ۔

Minister of Finance : Then the matter is solved. Your only grievance is that why more details are not available.

Mr. Speaker : No interruptions.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس میں دو items ہیں ایک ساڑھے بارہ لاکھ کی اور ایک پانچ لاکھ کی ۔ یہ دونوں رقمیں Provincial Contingency Fund سے مستعار لی گئی ہیں ۔ اور اب ان رقوم کو re-imburse کرنا چاہتے ہیں آئین میں ہنگامی اخراجات کے متعلق یہ گنجائش اسی لئے رکھی گئی ہے تاکہ وقتاً فوقتاً گورنر صاحب ایسے اخراجات کر سکیں ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ۔ اور نہ ہو سکتا ہے ۔ یہ تمام کوائف جب ساڑھے بارہ لاکھ کی رقم کے لئے لکھے گئے ہیں ۔ تو تین ہزار روپے کی item کے لئے کیوں نہیں تحریر کئے گئے اگر یہ آئیٹم بھی Contingency Fund میں سے نکال کر صرف کیا گیا تھا ۔ مگر ایسا نہیں ہے ۔ اب وزیر صاحب اپنی پوزیشن improve کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ وہ اس آئینی مشکل میں پھنس گئے ہیں یہ حد درجہ قابل اعتراض ہے ۔ اس ایوان کے لئے یہ کتاب زیادہ ہے جو حکومت نے شائع کی ہے ۔ اس کتاب کے متن کے برعکس وزیر صاحب جو زبانی ارشاد فرمائیں اسے درخوراعتناء اتنا تصور نہیں کیا جا سکتا اور اس وقت جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ کی

کوئی زبانی بیان زیر بحث نہیں ۔ نہ تو اس کے متعلق کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے نہ زبانی Statement of Supplementary Expenditure اس ایوان میں پیش ہو سکتی ہے ۔ اس طبع شدہ سٹیٹمنٹ آف سپلیمنٹری اخراجات سے کسی طور پر باہر نہیں کیا جایا جا سکتا ۔ اگر اس کتاب سے باہر نکل جاویں تو بحث غیرمتعلق ہو جاوے گی ۔ اور ہمیں اس پر شدید اعتراض ہوگا ۔ وزیر خزانہ صاحب نے کل سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے لیکن میں عرض کر دوں کہ ہم اس دستاویز سے باہر نہیں جا سکتے جہاں دوسرے items کے لئے contingency item کا ذکر ہے وہاں تین ہزار روپیہ کی رقم کے لئے کیوں اس کا ذکر نہیں ہے ۔ ہم مانتے ہیں کہ یہ رقم صرف کی گئی ہے لیکن ایوان سے اجازت یا اختیار حاصل کئے بغیر صرف کی گئی ہے جو ناجائز ہے اور غلط ہے اور آئین کے خلاف ہے ۔ میں پھر آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤں گا کہ اگرچہ میرے دل میں وزیر خزانہ کی بڑی قدر و منزلت ہے ۔ لیکن اس تحریری statement کے سامنے جو ان کے اتنے بڑے محکمہ کی طرف سے شائع ہوا ہے اور جسے وزیر صاحب نے ایوان میں پیش کیا ہے ۔ اس کے ہوتے ہوئے وزیر خزانہ کی زبانی statement سننا نہیں چاہتا اور نہ قابل اعتنا سمجھتا ہوں ۔ جو الفاظ شق نمبر ۱ میں درج ہیں وہی قابل قبول ہیں ۔ یا وہ interpretation جو آپ کریں گے ہمارے لئے اس کا ماننا لازمی ہوگا ۔ اس طرح صفحہ ۴ پر ایک مزید شق ۶۰ ہزار روپیہ کے متعلق درج ہے ۔ وہ اس طرح ہے ۔

"During the course of the current year it became necessary to untertake Detailed Traffic & Engineering Survey of Okara-Wasawewala via Dipalpur Rail Link. Additional funds of Rs. 60,000 are, therefore, required.. ..."

Mind you, Sir, these are the words—

".....to complete the survay during the year."

سال رواں کے اب صرف دس دن باقی ہیں کیونکہ اس میں یہ الفاظ درج ہیں during the year یہ رقم بھی صرف ہو چکی ہے ورنہ بقایا دس دنوں میں یہ رقم کیسے صرف کی جا سکتی ہے یا ایک کروڑ ۳۷ لاکھ کی رقم جو ڈیوٹی کی صورت میں ادا کی گئی ہے وہ تو Book entry کرکے adjust ہوگی ۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے میرے علم میں تو یہی کچھ ہے جو اس کتاب میں درج ہے ۔ وزیر خزانہ اس کی موجودگی میں ایوان کو جھٹلا نہیں سکتے اور کوئی اور اطلاع جو بھی وہ دیں گے قابل اعتنا نہیں سمجھی جا سکتی ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس گرانٹ کا تعلق ہے مجھے افسوس ہے کہ خواجہ صاحب نے ان الفاظ کا بغور مطالعہ نہیں کیا ۔

Para 2 relating to survey says—

"During the course of the current year it became necessary to undertake Detailed Traffic & Engineering Survey of Okara-Wasawewala via Dipalpur Rail Link. Additional funds of Rs. 60,000 are, therefore, required to complete the survey."

It is quite obvious that an additional sum of Rs. 60,000 is required to meet the additional expenditure. I want to bring to the notice of the

Leader of the Opposition that already in the current year's budget a sum of Rs. 6 lac is existing and an expenditure of 50,000 p.m. is being incurred on the survey project. This is an additional amount which has not been spent so far as stated by the Finance Minister. This amount has not already been spent but it will be spent. The Leader of Opposition would have understood it quite clearly if he would have taken a little bit of pain to know whether there is any amount already existing in the current year's budget and the amount of expenditure that is being incurred monthly on these surveys. This is an additional amount, as stated by the Minister of Finance, required for the survey. It has not been spent so far. The wording of the Demand is quite clear.

Mr. Speaker : I would like to refer the Finance Minister to Demand No. I, item No. 1, page 3, which says—

> "Further an additional amount of Rs. 3,000 is required for the creation of following additional posts in the Welfare Department of the Railway during the current year to arrange the supply of essential commodities to low-paid staff through the agency of co-operative stores."

The contention of the Finance Minister, as well as of Khawaja Muhammad Safdar, is that this sum has already been spent but the explanatory note does not show it. How is it ?

Minister of Finance : Sir, as I submitted at the very outset, is it essential that all details should be given ? His point of order is that the money has been spent not from the contingency item, if I am not mistaken, and that it should not have been done.

Mr. Speaker : But at least the explanatory note should explain whether that money has been spent or not.

Minister of Finance : Sir, can this exhaustive note alone become the basis of a point of order ?

Mr. Speaker : What is the rule?

Minister of Finance : That can create confusion that this note can lead to the point of order.

I want that there should have been no confusion and the explanatory note should say so clearly that the Member need not make a statement on the floor of the House. I do not say that I have to correct the Member. All that should be done is that it should be more elaborate, more exhaustive leaving little room even for a man of average intelligence to understand it.

Mr. Speaker : So far as the understanding of the Finance Minister and the Leader of the Opposition is concerned, I must confess that from the plain reading of these words, they can understand that this amount has been spent. So far as I am concerned, I cannot at least understand from the language which has been used and this explanatory note, that the amount has been spent.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں item نمبر ۴ کا حوالہ دوں گا ۔

> "In pursuance of the Government's decision, the Railway Administration, as a measure of relief, arranged the supply of essential commodities to the low-paid staff through the agency of co-operative stores..."

Now Sir, who is running the stores the co-operative staff ; this is additional staff.

گورنمنٹ نے یہ فیصلہ حال ہی میں کیا ہے کہ وہ کچھ اشیاء خوردنی کوآپریٹو سٹور کے ذریعہ کم تنخواہ پانے والے سٹاف کو مہیا کریں گے اور اف سٹور کو چلانے کے لئے انہیں سٹاف کی ضرورت ہے جسے گورنمنٹ

نے مقرر کر لیا ہے - اس لئے میں کہتا ہوں - - - - -

Mr. Speaker : They should have specifically mentioned those.

خواجہ محمد صفدر - جناب دونوں کو ملا کر میں پڑھتا ہوں -

Mr. Speaker : From the plain reading, it appears that this amount is yet to be spent.

خواجہ محمد صفدر - اگر جناب نمبر ۳ نہیں ہے تو آپ کی جو interpretation ہے وہ درست ہے -

Minister of Finance : Then the position is simplified. It is either it has been spent or it has not been spent. If it has not been spent, as is understood from the plain reading of this explanatory note, then Sir, again it has not been spent and, therefore, it has been properly incorporated in the supplementary budget. But it has been spent and further spent from the contingency item. Then again we are protected by article 45(3). In both cases, the Member is not in a position to raise any point of order. Either it is spent or it is not spent ; there is no violation of the rules] governing the the procedure of this Legislature. If this has been spent from the contingency item, then this is perfectly permissible.

Mr. Speaker : Now I will give my ruling.

Khawaja Muhammad Safdar raised a point of order that certain amounts shown in the Supplementary Budget (Railway) for the year 1966-67, have been spent without any authorization and his contention is that the amount of Rs. 3,000.00 in Demand No. 1 . . . .

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, my original objection is on Item (1)

and the whole Demand No. 2. The amount mentioned by you is in respect of Health and Welfare Services.

دونوں شقوں پر اخراجات برداشت کئے جا چکے ہیں ۔

Minister of Finance : You will go on contending and I will go on telling the Member as I am in a position to say.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں آپ کی ruling میں مداخلت نہیں کر رہا
میں چاہتا ہوں کہ میرا نکتہ نظر بھی ruling میں شامل کر لیا جاوے ۔

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar raised a point of order that certain amounts shown in the Supplementary Budget (Railway) for the year 1966-67, has been spent without any authorization and his contention is that an amount of Rs. 3,73,000 as shown in Demand No. 1, Item (1), and the whole of the amount given in Demand No. 2. *i.e.* Rs. 1,43,05,000, have been spent without authorization and as such this is not a Supplementary Budget' because in the Supplementary Budget, the authorization or the discussion of the Supplementary Budget should have been taken place before and then the authorization should have been issued under the signatures of the Governor. The learned Minister for Finance has replied to the Point of Order and his contention is that only a sum of Rs. 3,000 has so far been spent out of the demand which has been shown as Supplementary Budget Statement (Railway) 1966-67. So far as the Demand No. 1 is concerned, the contention of the learned Minister for Finance is that in Item (1) "II. Superannuation Allowances and Pensions", the amount for which the amount of Rs. 3,700,000 has been asked for, has not so far been spent. So far as the other item "III. Health and Welfare Services" is concerned, an amount of Rs. 3,000.00 has been asked for and the contention of the Finance Minister is that this amount has been spent from the

contingency item. So far as the other items are concerned, Items (2), (3) and (4) of Demand No. 1 and the whole of Demand No. 2, it has been stated by the learned Minister for Finance that the amounts of Items (3) & (4) have been spent from the Contingency. Now the question it whether the Department could incur expenditure from the Contingency or not. If the Department could have spent money out of the Contingency, then it does not affect the Supplementary Budget, and the presentation of the Supplementary Budget would be in order.

The contention of Khawaja Muhammad Safdar is that so far as the expenditure of Rs. 3,000.00 is concerned, the explanatory note nowhere shows that this amount was spent by the Railway Department out of the Contingency. But the Learned Minister for Finance has made is clear, and made a statement an the floor of the House, that this sum was spent out of the Contingency. And so is the case so far as Item No. 3 Item No. 4 and Demand No. 1 are concerned. I think the Department was fully competent to incur expenditure out of the Contingency which was duly authorised by this House while passing the Budget for 1966-67.

In view of this explanation and observations made I hold the point of order out of order.

We will now take up the cut motions. First of all we will take up the cut motions by Khawaja Muhammad Safdar which has been printed at Serial No. 4.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مطالبہ زر اور آئٹم کون سا ہے ۔ شاید ۳ لاکھ ۷۰ ہزار کا ہے ۔

Minister of Finance : Cut motions 4 and 5 are identical.

Mr. Speaker : Only one cut motion would be moved and discussed. Yes please, Khawaja Muhammad Sardar.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اسے move نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Mr. Speaker, Sir, I move :

That the item of Rs. 3,70,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—5. Miscellaneous Expenses—11. Superannuation Allowances and Pensions be reduced by Rs. 100.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is :

That the item of Rs. 3,70,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—5. Miscellaneous Expenses—11 Superannuation Allowances and Pensions be reduced by Rs. 100.

Minister of Finance : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائل پور—۶) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے یہ کٹوتی کی تحریک اس لئے پیش کی ہے کہ محکمہ ریلوے کے افسران جن میں خصوصی طور پر وہ افسر شامل ہیں جو کہ اپنی سروس کی میعاد ختم کر چکے ہیں اور ان کو اتنا عرصہ ملازمت میں رکھنے کی وجہ سے محکمہ کو بہت بڑا نقصان پہنچ رہا ہے ۔ جناب سپیکر۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب بعض افسروں کو زیادہ عرصہ کے لئے ایک ہی جگہ پر کام کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے تو ماتحت افسران میں بد دلی پیدا ہوتی ہے ۔ محکمہ ریلوے میں خصوصی طور پر بعض ایسے افسران ہیں جو کہ بہت ہی اہم عہدوں پر مامور ہیں اور ان کی عمر ۵۵ سال سے زیادہ ہو چکی ہے اور زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے بھی محکمہ کی کارکردگی پر بہت برا اثر پڑا ہے ۔ میں نے اسی ایوان

میں پچھلی مرتبہ بھی ریلوے کے میزانیہ پر بحث کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ محکمہ کے بعض اعلیٰ افسران افادیت کھو چکے ہیں اور ان کی موجودگی محکمہ کے مفاد کے خلاف ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ افسران جن کو مناسب وقت پر ترقی ملنی چاہئیے تھی کیونکہ ان کو ترقی نہیں مل رہی ان میں بد دلی پھیلتی ہے اور اس سے بھی محکمہ کی کارگذاری اور کارکردگی پر برا اثر پڑتا ہے ۔ جناب سپیکر۔ میں نے چند روز پہلے اس محکمہ کے بارے میں ایک سوال افسران کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کے متعلق کیا تھا ۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ محکمہ کی جانب سے جو بھی طبی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں ان کا بیشتر حصہ ان بوڑھے اور عمررسیدہ یا ان افسران پر جو صحیح معنوں میں بیکار ہو چکے ہوتے ہیں اور جو خواہ مخواہ محکمہ پر ٹھونس دیئے گئے ہیں کے علاج معالجہ پر خرچ ہوتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے محض اس محکمہ کی کارکردگی پر ہی برا اثر نہیں پڑتا بلکہ وہ روپیہ جو دوسرے ملازمین پر خرچ ہونا چاہئیے تھا وہ بیکار ان افسران پر خرچ کیا جا رہا ہے جن کا حوالہ میں نے اوپر دیا ہے ۔ میرے نزدیک اگر محکمہ کو ٹھیک طریقہ پر چلانا مقصود ہے تو یہ لازم ہے کہ ان افراد کی قابلیت سے استفادہ کیا جائے جو نئے خیالات اور نئے جذبات کے مالک ہیں اور ان کے اندر کام کرنے کی صلاحیت کے علاوہ کام کرنے کا مستحکم ارادہ بھی رکھتے ہیں ۔ اگر ان کی حوصلہ افزائی نہ رکھ کی گئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کی تمام تر قوتوں کو پامال کرکے دیا جائے گا اور یہ بات ان کی حوصلہ شکنی کا باعث ہوگی ۔ دیکھا گیا ہے

کہ بعض ایسے افسران اس محکمہ میں ہیں جو کافی عرصہ سے بڑے عہدوں پر متمکن ہیں اور حکومت ہمیشہ ان کی طرف اپنا دست تعاون بڑھاتی ہے حکومت چند دوستوں کو خوب نواز رہی ہے اور اس سے محکمہ کا نقصان ہوتا ہے ان حالات کے پیش نظر میرا مطالبہ ہے کہ وہ رقوم جو اس مد سے مختص کی جا رہی ہیں ان میں ۱۰ فیصدی کمی کر دی جائے ان الفاظ کے ساتھ میں کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب اس بات کی وضاحت فرمائیں میں صفحہ تین کا حوالہ دے رہا ہوں پہلے پیراگراف کی آخری دو لائینیں ۔

"The Additional expenditure on retirement benefits is due to advancement in the age of superannuation which was ordered by the Government sometime back."

Would the Parliamentary Secretary please explain it ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ریلوے) (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ جناب حمزہ صاحب نے ابھی ابھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے مگر وہ اس بات کا زیادہ اچھی طرح سے جائزہ نہیں لے سکے کہ جو کچھ وہ فرما رہے تھے اس سے وہ اس ڈیمانڈ کی تائید کر رہے تھے ۔ اس کے متعلق پوزیشن یہ ہے کہ ریلوے کے افسروں کی پہلے جو ریٹائرمنٹ کی عمر تھی وہ ساٹھ سال تھی ۔ آئین کی اس ترمیم کے بعد ریٹائرمنٹ کی عمر پچپن سال تک لائی گئی ۔

Mr. Speaker : Was that an advancement of age ?

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ بجائے ساٹھ کے ۔

it was brought back to 55 years.

Mr. Speaker : Was that an advancement of age of superannuation for which the Department wants to pay ?

Parliamentary Secretary (Railways) : That was an advanced retirement in service. Instead of 60 years of age, this was advanced....

Mr. Speaker : The wording used is : "The additional expenditure on retirement benefits is due to advancement in the age of superannuation." That means that you have raised it from 60 to 65.

Parliamentary Secretary : A number of officers were retired due to this amendment. The age was advanced and more officers were retired. That is why....

Mr. Speaker : Was this an advancement in the age of superannuation ?

Parliamentery Secretary : As far as the question of age in concerned, it is very clear. According to the third Amendment in the Constitution, the age limit was fixed at 55 years.

Mr. Speaker : It should have been specifically mentioned that in view of the constitutional amendment, the age has been reduced to 55 years and in consequence of that constitutional amendment, we want more money for giving pensions, gratuities, etc.

Parliamentary Secretary : I agree with this ; that would have been better if it could have been incorporated in that way.

جیسا کہ جناب میں نے عرض کیا ہے جناب حمزہ صاحب نے اس بات
کی تائید کی ہے جہاں تک محکمہ ریلوے کا تعلق ہے اس ترمیم پر جس حد
تک زیادہ سے زیادہ ممکن ہے عمل درآمد کیا جا رہا ہے ۔ اور وہ افسران

جن کی عمر پچپن سال یا اس سے زیادہ ہے انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلد از جلد ریٹائر کیا جا رہا ہے ۔ حمزہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بوڑھوں کو زیادہ سے زیادہ طبی مراعات دی گئی ہیں ۔ اور جہاں تک دوائیوں اور علاج وغیرہ کا تعلق ہے افسروں پر زیادہ خرچ ہوتا ہے اور دوسروں کو نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ان کے ایک ایسے ہی سوال کے جواب میں ہم نے اعداد و شمار مہیا کئے تھے جہاں تک محکمہ ریلوے کا تعلق ہے ہم بغیر کسی بڑے یا چھوٹے کی تمیز کے اپنے تمام ملازمین کو زیادہ سے زیادہ طبی سہولتیں مہیا کرتے ہیں ۔ میں نے اس روز بھی عرض کیا تھا کہ خاص شہر لاہور میں ریلوے کے ہسپتالوں اور دیگر طبی سہولتوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ۔ اب سے پہلے یہاں چار ریلوے ہسپتال تھے اس وقت یہاں ریلوے کے ملازموں کے لیے آٹھ ہسپتال کام کر رہے ہیں ۔ لاہور ریلوے ڈویژن کے دائرہ عمل میں بھی دوائیوں کے لیے روپے میں خاطر خواہ اضافہ کر دیا گیا ہے اور کیرنز ہسپتال لاہور کا الگ دائرہ بنا کر اس کے بجٹ کو الگ کر دیا گیا ہے ۔ اس طرح ریلوے کے ملازمین کو پوری طرح اور اچھی طرح طبی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں ۔ چونکہ جناب حمزہ صاحب کی جو کٹ موشن اس ڈیمانڈ پر ہے انہوں نے اس کی از خود تردید کر دی ہے لہذا میری گذارش ہے کہ اسے منظور نہ کیا جائے ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir. I would like to be enlightened as to what would be the fate of my cut motions, which are similar, if these cut motions moved by Mr. Hamza and Khawaja

Safdar are ruled out of order, or any decision is taken. In that case I may be granted an opportunity to support at this stage.

Mr. Speaker : So far as the cut motion of the Member on Demand No. 1 is concerned, that would be taken up.

I will now put the cut motion to the vote of the House. The question is-

> That the item of Rs. 3,70,000 on account of Ordinary Working Expenses General Administration-5. Miscellaneous Expenses-11. Superannuation Allowances and Persons be reduced by Rs. 1000

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next cut motion is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Mr. Speaker, Sir, I hereby move-

> That the item of Rs. 12,50,000 on account of Ordinary Working Expenses-General Administration-9-Suspense-Total-item (3) be reduced by Re. one.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is-

> That the item of Rs. 12,50,000 on account of Ordinary Working Expenses-General Admini stration-9--Suspense—Total-item (3) be reduced by Re. one.

Minister of Finance : Opposed Sir.

Sir I understand that the amendments number 6 and 7 are the same.

Mr. Speaker : We will discuss 6 only.

مسٹر حمزہ (لائل پور-٦) - جناب سپیکر - محکمہ کی جانب سے مزدوروں کو یقین دلایا جاتا رہا ہے - کہ ملک میں پھیلی ہوئی گرانی کے پیش نظر ان کے جائز مطالبات کو پورا کیا جائے گا - اس ایوان میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے کئی بار یہ اعلان کیا کہ حکومت نے مزدوروں کے مطالبات مان لیے ہیں ان کے جو بھی جائز مطالبات تھے پورے کر دئے گئے ہیں - لیکن جب میزانیہ کا مطالبہ کیا تو مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ جناب سردار اشرف صاحب جو وعدے کرتے رہے ہیں وہ

اس میں موجود نہیں ۔ اب تو ان کو بھی تھوڑی بہت شرم ضرور محسوس ہوتی ہوگی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں حمزہ صاحب کی بات سے ناراض تو نہیں ہوتا نہ اس کا برا مانتا ہوں لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ یہ الفاظ پارلیمنٹری نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ریلوے کی تاریخ میں بلکہ متحدہ ہندوستان کی تاریخ میں آج تک ریلوے کے محکمہ میں اس قسم کی ہڑتال دیکھنے یا سننے میں نہیں آئی اور اس ہڑتال کے نتیجہ کے طور پر آپ کو علم ہے کہ اس وقت سولہ مزدور لیڈر ڈیفنس آف پاکستان رولز کے ماتحت گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member may please be relevant to his cut motion as well as the Demand.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ محکمہ نے بارہ لاکھ روپیہ کا مطالبہ زر مزدوروں کے مطالبات پورا کرنے کے سلسلے میں کیا ہے مطالبات پورا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کے لیڈروں کو جیل میں بھیج دیا جائے اور ان پر گولی چلائی جائے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That was not through the agency of the Cooperative stores.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ نے ایک فیصلہ کیا ہے کہ مزدوروں کو یہ رعائتیں دی جائیں اور ساڑھے بارہ لاکھ روپے کی مالیت کے خوردنی تیل کوآپریٹو سٹورز کے ذریعہ سے مزدوروں کو مہیا

کئے جائیں ۔ اب گورنمنٹ کے اس فیصلہ کا پس منظر کیا ہے وہ یقیناً اس بحث میں آ سکتا ہے اور کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر گورنمنٹ نے یہ مفت کرم داشتن کا سلسلہ شروع کیا اس لیے میں جناب والا نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ یہ بات کہ اس فیصلہ کا پس منظر کیا ہے یہ بالکل موضوع زیر بحث سے متعلق ہے کہ آیا گورنمنٹ مجبور ہوئی یا اس نے کیسے یہ نوازش فرما دی ۔ اگر ہم اس ایوان میں یہ بتا دیں گے تو وہ موضوع زیر بحث سے عین متعلق ہوگا۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے خواجہ صاحب کی اس رائے سے اختلاف ہے کہ جو آئٹم اس ڈیمانڈ میں کوآپریٹو سٹورز یا مزدوروں کو گندم یا دوسری اشیا مہیا کرنے کے سلسلے میں ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ کی دی گئی ہے جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے اس کے تمام پس منظر یا تمام دوسری وجوہات جو اس ڈیمانڈ یا اخراجات کے سلسلہ میں بیان کی گئی ہیں میں ان کے اس موقف سے اتفاق نہیں کر سکتا ۔ اور جیسے کہ حمزہ صاحب نے ابھی اپنی تقریر کے ابتدا میں نہ صرف کوآپریٹو سٹور کے سلسلہ میں کچھ کہا بلکہ انہوں نے مزدوروں کے عام مطالبات کا ذکر شروع کر دیا ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ جہاں تک ان سٹورز کا تعلق ہے جن کا اس ڈیمانڈ میں ذکر کیا گیا ہے ان کے متعلق تو جناب حمزہ صاحب فرما سکتے ہیں اور اس کے متعلق کچھ وجوہات جو اس سے متعلق ہوں بیان کر سکتے ہیں لیکن اس کا دائرہ اتنا وسیع نہیں کیا جا سکتا کہ مزدوروں کے تمام مطالبات ایک

پلیٹ فارم بنا کر بیان کئے جائیں ۔ اس میں مزدوروں کے مطالبات کا ذکر نہیں کیا جا سکتا ۔

Mr. Speaker : General policy of the Department cannot be discussed on the token cut motion.

Mr. Hamza : Policy of the Department regarding supply of commodities on concessional rates.

آخر یہ کیوں مہیا کر رہے ہیں ۔ ویسے سردار محمد اشرف صاحب نے اپنی گرہ سے یا محکمہ کی جانب سے بغیر مطالبہ کے یہ رقوم دے دی ہوتی تو اس کا پس منظر یہاں بیان کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہ ہوتی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے حمزہ صاحب کی خدمت میں بار بار عرض کیا ہے اور ہر روز عرض کیا ہے کہ محکمہ ریلوے مزدوروں کی بھلائی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتا ہے ۔ انہوں نے مزدوروں کو رعایت دینے کے سلسلہ میں یہ فیصلہ کیا تھا اور وہ ہم دے رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : There should be no questions and answers. Mr. Hamza may please address the Chair.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ چیز ضرور تسلیم کرتا ہوں کہ سردار محمد اشرف صاحب مزدوروں کی بہبود کے لیے ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں لیکن انہوں نے کارنامہ یہ سرانجام دیا ہے اس محکمہ میں تقریباً سوا لاکھ مزدور ہیں بلکہ اس سے بھی زائد ان کو ساڑھے بارہ لاکھ روپے کا خوردنی تیل مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے یعنی ایک مزدور کو ایک ماہ

میں تقریباً دو روپے کا تیل مہیا کیا جائے گا۔ اس مہنگائی کے دور میں جب کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے ان سے ہمدردی بہت ہے اور ان کے جو مطالبات ہیں ان کا بھی مجھے علم ہے تو وہ تمام تر ہمدردی کے باوجود زبانی ہمدردی کے باوجود تمام دعوؤں کے باوجود یہ کہے کہ ہم نے ان کو رعایتی نرخوں پر خوردنی تیل دو روپیہ ماہوار فی مزدور کے حساب سے مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو میرے نزدیک یہ بات ان کو ہی زیب دیتی ہے۔

جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ مزدوروں کو یہ مطالبہ منوانے کے لیے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ان میں سینکڑوں افراد ایسے ہیں جو آج بھی مختلف مقدمات میں ملوث ہیں۔ جرگہ کے قانون کے تحت ان پر مقدمات چلائے جا رہے ہیں۔ ان کے بیشتر لیڈران کرام آج ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت نظر بند ہیں۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۰ نومبر کو راجہ سلیم اختر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور نے مزدوروں کی ایک سہ رکنی کمیٹی بلائی جس کا مقصد یہ تھا کہ ریلوے کے مزدوروں کے مطالبہ کے پیش نظر ملک میں پھیلی ہوئی مہنگائی اور خاص طور پر خوردنی اشیا کی مہنگائی کے پیش نظر کہ ان کو سستے داموں غلہ مہیا کیا جائے۔ ان سے یہ وعدہ کیا گیا کہ ریلوے انتظامیہ مہنگائی کے پیش نظر ریلوے ملازمین کو کچھ عبوری امداد دے گی اور سستے راشن کے ڈپو کھولنے کی کوشش کرے گی۔ اس سہ رکنی کمیٹی میں راجہ سلیم اختر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر۔ سید ناصر علی شاہ سٹی مجسٹریٹ

مسٹر یونس ڈپٹی ڈائرکٹر لیبر۔ مسٹر مبارک صدیقی مصالحتی آفیسر ۔ مسٹر جمیل ریلوے آفیسر ۔ مسٹر محمد اقبال صدر یونین لیبر مسٹر حامد حسین نائب صدر یونین اور شیخ عبدالغفور جنرل سیکرٹری یونین شامل تھے ۔ اس فیصلہ پر ان تمام افراد سے دستخط لئے گئے حکومت کے ان ذمہ دار افسران نے حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ مزدوروں کو اس قسم کی مراعات مہیا کی جائیں ۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت نے عمل درآمد نہ کیا اور مزدور پھیلی ہوئی مہنگائی اور خصوصی طور پر اشیاء خوردنی کی مہنگائی کی بنا پر یہ مطالبہ کرتے رہے اور حکومت ان سے وعدہ کرتی رہی اور ساتھ ہی مختلف بہانوں سے اس وعدہ کو ٹالتی رہی ۔ آخرکار ایک لیبریونین جس کے بارے میں عام طور پر عوام میں یہ تاثر ہے کہ وہ حکومت کی اپنی بنائی ہوئی پاکٹ یونین ہے اس نے ہڑتال کا نوٹس دے دیا ۔ در حقیقت حکومت یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہے کہ مزدور منظم ہو کر سرمایہ داروں کے ساتھ یا گورنمنٹ کے ساتھ سودا بازی کر سکیں ۔ اس لیے ہر محکمہ ۔ اور ہر بڑے سرمایہ دار نے اپنی منشا کے مطابق ایک لیبر یونین بنائی ہوئی ہے اور ہمارے ایک نئے وزیر صاحب نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ حکومت کو یہ بتا سکیں کہ ان کا مزدوروں میں بڑا اثر و رسوخ ہے ۔ اسی لیے لیبر یونین جو پاکٹ یونین ہے ۔ جو ریلوے حکام نے بذات خود بنوائی ہوئی ہے کی طرف سے ہڑتال کا نوٹس دلایا گیا ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary (Railways) : I want to draw the attention of Mr. Hamza to the fact whether he is relevant to the Demand or not.

Minister of Finance : It is his privilege to be irrelevant.

Mr. Speaker : Mr. Hamza please be brief.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ مزدوروں کی طرف سے جب ہڑتال کا نوٹس دیا گیا اور حکومت نے ان کے مطالبات پورے نہ کئے اور مزدور اپنے مطالبات منوانے کے لئے مجبور ہوئے کہ وہ ہڑتال کریں ۔ تو بجائے اس کے کہ حکومت ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کرتی حکومت نے طاقت کے زور سے ہڑتال کو ختم کرنے کی کوشش کی ۔ یہاں تک کہ مزدوروں کے بیشتر لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ۔ سینکڑوں مزدوروں کو مختلف مقدمات میں ملوث کیا گیا بلکہ لاہور میں ریلوے مزدوروں پر فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے کے طور پر چھ مزدور زخمی ہوئے اور حکومت کا رویہ اس حد تک ظالمانہ تھا کہ لاہور کے بعض وکلا نے ان کو ہسپتال میں دیکھنے کے لئے درخواست کی تو انہیں ان کو دیکھنے کی اجازت نہ دی گئی ۔

جناب سپیکر ۔ آج اس ایوان میں یہ بتایا جاتا ہے کہ حکومت نے محض ساڑھے بارہ روپے کی گنجائش اس ضمنی بجٹ میں رکھی ہے تاکہ مزدوروں کے مطالبات پورے کئے جائیں ۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ حکومت مزدوروں کا منہ چڑاتی ہے ۔ آپ اندازہ لگائیے کہ حکومت بذات خود یہ تسلیم کرتی ہے کہ اشیائے خوردنی کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں بلکہ آپ کے سامنے کل اس ایوان میں معزز ممبران نے اپنے الاؤنس میں اضافہ کروایا ہے، ان الاؤنسوں میں کم و بیش پچاس فیصد کا اضافہ

کیا گیا ہے لیکن جب ایک چھوٹا مزدور سو یا اسی روپے تنخواہ لینے والا مزدور حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آپ ہمیں سستے داموں پر غلہ مہیا کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی معزز رکن نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ اعتراض کیا ہے کہ معزز ممبران نے اپنے الاؤنس بڑھائے ہیں ۔ در حقیقت یہ غلط ہے ۔ دراصل جو مراعات ان کو دی گئی تھیں وہ انہوں نے واپس کر دی ہیں اور اس کے عوض الاؤنس میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ تو میری درخواست ہے کہ معزز رکن اس قسم کے غلط بیان دینے سے احتراض کریں کیونکہ اس سے عوامی نمائندوں کے وقار پر برا اثر پڑتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ کل جناب وزیر خزانہ اس کی وضاحت فرما چکے ہیں کہ اس سے خزانہ عامرہ پر بوجھ پڑے گا اور ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حکومت ایک طرف دولت مندوں کو نوازتی ہے اور دوسری طرف مزدوروں کو محض دو روپے سستے داموں تیل دے کر ٹرخاتی ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا معزز رکن اتنی مہربانی کریں گے اور آیا وہ اتنی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں ۔ کہ وہ خود یہ الاؤنس لینے سے انکار کر دیں ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ اگر حکومت ضمنی

بجٹ پیش کرتے وقت مزدوروں کے مطالبات مانتی اور یہ فیصلہ کرتی کہ مزدوروں کو مناسب نرخوں پر غلہ مہیا کیا جائے گا جو کہ ان کا بنیادی مطالبہ تھا اگر اس بنیادی مطالبے کو منظور کرنے کی بجائے ہمیں یہ بتایا جائے کہ ریلوے انتظامیہ نے اس فیصلے کو مانا ہے اور ضروری اشیائے خوردنی چھوٹے ملازمین کو مہیا کرنے کے لئے Cooperative Stores کھولے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہیں ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ درکار ہے وہ کس مقصد کے لئے -

"...For this purpose an expenditure of Rs. 12.60 lacs had to be incurred for making an advance for the initial purchases of edible oils through co-operative stores and requisite funds were drawn from the Grant for "Contingency Item" in the General Budget,..."

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ لوگ خوردنی تیل بھی استعمال کرتے ہیں لیکن ایک عام مزدور کی آمدنی کا بیشتر حصہ خوراک اور غلہ پر خرچ ہوتا ہے - آج سے کئی سال پہلے محکمہ ریلوے مزدوروں کو سستے داموں غلہ مہیا کرتی رہی ہے اور مزدوروں کا مطالبہ تھا کہ انہیں سستے داموں غلہ مہیا کیا جائے تو اگر حکومت ان کا وہ مطالبہ تسلیم نہیں کرتی اور محض ان کے لئے خوردنی تیل مہیا کرنا اور ایک لاکھ بتیس ہزار ملازمین کے لئے ساڑھے بارہ لاکھ روپے پانچ چھ ماہ کے دوران مہیا کرنا میرے نزدیک حکومت اس سے بڑی زیادتی اور کیا کر سکتی ہے - ایک طرف تو حکومت مزدوروں کی نہایت ہمدرد ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور دوسری طرف اس قسم کی حقیر رقم ان کے مطالبات پورے کرنے کے لئے خرچ کرتی ہے -

جناب سپیکر - جناب پارلیمانی سیکریٹری صاحب تسلیم کریں گے کہ پچھلے دنوں جو ہڑتال ہوئی تھی اور جس کے بارے میں میں عرض کر چکا ہوں کہ اس کی مثال متحدہ ہندوستان میں بھی نہیں ملتی - ہڑتال کے دوران ریلوے کے محکمے کو تقریباً ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا - ریلوے کے ایک مزدور کی جان بھی تلف ہوئی ، کئی مزدوروں کو گولیاں بھی لگیں ، سینکڑوں کے خلاف آج بھی مقدمات چل رہے ہیں اور حکومت نے تمام کے تمام ناجائز حربے جو کہ وہ استعمال کر سکتی تھی استعمال کئے - لیکن اس کوشش کے باوجود تمام ظلم و تشدد کے باوجود ان تمام زیادتیوں کے باوجود وہ قربانیاں جو کہ ریلوے کے مزدوروں نے اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کے لئے دیں اگر حکومت ان کو محض خوردنی تیل مہیا کرتی ہے تو میری دانست میں یہ حکومت کی زیادتی ہے حکومت کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ایوان میں یہ کہے کہ حکومت مزدوروں کے مفادات کا تحفظ کرنا اپنا فرض اولین سمجھتی ہے - میں ان معروضات کے پیش نظر حق بجانب ہوں کہ اس کٹوتی کی تحریک کے متعلق یہ درخواست کروں کہ اسے منظور کر لیا جائے -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - میں اس موضوع پر چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں - جو پس منظر اور اس ضمن میں چند جن باتوں کا اظہار محترم حمزہ صاحب فرما چکے ہیں ان کے علاوہ بھی اس مسئلے کے دو ایک پہلو قابل غور ہیں - میری رائے میں ریلوے کے محکمے کی جانب سے کم و بیش سوا لاکھ مزدوروں کو جو

رعایت دی گئی ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے رعایت کا نام دیا جا سکے اس مسئلے کے متعلق میری معلومات کچھ زیادہ وسیع تو نہیں ہیں لیکن جو بھی کچھ ہیں وہ اس ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ پہلی بات جو میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں شکایتاً پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس ہڑتال کے ختم ہو جانے کے بعد باوجودیکہ اخبارات میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ مزدوروں کے لئے سستے راشن کی دوکانیں کھولی جائیں گی، ایک عرصے تک اس وعدے کو پورا نہیں کیا گیا اور حال ہی میں اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے اس طرح کوشش کی گئی ہے کہ آٹے کے نرخ عوام الناس کے لئے سرکاری راشن ڈپوؤں پر اٹھارہ روپے پچھتر پیسے فی من لاہور شہر میں مقرر ہیں ۔ یعنی میں آپ یا زید یا بکر اس نرخ پر اپنی ضروریات کے لئے راشن ڈپو سے جس وقت چاہیں آٹا خرید سکتے ہیں ۔

اب جناب والا ۔ ریلوے کے مزدوروں کے لئے جو رعایت رکھی ہے وہ یہ ہے ۔ کہ ریلوے نے کوآپریٹو سٹورز کے ذریعہ آٹے کی قیمت ۱۸-۲۶ روپیہ فی من مقرر کی گئی ہے ۔ یعنی ایک من میں دو آنے کی رعایت دی گئی ہے ۔ ریلوے ۔ آٹے کی خرید میں جو عنایت فرمائی ہے وہ ۱۸-۷۵ روپیہ میں دو آنے کی ہے ۔ یعنی فی روپیہ ایک نیا پیسہ ایک نیا پیسہ بھی نہیں بلکہ 3/4 نیا پیسہ تو گویا ریلوے ۱۰۰ پیسوں کی بجائے سوا ننانوے پیسے وصول کرتی ہے۔ اس پر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایک خیراتی ادارہ کھول دیا گیا ہے اور اس سے مزدوروں کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اس گرانٹ میں خوردنی تیل کا ذکر ہے اب میں اس کے

اعداد و شمار عرض کرتا ہوں ۔ بازار میں تلو بناسپتی گھی (ٹین وزنی ۵ پونڈ ۱۱-۲۵ روپیہ فی ٹین ملتا ہے ۔ ریلوے کے محکمہ نے انتہائی کرم فرمائی اور مہربانی سے حاتم طائی کو بھی مات کر دیا ہے ۔ اب مزدوروں کو ۱۱-۲۵ کی بجائے ۱۰-۹۷ روپیہ مل جاوے گا ۔ یعنی ۱۱-۲۵ روپیہ میں ۲۸ پیسے یا تقریباً ۵ آنے کی رعایت رکھی گئی ہے ۔

اسی طرح جناب دوسری مختلف اشیا ہیں ۔ کہیں ۲ پیسے کی رعایت ہے کہیں ۴ پیسے کی رعایت ہے ۔ آٹے کے متعلق جو معلومات ہیں وہ میری ہیں ۔ لیکن بناسپتی گھی کے متعلق میں نے اپنے ایک دوست سے معلومات حاصل کی ہیں محکمہ ریلوے نے مزدوروں پر جو مہربانی کی ہے وہ یہ ہے کہ کوآپریٹو سٹورز کے ذریعہ اشیائے خوردنی میں ساڑھے بارہ لاکھ کا Edible Oil خرید لیا ہے مزدوروں کے لئے یہ کوئی رعایت نہیں ہے ۔ یہ تو آپ نے محکمہ کو ایڈوانس دیا ہے تاکہ وہ گھی خرید سکے ۔ رعایت وہ ہے جو میں نے عرض کی ہے یعنی ۲۸ پیسے کی گراں قدر رعایت فرمائی گئی ہے ۔ ان کوآپریٹو سٹورز سے جو آٹا ملتا ہے ریلوے کا محکمہ اس سے منافع حاصل کرتا ہے ۔

Minister of Revenue : No, No.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں ابھی analyse کرکے بتاؤں گا اس کا analysis یہ ہے کہ ڈپو ہولڈرز ۱۸-۷۵ روپیہ فی من آٹا فروخت کرتے ہیں ۱۲-۱ روپیہ ایک خالی بوری کی قیمت ان کو بچتی ہے ۔ گویا اس میں ڈپو ہولڈروں کا گیارہ آنے یا ۶۸ پیسے فی من منافع شامل ہے ۔ ۶۸ پیسے کا

وہ منافع جو ڈپو ہولڈروں کا اس قیمت فروخت میں شامل ہے آپ اپنے آپ کو ڈپو ہولڈر ہی سمجھ لیں ۔ اگر بغیر منافع کے کام چلاتے تو فی من ۶۸ پیسے مزدوروں کو رعایت ملتی ۔ اس کے مقابلہ میں آپ صرف دو آنے فی من رعایت دے رہے ہیں ۔ کیوں کہ ڈپو ہولڈر ۶۸ پیسے فی من کماتا ہے ۔ اگر آپ کوآپریٹو سٹورز بغیر منافع کے چلائیں تو آٹے کے لیے ۱۱ آنے یا ۶۸ پیسے کی بچت ہو سکتی ہے ۔ اور پھر جب آپ حاتم طائی بنتے ہیں تو ۵ آنے اپنی جیب سے ملا کر روپیہ کی رعایت کر دیتے تو ۷۵—۱۸ کی بجائے ان کو آٹا ۷۵—۱۷ روپیہ مل سکتا تھا ۔ یہی صورت تیل کے متعلق ہے ۔ بازار میں جو نرخ ہے اس میں کمشن ایجنٹ کی کمشن شامل ہے ۔ اس قیمت فروخت میں تمام اخراجات مثلاً ریلوے کے کرایہ محصول چونگی کارٹیج وغیرہ شامل ہوتا ہے اور اس کی قیمت ۲۵—۱۱ فی ٹین ہے ۔ اگر ریلوے چاہتی تو اس کمشن کو بطور رعایت مزدوروں کو دے سکتی تھی ۔ جو ایک روپیہ فی ٹین بنتی ہے ۔ باوجود اس کے ۲۸ پیسے کی رعایت کس قدر افسوس ناک بات ہے ۔ صرف ۲۸ پیسے فی ٹین رعایت بخشنے کی بجائے اگر ریلوے ایک روپیہ یا دو روپیہ ہی رعایت دے دیتی تو کوئی بڑی بات نہیں تھی ۔ اس صورت حال کے لیے پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے ۔

"گنا نئیں دتا روڑی دے دتی اے"

ریلوے یہی کر رہی ہے ۔ اس ہڑتال سے ریلوے کو ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے اگر مزدور کو ایک روپیہ فی من کے حساب سے آٹے میں رعایت دی جائے تو کوئی بڑی بات نہیں تھی ۔ لاہور میں اس وقت آٹے کا

نرخ ۵۰ روپیہ فی من تھا ۔ دوسرے شہروں میں ۴۰ سے ۵۰ روپیہ فی من کے درمیان آٹے کا نرخ تھا ۔ وہ غریب مزدور جس کی ۱۰۰ روپیہ ماہوار سے کم آمدنی ہو جس کے گھر میں آٹے کا خرچ کم و بیش دو من ہو وہ تو صرف آٹا ہی خرید سکتے تھے اور کچھ نہ خرید سکتے تھے ۔ تو ایک لاکھ مزدوروں کے لیے دو من آٹا ماہوار کے حساب سے دو لاکھ من آٹے کا ماہوار خرچ ہوتا ۔ یا اگر ایک روپیہ کی بجائے دو روپیہ فی مزدور رعایت کرتے تو دو لاکھ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا یا اگر ۴ لاکھ من آٹا بھی خرچ ہوتا سال بھر میں ۴۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ۔ لیکن جیسا کہ آپ نے چار چھ روز کی ہڑتال میں ایک کروڑ روپیہ گنوایا ہے ۔ اور لوگوں کی بد دعائیں لی ہیں ۔ اگر یہ سیدھے ہاتھوں کام لیتے اور ڈنڈے سے کام نہ لیتے اور افہام تفہیم سے کام لیتے تو شاید وہ دو روپے کے بجائے ایک ہی روپے پر مان جاتے اور ریلوے کو صرف ۲۴ لاکھ روپیہ کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ۔ فی الحال میں اس موضوع پر اسی قدر عرض کروں گا ۔ کیوں کہ ریلوے کے متعلق بہت کچھ باتیں ابھی کہنا ہوں گی اور سننا بھی ہوں گی اور باقی دوستوں کو بھی بہت کچھ باتیں کہنا ہوں گی ۔ اگر وزیر خزانہ جو ریلوے کے انچارج ہیں مناسب سمجھیں تو میری صحت فرما دیں جو میں نے اشیائے خوردنی کے نرخ بتائے ہیں یہ صحیح ہیں یا نہیں کیا ان نرخوں سے انہوں نے حاتم طائی کا نمونہ پیش کیا ہے یا بخل کا مجموعہ بن کر ہمارے سامنے آئے ہیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں حمزہ صاحب کی کٹوتی کی تحریک کی تائید کرتا ہوں ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا ۔ مجھے جوابی تقریر میں

دو قسم کی باتیں عرض کرنی ہیں ۔ پہلی وہ باتیں ہیں جن کا تعلق کٹوتی زیر بحث سے ہے اور دوسرے ان باتوں کا بھی مجھے جواب دینا ہے جو میری دانست میں صریحاً غیر متعلق ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ لیکن سپیکر صاحب کی دانست میں وہ صریحاً متعلق ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ لیکن وہ زور خطابت میں اور آپ کے فیصلہ کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ بیان فرمائیے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار کی جو مد ہے وہ کوآپریٹو سٹور کو ایڈوانس کے طور پر دی جا رہی ہے تاکہ وہ اشیائے خوردنی میں سے صرف ایک چیز یعنی خوردنی تیل خرید سکیں ۔ اس میں گھی آٹا۔چاول۔گیہوں نہیں ہیں لیکن اگر آپ غور فرمائیں تو یہ رعایت جو ریلوے کے مزدوروں کو دی جا رہی ہے اس کا اطلاق تقریباً ایک لاکھ مزدوروں پر ہوگا اور اس لحاظ سے جو قیمت قائد حزب اختلاف نے ۵ پونڈ گھی کے ٹین کی فرمائی ہے اس کے لئے تقریباً ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کافی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں تو یہ نہیں کہتا ۔ میں تو رعایت کی بات کر رہا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ جو گھی ان سٹورز کے ذریعہ عام ریلوے کے مزدوروں کو مہیا کیا جا رہا ہے یا مہیا کیا جانے والا ہے وہ کس قیمت پر ان کو دیا جائے ۔ حکومت کا فیصلہ ہے کہ ان کو

بازار کے مقابلہ پر یہ گھی کم نرخ پر میسر آ جائے اور یہی وجہ ہے کہ حکومت نے سٹور کو procurement price پر یہ گھی مزدوروں کو مہیا کرنے کا حکم دیا ہے۔

مسٹر حمزہ۔ بڑا احسان ہے۔

خواجہ محمد صفدر۔ جناب میں عرض کروں گا کہ procuriment price کی ذرا definition کر دیں۔ میں بڑا کند ذہن واقع ہوا ہوں کہ یہ procurement price ـــــــ کیا ہے اس کی بھی ذرا تشریح فرما دی جائے۔

وزیر خزانہ۔ procurement price میں منافع کا عنصر نہیں ہوتا ہے اگر حزب اختلاف کی یہ بات مان لی جائے اور اتنی رعایت مزدوروں کو دی جائے تو فی من ایک یا دو روپے تک حکومت اپنی جانب سے قیمت ادا کر کے ان کو ۱۱ یا ۱۰ روپے pert in مہیا کرے تو اس صورت میں میرے فاضل دوست کو اسبات کے لئے تیار ہو جانا چاہئے کہ حکومت پھر نئے ٹیکسز کے proposals اس ایوان میں لائے گی۔ بنیادی بات جو ہمیں پیش نظر رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ ریلوے کا محکمہ جو بھی اپنے ملازمین کو دے سکتا ہے وہ اپنے ذرائع آمدنی کے اندر رہ کر ہی دے سکتا ہے اگر اس دائرے کو اس نے پھاندنے کی کوشش کی اور اپنی جانب سے subsidize کرنے کی کوشش کی تو جیسا کہ فاضل حزب اختلاف کے لیڈر نے اشارہ کیا ہے تو پھر اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہوگی کہ اس

صوبے کے عوام پر ٹیکسوں کا مزید بوجھ ڈال دیا جائے اگر یہ صورت نا منظور ہے . . . . .

خواجہ محمد صفدر - میں نے اخبارات میں بیان دیا ہے وہ پڑھ لیا جائے میں نے کہا ہے کہ مزدوروں کے مطالبات پورے کئے جائیں اگر آپ کرایہ بڑھاتے ہیں تو بڑھائیے -

وزیر خزانہ - اس سے سوسائٹی کے اچھے خاصے طبقہ پر بوجھ پڑتا ہے اور اس میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے -

خواجہ محمد صفدر - آپ سیکنڈ اور فرسٹ کلاس پر کرایہ بڑھائیے -

وزیر خزانہ - اس سے کوئی خاص آمدنی نہیں ہوگی -

خواجہ محمد صفدر - اس کا جنرل ڈسکشن میں فیصلہ کریں گے -

وزیر خزانہ - حکومت یہ نہیں چاہتی کہ کسی کی ٹوپی اتار کر کسی کے سر پر ڈال دی جائے اور کسی کی جوتی اتار کر کسی کے پاؤں میں پہنا دی جائے - حکومت اس قسم کی غیر متوازن تجاویز ملک و قوم کے سامنے نہیں پیش کر سکتی حکومت اپنے محدود وسائل کے پیش نظر اس امر کی کوشش کر سکتی ہے کہ جہاں مزدوروں کی بھلائی بھی ہو جائے اور ان کو قدرے رعایت بھی میسر آ جائے وہاں ملک کے عوام پر غیر معمولی بوجھ بھی نہ پڑے - اگر ان کی تجویز مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ غریبوں کا خون چسوا کر غریبوں کو دلوانا چاہتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر ۔ امیروں کا خون چوسئے اور غریبوں کو دیجئے۔

وزیر خزانہ ۔ حکومت اس ظالمانہ تجویز سے اتفاق نہیں کرتی ۔ حکومت یہ تو کر سکتی ہے کہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں کہ سماج کے دیگر غریب طبقوں پر بوجھ ڈالنے کی بجائے یا بوجھ ڈالے بغیر اپنے غریب ملازمین کی حالت کو بہتر کر سکے ۔ یہی طریق کار مناسب اور موزوں ہے اور یہی طریق کار ریلوے کے حکام اس وقت عمل میں لا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ صوبہ بھر میں اس وقت ۲۰۰ کے قریب ڈپو کھلے ہیں لیکن اس سے پیشتر کہ میں اس کی طرف اشارہ کروں میں ایک بات عرض کئے دیتا ہوں کہ خواجہ صاحب ۔ یہ فرمایا ہے کہ آٹے کے سلسلے میں شہر لاہور میں صرف ۲۲ یا ۲۳ پیسے کی رعایت یعنی ۲ آنے کی جو ریلوے کے مزدوروں کو اس وقت ریلوے حکام کی طرف یا ان کی جانب سے مل رہی ہے وہ بہت کم ہے لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ ریلوے کے مزدور اور ادنے ملازمین سارے صوبہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور جہاں تک لاہور شہر میں ریلوے کے ادنے ملازمین کا تعلق ہے انہیں ۲ آنے فی من کے حساب سے رعایت حاصل ہو رہی ہے یا وہ رعایت حاصل کر رہے ہیں وہ سارے صوبہ بھر میں پھیلے ہوئے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مفصل میں ہر جگہ آٹا ملتا ہے یہاں نہیں ملتا ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ واقعات میرے پاس ہیں حقائق میرے پاس ہیں ۔ اطلاعات ہمارے پاس ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر - لیکن اندھیرے میں ہم بھی نہیں ہیں ہم بہرے نہیں ہیں -

وزیر خزانہ - آپ سنی سنائی باتیں کرتے ہیں اور انہیں کی بنا پر ہاؤس میں ایک تقریر فرما دیتے ہیں لیکن میرے لئے مشکل ہے کہ میں ایسی حرکت کروں - مجھے اپنے آپکو حقائق کے اندر اور ان اطلاعات کے اندر رکھنا ہے جو اطلاعات کہ مصدقہ ہوں جو صحیح ہوں اور جن کو کسی مرحلہ پر جھٹلایا نہ جا سکے - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ اس وقت سارے صوبے میں ریلوے ملازمین کی ضروریات کے لئے جو خوردونوش سے تعلق رکھتی ہیں تقریباً ۲۰۰ ڈپو کھلے ہوئے ہیں اور ان پر ان کو آٹا چاول اور گندم مناسب قیمت پر جو کہ وہ برداشت کر سکیں مہیا کی جاتی ہے یعنی وہ ایک طرح کی issue price ہے -

Khawaja Muhammad Safdar : What is issue price ?

وزیر خزانہ - میں اس طرف بھی آ رہا ہوں - ہم نے چینی ، edible oils پر مزدوروں کو مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے اور یہ procurement price چیزیں ان کو مہیا کی جاتی ہیں تو میرے فاضل دوست نے جنہوں نے نہایت گرم الفاظ استعمال کئے ہیں ان سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ان کو حکومت کے مقابلے میں مزدوروں سے زیادہ ہمدردی ہے تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ حکومت آنے والے سال میں ایسے انتظامات کر رہی ہے کہ آسان اور سستے نرخوں پر اور سستے سے میری مراد مقابلتاً

سستے نرخوں پر ان مزدوروں کو اشیائے خوردنی مہیا کر دی جائیں اور یہ تمام چیزیں ریلوے کے مزدوروں کو آسانی سے مل سکیں اور اس کے لئے ہم نے ۳۰ لاکھ خرچ کا تخمینہ کیا ہے ۔ بہرحال ان کے اس اعتراض سے یہ خیال میرے ذہن میں آ گیا ہے لیکن انہوں نے بہت سی باتیں کیں ہیں جو کہ ریلوے بجٹ کے دوران عام بحث کے سلسلے میں کی جانی چاہئیں تھیں تو میں اس خیال سے کہ جو باتیں آج حزب اختلاف نے ارشاد فرمائیں یا ان کے ساتھیوں نے ارشاد فرمائی ہیں ان کو وہ عام بحث کے دوران دھرائیں گے لہذا میں ان پر مزید بات نہیں کرتا ۔ اب میں اس حصہ کی طرف آتا ہوں جس کا میں نے آغاز میں تذکرہ کیا تھا اور انہوں نے اس کو غیر متعلقہ قرار دیا تھا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ مزدور اپنے حقوق کے لئے سٹرائیک کرتے ہیں اور انہوں نے ہڑتال کی اس کے بعد انہوں نے کہا کہ وہ ہڑتال قوت کے بل بوتے پر دبا دی گئی انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے میں سینکڑوں مزدوروں کو مقدمات میں ملوث کر دیا گیا ۔ غور فرمائیے ''سینکڑوں'' صرف چھ آدمی پولیس کی فائرنگ کی وجہ سے زخمی ہوئے ۔ حکومت ماضی میں اور حال میں یہ تہیہ کئے بیٹھی ہے کہ وہ صوبہ میں ٹریڈ یونین تحریک کو صحت مند خطوط پر چلانے کے لئے ہر ممکن امداد مہیا کرے گی لیکن جناب والا ۔ تحریک اور لاقانونیت میں بڑا واضح فرق ہے ۔ حکومت تحریک کو برداشت کر سکتی ہے اور اس کے کرنے کا حق بھی ہے اور اس کو چاہئیے بھی کہ وہ کرے مگر جب ایک تحریک تحریک کے دائرے سے نکل کر لاقانونیت کی راہ پر گامزن

ہو جائے تو پھر وہ عناصر جو ملک میں امن اور سلامتی کو برقرار رکھنے کے لئے مامور ہوں ان کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ان قوتوں کو ان لاقانونیت کی قوتوں کو غلط راستے سے ہٹا کر قانون کی راہ پر لے آئیں ۔ اس سے زیادہ اور اس سے کم حکومت نے اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا ۔ یہ کہنا غلط ہے کہ سینکڑوں لوگ ان دنوں مقدمات میں ملوث ہوئے ۔ وہ لاقانونیت پر مبنی ہڑتال جو کہ اس وقت کی گئی مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس موقعہ پر کی گئی جب کہ صوبے میں اناج کی غیر معمولی کمی تھی اور اس اناج کو جو درآمد کیا گیا کراچی کی بندرگاہ سے صوبے کے بالائی حصوں میں لے جانے کے لئے ریلوے کا نقل و حمل کا جو محکمہ ہے اس کو بروئے کار لانا تھا لیکن جب عوام نے دیکھا ۔ جب صوبے کے دانشور طبقہ نے محسوس کیا کہ اس سٹرائیک سے بڑے بوڑھے اور بیگناہ اشخاص اور محصوم عورتیں بھوک کا شکار ہو جائیں گی تو کسی شخص نے اس نامعقول اور بےوقوف ہڑتال کی تائید نہ کی ۔ لیکن خوشی کا مقام ہے کہ جن ناعاقبت اندیش مزدور راہنماؤں کی وجہ سے اور بعض anti social عناصر کی انگیخت کی وجہ سے مزدوروں کی غالب اکثریت غیر قانونی راہ پر چل پڑی تھی تو پھر بھی حکومت نے باوجود اس امر کے کہ اس کے وسائل لا محدود نہیں ۔ باوجود اس امر کے کہ یہ اس قابل نہیں اس نے لاکھوں مزدوروں کی تنخواہوں میں بے پناہ اضافہ کر دیا ۔ یعنی پھر بھی سوچا گیا کہ کچھ نہ کچھ کوئی نہ کوئی ایسی راہ نکالنی چاہئیے اور وہ راہ نہیں جس کی طرف اشارہ حزب اختلاف کے راہنماؤں نے کیا ہے بلکہ ایسی

راہ جس سے کہ سماج کے اندر غریب طبقہ کو نقصان پہنچائے بغیر ان پر بوجھ ڈالے بغیر ریلوے کے ادنے ملازمین کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ وہ آئندہ کے لئے ناعاقبت اندیش لوگوں کے بہکانے میں نہ آئیں بلکہ زیادہ آسانی کے ساتھ زیادہ اشیائے ضرورت کم نرخوں پر خرید سکیں ۔ یہ ایک احسن اور اچھا فیصلہ تھا جو صدر مملکت کی ہدایت کے مطابق کیا گیا اور اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کی جانب یہ پہلا قدم ہے ۔ جس کی بلا کسی وجہ کے بلا کسی جواز کے آپوزیشن کے اراکین نے زور شور سے مخالفت کی ہے ۔ میں ان سے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے ایک دو اور باتیں کہہ دی ہیں ۔ میرے دوست حمزہ نے ۔ میں ان کی مجبوریوں سے کماحقہ واقف ہوں ۔ نہ صرف ان کے ذرائع اطلاعات ناقص ہیں بلکہ ان کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں کہ جو اطلاعات وہ وصول کرتے ہیں ان کی مناسب جانچ پڑتال کر سکیں اس لئے اس لحاظ سے مجھے ان سے گہری ہمدردی ہے ۔ لیکن میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے اس بات کا اعلان کئے دیتا ہوں کہ جوں جوں حکومت کے اقتصادی حالات بہتر ہوں گے وہ مزدوروں کی بہلائی کے لئے مزید قدم اٹھائے گی جو مزدوروں کی مزید تسلی ، اطمینان اور خوشحالی کا باعث ہوں گے ۔ (تالیاں)

Mr. Speaker : I will now put the Cut Motion to the vote of the House. The Cut Motion moved is :

> That the item of Rs. 12,50,000 on account of Ordinary Working Expenses —General Administration—9—Suspense—Total-item (3) be reduced by Re.one.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Cut Motion No. 7, thus stands disposed of. Next motion by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move:

That the item of Rs 5 00,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—10—Loans and Advances to Railway Employees—Tot l—item (4) be reduced by Rs. 4,99,999.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is :

That the item of Rs. 5,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—10—Loans and Advances to Railway Employees—Total—item (4) be reduced by Rs. 4,99,999.

Minister for Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس سے پیشتر کہ میں اس کٹوتی کی تحریک کے متعلق اختصار کے ساتھ اپنے خیالات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ جناب وزیر خزانہ نے ابھی جو تقریر فرمائی ہے اس سے پیدا ہوئی ہے - انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ باوجود اس بات کے کہ ہم لوگوں نے یعنی حزب مخالف نے زبانی ——— ہم زبانی ہی کر سکتے ہیں ——— مزدوروں کے لئے ہمدردی کا اظہار کیا ہے ہم نے ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ کے اس آئٹیم کی مخالفت کی ہے جو ابھی ابھی ایوان نے منظور فرمائی ہے - یہ بیان حقیقت پر مبنی نہیں - ہم نے اس میں ایک روپے کی رسمی کٹوتی کی تجویز پیش کی تھی - اس رسمی کٹوتی کی تحریک سے ہمیشہ یہ مراد ہوتی ہے کہ یہ رقم ضرور صرف کی جائے مگر جو پالیسی اس کے تحت بروئے کار

لائی جانے والی ہے اس سے ہمیں اختلاف ہے ۔ ہم دونوں نے اپنی تقریروں میں اس بات کو واضح طور پر ظاہر کر دیا تھا ۔

دوسری تحریک جو میں نے پیش کی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ کٹوتی جو اس مطالبہ زر میں پیش کی جا سکتی ہے اس کا مطالبہ کیا گیا ۔ اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ میں سارے خرچ کو ناجائز سمجھتا ہوں اس لئے اس کی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔ یہ فرق ہے جو دونوں طرح کی کٹوتی کی تحریکوں میں میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ غالباً ان کے حافظہ سے یہ بات اتر گئی ہے کہ رسمی کٹوتی کی تحریک پیش کرتے ہوئے مطالبہ زر کی پالیسی سے اختلاف ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے ۔ لیکن جہاں ڈیمانڈ میں زیادہ سے زیادہ کٹوتی کی تحریک پیش کی جاتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ ڈیمانڈ ناجائز ہے اس کا مصرف ناجائز ہے یہ خرچہ نہیں ہونا چاہیئے جب کسی ڈیمانڈ کے تحت اختیار کردہ پالیسی کی مخالفت مقصود ہوتی ہے ۔ تو اس میں ایک روپیہ یا سو روپیہ کی تمثیلی کٹ پیش کی جاتی ہے ۔ یہ میں نے اس لئے عرض کیا ہے تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے ۔

جناب والا ۔ اب میں اس مطالبہ زر کے بارے میں اپنی گزارشات ایوان کے سامنے پیش کروں گا اس مطالبہ زر کے ذریعے سے محکمہ ریلوے نے سال رواں میں پانچ لاکھ روپے contingency item سے اس غرض کے لئے حاصل کئے ہوئے ہیں کہ اپنے ملازمین کو مکانات بنانے کے لئے اور موٹر کاریں

خرید۔ کے لئے ایڈوانس کرے یا ادھار دے ۔ یہ ہے ان کا مطالبہ زر
. . . . . (قطع کلامی)

جناب والا ۔ دو یا تین ہیں جو For building Houses and for purchase of Motor-Cars دو باتوں کے لئے انہوں نے یہ مطالبہ زر اس ایوان میں پیش کیا ہے یہ محکمہ ریلوے کے الفاظ دہرا رہا ہوں اپنی جانب سے کچھ عرض نہیں کر رہا ۔ یہ وزیر خزانہ صاحب کی تحریر ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔ مشکل یہ ہے کل سے وزیر خزانہ ان باتوں کو جو اس کتاب میں درج ہیں زیادہ وقعت نہیں دے رہے ۔ ہمارے اور ان کے درمیان یہ اختلاف چل رہا ہے اور امید ہے کہ یہ آج کے دن کے بعد ختم ہو جائے گا ۔ جناب والا ۔ میں اس مطالبہ زر کی مخالفت اس بنا پر کر رہا ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس صورت میں محکمہ ریلوے اس قدر قلاش اس قدر مفلس اور اس قدر غریب ہو چکا ہے کہ وہ اپنے مزدور کو جس کی تنخواہ سو روپے کے لگ بھگ ہے جسے عرف عام میں ریلوے کے درجہ چہارم کا ملازم کہا جاتا ہے اسے ایک نیا پیسہ کی رعایت بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ ان بڑے بڑے افسروں کو جو ہزاروں روپے کی مالیت کی تنخواہ خزانہ عامرہ سے حاصل کرتے ہیں موٹرکار خریدنے کے لئے قرضہ دے ۔ اگر یہ محکمہ اس قدر تنگدست ہے جیسا کہ ابھی محترم وزیر خزانہ نے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی تنگدستی کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ یہ اپنے ایک لاکھ تیس ہزار ملازمین سے کم و بیش ایک لاکھ درجہ چہارم کے

ملازمین کی مدد کے لئے ایک نیا پیسہ ماہوار اپنی گرہ سے خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو میں وزیر خزانہ سے بصد ادب یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ پھر اس محکمہ کو کیا حق حاصل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ رہنے کا !

خواجہ محمد صفدر ۔ اس محکمہ کو تو جناب رہنے کا حق حاصل ہے انہوں نے ایک لطیفہ پیدا کر دیا ہے اور وہ میں عرض کرتا ہوں کہ محکمہ ریلوے نے از خود اخبارات میں اعلان کر دیا کہ یہ محکمہ خود مختار ہو گیا ہے ۔ اسمبلی سے جو سوالات بھیجے گئے تھے محکمہ کے بڑے افسروں نے اپنے طور پر یہ فرض کر کے کہ وہ خود مختار ہو گئے ہیں ۔ اسمبلی کے دفتر کو واپس کر دیئے کیوں کہ یہ محکمہ خود مختار ہے اس لئے سوالات کے جوابات نہیں دے گا ۔ چند بھلے مانسوں نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ ایک ڈیپارٹمنٹ ہیں ۔ خود مختار ادارہ نہیں ۔ (ویسے یہ محکمہ اس قابل ہے کہ یہ محکمہ موجود ہی نہ رہے میں اس کی تائید کرتا ہوں) ان کے سروں میں یہ سودا سمایا ہے کہ وہ اس اسمبلی سے کسی طور پر آزاد ہو جائیں جہاں ۱۵۵ ممبران میں سے کم و بیش ۱۴۵ ارکان کی ان کو حمایت حاصل ہے ۔

Minister of Finance : At least nobody has expressed that desire to me.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اخبارات میں یہ خبر آئی ہے اور اس خبر کا تراشہ میں وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں پیش کروں گا ۔

یا جب عام بحث ہو گی اس وقت اس تراشہ کو پیش کروں گا ۔ ان کے محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ہم خود مختار ادارہ ہو گئے ہیں شاید اس بنا پر کہ اس محکمہ کا وزیر مقرر نہیں کیا گیا تھا ۔ اسی بنا پر ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی کہہ سکتا ہے کہ وہ خود مختار ادارہ ہے اور دوسرے محکمے بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ خود مختار ادارے ہیں ۔ اور خود مختار ادارے کی حیثیت سے ان کا بجٹ اسمبلی میں پیش نہیں ہوگا ۔ واپڈا کی طرح بجٹ یہاں پیش ہوگا . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ آج کل انہیں یہ گلہ نہیں ہوگا ۔

وزیر خزانہ ۔ آج کل گلہ یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ توجہ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ توجہ اس لئے کہ وزیر خزانہ کی جانب سے یہاں بجٹ پیش ہو رہا ہے ۔ آخر ہم نے انہی کو مخاطب کرنا ہے اس لئے بار بار ان کو زحمت دیتے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ موٹر کاریں کوئی سوجھ بوجھ عقل والا انسان یا مجھ جیسا کم فہم انسان بھی تصور نہیں کرتا کہ درجہ چہارم یا سوم یا دوم درجہ کا ملازم بھی حکومت سے یا اپنے محکمہ سے کہے گا کہ اسے موٹرکار خرید کرنے کے لئے قرضہ دیا جاوے ۔ اس کو تو روٹی بھی میسر نہیں آتی وہ موٹرکار کیسے خریدے گا ۔ لازماً نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑے بڑے افسران کو ایڈوانس دیئے جائیں گے وہ موٹر خریدیں یا بنگلہ تعمیر کریں اور وہ ایڈوانس ان افسران کو جن کے تین تین محل پہلے ہی اسی صوبہ

میں موجود ہیں ۔ دو دو بنگلے گلبرگ میں ہیں اور ایک ایک اسلام آباد میں بھی تعمیر کر لیا گیا ہے ۔ ایسے افسران کو ریلوے کی جانب سے قرضہ دینا صرف بے جا ہے حکومت کے خزانے پر ناجائز بوجھ ہے یہ اصراف ہے ۔ جناب والا ۔ میں کہتا ہوں یہ ظلم ہے ۔ ظلم کے لغوی معنی یہ ہیں کہ ایک چیز کو اس کے اپنے اصلی مقام سے ہٹا دینا ۔ اس روپیہ کو غربا میں تقسیم کیا جائے ان کی مدد کی جائے لیکن یہ روپیہ اس مقام سے ہٹا کر امرا پر صرف ہو رہا ہے ۔ اس لئے میں اس کے لغوی معنی بیان کر رہا ہوں ۔ اگر درجہ چہارم یا درجہ سوم کے ملازمین کو مکانات کے لئے ایڈوانس کے طور پر دے دیا جاتا یا قرضہ دے دیا جاتا کہ وہ کوارٹرز تعمیر کر لیں تو میں اس مطالبہ زر کی حمایت کرتا لیکن ریلوے کی پوزیشن یہ ہے کہ ۔ شمار ملازم بغیر کوارٹرز کے رہتے ہیں محکمہ ریلوے کی پوزیشن میں اور داؤد اور والیکا کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ قانون یہ کہتا ہے کہ بڑے بڑے کارخانہ دار اپنے بیس فیصد مزدوروں کے لئے کوارٹرز تعمیر کریں اگرچہ حکومت اس قانون کا احترام نہیں کرا سکتی ۔ کیوں کہ ہماری حکومت خود اپنے ۲۵ فیصد مزدوروں کے لئے کوارٹرز مہیا کرنے سے قاصر ہے ۔ اگر یہ ایسا کرتے تو ۵ لاکھ کی بجائے یہ رقم ۵۰ لاکھ بھی ہوتی تو میں اس کی حمایت کرتا اور میں سمجھتا کہ چھوٹے ملازمین کو قرضہ کے طور پر یہ رقم دی جا رہی ہے ۔ مزدور خود اپنے مکانات تعمیر کریں گے ۔ میں اس لئے اس مطالبہ زر کی مخالفت کرتا ہوں کہ بڑے افسروں کو موٹر کاریں خریدنے کے لئے قرضہ دیا جا رہا ہے ۔ محکمہ

ریلوے اپنے مزدوروں کے لئے مکانات تعمیر کرے اور بڑے افسران کو قرضہ نہ دیا جائے کیوں کہ وہ اس کے مستحق نہیں ہیں۔

مسٹر حمزہ (لائل پور۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ لائل وزیر مالیات صاحب سے سن کر تعجب ہوا کہ اگر مزدوروں کو بعض مراعات دے دی جائیں تو عام آبادی پر ٹیکس لگانا پڑے گا اور خصوصی طور پر ایسے وزیر با تدبیر جو اس سے پہلے اسی حلقہ سے منتخب ہوتے رہے ہیں جو مزدوروں کا علاقہ کہلاتا ہے میرے خیال میں انہیں یہ شرف بھی حاصل رہا ہے اور وہ مزدوروں کے لیڈر بھی کہلوا" رہے ہیں . . . . .

خواجہ محمد صفدر ۔ اب بھی ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ اعزاز ضرور تبدیل کر دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر مزدوروں کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں اس سے ریلوے کی کارکردگی میں خوشگوار تبدیلی رونما ہو گی اور ریلوے کے منافع میں بھی اضافہ ہوگا ۔ جتنی رقومات آپ ان کی بہبود پر خرچ کریں گے وہ رقومات محکمہ پر بوجھ نہ ہوں گی بلکہ اس سے کئی گنا محکمہ کو فائدہ پہنچے گا ۔ آپ تجربہ کرکے دیکھ لیں جہاں مزدور خوشحال ہو گا وہاں بہت ہی اچھا کام ہو گا ۔ وہ دل لگا کر کام کرے گا وہ آپ کی خدمت کرے گا اس سے زیادہ وہ قوم کی خدمت کرے گا ۔

جناب سپیکر ۔ میں حیران ہوں اس صدی کے اس دور میں اس قسم کی

باتیں اتنے ترقی یافتہ وزیر صاحب نے اس ایوان میں کی ہیں ۔ یہ ۵ لاکھ کی مد ہے اس مد میں افسران کو مکانات تعمیر کرنے اور کاریں خریدنے کے لئے قرضہ مہیا کرنا ہے ۔ میں ریلوے کے افسران کو کچھ نہ کچھ جانتا ہوں میرے نزدیک ان میں ماشا اللہ جو دیانت دار ہیں ان کو کبھی وہم بھی نہیں گزرا ہوگا ۔ انہوں نے کبھی خواہش بھی نہیں کی ہوگی کہ وہ کار خریدیں یا مکان تعمیر کریں ۔

جناب والا ۔ محکمہ ریلوے کے پاس بہت ہی بڑے وسائل ہیں ۔ ان وسائل میں صرف لوہا ہی نہیں بلکہ ان میں بجری ۔ سیمنٹ اور لکڑی بھی آتی ہے ۔ جن افسران نے مکانات تعمیر کرنے ہوتے ہیں یا جن کے مکانات تعمیر ہو جاتے ہیں وہ محکمہ ریلوے سے حاصل کردہ سامان سے تیار ہوتے ہیں ۔ ان کے پاس صرف سامان ہی نہیں بلکہ معمار بھی ہوتے ہیں ۔ اس اسمبلی میں بد قسمتی سے آج میں ایسے وزیر صاحب سے مخاطب ہوں جو ہمارے وزیر ریلوے نہیں محض وزیر مالیات ہیں ۔ جو ہمارے سابقہ وزیر مالیات تھے جن کو میں نے زندہ مثال بتائی ہے ۔ میری بد قسمتی ہے ۔ اس ملک کی بد قسمتی ہے اور ان کی بھی بد قسمتی ہے کہ وہ آج کل جیل میں ہیں۔

جناب سپیکر ۔ میں نے اس ایوان میں یہ ثابت کیا تھا کہ اس محکمے نے بہت سے تعمیری کام کئے جن کی بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ۔ اس محکمہ کے سب سے بڑے افسر چیئرمین ریلوے بورڈ تشریف فرما ہیں ان کو یاد ہو گا کہ میں ۔ سٹیل شاپ میں ایک ٹینک کی تعمیر کا مسئلہ پیش کیا تھا جس کے اندر بجلی کے قمقمے بھی لگے ہوئے تھے ۔ اور جس

کے متعلق حکومت نے کہا تھا کہ یہ ٹینک پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن دراصل اس میں بیگمات بھی نہایا کرتی تھیں اور صاحب لوگ بھی نہاتے تھے گو کہ وہ mixed tank نہیں تھا یعنی نہانے کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اس کی تعمیر کے لئے الگ گنجائش نہیں رکھی کیوں کہ ہمارے پاس بجری ، سیمنٹ اور اینٹیں وغیرہ موجود تھیں اور ہم نے اسے خود ہی تعمیر کروا لیا تھا ۔ تو اسی طرح ایک دیانت دار افسر اپنی تنخواہ میں سے کس طرح اتنی رقم بچا سکتا ہے کہ وہ بالخصوص لاہور میں مکان تعمیر کرنے کے لئے قرضہ لے اور اس قرضے کی ادائیگی اپنی تنخواہ سے کرتا رہے ۔ آخر ایک افسر کی تنخواہ اتنی تو نہیں ہوتی کہ وہ اس گرانی کے زمانے میں اپنی تنخواہ سے کچھ رقم بچا کر اس قرضے کی ادائیگی کرے ۔ تو ہوتا یہ ہے کہ ان کے پاس سیمنٹ ، لوہا ، بجری اور اینٹیں تو موجود ہی ہوتی ہیں بلکہ معمار بھی ریلوے کے اپنے ہوتے ہی ہیں اور اس طرح ان کا مکان کھڑا ہو جاتا ہے ۔ لیکن اس مکان کے جواز کے لئے قرضے کی درخواست دی جاتی ہے اس طرح اپنے تمام گناہ چھپانے کے لئے یہ قرضہ ایک دام ہم رنگ زمین کا کام دیتا ہے تاکہ وہ کہہ سکیں دیکھئے ہم تو اتنے دیانت دار ہیں کہ قرض اٹھا رہے ہیں ۔ اس کا علم کرمانی صاحب کو اچھی طرح سے ہے ۔ لیکن بدقسمتی سے جب سے وہ اس طرف سے چلے گئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ جب میں قرضہ لیتا ہوں تو مجھے واقعی ضرورت ہوتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کبھی افسر نہیں ہوئے اور خاص طور پر آپ ریلوے کے افسروں کو تو اچھی طرح جانتے ہیں ۔ خدا معلوم اب آپ کو کیا ہو گیا ہے ۔

Minister of Finance : We are proud of them particularly for their services during the war. Any country would be proud of them.

مسٹر حمزہ ۔ حادثات کرا کرا کے اس کی کسر نکال دی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو قرضوں کی گنجائش رکھی گئی ہے اس میں نہ تو ریلوے کا کوئی مفاد مضمر ہے اور نہ عوام کو ہی اس سے کچھ حاصل ہو گا بلکہ عوام کا مفاد تو اس میں ہے کہ اس مطالبہ زر کو حذف ہی کر دیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب نے بھی ضمناً اس طرف اشارہ کیا تھا کہ اگر عام مزدور کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی بھی کوشش کی جاتی ہم اسے خوش آمدید کہتے لیکن اس قسم کی گنجائش کی حمایت کرنا کم از کم حزب اختلاف کی بینچوں پر بیٹھنے والوں کے بس سے باہر ہے ۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے جناب کرمانی صاحب سے التجا کروں گا کہ وہ اس مطالبہ زر کو واپس لے لیں ۔ کیوں کہ اگر آپ نے اس پانچ لاکھ روپے کے قرضے کی اجازت دے دی تو یہ قرضے تو ادا ہو ہی جائیں گے ۔ لیکن ان پانچ لاکھ روپے کے قرضہ جات کے حصول کے بعد پچاس لاکھ روپے کی رشوت کی وصولی کا بہانہ بن جائے گا ۔ اس مد کی حمایت کرنا

ایک طرح سے اس رشوت کو ھضم کرنے میں رشوت لینے والوں کی مدد کے مترادف ھوگا ۔

Mr. Speaker : I will now put the cut motion to the vote of the House.

Minister of Finance : Sir, certain allegations have been made. Normally we would not have taken any notice, but then one-sided version will go to the press. Kindly allow the Parliamentary Secretary to reply.

Mr. Speaker : Yes please.

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان)۔ جناب والا۔ جہاں تک اس کٹ موشن کا تعلق ھے۔ مجھے افسوس ھے کہ انہوں نے اس کے متن کے بارے میں بہت کم ھی کچھ فرمایا ھے ۔ میں اس سلسلے میں گذارش کروں گا کہ میرے پاس ان کی باتوں کے بہت سے جوابات موجود ھیں اور جیسا کہ جناب وزیر خزانہ نے بھی فرمایا ھے ۔ میرے پاس اس کے جواب میں کافی مواد موجود ھے ۔ جس کو میں بجٹ پر عام بحث کے لئے اٹھا رکھتا ھوں ۔ حمزہ صاحب اور قائد حزب اختلاف نے اس مطالبہ زر کو اچھی طرح پڑھا ھے اور ان کو معلوم ھے کہ یہ purely technical matter ھے اور یہ ساڑھے بارہ لاکھ کی رقم پچھلے بجٹ میں منظور کی گئی تھی لیکن اس کو جنرل بجٹ کی contingency میں رکھا گیا ھے ۔ اب اس کو الگ کرکے ریلوے کی جو رقم ھے اس کو الگ کیا جا رھا ھے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ سارے صوبے کے لئے تھا اور اس میں سے پانچ لاکھ وصول کرنا تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک اس پانچ لاکھ کا تعلق ہے میں بالخصوص جناب حمزہ صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پانچ لاکھ روپے جو گھر بنانے کے لئے بطور advances دئیے جائیں گے اور موٹر گاڑیوں اور اس سے آگے بڑھے اچھے الفاظ میں "and other conveyances" یعنی یہ کہ صرف موٹر گاڑیوں کے لئے نہیں بلکہ اس میں سائیکلیں بھی آ جاتی ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ نے کتنے لوگوں کو سائیکلوں کے لئے ایڈوانس دیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اور پھر اس پر سود بھی لیا جاتا ہے اور اس ایڈوانس کا اکثر حصہ کلاس دوم اور کلاس اول کے ان ملازمین کو دیا جاتا ہے ۔ جن کو رہنے کے لئے مکانات مہیا نہ کئے گئے ہوں اور وہ دور دراز علاقوں میں رہتے ہوں اور ان کی آمد و رفت ریلوے کی کارکردگی کے لئے ضروری سمجھی جائے ۔ صرف ان ملازمین کو کار کے لئے قرضہ دیا جاتا ہے اور بے جا طور پر یا غیر ضروری طور پر ریلوے کے ملازمین کو کبھی یہ ایڈوانس نہیں دئیے جاتے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا آپ ان قرضہ جات کی ایک فہرست ایوان میں پیش کر دیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ابھی تو اس کے لئے منظوری حاصل کی جا رہی ہے اور میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم مناسب وقت

پر ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں جس سے ان کو یقین ہو جائے گا کہ اس قرضے کا صحیح فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور اس سے استفادہ کرنے والے زیادہ تر کلاس سوم اور کلاس چہارم کے ملازمین ہیں اور جہاں تک گھر بنانے کا تعلق ہے ، گھر بنانے کے لئے بھی زیادہ تر قرضے اسی طبقے کو دئیے جا رہے ہیں ۔ جیسا کہ جناب حمزہ صاحب نے ریلوے ملازمین کے کوارٹروں کا ذکر چھیڑا تھا اس کا تفصیلی ذکر بھی جنرل بجٹ میں آ جائے گا اور اس کا جواب اس وقت دے دیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : The question is—

> That the item of Rs. 5,00,000 on account of Ordinary Working Expenses —General Administration—10—Loans and Advances to Railway Employees—Total—Item (4) be reduced by Rs. 4,99,999.

Mr. Speaker : Next cut motion from Mr. Hamza is a similar one and that stands disposed of.

Next motion is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I move—

> That the total of Rs. 21,83,000 on account of Ordinary Working Expenses General Administration—Total New Expenditure—(Recurring and Non-recurring) be reduced by Rs. 21,82,999.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is—

> That the Total of Rs. 21,83,000 on account of Ordinary Working Expenses —General Administration—Total New Expenditure—(Recurring and Non-recurring) be reduced by Rs. 21,82,999.

Minister of Finance : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اس ساری کی

ساری Demand نمبر ۱ سے اختلاف ہے ۔ اور میرے پاس اعداد و شمار موجود ہیں اور گو کہ مجھے اب ذرا تاخیر سے ہی موقع ملا ہے کہ میں اس کٹ موشن کو پیش کروں لیکن بفضل خدا میں پہلے پیش کی ہوئی کسی بھی argument کو نہیں دہراؤں گا کیوں کہ میں اعداد و شمار سے بھر پور ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ملک صاحب کو یہ فرما دیں کہ وہ اعداد و شمار سے بھر پور تو ہیں لیکن وہ صرف متعلقہ اعداد و شمار ہی پیش کریں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں نہ صرف یہ کہ متعلقہ اعداد و شمار ہی پیش کروں گا بلکہ شاید وہ آپ کے elevation کا بھی باعث ہوں بشرطیکہ آپ خلوص دل سے اور نیک نیتی سے میری گذارشات سنیں ۔ یہ آپ کے محکمے کی بہتری کے لئے بھی سود مند ثابت ہو گا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ایوان کی کیا رائے ہے ابھی مطالبہ نمبر ۲ بھی ہے اور ڈیڑھ بجے بہر حال question put کرنا ہو گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ٹھیک ہے ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ مطالبہ نمبر ۲ کے لئے کوئی وقت fix کر دیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگلی کٹ موشن جو مطالبہ زر نمبر ۱ پر ہے میں اس پر تقریر نہیں کروں گا ۔ حمزہ صاحب بھی نہیں کریں گے اور ملک محمد اختر صاحب بھی نہیں کریں گے اور اگر ہو سکا تو مطالبہ زر نمبر ۲ پر میں کچھ بات کر لوں گا لیکن میں کچھ زیادہ anxious نہیں ہوں آپ وزیر خزانہ کے لئے وقت رکھ لیں ۔ ورنہ ویسے ڈیڑھ بجے تک کام چل جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ کا کیا خیال ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں صرف دس منٹ بولوں گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ صرف ڈیڑھ بجے تک ہی اجلاس جاری رہ سکتا ہے ۔ اس وقت میں کام ختم ہو سکتا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ آج خیر نہیں ۔

Parliamentary Secretary (Railways) : You will note, Sir, that this total demand is for about Rs. 21.83 lac and it constitutes a number of items which have already been discussed. I will pray that as all the items have been discussed in detail.....

Khawaja Muhammad Safdar : But they have not been approved.

Parliamentary Secretary (Railways) : But they have been discussed in detail.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ itemwise discuss ہوئی ہیں ۔ اور ایوان نے approve کیا ہے ۔ لیکن یہ total demand بعد میں discuss ہو گی ۔

Mr. Speaker : This cut motion is not out of order.

ملک محمد اختر ۔ فاضل پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ ہسپتال بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور ان کی مدح سرائی میں ایک قصیدہ کہا ہے کہ ہسپتالوں کی حالت بہت بہتر ہے ۔ اب یہ item No. 2 بن جائے گی ۔ جو ہسپتالوں کے متعلق ہے ۔ اور اس کے اعداد و شمار جو میرے پاس ہیں انہیں پیش کروں گا تو کوئی contradict نہیں کر سکے گا ۔ جناب والا ۔ ان ہسپتالوں میں درجہ سوم درجہ چہارم کے ملازمین کی جو حالت ہے وہ تو ان اعداد و شمار سے ظاہر ہو جائے گی ۔ اس میں—۵۳۶۲۰۰۰ روپیہ کی allocation کی ہے ۔ ۵۰ فی صد کم کرکے ۲۵۰۳۰۰۰ روپیہ کی رقم تنخواہوں میں چلی جائے گی اس کے متعلق آپ جواب دینے کی کوشش کریں ۔

اس میں تنخواہوں کے لئے	—۲۵۰۳۰۰۰
T.A. کے لئے	—۳۱۰۰۰۰
Contingency کے لئے	—۲۸۷۰۰۰
Medicine کے لئے	—۱۳۲۲۰۰۰
Diet کے لئے	—۶۱۳۰۰۰
Other Items کے لئے	—۳۶۰۰۰
Miscellaneous کے لئے	—۲۴۱۰۰۰ روپیہ ہے ۔

یہ ان کی لاعلمی ہے ۔ جب ۲۵ لاکھ روپیہ salaries میں چلا جائے گا ۔ تو ان ہسپتالوں کا کیا حال ہو گا ۔ میدان میں آئیں اور مجھے بتائیں ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

Malik Muhammad Akhtar : I did not interrupt you. You will have to listen to me now. Contradict me with facts.

سردار محمد اشرف خان ۔ جناب انہوں نے کہا ہے کہ میدان میں آئیں ۔ چونکہ انہوں نے ہسپتالوں کا ذکر کیا ہے اس لئے میں انہیں بتا دوں گا ۔ کہ per capita health-service اور ہسپتالوں کے other expenses کیا ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ صرف اس کا جواب دے دیں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ Point of order Sir. جب بھی اختر صاحب جذبات کے ساتھ بات کرتے ہیں تو اوپر دیکھ لیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے ۔)

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس کی پر زور تردید کرتا ہوں ۔ ریلوے ہسپتالوں میں جن کا بجٹ ۵۳ لاکھ ۶۳ ہزار ہے دواؤں پر ۲۲ ہزار اور تنخواہوں پر ۲۵ لاکھ خرچ ہوتا ہے ۔ پھر یہ

کیسے کہتے ہیں کہ ریلوے کے ہسپتالوں کی حالت اچھی ہے ۔ یہ حقائق سے بالکل دور بات ہے ۔

جناب والا ۔ جن ہسپتالوں کی تنخواہوں پر ۲۵ لاکھ خرچ ہو اور اس میں تیرہ ہزار اور ۲۲ ہزار ادویات پر صرف ہو تو آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ ہسپتالوں کی حالت کیسی ہو گی ۔

اب میں بتاؤں گا کہ یہاں درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین کا کیا حشر کیا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ چونکہ ابھی میں نے بجٹ پر بحث کرنی ہے میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس میں ایک statement دواؤں کے متعلق رکھیں ۔ میں ثابت کروں گا کہ ان میں بیشتر ادویات اس nature کی ہیں جو کمزور انسانوں کو طاقتور بنانے کے لئے ہوتی ہیں ۔ اس میں ایک راز درون ہے ۔ میرے Notes ۱۸۰ صفحے کے ہیں ۔ ریلوے پر گویا ایک Thesis ہے ۔

جناب والا ۔ اب جب بات کرنے کا موقع آیا ہے تو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب باہر چلے گئے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کس وقت سوتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ غم یار میں سونے کا وقت کب ملتا ہے ۔

اب اس سے بھی بڑی بات ہے وہ عرض کروں گا کہ ان ادویات کی

خرید و فروخت کے لئے ریلوے کے ایک بڑے افسر کے رشتہ دار کے پاس contract ہے ۔ بیشتر ادویات وہی سپلائی کرتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ وہ پاکستان کا شہری ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ تو آپ ہی جانتے ہیں میں تو صرف یہ گذارش کروں گا کہ مجھے موجودہ چیئرمین ریلوے بورڈ پر پورا اعتماد ہے لیکن دیکھئے ایک شخص کے بس کا روگ نہیں ۔ جب اس ہاؤس کا ریلوے پر کنٹرول تھا تو ٹھیک تھا ۔ میں پہلے وزیر کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ جب سے وزیر ریلوے نہیں رہے یہ محکمہ مکمل طور پر آزاد ہو گیا ہے ۔ اور اس طرح جیسے کوئی کھلنڈرا لڑکا ہو جس کا کوئی سرپرست نہ ہو ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس نکتہ کو بار بار دہراؤں گا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو ریلوے ہسپتالوں کے متعلق قصیدہ کہا ہے ۔ وہ تنخواہوں پر ۲۵ لاکھ روپیہ اور ہسپتال کی ادویات پر ۱۳ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ آپ رجسٹر منگوا کر دیکھیں بیشتر ادویات ایسی ہیں جو ضعیف لوگوں کو قوت پہنچانے کے لئے ہیں ۔ تاکہ وہ efficiency سے کام کریں ۔ میں نے ریلوے ہسپتالوں کا معائنہ کیا ہے کچھ عرصہ پہلے میں ایک شخص کو ریلوے ہسپتال میں ملنے گیا ۔ میں نے وہاں درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین کی حالت دیکھی جو ناگفتہ بہ تھی ۔ دراصل جب ظلم حد سے گزر جاتا ہے تو انسان اس سے ٹکرا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ اب میں کوآپریٹو سٹورز پر آتا ہوں۔ جناب والا ۔ کوآپریٹو سٹورز میں انہوں نے عجب تماشہ کیا ہے اور وہ عرض کرتا ہوں کہ کیا کیا ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے گذشتہ سال ایک ریٹائر ریلوے افسر کو کوآپریٹو سٹور میں advice کے لئے مقرر کیا ہے اور اس کو انہوں نے پانچ سو روپے ماہوار تنخواہ دی لیکن وہ اپنی پنشن کے حساب سے ۶۰۰ روپے لیتا تھا تو اس طرح اس کے گیارہ سو روپے ماہوار بنتے ہیں جناب والا ۔ کوآپریٹو سٹور اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ عوام کو سہولت دی جائے ۔ کوآپریٹو سٹور اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ سستی چیزیں فراہم کی جائیں تو انہوں نے اس شخص کو مقرر کیا جس کی تنخواہ گیارہ سو روپے ماہوار بنتی تھی ۔ جناب والا ۔ اگر اسی پر اکتفا ہو جاتی تو بھی اچھا تھا انہوں نے کوآپریٹو سٹور میں جو consumer goods رکھیں وہ inferior quality کی تھیں ریلوے کے ملازمین ان ہی چیزوں کو بازار سے ارزاں قیمت پر خریدتے تھے ۔ جناب والا ۔ میں ایک واقعہ پیش کرتا ہوں اسے چیئرمین ریلوے بورڈ بتائیں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے ۔

"One of the big bosses of Personnel Branch took goods worth Rs. 500 on credit some years back and no repayment or recovery was made in that respect till the last year."

Minister of Finance : Question !

Malik Muhammad Akhtar : Then, the name will come.

جناب والا ۔ اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ کوآپریٹو سٹور میں یہ اشیا کیا رکھتے ہیں وہاں consumer goods کے بجائے یہ luxury goods رکھتے ہیں اور وہ luxury goods میں مانتا ہوں کہ اس کی بڑی بڑی بیگمات

کو ضرورت ہوتی ہے اور یہ بیگمات اپوا سے تعلق رکھتی ہیں ان ہی کے لئے یہ سستی چیزیں مہیا کی گئی ہیں تاکہ وہ بیگمات وہاں سے خرید سکیں اور اگر ایسا نہیں تو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں کہ اس کواپریٹو سٹور میں ایک شخص کو گیارہ پر کیوں ملازم رکھا گیا ہے اور وہاں essential commodities کے بجائے luxury goods کیوں رکھی گئی ہیں ۔ اسی طرح ہسپتالوں میں قیمتی ادویات عام بیماروں کے لئے نہیں ہیں اور انہیں مختلف ذرائع سے حاصل کرکے ہسپتالوں میں رکھا گیا ہے ۔ ہسپتالوں میں عام بیماروں کے لئے ادویات نہیں ہیں ۔ درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین قیمتی دوائیں وہاں سے حاصل نہیں کر سکتے ۔

اب جناب والا میں superannuation age کے item پر آتا ہوں ۔ جناب والا ۔ کہا گیا ہے کہ اب ہم نے supernnuation age ۵۵ سال مقرر کر دی ہے یعنی دوبارہ جب کانسٹی ٹیوشن میں امنڈمنٹ ہوئی تو supernnuation age ۵۵ سال کر دی گئی ۔ پہلے جو چیف انجینئیر ہوتا تھا وہ پشاور سے کراچی اور دھلی تک deal کرتا تھا اب اس کی جگہ چار چیف انجینئر ہیں ۔ یہ ان برائیوں کو eradicate نہیں کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جہاں پر ریلوے میں دو deputies ہوتے تھے وہاں اب ۹ deputies ہوتے ہیں ۔ پھر یہ بھی کہ پہلے جہاں ایک ڈپٹی چیف کمرشل مینیجر تھا اب وہاں چار کر دئیے ہیں اس کے لئے میں چنڈال کا لفظ تو نہیں استعمال کر سکتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ یہ چوکڑی جو کر دی گئی ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آئی ۔

اور اس قدر ریلوے کے اخراجات کیوں بڑھا دیئے گئے ہیں ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بڑے مگن ہو کر ان باتوں کے جواب بنا رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود اتنے جواب دے رہے ہیں کہ مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ریلوے ایک تماشہ اور ایک زندہ تھیٹر بن کر رہ گئی ہے ۔ ان کے کوآپریٹو سٹور کا عجیب عالم ہے ان کے سٹاف کی عجیب کیفیت ہے اور وہ بالکل مختلف ہے ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ اب جب کہ superannuation age کانسٹی ٹیوشن کے تحت ترمیم سے کم کر دی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے موقع ہے اور یہ مناسب وقت ہے کہ یہ superannuation کے تحت ایسے لوگوں کو فی الفور ریٹائر کر دیں جن کی ان کو ضرورت نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد جو اہم حصہ میری تقریر کا ہے اس پر مجھے آنا ہے اور اگرچہ اس پر سوال جواب بھی ہوئے ہیں لیکن میں نئے حوالہ جات دوں گا ۔ میں باتوں کو دہرانے کا عادی نہیں ہوں ۔ جو حوالہ میں دینا چاہتا ہوں وہ اس طرح پر ہے ۔

"Add tional funds required for making an advance in connection with the supply of essential con modities to the low-paid staff through the agency of Cooperative Stores . . ."

جناب والا ۔ اگر اجازت ہو تو میں باہر جا کر پانی پی لوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ تقریر کے دوران آپ باہر نہیں جا سکتے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ کل جناب سپیکر نے مجھے اجازت دی تھی کہ میں پانی پی لیا کروں اور پھر جناب یہ بھی ملاحظہ فرما لیں کہ ہاؤس میں کورم بھی نہیں ہے I have got to point it out.

Mr. Senior Deputy Speaker : Is the Member on a point of order ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir, I have got to point out to you,

Mr. Senior Deputy Speaker : There is no quorum let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is in quorum. Yes, Malik Sahib

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اب میں جو ضروری اشیاء ہیں ان کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں ان کا مسئلہ ہمارے سامنے ہے ۔ جناب سپیکر نے بہت فراخدلی سے جناب حمزہ کی باتیں سنیں اور ان کے جواب میں ایک نہایت مدلل اور تفصیلی تقریر کرمانی صاحب نے کی ۔ میں ان تقاریر کو نہیں دہرانا چاہتا لیکن صدر مملکت کا ایک فیصلہ جو ۲۵ فروری ۱۹۶۷ء کو اس ضمن میں ہوا کہ اشیائے ضرورت جن کو essential commodities کہا جاتا ہے وہ ریلوے ملازمین کو موجودہ سٹرائیک کے بعد بہم پہنچائی جائیں ۔ جناب گورنر صاحب کی سہ روزہ کانفرنس میں جو کہ صدر محمد ایوب خان صاحب کی زیر صدارت تھی وہ ۲۵ فروری کو ختم ہوئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ دونوں صوبوں میں کم تنخواہ پانے والے ریلوے ملازمین کے لئے فیر پرائیس شاپس کھولی جائیں اور اشیائے خوردنی راشن کے نرخوں پر مہیا

ہونی چاہئیں اور دونوں صوبوں کے گورنر یہ اقدام کریں کہ وہ ایسی دوکانیں کھلوانے کے لئے فوری کارروائی کریں ۔ جناب سپیکر ۔ میں ریلوے کی مزدور یونین کا حوالہ دیتا ہوں ۔ ان کا ایک ریزولیوشن نوائے وقت میں بھی چھپا کہ باوجود اس کے کہ صدر مملکت نے گورنرز کانفرنس میں ہدایت کی ہے کہ فیر پرائس شاپس کھول دی جائیں لیکن تا حال ان کا مطالبہ نمبر ۲ جو تھا جس کے باعث سٹرائیک ہوئی وہ پورا نہیں ہوا اور وہ مطالبہ یہ تھا کہ ریلوے ملازمین کی سہولت کے لئے سستے راشن ڈپو کھول دیئے جائیں تاکہ ان کے بال بچے فاقہ کشی سے نجات حاصل کر سکیں ۔ تو صرف یہ فیصلہ کیا گیا کہ سستے راشن کے ڈپو کھول دیئے جائیں اور جناب والا ۔ میں جناب کرمانی صاحب کی خدمت اقدس میں یہ گذارش کرتا ہوں ان کا یہ کہنا کہ یہ سٹرائیک انتشار پسند عناصر نے کرائی میں نہایت زیادتی سمجھتا ہوں ۔ اس ہڑتال کا محرک محض ایک چیز تھی جس کا ان کو علم نہیں اور وہ مزدوروں کا بھوکا پیٹ تھا ۔ جناب والا ۔ اگر مزدور روٹی مانگتے ہیں تو ان کو گولی ماری جاتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ان خدمات کو جو انہوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سر انجام دی تھیں انہیں بھولنا نہیں چاہئیے ۔ انہیں شکایت ہے کہ چھٹی کے روز وہ راشن ڈپوؤں پر جاتے ہیں اور لائینوں میں کھڑے ہوتے ہیں اور راشن کے لئے ان کی باری نہیں آتی ۔ ڈپو ہولڈرز بلیک کرتے ہیں اور ان کے راشن کارڈوں کو تسلیم نہیں کرتے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ قحط حکومت کا اپنا پیدا کردہ ہے ۔ کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا اس کے مطابق میں چاہتا ہوں کہ ریلوے کے مزدوروں

کے لئے سستے راشن ڈپو کھول دیئے جائیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ سیاسی کارکن ان کو ورغلا نہیں رہے تھے اگر کسی ۔' یہ کیا ہوتا تو کم از کم یہ حکومت ان کے خلاف ڈیفنس آف پاکستان رولز بے دریغی سے استعمال کرتی مگر انہوں نے ان کے کسی بھی لیڈر کے خلاف کارروائی نہیں کی ہے ۔ جو بھی ان کے بیانات ۲ سے ۱۰ فروری تک چھپتے رہے ہیں کہ یہ ہڑتال سیاسی جماعتوں نے کرائی ہے انہوں نے ایسا کہہ کر جھوٹ کا پول کھول دیا ہے ورنہ حکومت ایسے عناصر کے خلاف ضرور کارروائی کر سکتی تھی ۔ جناب والا ۔ کارروائی کس کے خلاف کی گئی ان کے خلاف کی گئی جو مزدوروں کے لیڈر تھے اور وہ مزدوروں کا لیڈر ملک فضل الٰہی قربان جو اپنی بصیرت سے ہاتھ دھو چکا ہے اور مرزا ابراہیم اور شیخ غفور جیسے مزدوروں کے لیڈر جن کے خلاف کارروائی کی گئی وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے فرائض کو سمجھتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے کس طرح مزدوروں کی بہبود کے لئے کام کرنا ہے اور گو مجھے وائس چیئرمین کا بہت احترام ہے لیکن ریلوے کے حکام نے خود ساختہ یونینیں قائم کی ہوئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ براہ راست اس سٹرائیک کے ذمہ دار ہیں ۔

Sardar Muhammad Ashraf Khan : Mr. Speaker, Sir, I strongly contradict the remarks made by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I challenge that you to prove otherwise. My remarks are correct.

Sardar Muhammad Ashraf Khan : There is no truth and no weight at all in his remarks. He is absolutely irrelevant.

Malik Muhammad Akhtar : I am perfectly relevant. *(interruptions)*

Mr. Senior Deputy Speaker : Order please.

ملک صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

Sardar Muhammad Ashraf Khan : I am not at all prepared to fight with Malik Akhtar. I just want to bring it to your notice that this matter has already been decided by Mr. Speaker that these things do not fall under the scope of this Amendment.

Malik Muhammad Akhtar : He is making an incorrect statement in the House. اور مجھے جواب در جواب دینا ہو گا ۔

Parliamentary Secretary (Railways) : I would request that the remarks about the Vice Chairman of the Railway Board that he has just made should be expunged.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly not Sir. That is my opinion.

سردار صاحب میں یہ تقریر ختم کر لوں اس کے بعد آپ جواب دیں ۔
جناب والا ۔ اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ایسی روشنی کا دکھانا . . . .

Parliamentary Secretary (Railways) : He has alleged that the Vice Chairman, Railway Board . . . .

ملک محمد اختر ۔ یہ کیا تماشا ہے کہ چھ آدمیوں کو آپ نے گولی ماری ۔

Parliamentary Secretary : Sir, these remarks are uncalled for and must be expunged.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس کی تردید فرما سکتے ہیں لیکن یہ الفاظ ایوان کی کارروائی سے حذف نہیں ہو سکتے ۔

Parliamentary Secretary (Railways) : This is absolutely unnecessary. Any remark by the Member naming a particular senior officer, who is head of the Administration, is most uncalled for, and as such I will request you once again that these remarks relating particularly to an officer of the railway, who is a very senior officer, and naming him in the House, is most unparliamentary. I again request that these may be expunged from the proceedings.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir I don't understand how the remarks made were uncalled for. He has a right to put forth his point of view. The Parliamentary Secretary can contradict him on the floor of this House. He cannot get up every time and say that these remarks should be expunged.

Parliamentary Secretary (Railways) : I welcome the criticism against the Railway administration and the Railway Board as a whole as an administration body, but Sir, you realise that remarks against a particular man, naming him...

Malik Muhammad Akhtar : I have not named him.

Parliamentary Secretary (Railways) : I protest against this attitude of Malik Akhtar, and I again request Sir, that these remarks are uncalled for and must be expunged from the proceedings of the House.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ویسے جناب سپیکر ۔ سردار محمد اشرف صاحب حق بجانب ہیں کسی خاص افسر کا نام لے کر یہ بات نہیں کہنی چاہیئے افسران اس معاملہ میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں اسی لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس محکمہ کو خود مختار ادارہ قرار دے دیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not a point of order. Mr. Akhtar may please continue his speech.

ملک محمد اختر ۔ میں نے کسی کا نام نہیں لیا ۔ جناب والا ۔ یہ چاہتے ہیں کہ ہم ذلیل بن جائیں افسروں کے ۔ یہ ہم بننے کے لئے تیار نہیں ۔ یہ ان سے مراعات چاہتے ہوں گے ہمیں کوئی مراعات درکار نہیں ۔

Parliamentary Secretary : Sir, I protest against these remarks.

Malik Muhammad Akhtar : These words I am prepared to withdraw as they relate to you.

اب مارکیٹ میں عوام کو نہیں ملتی ۔ اور ریلوے ملازمین فاقہ کشی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور ریلوے یونین کے پریذیڈنٹ نے سستی گرین شاپس کا مطالبہ کیا تو ایک مہینہ کے اندر اندر اس کے مطالبہ پر تمام ریلوے میں سستے اناج کا نظام رائج کر دیا گیا ۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب انگریز اس ملک میں تھا ۔ پانچ روپے من گندم تھی اور پانچ آنے سیر چنے تھے ۔ دالیں سستی تھیں ۔ پھر بھی سستے راشن کی دکانیں کھول دی گئیں ۔ آج جب کہ گندم چالیس روپے من تک چلی گئی ہے اس وقت ریلوے کے مزدور اگر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے سستے غلے کا انتظام کرو تو یہ انہیں گولی مارتے ہیں ۔ (شیم ۔ شیم)

جناب سپیکر ۔ اب میں ۱۹۴۰ء سے بھی ذرا پیچھے جاتا ہوں ۔ ۱۹۱۹ء میں جب جلیانوالہ باغ کا واقعہ ہوا تو اس کے بعد ۱۹۲۰ء میں

ریلوے یونین نے سب سے پہلے ہڑتال کی ۔ اس کے بعد بھی ریلوے میں ہڑتالیں ہوئیں ۔ آخری ہڑتال یہ تھی ۔

آج چار پانچ ماہ ہو چکے ہیں مزدوروں کے تمام کے تمام راہنما جیلوں میں سڑ رہے ہیں ۔ کیا یہ آزاد ملک میں نوکر شاہی کا جبر اور ظلم نہیں ؟ اگر ایک مزدور یہ کہتا ہے کہ اسے سستا آٹا دیا جائے اور وہ اسے اپنی جیب سے اس روپے سے خریدنا چاہتا ہے جو اس نے سارا دن بھٹی پر کھڑے رہ کر بھاری وزن اٹھا کر کمایا ہے۔ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ اسے جائز قیمت پر غلہ مہیا کیا جائے تو یہ اسے گولی مارتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ ہم آزاد ممالک کا کردار ادا کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر۔ اس کے بعد میں موجودہ ایڈمنسٹریشن پر ایک اور الزام لگاتا ہوں اور آپ کی وساطت سے جناب کرمانی صاحب کی خدمت اقدس میں یہ بات پیش کرنی چاہتا ہوں کہ ریلوے کے افسران اپنے ماتحتوں کو نشانہ انتقام بنا رہے ہیں ۔ یہ چاہتے ہیں کہ ان مزدوروں کا جھگڑا جرگہ کے سپرد کیا جائے ۔ یہ چاہتے ہیں کہ ایسے عناصر کو جو روٹی مانگتے ہیں جرگہ کے سپرد کیا جائے۔ اگر ان میں اخلاقی جرات ہے تو اس کا مظاہرہ کریں اور ریلوے کے ان پانچ چھ لیڈروں پر جو نظربند ہیں کھلی عدالت میں مقدمہ چلائیں ۔ اگر یہ ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ نہ چلائیں تو وہ ملازم نہیں بلکہ ملازموں کے افسر ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ ان کی یہ کارگزاریاں جمہوریت کی بدنامی کا باعث ہیں ۔ یہ ہمیں روس کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں (تالیاں) ہمیں انقلاب فرانس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے ۔

جس کھیت سے دھقان کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر - میرے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بات کہتا ہے تو ہم کان ادھر کر لیتے ہیں - بسا اوقات میں کوئی نقطہ اٹھاتا ہوں تو اس کا فیصلہ ہی نہیں ہوتا - میری نوے فیصد تقاریر کے جواب ہی نہیں دیئے جاتے - efficiency کا دعوے کرنے والوں کو میں چیلنج کرتا ہوں - میں نے ریلوے سٹاف کے بارے میں ان پر ایسے الزامات لگائے ہیں جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں ان کے پاس اگر جواب ہے تو دیں - اور اس کا جج مغربی پاکستان کے گورنر کو بنائیں ان کے سامنے میں بھی پیش ہوتا ہوں اور آپ بھی پیش ہوں - وہاں میں آپ کو ایکسپوز کرکے رکھ دونگا کہ آپ کی ایڈمنسٹریشن میں کیا کیا خامیاں ہیں اور وہ لوگ کس قدر محفوظ ہیں جن کو آپ کی حمایت حاصل ہے اور وہ کس قدر بد عنوانیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں -

جناب سپیکر - آپ اندازہ فرمائیں کہ ۵ اور ۶ ستمبر ۱۹۶۵ کے بعد کوئی ایسا پاکستانی نہیں پایا گیا جس نے اپنے تن من کی بازی نہ لگائی ہو اس کے بعد ریلوے کے ہڑتالیوں کو ملک کے دشمن عناصر کا لقب ملنا اور ان کے خلاف کھلی عدالتوں میں مقدمہ نہ چلانا میں سمجھتا ہوں یہ سب سے بڑا ظلم ہے - مجھے ان کا کیس پلیڈ کرنا ہے - ان کے مقتدر لیڈر مرزا ابراہیم نے ۱۹۵۲ میں الیکشن لڑا اور وہ ہار گئے ان کا کوئی status تھا مگر ان کو انہوں نے کوئی رعایت نہیں دی - فضل الہی قربان کم و

بیش ایک درجن کے قریب بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت فرما چکے ہیں ان کو سی کلاس دینا اور ان کو طبی سہولتیں نہ دینا میں سمجھتا ہوں کہ انگریز کو یہ باتیں زیب دیتی تھیں ان کو زیب نہیں دیتیں۔ ہماری موجودہ حکومت کو بالخصوص جناب کرمانی صاحب کو ان کے cases پر ہمدردانہ غور کرنا چاہیئے کیوں کہ وہ خود ایک لیبر یونین کے صدر رہ چکے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اب مجھے اس معاملہ کی طرف آنا ہے یعنی قرضے کے متعلق جس کے متعلق میرے فاضل دوست نے ذکر فرمایا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ ریلوے یونین کے لیڈروں کو تو الزام دیں گے کہ وہ ناعاقبت اندیش ہیں۔ وہ انتشار پسند ہیں لیکن انہوں نے ریلوے مزدوروں کے لئے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے سب مصیبتیں جھیلی ہیں . . . . .

Parliamentary Secretary : I will request Mr. Akhtar, though you and the Leader of the Opposition, to put a full-stop to his feelings. He can express his feelings during discussion on the budget.

Mr. Senior Deputy Speaker : How much time will the Member require ?

Malik Muhammad Akhtar : I will take 15 minutes, Sir.

جناب سپیکر۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کا بڑا ہی مشکور ہوں کہ انہوں نے مان لیا کہ یہ ایڈوانس مکانات اور افسران کی کاروں کے لئے ہیں جن کے لئے ۵ لاکھ کی پروویژن ہے . . . .

Parliamentary Secretary (Railways) : I am sorry. Mr. Akhtar is in the habit of twisting facts. I said that not only the officers but the subordinate staff also.....

Mr. Senior Deputy Speaker : That is not a point of order.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جو ملک اختر صاحب کی نکتہ چینی ہوتی ہے اس پر سردار محمد اشرف صاحب کے اعتراض میں جو ان کا شکریہ ہوتا ہے کیا وہ بھی اعتراض ہوتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ مجھے کوئی ایسا واقعہ یاد نہیں کہ جس میں ملک اختر صاحب نے شکریہ ادا کیا ہو ۔

سید عنائت علی شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے اپنی تقریر میں دو چیزیں اٹھائی ہیں ایک یہ کہ ممبر صاحبان ان کی تقریر پر کان نہیں دھرتے ۔ اس کے متعلق یہ ہے کہ ممبر صاحبان کی مرضی ہے کہ وہ ان کی تقریر پر کان دھریں یا نہ دھریں۔ دوسرا serious allegation آپ کے خلاف ہے کہ جو نکتہ اٹھاتا ہوں اس کو نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ یہ ایک serious allegation ہے ۔ اس کے متعلق صفائی ہونی چاہئے کہ انہوں نے نکتہ اٹھایا ہو اور سپیکر صاحب نے نظر انداز کیا ہو ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر کے متعلق تو میں نے کبھی ایسا نہیں کہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی ذاتی قابلیت

کا مداح ہوں ۔ وہ بڑے لائق پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں ۔ وہ اس مستعدی سے اپنا role play کر رہے ہیں کہ شاید اگلی بار وزیر ہو جائیں ۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ افسران کے بنگلے لاہور میں ہیں ۔ ۔ ۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا یہاں ۵ لاکھ کی پروویژن ہے ۔ اب میں بتاتا ہوں کہ صورت احوال کیا ہے ۔ جناب والا ۔ صورت احوال یہ ہے کہ میں نے ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں ریلوے کے احکام نے تسلیم کیا تھا کہ کم وبیش ۹ یا ۱۰ افسران کو بنگلوں کے لیے ایڈوانس دیا گیا ہے اور ان میں سے کوئی بھی بنگلہ پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا ۔ ایک افسر نے جس کا عہدہ اور نام نہیں بتاؤں گا (اس کا جواب میرے پاس موجود ہے اگر چاہیں تو پیش کردوں) اپنا بنگلہ ایک ہزار روپیہ ماہوار کرایہ پر گلبرگ میں دے رکھا ہے جو ریلوے سے قرضہ لے کر بنایا ہے اور وہ خود میوگارڈن میں رہتا ہے ان کے دل میں خوف خدا نہیں ہے اس لیے ان کو سوچنا چاہئے کہ جن کو ہم نے یہ فنڈ دینا ہے اگر وہ اس سے آمدنی بڑھائیں گے تو اس سے بہتر ہے کہ ہم ان کو فنڈ ہی نہ دیں ۔

جناب والا ۔ میں ایک اور الزام ایڈمنسٹریشن پر لگاتا ہوں ۔ انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ اس قدر کوارٹرز ہیں جو درجہ سوئم اور چہارم کے لیے بنائے گئے ہیں لیکن ان میں سیکنڈ کلاس آفیسر رہائش پذیر ہیں ۔ اس سوال کا جواب بھی میرے پاس ہے ذرا verify کرکے جواب دیں کہیں پروپیگنڈا موشن نہ بن جائے ۔ اس سوال کے جواب میں انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ چند کوارٹرز ہیں جن کو اس وقت ہم ۔ ' بحالت مجبوری essential service

کے لوگوں کے لیے مخصوص کر رکھا ہے ۔ یہ رقومات جو قرضے کی صورت میں دی جاتی ہیں یہ در اصل ایک ڈھال ہے اور ریلوے افسران کو قرضہ دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جہاں ان میں اکثریت دیانت دار افسران کی ہے وہاں چند ایسے افسران بھی ہیں جو millionaire ہیں ۔ ۔ ۔

Minister of Finance : Question !

ملک محمد اختر ۔ ان لوگوں کے لیے پروویژن کرنا اونٹ کے منہہ میں زیرا دینے والی بات ہے ۔ اس پانچ لاکھ سے کوارٹرز بن سکتے ہیں اور نہ بنگلوں جو ماڈرن قسم کے ہوں ۔ نہ تو ہم اس عیاشی کو برداشت کر سکتے ہیں اور نہ کاروں کے لیے ان کو ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہیں ۔ ریلوے کے افسران جب سفر کر رہے ہوتے ہیں اس وقت ۲۲ پہیوں والی گاڑی ان کے پاس ہوتی ہے اور وہ ایک چلتا پھرتا بنگلہ ہوتا ہے ۔

Parliamentary Secretary : May I ask whether, Malik Akhtar is relevant ?

خواجہ محمد صفدر ۔ بنگلہ کی بات ہوتی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ریلوے وین مکانات میں شامل نہیں ہوسکتی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ افسر سفر پر رہتے ہیں کبھی اپنے سٹیشن پر نہیں رہتے ۔ (قطع کلامیاں) ۔ بنگلوں کے لیے ۵ لاکھ روپیہ کیوں دے رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ مزدوروں کے خون کے ساتھ ہولی کھیلنے والے افسران کے لیے میرے دل میں کوئی ہمدردی نہیں کم از کم میں انہیں advances کا مستحق اور اہل نہیں سمجھتا ۔ میں مطالبہ کرتا ہوں بلکہ فائرنگ کے بعد حکومت کا یہ فرض تھا کہ وہ Magisterial انکوائری کراتی اور شاید انہوں نے کرائی بھی ہو اور اگر انہوں نے اس کی تحقیقات کرائی ہیں تو وہ حقائق منظر عام پر لائیں میں اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ یہ Superannuation allowance اور پنشن جس کا کہ میں نے ذکر کیا ہے تو یہ proper time ہے کہ جو ایک کی بجائے چار انجینئر ہیں ان سے نجات حاصل کی جائے ۔ یہ .C.P.O یا جو بھی designation ہے اس کو remove کرکے نیچے لائیں ۔ یہ ڈپٹی انجینئر جو نو کئے گئے ہیں اس سے قبل دو ہوتے تھے ۔ آپ آئین کی دوسری ترمیم سے فائدہ اٹھائیں ۔ باقی ان کا یہ دعویٰ کہ ریلوے نے صحت کے متعلق جو اقدامات کئے ہیں ۔ ان کے ہسپتال بطریق احسن چل رہے ہیں اور جن کے عملے کی تنخواہ پچیس لاکھ ہے اور ادویات پر محض بارہ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے اس کے لیے یہ ایک item رکھی گئی ہے ۔

"Additional amount required to meet expenditure on a New Survey."

اس کے لیے وہ بڑی گرانقدر رقم ساٹھ ہزار کی مانگ رہے ہیں اور اس کے لیے انہوں نے جو explanation دی ہے وہ یہ ہے کہ ۔ ۔ ۔

"During the course of the current year it became necessary to undertake Detailed Traffic & Engineering Survey of Okara-Wasawewala via Dipalpur Rail Link. Additional funds of Rs. 60,000 are, therefore, required to complete the survey during the year."

جناب والا ۔ انھوں نے یہ کہیں بھی نہیں بتایا ۔ دیکھئے اس ہاؤس کی آنکھوں میں وہ خاک کیسے جھونک رہے ہیں ۔ یہ کیوں نہیں بتایا گیا کہ اس سے پہلے اس item کی کیا allocation تھی ۔

Parliamentary Secretary (Railways) Again on a point of order Sir, I made a reply to Khawaja Muhammad Safdar's Cut Motion and have given an explanation about that. If the Member was absent at that time or if he is still ignorant of the fact, it is nobody's fault. I had given the complete details.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ مجھے تو اصولی اختلاف ہے ۔ کرمانی صاحب کی طرف سے یہ پہلا بجٹ پیش کیا گیا ہے ۔ کوئی بات نہیں پاس ہو جاتا ہے ۔ وہ ایک قابل آدمی ہیں ۔ ان سے ایک بھول ہوگئی یا ہم غلطی پر تھے ۔ رولنگ ان کے حق میں ہوگئی ۔ اس بات کو چھوڑئیے ۔

Minister for Finance : I am sorry, as a matter of fact, I must protest. The factual position is not what the Member has stated. The Member raised certain points of order in which he raised many issues and quoted wrong articles of the Constitution but we were able to thrash those points threadbare. Mr. Speaker' allowed both the parties to put their points of view and after making a thorough inquiry gave an elaborate ruling giving therein the reasons as to why the House arrived at a particular decision. After that.....

Malik Muhammad Akhtar : I am not saying that I had misunderstood.'

Minister for Finance : Then correct yourself.

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کرمانی صاحب

بھی مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ صرف پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کا یہ کہہ دینا کہ ہم نے بتا دیا ہے کہ اتنی رقم ہے ۔ کیا یہ پارلیمانی طریق کار ہے ۔

Is that fair, he should have mentioned it.

Minister of Finance : He has quoted the figures mentioned in that statement.

ملک محمد اختر ۔ میں ساٹھ ہزار روپے کی بات کر رہا ہوں ۔ fresh demand میں یہ کہیں نہیں دیا گیا کہ اس سے قبل کیا خرچ ہوا تھا اور کیا تخمینہ جات تھے اور ان کا یہ کہہ دینا کہ اعداد و شمار ایوان میں دے دیئے گئے ہیں یہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ یہ میری بساط سے باہر ہے کہ میں سب چیزیں ایک ایک کرکے ملک محمد اختر صاحب کو سمجھاؤں میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ۱۹۶۵-۶۶ء کے بجٹ میں یہ آ گئی ہیں ۔

They are already incorporated.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ آپ اپنی تقریر ختم کریں ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ مجھے صرف مزید پانچ منٹ دیں ۔

جناب والا ۔ آخر یہ بجٹ ریلوے والوں نے بنایا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ ہمارے وزیر صاحب نے اس کی ڈرافٹنگ کی ہے ان کے پاس اور بھی

بہت سے کام ہوتے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ساٹھ ہزار روپے کی رقم کا صرف ذکر کر دینا اور یہ نہ بتانا ۔ اسی واحد case میں ایسا کیا گیا ہے اور کل جتنی figures دی گئی تھیں ان کی تفصیل بتائی گئی تھی لیکن آج جو اعداد و شمار دئیے گئے ہیں اس میں بھی کہیں کہیں ہے اور اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ ساٹھ ہزار روپے صرف سروے کے لیے ہوں گے ۔ یہ سروے اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کے لیے ساٹھ ہزار روپے کا نیا مطالبہ ضمنی بجٹ میں کیا جائے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے میرے شکوک و شبہات میں اور اضافہ ہوتا ہے میں اس سکیم کو مزید شک کی نظر سے دیکھنے لگا ہوں ۔ آخر یہ حقائق کو کیوں مخفی رکھنا چاہتے ہیں ۔ یہ ان کا پہلا بجٹ نہیں ہے انہوں نے ایسے کم و بیش پچیس تیس بجٹ تیار کئے ہوں گے ۔ وہ تجربہ کار افسر ہیں ۔ وہ ہمیں اس قابل ہی نہیں سمجھتے اور اسی لیے انہوں نے ہمیں اعتماد نہیں لیا اور ہم ان کو اعتماد دینا بھی نہیں چاہتے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں جو قانونی حقوق حاصل ہیں ان کا استعمال کرکے ان کا بے باکانہ محاسبہ کریں اور جہاں ہم دیکھیں کہ وہ پبلک فنڈز کو خردبرد کر رہے ہیں ۔ وہ اپنے اختیارات کو نا جائز طور پر استعمال کر رہے ہیں وہ اقربا نوازی اور خویش پروری کر رہے ہیں ، وہ قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں چل رہے ہیں تو ان کے لیے جو قرار واقعی راستہ ہو وہ اختیار کریں ۔ جناب والا ۔ مجھے اس item پر شدید احتجاج ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے استحقاق کو زک پہنچائی ہے جب انہوں نے یہ اعداد و شمار مہیا نہیں کئے ۔

اب مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ اس ڈیمانڈ کو محض زیر بحث لانے کے لیے میں نے یہ تحریک نہیں پیش کی - میں اس سے کلیتاً اتفاق نہیں کرتا اور میرے خیال میں ریلوے ہسپتال کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ریلوے کا یہ کوآپریٹو سٹور انارکلی کا ایک لگژری سپلائنگ ہاؤس ہے - یہ اس ہڑتال کا باعث ہیں یہی وہ محرکات ہیں جو افسران اپنے مطالب کی یونین بنانے کے بعد مزدوروں کو ناجائز طور پر exploit کرتے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - جناب والا - فاضل رکن کی اتنی لمبی چوڑی تقریر کے غیر ضروری پہلوؤں سے متعلق اعداد و شمار دینا اور ان کا جواب دینا - - -

ملک محمد اختر - یہ کہیئے کہ ان کا آپ کے پاس کوئی جواب نہیں ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کی تقریر کے غیرضروری پہلوؤں کو دوبارہ زیر بحث لاکر میں ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور جو باتیں کسی مقصد کی طرف رہنمائی کر سکتی ہیں وہ میں نے نوٹ کر لی ہیں اور ان کا جواب میں ابھی دئیے دیتا ہوں اور ایک مرتبہ پھر جیسا کہ میں نے جناب کی توجہ اس وقت بھی دلائی تھی کہ اب میں خود اس کا جواب دینے کی بجائے فاضل وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا جو کہ اتفاق سے اس وقت موجود نہیں تھے کہ ملک محمد اختر صاحب نے ریلوے انتظامیہ کے ایک سنیئر افسر کے بارے میں جو ریمارکس

اس ایوان میں کہے ہیں ہم اس پر انتہائی احتجاج کرتے ہیں ۔ اور میں آپ کی وساطت سے ان کو یہ درخواست کروں گا کہ وہ بھی اپنی تقریر کے دوران میں ان کی تردید کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ تقریر کا جواب دے رہے یا ہیں convessing کر رہے ہیں ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے شروع ہی میں چیلنج کیا تھا کہ ریلوے کے ہسپتالوں کو صحیح طور پر استعمال نہیں کیا جا رہا انہوں نے فرمایا تھا کہ گذشتہ سال جو ۵۳۶۲۰۰۰ کی رقم کے اخراجات ہیں یہ نہیں ہونے چاہئیں ۔ ان کو شاید یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ گذشتہ سال کی figures نہیں بلکہ اس وقت جو مالی سال جا رہا ہے اس کی ہیں ۔ آئندہ سال تو یکم جولائی سے شروع ہوگا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں وضاحت کروں گا کہ یہ جو figures میں نے بتائی ہیں ۔ یہ حقیقتاً ۶۶-۱۹۶۵ء کی ہیں ۔ اس سال کی تو work out نہیں کی جا سکتیں ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۲۵ لاکھ جو تنخواہوں پر خرچ کیا گیا ہے اس میں ۱۳ اور ۲۲ ہزار ادویات کے متعلق اخراجات ہیں میں ملک صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ ہسپتالوں میں سب سے زیادہ خرچ medical advice پر ہوتا ہے یہی بات میں سوالات کے جوابات میں عرض کر چکا ہوں ۔ ریلوے کے ہسپتالوں کو چار

پانچ سال سے بہت بہتر بنایا جاچکا ہے ۔ یہاں eye specialist medical specialist Surgical specialist بھی ہیں ۔ اب Brain specialits کا کام بھی عنقریب شروع ہو جائے گا ۔ ان باتوں کے لیے اضافی اخراجات کا ہونا لازمی ہے ۔ ریلوے کے تمام ملازمین کے لیے ادویات اور دیگر طبی ضروریات پر جو خرچ ہوتا ہے اس کے مطابق محکمہ صحت کے پچھلے بجٹ کے حساب سے دیکھیں کہ per capita کیا خرچ ہوا ہے تو آپ اندازہ فرمائیں گے کہ اس کے مقابلہ میں محکمہ ریلوے دوگنا خرچ کر رہا ہے ۔ دوسری کام کی بات جو ملک صاحب نے فرمائی ہے وہ کوارٹرز کے متعلق ہے ۔ حمزہ صاحب نے بھی اس کا ذکر کیا تھا ۔ کہ ریلوے کے کلاس سوم اور چہارم کے ملازمین کے لیے کوارٹرز کی کمی ہے میں عرض کروں گا کہ حکومت نے ۲۵ فیصد کی شرط تمام اداروں کے لیے رکھی ہے ریلوے بھی ایک ادارہ ہے لیکن ۲۵ فیصد کی بجائے ریلوے نے ۵۳.۹ لائین سٹاف کے لیے یعنی کلاس سوم اور چہارم کے ملازمین کو کوارٹرز مہیا کئے ہوئے ہیں ۔ ان ملازمین کے لیے مزید ۴۹۶۵ کوارٹرز بننا مطلوب ہیں ۔ جہاں تک victimization کا تعلق ہے جناب وزیر خزانہ اس کے متعلق جواب دے دیں گے ۔ وہ قانونی بات ہوگی اور وہ بہتر جواب دے سکیں گے ۔

Minister of Finance (Syed Ahmad Saeed Kirmani) : Sir, I would be very brief. I understand that in my absence some reference was made to the strike of the railway workers by my friend, Malik Akhtar.

Sir, ordinarily I am not in the habit of defending Officers. I have remained a Member of this august House for several years and I have missed no opportunity, whenever I got it, to severely criticise the conduct of

officers who are not above-board. But it is equally painful if somebody starts criticising, condemning and attributing motives to certain officials who have in the past earned good reputation and who have served the Department... .....

Malik Muhammad Akhtar : Question !

Minister of Finance :.....loyally and faithfully. I know it for a fact, and I mean it, that during the strike the Chairman of the Railway Board and the Vice Chairman of the Railway Board worked day and night to bring back sanity in the ranks of railway workmen. It was a lightning strike, as we ordinarily call it—a strike which developed all of a sudden and those who were responsible for instigating it and prolonging it were with dealt with firmly by the Administration. The Government knows the elements who were responsible for instigating the workers to go on strike. It is, however, very unfair for any Member to single out an official, for his own reasons, I am sorry to say like that, to malign him.

Khawaja Muhammad Safdar : He has got the proof.

Minister of Finance : There is no proof with anybody.

مسٹر حمزہ ۔ انکوئری کرائیں ۔ پتہ چل جائے گا ۔

Minister of Finance : I know during those days divergent rumours were spread deliberately by interested parties to demoralise the officials, to demoralise the Administration. I know most of the officials attached to the Railway Board personally. I have watched their work from close quarters and I can say, without any fear of contradiction, that it was their able handling, it was their devotion to duty, it was their pains-taking effort that normalcy came back to the Railway Administra-

tion. Sir, he who has witnessed physically the magnitude and volume of the strike will bear me out that it was not a strike—it was a revolt—and no small man would have been able to quell this strike. It was their efforts, genuine efforts.

Khawaja Muhammad Safdar : Revolt against the high-handedness of the Railway Administration.

Minister of Finance : The fact remains that the timing was most inopportune. The province was facing a shortage of foodgrains. During those days when the food-grain has to be provided to the up-country cities the strikers struck work. It was very unfortunate and that was the reason, as I said earlier, why public sympathy was not on their side. The saner elements among the workers subsequently realised that they had made not a mistake but a blunder. I am sorry, I am taking myself away from the main topic. I stood up solely.....

Khawaja Muhammad Safdar : To defend an Officer.

Minister of Finance : Defend an officer, yes...surely if he is aboveboard. It is my duty as Member of the Government to see that honest, efficient and patriotic officers are not maligned unnecessarily. We are doing our duty and a sacred duty.

ملک محمد اختر۔ ان کا character rool دیکھیے۔

Minister of Finance : I have great respect for my friend, Malik Akhtar. When he was speaking we heard him with patience, we never interrupted him. If he interrupts he will provide me with an incentive to prolong my speech which should not be a long one under the circumstances.

Sir, it has always been the duty of the Government to provide protection to its honest and efficient officers. It is no service to the Province if when an honest officer and an efficient officer is maligned so callously the Government sits back like an idle spectator. This is not possible. In the history of this Department we have yet to come across a more able, a more competent and a more experienced Railway Board as it is constituted. Sir, you are aware that in the last War, it was under the able guidance of the present Chairman, and with the co-operation of the other Members of the Railway Board that the Railway Board rose to the occasion and during the Indian planes bombardent, they worked day and night and kept the rolling stock moving.

Khawaja Muhammad Safdar : And who did not.

Minister of Finance : I am not saying others did not play their part, or others should not be congratulated, or their role should not be commended ; I am not saying that. I am only saying that the entire Nation rose, that this Railway Board did great service at this hour of peril to the soveiregnty of this country. Sir, is it fair, is it proper to condemn those officers, who defended our lands, who kept the traffic moving throughout the length and breadth of the Province ?

Sir, with these observations, I will finish my speech. I was not keen but in order to straighten the record, in order to apprise this august House of the real position, I was obliged to make these observations. I, Sir, hope and genuinely hope that in future my learned friend will not indulge in observations which have no foundations at all.

Mr. Senior Deputy Speaker : Now I will put the cut motion to the House. The question is—

> That the total of Rs. 21,83,000 on account of Ordinary Working Expenses —General Administration—Total New Expenditure—(Recurring and Non-recurring) be reduced by Rs. 21,82,999.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Khawaja Muhammad Safdar : Next is mine but I don't move it.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved. I will now put the Demand to the House. The question is—

> That a supplementary sum not exceeding Rs. 21,83,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1967, in respect of Ordinary Working Expenses—General Administration.

Those in favour may say 'Aye'. (pause)

Khawaja Muhammad Safdar : No one in favour ; the Demand is rejected ; it should be thrown out.

Minister of Finance : You had not even given breathing time when my friend stood up and said 'it is rejected.'

Khawaja Muhammad Safdar : It has been rejected.

Minister of Finance : The Speaker has said nothing of the sort.

Khawaja Muhammad Safdar . I am requesting the Speaker that he should reject this Demand.

Mr. Senior Deputy Speaker : Khawaja Sahib, I did not hear somebody saying 'Aye'.

Khawaja Muhammad Safdar : You ask the 'Noes' then.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will put the Demand again. The question is—

> That a supplementary sum not exceeding Rs. 21,83,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1967, in respect of Ordinary Working Expenses—General Administration.

The motion was carried.

DEMAND No. 2

Minister of Finance : Sir, I beg to move—

That a supplementary sum not exceeding Rs. 1,43,05,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1967, in respect of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Demand moved is—

That a supplementary sum not exceeding Rs. 1,43,05,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1967, in respect of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses.

First cut motion is from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That the total of Rs. 1,43,05,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 1,43,04,999.

Mr. Senior Deputy Speaker : Demand under consideration. motion moved is—

That the total of Rs. 1,43,05,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 1,43,04,999.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ جناب کرمانی صاحب صفحہ ۔ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں ۔ انہوں نے فرمایا ہے :—

"Due to increase in the excise duty on furnace oil levied by the Central Government with effect from 11th June, 1966, the cost of fuel oils has gone up from Rs. 9,89,67,000 to....."

اس کے بعد انہوں نے آگے بھی فگرز دی ہیں ۔ اور اس طرح سے یہ

جو سپلیمنٹری increase چاہتے ہیں ۔ وہ ایک کروڑ ۴۳ لاکھ ۵ ہزار روپے کی رقم ہے ۔ جناب والا یہ کہتے ہیں کہ

"Due to increase in the excise duty on furnace oil levied by the Central Government with effect from 11th June, 1966."

جناب والا ۔ اب ان کے محکمہ کے حساب کا یہ المیہ ملاحظہ فرمائیے کہ سنٹرل گورنمنٹ ۱۱ جون ۱۹۶۶ء کو ایک ڈیوٹی لگاتی ہے اور اس ڈیوٹی کے collection کے بعد ان کے arguments کے مطابق ان کو مزید دو کروڑ کی excess ڈیوٹی لگانے کی اجازت دی جائے ۔ سب سے اول تو جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ متعلقہ محکمہ کا وزیر نہ ہونے کی وجہ سے یہ محکمہ ایک کھلنڈرے لڑکے کی طرح آزاد ہو چکا ہے ۔ ان کے collection میں غلطیاں ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ under estimate کون کرتا ہے کہ سال میں ایک item پر جو ڈیوٹی سنٹرل گورنمنٹ نے لگائی ہے وہ ایک کروڑ ۴۳ لاکھ ۵ ہزار روپے ہوگی ۔ گو کرمانی صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے ہیں ۔ مگر میں یہ عرض کروں گا کہ ان کے محکمہ کے حساب کتاب کا معیار ٹھیک نہیں ہے ان کو یہ نہیں معلوم کہ کتنا ٹیکس collect کرنا ہے اور کتنا سنٹرل گورنمنٹ کو دینا ہے ۔ جناب سپیکر آپ کو یا مجھے کسی کے پچاس روپے دینا ہوتے ہیں تو وہ یاد رہتے ہیں . . . .

(*At this stage Mr. Speaker occupied the Chair*)

خواہ لینے والا بھول جائے ۔ اس میں جناب سپیکر ایک کروڑ کی کمی انہوں نے بتائی ہے کیا اس محکمے کو حق حاصل ہے کہ ان کو extension دی جائے ۔ ڈیمانڈ نمبر ۲ صفحہ ۶ پر یہ لکھا ہے ۔

"Due to increase in the excise duty in furnace oil levied by the Central Government with effect from 11th June, 1966, the cost of fuel oils has gone up from Rs. 9,89,67,000 to Rs 11,41,67,000."

یہ جناب والا ان کی غلط اعداد و شمار ہیں ۔ اس میں ایک کروڑ ۵۲ لاکھ اور ۵ ہزار کی miscalculation ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ریلوے کا محکمہ کروڑوں کے حساب کی غلطی کرتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں دریافت کرتا ہوں اور آپ اندازہ فرمائیں کیا اس محکمے کا وجود قائم رکھنا مفاد عامہ میں ہے ۔

Is it in public interest to keep these people ?

یہ جو ٹھیک حساب کتاب بھی نہیں رکھ سکتا ۔

Mr. Speaker : This is not the Member's cut motion.

Malik Muhammad Akhtar : I want to discuss the policy underlying it.

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کی کٹ موشن میں نہیں ہے کہ محکمہ کو اڑا دیا جائے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ ان کے اخراجات دیکھئے میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ان کو اڑا دیا جائے ۔ میں آج ان دلائل میں نہیں جانا چاہتا ہوں کہ میں ایسا کہنے میں کس طرح سے حق بجانب ہوں لیکن ایک ایسے ٹیکس کی ضرورت کو جس کو یہ پہلے ہی محسوس کر سکتے تھے ۔ اس کو ڈیمانڈ کی صورت میں سپلیمنٹری بجٹ میں لانا کس طرح مناسب ہے ۔ کیا یہ غیر متوقع خرچ نہیں ہے ۔ یہ حساب کتاب کا معاملہ

ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے آپ کی وساطت سے دونوں حکومتوں یعنی مرکزی و صوبائی کے نوٹس میں یہ لانا ہے اور یہ گذارش کرنی ہے کہ مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہے اور تکلیف محسوس ہوتی ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ ریلوے کا محکمہ اپنا فرض منصبی پوری طرح ادا نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ ٹیکس ۱۱ جون ۱۹۶۶ء کو لگا تھا یہ بجٹ بھی آ چکا ہو گا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ تو بجٹ اس کے بعد پیش کرتے ہیں اور یہ کہتے رہے ہیں کہ جب تک بجٹ پاس نہ ہو ہم دوسرا بجٹ پیش نہیں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ فرماتے ہیں کہ پچھلے سال یہ بجٹ میں کیوں نہیں provide کیا گیا تو میں کہتا ہوں کہ اس وقت تک یہ بجٹ میں آ چکا ہو گا یا تیار ہو چکا ہو گا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ پھر انہیں اس کا جواب دینا چاہئیے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ ملک محمد اختر صاحب کے جتنے دلائل ہیں وہ اس چیز پر مبنی تھے کہ ریلوے ایڈمنسٹریشن ۔ اس خرچ کو کیسے foresee کر لیا ۔ پچھلی دفعہ اس معزز ایوان میں ریلوے بجٹ ۹ جون کو پیش ہوا اور سنٹرل بجٹ ۱۱ جون

کو ہوا تھا ۔ تو میں یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں اور یہ کہنا کہ انہوں نے foresee کر لیا تو یہ تو ہماری آپس کی بات ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جس اصول پر یہ عمل پیرا ہو رہے ہیں اس سے مجھے اختلاف نہیں ہے صرف میں دریافت کرتا ہوں کہ پچھلے سال انہوں نے کیوں عمل نہیں کیا ۔ جناب سپیکر ۔ اب میں ایک اور دستاویز پیش کرتا ہوں اس کے صفحہ ۵ پر لکھا ہوا ہے کہ ملک محمد حیات خان جلد اس بات کا ازالہ کریں ۔ میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ He was a good man atleast. ۔

تو یہ ان کی تقریر ہے ۔

Mr. Speaker : Please be relevant.

Malik Muhammand Akhtar :

"Sir, as you are aware a defence surcharge was levied by the Central Government in November last year in order to generate funds for meeting expenditures connected with the present Emergency. The Railway was also affected, as it became necessary to pay an additional amount of Rs. 76 lakhs during the current year on account of the increase in the cost of furnace and high-speed diesel oils. However, it has been possible to absorb the incidence of this levy, as well as of other expenditures, especially those connected with the Emergency, from the savings arising out of the measures which was adopted to contain expenditure during the current year."

یعنی جناب والا میرا دوسرا اعتراض جو ہے وہ یہ ہے کہ ۷۶ لاکھ روپیہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کیا پراونشل گورنمنٹ اپنے محدود ذرائع کے پیش نظر سنٹرل گورنمنٹ سے استدعا نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے اس

قدر heavy dues جو کہ ۱۱ کروڑ ۱۴ لاکھ اور ۶۷ ہزار بنتے ہیں اس سے وصول نہ کرے ۔ اس کے لئے میں دلائل پیش کر سکتا ہوں ۔ آخر یہ ادائیگی میری اور آپ کی جیب سے جاتی ہے ان لوگوں کی جیب سے جاتی ہے جن کو عوام کہا جاتا ہے ۔ ان کی جیب سے جاتی ہے جو مواصلات کو نقل و حمل کے طور پر استعمال کرتے ہیں ۔ تو جناب سپیکر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مرکزی حکومت کی زیادتی ہے اور صوبائی حکومت کی یہ negligence ہے کہ وہ ایگزیکٹو کمیٹی کی زلف یار کو بڑھتے ہوئے دیکھتی ہے اور کوئی قدم نہیں اٹھاتی ۔ تو اس لئے یہ میرے اعتراضات ہیں ۔ اور ان کی بنا پر میں اس موشن کی مخالفت کرتا ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ ضروری سمجھیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں ۔ اس میں درج ہے کہ جب ۹ جون ۶۷-۱۹۶۶ء کا بجٹ اس ایوان میں پیش کیا گیا تو ایگزیکٹو کمیٹی جو سنٹرل گورنمنٹ کی ہے اس کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ تمام وجوہات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے اور ملک اختر صاحب نے جس رقم کا حوالہ دیا ہے یعنی ایک کروڑ ۳۰ لاکھ کا جو تذکرہ ہوا وہ سمجھ گئے ہوں گے ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ۹۹ لاکھ کی غلطی کی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ایک کروڑ باون لاکھ روپے کے اخراجات

اس ڈیوٹی کی وجہ سے بڑھے ہیں جو کہ باہر سے عائد ہوئی ہے ۔ لیکن ریلوے کے محکمہ کی بہتر کار کردگی کی وجہ سے اس میں آٹھ لاکھ پچانوے ہزار روپے کی مزید کمی دکھائی گئی ہے ۔ اور اب یہ اخراجات ایک کروڑ تنتالیس لاکھ پانچ ہزار روپے رہ گئے ہیں ۔

جہاں تک سرچارج کا تعلق ہے وہ نومبر ۱۹۶۵ء میں عاید کیا گیا تھا ۔ اور اس سے اسکا قطعاً کوئی تعلق نہیں تھا ۔ کیوں کہ اسے کوئی ایسی اہمیت حاصل نہیں لہذا اس ڈیمانڈ کو پاس کیا جائے ۔

Mr. Speaker : I will now put the Cut Motion to the vote of the House. The question is :

> That the total of Rs. 1,43,05,000 on account of Ordinary Working Expenses Operating Expenses—New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 1,43,04,999.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next motion, Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir.

Mr. Speaker : Next motion Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Not moving Sir.

Mr. Speaker : I will now put the puestion. The question is :

> That a supplementary sum not exceeding Rs. 1,43,05,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1967, in respect of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is now adjourned to meet again at 5.30 p.m. today.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 5.30 p.m. the same day.

EVENING SITTING

The Assembly met at 5.30 p m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqui (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط
وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ج قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ج وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ
اَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ
تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ج وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ط قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ط
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ
وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ
كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

(پ ۴- ص ۳- ع ۳- آیات ۱۱۸ تا ۱۲۰)

اے مسلمانو! کسی غیر مذہب کے آدمی کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ یہ لوگ تمہاری بربادی و خرابی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو تمہیں تکلیف پہونچے۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے نشانیاں کھول کھول کر سنا دی ہیں۔ تم ایسے صاف دل لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو۔ حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے۔ اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے۔ اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ ان سے کہدو بدبختو تم اپنے غصے میں مرجاؤ۔ اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ اور تم کو آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے۔ اور اگر تم کو رنج پہونچے تو خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر تم تکلیفیں برداشت کرتے رہے اور ان سے کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا سکے گا۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اللہ اس پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

THE WEST PAKISTAN BUDGET (RAILWAY), 1967-68 (*presentation*)

Mr. Speaker : The Finance Minister to present the West Pakistan Budget (Railway) for the year 1967-68.

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جناب سپیکر ! میں ریلوے کا میزانیہ بابت ۶۸-۱۹۶۷ء پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

۲ ۔ اس خطے کی معیشت میں ریلوے جو اہم اور با اثر کردار ادا کر رہی ہے ، اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے مسائل اور کارکردگی پر اعلیٰ ترین سطح پر قریبی اور ذاتی توجہ دی جائے ۔ موجودہ گورنر کو اس امر کا واضح احساس تھا ۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۶۶ء میں عہدہ سنبھالتے ہی آن کی اولین کارروائیوں میں سے ایک یہ تھی کہ آنھوں نے ریلوے کو اپنی براہ راست نگرانی میں لے لیا ۔ ان کا یہ فیصلہ درست ثابت ہوا اس لئے کہ متعدد ناگہانی واقعات تشویشناک صورت اختیار کر رہے تھے اور اگر ان کی مسلسل نگرانی اور موزوں رہنمائی ہمیں حاصل نہ ہوتی تو حالات ناگفتہ بہ ہو جاتے ۔ نامساعد قدرتی حالات نے غذائی پیداوار پر برا اثر ڈالا ۔ خطے میں ذخائر بہت کم ہو گئے ۔ متعدد وجوہات سے درآمد بہت سست تھی بالآخر جب اس میں اضافہ ہوا تو نقل و حمل کی استعداد پر دباؤ پڑا ۔ آن اسباب کی بنا پر جو ہمارے قابو میں نہ تھے ، تقریباً دو سال سے ریلوے انجنوں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہ ہوا ۔ علاوہ ازیں ملک میں عارضی قلت سے پیدا شدہ گرانی سے متاثر ہو کر ریلوے کے کم تنخواہ پانے والے عملے نے

بے چینی کا اظہار شروع کر دیا ۔ ریلوے میں حالات بحران کا رخ اختیار کر رہے تھے۔ اگرحالات بے قابو ہو جاتے تو اس خطے کی معیشت درہم برہم ہو جاتی ۔ جب ریلوے کے کم تنخواہ پانے والے ملازمین نے ۳۱ جنوری ۱۹۶۷ء کو اچانک ہڑتال شروع کر دی تو یہ گمان ہوتا تھا کہ حالات بے قابو ہو گئے ۔ تخریبی عناصر کو جو ہمیشہ موقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے تیار رہتے ہیں ملک کی معیشت کو مفلوج کرنے کے لئے اس سے بہتر موقع نہ مل سکتا تھا ۔ اندرونی علاقہ میں غذائی اجناس اور ضروری اشیاء کے ذخیرے بہت کم تھے ۔ دوسری طرف درآمد میں یکدم اضافے سے بندرگاہ جہازوں سے بھرا ہوا تھا جو گودی پر جگہ کے منتظر تھے دفعتاً کم تنخواہ پانے والے ملازمین نے ہڑتال کر دی ۔ گاڑیاں چلانے والوں نے گاڑیاں دور افتادہ سٹیشنوں پر چھوڑ دیں ۔ جو مسافر دور دراز منزلوں پر پہنچنے کی امید لے کر چلے تھے ، ان دور افتادہ سٹیشنوں پر رہ گئے جہاں نہ وہ اشیائے خوردنی خرید سکتے تھے اور نہ ان کی قیمت ادا کر سکتے تھے ۔ ضروری اشیاء بجائے اس کے کہ سود مند استعمال میں آئیں ، رکی ہوئی ویگنوں میں پڑی رہیں ، جو کہ ریلوے لائنوں پر رکاوٹ بنی ہوئی تھیں ۔ صدر مملکت کی رہنمائی میں جنھوں نے مستحکم اقدامات کا حکم صادر فرمایا ، جناب گورنر نے اپنے روایتی جوش و خروش سے کام لیتے ہوئے ریلوے انتظامیہ کی بالائی سطحوں میں جذبۂ خدمت کی ایک نئی روح پھونکی ۔ کم تنخواہ پانے والے ملازمین کے نمائندوں میں جو سمجھ دار عناصر تھے انھیں محتاط مذاکرات کے ذریعے اس بات پر آمادہ

کیا گیا کہ وہ ہڑتال ختم کر دیں کیونکہ اس سے عوام کو معاشی نقصان اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا ۔ انہیں یقین دہانی کی گئی کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا مناسب قیمت پر غذائی اجناس و دیگر ضروری اشیاء مثلاً شکر و خوردنی تیل کی فراہمی کے انتظامات کئے جائیں گے ۔ لیکن قبل اس کے کہ حکومت اس بارے میں کچھ کرے انہیں یہ تہیہ کرنا تھا کہ غذائی اجناس اور دیگر ضروری اشیاء کی نقل و حمل میں رکاوٹ نہ پیدا ہو ۔ جناب گورنر کی دانشمندانہ قیادت ، ریلوے انتظامیہ کے حوصلے اور مستقل مزاجی اور ریلوے کارکنوں میں سمجھدار عناصر کے تعاون سے یہ ممکن ہوسکا کہ ہڑتال فی الفور ختم کر دی گئی لیکن ریل گاڑیوں کو پوری استعداد کے مطابق بحال کرنے میں تقریباً ایک ماہ لگ گیا ۔ ان حالات میں ریلوے کی آمدنی میں ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا ۔ اس طرح سال رواں میں ریلوے کی کارکردگی ابتدائی مہینوں میں ظہور پذیر بڑھتی ہوئی قلت سے بری طرح متاثر ہوئی ۔ اس قلت نے کم تنخواہ پانے والے ریلوے ملازمین میں بے اطمینانی پیدا کی جس کے نتیجہ میں مفلوج کن ہڑتال ہوئی ۔ صرف آخری چند مہینوں کے دوران صورت حال معمول پر آ سکی۔ نتیجتاً محاصل آمدنی اور اخراجات کے تخمینہ جات کافی متاثر ہوئے ۔

حسابات بابت ۱۹۶۵-۵۶ء

۳ ۔ گزشتہ سال کا اختتام ۵۹۴۲۹ کروڑ روپے کی محاصل آمدنی پر ہوا جو کہ ۵۹۴۲۴ کروڑ روپے کے ترمیمی تخمینہ جات کے مقابلے میں ۵ لاکھ روپے زیادہ ہے ۔ اس کے برعکس عام اخراجات کاروبار میں مہمت

کے مزید اخراجات کے باعث ۹۴ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ۔ غیر ملکی قرضوں پر سود کی تخفیف شدہ رقم ۴۲ لاکھ روپے کی ادائیگی سے اس اضافے میں بہت حد تک کمی واقع ہو گئی ۔ ملتوی کھاتوں اور سنہائیوں میں تبدیلیوں سے ۲۴ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ۔ چنانچہ دراصل مجموعی منافع ، ترمیمی تخمینہ جات میں مذکور ۶۷۶ء۶ کروڑ روپے کے مقابلے میں ۶۴۹ء۶ کروڑ روپے ہوا اور ۱۴۱ء۱ کروڑ روپے کی تخمینہ شدہ رقم کے مقابلے میں فی الواقع فاضل رقم ۸۸ لاکھ روپے ہوئی جسے محفوظ سرمایۂ فرسودگی میں منتقل کر دیا گیا ۔

ترمیمی تخمینہ جات بابت ۱۹۶۷-۱۹۶۶ء

محاصل آمدنی :

۴ ۔ سال رواں کے میزانیہ کے تخمینہ جات میں ریلوے کی کل آمدنی کا اندازہ ۶۳ء۰۱ کروڑ روپے کیا گیا تھا ۔ اب ترمیمی تخمینہ جات کے مطابق انہیں ۶۱ء۰۳ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے ۔ جس سے ۱ء۹۸ کروڑ روپے کی کمی ظاہر ہوتی ہے ۔ باربرداری کی آمدنی میں ۲ء۱۸ کروڑ روپے اور متفرق آمدنی میں ۲۰ لاکھ روپے کی کمی واقع ہوئی ۔ لیکن اس کمی میں مسافر برداری اور سواری گاڑیوں سے دیگر نقل و حمل سے زائد آمدنی اور ملتوی کھاتوں کے باعث ۴۰ لاکھ روپے کی حد تک تخفیف ہو گئی ہے ۔

۵ ۔ ہڑتال کے علاوہ جس کا ذکر ابتدا میں کیا گیا ہے بار برداری سے حاصل شدہ آمدنی میں کمی ہونے کی کئی وجوہ ہیں ۔ اول ، نقل و حمل کی نوعیت میں تبدیلی ہوگئی ۔ زرعی پیداوار کو بڑھانے کی پالیسی کے پیش نظر جولائی اور نومبر ۱۹۶۶ء کے درمیان کیمیائی کھاد کو وسیع پیمانے پر درآمد کیا گیا چونکہ اس کیمیائی کھاد کو بہت سے چھوٹے چھوٹے مقامات تک پہنچانا تھا جہاں اُس کے جلد اتارے جانے کے انتظامات دستیاب نہ تھے ۔ اس لئے وہاں ویگنوں کو بہت مدت تک رکنا پڑتا تھا جس سے اُن کا دوبارہ استعمال بری طرح متاثر ہوا ۔ باوجود اس امر کے کہ شرحوں کے نقطۂ نظر سے کیمیائی کھاد ایک ادنیٰ درجے کی جنس ہے اس کی نقل و حمل کو فوقیت دی گئی ۔ جس کے باعث خالی ویگنوں کو بندرگاہ پہنچنے تک بہت طویل سفر کرنا پڑا ۔ چنانچہ اس وجہ سے ریلوے کی آمدنی پر برا اثر پڑا ۔ دوم یہ کہ اجناس خوردنی بالخصوص گندم کی درآمد کے تخمینے سال رواں میں صحیح ثابت نہ ہوئے تخمینہ شدہ ۱۷ لاکھ ٹن کی بجائے فی الواقع کل ۱۲ لاکھ ٹن کے قریب درآمد ہوئی ۔ اس ۵ لاکھ ٹن کی کمی سے ریلوے سے نقل و حمل میں اسی نسبت سے کمی واقع ہو گئی ۔ علاوہ ازیں گندم کے جہازوں کے آنے میں بہت تاخیر ہو گئی جس کے باعث گندم کی نقل و حمل نومبر کے آخر میں شروع ہوئی جو تمام سال متواتر ہونی چاہیے تھی ۔ غلے کے جہاز ایک ساتھ آنے شروع ہوگئے۔ ملک کے دور افتادہ بالائی مقامات تک گندم کو پہنچانے اور اُن مقامات سے خالی ویگنوں کو بندرگاہ تک آنے میں بہت عرصہ لگتا تھا ۔ چنانچہ اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوا

کہ اگرچہ سال گزشتہ کے مقابلے میں ٹن میلوں میں ۴ء۹ فیصد کا اضافہ ہوا لیکن آمدنی مستقل شرحوں سے ایک فیصد کم ہوگئی ۔

اخراجات محاصل :

۶ ۔ سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ میں کل اخراجات محاصل کا اندازہ ۱۱ء۵۵ کروڑ روپے تھا ۔ یہ تخمینہ جات ۹ جون ۱۹۶۶ء کو اس ایوان میں پیش کئے گئے تھے ۔ دو دن کے اندر اندر ہی ان میں رد و بدل کی ضرورت لاحق ہو گئی ۔ کیونکہ ایندھنی تیل پر محصول آب کاری میں مزید اضافہ کر دیا گیا جس کا اعلان مرکزی بجٹ میں کیا گیا تھا ، جو ۱۱ جون ۱۹۶۶ء کو مرکزی مقننہ میں پیش ہوا تھا ۔ محصول آب کاری میں اس اضافے کے باعث اخراجات میں ۱ء۵۲ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ۔ بعد ازاں اخراجات میں چند اور ناگزیر اضافے کئے گئے ۔ ریلوے کے سرمایہ زیرکار کے اُن حقیقی اعداد و شمار کی روشنی میں جو گزشتہ سال کے حسابات بند کئے جانے کے بعد حاصل ہوئے تھے ، فرسودگی کے محفوظ سرمایہ میں مزید ۲۲ لاکھ روپے منتقل کر دیے گئے ۔ مسافروں کی مزید آمد و رفت کے باعث جس کی وجہ سے ترقیاتی ٹیکس کی مزید وصولی عمل میں آئی جو اس فنڈ میں جاتی ہے ، ترقیاتی فنڈ میں ۶ لاکھ روپے کی مزید رقم کا اضافہ کرنا پڑا ۔ کم تنخواہ پانے والے ملازموں کو کوآپریٹو سٹورز کے ذریعے قیمت خرید پر فراہم کئے جانے کے لئے روغن خوردنی کی ابتدائی خرید کے لئے ۱۳ لاکھ روپے خرچ کرنے پڑے ۔ ریلوے ملازمین کو قرضے اور

پیشگیاں دینے کے لئے ۵ لاکھ روپے کے خرچ کی مزید زیادتی ہوئی جو قبل ازیں عام بجٹ میں شامل ہوتے تھے ۔ سبکدوشی ملازمت کی مراعات مثلاً پنشن کے اخراجات کی بابت ۳۵ لاکھ روپے مزید خرچ میں شامل کئے گئے جو ریلوے ملازمین کو ملازمت سے سبکدوشی کی عمر میں کمی کے باعث قابل ادائیگی تھے ، جس کی بابت کچھ عرصہ ہوا حکومت کی جانب سے احکام نافذ کئے گئے تھے ۔ ان ناگزیر اضافوں کے پیش نظر جملہ اخراجات میں ۲٫۳۳ کروڑ روپے کا اضافہ ہونے کی توقع ہے ۔

۸ ۔ حسن کارکردگی اور سلامتی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ریلوے بورڈ نے سب سے پہلے اخراجات کو زیادہ سے زیادہ کم کرنے کا فیصلہ کیا ۔ مرمت اور نگہداشت کے مصارف ملتوی کرکے اخراجات میں تخفیف کر دی گئی ۔ کل ۲٫۱۰ کروڑ روپے کی تخفیف عمل میں لائی گئی جس میں نئے کارخانے خورد کے اخراجات میں ۴۶ لاکھ روپے کی تخفیف بھی شامل ہے ۔ عام نظم ونسق اور نقل و حمل کے عملے کے اخراجات میں ۴۰ لاکھ روپے کی کمی کی گئی ۔ غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی کی قسط اور سود کے اخراجات میں بھی بقدر ۱۹ لاکھ روپے کی کمی کی گئی۔ اس طرح جملہ اخراجات میں ۲٫۶۹ کروڑ روپے کی تخفیف ممکن ہو سکی ۔ جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے دوسری مدات کے تحت ۲٫۳۳ کروڑ کے اضافوں کر منہا کرکے اخراجات میں خالص کمی ۳۶ لاکھ روپے کی حد تک عمل میں آئے گی ۔

فاضل رقم :

۸ - اس امر کے پیش نظر کہ محاصل آمدنی میں ۱ء۹۸ کروڑ روپے کی کمی ہوئی ہے اور اخراجات محاصل میں ۳۶ لاکھ روپے کی تخفیف عمل میں لائی جا سکی ہے ، مجموعی منافع بجٹ کی منظور شدہ رقم ۷ء۹۰ کروڑ روپے کے مقابلے میں ترمیمی تخمینہ‌جات میں ۶ء۲۸ کروڑ روپے تک پہنچتا ہے - مرکزی اور صوبائی قرضوں پر سود کی رقم ادا کرنے کے بعد جو بجٹ میں منظور شدہ رقم ۵ء۸۸ کروڑ روپے کے مقابلے میں ترمیمی تخمینہ‌جات میں ۶ء۲۳ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے، اب صرف ۵ لاکھ روپے کی معمولی فاضل رقم بچے گی جو ۲ء۰۲ کروڑ روپے کے ابتدائی تخمینے کے مقابلے میں حاصل ہوگی - اس رقم کو ریلوے کے محفوظ سرمایہ میں شامل کر دینے کی تجویز ہے -

نقل و حمل کی کیفیت :

۹ - سال رواں کے دوران میں ریلوے نے ۶ء۶۲۸ کروڑ مسافر میل کی مسافت کی- ٹن میلوں کی تعداد ۴ء۹۷ کروڑ ہے- یہ اعداد ۶۵-۱۹۶۴ء کے مقابلے میں ، جب کاروباری حالات معمول پر تھے ، خاصا اضافہ ظاہر کرتے ہیں - سال گزشتہ ہندوستان سے جنگ کے باعث ۶۵-۱۹۶۴ء کے مقابلے میں مسافر میلوں اور ٹن میلوں کے اعداد میں علی‌الترتیب ۴ء۰۵ فیصد اور ۴ء۰۳ فیصد کی کمی واقع ہو گئی تھی - سال رواں میں نہ صرف گزشتہ سال کی کمی کو پورا کر لیا گیا ہے بلکہ کم تنخواہ پانے والے

کارکنوں کی ہڑتال اور مزید انجن نہ ملنے کے باوجود اس میں قدرے اضافہ رونما ہوا ہے ۔ ایک وقت تو یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ ۲۰ انجن جو دوسرے منصوبے سے بقایا تھے ' حاصل کر لیے جائیں گے بلکہ مزید ۶۵ ۔ انجن بھی جنھیں موجودہ منصوبے کے پہلے دو سال میں حاصل کرنے کا ارادہ تھا ، حاصل ہو جائیں گے ۔ مقدم‌الذکر انجن دو سال کی تاخیر کے بعد پچھلے ماہ ہی وصول ہوئے ہیں اور موخرالذکر انجنوں کے متعلق کوئی آثار نہیں کہ وہ کب مل سکیں گے ۔ حقیت تو یہ ہے کہ آئندہ سال میں بھی اُن کا دستیاب ہو جانا مشتبہ ہے ۔ تاہم امید ہے کہ آئندہ سال کے دوارن بار برداری سے ۵ فیصد تک آمدنی میں اضافہ ہو جائے گا ۔ کیوں کہ حال میں وصول شدہ انجنوں کی بدولت مال برداری کو بڑھانے میں بہت مدد حاصل ہوگی ۔ مسافر برداری بہتر اُسی وقت ہوگی ، جب ۳۳ ڈیزل کاریں اور ۹۰ ٹریلنگ گاڑیاں ، جن کے متعلق آرڈر دیا جا چکا ہے ۔ ستمبر ۱۹۶۷ء اور فروری ۱۹۶۸ء کے درمیان وصول ہو جائیں گی ۔

۱۰ ۔ مسافروں کی سہولیات میں اصلاح اور ترقی کی غرض سے سال رواں میں ۵۶ مسافر گاڑیوں کی ترتیب میں اضافہ کیا گیا۔ یہ اس طرح ممکن ہوا کہ ۱۵ نئے ڈبوں کو ' جن میں ۶ ہوفے کاریں بھی شامل ہیں ، چلایا گیا۔ علاوہ ازیں ۱۳۰۰ ویگنیں بھی ساخت کی گئیں اور ٹینک ویگنوں کی تعداد میں بھی ۷۹ ۔ اصلاح شدہ گاڑیوں کا اضافہ کر دیا گیا ۔ کراچی سے ملک کے بالائی مقامات کو صرف تازہ مچھلی کی ترسیل کے لئے برف سے سرد کی جانے والی چھ بوگیاں حال ہی میں تیار کی گئی ہیں ۔ یہ ڈبے کراچی شہر اور پشاور

چھاؤنی کے درمیان تیز رو ایکسپریس کے ساتھ لگائے جاتے ہیں ۔

۱۱ ۔ حال ہی میں کراچی اور لاہور کے شہروں میں ریل اور سڑک کے ذریعے مال لینے اور دینے کی ایک نئی سکیم کا آغاز کیا گیا ہے ۔ اس سکیم کے تحت مرسلہ مال جگہ بجگہ ترسیل کنندہ کے مکان یا احاطہ کار سے اٹھایا جائے گا اور اسے وصول کنندہ کو اس کے گھر یا احاطہ کار تک پہنچایا جائے گا ۔ اس سکیم کی رو سے سڑک پر ریلوے کی اپنی گاڑیوں کے ذریعے کراچی اور لاہور سے پچاس میل کے اندر اندر سڑک پر واقع چھوٹے موٹے سامان کی نقل و حمل بھی ہو گی ۔

حادثات :

۱۲ ۔ سال رواں میں بد قسمتی سے چند حادثات واقع ہوئے ہیں جن میں سے بعض میں جانی نقصان ہوا اور بعض میں مسافر زخمی ہوئے ۔ اگرچہ اس سال ریلوے کے حادثات کی تعداد گزشتہ ۵ سال کے حادثات کی اوسط تعداد سے کم رہی ہے ، لیکن ان میں سانحات ہونے کے باعث ان کی قدرتی طور پر زیادہ تشہیر ہوئی ۔ ہر ایک حادثے کے اسباب معلوم کرنے کی غرض سے ہمیشہ عمیق تحقیقات کی جاتی ہیں اور ان سب سے یہی ظاہر ہوا ہے کہ زیادہ تر حادثات انسانی عنصر کے باعث ہی وقوع پذیر ہوئے ۔ ٹرینوں کو بحفاظت چلائے جانے کے قواعد کی قطعی پابندی کرانے کے تیقن کے لئے ، نیز محفوظ مسافرت کی اہم ذمہ داریوں کو جو عملے پر عائد ہوتی ہیں ، واضح کرنے کے لئے معائنوں کے ذریعہ نگرانی کو

شدید کر دیا گیا ہے ۔ ریل کے چھ حادثات میں ۹ مسافر ہلاک ہوئے اور ۳۳ مسافروں کو چوٹیں آئیں ۔ ان اعداد پر اس امر کی روشنی میں غور کرنا چاہئیے کہ ایک سال کے دوران میں ۱۲ کروڑ سے زیادہ مسافر ریلوے کے ذریعہ سفر کرتے ہیں ۔ یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ ریل گاڑیوں کے حادثات ان کی ٹریفک کا اتفاقی نتیجہ ہیں ۔ اور دنیا میں کوئی ایسا ریلوے نظام موجود نہیں جہاں حادثات نہ رونما ہوتے ہوں ۔ فی الحقیقت ہمارے اعداد و شمار دوسرے ممالک کے اعداد و شمار سے مقابلتاً بہتر ہیں ۔

تخمینہ جات میزانیہ برائے ۶۸-۱۹۶۷ء

محاصل آمدنی :

۱۳ ۔ اب میں سال آئندہ کے تخمینہ جات میزانیہ کا تذکرہ شروع کرتا ہوں ۔

محاصل آمدنی کا تخمینہ ۶۴۶۳ کروڑ روپے ہے جو سال رواں کے ترمیمی میزانیہ کے مقابلے میں ۳۶۰ کروڑ روپے کا اضافہ ظاہر کرتا ہے ۔ یہ اضافہ انجنوں اور ڈبوں میں متوقع اضافے کے باعث ہوگا جس کی بدولت ریلوے مسافروں کی زیادہ تعداد کی نقل و حرکت کے قابل ہو جائے گی ۔ توقع ہے کہ آئندہ سال کے دوران گندم اور غذائی اجناس نسبتاً زیادہ مقدار میں در آمد کی جائیں گی ۔ اور روئی ، چاول اور دیگر اشیاء کی پہلے سے زیادہ مقدار برآمد کی جائے گی ۔

اخراجات محاصل :

۱۴ - سال ۶۸-۱۹۶۷ء کے کل اخراجات محاصل کا تخمینہ ۶۸ء۵۷ کروڑ روپے لگایا گیا ہے جو سال رواں کے ۷۵ء۵۴ کروڑ روپے کے ترمیمی تخمینہ جات کے مقابلے میں ۹۳ء۲ کروڑ روپے کا اضافہ ظاہر کرتا ہے - اس اضافے میں نئے اخراجات صرف ۳۰ لاکھ کے قریب ہوں گے - اس رقم کا بڑا حصہ جو ۶۰ء۲۴ لاکھروپے پر مشتمل ہے ،مسافروں کے لئے سہولتیں ، عملے کی بہبود کے کاموں اور سیلاب سے متعلقہ کاموں کے لئے محفوظ رقم کے طور پر مخصوص کیا گیا ہے - اخراجات محاصل میں باقی اضافے کا باعث سروے کے نئے کاموں پر ایک لاکھ روپے اور ناگزیر نوعیت کی مزید اسامیوں پر ۴۲ء۳ لاکھ روپے کے اضافی اخراجات ہیں - عام کاروباری اخراجات کے تحت ۸۲ء۱ کروڑ روپے کا اضافہ ہوگا - ریلوے کی آمدنی و کاروباری اخراجات کا تناسب تقریباً ۷۰ فیصد ہے - ۶۰ء۳ کروڑ روپے کی آمدنی کے حصول کی غرض سے تمام کاروباری اخراجات میں صرف ۵۰ فیصد کے تناسب سے اضافہ کی گنجائش رکھی گئی ہے جس سے وہ کاوش عیاں ہے جو اخراجات میں کفایت کے لئے ریلوے بورڈ کی جانب سے مسلسل کی جاتی ہے - باقی اضافہ فرسودگی کے محفوظ سرمایہ اور اصلاح و بہبود کے فنڈ کے لئے ۵۹ لاکھ روپے کی ایک مزید رقم مخصوص کیے جانے کی وجہ سے ، مرمت اور بحالی کی مد میں غیر ملکی قرضوں کی اقساط کی رقوم میں ۳ لاکھ روپے کے اضافے سے، غیر ملکی قرضوں پر سود کی ادائیگی کی رقم میں ۳۵ لاکھ روپے کے اضافے سے اور ریلوے ملازمین کو قرضے اور پیشگیاں دیے جانے کے لئے مخصوص

رقم میں ۵ لاکھ روپے کے اضافے سے ہوا ہے اس اضافہ میں ملتوی کھاتوں اور منہائیوں کے تحت تبدیلی سے جزوی طور پر ایک لاکھ روپے کی تخفیف ہو جاتی ہے۔

فاضل رقم :

۱۵ ۔ سال آئندہ کے لئے مجموعی منافع کا تخمینہ ۶۹۵ء لاکھ روپے ہے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے ۳۰ جون ۱۹۶۵ء تک ریلوے میں لگائے ہوئے واقعی سرمائے پر چار فیصد کے حساب سے اور صوبائی حکومت کے یکم جولائی ۱۹۶۵ء کے بعد سے لگائے ہوئے سرمائے پر پانچ فیصد کے حساب سے واجبات ادا کرنے کے بعد ، جن کی کل رقم ۶۷۵ء کروڑ روپے بنتی ہے ، خالص منافع یا فاضل رقم ۲۰ لاکھ روپے رہ جائے گی ۔ یہ تجویز ہے کہ اس تمام رقم کو ریلوے کے محفوظ سرمائے میں منتقل کر دیا جائے۔

ترقیاتی پروگرام

۱۹۶۶-۶۷ء کے ترمیمی تخمینے :

۱۶ ۔ سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ میں ترقیاتی اخراجات کے تحت ۲۶ء۶۱ کروڑ روپے کے خرچ کی گنجائش فراہم کی گئی تھی ۔ ترمیمی تخمینوں میں یہ اخراجات ۲۴ء۳۵ کروڑ روپے ہیں ۔ جو ۲ء۲۶ کروڑ روپے کی کمی ظاہر کرتے ہیں ۔ یہ کمی نئی تعمیرات کی مد کے تحت ۲ء۰۲ کروڑ روپے کے قریب اور ''اوپن لائنز'' کے کاموں کی مد کے تحت ۲۴ لاکھ

روپے کے قریب ہے۔ نئی تعمیرات کی مد میں یہ تخفیف ڈیرہ غازی خان کاشمور ریلوے لائن کی منظوری کے موصول ہونے میں تاخیر کی وجہ سے ہے جس کے لئے سال رواں میں دو کروڑ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی تھی ۔ مزید برآں تنصیبات اور مشینری پر اخراجات میں ۷۲ لاکھ روپے کی کمی ہوئی اور انجنیرنگ اور تعمیراتی کاموں کے اخراجات میں ۶۲ لاکھ روپے کی کمی ہوئی جس میں انجنوں اور ڈبوں پر مزید اخراجات ۵۲ لاکھ روپے اور ملتوی کھاتوں کے تحت ۵۸ لاکھ روپے کی حد تک تخفیف ہوگئی ۔

تخمینہ جات میزانیہ ۶۸-۱۹۶۷ء

۱۷ ۔ سال آئندہ کے تخمینہ جات میزانیہ میں ۲۹ کروڑ روپے کے اخراجات کی گنجائش فراہم کی گئی ہے ، جس میں سے زیر تعمیل سکیموں کے لئے ۲۹ء۲۷ کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے اور بقیہ رقم اُن سکیموں کے لئے جو آئندہ سال کے دوران میں شروع کی جائیں گی ۔ اس پروگرام میں ۳۸ء۱۰ کروڑ روپے انجنوں اور ڈبوں کے لئے ، ۸۶ء۳ کروڑ روپے نئی تعمیرات کے لئے، ۷۳ء۷ کروڑ روپے انجنیرنگ اور تعمیراتی کاموں کے لئے ، ۲ء۵۰ کروڑ روپے ریل کی پٹری کی تجدید کے لئے، ۷۵ لاکھ روپے ریلوے پلوں کی تعمیرات کے لئے اور ۸۱ لاکھ روپے کارخانوں کی بحالی اور توسیع کے لئے مختص کیے گئے ہیں ۔

۱۸ ۔ ''نئی تعمیرات،، جن کے لئے گزشتہ سال ایوان میں پیش کردہ منصوباتی تخمینہ میں متوقع اخراجات کے طور پر ۹۷ء۷ کروڑ روپے کی

گنجائش رکھی گئی تھی - ۱۹۶۷-۶۸ء کے تخمینہ میں ایک منصوبے پر مشتمل ہیں - ۱۹۶۷-۶۸ء میں نئی تعمیرات کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے ، وہ ۳ء۸۶ کروڑ روپے ہے - اوپن لائنز کے کاموں کے سلسلے میں جو دوسرا منصوبہ ہے ، مذکور منصوباتی تخمینہ میں ۱۹۶۷-۶۸ء کے لئے ۲۶ء۹۳ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی تھی - اب اس کے لئے جو رقم فراہم کی جا رہی ہے وہ ۲۵ء۱۴ کروڑہ روپے ہے - چنانچہ ان دونوں منصوبوں میں سے کسی منصوبے پر رائے شماری کی ضرورت نہیں ہوگی -

ترقیات کی منازل

۱۹ - نئی تعمیرات کے تحت سال آئندہ میں کوئی نیا منصوبہ شامل نہیں کیا گیا ہے - مجھے ایوان کو بتاتے ہوئے مسرت محسوس ہوتی ہے کہ کوٹ ادو ، ڈیرہ غازی خان کو کشمور سے بذریعہ ریل ملانے کی منظوری بھی قومی اقتصادی کونسل کی طرف سے حاصل ہو چکی ہے - اس پر کام کا آغاز کیا جا چکا ہے اور پروگرام کے مطابق تین سال میں یہ لائن پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی -

۲۰ - انجنوں اور ڈبوں کی فراہمی کے پروگرام کے تحت ۶۲ مسافر ڈبوں کی خرید اور ۱۲۰۰ ویگنوں اور دیگر سواری گاڑیوں کی تیاری کے لئے سامان کی خریداری کی گنجائش رکھی گئی ہے - ۶۵ ڈیزل الیکٹرک انجن ، ۶۱ دیگر سواری گاڑیوں اور ۶۴۷ ویگنوں کے لئے سامان کی فراہمی کے لئے جس کا انحصار بیرونی قرضوں کے ذریعہ زر مبادلہ کی دستیابی پر ہے،

ایک علامتی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ موصول ہونے والی ریل کاروں اور ٹریلروں کی قیمت کی ادائیگی کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

۲۱ ۔ اپریل ۱۹۶۶ء میں مغربی جرمنی میں بڑی لائن کے ۸۸ مسافر گاڑیوں کے سامان کی خریداری کا آرڈر دیا گیا تھا ۔ ان میں سے ۴۰ گاڑیوں کے سامان وصول ہو چکے ہیں اور باقی ۴۸ گاڑیوں کے سامان آئندہ سال کے دوران یہاں پہنچ جائیں گے ۔

۲۲ ۔ مسافر ڈبے بنانے کی فیکٹری کو اسلام آباد میں قائم کرنے کے سلسلے میں ترمیمی لاگت کی منظوری قومی اقتصادی کونسل کی طرف سے حال ہی میں وصول ہوئی ہے ۔ اب اس فیکٹری کی تخمینی لاگت ۸۰۰۹ کروڑ روپے ہوگی ۔ حکومت مغربی جرمنی اس منصوبے کے لئے ۳۵۱ کروڑ روپے کا غیر ملکی زر مبادلہ مالی قرضے کی شکل میں مہیا کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے ۔ فیکٹری کے مکمل ہو جانے پر سالانہ دو کروڑ روپے سے زیادہ غیر ملکی زر مبادلہ کی بچت ہوگی ۔

۲۳ ۔ مین لائن کے لاہور خانیوال سیکشن پر برقی گاڑیاں چلانے کے منصوبے پر کام ، جس کی تخمینی لاگت ۱۲۷۸ کروڑ روپے ہے ، تسلی بخش طور پر جاری ہے ۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ٹھیکہ دیا جائے گا اور کام کا آغاز ہو چکا ہے ۔ توقع ہے کہ یہ منصوبہ ۱۹۶۹ء تک مکمل ہو جائے گا اور اس کی تکمیل پر سالانہ ۴۴ لاکھ روپے غیر ملکی زر مبادلہ کی بچت ہوگی ۔

۲۴ ۔ آئندہ سال ریل کی تجدید کے پروگرام میں ۱۲۰ میل ریل کی پٹری کی تجدید اور ۲۴۰ میل لمبی پٹری پر پرانے سلیپروں کی جگہ نئے سلیپروں کی تنصیب پیش نظر ہے ۔ بڑی لائن کے پری سٹریسڈ کنکریٹ سلیپر تیار کرنے والے کارخانے کی تنصیب کا کام، جس کی لاگت ۴۰ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے، حال ہی میں مکمل ہو چکا ہے اور آزمائشی طور پر پیداوار شروع کی جا چکی ہے ۔ یہ کارخانہ بالآخر ۲ لاکھ سلیپر سالانہ تیار کرے گا جس سے تقریباً ۲۰ لاکھ روپے سالانہ غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت ہوگی ۔ ۲۸ مشینوں پر جو کچھ عرصہ قبل نئی ۱۰۰ پونڈ کی لائنوں والی پٹری کی بھرائی ، سطح بندی، اور خط بندی کی غرض سے خرید کی گئی تھیں ، کام شروع کر دیا گیا ہے اور عملے کو ان کے استعمال کی تربیت دی جا چکی ہے۔

۲۵ ۔ انجنیئرنگ و تعمیراتی کاموں کے پروگرام کے تحت سگنلنگ کو جدید ترقی یافتہ شکل دینے اور ریلوے لائن کی بہتری اور استعداد کار میں توسیع کے کام پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے ۔ اس سے ریل گاڑیوں کی استعداد کار میں اضافہ ہوگا اور تاجروں کو سامان لادنے اور اتارنے میں بہتر سہولتیں مہیا ہو سکیں گی ۔ اس پروگرام کے تحت نئی تعمیرات زیادہ تر ان کاموں پر مشتمل ہیں ۔ رائے ونڈ خانیوال سیکشن کے چار نئے سٹیشنوں پر بغیر ٹوکن کے آلات نصب کرنا، داؤد خیل، جنڈ اور کندیاں داؤد خیل کے قطعات پر ٹوکن بلاک کے طریق کار کی تنصیب، ملکوال، کچا کھوہ، کوٹ سوجان سنگھ، میاں چنوں، اقبال نگر ، خانیوال اور پیراوالہ کے سٹیشنوں پر سٹیشن یارڈوں میں بجلی سے سگنل کو واپس لانے کے نظام کی

تنصیب اور والٹن ٹریننگ سکول کے سٹیشنوں پر اپ اور ڈاؤن لوپ کی تعمیر ۔ اس پروگرام میں مغلپورہ ورکشاپ کے علاقے میں بجلی کی سپلائی کے بالائی تاروں اور تقسیم کے نظام کی اصلاح اور مضبوطی، وزیر مینشن اور ماتلی کے سٹیشنوں پر آب رسانی کے انتظامات کی بہتری ، لاہور ڈویژن کی عمارات میں پرانے برقی تاروں کی جگہ نئے تار لگانا اور لاہور اور ھتھیاں میں عمارات کی بحالی بھی شامل ھیں ۔

مسافروں کے لئے آسائشی انتظامات اور عملے کی بہبود :

۲۶ ۔ ریلوے کے محدود وسائل پر دیگر شدید ضروریات و مطالبات کا بارگراں ھونے کے باوجود تمام سٹیشنوں پر مسافروں کے لئے سہولتوں اور آسائشوں کی فراھمی کا پروگرام جاری رکھا جا رھا ھے ۔ بعض مسافر گاڑیوں میں مسافروں کے ھجوم کا مسئلہ آن ریل کاروں، ٹریلروں اور نئے ڈبوں کی آمد سے کافی حد تک کم ھو جائے گا جن کے لئے آرڈر پہلے دیئے جا چکے ھیں اور اس سے عوام کا سفر مزید آرام دہ ھو جائے گا ۔

۲۷ ۔ مسافروں کے لئے آسائشیں بہم پہنچانے کی جو نئی سکیمیں سال آئندہ کے دوران میں شروع کی جائیں گی، ان پر ۲۰ لاکھ روپے خرچ اٹھے گا۔ عملے کی بہبود کی نئی سکیموں پر اخراجات ۲۲ لاکھ روپے ھوں گے ۔ زیر تکمیل سکیموں پر سال آئندہ کے دوران جو اخراجات ھوں گے، ان میں سے مسافروں کی آسائشوں کی سکیموں پر ۲۴ لاکھ روپے اور عملے کی بہبود کے سلسلہ کی تعمیرات پر ۴۹ لاکھ روپے خرچ ھوں گے ۔ اس کے علاوہ تخمینہ جات محاصل میں چھوٹی سکیموں پر ۳۵ لاکھ روپے کی رقم خرچ

کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے - مجموعی طور پر سال آئندہ کے دوران مسافروں کے لئے آسائشوں اور بہبود عملہ کی سکیموں پر ۱۶۵ کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جائے گی -

۲۸ - مسافروں کے لئے سہولتوں کی نئی سکیموں میں ۳۳ سٹیشنوں کے پلیٹ فارموں پر دھوپ اور بارش سے بچنے کے لیے چھتوں کی فراہمی، ۲۵ - سٹیشنوں پر پلیٹ فارموں کی تعمیر، ۱۷ - سٹیشنوں پر نچلے درجے کے مسافروں کے لیے مسافر خانوں اور انتظار گاہوں کی تعمیر شامل ہیں - ۹ - سٹیشنوں پر بالائی پلوں کی تعمیر ، ۱۶ - سٹیشنوں پر ٹھنڈے پانی کی مشین کی فراہمی اور متعدد سٹیشنوں پر بجلی اور دوسری سہولتوں کی بہم رسانی کے لیے بھی گنجائش رکھی گئی ہے -

۲۹ - عملے کی بہبود کی نئی سکیموں میں ۴ سٹیشنوں پر تعلیمی سہولتوں کا انتظام ، ۳ - سٹیشنوں پر سٹاف کالونیوں میں آمدورفت کے لیے ریلوے لائن پر بالائی پلوں کی تعمیر، دو سٹیشنوں پر کنٹینوں کا بندوبست دو سٹیشنوں پر رننگ روم اور متعدد سٹیشنوں پر سٹاف کوارٹروں میں بجلی اور دوسری سہولتوں کی بہم رسانی شامل ہیں - چونکہ مکانات کی فراہمی سب سے زیادہ اہم سہولت ہے، اس لیے درجہ سوم کے ۲۲۰، اور درجہ چہارم کے ۲۰۷ کوارٹروں کی تعمیر کے لیے بھی گنجائش رکھی گئی ہے - یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ریلوے اپنے عملے کے تقریباً ۴۰ فیصد کو رہائشی سہولتیں مہیا کرتی ہے جب کہ کسی دیگر قابل ذکر ادارے کے بارے میں یہ بات نہیں کہی جا سکتی -

عملے اور انتظامیہ کے باھمی تعلقات :

۳۰ - ریلوے بورڈ کو اپنے عملے کے مختلف مسائل کا بخوبی احساس ہے اور کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی حالت بہتر بنانے کے لیے موزوں اقدامات کیے جا رہے ھیں - سرمایۂ بہبود عملہ میں سے ساٹھ ہزار روپے کی رقم اس غرض کے لیے مخصوص کر دی گئی ہے کہ ملازمین کو مالی پریشانیوں کی حالت میں پیشگیاں اور قرضے دیے جائیں - جہاں تک ریلوے کے وسائل اجازت دیتے ھیں ، ریلوے ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لیے زیادہ سے زیادہ سہولتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے - ریلوے سکولوں کی تعداد ۴۳ سے بڑھا کر ۴۹ ہوگئی ہے اور اس نسبت سے ان سکولوں میں تعلیم پانے والے طلبہ کی تعداد ۱۴٫۳۲۷ سے بڑھ کر ۱۵٫۷۹۹ تک جا پہنچی ہے - لاھور اور کراچی کے لیے دو ھوسٹل تعمیر کیے گئے ہیں - ان میں سے ھر ایک میں ۵۰ طلباء کے قیام کی گنجائش ہے - کھیلوں کی سرگرمیوں کو بھی مناسب امداد دی جاتی ہے اور لاھور میں ایک جدید طرز کا سپورٹس سٹیڈیم تعمیر کیا گیا ہے - ایک اور سٹیڈیم کراچی میں تعمیر کیے جانے کی تجویز ہے -

۳۱ - جناب سپیکر - تقریر ختم کرنے سے پہلے میں حکومت کی طرف سے اور اپنی طرف سے ریلوے کے افسران و عملہ کی لائق ستائش کارکردگی کا اعتراف ضروری سمجھتا ھوں - سال گزشتہ خلاف معمول اس قدر صبر آزما اور مشکل تھا کہ انتظامیہ کے لیے کافی دشواریاں پیدا ھو گئیں - گاھے بگاھے مشکلات اور ناکامیوں کے باوجود ریلوے کے افسران اور عملہ نے

بڑی تندھی اور جانفشانی سے اپنے فرائض انجام دیے ۔ بالخصوص غذائی اجناس اور کیمیائی کھاد کی نقل و حمل کے سلسلے میں قابل ستائش کارنامہ انجام دیا ہے مجھے اس امر میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ آئندہ بھی اس جذبے اور جوش و خروش سے اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے جس کا مظاہرہ انہوں نے ہر ہنگامی صورت حال کے موقع پر کیا ہے ، خواہ یہ ہنگامی صورت حال داخلی اسباب کی بناء پر تھی یا خارجی اسباب کی بناء پر اور اس طرح وہ ریلوے کو اس قابل بنائیں گے کہ ہماری ترقی پذیر معیشت کی بدولت آمدورفت اور نقل و حمل میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے، ریلوے اس سے بہ حسن و خوبی عہدہ برا ہو سکے ۔

۳۲ ۔ جناب والا ۔ ریلوے نے جو ترقی کی ہے وہ اس مدبرانہ رہنمائی کا ثمرہ ہے جو جناب صدر کی طرف سے اہم مسائل پر حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اس امر کا ذکر بھی ضروری کہ جناب گورنر اپنی گوناگوں ذمہ داریوں کے باوجود ریلوے کے مسائل پر ہمیشہ قریبی اور گہری توجہ مبذول فرما کر ریلوے کے افسران اور عملہ میں کارکردگی کا نیا جذبہ اور عوام کی خدمات کا ایک نیا ولولہ پیدا کرتے رہے ہیں ۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: The House now stands adjourned till 5.20 p.m. tomorrow

The Assembly then adjourned till 5.20 p.m. on Wednesday, the 14th June, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Sttarred Question No. 5323)

S. No.	No. of owners holding	Peshawar	D.I. Khan	Rawalpindi	Sargodha	Lahore	Multan
(*i*)	Below 5 acres of land.	3,92,623	60595	5,38,381	2,55,841	3,50,415	4,19,359
(*ii*)	Between 5 and 12½ acres of land.	1,04,911	24515	1,76,686	2,00,124	1,75,860	24,650
(*iii*)	Between 12½ and 50 acres of land.	45,953	30,006	1,00,933	1,90,313	94,909	1,89,581
(*iv*)	Between 50 and 150 acres of land.	3,085	10,242	8,229	14,226	3,236	12,585
(*v*)	150 acres and above.	804	1,655	1,295	1,604	228	1,147

Bahawalpur	Khairpur	Hyderabad	Quetta	Kalat	Karachi	Total land in acres held	Percentage
1,53,120	1,13,208	60,766	43,644	13,580	2,400	45,90,938	10%
94,651	1,43,204	1,20,377	31,176	15,820	15,820	1,09,02,69	22%
92,535	84,365	1,34,201	25,455	19,480	7,060	2,20,00,660	45%
4,117	3,829	14,334	5,331	5,860	2,550	65,38,883	13%
351	818	1,370	1,569	2,740	400	48,96,411	10%

APPENDIX II

(Re : Starred Question No. 5386)

STATEMENT OF THE AREAS, IN THE PROVINCE, WHICH WERE DECLARED AS CALAMITY AFFECTED AND THE

Financial Year and Sr. No.	Name of Division & District	Name of Area declared, as affected
1	2	3
1964-65		
1.	D.I. Khan/D.I. Khan	Right from chasma up to Ramak and three tehsils i.e. Tank, Kulachi & D.I. Khan.
2.	Lahore/Lahore	Whole district.
3.	Multan/Muzaffargarh	Tehsil Alipur
4.	Bahawalpur/B-Nagar	Whole district
5.	Hyderabad/Thatta	Whole district
6.	Hyderabad/Hyderabad	Taluka Badin, Tando Bago and Matli and 47 dehs of Taluka Tando Allahyar
7.	Hyderabad/Tharparkar	Whole district
8.	Hyderabad/Sanghar	Whole district
9.	Karachi/Lasbella	Whole district

RELIEF PROVIDED ; DURING THE YEARS
1964-65 ; 1965-66 & 1966-67

Calamity	Relief Provided			Remarks regarding actual distribution
	Gratuitous Relief (54-Relief)	Governor's Relief Fund	Taccavi	
4	(i) 5	(ii)	(iii)	6
Flood	2,32,095	—	—	Rs. 2,32,095
Flood	1,55,000	—	—	X Rs. 1,38,960.30
Flood	76,000	—	—	Rs. 76,000.00
Flood	60,000	—	—	X Rs. 46,324.00
Flood	77,000	—	—	L Rs. 65,700.00
Flood	19,00,000	—	—	L Rs. 16,29,000.33
Flood	17,73,855.27	175,000	Rs. 33,07,000	(*i*) L Rs. 10,63,091
				(*ii*) L Rs. 70,508
				(*iii*) L Rs. 31,15,000
Flood	10,47,460	—	Rs. 21,66,500	(*i*) L Rs. 6,63,562
				(*ii*) L Rs. 21,18,200.00
Drought	20,000	—	—	Rs. 2,050,00

X = Balance refunded

L = Balance surrendered

STATEMENT OF THE AREAS, IN THE PROVINCE, WHICH WERE DECLARED AS CALAMITY

Financial year & Sr. No.	Name of Division & District	Name of Area declared, as affected
1	2	3
1966-67		
4.	Khairpur/Khairpur	Dehs Doondarrio and Rajpari Taluka Kot Diji
5.	Quetta/Loralai	Duki
6.	Quetta/Sibi	Shahgarh, Kohlu and Dera Bugti
7.	Quetta/Zhob	Fortsandeman tehsil
8.	Karachi/Lasbella	Whole district

AFFECTED AND THE RELIEF PROVIDED ; DURING THE YEARS 1964-65 ; 1965-66 & 1966-67

Calamity	Relief Provided			Remarks Regarding actual distribution
	Gratuitous Relief (54-Relief)	Governor's Relief Fund	Taccavi	
4	(i) 5	(ii)	(iii)	6
Flood	4,000 (Rs. 7,100/ more being allocated)	—	—	Rs. 4,000
Earthquake	Rs. 1,00,000	—	X	Rs. 65,711.27
Earthquake	Rs. 30,000	—	X	Rs. 13,000.00
Flood	Rs. 10,000	—	—	Rs. 10,000.00
Drought	Rs. 50,000	—	—	Rs. 37,730

X = Balance being refunded.

STATEMENT OF THE AREAS, IN THE PROVINCE, WHICH WERE DECLARED AS CALAMITY AFFECTED AND THE

Financial Year & Sr. No.	Name of Division & District	Name of Area declared, as affected
1	2	3
1966-67		
4.	Khairpur/Khairpur	Dehs Doodarrio and Rajpari Taluka Kot Diji
5.	Quetta/Loralai	Duki
6.	Quetta/Sibi	Shahgarh, Kohlu and Dera Bugti
7.	Quetta/Zhob	Fortsandeman Tehsil
8.	Karachi/Lasbella	Whole district

RELIEF PROVIDED ; DURING THE YEAR 1964-65 ; 1965-66 & 1966-67

Calamity	Relief Provided				Remarks Regarding actual distribution
	Gratuitous Relief (54-Relief)		Governor's Relief Fund	Taceavi	
4	(i)	5	(ii)	(iii)	6
Flood	4,000 (Rs. 7,1000 more being allocated)		—	—	Rs. 4,000
Earthquake	Rs. 1,00,000		—	X	Rs. 65,711.27
Earthquake	Rs. 30,000		—	X	Rs. 13,000.00
Flood	Rs. 10,000		—	—	Rs. 10,000.00
Drought	Rs. 50,000		—	—	Rs. 37,730

X = Balance being refunded.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 6054)

LIST SHOWING THE NAMES OF RETIRED AND RETIRING GOVERNMENT SERVANTS WHO HAVE BEEN SANCTIONED THE GRANT OF LAND ON CONCESSIONAL RATES IN OLD COLONIES

Serial No.	Name and designation	Area allotted
		Acres
1.	Mr. K. B. Sher Zaman Khan, C.S.P., Additional Commissioner, D.I. Khan ...	150
2.	Mr. Abdur Rashid Khan, P.C.S., Additional Commissioner (Rev). ...	150
3.	Malik Khuda Bakhsh, P.C.S., Secretary Agriculture, Government of West Pakistan. ...	150
4.	Ch. Nabi Ahmad, P.C.S. (Deceased) ...	150
5.	Late Mr. Ata Ullah Jan Khan, P.C.S. ...	150
6.	Col. A.S.B. Shah, Chairman, Public Service Commission, Karachi ...	150
7.	Lt.-Col. S. M. K. Mallick, former Director Health Services ...	150
8.	Mr. S. M. Said, Deputy Chief Engineer, Irrigation Department ...	150

9. Mian Nasir Ahmad, C.S.P., Member (Revenue), Board of Revenue, West Pakistan. ... 150

10. Mr. Ghulam Sadiq Khan, Chief Engineer Electricity ... 150

11. Mr. S. A. Rahim, P.C.S., Chairman, Improvement Trust 150

12. Mr. S. Ijaz Hussain Shah, C.S.P., Officer on Special Duty, Anti-Corruption ... 150

13. Mr. Akhtar Hussain *Ex*-Governor of West Pakistan ... 150

14. Mian Amin-ud-Din, *Ex*-Governor of West Pakistan ... 150

15. Dr. A. G. Asghar, Director Land Reclamation, West Pakistan, Lahore ... 150

16. Mr. Justice Muhammad Munir ... 150

17. Mr. Justice M. R. Kayani (Deceased) ... 150

18. Mr. A. K. Malik, C.S.P., (Retired) ... 150

19. Mr. A. H. Qureishy, C.S.P., Chief Secretary, Government of West Pakistan ... 150

20. Mr. Said Hassan, Deputy Chairman, Planning Commission ... 150

21. Mr. S. Ghais-ud-Din Ahmad, C.S.P., Additional Chief Secretary, West Pakistan ... 150

22. Agha Muhammad Ali, D. I. G. Police ... 150

23. Malik Ata Muhammad Noon, D. I. G. Police ... 150

24. General K. M. Sheikh ... 150

25.	Late Mr. Noor Ullah, Divisional Engineer, P.W.R. ...	150
26.	Ch. Ali Akbar Khan, Minister for Home and Kashmir Affairs, Government of Pakistan ...	150
27.	Mr. Justice S. A. Rehman, Judge of the High Court, West Pakistan ...	150
28.	Mr. Justice Abdul Aziz, Judge of the High Court of West Pakistan, Lahore ...	150
29.	Mr. Justice B.Z. Kaikaus, Judge of the Supreme Court of Pakistan, Lahore ...	150
30.	Mr. S. F. Hassan, C.S.P., Chief Secretary, Government of West Pakistan ...	150
31.	Mr. M. M. Ahmad, C.S.P., Secretary to Government of Pakistan, Finance Department ...	150
32.	Mr. M. Ayub, C.S.P. ...	150
33.	Mr. N. A. Qureishy, Chairman, West Pakistan Railway Board ...	150
34.	Agha Abdul Hamid, C.S.P., Director Public Service Academy ...	150
35.	Mr. H. A. Majid, C.S.P., Member, Board of Revenue, West Pakistan ...	150
36.	Mr. N.A. Faruqui, C.S.P., Principal Secretary to the President of Pakistan ...	150

37. Dr. M. H. Toosy (Retired), Director Health Services, Lahore Region ... 150

38. Mr. Ghulam Farid, S. P., Montgomery ... 100

39. Sh. Abdul Hamid, P.C.S., Additional Secretary Government of West Pakistan, Food Department ... 75

40. Mian Ghulam Shabir, P.C.S., (Retired) Additional Settlement and Rehabilitation Commissioner. ... 75

41. K. B. Rashid Ahmad, P.C.S., (Retired) Secretary to Governor, West Pakistan ... 75

42. Mr. Abdul Majid Khan, P.C.S., (Retired) Deputy Secretary to Government, West Pakistan, Food Department... 75

43. Mr. S. Fazali-Hussain (Retired) Deputy Secretary Finance Department ... 75

44. Khan Farzand Ali Khan, P.C.S., (Retired) Additional Claims Commissioner, West Pakistan, Lahore ... 75

45. Mr. Zahur-ul-Hassan, P.C.S., (Retired) Additional Settlement and Rehabilitation Commissioner, Rawalpindi ... 75

46. Mian Muhammad Shafi, P.S.C. (Retired) ... 75

47. Dr. M. H. Khan, Assistant Director Health Services, Lahore ... 75

48. Dr. Niaz-ud-Din, Dean Institute of Hygiene and Preventive Medicine ... 75

49. Dr. Syed Ramzan Ali, Professor K. E. Medical College (Retired) Lahore ... 75

50. Dr. Mahbub Rabbani (Deceased) Professor K. E. Medical College, Lahore ... 75

51. Dr. Muhammad Yaqub, Radiotheraphy Department Mayo Hospital ... 75

52. Dr. Ghulam Rasool Mirza, Assistant Director Public Health, Lahore ... 75

53. Qazi Ghazanfar Hussain, District and Sessions Judge, Lahore ... 75

54. Mian Izhar-ul-Hassan, Deputy Director of Education (Retired) ... 75

55. Dr. Rafi Muhammad Ch. Professor Government College, Lahore ... 75

56. Mr. F. M. Khan (Retired) Principal Government College, Montgomery ... 75

57. Dr. Amir-ud-Din, Professor of Surgery K. E. Medical College Lahore ... 75

58. Dr. Abdul Hakeem, WPHS.I (Retired) Deputy Director of Health Service Mardan. ... 75

59. Sh. Muhammad Abdul Karim, Executive Engineer, Irrigation Department (Retired) ... 75

60. Dr. A. R. Akhtar Principal Agriculture College, Tando Jam. ... 75

61. Dr. Taskhir Ahmad, Director of Plant Protection, Government of Pakistan Karachi (Retired) ... 75

62. Mirza Abdul Said (Retired) Additional Director Anti-Corruption. West Pakistan, Lahore ... 75

63. Ch. Abbas Ali Khan, (Retired) S.S.P. ... 75

64. Dr. Sh. Attaullah (Retired) Deputy Director Health Services, Sialkot ... 75

65. Mr. M.A. Pirzada, Professor of K. E. Medical College, Lahore ... 75

66. Ch. Muhammad Ishaq, P.C.S. (Retired) Under Secretary (Colonies) B and R Department ... 75

67. Malik Muhammad Akram Khan, P.C.S. (Retired) Additional Rehabilitation Commissioner ... 75

68. Mr. M. A. Mukhdumi, Retired Principal C. T. College, Lahore ... 75

69. Mr. M. Y. Khund, P.C.S. (Retired) ... 75

70. Ch. Muhammad Ahsan, Deputy Registrar Co-operative Societies ... 75

71. Khan Ghulam Sarwar Khan, Superintendent of Police (Retired) ... 75

72. Makhdum Muhammad Ramzam Shah, Superintendent of Police (Retired) ... 75

73. Mr. A. Waheed, T. Pk., Deputy Secretary to the President of Pakistan ... 75

74. Late Mr. Manzoor Ilahi, Comptroller President's House, Rawalpindi ... 75

75. Late Ch. Sikandar Hayat S. P. Sheikhupura ... 75

76. Khan Abdullah Khan, S. P. Sialkot ... 75

77. Mr. S. S. Kirmani, Chief Engineer, WAPDA ... 75

78. Dr. Miss A. Ali Muhammad T.Q.A., WPES-I (Sr.) Principal Lahore College for Women ... 75

79. Late Dr. Abdul Aziz, Director Agriculture Lahore Region, Lahore ... 75

80. Ch. Muhammad Hussain, Director, Anti-Corruption (Establishment) West Pakistan ... 75

81. Mian Muhammad Saadullah, P.C.S., Deputy Secretary to Government, West Pakistan S&GAD ... 75

82. Mr. S. A. Latif, T.Q.A., P.C.S., (Retired) Settlement Commissioner (Adm. and Lands) ... 50

83. Mr. Fazal-i-Hussain Rahi (Retired) Section Officer Civil Secretariat Lahore ... 50

84. Mr. Charagh-ud-Din (Retired) Section Officer, Health Department ... 50

85. Mr. Muhammad Asif Beg (Retired) Section Officer, Finance Department ... 50

86. Raja Dost Muhammad, Superintendent, Home Department ... 50

87. Ch. Abdur Rahman, Section Officer, Civil Secretariat, Lahore ... 50

88. Mr. Muhammad Shafi Beg (Retired), D.S.P. ... 50

88-A Mr. Shad Muhammad Khan, (Retired), D.S.P. ... 50

89. S. Muhammad Ali Shah, Senior Civil Judge, Quetta ... 50

90. S. Habib Ahmad Ali, Controllor of Inspection Food ... 50

91. Ch. Ahmad Din, Deputy Director of Food, West Pakistan, Lahore ... 50

92. Mr. Ghulam Safdar Khan, Assistant Professor, College of Animal Husbandry. ... 50

93. Malik Khan Muhammad, O.S.D., Intelligence Rawalpindi ... 50

94. Late Taj Muhammad Khayal ... 50

95. Raja Abdul Hamid Khan, Principal Co-operative Training Institute, Lahore ... 50

96. S. Adalat Hussain Shah, (Retired) Deputy Registrar, Co-operative Department ... 50

97. Mr. Miraj-ud-Din Khokhar, Administrative Officer Irrigation Department ... 50

98. Arbab Muhammad Ismail Khan, Superintendent of Police ... 50

99. Ch. Khushi Muhammad, Retired D.S.P. ... 50

100.	Sh. Muhammad Sharif P.C.S., Deputy Settlement Commissioner ...	50
101.	Ch. Sultan Mahmood, Deputy Registrar, Co-operative Department ...	50
102.	Mian Mahmud Ali, Retired Headmaster Central Model High School, Lahore ...	50
103.	Khan Ata-ur-Rehman Khan, Superintendent, Office of the I.G., Police West Pakistan, Lahore ...	50
104.	Dr. Ali Asghar Khan, W.P.A.S-I, Extension, Advisor in Village AID (Administration) West Pakistan ...	50
105.	Malik Allah Bakhsh (Retired) Canal Collector, Irrigation Department ...	50
106.	Mir Shafiq Hussain, Retired D.S.P. ...	50
107.	Mr. S.M. Yousaf, Administrative Officer Civil Secretariat, Lahore. ...	50
108.	Mr. R.A. Khan, Telephone ...	50
109.	K.B. Nur Hussain Shah (Retired) S.P. ...	50
110.	Mr. Sardar Khan, Jamadar, Board of Revenue ...	25
111.	Mr. Khuda Bux, Peon, D C Office; Gujrat ...	25
112.	Mr. Muhammad Din, Peon, Deputy Commissioner's Office, Gujrat ...	25
113.	Mr. Walayat Shah, Peon, D.C. Office, Gujrat ...	25
114.	Mr. S. Nazir Shah, Clerk of Court to the District and Sessions Judge, Sialkot. ...	25

115. Mr. Niaz-ud Din, Superintendent, office of the D.H.S., Lahore ... 25

116. Dr. Ghulam Muhammad W.P.M.S.II Medical Officer, Montgomery ... 25

117. Mr. Mubarik Ali, Superintendent, Intelligence, Rawalpindi ... 25

118. Ch. Ghulam Ali Alvi Clerk of Court, Board of Revenue ... 25

119. Mr. Asghar Ali (Retired) Assistant Settlement Commissioner, office of the Chief Settlement and Rehabilitation Commissioner, Pakistan, Lahore. ... 25

120. Ch. Karam Dad, Assistant, D.C. Office Gujrat ... 25

121. Sh. Fazal Illahi, Reader to Colony Assistant, Sargodha... 25

122. Mr. Abdul Hamid, Superintendent, B.&R. Department ... 25

123. Mr. Sakhawat Ali Mufti, Superintendent of Irrigation, Department ... 25

124. Ch. Inayat Ullah, Superintendent, office of the Director Health Services, Lahore. ... 25

125. Ch. Barkat Ali, S.D.O. Boring, Planning and Development Department ... 25

126. Malik Barkhurdar D.S.P. ... 25

127. Mr. Ahmad Ullah Qureshi D.S.P. ... 25

128. Mr. S. Yaqub Ali Shah, A.S.I. Police ... 25

129.	Sufi Abdul Aziz, Superintendent, Director Health Services, Lahore	...	25
130.	Mr. Bashir Ahmad, Boundary Inspector Board of Revenue, Lahore	...	50
131.	Kh. Abdul Hamid, Superintendent, Education Department	...	25
132	Agha Jawad Shah, Superintendent, office of the Inspector-General of Police, West Pakistan, Lahore.	...	25
	Total	...	10,009

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND AREA ALLOTTED TO CIVIL OFFICERS UNDER THE R.&.R.CIVIL GOVERNMENT SERVANTS SCHEMES IN THE GUDU BARRAGE PROJECT

CATEGORY No. I (240 Acres)

Serial No.	Name of Selectee	Area in acres
1.	Pir Mohammad Ibrahim, Chief Engineer, Small Dams Rawalpindi ...	240
2.	Agha Hillaly, C.S.P., High Commissioner for Pakistan (London) ...	240
3.	Agha Shahi, C.S.P., Additional Foreign Secretary of Pakistan, Assembly Building, Karachi. ...	240
4.	Justice Inam Ullah Khan Judge of High Court, West Pakistan ...	240
5.	Mr. Mumtaz Mirza, Director of Reconstruction and Development Washington, U.S.A. ...	240
6.	Mr. M.W. Abbasi, Chief Secretary to Government of West Pakistan ...	247-21
7.	M.. I.U. Khan, C.S.P., Member Land Reforms, Board of Revenue ...	251-24
8.	Mian Mushtaq Ahmad, Comptroller and Auditor-General, Government of Pakistan. ...	242-38
9.	Mr. Muiz ud-Din Ahmad, C.S.P., Member, Board of Revenue (Land Utilization) West Pakistan. ...	241-07
10.	Mr. S.I. Haque, Additional Chief Secretary to Government of West Pakistan. ...	247-04
11.	Mr. Amir Mohammad Khan, Secretary to Government, Health Department. ...	238-12

12. Mr. S.M. Sharif, Education Secretary to Government of West Pakistan, Rawalpindi. ... 239-00

13. Mian Muhammad Shafi, Additional Secretary, Planning Department ... 242-20

14. Late Mr. Niaz Muhammad, C.S.P., Member (Colonies), Board of Revenue, West Pakistan. ... 242-28

15. Pir Ahsanuddin Shah, C.S.P. ... 242-20

16. Mr. A.M. Sial, Member, West Pakistan WAPDA ... 239-38

17. Mr. Mushtaq Ahmad, C.S.P., Joint Secretary, Food and Agriculture Department. ... 240-00

18. Ch. Muhammad Afzal, Secretary to Government, West Pakistan, Communications and Works Department. ... 240-00

19. Mian Anwar Ali, P.S.P. ... 240-00

20. Mr. Muhammad Hamayoon heir of late Colonel Illahi Bux ... 240-00

21. Mr. M. A. Rashid, Deputy, Secretary Planning and Development Department ... 240-00

22. Mian Abdul Aziz, Secretary to Government, Communications and Works. ... 240-00

23. Mr. Muhammad Aslam Khan, Ambassador of Pakistan to Afghanistan ... 240.00

24. Mr. G. M. Kazi, Retired Deputy Commissioner ... 240.00

25. H.E. Khan A. Rehman Khan Ambassador to Belgium ... 240.00

26. Mir Bashar Khan, Chief Engineer, Irrigation Department 240.00

27. Mr. Muhammad Yakoob Agha, Member, Public Service Commission ... 240.00

28. Mst. Muhasena Ikram, w/o Muhammad Akram, P.S.E.I 240.00

29. Khan Najaf Khan, P.S.P., Director of Enforcement, East Pakistan ... 240.00

30.	Khan A. Rehman Khan, Retired Director of Agriculture	240.00
31.	Mian Zia-ud-Din, Ambassador to Government of Pakistan	240.00
32.	Mr. H.J. Ashar Chief Engineer, Remodelling ...	240.00
33.	Mr. Abdul Kadir Khan, Former Finance Minister ...	240.00
34.	Mr. Muhammad Afzal, Agriculture Development Commissioner. ...	240.00
35.	Mr. Abdul Hameed, General Manager, Electricity WAPDA	
36.	Justice Masood Ahmad ...	240.00
37.	Professor Siraj-ud-Din, Secretary to Government, West Pakistan Education Department ...	240.00
38.	Colonel B.H. Syed, Retired, Health Services, West Pakistan	239.23
39.	S. Alamgir, C.S.P., Secretary to Government of West Pakistan ...	239.10
40.	Mr. Abdul Hameed, Principal Law College ...	235.20
41.	Syed Nazir-e-Alam, Inspector-General of Police ...	239.33
42.	Mr. Sharif Khan, Chairman, West Pakistan Road Transport Corporation ...	237.34
43.	Syed Nasir Ali, Advisor, Irrigation and Planning Department ...	238.32
44.	Mian Muzafar Ahmad, Chief Engineer Irrigation ...	240.13
45.	Begum Amina Khatoon, w/o late Syed Siraj-ud-Din ...	240.00
46.	Major General Akbar Khan, Member, Road Transport Corporation ...	240.00
	Total ...	11,066.17

CATEGORY No. II (160 Acres)

Serial No.	Name of Selectee	Area in acres
1.	Mr. A.M. Shaikh, Principal Agricultural College, Tando Jam ...	131.34
2.	Dr. M.H. Alvi, Professor of Pathology, K.E. College Lahore ...	160.00
3.	Dr. A.H. Shaikh, Professor of Pathology, K.E. College Lahore ...	160.00
4.	Dr. A.G. Riaz Counter Part to Commission Soil Survey Project of Pakistan ...	160.00
5.	Rana Jahandad Khan, Joint Secretary to Home Department, Government of West Pakistan ...	160.00
6.	Dr. M.A.H. Siddique, Professor of Surgery, Dow Medical College, Karachi ...	160.00
7.	Dr. G.A. Jaffery, Retired Director of Education, Hyderabad Region ...	159.16
8.	Dr. Abdul Sattar, W.P.A.S.I., Deputy Director of Agriculture ...	160.00
9.	Dr. Colonel Abdul Sami (Retired) Professor of Obstetrics and Gynocology K.E. Medical College, Lahore ...	160.08
10.	Sardar Ghulam Farid Khan, Deputy Commissioner, Rahim Yar Khan ...	159.19
	Total ...	1,600.37

CATEGORY No. III (128.00 Acres)

Serial No.	Name of Slectee	Area in acres
1.	Sheikh Rehmat Ullah, Deputy Chief Engineer, WAPDA	100.00
2.	Mr. Mohammad Aslam, P.C.S. Officer on Special Duty ...	128.00
3.	M. Shoukat Iqbal Heir of Ch. Muhammad Iqbal Former Deputy Secretary (Land Utilization), Board of Revenue, West Pakistan ...	128.00
4.	Mr. Khan A. Latif Former Deputy Secretary (Settlement), Board of Revenue, West Pakistan ...	128.00
5.	Mr. Ziaullah Khan Retired District Sessions Judge ...	117.03
6.	Khan Anwar Khan, Deputy Secretary Administration Land Commission ...	130.19
7.	Shaikh Inayatullah, Section Officer Health Department (Health) ...	128.00
8.	Mr. Inayat Ali Khan Additional Deputy Commissioner (Consolidation), Sheikhupura ...	128.00
9.	Syed Amir Ali Shah, Deputy Secretary Provincial Government Assembly Pakistan ...	128.00
10.	Syed Abbas Ali Shah, P.S.P., Superintendent of Police ...	128.00
11.	Mr. Malik Fazal Karim, Executive Engineer, Irrigation Department ...	128.00
12.	Mr. M.M. Iqbal, Assistant Secretary Ministry of Law and Parliamentary Affairs, Government of Pakistan ...	128.00
13.	Mr. Mumtaz Ahmad Khan, Assistant Inspector General of Police ...	129.11
14.	Ch. Niaz Ali, Officer on Special Duty, Board of Revenue, West Pakistan ...	124.10

15.	Mr. Ghulam Mehboob Subhani, Technical Officer, Governor's Inspection Team ...	127.26
16.	Mst. Hamida Begum widow of Late Mr. Muhammad Nasir Divisional Superintendent P.W.R., Quetta ...	118.11
17.	Mr. Iltaf Hussain Tirmizi Retired Deputy Commissioner, Sukkur ...	117.39
18.	Mr. Ghulam Mohyuddin Examiner Local Funds Accounts, Peshawar ...	123.23
19.	Dr. S.M. Rafi, Medical Officer (Malaria), Healh Department ...	128.00
20.	Ch. Naseer Ahmad Virk, Deputy Secretary (Consolidation Board of Revenue, West Pakistan ...	131.00
21.	Rana Maqbool Ahmad, Deputy Secretary (Colonies), Board of Revenue, West Pakistan ...	129.00
22.	Dr. G.M. Shaikh, Secretary to Government, Public Works Department ...	100.00
23.	Mr. Bashir Ahmad, Assistant Secretary (General), Board of Revenue, West Pakistan ...	96.00
24.	Ch. Muhammad Iqbal, Deputy Secretary, Finance ...	96.00
	Total ...	2,972.20

CATEGORY No. IV (96 00 Acres)

Serial No.	Name and designation	Area allotted
		Acres
1.	Syed Jawaid Hussain Shah, Retired Section Officer ...	96.00
2.	Hony. Lt. Iltaf Hussain Shah, Rawalpindi ...	96.00
3.	Mr. S. Akhtar Ahsan, Controller of Examinations and Secretary, Education, Lahore ...	94.38
4.	S. Fateh Ali Khan, Section Officer, Services and General Administration Department ...	100.17
5.	S. M. Sharif, Budget Officer ...	96.00
6.	Malik Hakim Khan. P.C.S., A.D.C. (C), Gujranwala ...	96.00
7.	Mr. Mohammad Ayub Khan, Retired Superintendent of Police ...	96.00
8.	Mr. Abdul Sattar Khan, W.P.E.S., Retired ...	96.00
9.	Syed Bashir Ali, Section Officer, Agricultural Development Corporation ...	96.27
10.	Ch. Muhammad Ali, P.C.S. Col. Assistant, Sargodha ...	96.10
11.	Ch. Iftikhar Muhed, B.A. L.L.B. Senior Superintendent, Health Department ...	96.3
12.	Ch. Abdul Rashid (Rtd.) Sub-Divisional Officer, Irrigation	95.38
13.	Ch. Ghulam Rasool, Senior Superintendent, Quetta ...	96.03
14.	Syed Mohsin Ali Abbasi, W.P.H.S.I. Civil Surgeon (Rtd.) Health Department ...	83.06

15.	Mr. Moula Bux, Registrar, Inspecter-General Police Office ...	96.00
16.	Mr. Sher Ali, P.D.S.P. ...	96.00
17.	Mr. Manzoor Ahmad, Accounts Officer ...	96.00
18.	Mr. Jamiluddin, Field Officer, Co-operative Department	96.00
19.	Mr. Saeed Hassan, Electric Officer ...	96.00
20.	Mr. Muhammad Abdul Hayee, Senior Lecturer, Education Department ...	96.00
21.	Ghulam Sarwar Shah, Deputy Registrar, Co-operative Societies ...	96.00
22.	Syed Yahya Ali Shah, Retired Superintendent, Jail ...	96.00
23.	Mr. Ahmad Khan, Princpial, Co-operative Training Institute, Model Town Lahore ...	96.00
24.	Mr. Sultan Mohammad, Deputy Registrar, Co-operative Department ...	96.00
25.	Mr. Basharat Hussain Shah, Deputy Collector, Irrigation Department ...	96.00
26.	Mst. Mahmooda Begum, w/o Late Mr. Irshad Ahmed Qureshi, O.S D. (Education) ...	96.00
27.	Mr. Duri Hussain Shah, Deputy Registrar, Co-operative Department ...	96.00
28.	Mirza Aslam Beg, Retired Sub-Divisional Officer, Irrigation ...	96.00
29.	Ch. Muhammad Azam, Superintendent, Retired Settlement Organization WAPDA ...	96.00
30.	Mian Muhammad Yousif, Retired P.S.I., Toba Tek Singh, Lyallpur ...	96.00
31.	Dr. Abdul Aziz, Retired Superintendent, Civil Hospital, Sialkot ...	96.00

32. Mian Muhammad Aslam (Rtd.), Assistant Director of Public Instruction, Science ... 96.00

33. Shaikh Abdul Majeed, Retired Planning Officer ... 96.00

34. Mr. Shahabuddin Retired, Executive Engineer ... 96.00

35. Mr. Mohammad Yakoob, W.P.A.S.I. Planning and Progress Officer ... 96.00

36. Ch. Muhammad Hussain, Deputy Settlement Commissioner 96.00

37. Sayed Abdul Mugni Assistant Accounts Officer, B.R. ... 96.00

38. Mr. Zamir-ul-Hassan, Retired D.S.P. ... 96.00

39. Mr. Mohammad Zafar Khan, Deputy Registrar, Cooperative Department ... 96.00

40. r. Ashraf Khan, Medical Officer, Health Department ... 96.00

41. Ch. Mouj-ud-din, Retired Superintendent, Public Relations Department ... 96.00

24 Shaikh Abdul Ghani (Rtd.) Superintendent, Commissioner's Officer, Quetta ... 96.00

43. Dr. Nazir Ahmad Bhutty Civil Surgeon, Health Department ... 96.00

44. Shaikh Pir Bux, O.S.D., Commissioner's Office, Khairpur ... 96.00

45. Kanwar Khurshed Ali, E.A.C. (Rent), Rehabilitation Organization ... 96.00

46. Mr. Shafique Ahmed, D.S.P. ... 96.00

47.	Mr. Ghulam Haider, Retired Executive Engineer, Building and Roads ...	96.00
48.	Haji Sher Muhammad, Retired Superintendent, Commissioner Office, Quetta ...	96.00
49.	Mr. Abdul Razaak, son of Late Dr. Sardar Muhammad, Principal, Government College, Shikarpur ...	96.0
50.	Mr. Ghulam Yasin Niazi, Director, Education	96.00
51.	Mr. Rahmat Ali, Administrative Officer, Electricity, Central Zone, Lahore	96.00
52.	Mr. Atta Mohyuddin, Retired Principal, Government College, Lyallpur	96.00
	Total	4,982.26

CATEGORY NO. V—(64.00 ACRES)

Serial No.	Name and designation	Area alloted
		Acres
1.	Resaldar Major Bashir Ahmad, Rawalpindi	64.00
2.	Subedar Maj. Dilawar Khan, Rawalpindi	64.00
3.	Dr. Rehmatullah, Medical Officer	66.09
4.	Ch. Muhammad Iqbal, Retired Headmaster	64.09
5.	Mst. Asmat Begum, wife of Ch. Bashir Ahmad, Extra Assistant Director, Agriculture	64.26
6.	Mr. Jehan Ara Begum, wife of Late Mr. Jan Muhammad Khan, Retired Assistant Engineer, Co-operative Department.	64.00
7.	Mr. Mubarak Ali, Retired Stenographer	64.00
8.	Mr. Muhammad Khan Consolidation Officer, Gujranwala	64.00
9.	Mr. Ghulam Muhammad Khan, Sub-Inspector Police	64.00
10.	Mr. Muzaffar Hussain, Retired Head Clerk, Home Department	64.00
11.	S. Muhammad Ayub Shah, Ziladar, Irrigation Department	64.00
12.	Mr. Chiraghuddin, Field Assistant, Agriculture Department	64.00
13.	Malik Ghulam Qadir, Assistant Superintendent, Commissioner Office Rawalpindi	67.01
14.	Mr. Abdul Haq, Retired H. V. C., Deputy Comissioner's Office Lahore	65.28

15.	Khan Muhammad Nawaz Khan, Superintendent, Forest Department	64.16
16.	Malik Hayat Bux, Head Assistant, Commissioner's Office Rawalpindi	64.03
17.	Mr. Bahauddin, Retd. Chief Drafstman, Irrigation Department	63.39
18.	Mst. Ghulam Fatimah, wife of Mardan Ali (Rtd.) Superintendent, Commissioner's Office, Rawalpindi	63.38
19.	Mr. Shamsher Ali, W. P. E. I., Education Department	63.35
20.	Mirza Lutafullah, Retd. Head Assistant, Commissioner's Office, Rawalpindi	63.35
21.	Kazi Fazal Haq, Head Clerk, Police Department	63.35
22.	Mr. Sirajuddin, Retd. Head Draftsman, Irrigation Department	63.31
23.	Mr. Karim Bux, Retired Head Clerk, Agriculture Department	63.28
24.	Mr. Adbul Hamid Khan, Mukadum, Agriculture Department	63.24
25.	Molvi Muhammad Ismail, Arabic Teacher, Education Department	63.04
26.	Mr. Muhammad Sharif, English Teacher, Education Department	64.00
27.	Mr. Ghafoorullah Lodhi, D. I. School, Education Department	64.00
28.	Muhammad Yousif Ali, D. I. School, Education Department	64.00
29.	Shaikh Imamuddin, Drawing Master, Education Department	64.00

30.	Mst. Khursheed Begum, wife of Late Mr. Wah Muhammad, Retd., Head Clerk, Education Department	64.00
31.	Mr. Muhammad Abdullah, Retired English Master, Education Department	64.00
32.	Mr. Muhammad Zaman Khan, S. I. Police	64.00
33.	Mr. Muhammad Abdul Ghani, Retired Arabic Teacher, Education Department	64.00
34.	Mr. Muhammad Ibrahim (Rt.), S. V. Teacher, Education Department	64.00
35.	Mr. Muhammad Hafeez, Second Master, High School, Education Department	64.00
36.	Mr. Abdul Rehman, Retired Headmaster, Education Department	64.00
37.	Mr. Abdul Haque, Superintendent, Electricity Department	64.00
38.	Mst. Ghulam Fatima, wife of Mr. Karamatullah, Superintendent, D. P. I. Office.	64.00
39.	Mr. Shamsul Haq, Inspector of Police	64.00
40.	Mr. Abdul Khalique (Rtd.) Statistical Writer, Deputy Commissioner's Office Lyallpur	64.00
41.	Mr. Inayat Karim, Head Clerk, Irrigation Department	64.00
42.	Syed Mahboob Shah, Senior Clerk	64.00
43.	Mr. Muhammad Rambail, S. I., Police	64.00
44.	Haji Muhammad Ismail, Junior Clerk, Deputy Commissioner's Office, Lyallpur	64.00
45.	Ch. Khuda Bux (Rt.) Kanungo, District Lyallpur	64.00
46.	Mr. Muhammad Yakoob Chisty, Retired, Head Clerk, Education Department	64.00

47.	Mr. Muhammad Latif, Estate Officer, Provincial Assembly	64.00
48.	Mr. Muhammad Ramzan Dispenser, Health Department	64.00
49.	Ch. Raja Khan, Inspector of Police	64.00
50.	Syed Tasadaq Hussain (Retired) Superintendent, B. &. R. Department	64.00
51.	Ch. Muhammad Ali, Superintendent, Quetta Division	64.00
52.	Syed Iktedar Ali Shah, Office Kanungo	64.00
53.	Syed Manmood Shah, Section Officer	64.00
54.	Mr. Inayatullah Beg, Head Clerk, Quetta Division	64.00
55.	Mr. Abdul Hafeez, Retired, Senior Clerk, Deputy Commissioner's Office, Lyallpur	64.00
56.	Mr. Shadi Khan, Superintendent, Quetta Division	64.00
57.	Mr. Mushtaq Ali, Vernacular Assistant, Quetta Division	64.00
58.	Mr. Muhammad Azim, Superintendent, Irrigation Department	64.00
59.	Mr. Nazar Muhammad, Superintendent, Quetta Division	64.00
60.	Mr. Umer Hayat, H. V. C., Rawalpindi	64.00
61.	Ch. Muhammad Hussain, Retired Assistant Deputy Commissioner's Office, Sargodha	62.16
62.	Malik Muhammgd Khan (Retired) Assistant Deputy Commissioner's Office, Lyallpur	64.00
63.	Mr. Ghulam Muhayuddin (Retired) Junior Clerk, Commissioner's Office, Sargodha	64.00
64.	Mr. Abdul Ghafoor Khan, Retired H. V. C., Deputy Commissioner's Office Bannu.	64.00
65.	Mr. Purdil Khan (Retired) Head Clerk, Deputy Commissioner's Office, Bannu.	64.00

66.	Syed Hadi Hussain Shah, Tracer, Irrigation Department	64.00
67.	Malik Ali Muhammad (Rt.) Tehsildar	64.00
68.	Mr. Bahadur Zaman, Naib-Tehsildar	64.00
69.	Khan Zaman Khan, Retired Probation Officer	63.23
70.	Mr. Salamat Ali, Retired Head Assistant, Co-operative Department	65.00
71.	Ch. Muhammad Saeed, Superintendent, Health Department	64.00
72.	Syed Janab Ali Shah, Retired Inspector, Railway Police	64.00
73.	Mr. Ali Muhammad Naib Tehsildar	63.05
74.	Mr. Muhammad Ismail, Rtd. Head Clerk, Irrigation Department	63.38
75.	Khan Ghulam Hyder Karar (Rt.) Superintendent, Forest Department	63.30
76.	Mr. Rahmat Ullah, Vernacular Assistant, Quetta Division	64.00
77.	Mian Nasir Ali, Superintendent, Deputy Commissioner's Office, Jhang	64.15
78.	Dr. Din Muhammad, Assistant Medical Officer, Health Department	64.00
79.	Mr. Younis, Superintendent, Irrigation	64.00
80.	Mr. Muhammad Amin, Retired Superintendent, Buildings and Roads Department	53.00
81.	Mr. Fazal Karim, Girdawar Kanungo, Soil Reclamation	63.32
82.	Mr. Muhammad Aslam, Retired Assistant I. G. Police	63.22
83.	Mr. Muhammad Hussain, S. D. O., Electricity	65.22
84.	Mr. Mubarak Ali, Retired Tahsildar	64.00

85.	Mr. Ghulam Muhammad, Retired Inspector, Co-operative Societies	64.00
86.	Mr. Kadir Dad Khan, Assistant Registrar, Co-operative Societies	64.00
87.	Mr. Muhammad Ibrahim Narejo, Chief Ministerial Officer	65.08
88.	Haji Muhammad Akbar, Assistant Secretary, Public Works Department	64.36
89.	Mr. Abdul Rashid, Deputy Collector, Power Division, Sargodha Division	64.38
90.	Mr. Abdul Karim Shaikh, Head Clerk, Agriculture Department	62.02
91.	Syed Muhammad Ahsan, Superintendent, High Court, Lahore	64.00
92.	Mr. Amir Muhammad, P. A. to Director of Education, Lahore	68.20
93.	Mr. Muhammad Yaheya, Retired Superintendent, High Court	65.19
94.	Mr. Nawab-ud-Din, S.I., Police	63.35
95.	Mr. Muhammad Akbar, S. I., Police	64.00
96.	Mr. Darya Dhan, S. I., Police	64.00
97.	Mr. Khursheed Ali, Retired Head Assistant, Health Department	64.00
	Total	6,226.38

CATEGORY NO. (32.00 ACRES)

Serial No.	Name of Selectee	Area in acres.
1.	Mr. Abdul Ghani, Rtd. Jamandar of District and Sessions Judge, Lahore.	31.19
2.	Mr. Shah Din, Retd. Canal Patwari, Irrigation Department	32.00
3.	Mr. Lakhi Muhammad, Head Constable	32.00
4.	Mr. Ghulam Rasool Retd. Canal Patwari	35.28
5.	Diwan Shah, Peon Commissioner's Office, Rawalpindi	33.16
6.	Mr. Ghulam Sarwar, Assistant Health Department	33.13
7.	Nizam-ud-Din, Peon, Retd. Deputy Commissioner's Office Lyallpur	32.22
8.	Hukamdad Jamandar, B. O. R., Lahore	32.09
9.	Allaud Din, Jamandar Retd.	32.00
10.	Badar-ud-Din, Canal Patwari Retd.	32.15
11.	Bagh Ali, Sanitary Control, Lahore District	31.00
12.	Muhammad Ghani, Retd. Office Kanungo	31.31
13.	Ch. Muhammad Ibrahim, Circle Head Draftsman (Retd) Electricity WAPDA.	45.33
14.	Niaz Ahmad, Patwari (Officiating) Kanungo	31.14
15.	Abdul Aziz, Mukadam, Agriculture Department	32.00
16.	K. Lakhu, Peon office of the Chief Engineer, Electricity Department	32.00
17.	Ghulam Kadir, Retd. Game Watcher, Game Department	32.00

18.	Chiragh-ud-Din, Foot Constable, Police, Home Department	31.35
19.	Karam-ud-Din, Khalasi	31.21
20.	Din Muhammad, Jamandar to District and Sessions Judge	33.27
21.	Kazi Khan, Jamandar, Board of Revenue, West Pakistan	32.06
22.	Muhammad Zaman, Jamandar to Chief Secretary	32.28
23.	Bagh Muhammad, Patwari	33.10
24.	Lal-ud-Din, Jamandar, Health Department	32.00
25.	Umer-ud-Din, Field Assistant, Agriculture Department	32.35
26.	Wali Muhammad, Peon, Board of Revenue, West Pakistan	31.25
27.	Ali Muhammad, Retd. Foot Constable, Antiq Corruption	32.00
28.	Mehraj-ud-Din, Foot Constable	32.00
29.	Ghulam Muhammad, Peon, Public Health Nursing School, S. Montgomery Road, Lahore	33.04
30.	Haji Fazal Ahmad, Jamandar Peon, Civil Secretariat	32.00
31.	Azmat Ali Shah, Jamandar, Chief Secretary to Government of West Pakistan	32.00
32.	Samandar Khan, Jamandar, West Pakistan Public Service Commission, Lahore.	32.00
33.	Ghulam Muhammad, Head Constable	32.00
34.	Nawab Ali, Daftri, Health Department	32.23
35.	Abdul Hafeez, Field Assistant, Agriculture Department	32.36
36.	Hukam-ud-Din. Peon, office of the Irrigation Secretariat, Lahore	28.33
	Total	1,74·03
	Grand Total	28,023.23

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF RETIRED AND RETIRING GOVERNMENT SERVANTS WHO HAVE BEEN ALLOTTED LAND ON CONCESSIONAL RATES IN GHULAM MUHAMMAD BARARGE

Serial No.	Name and Designation	Area allotted
		Acres
1.	Dr. Muhammad Jamal Bhuta, Joint Secretary, Medical, Health Department ...	240
2.	Mr. Abdul Ghafoor I. Sheikh, T.Pk., Chief Engineer, Retired ..	240
3.	Brig. F.R. Kallu, Deputy Director, Food ...	240
4.	Mr. Muhammad Said, Superintending Engineer Bahawalpur ...	240
5.	Dr. Riaz-i-Qadeer, Administrator, K.E. Medical College, Lahore ...	240
6.	Mr. Ahmad Hassan, Chief Engineer and Advisor A.D.C. ...	240
7.	Sh. Mazhar-ul-Haq Regional Manager (East) Electricity WAPDA ...	240
8.	Mian Asghar Ali, Deputy Secretary, Education Department ...	240
9.	Mr. Sayed Hamid, Chief Engineer, Ground Water and Reclamation Division ...	240

10. Mr. Lewis E. Hussain, Chief Engineer in Irrigation ... 240

11. Mr. A. R. Qureshi, Chief Engineer, B and R Department ... 240

12. Mr. M. Masud Ahmad, Chief Engineer, Water Wing ... 240

13. Mr. S. M. Said, Engineer, Water and Soil Investigation Division, Water Wing ... 240

14. Sh. Noor Muhammad, P.C.S. Additional Commissioner, Sargodha ... 160

15. Mr. Almas Ali Beg, Joint Director, Labour Welfare ... 150

16. Mr. A.R. Pirzada, W.P.S.I, Director of Agriculture ... 160

17. Mr. Ijaz Ahmad Qureshi, P.C.S., Director, Land Reclamation, Lahore. ... 160

18. Dr. Mazhar Hussain, W.P.H.S-I Assistant Director, Health Services, Lahore ... 169

19. Dr. Kazi Abdul Jabbar, Prof. of NET-Khyber Medical College, Peshawar ... 160

20. Mr. S. Mehdi Ali Shah, P.C.S., Retired ... 160

21. Ch. Muhammad Shafi Zafar, P.C.S., Director, Basic Democracies, Multan ... 160

22. Ch. Abdul Haq, Section Officer, Education Department.

23. Mr. Sarfraz Khan, GAR Political Agent, Khyber.

24. Mr. M.I.H. Siddiqui, Controller, Printing and Stationery West Pakistan, Lahore ... 160

25.	Mr. Muhammad Afzal Khan, P.C.S., Deputy Secretary, Law Department ...	160
26.	Dr. Mushtaq Ahmad, Director, Research Institute Irrigation Department ...	160
27.	Khan Bashir Ahmad Khan, Deputy Secretary (Regulation) S&GAD ...	160
28.	Mr. Abdul Hameed Khan, Civil Surgeon, Mardan ...	128
29.	Ch. Muneer Ahmad, P.C.S., Deputy Secretary (Land Utilization) Board of Revenue, West Pakistan. ...	128
30.	Mr. S. A. Haroon, Vice-Principal, Central Training College, Lahore ...	128
31.	Mr. Abdul Hafeez Mir, Superintendent, I. G. Police, Office, Lahore ...	128
32.	Dr. Abdul Ghani, Medical Officer, Chishtian ...	46
33.	Mr. Allah Bux Nazamani, Deputy Director of Education, Hyderabad Division ...	50
34.	Mr. Fazal Dad Raja, D.S.P. ...	96
35.	Muhammad Said, Chief Draftsman, B. and R. Department ...	96
36.	Ch. Feroz Din, Superintendent, Irrigation, Lahore Region, Lahore ...	64
	Total	6,192

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF RETIRED AND RETIRING GOVERNMENT SERVANTS WHO HAVE BEEN GRANTED LANDS ON CONCESSIONAL RATES IN DERA ISMAIL KHAN DISTRICT

Serial No.	Name of Government Servants and Designation	Area allotted
		Acres
1.	Mr. Abdul Rashid Khan, P.C.S. Former Commissioner, D. I. Khan Division. ...	240
2.	Khan Habib Ullah Khan, Retired Judge, High Court of West Pakistan ...	240
3.	Khan Sher Afzal Khan, C.S.P., Joint Secretary, Government of Pakistan ...	240
4.	Mr. Justice Muhammad Daud Khan, Judge, High Court of West Pakistan ...	240
5.	Mr. Justice Faizullah Khan, Judge High Court of West Pakistan ...	240
6.	Khan Ghulam Sarwar Khan, P.C.S., Former Commissioner, Peshawar Division. ...	240
7.	Mr. Hudayat Ullah Khan, C.S.P., Joint Secretary, Government of Pakistan. ...	240
8.	Khan Sarwar Jan Khan, P.S.E.I., Chief Engineer ...	240
9.	Mr. Ghulam Ishaque Khan, C.S.P., Secretary to Government of Pakistan Finance Department. ...	150
		Acres (free of cost)
10.	Khan Faiz Ullah Khan, P.S.P., Superintendent of Police (Retired) ...	75
11.	Ch. Muhammad Ali, Vice-Chancellor, Peshawar University ...	100
	Total ...	2,245

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6583)

GOVERNMENT OF PAKISTAN
REHABILITATION AND WORKS DIVISION

No. F. 16(84)/52-P/N

Rawalpindi the 10th August, 64.

To

The Secretary to the
Government of West Pakistan,
Rehabilitation and Revenue Department,
Lahore.

Subject :—Acquisition of Evacuee Land for Expension of Renala Khurd Town, Montgomery.

Sir,

I am directed to refer to this Ministry's letter No. F. 16(84)/52-P, dated the 24th January, 1953, conveying sanction for the acquisition of certain evacuee land in Chak No. 20-A/24, on 24 Distributory of the Lower Bari Doab Canal, Tehsil Okara, District Montgomery, for expension of Renala Khurd Town and to say that since the Notified Area Committee, Renala Khurd are reported to be not interested in the said land the sanction of acquisition accorded in that letter is hereby withdrawn.

Your obedient servant,
M. Anwar Khan
Section Officer

Endst : No. F. 16(84)/52-P.N.

Rawalpindi the 10th August, 1964.

Copy forwarded for information to the Custodian of Evacuee Property, Lahore. In this connection reference is invited to his letter No. CEP/IX-F I(C) MGY/(3)/4212, dated the 1st May, 1961.

Copy also forwarded to the Chief Settlement and Rehabilitation Commissioner, 11-Egerton Road, Lahore, with reference to his letter No. 747/AQN/MGY/13, dated the 1st July 1964. Action with regard to the sale of the evacuee land in question under section 10(2) of the Rehabilitation and Compensation Act, will be taken and intimated to you separately.

Sd/-
M. Anwar Khan
Section Officer

Copy of letter No. F. 15(24)/52-P, dated January, 1953 from the Deputy Secretary to the Government of Pakistan, Ministry of Refugees and Rehabilitation Department, to the Secretary to Government Punjab Refugees and Rehabilitation Department.

Subject :—Acquisition of evacuee land for exercise of Renala Khurd Town.

With reference to the correspondence resting with your letter No. 6217-III-Reh-52/34865, dated the 27th December 1952, I am directed to say that in exercise of the powers conferred by section 12(3) (*b*) of the Pakistan(Administration of Evacuee Property) Ordinance, 1949 (XV of 1949), the Central Government accords approval to the acquisition by the Government of Punjab under the provisions of Land Acquisition Act, 1294 of evacuee land measuring 84 acres, 2 kanals and 5 marlas, situated in Chak No. 20-A/2, 1 Distributory of the Lower Bari Doab Canal, Tehsil Okara, District Montgomery for expension of Renala Khurd Town on the understanding that fair compensation in accordance with the principles land

down in the said Act will be assessed in consultation with the Custodian of Evacuee Property, Punjab and paid to that officer for credit to the evacuee owner's account and that refugees already settled on this land will be provided with suitable alternative accommodation.

Endorsement No. E. 16(34)/52-P, dated January, 1953, from the Deputy Secretary to the Government of Pakistan Ministry of Refugees and Rehabilitation, Karachi.

Copy forwarded to the Custodian of Evacuee Property Punjab, Lahore for information.

Endorsement No. 366-Reh-II-53/4687, dated the 14th February 1953, by the Deputy Secretary Rehabilitation for Rehabilitation Commissioner, Punjab.

Copies are forwarded for information and necessary action to :—

1. The Commissioner, Multan Division in continuation of this department endorsement No. 6218-Reh-III-52/30953 dated the 15th November, 1952.

It will be noticed that the approval accorded by the Central Government is subject to condition that refugees already settled on the land will be provided with suitable alternative accommodation.

2. The Deputy Secretary to Government Punjab Re-settlement and Colonies.

3. The compensation money when realized should be credited provisionally under the head "Rent of immovable property other than agriculture land" and kept in suspense till a new sub head is opened for the pur-

pose as intimated in this office memorandum No. 314-DG/Acs/3GI-316/2436 dated the 26th January, 1953.

4. The Custodian of Evacuee Property Punjab with reference to Central Government endorsement No. F-16984/35-P, dated Nil.

Further correspondence regarding the assessment and payment of compensation may kindly be addressed to the Commissioner, Multan Division, direct.

The Secretary to Government, Punjab Urban Development Department in continuation of this department endorsement No. 6317-III-Reh-52/34866 dated the 27th December, 1959.

No. 733-103/4217
Commissioner's office Multan
Division, dated Multan,
the 16th March, 1963.

A Copy is forwarded to the Deputy Commissioner, Montgomery, in continuation of this office endorsement No. 733-103/51, dated the 3rd January, 1963, for information and favour of necessary action.

Sd/- M.Z. Khan,
Commissioner, Multan Division,
Multan.

ATTESTED
Sd/-
Secretary Municipal Committee,
Renala Khurd.

APPENDIX V

(Ref : Unstarred Question No. 304)

DISTRICT SARGODHA

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	30,000	—	35,000	2,000
4.	October	—	—	15,000	28,400
5.	November	—	—	10,000	55,100
6.	December	—	2,600	—	55,600
7.	January	—	3,000	2,000	15,000
8.	February	10,000	7,000	35,000	2,500
9.	March	—	26,000	13,000	—
10.	April	3,000	32,000	15,000	—
11.	May	—	23,000		
12.	June	32,200	18,400		
	Total :—	80,200	1,12,000	1,25,000	1,58,000

DISTRICT LYALLPUR

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July				
2.	August				
3.	September				
4.	October				
5.	November				
6.	December				85,00
7.	January	20,000	20,000		17,500
8.	February	10,000	10,000		
9.	March				
10.	April				
11.	May				
12.	June				
	Total	30,000	30,000	—	26,000

DISTRICT JHANG

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July				
2.	August				
3.	September				
4.	October		1,000	10,750	2,000
5.	November	13,750	8,000	11,000	65,000
6.	December	11,250	27,000		1,850
7.	January	9,500	22,500	7,000	11,150
8.	February	9,000	21,500	6,250	
9.	March			10,000	
10.	April		18,000	2,500	
11.	May	26,250			
12.	June	29,500	2,000		
	Total :—	99,250	1,00,000	47,500	80,000

DISTRICT MIANWALI

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July				
2.	August				
2.	September		1,00,000		
4.	October	2,000	70,000		40,000
5.	November	5,000		3,500	94,000
6.	December	37,750		5,000	
7.	January	15,200		24,500	
8.	February			9,000	
9.	March	10,000		13,500	
10.	April	2,000			
11.	May	12,000			
12.	June	19,500			
	Total :—	1,03,450	1,70,000	55,500	1,34,000

APPENDIX VI

(Ref : Unstarred Question No. 306)

DISTRICT KARACHI

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October	—	—	—	—
5.	November	—	—	2,500	—
6.	December	—	—	—	—
7.	January	—	—	—	—
8.	February	—	—		
9.	March	—	—		
10.	April	—	—		
11.	May	—	2,500		
12.	June	2,500	2,500		
	Total :—	2,500	5,000	2,500	—

DISTRICT LASBELA

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2,	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October	—	—	—	5,000
5.	November	—	—	26,000	56,350
6.	December	—	—	4,000	13,000
7.	January	—	—	8,000	—
8.	February	—	—	—	—
9.	March	9,100	7,000	—	650
10.	April	1,300	—		
11.	May	—	—		
12.	June	8,100	18,000		
	Total :—	18,500	25,000	38,000	75,000

APPENDIX VII

(Ref : Unstarred Question No. 308)

DISTRICT RAWALPINDI

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 19:8
1.	July	—	250	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October	—	—	—	—
5.	November	—	250	300	—
6.	December	3,250	1,200	500	—
7.	January	1,150	3,000	500	500
8.	February	2,500	1,000	500	1,000
9.	March	12,000	4,500	300	2,375
10.	April	1,050	600		750
11.	May	250	200		
12.	June	6,250	8,000		
	Total :—	26,450	19,000	2,100	4,625

DISTRICT GUJRAT

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	2,500	—
4.	October	—	—	4,000	1,500
5.	November	—	1,500	3,000	2,750
6.	December	12,500	500	5,250	750
7.	January	5,000	4,500	5,000	—
8.	February	1,000	6,000	6,250	—
9.	March	—	3,250	3,000	—
10.	April	4,250	5,500	1,500	—
11.	May	16,000	3,000		
12.	June	11,250	750		
	Total :—	50,000	25,000	30,500	5,000

DISTRICT JHELUM

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October	—	—	—	—
5.	November	—	—	4,000	—
6.	December	—	—	—	—
7.	January	—	—	12,000	—
8.	February	8,500	2,800	—	—
9.	March	—	—	9,500	1,000
10.	April	—	—	3,800	
11.	May	6,500	—		
12.	June	15,000	11,500		
	Total :—	30,000	14,300	29,300	1,000

DISTRICT CAMPBELLPUR

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	5,000	—	3,750	—
4.	October	7,250	35,000	9,500	55,000
5.	November	11,250	15,000	3,000	72,000
6.	December	—	—	8,250	20,000
7.	January	13,750	8,000	3,200	—
8.	February	2,500	2,000	6,750	—
9.	March	—	—	550	—
10.	April	—	—		
11.	May	2,500	—		
12.	June	500	—		
	Total :—	42,750	60,000	35,000	1,47,000

APPENDIX VIII

(Ref : Unstarred Question No. 310)

DISTRICT HYDERABAD

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	35,000	18,700	—	—
4.	October	—	10,300	52,000	67,950
5.	November	16,000	13,000	53,750	8,200
6.	December	31,000	31,550	18,500	44,950
7.	January	27,500	35,150	45,000	47,200
8.	February	11,000	4,150	21,000	20,150
9.	March	63,000	55,100	3,000	10,900
10.	April	34,000	4,900	—	2,000
11.	May	51,000	10,300		
12.	June	70,000	1,12,150		
	Total :—	3,38,500	2,95,300	1,93,250	2,01,350

DISTRICT THATTA

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	38,000	24,000	—	—
4.	October	25,000	33,250	10,000	10,000
5.	November	18,000	50,000	5,000	5,000
6.	December	6,500	45,100	9,000	21,300
7.	January	1,500	63,650	29,500	26,700
8.	February	4,500	26,550	52,500	52,300
9.	March		21,900	30,000	21,300
10.	April	86,000	29,100	26,200	23,000
11.	May	10,000	55,000		
12.	June	61,500	43,450		
	Total :—	2,51,000	3,92,000	1,62,200	1,59,600

DISTRICT DADU

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	10,000	1,000	—	—
4.	October	20,000	20,000	—	5,000
5.	November	10,000	10,000	5,000	14,150
6.	December	2,000	21,000	28,000	9,450
7.	January	—	9,700	6,000	9,000
8.	February	—	12,000	8,000	8,400
9.	March	—	1,700	—	—
10.	April	15,000	—	—	200
11.	May	48,000	20,000		
12.	June	15,000	1,12,400		
	Total :—	1,20,000	2,07,800	47,000	46,200

DISTRICT THARPARKAR

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVI of 1958	Act XIX of 1883	Act XVI of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October		—	—	—
5.	November	3,500	—	—	—
6.	December	—	—	8,000	18,250
7.	January	—	—	5,000	66,500
8.	February	24,000	—	20,000	2,61,020
9.	March	18,000	—	5,000	52,057
10.	April	10,000	—	5,000	17,230
11.	May	18,000	—		
12.	June	11,500	5,000		
	Total :—	85,000	5,000	43,000	4,15,057

DISTRICT SANGHAR

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October	—	—	—	—
5.	November	—	500	—	—
6.	December	—	—	—	—
7.	January	—	—	—	—
8.	February	—	—	—	—
9.	March	—	—	—	—
10.	April	—	—	—	—
11.	May	—	—	25,000	—
12.	June	50,000	—		
	Total :—	50,000	500	25,000	

APPENDIX IX

(Ref : Unstarred Question No. 312)

DISTRICT KHAIRPUR

DIVISION KHAIRPUR

(Statement showing the expenditure)

S. No.	Months	Year 1964-65 July, 1964 to June, 1965		Year 1965-66 July, 1965 to June 1966		Year 1966-67 July 1966 to June 1967	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—	—	—
4.	October	—	—	—	—	—	—
5.	November	30,000	21,500	—	—	6,000	10,000
6.	December	—	14,400	8,000	—	15,000	9,500
7.	January	—	4,000	28,200	—	15,500	500
8.	February	—	22,500	500	—	8,500	—
9.	March	—	—	3,000	—	—	—
10.	April	—	11,500	10,000	—	15,000	—
11.	May	—	8,000	—	—	—	—
12.	June	27,000	—	20,300	—	—	—
	Total :—	57,000	81,900	70,000	—	60,000	20,000

DISTRICT JACOBABAD
DIVISION KHAIRPUR

Statement showing the expenditure

S. No.	Months	Year 1964-65 July 1964 to June 1965		Year 1965-66 July 1965 to June 1966		Year 1966-67 July 1966 to June 1967	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—	—	—
4.	October	—	—	—	—	—	—
5.	November	15,000	6,500	—	—	—	—
6.	December	—	—	—	—	—	—
7.	January	—	—	—	5,000	5,000	2,000
8.	February	—	3,200	—	2,000	—	4,000
9.	March	—	5,400	—	—	20,000	2,000
10.	April	—	35,400	—	—	—	2,000
11.	May	—	16,900	3,000	1,000	—	—
12.	June	15,000	2,600	4,000	—	—	—
	Total :—	30,000	70,000	7,000	8,000	25,000	10,000

DIVISION MIRAPUR

(Statement showing the expenditure)

S. No.	Months	Year 1964-65 July 1965 to June 1966		Year 1965-66 July 1965 to June 1966		Year 1966-67 July 1966 to June 1967	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—	—	—
3.	September	—	—	3,000	—	—	—
4.	October	—	—	—	1,000	—	—
5.	November	16,650	10,000	6,000	8,000	7,000	11,000
6.	December	2,500	28,300	—	4,200	5,250	5,450
7.	January	—	—	5,000	16,000	1,700	3,500
8.	February	18,500	10,100	4,000	—	2,050	4,750
9.	March	12,500	10,400	—	—	250	600
10.	April	6,000	—	500	10,800	—	—
11.	May	—	68,000	2,000	46,800	—	—
12.	June	10,000	5,000	72,250	6,000	—	—
	Total	66,150	1,31,800	89,750	92,800	16,250	25,300

DISTRICT LARKANA
DIVISION KHAIRPUR
(Statement showing the expenditure)

S. No.	Months	Year 1964-65 July 1964 to June 1965		Year 1965-66 July 1965 to June 1966		Year 1966-67 July 1966 to June 1967	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—	—	—
4.	October	—	—	23,750	—	—	—
5.	November	17,750	13,000	52,500	7,600	—	—
6.	December	1,000	6,800	2,000	5,800	—	14,930
7.	January	1,000	2,300	—	—	—	16,625
8.	February	—	28,000	—	10,400	—	12,400
9.	March	—	28,000	5,000	67,800	20,000	725
10.	April	—	7,900	60,250	47,000		
11.	May	—	900	6,500	6 200		
12.	June	50,250	20,400	—	5,200		
	Total :—	70,000	82,100	1,50,000	1,50,000	20,000	44,680

DISTRICT NAWABSHAH
DIVISION KHAIRPUR
(Statement showing the expenditure)

S. No.	Months	Year 1964-65 July 1964 to June 1965		Year 1965-66 July 1965 to June 1966		Year 1966-67 July 1966 to June 1967	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—	—	—
4.	October	—	200	—	—	—	—
5.	November	3,000	9,800	1,500	2,000	—	—
6.	December	—	400	—	—	—	1,500
7.	January	2,000	2,100	—	1,000	1,000	—
8.	February	1,000	200	1,000	—	1,200	800
9.	March	—	—	—	—	—	1,400
10.	April	—	1,800	—	—	800	
11.	May	—	100	—	—	—	
12.	June	3,500	2,300	5,000	4,000		
	Total :—	9,500	16,900	7,500	7,000	3,000	3,700

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 14th June, 1967

چہار شنبہ • ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 5.20 p.m. of the clock, Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ۝

پ ۵۔ س ۴۔ رکوع ۵۔ آیات ۵۸ و ۵۹

بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ جو امانتیں تمہارے سپرد ہیں وہ ٹھیک ٹھیک انکے اہل کے حوالے کیا کرو اور جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ اللہ تمہیں کیا خوب نصیحت کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں صاحب حکم اختیار ہوں انکی بھی اور اگر تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ اور اسی میں تمہارے لئے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

SUSPENSION OF THE QUESTION HOUR

چودھری محمد نواز — جناب والا ۔ عام طور پر ہم نے دیکھا ہے کہ جس دن بجٹ پیش ہو Question Hour کو suspend کر دیا جاتا ہے ۔ میں التجا کرتا ہوں کہ آج بھی Question Hour کو suspend کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : What are the views of the Leader of the Opposition ?

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I have got no objection.

مسٹر سپیکر — ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سوالات پھر اگلی turn پر آ جائیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر — جی ہاں اگلی turn پر آ جائیں گے اور یہ جو turn ہے اس کو آخر میں رکھ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر —یعنی ۲۶ تک ہم اس کو fix up کرلیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر — ۲۷ کو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سوالات رکھ لئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر — اگر ۲۶ کے بعد اس کی turn کو لیں گے تو ایسی صورت میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے کوئسچن بہت دور چلے جائیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر — آپ کی رائے صائب ہے پہلے ان کو رکھ دیا جائے ۔ یعنی ۲۷ کو اس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات رکھ لئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر — اس کے متعلق کیا خیال ہوگا یعنی ۲۷ کے لئے اس کا رکھنا مناسب ہوگا ؟

خواجہ محمد صفدر — اگر ضرورت پڑی تو ایک دن پہلے بھی ہو جائیں گے ۔

Minister of Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Sir I agree with my learned friend. We had actually come to this agreement that the Question Hour will be suspended and then we can take up this list on a day when you have completed the rotation.

میں یہ درخواست کر رہا تھا کہ ۲۶ کے بعد اس کو رکھ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اور ۲۷ کے بعد وہی ہو جس طرح ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں اس ایوان میں اس سے کسی کو اختلاف نہ ہو گا ۔

آوازیں ۔ نہیں صاحب ۔

مسٹر سپیکر ۔ لہذا محکمہ تعلیم کے سوالات ۲۷ جون کو ہوں گے اور اس کے بعد دوسرے محکمہ جات کے لئے دن مقرر کئے جائیں گے ۔

The Question Hour, therefore, stands suspended for today.

آج اتفاق سے کوئی پریولج موشن یا ایڈجورنمنٹ موشن نہیں ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ ملک صاحب موجود تو ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آج کے دن ہم صرف وزیر خزانہ صاحب کی تقریر سنیں گے اور کل سے وہ ہماری تقریر سننا شروع کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب جناب وزیر خزانہ آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کریں گے ۔

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) FOR THE YEAR 1967-68 (PRESENTATION)

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم
جناب صدر محترم !

میں مغربی پاکستان کی حکومت کا ۱۹۶۷-۶۸ء کا میزانیہ پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہوں ۔

پہلے میں ون یونٹ کے آغاز سے مغربی پاکستان کی مالیاتی صورت کو واضح کروں گا ۔ پھر ۱۹۶۶-۶۷ء کے ترمیم شدہ تخمینوں کا جائزہ پیش کروں گا ۔ یہ جائزہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے عمومی ظاہری تناسب کی ترقی سے بالخصوص متعلق ہو گا جو اس منصوبے کے پہلے دو سالوں میں صوبے کے مختلف حصوں میں ہوئی ہے اور میں آخر میں ۱۹۶۷-۶۸ء کا میزانیہ اس ذی وقار ایوان کی خدمت میں پیش کروں گا ۔

میں نے اس ایوان کے سامنے میزانیہ کی مندرجہ ذیل دستاویزات رکھی ہیں ۔

۱ ۔ سالانہ میزانیہ کا گوشوارہ ۔

۲ ۔ متوقع آمدنی کے تخمینے ۔

۳ ۔ (چارجڈ) اخراجات کے تخمینے اور اعانت کے مطالبات (غیر ترقیاتی) ۔

۴ - (چارجڈ) اخراجات کے تخمینے اور اعانت کے مطالبات (ترقیاتی) -

۵ - سالانہ ترقیاتی پروگرام -

۶ - منصوبوں کے تخمینے -

۷ - میزانیے کی یادداشت -

۸ - نئے اخراجات کا گوشوارہ -

۹ - ۱۹۶۷-۶۸ء کے لئے قرطاس ابیض اور

۱۰ - میزانیہ سازی کا پس منظر -

جناب والا — میں ارکان ذی وقار سے استدعا کرونگا کہ وہ میزانیہ کی تجاویز جنہیں میں ابھی حاضر خدمت کرونگا ، ہمارے معاشرتی بندھنوں ، اقتصادی پابندیوں اور سیاسی حقیقتوں کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں - میزانیہ سازی اب محض آمدنی اور خرچ کے ترازو کے پلڑوں کو برابر کرنے کا قصہ نہیں رہا - اب میزانیہ سازی پوری حکومت کے طریقہ کار کو لوگوں کے سامنے میدان میں لاتی ہے - اعداد و شمار کی جستجو اب محض بہی کھاتوں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ ان کا انطباق قومی تخلیقات اور مثالی انداز سے ہوتا ہے - ان اعداد و شمار کے لئے کامیابیوں اور ناکامیوں کو پوری طرح منعکس کرنا ضروری ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ عوامی خزانے کا استعمال کیونکر ہوا ہے -

جناب والا — ہمیں اس حقیقت سے برابر آگاہ رہنا چاہیے کہ ہم ناکافی غذا اور جہالت کے خلاف ایک طویل جنگ میں مصروف ہیں اور اگر ہمیں قابل قدر کامیابی حاصل کرنا ہے تو ہمیں اپنی منزل مقصود کی طرف بے جگری سے گامزن ہونا چاہیے اور ان تمام طاقتوں پر عبور حاصل کرنا چاہیے جو براہ راست یا بالواسطہ ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہوتی ہیں - یہ ہمارے لئے کوئی معمولی حوصلہ افزائی کی بات نہیں کہ ہم اس چیلنج کا مقابلہ صبر ، جرات اور عزم کے ساتھ اپنے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی خیال افروز قیادت میں کر رہے ہیں -

جناب والا — ہمیں اس بات کو محسوس کرنا چاہئے کہ آج ہمیں آپس کے اتحاد اور غیر متزلزل کوشش کی ضرورت ، پہلے سے کہیں زیادہ ہے ۔ یہ کام اتنا بڑا اور اہم ہے کہ ہم بے نیازی یا تفریحاً تنقید کرنے کی عیاشی گوارا نہیں کر سکتے ۔ ہماری قومی کوششوں کا تقاضا مکمل ہم آہنگی چاہتا ہے جو ہر فرد کی غیر مشروط عملی شرکت کی طاقت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے ۔ یہی باعث ہے کہ ترقی پذیر ممالک اپنے درمیان محض تماشائی گوارا نہیں کر سکتے ۔ یہ ممالک شرکا چاہتے ہیں جن میں سے ہر ایک کو اپنی پوری توانائی سے کھوئے ہوئے لمحوں کو اپنی گرفت میں لانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے ۔

ترقی کے لئے اتحاد لابدی ہے ۔ یہ بلاشبہ ہمارے وجود کے لئے ناگزیر ہے ۔ اس کا ثبوت مغربی پاکستان کے ون یونٹ کے قیام میں آنے کے بعد کی کامیابیاں ہیں ۔ اس عظیم تجربے کے بارے میں وہ تمام شکوک اور استثنائی سلسلے جو بعض لوگ اپنے سینوں میں رکھتے تھے تاریخ کے دھارے میں بہہ گئے ہیں اور اس نظریے کے اقتصادی فوائد اب تمام اشخاص پر عیاں ہیں ماسوا ان لوگوں کے جن کے دلوں پر مہریں ہیں اور وہ بے معنی ذاتی اور مقامی پریشانیوں سے الجھے ہوئے ہیں ۔ ہمیں انہیں تنہا ہی رہنے دینا چاہئیے ۔ ہمارا ترقی کا کارواں سرگرم سفر ہے ۔

جناب والا — زیر نظر سال میں ہمارے ترمیم شدہ تخمینے ہمارے میزانیہ کے تخمینوں کے مقابلے میں مندرجہ ذیل ہیں :—

محاصل کی آمدنی (میزانیہ) ایک سو ستتر اعشاریہ چھپن کروڑ
(ترمیم شدہ) ایک سو اٹھہتر اعشاریہ تیس کروڑ

محاصل کے اخراجات (میزانیہ ایک سو بہتر اعشاریہ انچاس کروڑ
(ترمیم شدہ) ایک سو ساٹھ اعشاریہ ساٹھ کروڑ

اس سے محاصل میں سترہ اعشاریہ ستر کروڑ کی بچت ہوئی جو اصل میزانیہ میں پانچ اعشاریہ سات کروڑ پر مشتمل تھی ۔ یہ ملاحظہ فرمایا جائے کہ ہمارے محاصل میں اضافہ ہوا ہے جو ہماری انتظامی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے جو لینڈ ریونیو ، واٹر ریٹ ، ایکسائز ڈیوٹی ، اینٹرٹینمنٹ ٹیکس ، پراپرٹی ٹیکس ، موٹر وھیکل ٹیکس ، اور دوسرے صوبائی ٹیکسوں کی فراھمی کے سلسلے میں بروئے کار لائی

گئیں ۔ اس کے ساتھ ہی مناسب مالیاتی نگرانی نے اخراجات کو بمقدار گیارہ اعشاریہ نواسی کروڑ کی حد تک اصل میزانیہ کے تخمینوں سے کم رکھا ۔

اس حاصل شدہ بچت سے سالانہ ترقیاتی پروگراموں میں مدد لی گئی جو ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق ایک سو چون اعشاریہ اڑسٹھ کروڑ تک پہنچتے ہیں ۔ یہ رقم مختلف حلقوں میں مندرجہ ذیل طریق سے صرف کی گئی :—

(الف) خوراک/زراعت	بائیس اعشاریہ چھیاسی کروڑ
(ب) آب رسانی/برق	پچپن اعشاریہ ننانوے کروڑ
(ج) تعلیم	سات اعشاریہ ایک کروڑ
(د) دیہی ترقیاتی پروگرام	پانچ کروڑ
(ر) منصوبہ بندی اور خانہ سازی	چھ اعشاریہ اسی کروڑ
(س) صنعت ، تیل اور معدنیات	پندرہ اعشاریہ تینتالیس کروڑ
(ص) صحت	چار اعشاریہ اڑتالیس کروڑ
(ط) مواصلات	چھتیس اعشاریہ اکاون کروڑ
(ع) معاشرتی بہبود	اعشاریہ ساٹھ کروڑ

جناب والا — میں یہ کہنے کی اجازت چاہوں گا کہ اخراجات کے یہ اعداد تیسرے منصوبے کی بنیادی تجاویز پر پوری طرح منطبق نہیں ہوتے ۔ ایسی وجوہ کے لئے جو اب معروف ہیں ، منصوبے کے پہلے دو سالوں کے درمیان ایک سو چوراسی کروڑ روپے کی کمی واقع ہوئی ہے ۔ لیکن اس سے قطع نظر ہم منصوبے کے طبعی تخمینوں کو برقرار رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آنے والے تین برس بھرپور ترقیاتی سرگرمی کی خصوصیت سے معمور ہونگے ۔ جن میں ہمارے تمام قومی خزانے اور بیرونی رسمی اور غیر رسمی امداد کے ذرائع پورے طور پر بروئے کار لائے جائیں گے تاکہ بڑھتی ہوئی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھا جا سکے ۔

اب میں آپ کی خدمت میں ۱۹۶۷-۶۸ء کے میزانیئے کے تخمینے پیش کرتا ہوں ۔

سب سے پہلے مجھے ان اصولوں کو بیان کرنے کی اجازت دیجئے جو میری تجاویز کی بنیاد ہیں ۔ جب مجھے موجودہ کام تفویض کیا گیا تو گورنر محمد موسےٰ نے مجھے حسب ذیل تین رہنمایانہ اصول بتائے ۔

ہمیں پہلے ان کثیر تعداد لوگوں کو اپنی توجہ کا مرکز بنانا ہے جو دیہی علاقوں میں رہتے ہیں ۔ دوسرے لوگوں کی بنیادی خوراک کی ضروریات معقول قیمتوں پر مہیا ہونی چاہئیں اور تیسرے ترقی کو صوبے کے ہر علاقے پر حاوی ہونا چاہیئے اور نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنا چاہیئے ۔ یہ اصول جیسا کہ یہ عالی قدر ایوان جانتا ہے، صدر مملکت کے انتخابی منشور ہی سے اخذ کئے گئے ہیں ۔

میری تجاویز بھی ان رہنمایانہ اصولوں کی پیروی ہی پر دلالت کرتی ہیں۔

محاصل کی آمد اور اخراجات کی کلہم صورت مندرجہ ذیل ہے :۔

آمدنی : ایک سو ترانوے اعشاریہ پینسٹھ کروڑ ۔

اخراجات : ایک سو ترانوے اعشاریہ اڑتیس کروڑ ۔

اس سے اعشاریہ ستائیس کروڑ کی بچت ہوتی ہے ۔

آپ دیکھیں گے کہ ہم نے آمد اور خرچ دونوں ہی صورتوں میں میزانیہ میں اضافہ کیا ہے ۔ آمدنی میں ابزادی کچھ تو مرکز سے ہمارے حصے کے محاصل کی تفویض کے باعث ہے اور کچھ اس یقینی اور قوی منصوبے کی وجہ سے ہے جسکی بنا پر اگلے مالی سال میں ٹیکسوں اور دوسرے محاصل کی زیادہ سے زیادہ فراہمی ہو سکے گی ۔

جناب والا ۔ موجودہ صوبائی ٹیکسوں سے بڑھتی ہوئی یافت ، ٹیکس دینے والوں کی حقیقی آمدنی کے مقابلے میں محض سنجافی حیثیت ہی کی ہوگی ۔ مجھے یقین ہے کہ ٹیکس حاصل کرنے والی مشینری ناکافی ہے اور اس لئے میں اسکی بہتری کے لئے پندرہ لاکھ کی رقم مہیا کر رہا ہوں ۔ لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے ۔ ٹیکس دینے والوں کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ یہ ان کا قانونی ، اخلاقی اور قومی فریضہ ہے کہ وہ اپنے ٹیکسوں

کی ادائیگی میں بہتر زاویہ نظر رکھیں - کیونکہ یہی ٹیکس ان عوامل کی بحالی اور افزائش کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو ان کے لئے زیادہ منافع کمانے کا باعث بنتے ہیں - اس لئے قومی معیشت میں مدد دینے کے لئے وہ خود اپنے مستقبل میں اپنی بہتر آمدنی کا باعث بنتے ہیں - اس کے علاوہ ٹیکسوں سے چشم پوشی رد عمل کے طور پر غیر اخلاقی سلسلوں کو جنم دیتی ہے جن کا بہر طور قلع قمع کرنا چاہئے - ہم حکومت کے محاصل کو ذاتی طمع کی آسودگی میں استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے - بہر کیف یہ ہم صرف نئی سڑکوں کے بدلے جنکا بننا ضروری ہے ، نئے ہسپتالوں کے بدلے جن کا ہونا لازم ہے اور نئے سکولوں کے بدلے جن کو مہیا کرنا فرض ہے ، ہی دے سکتے ہیں - اس لئے جناب والا ہم ٹیکسوں کی زیادہ سے زیادہ فراہمی کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور تمام ممکن طریقوں سے ٹیکس ادا نہ کرنے کے غیر صحت مند، غیر اخلاقی اور وطن دشمن معمول کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں - اس میدان میں ہماری مہمات کا آغاز ہمارے ترقیاتی پروگراموں کے لئے سرمایہ لگانے کو نئی ممکنات سے ہمکنار کرے گا -

اخراجات کے غیر ترقیاتی پہلو کی جانب سال رواں کے میزانیے کے مقابلے میں چھ اعشاریہ سترہ کروڑ کی زیادتی ہے - یہ اضافہ بیشتر ترقیاتی پروگراموں کیلئے نئے قرضوں پر سود کی زیادتی ، پنشن کی شرح میں ترمیم سے بڑھتے ہوئے خرچ اور عمومی اخراجات خصوصاً شعبہ تعلیم میں افزونی کے باعث ہے - اس ضمن میں مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ حکومت نے اعلے سطح پر کفایت شعاری کی ایک کمیٹی بنائی ہے - یہ کمیٹی اپنے فرائض کی آخری منزلوں میں ہے امید کی جاتی ہے کہ اس کمیٹی کی سفارشات پر عمل پیرائی سے محاصل کے اخراجات میں کمی ہو گی -

میں نے صوبائی حسابات کو مشین صفتی بنانے کے لئے پندرہ لاکھ روپے کی علامتی رقم کا اہتمام کیا ہے - یہ مشین صفتی حساب بالخصوص مندرجہ ذیل سلسلوں میں روا رکھا جائے گا :-

۱- خزانے کی آمدنی (Treasury receipt)

۲- ایکسائز اور ٹیکسیشن اور (Excise and Taxation, and)

۳- جنرل پراوی ڈینٹ فنڈ (General Provident Fund)

چند ہفتے ہوئے صدر پاکستان نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارا پرانا حساب کتاب کا طریقہ فرسودہ ہو گیا ہے اور ترقی پذیر معیشت کی ضروریات کا ساتھ نہیں دے رہا ۔ صوبائی حکومت کو موجودہ طریق کی خامیوں اور نارسائیوں کا پورا احساس ہے ۔ اس لئے اس نے حساب کتاب رکھنے کے لئے جدید طریق میں ابتدائی اقدامات کے طور پر اگلے مالی سال کے آغاز میں بعض شعبوں میں کمپیوٹر لگانے کا بندوبست کیا ہے ۔

معاشرتی بہبود کے میدان میں گداگری کی تخریف کا مقابلہ کرنے کے لئے میں ایک اہم تحریک کا آغاز کرتا ہوں ۔ گداگروں کے دو گروہ ہیں ۔ پہلے تو معذور ہیں جنکے لئے میں کراچی ، لاہور اور راولپنڈی میں آسائشی گھر بنانے کی تجویز پیش کرتا ہوں جہاں ان کی دیکھ بھال، تربیت اور قلب ماہیت کی جائے گی ۔ اس مقصد کے لئے جو رقم مہیا کی گئی ہے وہ زیادہ نہیں لیکن مجھے یقین کامل ہے کہ اس ضمن میں مخیر حضرات فراخدلی سے مدد فرمائیں گے ۔ گداگروں کا دوسرا گروہ تنومند اور سخت جان پیشہ ور قسم سے ہے ۔ اسکی اصلاح کیلئے انتظامی طریق کار ہی لازما اختیار کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ پولیس کمیشن کی رپورٹ پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور نظم و نسق کے ذمہ دار تمام شعبوں کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے ۔ ہمارا یقین ہے کہ یہ ہر حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ لوگوں کی حفاظت اور امن کی ضامن ہو ۔ ہم تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ سماج دشمن عناصر کو سختی سے کچل دیا جائے اور اس ضمن میں جو اقدامات اب تک اٹھائے گئے ہیں وہ کافی موثر ثابت ہوئے ہیں ۔

جناب والا ۔ آپ کی اجازت سے اب میں اگلے مالی سال کیلئے ترقیاتی پروگرام پیش کرونگا ۔

جناب والا ۔ اس عالی مقام ایوان کے لئے یہ جاننا باعث مسرت ہوگا کہ اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تجاویز ایک سو ستانوے کروڑ کے اخراجات کو اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہیں جبکہ سال رواں کا ترمیم شدہ تخمینہ ایک سو چون اعشاریہ اڑسٹھ کروڑ کا تھا ۔ اور یہ معتدبہ اضافہ ہے ۔ اس کے باوصف مزید اضافے کیلئے کوششیں جاری رہیں گی اور دو سو گیارہ اعشاریہ نوے کروڑ کی حد تک پہنچا جائے گا جس سے اضافے کی شرح چھتیس اعشاریہ نو فی صد ہو جائے گی ۔ یہاں میں مطلع کرنا چاہونگا کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی شائع شدہ جلد میں دو سو اٹھارہ کروڑ کی رقم میں نیشنل اکنامک کونسل کے حالیہ فیصلے کے مطابق ترمیم کر دی گئی تھی ۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ صوبے کے نسبتاً کم ترقی یافتہ ڈویژنوں کو اس برس زیادہ رقم دی گئی ہے تاکہ ان علاقوں میں ایک عام انسان کے حالات بہتر ہو سکیں ۔ سال رواں میں تین اعشاریہ اکیاسی کروڑ کے مقابلے میں پشاور ڈویژن کو پانچ کروڑ روپے ملے ہیں سال رواں میں ایک اعشاریہ اکیاسی کروڑ روپے کے مقابلے میں بہاول پور ڈویژن کو تین اعشاریہ بتیس کروڑ روپے دئے گئے ہیں ۔ سال رواں میں ایک اعشاریہ بائیس کروڑ روپے کے مقابلے میں ڈیرہ اسماعیل خان نے ایک اعشاریہ اکیاسی کروڑ روپے پائے ہیں ۔ سال رواں میں ایک اعشاریہ چالیس کروڑ روپے کے مقابلے میں قلات نے ایک اعشاریہ اکتہر کروڑ روپے حاصل کئے ہیں اور سال رواں میں ایک اعشاریہ انتالیس کروڑ روپے کے مقابلے میں کوئٹہ ڈویژن کو تین اعشاریہ چونسٹھ کروڑ روپے ملے ہیں ۔ اور یہ سب اکیانوے اعشاریہ انیس کروڑ روپے کی ان سکیموں کے علاوہ ہے جو صوبے بھر کے طول و عرض پر اثر انداز ہونگی کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کی ترقیاتی سکیموں کیلئے ایک اعشاریہ پچیس کروڑ روپے کی رقم بالمقطع طور پر بھی رکھی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ میں اس رقم کو ناکافی گردانتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کو ابھی تک ان کا مناسب حصہ نہیں ملا ۔ کیونکہ گذشتہ میں نظم و نسق کی صورت وہاں مسلسل ترقی کی اجازت نہیں دیتی رہی ۔ وہاں حالت اتنی غیر تسلی بخش تھی کہ ترقی کی بنیادی ضرورتوں کی تکمیل

میں بھی سخت رکاوٹیں تھیں جس کے نتیجے کے طور پر وہ علاقہ زیادہ رقموں کو جذب نہ کر سکتا تھا - تاہم اب صورت حال سراسر بدل گئی ہے اور گورنر صاحب کے مضبوط رویے اور ہمدردانہ سلوک سے تمام علاقہ عمومی حالت پر آرہا ہے اور اپنی ترقیاتی سرگرمیوں میں شرکت کیلئے تیار ہے -

اس ضمن میں میں یہ اضافہ کرونگا کہ ایک وزیر پرانے قبائلی امور کا تقرر ہو چکا ہے - ان کے ماتحت ایک محکمہ باقاعدہ کام کر رہا ہے جس میں نئے منصوبے تیار کرنے والے افسر شامل ہیں جو اقتصادی ترقی کے پروگرام کو قبائلی علاقے کے دور ترین گوشوں تک پھیلائیں گے - مجھے یقین ہے کہ یہ تدبیر ان علاقوں میں معاشی ترقی کی رفتار کو تیز تر کر دے گی -

بعض اہم حلقوں کے لئے پروگرام کی تفصیلات حسب ذیل ہے :—

جناب والا - میں زراعت سے آغاز کرونگا - اس ضمن میں میں چند الفاظ حکومت کی پالیسی کے بارے میں بھی کہنا چاہونگا - مجلسی امداد (Consortium aid) کے التوا بالخصوص اجناس کی مدد کے التوا نے ہماری معیشت کے بعض کمزور پہلوؤں کو عریاں کر دیا - نتیجے کے طور پر ہمارے ترقیاتی پروگرام میں خوراک نے اولین حیثیت اختیار کرلی - یہ محسوس کیا گیا کہ صنعتی حصے میں اپنی کامیابیوں کو مجتمع کرنے اور خوراک اور زراعت پر زیادہ سے زیادہ زور دینے کا وقت آگیا ہے (نعرہ ہائے تحسین) اور خوراک کی پیداوار اور پانی، بجلی اور صنعت کے ترقیاتی پروگراموں میں بہتر ربط باہمی لازمی ہے - اسی باعث موجودہ منصوبے میں ضروری تبدیلیاں کی گئی ہیں تاکہ متوازن پیداوار جسکی اساس خوراک میں خود کفالت پر ہو، حاصل کی جا سکے -

سال رواں کے بائیس اعشاریہ چھیاسی کروڑ کے مقابلے میں ہم نے زراعت کے لئے انتیس اعشاریہ انہتر کروڑ کی رقم مہیا کی ہے - گندم کی پیداوار کے تخمینے یہ ہیں —

۱۹۶۷-۶۸ء .. چون لاکھ ٹن

۱۹۶۸-۶۹ء .. اکسٹھ لاکھ ٹن

۱۹۶۹-۷۰ء .. ستر لاکھ ٹن

اسی طرح ۱۹۶۷-۶۸ء میں چاول اور مکئی کی پیداوار ۱۹۶۶-۶۶ء کے مقابلے میں بارہ اعشاریہ بہتر لاکھ ٹن اور پانچ اعشاریہ تینتالیس لاکھ ٹن سے پندرہ لاکھ ٹن اور سات لاکھ ٹن علی الترتیب بڑھ جائے گی - ۱۹۶۷-۶۸ء میں روئی کی پیداوار بھی ۱۹۶۵-۶۶ء کے مقابلے میں تیئس اعشاریہ چھبیس لاکھ گانٹھوں سے اٹھائیس لاکھ گانٹھوں ہو جائے گی -

ان تخمینوں کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کیمیاوی کھاد ، بیجوں اور زراعتی مشینوں کے لئے امدادی رقم مہیا کی جائے - اس ضمن میں حکومت کا بل تیرہ اعشاریہ بیس کروڑ ہو گا - ہم نے پودوں کی حفاظت کی تدبیروں کو بھی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے - جس کا خرچ تین اعشاریہ ستر کروڑ ہوگا -

خوراک میں خود کفالت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے اور زر مبادلہ کمانے والی فصلوں (Cash Crop) کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے آبی اور برقی حلقوں میں مندرجہ ذیل پروگرام اختیار کیا گیا ہے۔

۱۹۶۷-۶۸ء کے لئے اکیاسی اعشاریہ ستر کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے - جو منصوبہ بند ترقی کے آغاز کے زمانے سے رفیع ترین ہے - آبی ذیلی حلقے میں خوراک میں ۱۹۷۰ء تک خود کفالت حاصل کرنے کے لئے کوششوں سے تدبیروں کو ہم آہنگ کیا جا رہا ہے - اگلے سال کے خصوصی پروگراموں میں آب پاشی کے لئے ٹیوب ویلوں کی انتالیس سکیموں کا اجرا ہوگا - جن کے لئے دو اعشاریہ ستر کروڑ کی رقم محفوظ کی گئی ہے - سیم اور تھور کی بیماری کو سیم کی روک تھام (Salinity Control) اور زمین کی باز یافتگی (Reclamation Projects) کے منصوبوں سے بڑے طریقے سے نمٹا جا رہا ہے - اس پروگرام میں پندرہ سو ٹیوب ویل ۱۹۶۶-۶۷ء میں اور سات ہزار ایک سو بیس ٹیوب ویل ۱۹۶۷-۶۸ء سے لیکر ۱۹۶۹-۷۰ء تک نصب کئے جائیں گے دوسرے بچے کھچے منصوبوں کے لئے اگلے برس میں چوبیس اعشاریہ چھیانویں کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے -

بجلی کے ذیلی حلقے کی اہم خصوصیات بجلی پیدا کرنا ، پہنچانا اور تقسیم کرنا ہے جس کے لئے تیس کروڑ روپیہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں محفوظ کیا گیا ہے - قطع نظر کراچی سے ، اس ایک لاکھ انیس ہزار کلوواٹ کی طاقت میں جو ۱۹۵۹ء میں تھی ۱۹۶۶-۶۷ء کے آخر تک اس کو آٹھ لاکھ اناسی ہزار چار سو پچاس کلوواٹ تک بڑھا دیا جائے گا - ۱۹۶۷-۶۸ء میں دوسرا یونٹ جو لائلپور میں چھیاسٹھ ہزار کلوواٹ کا ہے اور دو دوسرے

یونٹ جو منگلا میں دو لاکھ کلوواٹ کے ہیں ، کام کرنے لگیں گے - چار گیس ٹربائین شاہدرہ میں انسٹھ ہزار کلوواٹ کے اور دو کوٹری میں تیس ہزار کلوواٹ کے لگائے جائیں گے - بجلی کی تقسیم کے سلسلے میں سسٹم ایڈیشن وغیرہ کی سکیمیں ایک لاکھ سولہ ہزار کنکشن سالانہ دیں گی - صارفین کی تعداد ۱۹۶۷-۶۸ء کے آخر تک دس لاکھ تیس ہزار چار سو پچھتر تک بڑھ جائے گی - سال رواں کے آخر تک دو سو پانچ دیہات کو اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں مزید دو سو دیہات کو بجلی کی روشنی سے منور کیا جائے گا - (نعرہ ہائے تحسین)

۱۹۶۷-۶۸ء میں صنعتی حلقے کے لئے پندرہ اعشاریہ اکیانوے کروڑ روپے مہیا کئے گئے ہیں اس میں سے اندازاً پچاس فی صد زرعی نوعیت کی صنعتوں پر صرف ہوں گے - ایک اعشاریہ چالیس کروڑ روپیہ داؤد خیل کے کیمیاوی کھاد کے کارخانے کی توسیع پر صرف ہوگا اور تین اعشاریہ اکیس کروڑ روپیہ مشین ٹول فیکٹری کو وسیع کرنے میں کام آئے گا - توقع ہے کہ یہ دونوں بنیادی کارخانے زرعی حلقے کی ضروریات کو پورا کر سکیں گے - اس کے علاوہ جو دو اعشاریہ نوے کروڑ روپیہ بھاری میکانکی مشینی اجتماع اور بھاری برقی مشینی اجتماع پر خرچ ہوگا اس سے مشینی زراعت کے لئے بنیادی اوزار اور فاضل پرزے حاصل ہوں گے - ایک سکیم ایسی بھی بنائی گئی ہے جو دس لاکھ روپے کے صرف سے پاکستان میں کیڑوں کے مارنے کی دواؤں کو بنانے کے لئے قابل عمل وسائل کا جائزہ لے گی - اس کے علاوہ ذاتی صنعتی حلقے میں ، ان صنعتوں کو پہلا درجہ دیا گیا ہے جو خوراک پیدا کرنے میں خصوصاً اور زراعت میں عموماً ممد ثابت ہوتی ہیں - لہذا کیمیاوی کھاد ، جراثیم کش دواؤں ، ٹریکٹروں اور زرعی مشینوں ، خوردنی روغنیات ، بناسپتی گھی ، سوتی کپڑے اور ایسی صنعتی مصنوعات پر ، جو زراعت اور زرعی فاضلات پر مبنی ہوں ، زیادہ توجہ دی گئی ہے -

جناب والا - اس سے آپ کے ذہن میں حکومت کی ان کوششوں کا ایک ہلکا سا خاکہ آ گیا ہوگا جن کو وہ زیادہ سے زیادہ خوراک پیدا کرنے کے ضمن میں ہر متعلقہ حلقے سے بروئے کار لا رہی ہے - ہمیں یقین ہے کہ ہماری

کوشش ، ہمارا عزم اور ہمارے کسانوں کی محنت بہت جلد بار آور ہوگی اور ہم اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو دوسرے ملکوں کی طرف دیکھنے سے آزاد کرا لیں گے -

والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ

(اچھی زمینوں سے رب کے حکم سے عمدہ پیداوار ہوتی ہے)

تعلیم کے میدان میں ہم ۱۹۶۷-۶۸ء میں تیرہ اعشاریہ باسٹھ کروڑ روپیہ صرف کرنا چاہیں گے - اس سے ڈیڑھ ہزار نئے سکول ، چھ نئے کالج اور نو نئے سائنسی ادارے ظہور میں آئیں گے - پرائمری سکولوں کی تعداد جو ۱۹۵۵-۵۶ء میں پندرہ ہزار سات سو ترپن تھی ۱۹۶۷-۶۸ء میں بڑھ کر سینتیس ہزار نو سو اٹھارہ ہو جائے گی - توقع ہے کہ مڈل سکولوں کی تعداد بھی جو ۱۹۵۵-۵۶ء میں ایک ہزار سات سو پینتیس تھی ۱۹۶۷-۶۸ء میں بڑھ کر تین ہزار چھیاسٹھ ہو جائے گی - امید ہے کہ ہائی سکولوں کی تعداد بھی جو ۱۹۵۵-۵۶ء میں آٹھ سو بتیس تھی ۱۹۶۷-۶۸ء میں بڑھ کر ایک ہزار آٹھ سو چوبیس ہو جائے گی - ۱۹۵۵-۵۶ء میں صرف اٹھتر کالج تھے - توقع ہے کہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں ان کی تعداد پونے تین سو ہو جائے گی - یونیورسٹیوں اور انجینئرنگ کالجوں کی تعداد ۱۹۵۵-۵۶ء میں چار اور تین تھی جو ۱۹۶۷-۶۸ء میں علی الترتیب سات اور چار ہو جائے گی -

ان اعداد سے یہ ظاہر ہوگا کہ تعلیمی سہولتوں کے لئے ایک خاصی وسیع اساس مہیا کی گئی ہے جو ہمارے ذرائع کے مطابق ، ضروری رفتار کے ساتھ بڑھتی جائے گی - تاہم اب ہم ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں - جہاں سے مستحکم کرنے کے اہم کام کا آغاز لازمی ہے تاکہ تعلیمی مدارج میں عمدگی اور معیار پر زیادہ زور دیا جا سکے - لہذا ہم محکم ارادہ کئے ہوئے ہیں کہ ایسے اداروں کی جو معیاری تعلیم کے علم بردار رہے ہیں ہر ممکن امداد کی جائے تاکہ وہ مشعل علم کو ہر آن بڑھتے ہوئے نور سے روشن رکھ سکیں -

۱۹۶۶-۶۷ء میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے پروگرام کے لئے ایک ہزار پانچ سو چھیالیس اعشاریہ اڑتالیس لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے اس رقم میں دریائے جہلم پر پل کی تعمیر دریائے راوی پر پل کی تعمیر لاہور میں ، ستلج پل کی تعمیر بہاول پور کے قریب اور ٹھٹھہ سجاول پل کی تعمیر جس کے لئے دو سو اٹھارہ لاکھ روپے محفوظ ہیں ، شامل ہے - دوسرے اہم تعمیراتی کام جو سال میں جاری رہیں گے کراچی حیدرآباد سپر ہائی وے اور کراچی قلات کوئٹہ زاہدان آر سی ڈی شاہراہ ہے جن کے لئے چار اعشاریہ پچھتر کروڑ روپیہ مہیا کیا گیا ہے - لاہور ملتان شاہراہ ، لاہور سرگودھا خوشاب شاہراہ کے قابل عمل جائزے اور تفصیلی ڈیزائن کی تیاری بھی زیر غور ہے جس کے لئے ۱۹۶۷-۶۸ء میں ایک کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے -

سڑکوں کے پروگرام میں صوبے میں ایک سو پچاس میل کولتاری سڑکوں کی تعمیر اور سو میل خشتی سڑکوں کی بہتری کا منصوبہ شامل ہے - اس سے ون یونٹ کے بعد کولتاری سڑکوں میں دو ہزار پانچ سو چون اور خشتی سڑکوں میں چھ سو اسی میلوں کا اضافہ ہوگا - کولتاری سڑکوں کے اضافے میں نئی سڑکوں کی تعمیر ، ان کو کشادہ کرنا ، ان کو بہتر بنانا اور موجودہ خشتی سڑکوں کو کولتاری سڑکوں میں تبدیل کرنا بھی شامل ہے -

مغربی پاکستان میں موجودہ سڑکوں اور پلوں کی دیکھ بھال کیلئے چار اعشاریہ اکتالیس کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے - گذشتہ سال میں ترقیاتی سر گرمیوں کی طرف جو توجہ دی گئی ہے اس سے مختلف حلقوں میں اس تیزی سے ترقی ہوئی ہے کہ موجودہ مواصلات کے ذرائع ناکافی ثابت ہوئے ہیں اس لئے اس مد میں زیادہ رقم مخصوص کی گئی ہے -

ایوان ذی وقار کے ارکان یہ جان کر خوش ہوں گے کہ ہم ۱۹۶۷-۶۸ء میں دیہی ترقیاتی پروگرام کو مضبوط تر بنانا چاہتے ہیں - ہمارا یہ خیال ہے کہ ہماری تعمیری سرگرمیوں

میں دیہی آبادی کی عملی شرکت ہی شہری اور دیہی ترقی کی خلیج کو پاٹنے کا صحیح حل ہے - بنیادی جمہوریتوں نے اپنی صلاحیتوں کو ثابت کر دیا ہے اور اس اعتماد کو جو ان پر کیا گیا تھا پورا کر دکھایا ہے - انہوں نے مجموعی شراکت کے جذبے سے بے حساب کام کیا ہے - ان کی نہایت عمدہ کارکردگی کے پیش نظر میں سال رواں کے پانچ کروڑ روپے کے مقابلے میں دس کروڑ روپیہ محفوظ کرتا ہوں (نعرہ ہائے تحسین) خدا کرے وہ بہ سرعت تمام اپنا کام سرانجام دیں - مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ طریقہ ایک عام آدمی کی زیادہ سے زیادہ عملی شرکت سے اس ملک کی ترقی پر منتج ہوگا اور دیہی علاقوں میں معاشی وسائل کو بہتر کرے گا -

جناب والا — اگلے برس کے تمام ترقیاتی پروگراموں کیلئے ہمیں سال رواں کے چوالیس اعشاریہ تیس کروڑ کے مجوزہ میزانئے کے مقابلے میں تریسٹھ اعشاریہ ایک کروڑ کی رقم صوبائی وسائل سے مہیا کرنی ہے - میں یہاں یہ گذارش کرنا چاہوں گا کہ مرکزی مالیاتی کمشن کی سفارشات کے مطابق ہر برس محاصل کا پینسٹھ فی صد حصہ جو مرکزی حکومت انکم ٹیکس ، سیلز ٹیکس ، سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹم کے طور پر اکٹھا کرتی ہے صوبوں میں بطور مالیے کے حصے کے تقسیم کیا جاتا ہے - پچھلے برس جب صدر پاکستان کو یہ معلوم ہوا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان علی الترتیب ستائس فی صد اور پچاس فی صد مالیے کے حصے کو غیر ترقیاتی اخراجات کے طور پر صرف کر رہے ہیں تو انہوں نے حکم صادر فرمایا کہ صوبے جس قدر جلد ممکن ہو سکے ، اپنے مالیاتی معاملات کو اس ڈھنگ سے ترتیب دیں کہ مرکزی مالیے کا تمام حصہ صرف ترقیاتی کاموں پر ہی صرف ہو یہ عالی مقام ایوان یہ جان کر مسرور ہوگا کہ میں اگلے برس میں مرکزی مالیے کا صوبائی حصہ مع مزید چوالیس کروڑ روپے کے جو دوسرے صوبائی ذرائع سے حاصل ہوگا ، سالانہ ترقیاتی پروگرام پر جس میں قرضوں پر سود اور ادائیگی بھی شامل ہے ، صرف کرنا چاہونگا (نعرہ ہائے تحسین) -

جناب والا — جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں
ہمیں اپنے ترقیاتی پروگرام کیلئے تریسٹھ اعشاریہ ایک کروڑ کی
رقم درکار ہوگی - ہماری مالیاتی سعی کی ، جس سے ہم اگلے مالی
برس میں نمٹنا چاہیں گے ، یہ جسامت ہوگی - جناب میں حکومت
کو ادا ہونے والے گراں قدر بقایا جات کا کھوج لگانے کے قابل
ہوا ہوں - گذشتہ دو ماہ میں ان بقایا رقموں کی شناخت کے
سلسلے میں کتنی ہی مرتبہ تگ و دو کی گئی اور ایک برس میں حقیقتاً
جیسی ممکن الحصول رقموں کا تعین کیا گیا جو ہمارے سالانہ ترقیاتی
پروگرام کی تکمیل کی مالیاتی اساس بن سکیں - میں اس ایوان کے
سامنے مسرت سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم ایسے انتظامات
کرنے کے قابل ہو گئے ہیں - جن سے اس مد میں نو اعشاریہ
سات کروڑ روپے کی باز یافتگی ممکن ہے (نعرہ ہائے تحسین) سات اعشاریہ
تریسٹھ کروڑ کی اصل سرمائے سے یافت ، سات اعشاریہ اٹھاسی کروڑ کی
پلیو - پی-آئی-ڈی - سی - کے تکمیل یافتہ منصوبوں اور دیگر ذرائع سے
اٹھہتر اور اڑتیس اعشاریہ انتالیس کروڑ کا ہمارا اپنا فاضل مالیہ ، یہ
سب مل کر ہم صوبے کی تریسٹھ اعشاریہ ایک کروڑ کی حد تک
پہنچتے ہیں - یہاں یہ ملاحظہ کیا جائیگا کہ اس برس ہم پہلی
مرتبہ اپنے ترقیاتی اخراجات کے حصے کو نجی قرضہ حاصل کئے بغیر
ادا کر رہے ہیں - (نعرہ ہائے تحسین) -

جناب - اب کہ میں نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے مضمون کو
سمیٹا ہے لازم آتا ہے کہ میں صوبائی اسمبلی میں اس حالیہ تنقید
کا حوالہ دوں جو صوبائی قرضے کے بوجھ کے بارے میں کی گئی
ہے - اور اس طرف رجوع کروں کہ کیا ان قرضوں کو حاصل کرنا
بھی ہماری دانشمندی تھی اور کیا ان کی مقدار ہماری سلامتی کی
حد کے اندر تھی - مسئلہ اہم ہے اور میں اپنے مالیاتی پروگرام پر
اس کے عمومی اثرات کی طرف آپ کی قیمتی توجہ مبذول کراؤنگا -

جناب - میں تسلیم کرتا ہوں کہ قرضوں سے مالیات کو پورا
کرنے کا طریقہ مثالی نہیں ہے - لیکن ملک کے مفاد کیلئے مقامی
ذرائع کے ناکافی ہونے کی صورت میں یہی شے ضروری بھی ہو جاتی ہے -
یہ کہنا کہ قرطاس ابیض سے، جو میزانئے سے لف ہے ، ظاہر ہوگا کہ صوبے
کی کل عوامی قرضہ سات ہزار ایک اعشاریہ چورانوے کروڑ تک ۶۸-۱۹۶۷ء
کے آخر تک پہنچ جائے گا - یہ بھی ملاحظہ فرمایا جائے کہ

دوسرے پنج سالہ منصوبے کے آغاز میں عوامی قرضہ دو سو چھبیس کروڑ تھا ۔ اس اضافے کو دوسرے منصوبے کے آغاز سے صوبے کی ترقیاتی آمد و خرچ میں ارتفاع کے حوالے سے دیکھنا چاہئے ۔ یہ دونوں عدد علی الترتیب چھہتر کروڑ سے دو سو اٹھارہ کروڑ اور پچاسی کروڑ ۔ ایک سو چورانوے کروڑ تک پہنچے ہیں اس لئے یہ امر سراہا جائے گا کہ صوبے کے عوامی قرضوں کا ارتفاع ، کسی طرح بھی اس تیزی سے زیادہ نہیں بڑھا جو حکومت کی بڑھتی ہوئی ترقیاتی پابندیوں کیلئے بالکل لازمی ہیں ۔ بلکہ صوبائی حکومت کی سود دینے یا ادائیگی کی قوت سے بھی زیادہ نہیں ہوا ۔ اس ضمن میں مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ سود کی مقدار اور ادائیگیاں جو حکومت نے مختلف خودمختار اداروں سے ، جنہیں یہ قرضے اپنے کاموں میں روپیہ لگانے کیلئے منتقل کئے جاتے ہیں، حاصل کیں تو انہوں نے بھی عمودی ارتفاع ظاہر کیا حکومت کی یہ بازیافتیں ۱۹۶۰-۶۱ء میں تین اعشاریہ ستانوے کروڑ تھیں مگر ۱۹۶۷-۶۸ء تک انیس اعشاریہ پینتیس کروڑ ہو جائیں گی ۔ یعنی تین سو ستاسی فی صد کا اضافہ ہوگا جبکہ عوامی قرضوں میں اس مدت میں صرف دو سو گیارہ فی صد کا اضافہ ہوا ۔

اس معاملے کا ایک اور پہلو بھی توجہ کے لائق ہے ۔ تمام ترقی یافتہ ملکوں نے تھوڑی بچت کے اثرات کے چکروں کا دکھ جھیلا ہے جس سے راس المال کے طور پر ناکافی سرمایہ بچتا ہے ۔ ان کی مستقبل کی آمدنی کو نچلی سطح پر ہی رکھنے کا باعث بنتا ہے معاشرتی اور مالیاتی جمود پر ہمارے حملے کی اساس اس مفروضے پر ہے کہ برائی کے چکر کو توڑنے کا موثر قرین طریقہ حکومت کے دیگر ذرائع سے ، جو دوسری طرح حاصل نہیں ہوتے ، دست اندازی میں مضمر ہے ۔ اگرچہ روپیہ لگانے کے لئے زائد سرمایہ اندرونی اور بیرونی قرضوں ہی سے حاصل کیا جا رہا ہے تاہم اس کے اثرات پیداوار کو بڑھانے اور ان حلقوں میں جہاں روپیہ لگانے کیلئے راستہ نکالا جا رہا ہے ادائیگیوں کی صورت میں نسبتاً زیادہ ہونگے ۔ اس زائد سرمائے کی کل بافت یقیناً اس کے سود کی رقم سے زیادہ ہوگی آب و برق زراعت ریل صنعت اور مواصلات (جو ملاکر ہمارے نوے صد ترقیاتی اخراجات سے بڑھ جاتے ہیں) ایسے بڑی رقم دینے والے حلقوں میں روپیہ لگانا ہمارے ترقیاتی پروگراموں کے جاری ہونے پر، کئی زیادہ رقم واپس لائے گا ۔

بہت سوچ و بچار کے بعد میں نے یہ تجویز پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان کے ۱۹۶۶ء کے مالیاتی ایکٹ کے تحت جو ٹیکس لگائے گئے انہیں جاری رکھا جائے اور کوئی نیا ٹیکس نہ عائد کیا جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اس نتیجے پر بھی پہنچا ہوں کہ کراچی کے ضلع میں کہ کشتیوں کی اندرونی آمدورفت پر کرائے اور مال برداری (Fare and Freight) پر ٹیکس اور کراچی ہی کے ضلع میں ان کشتیوں پر ٹیکس , جو ضلع کے اندرونی پانیوں میں استعمال ہوتی ہیں ، ابتدائی طور پر کم آمدنی والے طبقے پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ اس لئے میں ان ٹیکسوں کو ختم کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان دنوں رضاکارانہ طور پر معاشرتی بہبود کے لئے کام کرنے والے اداروں سے ، قانون کے مطابق پچیس روپے رجسٹریشن فیس کے طور پر لئے جاتے ہیں ۔ میں اس رجسٹریشن فیس کو ختم کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ٹریڈ یونینز پانچ روپے کی فیس کی ادائیگی پر ٹریڈ یونین ایکٹ کے تحت رجسٹر ہوتی ہیں ۔ کیونکہ یہ انجمن کم تنخواہ پانے والے کاریگروں کی جماعتیں ہیں اس لئے میں اس فیس کو ختم کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ تیسرے منصوبے کی مدت میں خانہ سازی بڑے مسائل میں سے ایک ہے ۔ اس سرگرمی کو پرائیویٹ حلقے میں تیز تر کرنے کے لئے محرکات کو ضروری خیال کیا گیا ہے ۔ کیونکہ موجودہ ٹیکسوں کی سطح پر خانہ سازی کو زیادہ آمدنی والے طبقوں میں مالیاتی طور پر ایک ناقص کاروبار اور کم آمدنی والے طبقوں میں مہمل عمل شمار کیا جاتا ہے ۔ جائیداد پر ٹیکسوں کا مرکزی , صوبائی اور لوکل باڈیز کا سہ سطحی نظام ، اس سرگرمی کے لئے بڑا حوصلہ شکن ہے ۔ پرائیویٹ تعمیرات کی حوصلہ افزائی کی خاطر میں تین برس کی مدت کے لئے ان تمام مکانات کو ، جن کی تعمیر ۱۹۶۷-۶۸ ، ۱۹۶۸-۶۹ اور ۱۹۶۹-۷۰ میں مکمل ہو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ تہذیبی سرگرمیوں کے دائرے میں تعلیمی اداروں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ گھٹیا درجے کی فلموں کی برائیوں سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تہذیبی اور تعلیمی اقدار کے حامل کھیلوں (Plays) کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ ان کھیلوں پر بھاری تفریحی ٹیکس

کی موجودگی , اس تہذیبی اور ادبی اظہار کے ذریعے کا آہستہ آہستہ گلا گھونٹ رہی ہیں ۔ اس شوقیہ سرگرمی کی حوصلہ افزائی کے لئے میں ان کوششوں پر جو منظور شدہ سکول, کالج اور یونیورسٹیاں , اور کراچی لاہور اور راولپنڈی کی آرٹ کونسلیں پیش کریں , تفریحی ٹیکس کو منسوخ کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ میں حصوں (Shares) کے انتقال پر سٹیمپ ڈیوٹی کی موجودہ شرح کو نصف کرتا ہوں ۔ اس سے حصوں کی خریدو فروخت میں اضافہ ہوگا اور مرکزی وزیر خزانہ کے ان اقدام کی بھی توسیع ہوگی جو کہ انہوں نے اپنی میزانیہ تجاویز پیش کرتے ہوئے سٹاک مارکیٹ کو مستحکم کرنے کی خاطر لئے ہیں

جناب والا ۔ جماعتی وقتی بیموں پر بھی سٹیمپ ڈیوٹی عام زندگی کے بیموں کی شرح کے برابر ہی لگائی جاتی ہے ۔ اس سکیم کو جو ابتدائی طور پر چھوٹی آمدنی کے طبقوں سے متعلق ہے , مقبول بنانے کے لئے میں جماعتی وقتی بیمہ پالیسیوں کے لئے چھ پیسے ہر سو روپے یا اس کے کسی حصے پر جو پریمیم کی صورت میں ادا ہوا ہو بطور سٹیمپ ڈیوٹی لگاتا ہوں ۔ ہم نے یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا ہے کہ کارخانوں وغیرہ میں کام کرنے والوں کے لئے جماعتی بیمے کی اس بہترین سکیم کی بھاری سٹیمپ ڈیوٹی کی وجہ سے حوصلہ افزائی نہ ہو رہی تھی موجودہ تدبیر ایک بہت بڑی رکاوٹ کو دور کر دے گی اور کارخانوں کے مالک اور آجر اب اس کو کامیاب بنانا چاہیں گے تا کہ کسی کارکن کی بے وقت موت پر اس کے بیوی بچے اتنی رقم حاصل کر سکیں جو کم از کم ان کو مکمل بربادی سے محفوظ رکھ سکے ۔

جناب والا ۔ اس سکیم کے بعینہ مطابق میں درجہ سوم اور درجہ چہارم کے سرکاری ملازموں کے دوران ملازمت میں انتقال کرنے پر ان کے پس ماندگان کی حفاظت کیلئے ایک اور سکیم پیش کرتا ہوں ۔ اس سکیم میں پریمیم کچھ صوبائی حکومت اور کچھ امدادی فنڈ (Benevolent fund) سے ادا کیا جائے گا ۔ صوبائی حکومت کی طرف سے میں ابتدائی تین لاکھ کی رقم پیش کرتا ہوں ۔ صوبائی حکومت میں کام کرنے والے دوسرے درجوں کے ملازم بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں ۔ لیکن انہیں اپنے پریمیم کا حصہ خود دینا ہوگا ۔ یہ سکیم ان بد قسمت خاندانوں کے

[illegible] کسی قدر [illegible] کرنے میں [illegible]
[illegible] کمانے والے افراد ، ان کے زندہ رہنے کیلئے کوئی [illegible]
[illegible] بغیر انتقال کر جاتے ہیں -

جناب والا - میں خداوند تعالی کے حضور میں دست بہ
[illegible] ہوں کو وہ ہمیں جرات اور دانائی سے ، ان عوام کی خدمت
[illegible] موقع دے جو ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور جن میں
[illegible]ستان کو ایک فلاحی مملکت (Welfare State) بنانے کے لئے قربانی دینے
[illegible] کام کرنے کی بے حساب قوتیں ہیں جناب ہم سب کو متحد
[illegible] کر اس مقصد کو حاصل کرنا چاہئے کیونکہ ہم عظیم ملت
[illegible]امیہ کا ایک حصہ ہیں اور اس ملت کے ہو جزو کی ترقی
[illegible] کامیابی اسلام کی عظمت میں اضافہ کرتی ہے آئیں ہم اللہ تعالی
[illegible] دعا مانگیں کہ ہمیں وہ عزم صمیم عطا فرمائے جس سے ہم
[illegible] ہو کر ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرسکیں -

آخر میں , اور محض روایت کے طور پر نہیں ، مجھے اس
[illegible] حسن کار کا تہ دل سے اعتراف کرنا ہے , جو محکمہ مالیات
[illegible] افسروں اور عملے , بالخصوص جناب تجمل حسین سیکرٹری مالیات
[illegible] سرانجام دیا انہیں اس محکمہ سے منسلک ہوئے تقریبا تین
[illegible] ہوئے ہیں لیکن اس مختصر سی مدت میں انہوں نے والہانہ
[illegible] غیر معمولی بصیرت اور لیاقت سے صوبائی مالیات کو اس
[illegible] ترتیب دیا ہے کہ اس میزانیے کے لئے ترقی پذیر تجاویز
[illegible]کن ہو سکیں - مسائل کی طرف ان کے ہمدردانہ رویے نے ربط
[illegible] اور ہم آہنگی کی ایسی فضا پیدا کر دی ہے جو مجھے
[illegible] ہے , ہماری صوبائی حکومت کیلئے نہایت مفید ہو گی -

جناب والا - میں منصوبہ بندی اور ترقی کے محکمے کے
[illegible]شنل چیف سیکرٹری اور دوسرے افسروں کا اس مدد کیلئے
[illegible]ون ہوں جو انہوں نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تشکیل میں
[illegible] پہنچائی -

جناب والا - میں اب آپ کی خدمت میں ۶۸-۱۹۶۷ء کا
[illegible]زانیہ پیش کرنیکا اعزاز حاصل کرتا ہوں - (تالیاں)

Mr. Speaker : Minister of Finance to introduce the Finance Bill, 1967.

Minister of Finance : (Syed Ahmad Saeed Kirmani) : Sir, I beg to introduce the West Pakistan Finance Bill, 1967.

Mr. Speaker : The West Pakistan Finance Bill, 1967 stands introduced.

The House is adjourned to meet again tomorrow at 8·00 AM.

The Assembly then adjourned till 8·00 a.m. on Thursday, the 15th June, 1967.

62 PLA—M—535—25.10-67—SGPWP, Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 15th June, 1967

پنج شنبہ - ٦ ربیع الاول ١٣٨٧ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ
قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ
شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ٢ - س ٢ - ع ١٠ - آیات ٢١٣ تا ٢١٦)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اسی طرح بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور حال یہ ہے کہ ابھی تم کو پہلے لوگوں کی طرح مشکلیں تو پیش آئی ہی نہیں۔ اُن کو بڑی بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہونچیں اور وہ صعوبتوں میں ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو اُن کے ساتھ تھے سب پکار اُٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کی مدد قریب آگئی۔ اے پیغمبر لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ مال کس طرح خرچ کریں۔ کہدو کہ جو چاہو خرچ کرو لیکن جو مال خرچ کرنا چاہتے ہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق) یعنی ماں باپ کو قریبی رشتہ داروں کو یتیموں کو محتاجوں کو اور مسافروں کو سب کو دو اور جو بھی بھلائی کے سلسلے میں کرو گے اللہ اُس کو جانتا ہے۔ مسلمانو! تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر ممکن ہے کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو اچھی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور ان باتوں کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور تم نہیں جانتے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

ARRANGEMENTS FOR SHADE AND DRINKING WATER AND OTHER RECREATION FACILITIES AT CLIFTON PARK, KARACHI

*3790. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no shade and drinking water arrangements have been made at Clifton Park, Karachi ;

(*b*) whether it is a fact that the swimming pool and other recreation facilities for children are either in bad shape or do not exist at all ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide the said facilities at the said Park ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No, it is not a fact. The visitors normally sit in the shade of trees. There is a drinking water tap available in the park. An iron tank with capacity of 500 gallons of drinking water has also been provided.

(*b*) There is no Swimming Pool ; but other recreational facilities for children like Swings, Merry-go Round Mountain slide and Sea-Saws have been provided and are in good condition as the old appliances have recently been replaced by new ones.

(*c*) In view of (*a*) and (*b*) above, the question does not arise.

مسٹر حمزہ — کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مجھے بتلائیں گے کہ کھیلوں کا یہ نیا سامان آپ نے کب مہیا کیا تھا ؟

وزیر بلدیات — آپ کے سیاہ عینک لگانے سے پہلے مہیا کر دیا تھا ۔

مسٹر حمزہ — میں نے یہ تاریخ اس غرض سے دریافت کی تھی کہ اگر آپ بتادیں تو مجھے اس سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ اس حقیر انسان کے اس سوال دینے سے پہلے آپ کے محکمے نے یہ کارروائی کی ہے یا اس سوال دینے کے بعد ۔

وزیر بلدیات — جناب والا - میں اس کی تاریخ تو نہیں بتا سکتا لیکن اگر محکمے نے فاضل رکن کے سوال بھیجنے کے بعد بھی یہ سامان مہیا کر دیا ہو ، تو بھی فاضل رکن اس ثواب میں شامل ہیں لیکن ہم خود بھی اس طرف توجہ دیتے ہیں - بہر حال فاضل رکن نے ہماری توجہ اس جانب دلائی ہے جس کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں -

مسٹر حمزہ — میرے عرض کرنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس گھوڑے کو سوال کا تازیانہ لگانے کی ضرورت کیوں ہوتی ہے -

وزیر بلدیات — اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی - ہم تو آپ کو اس ثواب میں شامل کرنے کے لئے بصد خوشی تیار ہیں ، لیکن اگر آپ نے سوال پوچھ کر ہماری توجہ اس طرف دلائی ہے تو یہ بھی خوشی کی بات ہے -

---

INSANITARY CONDITIONS IN RAMSWAMI LOCALITY IN KARACHI

***3791. Mr. Hamza.** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some residents of Ramswami locality in Karachi lodged a complaint with the Commissioner, Karachi Division, regarding the highly insanitary conditions prevailing in the said area ;

(*b*) whether it is a fact that the Commissioner assured the complainants that proper action will be taken on their complaint ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the steps taken so far on the said complaint, and if no action has yet been taken, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes, the complaint was lodged by one Mr. H. I. Sheikh.

(*b*) Yes,

(*c*) The complaint pertaining to only three streets/bye-lanes around the house of the complainant. Ramswami is a much larger locality and the sanitation of the area in general is satisfactory. As regards Vishandas Road and Mir Yakub Khan Road the complaint was due to frequent over-flow of the underground sewers. This was caused temporarily due to repairs which were being carried out to the Sewer Lines from complainant's house to the main Sewer Trunk at Barnes street. There were frequent blockages in the branch lines due to faulty main Trunk sewers which necessitated its renovation. This has now been completed.

ESTABLISHMENT OF A SEPARATE DIRECTORATE FOR LOCAL COUNCIL SERVICE (EDUCATION)

*3794. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Local Bodies Department is considering the establishment of a separate Directorate for the Local Council Service (Education) for the Lecturers serving in the various educational institutions run by the local bodies in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the probable time required for the establishment of the said Directorate ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The question has been taken up only recently. It is likely to take some time. Probably time cannot be given at this stage.

مسٹر حمزہ — کیا وجہ ہے کہ آپ اس وقت وقت کا تعین نہیں کر سکتے -

وزیر بلدیات — اس کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ہم وقت کا تعین نہیں کر سکتے - اس مسئلہ کے بارے میں چند دن پیشتر ایک پریس کانفرنس میں میری توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی تھی کہ حکومت اس پر غور کرے - چنانچہ محکمہ کی طرف سے جو ڈرافٹ آیا اس میں لفظ No لکھا تھا لیکن میں نے اس پر لکھا کہ یہ مناسب ہوگا کہ اس پر غور کیا

جائے ۔ اب جو کچھ غور کیا جائے گا اس پر عمل درآمد کرنا ضروری ہوگا ۔ بعض اوقات کئی چیزوں کو دیکھنا پڑتا ہے مثلاً اب جبکہ حکومت تمام ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ہائی سکولوں کو Provincialize کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس طرح میونسپل کمیٹیوں کے جو سکول اور کالج ہیں یا ڈسٹرکٹ کونسلوں کے جو کالج ہیں ان کی رائے اور شرائط حاصل کرنی ہوتی ہیں اس کے بعد غور کیا جا سکتا ہے ہر جگہ Autonomous Bodies ہیں اس لئے اس میں کچھ وقت ضرور لگے گا اس کے لئے میں عرض نہیں کر سکتا ۔

GRANT SANCTIONED BY THE DISTRICT COUNCIL LYALLPUR FOR THE DIVISIONAL PUBLIC SCHOOL

*3826. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the amount sanctioned as Grant-in-Aid by the District Council Lyallpur for the Divisional Public School, Lyallpur for the year 1966-67, alongwith the reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Rs. 3.00 lacs. The reasons for sanctioning the Grant-in-Aid by the District Council, Lyallpur, are as under :—

(*i*) That the people of Lyallpur District will derive more benefit out of this school than any other district in Sargodha Division though the School has been designed to benefit the students of Sargodha Division both from Rural and Urban areas.

(*ii*) That the Grant-in-Aid has been sanctioned as a matter of financial assistance to the School in order to take it a success.

چودھری محمد ادریس — یہ جو آپ نے ڈویژنل پبلک سکول بنائے ہیں ان میں غریب آدمیوں کے بچے داخلہ نہیں لے سکتے ۔ اس لئے یہ تین لاکھ روپیہ پرائمری سکولوں کو دے دیتے تاکہ غریب آدمیوں کے بچے تعلیم حاصل کر سکیں ۔

وزیر بلدیات ـ آخری تیاری کے لئے جب یہ سوال میرے سامنے آیا تو اس وقت میں نے نہ صرف اس ڈسٹرکٹ کونسل سے ان رقوم کے متعلق اطلاعات حاصل کیں بلکہ میں نے باقی لوکل باڈیز سے بھی اطلاعات حاصل کیں اور میں نے سوچا کہ حکومت کے لئے غور کرنا ضروری ہے اس لئے میں اس بارے میں اس وقت کچھ عرض نہیں کر سکتا کہ کیا فیصلہ مناسب ہوگا ۔ لیکن میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت غور کرکے لوکل باڈیز کے اداروں کو اس سلسلہ میں ہدایات جاری کرے گی کہ ان سکولوں کو اتنی بڑی بڑی رقوم دینے کی بجائے اپنے سکولوں کی حالت بہتر بنائیں ۔ کسی نہ کسی قسم کی پابندی یا ہدایات ضرور جاری کی جائیں گی ۔ میں معزز ممبر کے جذبات کا احترام کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ـ کیا وزیر بنیادی جمہوریت بتائیں گے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے منتخب ممبران یہ رقوم ڈویژنل پبلک سکول کو دینے کے حق میں نہیں تھے لیکن آفیشل چیئرمین اس قسم کے فنڈ کی ادائیگی کے لئے ہدایات دیتے ہیں ۔ کسی اور جگہ کے متعلق تو میں نہیں کہ سکتا لائل پور کے بارے میں مجھے علم ہے کہ اس چیز کے متعلق آفیشل چیئرمین کی خواہش تھی کہ یہ رقم ادا کی جائے ۔ لیکن منتخب عوامی نمائندوں نے اسے ناپسند کیا ۔ آفیشل چیئرمین کو کیا معلوم کہ یہ کام عوام کے لئے اچھا ہے یا نہیں ۔ ان کو چاہئے کہ ممبران کی مرضی کے مطابق کام کریں ۔

وزیر بلدیات ۔ اس قسم کی اگر کوئی چیز معزز ممبر میرے نوٹس میں لائیں گے تو میں غور کرنے کو تیار ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں معزز وزیر کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ یہ جو تین لاکھ کی رقم دی

گئی ہے اس قسم کی گرانٹ پر اس معزز ایوان میں اختلاف رائے کا اتنا اظہار نہیں ہوتا جتنا ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبران کرتے ہیں ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا تھا کہ کمشنر صاحب کی ہدایات ہیں مہربانی کرکے اسے منظور کریں ۔

وزیر بلدیات ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ اتنی بڑی رقم لوکل باڈیز کو ادا کرنی پڑی ہے اور میں عرض کرتا ہوں کہ میری بنیادی طور پر پالیسی یہ ہے کہ لوکل باڈیز پہلے اپنے بنیادی فرائض سر انجام دیں اس کے بعد پھر دوسرے کاموں پر اخراجات کریں ۔ حکومت کی تو یہ پالیسی ہے کہ لوکل باڈیز کالج بھی نہ کھولیں ۔ صرف اس وقت کوئی کالج کھولیں جب وہ اپنے بنیادی فرائض کو پورا کر لیں ۔ یہاں بھی یہ اصول لاگو ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ یہ تین لاکھ کی رقم کب منظور ہوئی اور کیا یہ خرچ کر دی گئی ہے یا ابھی release نہیں ہوئی ۔ اگر release نہ ہوئی ہو تو اسے واپس لیا جائے ۔

وزیر بلدیات ۔ یہ رقم موجودہ سال ۱۹۶۶-۶۷ کے لئے منظور ہو چکی ہے ۔ فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے میں عرض کردوں کہ یہ عمارت کی تعمیر کے لئے تھی اور ادا کی جا چکی ہے ۔ اس لئے واپس کرنے کے بارے میں کچھ نہیں ہو سکتا ۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی جگہ دس لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہو اور ایک لاکھ کی مزید ضرورت ہو تو ایک لاکھ روپیہ کو روک کر دس لاکھ کو ضائع کرنا مفاد عامہ میں نہیں ۔ البتہ آئندہ کے لئے ان چیزوں کو مدنظر رکھا جائے گا اور جو کچھ ممبران ارشاد فرمائیں گے ان کی رائے کے مطابق ہوگا ۔ مجھے معزز ممبران کے جذبات کا احترام ہے ۔ نیز یہ کوشش کی جائے گی کہ لوکل باڈیز کے

احاطہ اختیار میں جو کچھ ہو آئندہ ایسے policy matters کو take up کرتے وقت اس کے مطابق عمل کریں تاکہ عوام کے grievances نہ رہیں اور مفاد عامہ کے بہترین نقطہ نظر سے اپنے فرائض ادا کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر بنیادی جمہوریت جو کئی سالوں سے اس قلمدان وزارت پر متمکن ہیں یہ بتا سکیں گے کہ انہوں نے جس پالیسی کا اظہار کیا ہے کیا وجہ ہے کہ اس کے آلٹ عمل درآمد ہوتا ہے ۔

وزیر بلدیات ۔ یہاں کالجوں کا ذکر کیا گیا تھا فاضل ممبر کو علم ہے کہ لوکل باڈیز کے دو طرح کے فرائض ہیں ۔ پہلے بنیادی فرائض ہیں ان کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے اس کے بعد جو دوسرے فرائض ہوں ان کو پورا کیا جائے اس کے لئے اگر ان کے وسائل اچھے ہوں اور وہ کالجوں کے بارے میں غور کریں تو انہیں منع نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ جو پبلک سکولوں کے لئے چندہ دیا گیا ہے اس سلسلہ میں میں نے خود لائل پور سے اطلاع منگائی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا اپنے ضلع ساہیوال سے بھی اطلاع منگائی ہے ۔

وزیر بلدیات ۔ ان پبلک سکولوں کے لئے جو اطلاعات ملی ہیں معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایسی کوئی صورت نہیں ۔ یہ جو پبلک کالج اور سکول کھولے گئے ہیں مفاد عامہ کو پیش نظر رکھ کر کھولے گئے ہیں ۔

CONSTRUCTION OF AN AUDITORIUM IN SAHIWAL CITY

*3907. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an Auditorium is at present under construction in Sahiwal City ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the estimated cost of the project and the sources from which necessary funds have been obtained with the actual amount obtained from each source ;

(*c*) whether prior approval of the Provincial Government was sought and given for the construction of the Auditorium, and if not, the reasons for not seeking Government approval ;

(*d*) whether the Deputy Commissioner on his own authority can authorise the execution of a project of these dimensions ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. It has since been completed.

(*b*) Estimated cost Rs. 11,91,362.00.

Serial No.	Name of Local Body		Amount of Contribution Rs.
1.	District Council, Sahiwal	...	7,75,000.00
2.	Municipal Committee, Sahiwal	...	21,500.00
3.	Municipal Committee, Okara	...	95,000.00
4.	Municipal Committee, Chichawatni	...	60,000.00
5.	Town Committee, Haveli	...	498.75
6.	Town Committee, Renala Khurd	...	5,998.13
7.	Town Committee, Dipalpur	...	1,498.75
8.	Municipal Committee, Arifwala	...	59,993.05
	Total (Local Bodies Contributions)	...	12,12,988.98
9.	Contribution from the public	...	19,900.00
10.	Interest from Bank	...	11,127.90
	Grand Total	...	12,44,016.88

(*c*) The Auditorium is not a Government Project. Therefore, the question of Government sanction does not arise.

(*d*) A registered private body, called the Sahiwal Hall Committee, was formed with the Deputy Commissioner as its Chairman. The construction of the Auditorium was taken in hand by this Committee.

مسٹر حمزہ - کیا میں وزیر بلدیات و بنیادی جمہوریت سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا آپ کے افسران اس قسم کی نان آفیشل باڈی جس کا آپ نے ذکر کیا ہے چیئرمین ہوتے ہوئے چندہ اکٹھا کر سکتے ہیں اور گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر چندہ اکٹھا کر سکتے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - یہ چندہ اکٹھا کرنے کا معاملہ نہیں ہے - لوکل باڈیز کے ادارے ڈسٹرکٹ کونسل ، ٹاؤن کمیٹیاں اور میونسپل کمیٹیاں ایوان میں پیش کر کے اور کنٹرولنگ اتھارٹی کے اجازت سے اس باڈی کو رقم دیتی ہیں لیکن اس کے باوجود جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں جس کے فیصلہ کے بعد ہم سوچ رہے ہیں اور چندہ دینے کے سلسلے میں اور یکمشت رقم کے سلسلے میں ہم لوکل باڈیز پر پابندیوں کے بارے میں غور کریں گے اس کے مطابق یہ چیز بھی آ جائے گی - ویسے اس ہال کے بارے میں میں اس ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ وہ ہال لوگوں کے لئے شہر کے لوگوں اور دیہات کے لوگوں کے لئے بہت مفید چیز ہے - جہاں مختلف قسم کی meetings ہوتی ہیں مثلاً اس کی ابتدا قرأت کے مقابلہ سے ہوئی ، وہاں نعت خوانیاں ہوئی ہیں ، وہاں سکول ماسٹر صاحبان کے جلسے ہوئے ، وہاں بنیادی جمہوریت کے جلسے ہوئے ، وہاں اطباء کا جلسہ ہوا اور اسی قسم کی علمی اور ادبی محفلیں ہوتی ہیں جو چیزیں اس علاقے کے بہترین مفاد میں ہیں - اس میں کنٹرولنگ اتھارٹی کی اجازت سے رقم خرچ کی گئی ہے لیکن آئندہ کے لئے ہم اسبات پر غور کر رہے ہیں جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں -

مسٹر حمزہ - آپ نے نعت خوانیوں کا ذکر کیا ہے - ناچ خوانی کا ذکر نہیں کیا -

میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ جب بہت ہی مفید اور کارآمد عمارت اس آفیشل سب کمیٹی نے تعمیر کروائی ہے تو کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ ضلع ساہیوال اور خاص طور پر ڈسٹرکٹ کونسل اور دوسری لوکل باڈیز کے تعلیمی اداروں میں بچوں کے بیٹھنے کے لئے ٹاٹ اور سر چھپانے کے لئے کمرے موجود نہیں ہیں تو کیا ان حالات کے ہوتے ہوئے آپ پسند کرتے ہیں کہ اتنی بڑی رقم اس قسم کے کام پر صرف کر دی جائے۔

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - ہر کام کی اپنی اپنی افادیت ہوتی ہے اگر یہ کہا جائے کہ سارے سکولوں کی عمارتیں مکمل کر لینے کے بعد کوئی کام کیا جائیگا تو ہیلتھ کا معاملہ رہ جائے گا اور اگر یہ کہا جائے کہ سارے ہسپتالوں کو بنا لینے کے بعد سکولوں کو take up کریں گے تو سڑکیں رہ جائیں گی اور اگر یہ کہا جائے کہ سڑکیں بنا لیں تو پھر کوئی اور کام رہ جائے گا تو میں عرض کروں گا کہ اس کے لئے پلاننگ کرنا پڑتی ہے اور ترجیحات مقرر کرنا پڑتی ہیں اور مناسب وقت پر کام کرنا پڑتا ہے اس طرح یہ ضرور ہے کہ کام تشنہ تکمیل رہ جاتے ہیں لیکن ان کو بتدریج کیا جاتا ہے اور ایک دن میں سارے کام مکمل نہیں ہوتے۔

چودھری محمد نواز - جناب والا - میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ حمزہ صاحب کو اس سوال کے پوچھنے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی - جناب والا - جب پاکستان میموریل cess منڈمنٹ اس ایوان میں پیش ہوا تھا تو خواجہ صفدر صاحب نے فرمایا تھا - میں ان کے الفاظ پڑھے دیتا ہوں -

"میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر یہ ایوان پسند فرمائے تو یہاں آڈیٹوریم قائم کئے جائیں"۔

تو جب وہ یادگار پاکستان کے لئے وہ آڈیٹوریم پسند کرتے ہیں تو اس ضلع میں جہاں کہ کوئی آڈیٹوریم نہیں ہے جس میں اس قسم کی مجالس ہوں اور functions ہوں اگر یہاں اس قسم کی عمارت تعمیر کی گئی ہے تو حمزہ صاحب کو اس پر کیوں اعتراض ہے کہ اس پر اتنا روپیہ خرچ کر دیا گیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں personal explanation کے طور پر یہ عرض کروں گا کہ چودھری نواز صاحب نے جس تقریر کا حوالہ دیا ہے وہ یادگار پاکستان کے سلسلے میں تھی ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ نوکرشاہی کی یادگار اور اس قسم کی آڈیٹوریم کے سلسلے میں پبلک سے چندہ لیا جائے ۔

چودھری محمد نواز ۔ نوکر شاہی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

Mr. Speaker: Next question.

CONSTRUCTION OF ROAD FROM ASTBAL TO CHAK NO. 68/10-R

*4191. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to answer to starred question No. 2564, given on the floor of the House on 25th June 1966 and state whether funds are now available with the District Council Multan for the construction of the road from Astbal to Chak No. 68/10-R; if so, the approximate time by which the construction work is likely to be taken in hand, and in case funds are not yet available the time still required for the same?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): In view of the reduction in the current year's budget no provision could be made for construction of road for Astbal to Chak No. 68/10-R. The matter will however be laid before the District Council for consideration at the time of preparation of next year's Budget.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE SLAUGHTER HOUSE, LAHORE

*4222. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that arrangements for the supply of electricity to the Slaughter House, Lahore, are not satisfactory; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The electric fittings of the Slaughter House, Lahore, had two defects, one in the service line, and the other in the internal wirings. Both the defects have now been removed. The service line has been replaced by WAPDA, while the internal wirings have been renovated by the Corporation at a cost of Rs. 14,700.00.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ نقائص جو آپ نے تسلیم کئے ہیں وہ کتنے عرصہ سے تھے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ ان نقائص کے لئے یہ کہنا کہ فلاں وقت سے شروع ہوئے مشکل ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس کی وائرنگ خاصی پرانی ہو گئی تھی اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ فاضل ممبر نے بھی مجھ سے اس سلاٹر ہاؤس کے بارے میں کہا تھا اور ایک وفد جب میرے پاس اس سلسلے میں آیا اور میں نے اس جگہ کا معائنہ کیا تو میرے سامنے بہت سے نقائص لائے گئے تو ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز استعمال ہوتی ہے تو مناسب وقت کے بعد اس میں کمی واقع ہوجاتی ہے تو جو نقائص میرے علم میں لائے گئے تو اس کے بارے میں میں نے کارپوریشن کے افسروں کی توجہ دلائی تھی اور اس کے لئے ۵۰ ہزار کے علاوہ ۱۴ ہزار سات سو روپے کا اسٹیمیٹ بنایا گیا تھا جس میں سے تقریباً ۳۰ ہزار کے قریب ادائیگی بھی ہو چکی ہے اور وہ تمام نقائص دور کئے جارہے ہیں ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ جب ان کے علم میں یہ نقائص لائے گئے تو کتنی دیر کے بعد وہ نقائص دور کئے گئے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - جب میں نے معائنہ کیا تھا تو اس کے ایک مہینے کے اندر بہت سے نقائص دور کر دئے گئے تھے -

Malik Muhammad Akhtar: Question !

وزیر بنیادی جمہوریت - جن کاموں پر وقت لگنا ضروری تھا ان کے علاوہ باقی نقائص ایک مہینے کے اندر دور کر دئے گئے تھے -

میاں محمد شفیع - میں وزیر موصوف کے معائنہ کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ جب آپ نے موقع کا معائنہ کیا تھا آپ نے آرڈر دیا تھا تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت سے آج تک کوئی نقص دور نہیں ہوا میں اس ہاؤس میں یہ سٹیٹمنٹ دے رہا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کو بیشمار شکایات ہیں - کیا آپ ان کے متعلق مزید انکوائری فرمائیں گے اور انکوائری کی جرأت کریں گے -

وزیر بنیادی جمہوریت - میں فاضل ممبر سے استدعا کروں گا کہ وہ تشریف لیجائیں اور عوام کے نمائندے کی حیثیت سے مہربانی فرمائیں میں کارپوریشن کے افسروں کو جو اسوقت یہاں موجود ہیں ہدایت کرتا ہوں وہ آپ کے لئے ہر طرح سے حاضر ہوں گے جس دن میں گیا ہوں اور میرے سامنے جو جو چیزیں بیان کی گئی ہیں اور کن کن چیزوں کے بارے میں میں نے حکم دیا تھا وہ وہاں جا کر معلوم کریں کہ کیا ہوا - جب ان کی رپورٹ آجائیگی تو اس پر پوری طرح عملدرآمد کیا جائیگا -

میاں محمد شفیع - میں نے پچھلے ہفتہ خود جا کر وہاں لوگوں سے ان کی شکایات سنی ہیں - ان کی بڑی شکایات میں سے کوئی شکایت رفع نہیں کی گئی - اسی لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر انکوائری فرمائیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - میں اسی لئے عرض کرتا ہوں کہ میں فاضل ممبر کو انکوائری آفیسر مقرر کرتا ہوں وہ مہربانی فرما کر وہاں تشریف لے جائیں اور کارپوریشن کے افسروں کو پوائنٹ آؤٹ کریں کہ کون سا کام ہوا ہے اور کونسا کام نہیں ہوا ہے وہ وہاں جا کر پورے حالات کا جائزہ لیں پھر مجھے بتائیں -

چودھری محمد ادریس - آپ لاہور کے ممبر کی شکایت کے بعد کیوں خود وہاں نہیں جاتے اور ان کی شکایات رفع کرتے -

وزیر بنیادی جمہوریت - ہم ہر ایک کے لئے حاضر ہیں - ہم ہر ایک کی سنتے ہیں - میں تو فاضل ممبر کو انکوائری آفیسر بنا رہا ہوں کہ وہ اس نیک کام کو کریں -

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر بلدیات یہ بتائیں گے کہ آپ پبلک کے مفادات کو ذبح کرنے میں بہت ماہر ثابت ہوئے ہیں -

Mr. Speaker : Disallowed.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - یہ وقت مقرر فرما دیں کہ یہ میرے ہمراہ کس وقت جا سکتے ہیں -

چودھری محمد نواز - جناب وزیر موصوف نے گو ارشاد فرمایا ہے لیکن انہوں نے ریفرنس میرے پچھلے سوال کا دیا ہے - ۲۵ جون ۱۹۶۶ء کی ڈیبیٹ کی کاپی میرے پاس ہے اور میں نے اس ایوان میں اس روز بھی کھڑے ہو کر کہا تھا اور عرض کیا تھا کہ آپ کا جواب جو ہے وہ غلط ہے - آج آپ نے خود تسلیم کیا اور اپنی زبان سے کہ جو اس میں نقائص تھے وہ ٹھیک کر دئے گئے تو کاپی میں آپ کا جواب درج ہے اور آپ نے اس وقت اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور یہاں تک کہ میں نے آپ سے خود کہا کہ اس جواب میں نقائص موجود ہیں اور میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ اس کی انکوائری کریں تو آج آپ تسلیم

کر رہے ہیں کہ ان میں نقائص موجود ہیں اور اس دن آپ نے تسلیم کرنے سے انکار کیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ میرے سامنے وہ ریکارڈ موجود نہیں ہے لیکن جتنی میری یادداشت میرا ساتھ دیتی ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب آپ نے خود اس جگہ کو دیکھا ہے تو اس کے بعد جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں افسران کی بات پر اعتماد نہیں کرتا اور میں نے کہا تھا کہ اگر آپ نے خود دیکھا ہے اور میں آپ کی بات پر اعتماد کرتا ہوں اور آفیسرز کی بات پر نہیں کرتا تو جہاں تک مجھے یاد ہے یہی اسی قسم کی پوزیشن تھی لیکن اس وقت میرے پاس اس کا ریکارڈ نہیں ہے ۔

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ ۔ جناب والا ۔ سوالات بہت زیادہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اتنے تھوڑے وقت میں یہ کیسے بھگتائے جائیں گے ؟

There are about 90 questions printed in this list and their answers are also printed in it. The Members can very well read these answers... ..

Mr. Speaker : Does the Member mean to say that the Question Hour should be dispensed with ?

Dr. Sultan Ahmed Cheema : No, Sir. What I mean to say is that answers should not be read out and only supplementary questions should be asked.

Mr. Speaker : This is only up to the Members. I cannot force them.

Dr. Sultan Ahmed Cheema : Sir answers to almost all the questions have been printed in the list and we should appreciate the efficiency of the Department and the Minister who have given the replies.

ALLOCATION OF AMOUNT UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IN 1965-66 FOR LAHORE DIVISION

*4439. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total amount allocated under Rural Works Programme in the

year 1965-66 for Lahore Division alongwith the month-wise expenditure incurred therefrom in its each district during the said year and balance at the close of the year;

(*b*) reasons for non-utilization of the amount or excess expenditure, if any, during the year and the date by which the saving was finally utilized during the subsequent year ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Total allocation for Lahore Division for 1965-66 ... 1,49,04,000.

EXPENDITURE

It is not possible to furnish the month-wise expenditure figures as the labour involved is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. The yearly expenditure figures together with the balance in respect of each district are, however, given below:—

Name of district		*Expenditure during the year*	*Balance*
		Rs.	Rs.
Lahore	...	33,22,503	15,12,497
Sialkot	...	37,99,820	15,75,180
Sheikhupura	...	17,41,474	5,09,526
Gujranwala	...	18,51,058	5,91,942

(*b*) *Reasons for non-utilization of the amount*—Rural Works Programme funds are non-lapseable and as such there is no saving. If these schemes cannot be completed within a financial year work on them continues during the following years. The reasons for non-utilization of the amount during the year are as follows :—

(*i*) release of funds to the districts were delayed.

(*ii*) the period of emergency during which all development activities remained suspended.

Date by which the funds were subsequently utilized—

Lahore—Out of this balance a sum of Rs. 14,22,800 has since been utilized and the balance of Rs. 89,697 is being utilized during the current financial year.

Sialkot—Out of this balance a sum of Rs. 10,19,515 has since been utilized. There are unpaid commitments amounting to Rs. 4,21,109 and balance of Rs. 1,34,556 is being utilized during the current financial year.

Sheikhupura—The balance has since been utilized except a sum of Rs. 1,01,592 which relates to pending bills of Contractors and will be settled shortly.

Gujranwala—May 1967.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ جو دیہاتی کاموں کا پروگرام ہے اس کے لئے رقوم کس طرح سے مختص کیجاتی ہیں اور ان کو کون کرتا ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - یہ مختص اس طریقہ پر کیجاتی ہیں - پہلے سال تو اس کی صورت یہ تھی کہ جتنی رقومات تھیں ان کا تعین اس طریقہ پر کیا گیا کہ اضلاع کی جتنی تعداد ہے نصف رقوم ان کو تقسیم کی گئی اور باقی نصف آبادی کے لحاظ سے تقسیم کر دی گئی ہے - اس کا مقصد یہ تھا کہ ایسے علاقے جو بڑے ہیں مگر آبادی کم ہے ان کے حقوق نظر انداز نہ ہوں اور پسماندہ علاقوں کا خیال رکھا جائے - اس کے بعد جناب نے یہ دیکھا ہو گا کہ کئی اضلاع ایسے ہیں جن میں کام کم ہوتا ہے اور کئی ایسے ہوتے ہیں جن میں زیادہ - تو حکومت کا منشا یہ ہے کہ جتنی رقومات مختص کیجائیں وہ ساری خرچ کر دیجائیں - چنانچہ پھر یہ بھی اس میں رکھ دیا گیا ہے کہ ۷۵ فیصد رقم جو ہے وہ پہلے اصول کے مطابق اور اس کا نصف آبادی کے تناسب سے تقسیم کیا جائے اور باقی ۲۵ فیصد اضلاع کے کاموں کے لئے یعنی جتنے ان کے کام ہیں - رورل ورکس پروگرام کے مطابق دیہاتوں کا جائزہ لیا گیا ہے اور لینے کے بعد ۲۵ فیصد رقم جو ہے وہ تقسیم کی جاتی ہے - یہ تمام معاملات ہمارے اضلاع کے ڈپٹی کمشنران کی تحویل میں ہوتے ہیں جو عوام کی رائے کا بہت خیال رکھتے ہیں اور ان کے ذریعے سے ان کو مختلف اوقات میں اطلاعات ملتی رہتی ہیں - کمشنر صاحبان بھی رائے لیتے رہتے ہیں یعنی عوام کے احساسات

کا پورا خیال کیا جاتا ہے اور پھر یہ چیز پالیسی کمیٹی میں آتی ہے جو مغربی پاکستان کی حکومت کی جانب سے مقرر ہے اور جس کا صدر وزیر بنیادی جمہوریت ہوتا ہے اور بغیر سیکریٹری محکموں کے اس کمیٹی میں اس چیز پر بحث ہوتی ہے کہ آیا ان میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں - اور ۷۵ فیصد رقم جو ہے وہ خرچ کیجائے - سڑکوں پر ۲۵ فیصد پانی وغیرہ پر اور ۲۵ فیصد کمیونٹی بلڈنگوں وغیرہ پر - ان میں کسی جگہ علاقے کی ضرورت کے مطابق اگر پروگرام نہ بنا ہو یا اگر وہ چیز منظور شدہ سکیم کے خلاف ہو تو اس چیز کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ عوام کے مفاد کے عین مطابق ہو اور اس کو منظور کرنا وغیرہ وغیرہ یہ چیزیں ہوتی ہیں -

چودھری محمد نواز - جیسا کہ موصوف نے فرمایا ہے کہ آبادی کا لحاظ رقم کے مختص کرنے کے وقت رکھا جاتا ہے - تو میں جناب والا یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں شہری آبادی کا بھی خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں - اگر دیہات کی آبادی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں تو اب کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے اضلاع کو ساڑھے نو لاکھ کیوں ملا ہے - جب کہ ان کی دیہاتی آبادی لاہور ڈسٹرکٹ سے زیادہ ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - میں یہ عرض کروں کہ جہاں تک ان کے سوال کے پہلے حصے کا تعلق ہے ایسی آبادی کو دیتے وقت دیہاتی آبادی کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور جہاں تک ان کے دوسرے سوال کا تعلق ہے میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ ۶۶/۶۵ میں صورتحال یہ تھی کہ اس سال میں جنگ ہوئی تھی تو ہم نے خاص طور پر سیالکوٹ اور لاہور کے لئے ۲۵

لاکھ روپے کی گرانٹ دی تھی اور یہ جو نمایاں فرق ان رقوم میں نظر آ رہا ہے وہ خصوصی یعنی سپیشل گرانٹ کی وجہ سے ہے -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - یہ ۳۱ لاکھ ۹۹ ہزار کی رقم ہے جو آپ خرچ نہیں کر سکے - ایک طرف تو شکایت یہ ہوتی ہے کہ پیسے نہیں ہیں اور دوسری طرف جب پیسے ہوتے ہیں تو ان کو خرچ نہیں کیا جاتا یا وہ خرچ نہیں ہوتے تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس چیز کا محاسبہ کیوں نہیں کیا جاتا -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - ہم محاسبہ کرتے رہتے ہیں - جیسا کہ ان کو علم ہے یہ ساری چیز ۶۳/۶۴ میں پہلی مرتبہ شروع ہوئی - میری عرض سن لیں اگر اس کے بعد آپ کو اطمینان نہ ہو تو پھر فرمائیے - اس وقت یہ رقم اور یہ پروگرام شاید ایک سال کے لئے شروع کیا گیا تھا اور اب تک صرف یہ ایک ایک سال کے basis پر جاری رہا حتیٰ کہ صدر مملکت نے اعلان فرمایا کہ یہ پروگرام دیہاتوں کے بہترین مفاد میں ہے اور چونکہ حکومت کی موجودہ پالیسی یہ ہے کہ دیہاتیوں کے مفادات کا ہر وقت خیال رکھے اس لئے اس دیہاتی پروگرام کو جس کو رورل ورکس پروگرام کہتے ہیں دونوں صوبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ بنایا گیا - چنانچہ یہ اسی پالیسی کے تحت ہے کہ اس سال یہ رقم ۱۰ کروڑ روپیہ کر دی گئی ہے اور جناب والا یہ صوبے کے اپنے وسائل سے کی گئی ہے - اب بیرونی امداد کا یا پی ایل ۴۸۰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا قدم ہے - پہلے وہ رقم پی ایل ۴۸۰ کے تحت ہوتی

تھی لیکن اس کا مستقبل ہمارے سامنے اتنا واضح نہ تھا ۔ پہلی دفعہ یہ چیز تھی لوگوں ٹریننگ نہیں تھی اور جناب والا ۔ ایک اور چیز اس میں یہ ہوتی ہے کہ یہ رقم lapse نہیں کرتی ۔ یہی جو رقم پہنچتی ہے اور اگر ایک کام کی execution نہیں ہوئی تو وہ کام جب تک نہ ہو گا وہ رقم وہیں پڑی رہے گی ۔ اب اس میں کچھ ایسی سکیم ہوتی ہیں جو شروع کی جاتی ہیں لیکن پیسے کی ادائیگی آخر میں ہوتی ہے ۔ ویسے یہ درست ہے کہ اس وقت مناسب چیک نہ تھا تو اس سے پہلے جیسا کہ میں اعلان کر چکا ہوں حکومت نے اب تک تقریباً ایک سال سے ساری ڈویژن میں evaluation teams بنا دی ہیں تا کہ وہ اس چیز کا جائزہ لیتی رہیں آیا کام درست ہو رہا ہے یا کسی جگہ پر ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے یا یہ کہ کس جگہ پر کسی سکیم کو نا مناسب طور پر تو carry out نہیں کیا گیا اور اس کے ساتھ یہ بھی کوشش کی جاتی ہے کہ جو ۲۵ فیصد ہم نے مقرر کیا تھا کہ جو اضلاع کام صحیح کریں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو وہ بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی تھی تو جو رقوم مختص کی جاتی ہیں ہم ان کو جلد از جلد خرچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ویسے چونکہ یہ یونین کونسلوں کے ذریعے سے ہوتی ہیں اس لئے کسی جگہ پر دیر ہو جانے کا زیادہ احتمال ہے اور بہت سے لوگوں کو associate کرنا ہوتا ہے ۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی جگہ چیئرمین پوری دلچسپی نہیں لیتا ۔ ممبر دلچسپی نہیں لیتے یا دور دراز علاقے ہوتے ہیں وہاں کام کرنے کے لئے لوگ نہیں جاتے تو یہ عملی دقتیں کئی جگہوں پر ہوتی ہیں اور یہ مجموعی رقوم ہوتی ہیں اور انتہائی کوشش کی جاتی ہے کہ ان کو خرچ کیا جائے ۔

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ جو فنڈز ریلیز کئے گئے تھے یہ سال کے آخیر میں کئے گئے اور اگر یہ ٹھیک ہے تو کیا وجوہات ہیں کہ ان فنڈز کو پہلے کیوں ریلیز نہیں کیا گیا -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - میں فاضل ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ رقوم رورل ورکس پروگرام کے لئے پی ایل ۴۸۰ کے مطابق آتی تھیں اس لئے یہ جب سنٹرل گورنمنٹ کو ملتی تھیں تو وہاں سے محکمہ فائیننس کو جاتی تھیں اور فائیننس کا محکمہ بی ڈی کے محکمہ کو بھیجتا تھا اور پھر یہ رقوم آگے اضلاع میں بھیجی جاتی تھیں تو جس طریقہ سے یہ رقوم ہمیں وہاں سے ملتی تھیں اسی طریقہ سے ہم ان کو آگے بھیجتے جاتے تھے - یہ بات درست ہے کہ کئی دفعہ ان رقومات کے بھیجے جانے میں دقتیں پیش آتی تھیں - چنانچہ صدر مملکت کے بیان میں جب یہ بات آئی کہ انہوں نے رورل ورکس پروگرام کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے جس کے متعلق میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں تو یہ چیز ان کے نوٹس میں لائی گئی - خصوصی طور پر گورنر مغربی پاکستان اور صدر صاحب نے مرکز کو یہ حکم دیا ہے کہ اس چیز کے لئے کوشش کی جائے کہ یہ رقوم صوبے کو بر وقت مہیا کی جائیں -

جس سال کا یہ ذکر ہے اس دفعہ ہمیں بارہ اقساط میں یہ رقم وصول ہوئی تھی، اور اس کے مطابق اسے تقسیم کیا جاتا رہا - اگر آپ کہیں تو میں اسکی تمام تفاصیل پیش کر سکتا ہوں -

چودھری محمد ادریس — جناب والا - ان کے جواب کے مطابق ضلع گوجرانوالہ میں ۵ لاکھ اکانوے ہزار نو سو بیالیس کی رقم بچ

گئی تھی - جو اب مئی ۱۹٦۷ میں خرچ کی گئی ہے - اس سوال کے حصہ ب میں خاص طور پر یہ پوچھا گیا تھا کہ رقوم خرچ نہ کرنے کی وجوہات کیا تھیں - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کیا وجہ تھی جو یہ رقم اس سال استعمال نہ ہوئی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت — اگر فاضل ممبر جواب ملاحظہ فرما لیتے تو ہم نے اوپر اس کی وجوہات دی ہیں - یعنی

Rural Works Programme funds are non-lapseable and as such there is no saving and . . . . . .

Mr. Speaker : The Minister need not read it.

وزیر بنیادی جمہوریت — مئی ۱۹٦۷ کے متعلق یہ نہیں ہے کہ یہ ساری رقم اس وقت خرچ کی بلکہ یہ وہ تاریخ ہے جب اس رقم کی آخری پائی خرچ ہو گئی - جناب والا - اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ ساری بات اور وضاحت سے بیان کر دیتا ہوں -

چودھری محمد نواز — کیا وزیر موصوف اس بات کو قابل فخر سمجھتے ہیں کہ فنڈ جو دیا جاتا ہے وہ اس سال خرچ نہیں ہوتا دوسرے سال بھی خرچ نہیں ہوتا اور تیسرے سال خرچ ہوتا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت — حقیقت یہ ہے کہ اس فنڈ کا بہت سا حصہ صحیح طور پر استعمال کیا جاتا ہے اگر کہیں دیر ہو تو ہر ایک معاملہ کے لئے علیحدہ وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ ایمرجنسی کی وجہ سے سکول کی عمارت تیار ہونے میں چھ مہینے کی بجائے ایک سال لگ گیا ہو - کوئی ٹھیکہ دار وقت پر کام نہیں دیتا کہیں کوئی چیئرمین نیا آ گیا تو اس طرح کئی وجوہات ہو سکتی ہیں -

---

ALLOCATION OF AMOUNT UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IN 1966-67 FOR LAHORE DIVISION

*4440. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the total amount

allocated under Rural Works Programme in the year 1966-67 for Lahore Division alongwith the month-wise expenditure incurred therefrom in its each district up-to-date ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Total allocation for Lahore Division for 1966-67 .. 58,11,372

EXPENDITURE

It is not possible to supply the figures of monthly expenditure as the labour involved is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. Up-to-date expenditure figures in respect of each district are, however, given below :—

Name of district		*Expenditure incurred*
		Rs.
Lahore	..	2,93,735·37
Sialkot	..	3,29,020·20
Sheikhupura	..	46,603·03
Gujranwala	..	3,16,548·00

چودھری محمد ادریس — محترم وزیر نے ابھی یہ فرمایا تھا کہ تمام رقومات صحیح خرچ کی جاتی ھیں اور پچھلے سال چونکہ ایمرجنسی تھی اس لئے بعض جگہ تاخیر ھو گئی تو کیا میں ان کی توجہ اس امر پر مبذول کرا سکتا ھوں کہ موجودہ سال میں ۵۸ لاکھ روپے کی رقم میں سے گیارہ مہینوں میں اب تک ۵۰ لاکھ روپیہ باقی پڑا ھے کیا وہ اپنی اس کارکردگی سے مطمئن ھیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت — جناب والا ۔ میں ادریس صاحب کے لئے اس سوال کا ایک حصہ پھر دھراتا ھوں میں نے کبھی اس بات کو نہیں چھپایا کہ یہ رقوم دیر سے وصول ھوئیں اور دیر سے اضلاع کو بھیجی گئیں ۔ اس سال خاص طور سے دیر ھوئی ۔ اس محکمہ کو ایک کروڑ روپے کی پہلی قسط ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ کو ملی ھے اور وہ ۴ اضلاع کو بھیج

دی گئی ۔ دوسری قسط اڑھائی لاکھ کی سولہ مارچ کو ملی ہے جو سترہ اپریل کو اضلاع کو بھیج دی گئی ۔ اب تک مرکز کی طرف سے ڈیڑھ کروڑ روپے کی اطلاع دی جا چکی ہے اور جب وہ مل جائے گا وہ بھی تقسیم کر دیں گے ۔ چونکہ پیسہ دیر سے ملا لہذا خرچ کرنے میں بھی دیر ہوئی ۔ مگر یہ رقم lapse نہیں ہوتی یہ ان کے پاس رہیگی اور وہ اسے انہی ضروریات پر خرچ کر سکیں گے ۔ ضلع مکران کے چھ لاکھ کچھ روپے تھے جو کسی غلطی کی وجہ سے پچھلے سال lapse ہو گئے تھے ۔

عمر صاحب نے اس کے متعلق ہمیں لکھا ہم نے یہ معاملہ اٹھایا اور محکمہ فنانس سے رقوم release کرا دی ـــــــ

چودھری محمد نواز ۔ آپ نے پہلے جواب میں ایک طرف یہ فرمایا تھا کہ یہ رقوم آبادی کے حساب سے دی جاتی ہیں ۔ اور دوسری طرف یہ بھی فرمایا تھا کہ سیالکوٹ اور لاہور کو شیخوپورہ سے زیادہ رقم دی گئی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ جنگ کی وجہ سے سیالکوٹ کو پچیس لاکھ روپیہ اور لاہور کو دس لاکھ روپے خصوصی طور پر زیادہ دیئے گئے تھے ۔ عام حالات میں کسی ڈویژن میں یہ فنڈ تقسیم کرتے وقت تین چیزیں دیکھی جاتی ہیں (۱) کسی ضلع کی آبادی (۲) ڈویژن میں ضلعوں کی تعداد، (۳) ہر ضلع کی کارکردگی ۔

چودھری محمد نواز ۔ وزیر موصوف نے ابھی فرمایا تھا کہ لاہور ڈویژن کے لئے ۱۹۶۵-۶۶ میں ایک کروڑ انچاس لاکھ کی رقم مختص کی گئی تھی ۔ ۱۹۶۶-۶۷ میں اس میں ۵۰ فیصد کمی کر کے وہ رقم اٹھاون لاکھ گیارہ ہزار رہ گئی اس کی کیا وجوہات تھیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ اس سال ہمارے محکمہ کی گرانٹ دس کروڑ تھی موجودہ سال میں یہ گرانٹ پانچ کروڑ ہے ۔

چودھری محمد نواز - کیا اس سال رقم کم مانگی گئی تھی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - پہلے یہ پروگرام پی ایل ۴۸۰ کے تحت تھا - جب اس طرف سے پابندی لگی تو صوبہ کے سارے وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اس رقم کو کم کر دیا گیا - اب صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کی خصوصی دلچسپی کے تحت اس رقم کو بڑھا کر دس کروڑ کر دیا گیا ہے -

چودھری محمد سرور خان - انہوں نے فرمایا تھا کہ رقم کی ایلوکیشن بالعموم آبادی کو پیش نظر رکھ کر کرتے ہیں کیا یہ درست نہیں کہ لاہور ڈویژن کی آبادی کے پیش نظر ہمیں کم رقم ملی ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - یہ نا درست ہے - اگر وہ میرے پہلے جواب کو پڑھیں گے تو ان پر صورت حال واضح ہو جائیگی -

رائے منصب علی خان کھرل - کیا وزیر بنیادی جمہوریت یہ فرمائیں گے کہ ضلع شیخوپورہ میں کیوں کم رقم خرچ کی گئی -

وزیر بنیادی جمہوریت - وہاں کے نمائندے کام میں دلچسپی نہیں لیتے ہونگے ویسے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ضلع بہت پیچھے تو نہیں ہے -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - وزیر بنیادی جمہوریت efficient اور مستعد وزیر ہیں کیا وہ ایسے انتظامات فرمائیں گے کہ ان کا محکمہ بھی اس طرح efficient اور مستعد ہو جائے اور جو مشکلات انہوں نے بیان فرمائی ہیں ان پر قابو پا لیا جائے -

وزیر بنیادی جمہوریت - ہم نے ایک evaluation committee مقرر کر دی ہے ڈائریکٹر بی ڈی اس کے چیئرمین ہیں اور ڈیویلپمنٹ افسر اس کے ممبر ہیں - یہ پچھلے کام کا جائزہ لے گی جہاں غلطیاں ہوئی ہیں وہاں ہدایات جاری کرے گی اور انہیں ہمارے نوٹس میں لائیگی -

چودھری محمد سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ جو رقوم لاھور اور سیالکوٹ میں تقسیم ھوئی ھیں ان کے مطابق ان اضلاع کو آبادی کے لحاظ سے کم حصہ ملا ۔ اس کا مجھے جو جواب ملا ھے میں اس سے مطمئن نہیں ھوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ھے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ آیا اضلاع میں فنڈ کی ایلوکیشن ھو چکی ھے اگر ھو چکی ھے تو وہ کس قدر ھے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں اس وقت ھر ایک ضلع کے بارہ میں تفصیل سے عرض نہیں کر سکتا ۔ اس سلسلہ میں صرف اصول عرض کر سکتا ھوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ نے سارے مغربی پاکستان کے لئے پوچھا ھے؟

چودھری محمد نواز ۔ میں نے صرف اس ڈویژن کے متعلق پوچھا ھے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ نے فرمایا ھے کہ یہ وجوھات ان اضلاع سے ھیں لیکن میرے خیال میں یہ وجوھات سارےاضلاع سے ھیں ۔

THE ALLOCATION AMOUNT RELEASED UPTO DATE, EXPENDITURE AND BALANCE IN RESPECT OF EACH DISTRICT

	Allocation	Amount released uptill now	Latest Exp.	Balance
Lahore	19,56,733	13,76,800	2,93,735.37	10,83,064.63
Sialkot	14,65,133	10,32,800	3,29,020.20	7,03,779.80
Sheikhupura	11,45,593	8,09,200	46,603.03	7,62,596.97
Gujranwala	12,43,913	8,78,000	3,16,548.00	5,61,452.00

MAXIMUM AGE LIMIT FOR RECRUITMENT OF TEACHERS

*4549. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the prescribed maximum age limit for the recruitment of Teachers in the Schools run by District Councils is 25 years whereas for the teachers in Government Schools the maximum age limit is 30 years ; if so, reasons for the disparity ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : In all District Councils, except District Councils of Khairpur Division and Thatta and Sanghar District Councils of Hyderabad Division, the same maximum age limit (*i. e.* thirty years) for the recruitment of teachers is followed, as has been prescribed for male teachers in Government schools. In the case of Khairpur Division, the District Councils appoint teachers from 18 to 25 years of age in accordance with rule 10 of the West Pakistan Local Councils and Municipal Committees Service Rules, 1963. There are no hard and fast rules applicable in the case of Thatta District Council. As regards Sanghar District Council the prescribed maximum age limit though 25 years is relaxable, under the bye-laws framed under the District Boards Act, to 30 years. The question of framing uniform rules for all the District Councils in the Province is under the consideration of Government.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب کے آخری حصہ میں آپ نے فرمایا ہے کہ یہ سکیم گورنمنٹ کے زیر غور ہے کہ صوبہ کی تمام ڈسٹرکٹ کونسلوں کے قواعد میں یکسانیت پیدا کی جائے گی ۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ حکومت اس غور و خوض کو کب تک ختم کرے گی اور کب یہ سکیم مکمل کی جائے گی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ ہم کوشش کریں گے کہ تضیع اوقات کئے بغیر اس کو مکمل کیا جائے ۔

EXECUTION OF LEASE DEEDS IN CERTAIN COLONIES OF KARACHI

*4795. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred

question No. 1570 laid on the Table of the Assembly on 26th May 1966 and state :—

(*a*) the further progress so far made in the execution of lease deeds in the areas mentioned in the answer referred to above ;

(*b*) whether the rival claims for ownership of land between the occupants of Pathan Colony and Sind Industrial Trading Estate have since been settled ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Further progress so far made in the execution of lease deeds in the areas mentioned in the Answer to A. Q. No. 1570, is given below :—

Singho Lane—This Colony has been released by KDA to KMC only recently *i.e.*, on 5th May 1967. In order to expedite survey and preparation of regularisation plan, the Chairman KMC has decided to appoint Engineering Consultants who will undertake the survey as contractors. The survey is expected to take at least six months.

Kalri and Miran Naka—These colonies still remain unreleased by KDA, The KDA have, however, re-examined the position in consultation with the Divisional Councillors of Karachi. They are shortly being released to KMC for regularisation.

Pathan Colony and Sher Shah Colony—These are disputed areas. The leases can, therefore, be given only when the disputes, which are pending with the Commissioner and in the Civil Courts respectively are finally settled.

Baldia Colony—This scheme is under preparation by KDA in two stages. First stage will provide for initial development of a part of the colony. The second stage will be scheme for the whole colony and development work will be taken into hand after preparation and final sanction of the scheme by Government.

Muhajir and Mewa Shah Colonies—The question of grant of leases to residents of these colonies does not arise as already indicated in reply to A. Q. No. 1570.

(*b*) No. The case has been referred to the Commissioner for decision.

Mian Saifullah Khan : Whether it is a fact that the Deputy Commissioner, Karachi, through the Commissioner has recommended to

the Government that Government land be given to the Sind Industrial Trading Estate in lieu of area occupied by Shershah and Patban Colonies.

Minister of Basic Democracies and Local Government : If the Member wanted an answer to this question he should have incorporated it in the original question. Sir, with your permission I have to make one complaint to the Member. While he is asking questions I do appreciate his spirit to serve the people of Karachi but I would request him that while drafting the questions he should kindly take some more pains because in the next question I am going to face some sort of confusion and difficulty. I feel Sir that it is in the interest of the public of Karachi as well as the Member himself, the House, myself and everybody concerned that the questions should not only be precise but specific and he should ask about the things which can be laid down before the House, about a particular matter so that we may be able to do justice to every question.

Mian Saifullah Khan : May I know whether the KMC has engaged these Engineering Consultants ?

Minister of Basic Democracies and Local Government : The answer is given in the list.

Mian Saifullah Khan : The answer says that they have agreed to do so.

Minister of Basic Democracies and Local Government : Yes, they have agreed.

Mian Saifullah Khan : But have you engaged them ?

Minister of Basic Democracies and Local Government : Actual engagement will follow.

EXECUTION OF LEASE DEEDS IN FAVOUR OF OCCUPANTS OF MUNICIPAL LAND IN LYARI AREA IN KARACHI

***4796. Mian Saifullah Khan :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred question No. 2210 laid on the Table of the Assembly on 1st June 1966 and state :—

(*a*) whether the lease deeds in favour of occupants of Municipal land in Lyari area in Karachi city have since been executed ; if not, reasons therefor and the present stage of the case ;

(*b*) whether the water supply scheme for the above said area has been approved by the Provincial Development Working Party and the funds have been provided during the current fiscal year for the implementation of the said scheme ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No, not yet. The present position in respect of each of the said nine colonies in Lyari in respect of grant of leases, is given below :—

Agra Taj Colony—The area was released to KMC by KDA in January 1964. Regularization plan has been approved by KDA. The individual holdings in each Block has been surveyed. The case has now been placed before KMC for grant of leases to individuals.

Bihar Colony—The area was released to KMC by KDA in January 1964. Regularization plan has been approved by KDA. The approved plans have now been placed before KMC and the Controlling Authority (Commissioner). Thereafter, the individual holdings in each Block will have to be surveyed before leases can be granted.

Khadda, Baghdadi, Moosa Lane, Miranpir, Memon Society, Nowabad, and Shah Beg Lane—These colonies were released by KDA to KMC in January 1964. Regularization plans have been approved by the KMC and Controlling Authority (Commissioner). The leases will be granted to individuals after necessary verification of their holdings in each Block. As the colonies are spread over a vast area and the procedure is lengthy, it is now expected that the matter will be placed before the KMC shortly for formal grant of leases to individuals.

(*b*) The water supply scheme for Lyari area has not yet been approved by the Provincial Development Working Party.

Mian Saifullah Khan : Sir, I want to put a supplementary.

Minister of Basic Democracies and Local Government : Sir, I may be allowed to read. There is one new fact..... The latest position about this Agra Taj Colony is : if you will allow me to read it :

> "The area was released to KMC by KDA in January 1964. Regularization plan has been approved by KDA. The individual holdings in each Block have been surveyed. The case has now been placed before KMC for grant of leases to individuals."

This has now been approved. Only two days back we received this information and so this could not be included in the printed answer. So, I am giving this as the latest information.

Mian Saifullah Khan : Since when the scheme has been lying with the Provincial Development Working Party for consideration. I mean the scheme regarding water supply.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا۔ اس میں کچھ عرصہ لگا ہے لیکن latest position اس میں یہ ہے کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری پلاننگ جا کر موقعہ دیکھ آئے ہیں اور اس کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ کوشش کی جائے گی کہ اس میں نامناسب تاخیر نہ ہو اس کے علاوہ مالی وسائل کو بھی مد نظر رکھا جائے گا ۔

POSTING OF A DOCTOR IN DISTRICT COUNCIL DISPENSARY AT ALIPUR, TEHSIL SHUJABAD

***5056. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Doctor posted in the District Council Dispensary at Alipur, Tehsil Shujabad, was transferred some time back and his substitute has not been appointed so far with the result that the Dispenser is working there as incharge of the said Dispensary;

(*b*) whether it is a fact that on an average 100 patients attend the said Dispensary and the Dispenser has to perfrom the dual duties of writing chits and supply medicines single handed;

(*c*) whether it is also a fact that due to the absence of the Doctor in the said Dispensary the patients have in keep on waiting for hours as the work load is too heavy for single man to cope with it;

(*d*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intends to post a Doctor in the said Dispensary immediately?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. The Doctor had actually resigned on his own accord. Due to non-availability of a qualified hand, no substitute has yet been posted.

(*b*) No, about 28 patients visit the said Dispensary per day.

(*c*) The Dispenser incharge can cope with the work easily.

(*d*) Yes. The post is being re-advertised for appointment of a qualified doctor.

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - کیا وزیر صاحب یہ بتاسکیں گے کہ اس کے مستعفی ہونے کی تاریخ کیا تھی اور اس کی وجوہات کیا تھیں -

وزیر بلدیات - یہ تو میں عرض نہیں کر سکتا کہ وہ exactly کس تاریخ کو مستعفی ہوئے تھے اور اس کی وجوہات کیا تھیں- بہر حال انہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا -

---

REPAIRING ROAD BETWEEN IQBAL NAGAR AND SHAHKOT, DISTRICT SAHIWAL

***5265. Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the road between Iqbal Nagar and Shahkot, District Sahiwal is in a deplorable condition;

(*b*) whether the said road has now been taken over by the Buildings and Roads Department from District Council, Sahiwal;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intends to repair the portion already metalled and to construct the remaining part of the said road; if so, when and if not, why not ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) A portion of 4 miles and 7 furlongs out of the total length of 10 miles between Iqbal Nagar and Shahkot is metalled and is in satisfactory condition. The remaining portion of the said road is brick- paved and in a bad condition but its side katcha service road is open to traffic, as the traffic cannot pass on soling.

(*b*) No.

(*c*) A further length of 4 miles and 4 furlongs has been proposed to be metalled during the year 1967-68 by the Tehsil Council Sahiwal under R.W.P.

چودھری محمد نواز — جناب والا - جیسا کہ جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ چار میل سات فرلانگ سڑک پختہ ہے اور تسلی

بخش ہے ۔ اگر میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر یہ کہوں کہ یہ تسلی بخش کے الفاظ غلط ہیں تو پھر وہ کیا جواب دیں گے ۔

وزیر بلدیات ۔ اگر فاضل ممبر کا سوال یہ ہے کہ ان کو تسلی نہیں ہوئی تو اور بات ہے ورنہ میرا جواب تو یہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ ذاتی علم کا جواب ذاتی علم سے ہی دیا جائے تو بہتر ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب کے حصہ (ج) میں درج ہے کہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں مزید چار میل چار فرلانگ سڑک کو پختہ کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا اس سال کے بجٹ میں اس سکیم کو شامل کیا گیا ہے یا ویسے ہی یہ الفاظ رکھ دیئے گئے ہیں کہ " تجویز زیر غور ہے " ۔

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ اس سال کا بجٹ تو ابھی پیش ہونا ہے اور اگر ہو چکا ہے تو پھر میں یہ عرض کروں گا کہ پچھلے سال ڈسٹرکٹ کونسل ساہیوال نے شاید اس قسم کی تجویز بنائی ہے کہ دوسروں کی رائے پر اس تحصیل کی سڑکوں کو چھوڑ دیا جائے۔ وہ رقم مختص کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس تحصیل کو شامل کیا ہے اور یہ تجویز پیش کی ہے اور میرے خیال میں اس پر کام کیا جائے گا ۔

EXTENDING MUNICIPAL LIMITS OF SAHIWAL

***5276. Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that a Scheme is under consideration of Government for the extension of Municipal limits of Sahiwal; if so, when that Scheme is going to be finalised and implemented?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The question to extend the area of the

Municipal Committee, Sahiwal, was under consideration with the Deputy Commissioner, Sahiwal, who has finally advised the Municipal Committee to defer the matter till the next delimitations.

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کے پاس یہ معاملہ زیر التوا پڑا ہوا ہے تو وہ کس capacity میں اس پر غور کر رہے ہیں ؟

Minister of Basic Democracies : The Member might be aware of the fact that the Deputy Commissioners have been appointed the Controlling Authority for Class Two Municipal Committees. Previously the Commissioners were the Controlling Authorities for all the Municipal Committees, but now for Class Two Municipal Committees, the Deputy Commissioners are the Controlling Authorities.

SCHEMES OF K.D.A IN KARACHI

*5296. **Mian Saifullah Khan :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the Schemes of K. D. A. in respect of water supply, drainage and sewerage, electrification and construction of roads for (*i*) Lyari area, (*ii*) Sher Shah Pathan Colony, (*iii*) Baldia Colony, (*iv*) Keamari, (*v*) Bhutta village and (*vi*) rest of Karachi both under execution and under consideration alongwith estimated cost of each Scheme ;

(*b*) the amount allocated for each of these Schemes during 1966-67 and the amount so far spent therefrom ;

(*c*) the details of the works completed and progress made so far on these Schemes ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Scheme for Water Supply and Sewerage in Lyari, with estimated cost Rs. 2·339 crore is presently under consideration of the Planning and Development Department. Detailed development like drains and roads will be done by KMC, whilst electrification is the responsibility of Karachi Electric Supply Corporation.

Sher Shah—Sher Shah is a disputed area and cannot be developed by KDA or KMC until final ownership of the Sher Shah Colony is decided by this Civil Court.

Pathan Colony—Pathan Colony forms a part of KDA Orangi Township Scheme. The Scheme is presently under consideration with Planning and Development Department.

Baldia Colony Scheme—Baldia Colony Scheme is under preparation by KDA in two stages. First stage will provide for initial development of a part of the Colony. The second stage will be scheme for the whole colony and development work will be taken into hand after preparation and sanction of the scheme.

Keamari Village—Keamari Village is Karachi Port Trust area, hence KDA has no development scheme for this area.

Bhutta Village—Bhutta Village is Government land and KDA has prepared a development scheme which is under consideration of the Divisional Council, Karachi, for provision of funds.

(*b*) The following allocation for survey and investigation in respect of only the under-mentioned schemes have been made by KDA in the current financial year :

		Rs.
Lyari Area	...	0·50 lacs.
North East Karachi	...	1·00 lacs.
Gizri	...	1·00 lacs.
Khanto Pipri	...	·00 lacs.

Since none of the above schemes in ripe for sanction, no expenditure has been incurred.

(*c*) In view of reply to (*b*) above, does not arise.

جناب والا ۔ اسکے متعلق مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں آپکی اجازت سے نہایت احترام کے ساتھ یہ عرض کرونگا اور میں یہ بات کسی ایسے مقصد کے لئے عرض نہیں کر رہا ہوں کیونکہ متعلقہ فاضل رکن جانتے ہیں کہ میرے ان سے کتنے دوستانہ تعلقات ہیں اور مجھے ان کا کتنا احترام ہے لیکن میں آپ کی اجازت سے سوال کے ایک حصے کو پڑھنا چاہتا ہوں تا کہ یہ اندازہ ہو جائے کہ آیا سوال اس صورت میں ہونا چاہیئے تھا یا کسی اور صورت میں ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کراچی کے لوگوں کی خدمت کی جائے اور وہ خود اس بات کے گواہ ہیں کہ کراچی

کے متعلق جتنی چیزیں میرے علم میں لائی جاتی ہیں - جب وہ خود میرے پاس تشریف لاتے ہیں یا دوسرے فاضل ممبران صاحبان آتے ہیں اور وہ ہر چیز کو pursue کرتے ہیں - جہاں تک کراچی کے لوگوں کے مفاد کا تعلق ہے وہ ان کو بھی عزیز ہے اور مجھے بھی عزیز ہے - لیکن آپ یہ سوال ملاحظہ فرمائیں اور پھر آپ فرمائیں کہ آیا یہ سوال excessive length کا نہیں ہے اور آیا اس سوال میں confusion نہیں ہے - سوال میں یہ فرمایا گیا ہے کہ :-

(*a*) The schemes of K. D. A. in respect of water supply, drainage and sewerage, electrification and construction of roads for (*i*) Lyari Area.

کراچی کے حضرات جانتے ہیں کہ لیاری کا ایریا کتنا بڑا ہے -

(*ii*) Sher Shah, Pathan Colony, (*iii*) Baldiya Colony, (*iv*) Keamari, (*v*) Bhutta Village.....

بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہو جاتی -

and (*vi*) the rest of Karachi, both under execution and under consideration alongwith estimated cost of each scheme.

Mian Saifullah Khan : Sir, may I be given an opportunity to explain it. I think it is necessary that I should explain. It is the policy of the Government to give priority to under-developed areas, and somehow Karachi is the most under-developed part of Pakistan. I feel that I should bring it to the Government's notice that so much injustice is being done to the Lyari area and other under-developed areas. That is why I repeatedly bring these facts to the notice of this House. I am opposed to keep on reminding the Minister regarding these facts.

Mr. Speaker : He wants to poin out that the question should not be of excessive length, and if the Member wants to put a question it should be precise.

Mian Saifullah Khan : This question will tell you how much they have spent on the good parts of Karachi—the developed parts of Karachi. They did nothing for the under-developed areas. That is why I am forced to put such questions.

Minister of Basic Democracies : May I explain Sir. If the Member rightly remembers it, last time one of his questions specifically asked for

the taxes collected from these areas, and the amounts spent on these areas, which we had given in detail. Then there was a specific question about what has been done on different schemes. Sir, the result is that by these confusions, full justice cannot be done to answer the question, and the purpose of the Member is not served. I appreciate his spirit to serve the people. I am all for that. He is a witness to that ; whenever there is anything which is possible for us to do, the Government is always at their disposal. I am personally always out to do anything which I can and I hope you will be a witness to that. But my only submission is that while drafting the question, you may kindly take into consideration one fact whether the real purpose and the real spirit which you want to bring out before the House is possible within the period and within the time that is available. If the answer is given in full I am sure no other business can be conducted on the floor of this House in this one hour.

Mr. Speaker : Next question.

Mian Saifullah Khan : One supplementary Sir. Last year, some funds were allotted for survey and sewerage scheme of Lyari. Have any funds been provided this year ?

Minister of Basic Democracies : Sir, I will be able to inform the House during the discussion of the Budget.

IMPROVING SANITATION IN SHER SHAH COLONY AND LYARI AREA OF KARACHI

*5299. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the category-wise strength of sanitary staff engaged by K.M.C. for duty in Sher Shah Colony and Lyari Area of Karachi, separately ;

(*b*) the steps being taken by K.M.C. to further improve the sanitation in Sher Shah Colony and Lyari area of Karachi ;

(*c*) the steps taken to kill and eliminate flies and mosquitoes in the said area during 1965 and 1966, separately ;

(*d*) whether it is a fact that due to bad drainage and sewerage in Lyari area and Sher Shah Colony, sullage water and sewerage spill over roads and lanes breeding flies and mosquitoes and spreading diseases ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, the action Government intends to take in the matter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

(*a*) *Sher Shah Colony*—

Sweepers presently working	...	67
Additional Sweepers to be appointed shortly	...	109

Lyari Colony—

(1) Muccadams	...	42
(2) Sweepers	...	884
(3) Coolies (including Motor Coolies, Anti-Malaria Coolies and Anti-Fly Coolies)	...	194
(4) Halal-Cores	...	98
(5) Rubbish Cart Drivers	...	43

(*b*) For the improvement of sanitation in Lyari and Sher Shah Colony Areas of Karachi, the following Budget Allocations have been recommended for the next financial year, *i.e.*, 1967-68 :—

1. *Sher Shah Colony*—

		Nos.
(*i*) Sullage Tractors	...	4
(*ii*) Gully Emptiers	...	2
(*iii*) Refuse Vans	...	2
(*iv*) Construction of Masonry Dustbins	...	20
(*v*) Construction of public conveniences	...	20 Sets consisting of four seats each.

2. *Lyari Area excluding Sher Shah*—

		Nos.
(*i*) Sullage Tractors	...	5
(*ii*) Refuse Vans	...	1
(*iii*) Construction of Masonry Dustbin	...	133
(*iv*) Construction of public convenience		14 Sets (having 4 seats each)
(*v*) Construction of Night Soil Depot	...	9

(*vi*) Extension of Drain lines at 3 important Roads have also been suggested.

The following are existing number of vehicles in Lyari Area for sanitation purposes :—

		Nos.
(*i*) Night Soil Tractors	...	27
(*ii*) Gully Emptiers	...	6
(*iii*) Refuse Vans	...	13
(*iv*) Dirty Water Carts	...	16

(*c*) All the potential breeding places of mosquitoes were attended and treated by Larvicides regularly by the Anti-Mosquito Squads. The Fly Breeding Media were also scraped and removed to Municipal Dumping grounds where the same was treated with Insecticides and buried under the earth. The residual spray of insecticides was also carried out in Sher Shah Area during the year 1966 to check Mosquito and Fly Infestation. 200 Lbs. D.T.T., 100 lbs. BHC and 28 lbs. of Dipterex were used in Sher Shah Area in the said years, *i.e.*, 1965 and 1966.

The following quantity of Insecticides and Malarial was used in other area of Lyari, excluding Sher Shah, during the years 1965 and 1966 :-

		1965 Lbs.	1966 Lbs.
(1) Dipterex	...	43	400
(2) Dieldrin	...	214	206
(3) Bleaching Powder	...	2328	224
(4) BHC.	...	485	135
(5) D.D.T.	...		250
(6) Malarial	...	310,464 gallons.	310,464 gallons.

(*d*) Yes, because there is no Sewerage System. When there is overflow of Sullage water, immediate steps are taken by KMC to tackle the situation.

(*e*) Water is pumped out or brushed away as the case may be. Slacked lime and Phenyle is used to check the resultant insanitation and Insecticide are sprayed against Flies and Mosquitoes. These are immediate temporary measures which are adopted by the Health Department of KMC. Necessary action for further development of these colonies is being taken by KDA.

جناب والا ۔ مجھے صرف ایک بات کی اجازت دیجئے ۔ وہ یہ ہے کہ میں نے تفصیل تو دے دی ہے اور مجھے اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ جو بھی سوال پوچھا جائے ، میں آخری آدمی ہوں گا جو اس کے متعلق اعتراض کرے ۔ خواہ جس قسم کا بھی معزز اراکین چاہیں سوال پوچھیں ، لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس بات میں امتیاز کر لیں کہ کونسی چیزیں خالصتاً کارپوریشن سے پوچھی جائیں کیونکہ کارپوریشن اتنا بڑا ادارہ ہے کہ جس میں بانوے یا چھیانوے ممبر ہیں اور اس کا تین کروڑ یا اس کے لگ بھگ بجٹ ہے ۔ اگر یہ اندازہ کر لیا جائے کہ اس کے sweepers کتنے ہیں اور یہ سوال اسمبلی میں پوچھنے کی بجائے اگر کارپوریشن سے ہی پوچھ لیا جائے کہ sweepers کتنے ہیں ، حلال خور کتنے ہیں اور ماشکی کتنے ہیں ۔

I don't object to this question but I submitted this to save the time of the House.

Mr. Speaker : The Member, while putting the question, should keep it in mind that they should get the information, which is absolutely necessary.

میاں سیف اللہ خان ۔ اگر یہ باتیں نہ پوچھی جائیں تو ان کو کیسے پتہ چلے گا کہ وہاں پر کیا حالت ہے آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں کیا حالت ہے ۔

وزیر بلدیات ۔ کیا فاضل ممبر اپنے ذاتی علم کی بناء پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب کبھی میں وہاں گیا ہوں تو میں نے کسی وفد سے ملنے سے انکار کیا ہو ۔

میاں سیف اللہ خان ۔ گندہ پانی باہر سڑک پر بہہ رہا ہے ایسا تو کہیں بھی نہیں ہوتا ، نہ لاہور میں ایسا ہوتا ہے نہ کسی اور شہر میں ایسا ہوتا ہے کہ گندہ پانی اور پیشاب وغیرہ سڑکوں پر بہے ، اگر ہم نہ پوچھیں تو عوام کو کیسے پتہ چل سکتا ہے ۔

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : I am on a point of order, Sir. When once a question is admitted, I think no comments are required on that question.

Mr. Speaker : No, he is not objecting to the admissibility of the question.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : I mean to say that he has given a sort of warning to the Member.

Minister of Basic Democracies : Is the Member sure that I have warned the Member.

Mr. Speaker : No, that is not a warning.

SUPPLYING WATER TO RESIDENTS OF LANDHI UNION COUNCIL AREA.

***5351. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the residents of Landhi Union Council were asked two years back to pay their share of the expenditure to be incurred on the supply of water to this area; if so, the amount as was demanded from them and the amount paid by them;

(*b*) whether it is a fact that as yet water has not been supplied to the said area; if so, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. The residents of Landhi Union Council were required to pay Rs. 15,400 as their share towards the expenditure to be incurred on the supply of water to this area. No amount, however, has been paid by the residents so far.

(*b*) Yes. The reasons are as follows:—

A water-supply scheme, costing Rs. 85,400 was prepared by the Karachi Development Authority to supply water to the residents of Union Council, Landhi. This scheme was approved by the District Council, Karachi, in 1964-65, and was to be financed from R.W.P. funds. An allocation of Rs. 70,000 was made from the R.W.P. funds, the balance to be contributed by the Union Council/residents. The Union Council/residents have not so far contributed their share as required under the Manual of Instruc-

tions of the R.W.P. Notwithstanding (*a*) above, a sum of Rs. 30,000 was placed at the disposal of the Chief Engineer, K.D.A , for the start of the work. However, since the design involved the taking of a pipe line across the railway track, for which formal permission has to be accorded by the Pakistan Western Railway. The work has been delayed for want of this permission.

With your permission, Sir, I will read out the latest position.

Sir, the latest position is that on the request of the residents of Union Council, Landhi, it was decided to get the work implemented through District Council Engineering Staff. The work is under implementation and is expected to be completed within eight weeks.

Mr. Zain Noorani: I am happy with the latest position but as a reminder and to refresh the memory of the learned Minister I would submit that the answer says:—

"No amount has however been paid by the residents so far."

According to my information this is not correct. These poor residents have starved, they have missed their meals and they have contributed in some cases two rupees each and rupees ten thousand were collected and paid by them as their share out of the fifteen thousand rupees they were supposed to pay to the KDA. I think, for two years the KDA have kept the money blocked. The Chief Engineer admitted it in the joint meeting in which the Minister and myself were both present. May I know the reason as to why, for two years, this work was not done ? This has been admitted in a press note also.

Minister of Basic Democracies : If the Member means that the answer that "no amount has been paid" is incorrect, I will examine the point.

Mr. Zain Noorani : Therefore, my question now is that, both the KDA as well as the District Council being the babies of the Minister, how long will it take for water to be supplied to these people and the logical corollary to that question is what action does he assure this House he will take against the officer who has given this false reply to the question ?

Minister of Basic Democracies : If it is ultimately proved that the answer was wrong and somebody had wilfully done it, I will take proper action.

Mr. Zain Noorani : By what date will the water be supplied ?

Minister of Basic Democracies : Exact date cannot be given.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

GIVING PLOTS TO WORKING JOURNALISTS OF LAHORE

*5382. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Improvement Trust recommended to Government to give 5 per cent of the plots in each Housing Scheme to the Working Journalists of Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, whether the said recommendation has been accepted ; if not, reasons therefor and the date when it was rejected ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The recommendations of the Trust were not accepted by Government on 14th April 1964 in view of the fact that 30 per cent of the plots were already reserved for Government servants and the acceptance of this proposal for the reservation of further 5 per cent plots to Journalists would adversely affect the financial position of the Trust. However, it has been decided that 50 per cent of the plots should be reserved in 2000 acres scheme of the Lahore Improvement Trust, instead of 30 per cent reservation for Government servants, and that from the increase of 20 per cent the demand of the Journalists should be met.

WIDENING AND REPAIRING ROADS IN THE PROVINCE

*5385. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total mileage of roads within the areas of the Province as were proposed to be repaired and widened by the Local Bodies during 1965-66 and 1966-67 ;

(*b*) the total mileage of the said roads repaired and widened during 1965-66 and from 1st July 1966 to date ;

(*c*) the amount (*i*) allocated for the said purpose and (*ii*) spent during both the years ;

(*d*) the mileage of roads repaired and widened in the rural areas in the said years on self-help basis ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

		Miles	*Furlongs*
(*a*) 1965-66	—	4011	4
1966-67	—	480	5
(*b*) 1965-66	—	2464	1
1966-67	—	3092	2

(*c*) :

	Rs.
(*i*) 1965 66	1,44,24,854
1966-67	1,58,32,208
(*ii*) 1965-66	77,40,075
1966-67	74,11,223

		Miles	*Furlongs*
(*d*) 1965-66	—	667	4
1966-67	—	337	7

SHIFTING EPIDEMIC DISEASES HOSPITAL FROM KARACHI CITY AREA

***5405. Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in Karachi, the Epidemic Diseases Hospital is located in the heart of the city ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intends to shift the said hospital out of city limits ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) It is not considered necessary to shift the hospital from the existing premises to out of city limits because there was no instance whereby any person living around the hospital premises was infected by the hospital patient or the hospital residential staff. Moreover, this shifting may cause inconvenience to the people. However, the matter will be kept in view, and efforts will be made to shift this Hospital should any such necessity arise in future.

PROVIDING SPECIAL MAGISTRATES TO TRY CASES

*5573. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation has requested the Government to provide special Magistrates to try cases of Municipal offences under the various Acts like Cattle Trespass Act, the Karachi Vaccination Act, the Municipal Administration Act, Terminal Tax Rules, Municipal Administration Ordinance, etc.;

(*b*) whether it is a fact that at present over 2500 cases of the nature mentioned in (*a*) above are awaiting disposal before various Magistrates in Karachi ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, the action Government intends to take in the matter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. Large number of cases are pending.

(*c*) The matter is under consideration of Government.

RURAL WORKS PROGRAMME

*5729. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of buildings for (*i*) new Primary Schools, (*ii*) Rural dispensaries, (*iii*) Union Council Halls, the number of small buildings and culverts and the mileage of roads constructed under the Rural Works Programme during 1966-67 to date ;

(*b*) the amount allocated for the said construction and out of that the amount spent ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Numbers of buildings constructed under R.W.P. during 1966-67 to date :—

(*i*) New Primary Schools	—	749
(*ii*) Rural Dispensaries	—	78
(*iii*) Union Council Halls	—	108
(*iv*) Small Buildings	—	331
(*v*) Culverts	—	2412
(*vi*) Mileage of roads	—	956-1 furlong.

(*b*) Amount allocated for the said construction and out of that amount spent :—

	Rs.
Amount allocated	2,91,90,003·32
Amount spent	1,38,51,819·39

REDUCTION IN CIVIL AND CRIMINAL LITIGATION THROUGH MUTUAL COMPROMISES

***5767. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a directive was issued to all the Union Councils and Union Committees in Lahore Division to reduce the civil and criminal litigation in their respective areas through mutual compromises ;

(*b*) whether it is a fact that it has also been decided to award a "shield" to the Union Council or the Union Committee in Lahore Division annually where minimum cases are reported ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intends to introduce the system stated in (*a*) above throughout the Province ; if so, when and if not, reasons thereof ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No specific directive asking the Union Councils/Union Committees in Lahore Division "to reduce the civil and criminal litigation in their respective areas through mutual compromises" has been issued by Government.

However, instructions have been issued by the Government to ensure speedy disposal of cases under the Conciliation Courts Ordinance.

As regards Sialkot District, under the verbal orders of the then Commissioner, Lahore Division sometime last years, the Assistant Director, Basic Democracies, Sialkot, issued circular to all Development Officers and Supervisors of Basic Democracies in the District to form Ikhlaq Committees in selected Union Councils. The main purpose of these Committees was to reduce litigation by mutual compromises.

(*b*) While addressing the Basic Democrats in Pasrur Tehsil sometime last year, the then Commissioner announced the award of shields to the

Union Councils which show best results. The Commissioner's office is reported not to have started this shield so far.

(*c*) Not at this stage. Final decision will depend upon the success of the Sialkot experiment.

STAFF OF LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

***5768. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Sh. Fazil Karim, Chairman of the Lahore Municipal Corporation, while addressing a meeting of the Engineering Staff on January 14, 1967, urged the staff to improve their performance and earnestly devote themselves to solving the various problems relating to drainage and sewerage in Lahore City and also urged to work out a plan with a view to solving the problems of buildings and roads construction in the said City ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the names of the areas in Lahore City where the drainage and sewerage problems have been solved from January, 1967 uptill now, (*ii*) the names of the areas where roads have been repaired or constructed from January, 1967 uptill now ;

(*c*) the number of applications for the construction of buildings received in the office of the said Corporation from January, 1967 uptill now ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) For the time being there is no area in Lahore City where the sewerage and drainage problems are completely solved from January 1967, up-to-date. The following schemes, are, however, now under the active consideration of Greater Lahore Water Supply and Drainage Scheme—

(1) Jail Road Trunk Sewer ;

(2) Race Course Road Trunk Sewer ;

(3) Circular Road Trunk Sewer ;

(4) Samanabad Main Sewer :

(5) Bhogiwal Trunk Sewer ;

(6) Laying Sewer on Kacha Ferozpur Road ;

(7) Extension of Sewer on Rattan Chand Road ;

(8) Laying Sewer on G.T. Road ;

(9) Laying sewer in K. Pir Sheikh Shian Road, Madholal Hussain Road Baghbanpura ;

(10) Laying sewer on Ram Garh Colony ;

(11) Laying sewer in Main Bazar Canal Park ;

(12) Laying sewer on Taj Road (Usman Ganj) ;

(13) Laying sewer on D. Block Gulberg, Lahore ;

(14) Laying sewer on Davis Road, from Secretariat to People House ;

(15) Laying sewer on Habibullah Road ;

(16) Providing pipe sewer at Mumtaz Street Garhi Shahu ;

(17) Laying sewer on Lower Mall ;

(18) Supply of Man-Hole Covers safety type.

(*ii*) The following areas have their roads completed or repaired from January, 1967 uptill now. The names of the roads are given in the enclosed statement.

(*c*) From January 1967 upto 9th June 1967 1,017

"A"

THE LIST OF THE AREAS WHERE ROADS HAVE BEEN REPAIRED OR CONSTRUCTED FROM JANUARY UPTILL NOW

Serial No.	*Name of Work*		*Remarks*
1.	Widening of Chah Miran Road	—	50% completed.
2.	Metalling and soling Allah Bux Misri Shah Road	—	Completed.
3.	Metalling and soling Dilawar St. Chah Miran Link Road	—	Do.
4.	Construction of Akbar Road, Wassanpura, Lahore	—	Do.
5.	Raising side road Main Bazar, Samnabad	—	Do.
6.	Widenig Fateh Sher Road	—	25% completed.
7.	Metalling and soling Barkat Shah Street, Samnabad	—	Ditto.
8.	Remetalling and soling in Street No. 65, Old Dharampura	—	Ditto.

Serial No.	Name of Work		Remarks
9.	Metalling and soling Street of Gulberg Road opposite Imperial Hotel	—	25% completed.
10.	Construction of road from Harbanspura to G.T. Road	—	Ditto.
11.	Widening Raj Garh Road	—	Ditto.
12.	Widening Sanda Road	—	Completed.
13.	Approach Road Kot Kamboh Slaughter House	—	Ditto.
14.	Metalling and soling Lane of Warris Road	—	Ditto.
15.	Raising of Zaildar Road Ichhra, Lahore	—	25% completed.
16.	Metalling and soling Arjan Road, Krishan Nagar	—	50% completed.
17.	Metalling and soling Main Bazar Paki Thatti	—	Ditto.
18.	Widening Napier Road	—	25% completed.
19.	Construction of road from Sirtaj Mill to Nasir Abad Second portion	—	Ditto.
20.	Raising of Dil Muhammad Road from Nisbat Road to Fleming Road	—	Ditto.

CHAUBURJI RAJGARH SCHEME

*5796. **Mian Muhammad Shafi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the date on which Chauburji-Rajgarh Scheme was submitted to the Government by Lahore Improvement Trust for approval alongwith the present stage of the scheme and reasons for delay in its execution;

(*b*) the likely date by which Chauburji-Rajgarh Scheme would be implemented and plots allotted?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) There is no scheme known as Chauburji Rajgarh Scheme. Actually there are two schemes known as Chauburji Area Development Scheme and the Rajgarh Area Development Scheme. The position about these schemes is as follows:—

(*i*) *Chauburji Area Development Scheme*— The scheme was submitted to Government on 13th April 1963. Government returned the scheme

with certain observations. At the suggestion of the Communications and Works Department the Trust made modifications in the scheme and resubmitted it to Government on 9th March 1965. Government made further observations and asked for clarification about graveyard areas included in the scheme. The scheme is being amended by the Trust and is yet to be forwarded to Government.

(*ii*) *Rajgarh Area Development Scheme*— The scheme was submitted to Government on 1st December 1965. The scheme was returned to the Trust for clarification of certain points. The scheme was re-submitted by the Trust on 20th July 1966. The points raised involve legal implications and are under examination in consultation with the Communications and Works and Law Departments.

(*b*) It is not possible to specify at this stage the date by which the two schemes would be implemented and plots allotted. Steps would be taken to ensure that the schemes are expedited.

COVERING OF CHAUBURJI DRAIN

*5798. **Mian Muhammad Shafi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Chauburji drain, which starts from University Grounds and falls into Mian Mir Sukh Nullah after passing through Rifle Range, Chauburji Park and P.& T Colony, is a source of nuisance to the inhabitants of the said Colonies particularly in rainy season;

(*b*) whether it is a fact that a scheme is under consideration of Government for covering the said drain; if so, (*i*) estimated cost thereof, (*ii*) the names of Departments who would share its cost, (*iii*) the extent up to which each of the said Departments would share the cost, and (*iv*) likely date by which this project would be taken in hand and completed?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) The Storm Water Channel is no longer a cause of nuisance to the inhabitants of its area, as it has since been desilted and its embankments strengthened by Lahore Improvement Trust.

(*b*) There is no proposal with the Government for covering the aforesaid Nullah.

ALLOTMENT OF PLOTS IN KORANGI HOUSING SCHEME

*5853. **Mr. Zain Noorani**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the last date fixed by the Karachi Development Authority for the receipt of applications alongwith the deposits for the allotment of plots in the Korangi Housing Scheme ;

(*b*) the date on which the ballot was held for the allotment of the said plots ;

(*c*) the amount of deposit asked for with each application ;

(*d*) the total number of applications received and the total number of plots available for allotment in the said scheme;

(*e*) the total amount received by way of deposits ;

(*f*) the total amount out of the deposits mentioned in (*e*) above which was to be refunded to the unsuccessful applicants and the dates on which this amount was refunded ;

(*g*) reasons for the long delay, if any, between the receipt of applications and the holding of ballot for allotment ;

(*h*) whether Government intends to direct the KDA to pay interest at the normal bank rates to all applicants, particularly, the unsuccessful ones, whose deposits remained blocked up for long ;

(*i*) whether Government intends to consider the advisability of issuing a directive to the KDA that in future they should fix a minimum time between the receipt of such applications, ballot for allotment and refund of money ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhamman Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Last date fixed for receipt of applications along with deposits was 15th November, 1966.

(*b*) Ballot commenced on 26th January, 1967 and ended on 1st February, 1967.

(*c*) There were six categories of plots and the amounts of deposit required for various categories were as under :—

		Rs.		Sq. Yds.
Category A	...	350	for	160
Category B	...	700	,,	240 to 384
Category C	...	1,050	,,	416 to 600

		Rs.		Sq. Yds.
Category D	...	1,750	for	680 to 960
Category E	...	2,625	,,	1064 to 1344
Category F	...	3,500	,,	1536 to 2048

(*d*) 32579 applications were received against 3228 plots.

(*e*) The total amount of deposits thus received was Rs. 1,99,89,936.

(*f*) Total amount of Rs. 1,11,91,330 was to be refunded to the unsuccessful candidates as and when they approach the respective banks for this purpose after 3rd February 1967, Rs. 1,06,90,196 has so far been refunded, while a balance of Rs. 5,01,134 is still lying with the Banks unrefunded as unsuccessful candidates have not yet approached the Banks for their refund. It is, however, not possible to supply the actual dates on which the amounts were refunded to individual claimants as the labour involved is not commensurate with the benefit to be derived therefor.

(*g*) After receipt of 32579 applications through Banks, a scrutiny was conducted by KDA and ballot slips of plots and names were prepared. This was a huge task which was performed as quickly as possible by working even after office hours. But for the strike of Employees of the National Bank of Pakistan the task perhaps could have been completed a bit earlier.

(*h*) No, because the deposits are kept by applicants in their own interest and Government or Banks do not get any benefit from such deposits. Moreover, the unsuccessful candidates were informed at the ballot meeting and through the Press to claim their deposits from the Banks concerned.

(*i*) The period between receipt of applications, ballots for allotment and refund of money is determined in accordance with volume of work involved. However, a directive would be issued by Government to keep the period as short as possible.

SETTLEMENT OF JHUGGI DWELLERS IN VARIOUS D. P. COLONIES AND TOWNSHIPS IN KARACHI

*5883. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of temporary settlements in and around Karachi before Independence and as at present ;

(*b*) the number of people still living in "*Jhuggies*" in and around Karachi ;

(*c*) the number of "*Jhuggi*" dwellers settled in various D. P. Colonies and Townships since the creation of the KDA ;

(*d*) the number of "*Jhuggi*" Dwellers settled by the Government before the creation of the K.D.A.;

(*e*) the names of the townships and D. P. Colonies in which the "*Jhuggi*" dwellers were settled by K.D.A. ;

(*f*) the names of the townships and D. P. colonies in which "*Jhuggi*" dwellers were settled before the creation of the K.D.A.;

(*g*) whether it is a fact that Government have stopped further construction of fresh quarters for the settlement of "*Jhuggi*" dwellers and that no financial allocation has been made for this purpose ;

(*h*) whether Government intends to settle all the "*Jhuggi*" dwellers mentioned in (*b*) above ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) KDA has no details with regard the number of temporary settlements in and around Karachi before independence. However, according to the survey conducted by Colonel Nazir Ahmed, Statistical Officer G.H.Q., Rawalpindi, in 1958-59 there were about 400 unauthorised colonies after independence out of which 171 have been cleared by K.D.A. and 229 are still existing.

(*b*) No such survey has been carried out but it is estimated that about five hundred thousand people are still living in "*Jhuggis*" in and around Karachi.

(*c*) KDA has settled 55788 families of "*Jhuggi*" dwellers previously living in various colonies and Townships since its inceptions on 13th December 1957.

(*d*) 49000 families of "*Jhuggi*" dwellers were settled by Government before KDA came into existence.

(*e*) The Townships and Colonies where the "*Jhuggi*" dwellers were settled by KDA are Korangi, North Karachi, Malir Extension and partially Landhi and plot Townships like Qasba, Aurangi and Baldia.

(*f*) The Townships and Colonies where the "*Jhuggi*" dwellers were settled by Government before KDA came into existence are Lalukhet (Liaquatabad), Aurangabad, Drigh Road, Malir, Landhi and Baldia Townships.

(*g*) Yes, in accordance with a high level decision taken by the C. and W. Department in 1963.

(*h*) Yes further settlement of "*Jhuggi*" dwellers will be undertaken by K.D.A. on the basis of self-financing schemes.

AUCTION OF SHOPS AND SHOP-SITES IN KORANGI, LANDHI AND NEW KARACHI IN KARACHI

*5884. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have directed the K.D.A. to auction all shops and shop-sites in Korangi, Landhi and New Karachi in Karachi ;

(*b*) the reserve price fixed by the Government in respect of these shops in Korangi, Landhi and New Karachi, respectively ;

(*c*) whether Government are aware of the fact that the method of auction as well as the prohibitive prices fixed for the shops make it impossible for the displaced persons to purchase these shops;

(*d*) whether it is a fact that prior to Government decision for auctioning these shops, certain shops had already been disposed off through ballot on rental basis ; if so, what was the number of such shops in each Colony ;

(*e*) whether Government intend to discontinue the auctioning of the said shops and revert back to the system of giving them on rental basis to the displaced persons ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Government of Pakistan Ministry of Rehabilitation and Works fixed Rs. 20 per square yard for Land and Rs. 15 per square foot for building as reserve price in all these colonies.

(*c*) Yes, auction experience has shown that the public response is poor.

(*d*) Prior to Government of Pakistan orders of October, 1964, 604 shops in Korangi, 386 in North Karachi and 502 Landhi were allotted to the residents through ballot.

(*e*) The matter is under consideration and decision will be taken after examining financial aspects of the case.

DRINKING WATER FOR THE CITIZENS OF MULTAN DIVISION

*5920. **Mian Nazeer Ahmad**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of places where reservoirs have been constructed for the storage of drinking water for the citizens of Multan Division;

(*b*) the volume of drinking water being stored in each of the said reservoirs;

(*c*) the expenditure incurred on the construction of each of the said reservoirs?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The required information is given below :—

(*a*), (*b*) *and* (*c*)

Serial No.	Names of places where reservoirs have been constructed for the storage of drinking water	Volume of drinking water being stored in each reservoir	Expenditure incurred on the construction of each reservoir
1	2	3	4
		Gallons	Rs.
1	Hussan Parwana Colony, Multan ...	2,500,009	5,52,000
2	Near Rest House, Sher Sultan, District Muzaffargarh.	20,000	35,933
3	Old Water Works, D. G. Khan ...	50,000	1,48,120
4	Near Health Centre, Fazilpur, District D. G. Khan.	20,000	38,158
5	Rojhan, District D. G. Khan ...	10,000	40,567
6	Approach Road to Mithan Kot, District D. G. Khan.	20,000	50,316
7	Near Town Committee Jatoi, District Muzaffargarh.	20,000	52,128
8	Near Union Council Office on the Road from Alipur, Khairpur Sadat, District Muzaffargarh.	10,000	27,643

Serial No.	Names of places where reservoirs have been constructed for the storage of drinking water	Volume of drinking water being stored in each reservoir	Expenditure incurred on the construction of each reservoir
1	2	3	4
		Gallons	Rs.
9	Water Works Dipalpur, District Sahiwal.	50,000	1,40,000
10	Police Post No. 2, Sahiwal Town ...	50,000	85,400
11	Lala Zar Colony, Okara Town, District Sahiwal.	50,000	1,03,000
12	Main Water Works, Kassowal, District Sahiwal.	10,000	25,960
13	Chak No. 45/12-L (W/Works), District Sahiwal.	10,000	25,960
14	Water Works Boyle Ganj, District Sahiwal.	10,000	25,800
15	New Water Works, Arifwala, District Sahiwal.	50,000	97,400
16	Grain Market Okara, District Sahiwal...	50,000	1,00,800

MINIMISING CIVIL AND CRIMINAL LITIGATION

*5925. **Mian Nazeer Ahmad**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that directive has been issued to all the Union Councils and Union Committees in the Multan Division to minimise civil and criminal litigation by arranging compromises; if so, the number of cases decided accordingly in 1966?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*i*) No. But general instructions have been issued by the Government to all Deputy Commissioners/ Political Agents in West Pakistan to ensure expeditious disposal of cases under the Conciliation Courts Ordinance by Union Councils/ Union Committees.

(*ii*) The number of cases decided by Union Councils and Union Committees in Multan Division during 1966 is :—

Civil cases	...	739
Criminal cases	...	403

POLICY FOR RETIREMENT OF GAZETTED AND NON-GAZETTED OFFICIALS OF LOCAL BODIES.

*5947. **Mian Nazeer Ahmad:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the new policy framed by Government for the retirement of Gazetted and non-Gazetted officials of Local Bodies ;

(*b*) the total number of existing gazetted and non-gazetted officials of Local Bodies who have attained the age of 55 years and the number of such officials in Multan Division?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The policy of the Government is that the employees of the Local Bodies should normally retire on attaining the age of 55 years.

(*b*) (*i*) Number of Gazetted officers who have attained the age of 55 years and are still continuing is 19.

(*ii*) Number of non-Gazetted employees who have attained the age of 55 years and are still continuing is 1788.

(*iii*) There is only one Gazetted Officer in Multan Division who attained the age of 55 years but is still continuing, and the number of such non-Gazetted officials in Multan Division is 356.

SMALL BRIDGES, CULVERTS AND UNION COUNCIL HOUSES CONSTRUCTED IN THE PROVINCE.

*5948. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the number of small bridges, culverts and Union Council houses constructed in the Province from 1st July, 1966 to-date under the Rural Works Programme and the expenditure incurred thereon?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

Number of small bridges, culverts constructed from 1st July 1966 to-date	*Number of Union Council Houses constructed from 1st July 1966 to-date*	*Expenditure*
Rs.	Rs.	Rs.
3,094	185	39,77,695.60

LATE SUBMISSION OF DEVELOPMENT SCHEMES BY LOCAL COUNCILS UNDER RURAL WORKS PROGRAMME

*5966. **Mian Nazeer Ahmad**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some Local Councils submitted their Development Schemes under Rural Works Programme too late with the result that the Grants-in-Aid for the schemes were not released upto 31st December, 1966 to the Local Councils and the implementation of the schemes was delayed;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the names of such Local Councils, (*ii*) reasons for submitting the schemes too late, (*iii*) the action taken or intended to be taken against the officials responsible therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) All the Local Councils submitted their Development Schemes in time throughout West Pakistan except four Union Councils and one Town Committee in Sargodha Division.

(*b*) (*i*) Name of the Union Councils:—

(1) Union Council, Mela.

(2) Union Council, Kundan.

(3) Union Council, Sial Sharif.

(4) Union Council, Naushera.

(5) Town Committee, Sahiwal.

(*ii*) "The Union Council, Mela and Kundan, Sial Sharif, Naushera and Town Committee, Sahiwal had submitted their original Schemes earlier through Tehsil Councils but the District Project Committee did not approve their schemes as these schemes were found ineligible ones. Therefore, the above Local Councils were requested to resubmit their schemes for consideration. Their new schemes were considered subsequently and approved. In fact the late submission of schemes by Local Councils did not affect the implementation of R. W. P."

(*iii*) In veiw of (*b*) (*ii*) above the answer is Nil.

SHIFTING OF LAHORE CORPORATION HOSPITAL FOR INFECTIOUS DISEASES

*6003. **Mian Muhammad Shafi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether there is any scheme under the consideration of Government to shift the Lahore Corporation Hospital for infectious diseases

situated behind Data Darbar to a site adjacent to Gulab Devi Hospital, Lahore;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for the delay in implementing the said scheme and steps being taken in this behalf;

(*c*) the likely date by which a new building for the said hospital on the proposed site is expected to be constructed?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) The scheme is still under consideration and therefore, the date of execution.

(*c*) cannot be indicated at this stage.

JALALPUR PIRWALA-UCH SHARIF ROAD

*6107. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that from Jalalpur Pirwala a 13 mile long road leads to Uch Sharif after crossing the River Sutlej at Paladpur;

(*b*) whether it is a fact that the said road plays an important role in the socio economic life of the people of Multan and Bahawalpur Districts;

(*c*) whether it is a fact that modern means of communications are not available to the people of the said areas and thus they are demanding since long the metalling of the said road;

(*d*) whether it is a fact that a 5 mile long stretch of the said road from Jalalpur Pirwala to the banks of river Sutlej is under District Council, Multan and the remaining 8 mile long portion thereof from the banks of river Sutlej to Uch Sharif is under the control of District Council, Bahawalpur;

(*e*) whether it is a fact that sometime ago the Government sanctioned a sum of Rs. 13 lac for metalling the said road and Rs. 2 lac for the construction of a boat bridge at Paladpur, but no constructive steps have been taken in this respect so far;

(*f*) whether it is a fact that the questioner has voiced the said demand of the public through a number of Assembly questions;

(*g*) if answer to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intends to metal the said road and shift the boat bridge from Adam Wahan to Paladpur?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Out of 13 miles road from Jalalpur Pirwala to Uch Sharif, four miles length is under the control of District Council, Multan and the remaining nine miles long road is under the Control of District Council, Bahawalpur.

(*e*) No. No such funds have been allocated by the Basic Democracies Department.

(*f*) Only one Starred Assembly Question No. 269 was put in the year 1965.

(*g*) No. The road is under the control of District Councils, Bahawalpur and Multan, and therefore it is up to them to assign priority to its metalling and shifting of the boat bridge.

REPAIRS TO CIRCULAR ROAD SHUJABAD

*6126. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is a Circular Road round the walled town of Shujaabad within the Municipal limits;

(*b*) whether it is a fact that the condition of the above-said road is deplorable although the abovementioned town is a Tehsil Headquarter;

(*c*) whether it is a fact that general public especially the cyclists experience a great difficulty in using this road as there are pits here and there on the said road;

(*d*) whether it is also a fact that the Municipal roads in other cities of Multan District are metalled though these Committees have not got the status of Tehsil Headquarters;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intends to take steps to make the said circular road fit for traffic after carrying out necessary repairs to it?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) No. The condition of the road is not deplorable. Only some of the portions requires, which are being carried out.

(*c*) Yes. Some difficulties are being experienced but the same would soon be over, after the necessary repairs have been carried out.

(*d*) There are some metalled roads in other towns in Multan District. However, the Municipal Committee, Shujabad has also got the following first class metalled roads:—

(1) From Town Hall to Railway Stations, Shujabad.	1·92 miles
(2) Jalalpur Pirwala Municipal portion of the road and the Government High School road (work in progress).	0·75 miles

(*e*) Yes. As in (*b*) above.

RAISING STATUS OF DIPLO AND ISLAMKOT TOWNS TO TOWN COMMITTEE

***6463. Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the present population of each town having the status of Town Committee in the Districts of Sanghar, Tharparkar and Hyderabad;

(*b*) the population of Diplo and Islamkot towns and reasons for not raising the status of the said towns to that of Town Committee?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) The population of each Town Committee, according to 1961 Census is as follows, figures of present population are not available.

District		*Town*		*Population*
Tharparkar	—	Jamesabad	—	6,027
		Digri	—	6,854
		Tando Jan Mohd	—	4,677
		Jhudo	—	6,954
		Naukot	—	2,587
		Umerkot	—	5,878
		Dhoronaro	—	2,225
		Mithi	—	5,167
Sanghar	—	Sanghar	—	10,195
		Khipro	—	4,925
		Sinjhoro	—	7,388

		Town		Population
Hyderabad	—	Tando Jam	—	8,475
		Hala	—	19,254
		Matiari	—	7,168
		Saidabad	—	7,000
		Nasarpur	—	4,195
		Malti	—	11,400
		Tando Ghulam Ali	—	5,000
		Tando Bago	—	5,276
		Talhar	—	7,901
		Badin	—	9,357
(*b*)		Diplo	—	2,900
		Islamkot	—	2,678

Neither the population nor the income of Diplo and Islamkot justifies their declaration as Town Committees.

MAKING PAYMENT TO CONTRACTORS

*6467. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the number of Projects and Development Schemes implemented in each Union in Mirpurkhas, Nagarparkar and Khachro Talukas of Tharparkar District and Khipro and Sanghar Talukas of Sanghar District during 1965-66;

(*b*) whether the Contractors of the said projects have been fully paid for the works completed by them; if so, when the payment was made and if no payment has so far been made to them, reasons therefor;

(*c*) the number of schemes out of those mentioned in (*a*) above as were certified to have been implemented according to the specification and plan by the technical staff of Rural Works Programme and of the District Councils and in case the amount has been finally paid to the Contractors without the requisite certificates, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Reply to the above question (*a*) (*b*) (*c*) as given in the attached statement.*

**Please see Appendix I at the end.*

ACCOUNTS OF UNION COUNCILS OF DISTRICT THARPARKAR

*6468. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the accounts of Union Councils of Satidera, Pithapur, Veerawah, Nagarparkar and Tigusar of Taluka Nagarparkar, District Tharparkar relating to the years 1961-62, 1962-63 and 1963-64 were audited by the Auditor and certain irregularities were pointed out by him in his audit report;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government have taken so far in the matter?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) A statement showing the action taken on various irregularities pointed out by the Auditor is attached.

1. UNION COUNCIL, SATIDERA

Year	Irregularities pointed out in Audit Notes	Para. No.	Action taken by Union Council
1961-62 para. 4(*a*)	Secretary U. C. has claimed Rs. 4 in excess in his T. A. for the training period.	4(*a*)	Amount of Rs. 4 has been recovered from the Secretary and deposited in Union Council Funds.
1962-63 ...	*Nil* ...		*Nil*
1963-64 ...	Rs. 100 paid to Chairman, Tehsil Council for B. D. Convention expenditure, this amount may be recovered from the Deputy Commissioner who gets necessary grants from Government.	4(*v*)	Union Council was asked to contribute the amount to B.D. Convention held at district level by Controlling Authority,—*vide* Article 75 of Basic Democracies Order. The objection is therefore not valid.

2. UNION COUNCIL, PITHAPUR

1961-62 ...	*Nil* ...		*Nil*
1962-63 ... para. 5(*i*)	An amount of Rs. 1,000 were paid to Chairman for purchases of material of Union Council, Ghar and School, the ex-Chairman has not produced any voucher as yet. Controlling Authority please enquire and inform the audit office.		Under action.
1963-64 ...	*Nil*		*Nil*

Year	Irregularities pointed out in Audit Note	Para. No.	Action taken by Union Council
	3. UNION COUNCIL, VIRAWAH		
1961-62 ... para. 4(*i*)	Rs. 30 paid to Lachman peon for his T. A. No vouchers available.	4(*a*)	Union Council reports that it would be produced before next audit. Personal enquiries reveal that the voucher has already been produced before audit.
1962-63 ...	*Nil*	...	*Nil*
1963-64 ... para. 2(*vii*)	On 29th June 1964, Rs. 60 were spent on Cattle Branding accounts. No recovery under this head was made. This may be confirmed by the Council.	2(*vii*)	Cattle branding accounts maintained by Union Council, confirmation to be shown at next audit by the Council.
1963-64 ... para. 2(*xii*)	Rs. 100 have been paid to Mukhtiarkar on 18th January 1964 on account of B. D. Convention. The expenditure is brought to the notice of the Controlling Authority as it is not a fit and proper charge should have been met from Government grant for the purpose with the Deputy Commissioner.		The Chairman Union Council was asked to contribute the amount to the B. D. Convention held by the Controlling Authority under Article 75 of B. D. O. at district level. Therefore the charge is valid one.
	4. UNION COUNCIL, NAGARPARKAR		
1961-62 ...	*Nil*	...	*Nil*
1962-63 ...	*Nil*	...	*Nil*
1963-64 ...	Rs. 200 have been paid to Mukhtiarkar for B. D. Convention. The expenditure is not fit for charge on Union Council Funds.	4(*v*)	All the Union Councils were asked to contribute sizeable amount for B. D. Convention held at District level by the Controlling Authority under Article 75 of B. D. O. Hence the objection is not valid.
	5. UNION COUNCIL, TIGUSAR		
1961-62 ...	*Nil*	...	*Nil*
1962-63 ...	*Nil*	...	*Nil*
1963-64 para. 4(*viii*)	Rs. 30 paid to Secretary for purchase of Stamp Bonds. The expenditure is not admissible and may be recovered.	4(*viii*)	Compliance report in respect of recovery of Rs. 30 from the concerned Secretary is still awaited from Union Council.

LEVYING HOUSE TAX ON RESIDENTS OF SATELLITE TOWN MIRPURKHAS

***6680. Mir Mir Muhammad Khan Talpur:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Municipal Committee, Mirpurkhas is recovering House Tax from the residents of Satellite Town, Mirpurkhas;

(*b*) whether the said Municipal Committee has obtained prior permission of the competent authority to levy the said tax and if prior permission has not been obtained, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) The area falls within the Municipal limits. House Tax is charged on all buildings situated within Municipal limits under rule 2 of House Tax Rules sanctioned under memo No. S-91 (18)-A 45, dated 12th April 1948, by the former Government of Sind, Department of Education, Health and Local Government.

ROADS AND STREETS IN MIRPURKHAS

***6651. Mir Mir Muhammad Khan Talpur:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the total amount of different taxes recovered by the Municipal Committee, Mirpurkhas during the year 1965-66 and whether a copy of the schedule of taxes levied by the said Municipal Committee will be placed on the Table of the House;

(*b*) the amount spent by the said Municipal Committee on the construction and maintenance of roads and streets in the said town from 1st July 1966 to-date?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) The total amount of different taxes collected during 1965-66 is Rs. 14,37,000. A copy of the Schedule of taxes levied by the Municipal Committee, Mirpurkhas, is placed on the Table of the House.*

(*b*) The amount spent by the Municipal Committee, Mirpurkhas, on the construction and maintenance of roads and streets in the town from 1-7-1966 to-date is Rs. 1,75,000.

TAXING ENTRY OF MILK

***6653. Mir Mir Muhammad Khan Talpur:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Municipal Committee, Mirpurkhas is recovering a tax from the milkmen who bring milk into Mirpurkhas Town;

(*b*) whether it is a fact that no other Municipal Committee in the Province has levied such tax;

---

* *Please see Appendix II at the end.*

(c) whether it is a fact that the residents of the Mirpurkhas town have represented against the imposition of said tax; if so, the action intended to be taken by the Government on their representation?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes.

(b) No. Many other Municipal Committees have also imposed this tax.

(c) No. Does not arise.

WIDENING GARHI HABIB ULLAH-BOI ROAD IN HAZARA DISTRICT

*6684. **Sardar Gul Zaman Khan**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Garhi Habib Ullah-Boi Road in Hazara District has been constructed by the Union Council on self-help basis;

(b) whether it is also a fact that District Council, Hazara and Divisional Council, Peshawar have recommended for the widening of the said road;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether the said road will be widened during the year 1967-68; if so, the amount earmarked for the purpose?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes, with the help of District Council Gangs.

(b) Yes, the District Council, Hazara, have recommended to Divisional Council, Peshawar that the improvement as well as maintenance of this road may be done by the P.W.D. Authorities. District Council has also recommended that this road should be included in the 3rd Five Year Plan and be executed by the P.W.D. Authorities.

(c) Pending decision as reported in (b) above. The District Council has however prepared a rough cost estimates for the widening of this road which amounts to one lac rupees and this estimate will be presented to District Council shortly for decision.

PROVIDING ROADS TO UNION COUNCILS PATTAN KALAN, DALOLA BOI AND NIMMAL

*6691. **Sardar Gul Zaman Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the population of Union Councils, Pattan Kalan, Dalola Boi and Nimmal comprises nearly one lac people and no means of communications exist there with the result that the people have to walk about 30 to 40 miles to procure their necessities of life; if so, the action Government intend to take to provide roads in the said area ;

(*b*) whether it is also a fact that single jeep can ply on Garhi Habib Ullah-Boi road and this jeepable road has been constructed by the poor inhabitants of the said area on self-help basis; if so, whether Government intend to widen the said road?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes. Five Year Road Development Plan under Rural Works Programme is under preparation, due consideration is being given to this area.

(*b*) Yes. The District Council has prepared a rough cost estimates for the widening of this road which amounts to one lac rupees and this estimate will be presented to District Council shortly for decision.

SUPPLY OF DRINKING WATER TO DHAMTOR VILLAGE

*6695. **Sardar Gul Zaman Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that due to the scarcity of drinking water in Dhamtor village of Tehsil Abbottabad its inhabitants have to fetch drinking water from a distance of 8 or 9 miles;

(*b*) whether it is a fact that the Public Health Department had chalked out a water supply scheme for Dhamtor village sometime ago;

(*c*) whether it is a fact that the said scheme was approved but has not yet been implemented;

(*d*) if answer to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to make arrangements for the supply of drinking water to the inhabitants of Dhamtor village; if so, when and if not, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The work on this Scheme will be taken in hand as soon as funds are made available.

POSTING OF DEVELOPMENT OFFICER IN TEHSIL ABBOTTABAD

*6696. **Sardar Gul Zaman Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Development Officers are stationed in Haripur, Mansehra and Batgram Tehsils;

(*b*) whether it is a fact that no Development Officer has been posted at Tehsil Abbottabad since the introduction of B.D. system;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to post a Development Officer in Tehsil Abbottabad; if so, when and if not, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The headquarter of the Assistant Director, Basic Democracies, Hazara is at Abbottabad. It is, therefore, not considered necessary to post a Development Officer in addition at Abbottabad.

NON-PAYMENT OF SALARIES TO SECRETARIES AND PEONS OF UNION COUNCILS IN ABBOTTABAD TEHSIL

*6702. **Sardar Gul Zaman Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that Secretaries and peons of certain Union Councils in Abbottabad Tehsil have not received their salaries for the last one year; if so, the names of such Union Councils and the reasons for not making payment of salaries to the said employees?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): It is not correct that Secretaries and Peons

of certain Union Councils in Abbottabad Tehsil have not received their salaries for the last one year. They have not received salaries after the month shown against each :—

Serial No.	Name of the Union Council		Month after which salaries have not been paid.
1	Jhangi	...	March 1967.
2	Kakotri	...	March 1967.
3	Sarbhanna	...	February 1967.
4	Pattan Kalan	...	January 1967.
5	Kakul	...	March 1967.
6	Nawanshehr (R)	...	March 1967.
7	Sherwan	...	March 1967.
8	Beerangali	...	June 1967.
9	Tajwal	...	April 1967.
10	Nammal	...	April 1967.
11	Bako	...	February 1967.
12	Rajoya	...	April 1967.
13	Lora	...	April 1967.
14	Sheikhul Bandi	...	April 1967.

The local officers have stated that the reasons for non-payment of salaries is the exhaustion of budgets. However, the Commissioner, Peshawar Division has been directed to arrange the payment of salaries immediately and to hold an enquiry to find out the reasons for the non-payment and taking appropriate action under intimation to Government.

GRANTING LEAVE TO MR. MUHAMMAD RAFIQ QURESHI, CHAIRMAN UNION COMMITTEE NO. 7, MIRPURKHAS TOWN

*6715. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Muhammad Rafiq Qureshi, Chairman, Union Committee No. 7, Mirpurkhas Town applied to the Controlling Authority for the grant of three months' leave from 18th November 1966 and the leave was granted to him;

(b) whether it is a fact that after the grant of leave to the said Chairman, the Controlling Authority fixed the date for the election of new

Chairman of said Union Committee and Mr. Muhammad Islam Mujahid was elected as Chairman of the said Union Committee;

(*c*) whether it is a fact that Pir Abdul Latif a Member of the said Union Committee submitted an application to the Commissioner, Hyderabad Division apprising him of the said irregular election;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether any action has been taken against the Controlling Authority; if so, the nature thereof and if no action has so far been taken, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The election was due to ignorance of procedure. It was not due to any *malafide* intention. The Commissioner has declared it *ab initio* invalid and the permanent Chairman has since taken over the work.

REOPENING MUNICIPAL HOSPITAL FOR WOMEN IN MIANWALI CITY

*6729. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Municipal Hospital for Women in Mianwali City has recently been closed down with the result that the inhabitants of the area are experiencing great difficulties ;

(*b*) whether it is a fact that most of the Union Committees of the said District have passed resolutions that the said Hospital should be reopened; if so, the action Government intend taking in the matter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. It has been closed down from 30th June 1965. Government Hospital is sufficient to cater for the womenfolk of the town.

(*b*) Only one Union Committee No. 3 passed a resolution on 21st February 1967 urging Municipal Committee to reopen the Female Hospital after about two years. It was closed down by Commissioner's orders passed on the recommendations of the Municipal Committee. Government as such do not intend to take any action in the matter.

METALLING ROADS IN QUAIDABAD COLONY, PESHAWAR

*6791. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Peshawar Municipality has auctioned plots in Quaidabad Colony and houses have also been constructed thereon according to the instructions of the said Municipal Committee in respect of these houses ;

(*b*) whether it is a fact that a provision was made for the construction and metalling of roads in the said Colony; if so, reasons for which roads in the said Colony have not been metalled so far alongwith the likely date by which they would be metalled ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. Peshawar Municipality had auctioned plots in Quaidabad Colony and houses have been constructed on those plots.

(*b*) Yes. A provision was made for the construction and metalling all roads in the said Colony. The delay in the construction of roads is due to non-availability of road building materials including Tar-Coal, Bajri, etc.

WATER SUPPLY AND DRAINAGE SCHEMES FOR SANGHAR TOWN

*6808. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the details of Water Supply and Drainage Schemes approved for Sanghar Town ;

(*b*) whether the work on the said Schemes has been undertaken ; if so, (*i*) the date on which the work on each of the said Schemes was started, (*ii*) the present position of the work, (*iii*) the expenditure so far incurred on each of the said Schemes and (*iv*) the scheduled date of completion of the said work ;

(*c*) whether it is a fact that the work on the said Schemes is proceeding very slowly ; if so, reasons therefor and steps Government intend to take to expedite the work?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) There is a water supply Scheme at Sanghar which stands approved for Rs. 7·40 lac. There is no drainage scheme at Sanghar.

(*b*) Yes.

(*i*) Work on Water Supply Scheme Sanghar was started in April 1965.

(*ii*) The work is in progress and approximately 70 per cent work has been completed.

(*iii*) Expenditure incurred so far on Sanghar Water Supply Scheme is Rs. 4·53 lacs.

(*iv*) The Water Supply Scheme, Sanghar is scheduled to be completed by June, 1968 subject to the availability of the balance of funds.

(*c*) Yes. The progress is slow due to tight position of funds and non-availability of imported C. I. Pipes. Steps are being taken to arrange balance of funds and procure C. I. Pipes for the completion of Water Supply Scheme, Sanghar by June 1968.

CALLING A MEETING OF CHAIRMEN OF UNION COMMITTEES BY COMMISSIONER, RAWALPINDI DIVISION

*6885. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Commissioner, Rawalpindi Division, recently called all the Chairmen of Union Committees under his jurisdiction and ordered them to adopt a resolution to the effect (*i*) that the people, especially, Jamaat-i-Islami and Maulana Maudoodi, who did not celebrate Eid on 12th January. 1967, were disruptionists and were creating disaffection amongst various sections of public and (*ii*) that some suitable action against Jamaat-i-Islami should also be demanded in the said resolution ;

(*b*) whether it is also a fact that the said Chairmen were also directed by the said Commissioner to send copies of the said resolution to him, to the Governor of West Pakistan, Secretary to Government of West Pakistan Home Department and to the President of Pakistan ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for the said directions ;

(*d*) how many other Commissioners of the Divisions issued such directions to the Chairmen of Union Committees and Union Councils ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) In view of (*a*) and (*b*) above, it does not arise.

(*d*) No Commissioner in West Pakistan has issued such directions to the Chairmen of Union Committees and Union Councils in his Division.

WATER SUPPLY IN KARACHI

***6889. Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that commencing from the advent of summer this year there is an acute shortage of Water Supply in Karachi ; if so, reasons therefor and steps Government have taken in this respect ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes. The recent shortage of drinking water in Karachi was due to unprecedentedly intensive and continuous heat wave, during 1st fortnight of May, 1967. Under normal conditions in Karachi need for water is about seventy to eighty Million Gallons daily. Need of water during the recent heat was estimated at 110 to 120 million gallons daily i. e. 50% above the ordinary rate of need. KDA is not in a position to supply more than a maximum ninety million gallons daily from its present sources. For augmenting supply of finished water to Karachi, two schemes with estimated cost of Rs. 7 crores have been framed. The first part of the scheme for augmenting 25 million gallons daily is expected to start by July this year and completed by the end of 1969-70 when the city of Karachi should be relieved of water shortage.

OPERATING UNDER CONSTRUCTION ABATTOIR BY KARACHI MUNICIPAL CORPORATION

***6895. Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation has decided to operate its under-construction Abattoir in partnership with a private company ; if so, the reasons therefor and full particulars of the private company with details of its partners, etc. ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : No, the K.M.C. has not decided to operate its under construction Abattoir in partnership with a private Company

but it is proposed to operate it through a Public Limited Company in which the following will hold shares:—

(1) K.M.C. 31%.

(2) National Investment Trust 20%.

(3) National Electric Radio Refrigerator Co. (Pak) Ltd. 14%.

(4) Public 35%.

LAYING STEEL PIPE LINE FOR SUPPLY OF WATER TO KARACHI

*6897. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that while discussing resolution No. 28 in the meeting of Divisional Council, Karachi, on 8th February 1967, the Divisional Council was informed by the President of the Council that recommendations have been made to the Provincial Government for the allocation of Rs. 14,00,000 in foreign currency for laying steel pipeline for the supply of water to Karachi;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken by Government on the recommendations of the Karachi Divisional Council and when the proposed steel pipeline is expected to be laid for supply of water to Karachi?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes, but only Rs. 10 lacs have been allocated by the Central Government under Polish Barter Agreement for Purchase of steel plates for Steel pipes required for Steel Rising Main.

(*b*) Purchase of Steel Plates required for fabrication of proposed steel rising main has since been made by K. D. A. and order for shipment issued against Polish Barter. Actual delivery by July, 1967. Fabrication of these pipes for a length of two miles and their laying is expected to be completed by the end of the year 1968.

CONTAMINATED DRINKING WATER SUPPLIED TO PEOPLE OF KARACHI

*6918. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether he is aware of the fact that the analysis of water carried out by the Head of Microbiology Department of the University of Karachi

has revealed sewage contamination in the drinking water supplied to the millions of the people of Karachi;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken (*i*) against the officials responsible for the supply of contaminated water to the people of Karachi and (*ii*) to set situation right ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) & (*b*) On receipt of Adjournment Motion No. 63 by Mr. Mahmood Azam Farooqi. Government became aware of the analysis of water reported to have been carried out by the Head of Microbiology Department of University of Karachi, which alleged sewage contamination in drinking water supply to the University. A preliminary report was accordingly called for from the K.D.A. Karachi, which revealed that the University of Karachi draws water from Dumlottee Conduit fed from chain of wells excavated on the bank of River Malir. As there is no sewage system alongside, there is remote chance of sewage contamination in water from Dumlottee. K.D.A. subjects such water to test daily. Analysis and Tests carried out by K.D.A. Analyst indicate quality of Dumlottee water to be satisfactory. However the Commissioner of Karachi Division has since been directed to submit a detailed report in the matter which is awaited.

CONSTRUCTION OF SHOPS BY MUNICIPAL COMMITTEE, MIRPURKHAS

***7016. Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Municipal Committee, Mirpurkhas has constructed some shops in front of civil Hospital in the said town; if so, (*i*) the total amount spent on the construction of the said shops and (*ii*) the monthly rent fixed for each of them;

(*b*) whether the said shops have been rented out; if so, the names of the occupants ; if not, the reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that the said Municipal Committee is not willing to rent out the said shops to persons coming from non Municipal areas; if so, the reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes. 23 shops have been constructed by the Municipal Committee, Mirpurkhas.

(*i*) Rs. 24,870 have been spent.

(*ii*) Rs. 15 P. M. Rent per shop.

(*b*) Yes. The names of the occupants are as under:—

(1) Nizam Din.

(2) Muzaffar Ali Ajmeri.

(3) Saeed Bux.

(4) Taj Muhammad.

(5) Muhammad Hanif.

(6) Abdul Ghafoor.

(7) Nur Ahmad.

(8) Abdul Hamid.

(9) Abdul Rehman.

(10) Ahmad Bhoy.

(11) Abdul Majid Khan.

(12) Chand Khan.

(13) Suleman.

(14) Rashid.

(15) Ramzan.

(16) Sattar.

(17) Abdul Salaam.

(18) Islam-ud-Din.

(19) Latif.

(20) Aziz Muhammad.

(21) Madad Ali.

(22) Abdul Rehman.

(23) Sohrab Khan.

(*c*) These shops were initially constructed for Rehriwalas who were creating traffic blockades in Municipal limits. Consequently all these shops were allotted to Rehriwalas without making any distinction whether any one of them was from Municipal area or non-Municipal area.

POSTING OF STAFF IN MIDDLE SCHOOL AT VILLAGE ALI GOHAR 326, TEHSIL BAHAWALNAGAR

***7026. Pir Muhammad Zaman Chishti**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Middle School has been sanctioned for village Ali Gohar 326, Basti Ahmedpur Chishti, Tehsil and District Bahawalnagar, with effect from 1st April, 1967;

(*b*) whether it is a fact that neither the Headmaster nor any other staff has been posted in the said Middle School;

(*c*) whether it is a fact that no furniture has been provided for the said School;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not posting any Headmaster and other staff in the said School alongwith the reasons for not providing furniture therein ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian (Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) The Middle School has been sanctioned for village Ali Gohar Basti Ahmed Pur Chishti with effect from 1st April, 1967 and it has also started functioning.

(*b*) The entire staff including Headmaster has been posted except the Drawing Master and P.T.I. These two posts are lying vacant due to non-availability of trained hands.

(*c*) The furniture has not yet been provided and necessary formalities for the purchase of the same are being observed for the collective purchase of furniture of the Schools in the entire District.

(*d*) Efforts are being made to post trained Drawing Master and P.T.I. and purchase furniture for the said School.

DEVELOPMENT PROJECTS IN DISTRICT BAHAWALNAGAR

***7121. Pir Muhammad Zaman Chishti:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the number of development projects implemented by the Chairman Union Council, Noor Muhammad Bhagat, Tehsil and District Bahawalnagar during the period from 1960 to 1965 and whether these projects were implemented out of the Union Council funds or from funds under P. L. 480;

(*b*) whether it is a fact that the members of the said Union Council have made repeated complaints to the Deputy Commissioner, Bahawalnagar to the effect that the said Chairman has embezzled the amount earmarked for the construction of culverts and a road during the years 1960 to 1965 and neither any culvert nor any road has been constructed there;

(*c*) whether any officer has conducted any on-the-spot inquiry on the said complaints; if not, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

(*a*) Number of Projects sanctioned out of Union Councils Funds during the years 1960-65.

(9) 8 culverts and 1 Primary School at Chhutta Bhuk Uthar. The completion reports for these projects are still awaited.

Number of projects sanctioned out of RWP Funds during the years 1963-65.

(*i*) 2 Primary Schools at Mari Mian Sahib and Pir Shah have since been completed.

(*ii*) 1 Community Hall at Noor Muhammad Bhangran has since been completed.

(*iii*) Construction of Veterinary Dispensary not yet started. The reason is that R.W.P. funds were curtailed during 1965-66 due to Indo Pak War.

(*iv*) Const. of Primary School at Chak Bhattiyan is under implementation. The cause of delay is inadequate attention to the project by the Ex-Chairman.

(*b*) No repeated complaints from the members of the Union Council were received to the effect that the Ex-Chairman had embezzled Union Council's fund, which were earmarked for the construction of 8 culverts and a road. However, one complainant (Wazira) who is not a member of the Union Council lodged the complaint regarding embezzlement of funds by Mr. Baqir Khan, Ex-Chairman of the said Union Council. On receipt of the complaint, the Officer detailed for the enquiry summoned the complainant (Wazira) and the Ex-Secretary of the Union Council (Idris Ahmad) for the purpose of enquiry, but the Ex-Secretary did not turn up. On 23rd May, 1967, the present Chairman of the Union Council put in a written application regarding the embezzlement of Union Council's funds, against the Ex-Chairman, Ex-Secretary and Mr. Falak Sikandir, a contractor. On this application the case has been registered for embezzlement of funds with the Police Station Sadiq Pur against the above-mentioned three persons.

(*c*) Yes. The Officer deputed to hold on the spot inquiry visited Union Council Noor Muhammad Bhangran on 5th June, 1967 for the

checking of the relevant record of the Union Council and on the spot checking of Primary School at Chak Bhattiyan, but in view of the registration of the case with Police, further departmental inquiry is withheld.

PROVIDING BRIDGES AND CULVERTS ON MOMINABAD-AHMADPUR ROAD

*7122. **Pir Muhammad Zaman Chishti**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased state:—

(*a*) whether it is a fact that Takht Mahal-Qasimka *via* Mominabad-Ahmedpur Road was taken over by District Council, Bahawalnagar long ago and 2 Beldars have been appointed by the District Council for the supervision and maintenance of that road;

(*b*) whether it is a fact that no bridges have been constructed on the said road at the points where water courses and canals pass through the said road; if so, reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that a Middle School and a Dispensary are functioning in Ahmedpur villages and great difficulties are being faced due to the absence of the bridges on the said road; if so, reasons for not providing bridges and culverts on this road?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Takht Mahal-Qasimka passing by Mominabad-Ahmed Pur Road is being maintained by the District Council, Bahawalnagar. The Mominabad Road is a linked road which has already been taken over by the District Council, Bahawalnagar. Two beldars are working there to look after the road.

(*b*) A bridge Fordwa canal crossing Takht Mahal-Qasimka Road already exists. The project for the construction of 5 culverts on Mominabad-Qasimka Road which is estimated at Rs. 1,400/- has been sanctioned out of R.W.P. The tenders for the work have been approved. The Contractor has been directed to complete the bridge within two months.

(*c*) Yes; but the inconvenience being experienced by the people on the linked road Mominabad-Qasimka Road would be removed on the completion of culverts promised to be constructed on self help basis.

CONSTRUCTION OF MOMINABAD-AHMEDPUR ROAD

*7123. **Pir Muhammad Zaman Chishti**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Takht Mahal to Qasimka *via* Mominabad-

Ahmedpur Road was taken over by the District Council, Bahawalnagar 3 or 4 years ago and earthwork has been done on the said road from Mominabad to Qasimka except from Ahmedpur-Mominabad-Takht Mahal upto pucca road;

(*b*) whether it is a fact that budget allocations have already been made by the District Council, Bahawalnagar for the construction of said road; if so, reasons for not so far completing it?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) The allocation for Rs. 5 lacs was made in the District Council budget for the year 1966-67 for completing development schemes regarding communications. The above-mentioned work was also included in the original list of work. The Controlling Authority reduced this amount from Rs. 5 lacs to Rs. 2 lacs and therefor two only schemes were taken in hand keeping in view the shortage of funds. The estimates for the said work has already been prepared and sent to P.W. Department for technical scrutiny.

GREATER LAHORE SCHEME

***7136. Rai Mansab Ali Khan Kharal**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the name and full address of the firm to whom the contract for water supply, drainage and sewerage in Greater Lahore Scheme has been given;

(*b*) whether the said firm has started the said work, if not, the likely date of the commencement of the work;

(*c*) if the said firm is other than a Pakistani one whether it is required to employ Pakistani Officers also?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) No contract for construction work has yet been given. A firm of Management Consultants has, however, been appointed, whose particulars are given below—

Booz, Allen and Hamilton International Inc., Management Consultants, 380 Madison Avenue, New York, NY 10017.

As far as the Engineering Consultants a Japanese Firm has been selected, the name and the address of the firm is given below—

Nihen Suido Consultants Co., Limited, Nishiokubo-3-Crome Shinjuku, Tokyo, Japan.

(*b*) The Management Consultants have already started work. The Engineering Consultants will commence work soon after the contract is signed.

(*c*) Both the firms are foreign firms. But they are required to have Pakistani Associates with Pakistani staff.

WATER SUPPLY FOR BHUTTA VILLAGE, KEAMARI, KARACHI

*7144. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the inhabitants of Bhutta village, Keamari, Karachi are facing great difficulties in procuring water supply for their needs and a majority of the inhabitants of the area have to purchase water from tank trucks;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any scheme of water supply for the said inhabitants has been approved; if so, details thereof and the date by which it will be implemented ;

(*c*) what immediate remedial action the Government intend to take to ensure regular water supply to the said population ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Due to increase of population as well as the recent unprecedented heat wave, inhabitants of Bhutta Village are experiencing difficulty in obtaining sufficient quantity of water for their needs and, perhaps, purchase additional water through private sources. However, Bhutta, village already has 10 K.M.C. community taps. In addition, K.M.C. also supplies ten water carrier trucks daily each with a capacity of 800 gallons of water.

(*b*) and (*c*) K.D.A. had prepared a scheme with estimated cost of Rs. 94 lacs for proper redevelopment of the entire Bhutta Village which includes provision for adequate supply of water through pipes as well as additional community taps. The scheme was, however, deferred by the Divisional Council Karachi, for lack of funds. For immediate remedial action K.D.A. then prepared a second estimate for amelioration of inhabited areas in Bhutta village costing Rs. nine lacs wherein provision of Rs. 80,000·00 has been made for installation of 28 additional community taps. The scheme has now been referred to the Deputy Committee for provision of funds.

PENSION CASES OF EMPLOYEES OF MUNICIPAL COMMITTEE

***7145. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether the employees of District Councils and Municipal Committees are eligible for pension on retirement; if so, the names of the employees retired from District Councils, Lyallpur, Sargodha, Muzaffargarh and Sahiwal (*i*) who have so far been granted pension showing the dates of their retirements and the dates on which their pensions have been sanctioned and (*ii*) whose pension cases have not so far been approved alongwith the dates of their retirement, reasons for delay and date by which sanction will be given in respect of their pension?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

Serial No.	Name of retiring servant	Date of retirement	Date of sanction of pension
1	2	3	4
	(*i*) SARGODHA		
1	Muhammad Sadique Retd., Accountant...	27th January 1965	19th August 1966.
2	Abdul Sattar, H. C. ...	27th January 1965	4th January 1967.
3	Habib, Peon ...	12th April 1966	9th March 1967.
4	M. S. Akbar ...	13th November 1965.	15th March 1967.
5	Shariff Hussain, Teacher ...	12th December 1965.	6th March 1967.
6	Ghulam Yasin, Teacher ...	9th December 1965	8th March 1967.
7	Muhammad Ramzan, Teacher ...	12th December 1965.	12th May 1967.
8	Fazal Din, Teacher ...	1st December 1965	16th March 1967.
9	Qazi Fazal Haq, Dispenser ...	14th July 1965	8th March 1967.
10	Fateh Shah, Peon ...	8th April 1966	15th March 1967.
11	Sultan Ahmad, S.V. Teacher ...	13th September 1966.	20th March 1967.
12	Qazi Zaman Shah, Teacher ...	1st January 1967	6th March 1967.
13	Ghulam Muhammad, Teacher ...	13th December 1966.	30th May 1967.
14	Abid Hussain Shah, S.V. Teacher ...	8th February 1967	6th April 1967.
15	Mohammad Hafiz. S.V. Teacher ...	26th December 1966.	10th May 1967.
16	Mohammad Din, Peon ...	1st May 1967 ...	6th June 1967.
17	Ahmed Din, Teacher ...	11th May 1966 ...	5th May 1967.

Serial No.	Name of retiring servant	Date of retirement	Date of sanction of pension
1	2	3	4
		(i) LYALLPUR	
1	Muhammad Din, S. V. Teacher	... 30th September 1965.	12th January 1966.
2	Slamat Ali, Teacher	... 24th December 1965.	12th March 1966.
3	Manzoor Hussain, S.V. Teacher	... 13th March 1966	28th October 1966.
4	Ali Muhammad, S. V. Teacher	... 25th June 1965	23rd February 1966.
5	Ghulam Nabi, Clerk	... 14th April 1965	21st November 1966.
6	Abdul Qadir, Teacher	... 30th July 1965	1st December 1966.
7	Zahural Haq	... 31st December 1965.	1st December 1966.
8	Inayat Muhammad, S.V. Teacher	... 4th September 1966	14th December 1966.
9	Ghulam Rasul, S.V. Teacher	... 31st March 1966	21st December 1966.
10	Muhammad Afzal, S.V. Teacher	... 30th April 1966	27th December 1966.
11	Hafiz Ullah, Teacher	... 2nd April 1966	9th January 1967.
12	Abdul Aziz, Supdt. Vaccination	... 30th June 1966	26th April 1967.
13	Karim Bux, S.V. Teacher	... 31st August 1966	20th March 1967.
14	Mehr Din, Dispenser	... 11th March 1966	27th February 1967.
15	Muhammad Alam, Teacher	... 7th July 1966	30th March 1967.
16	Abdul Jamil	... 31st January 1966	2nd May 1967.
17	Shah Muhammad, S.V. Teacher	... 7th January 1966	2nd May 1967.
18	Muhammad Hussain, S.V. Teacher	... 19th May 1966	12th April 1967.
19	Nur Muhammad	... 11th March 1966	30th March 1967.
20	Ghulam Hussain Shah	... 31st December 1964.	17th February 1967.
21	Hakim Ali, S.V. Teacher	... 11th December 1966.	2nd July 1967.
22	Ali Ahmad, S.V. Teacher	... 11th December 1966.	8th May 1967.

Serial No.	Name of retiring servant	Date of retirement	Date of sanction of pension
1	2	3	4
23	Sher Muhammad, S.V. Teacher	... 13th January 1967	31st May 1967.
24	Muhammad Boota, Peon	... 30th June 1966	15th April 1967.
25	Ata Muhammad, P.T.I.	... 19th January 1967	31st May 1967.
26	Feroz Din, Chowkidar	... 1st February 1967	8th June 1967.
	(*i*) SAHIWAL		
1	Mr. Abdul Latif, H.C.	... 20th October 1965	1st September 1966.
2	Mr. Gilani Bux, T. Inspector	... 1st November 1964	28th February 1967.
3	Muhammad Bashir, Overseer	... 27th March 1962	4th March 1967.
4	Niamat Ali, Superintendent Fairs	... 30th November 1966.	6th April 1967.
5	Ali Ahmad, Teacher	... 14th January 1966	7th March 1966.
6	Ahmad Din, Teacher	... 9th July 1966	7th March 1967.
7	Raj Wali, Peon	... 22nd May 1965	13th May 1967.
	(*i*) MUZAFFARGARH		
1	Muhammad Azam Khan, Teacher	... 22nd March 1966 ...	23rd May 1966.
2	Mubarik Ali Shah, Supdt.	... 15th June 1966	23rd May 1966.
3	Rahim Bux Khan	... 5th February 1966	23rd May 1966.
4	Mr. Ahmed, Teacher	... 15th September 1966.	22nd September 1966.
5	Murid Hussain Shamsi	... 13th December 1965.	15th November 1966* Drawing anticipatory pension.
6	Ali Muhammad, Teacher	... 11th February 1967.	20th February 1967.
7	Pir Bux, Teacher	... 14th January 1967	11th February 1967.
8	Elahi Bux, Veterinary Compounder	... 13th January 1967	13th March 1967.
9	Abdullah Shah, Clerk	... 3rd June 1967	21st February 1967.

S. No.	Name	Date of retirement	Remarks
1	2	3	4
		(*ii*) SARGODHA	
1	Sardar Khan, Peon ...	4-7-65	Under correspondence with Director, Local Fund Audit. Pension will be sanctioned after examination by the above officer is complete.
2	Jamal Din, S. V. Teacher ...	2-11-65	Ditto
3	Allah Ditta, S. V. Teacher ...	11-5-66	Ditto
4	Nazir-ud-Din, Peon ...	31-1-67	Ditto
5	Ghulam Rasool, Peon ...	31-1-67	Ditto
6	Khuda Bakhsh ...	12-9-66	Ditto
7	Zaman Shah, Compounder ...	13-6-66	Ditto
8	K. S. Khan, Clerk Distt. Council.	24-7-59	These servants of the Local Council retired before Pension Rules were adopted by the Council. Under Rule 14 of the West Pakistan District Councils (Pension Rules) 1964 sanction of the Government is required for the grant of pension if pension is applied within 6 months of the application of the Rules to the District Councils and Provident Fund paid by the District Council to the applicant at the time of his retirement is returned to the District Council. The date for grant of such pension in any case is not to be earlier than the 1st day of July, 1960.
9	Maqbool Ahmed, Teacher ...	2-4-59	
10	Muhammad Hussain Shauq, Compulsory Education Officer.	19-12-59	
11	Lal Din, Teacher ...		

Since these servants of the Council retired prior to 1st July 1960, the question regarding to the admissibility of the pension and the date of the effect of such sanction is granted under the consideration of the Government. Matter has already been discussed with Services and General Administration Department and Law Department and final orders of the Government in this respect are to be issued very shortly.

S. No.	Name	Date of retirement	Remarks
1	2	3	4
		(*ii*) SARGODHA—*concld.*	
12	Muhammad Ismail Khan, Jinth State.	1-7-65	Mr. Muhammad Ismail is a refugee from East Punjab who joined service of the District Council on 4th December 1947 and retired on Ist July 1965. He has claimed pension on the basis of his past service in Jinth State from November 1920 to 15th August 1947. The West Pakistan District Councils (Pension Rules), 1964 were extended to District Council, Sargodha with effect from 27th January 1965. Prior to this service, the servants of the District Council were entitled to G. P. Fund and no pension was admissible to them.
		(*ii*) LYALLPUR	
1	Rana Muhammad Rashid, Asstt. Accountant.	30-9-65	Pending for decision about past service in East Punjab.
2	Muhammad Ali, S.V.Teacher	2-7-66	
3	Noor Muhammad, M.H. ...	30-6-66	Pension papers have been completed and sent to Director, Local Fund Audit for verification etc. Pension will be sanctioned after receipt of "No objection" from Local Fund Audit.
4	Asghar Ali Shah, H.M. ...	4-1-66	
5	Muhammad Ismail, Teacher	14-1-66	
6	Muhammad Yusouf, S. V. Teacher.	28-2-66	
7	Niazuddin, S.V. Teacher ...	24-4-66	
8	Ramzan Ali, S.V. Teacher ...	14-2-66	
9	Piran Ditta, S.V. Teacher ...	6-11-66	
10	Fateh Muhammad, H.M.	3-1-67	
11	Noor Muhammad, S.V.T. ...	7-2-67	
12	Allah Ditta, Peon ...	31-3-67	
13	Mamda (Supdt.) ...	25-4-67	
14	Muhammad Hussain, S.V.T.	13-4-67	
15	Fazal Shah, Khalasi ...	31-3-66	
16	Abdul Wahid, Dispenser ...	30-4-66	
17	Wali Muhammad, S. V. Teacher.	10-3-67	Pending for decision about past service in East Punjab.
18	Habib Ahmad Khan ...	28-4-66	Pending for decision for fixation of pay in the revised scale. Matter referred to Inspector of Schools for early action.
19	Pir Muhammad Yousuf, H.M.	6-2-67	

S. No.	Name	Date of retirement	Remarks
1	2	3	4
		(*ii*) LYALLPUR—*Concld.*	
20	Mst. Ghulam Zohra ...	6-1-67	Services Record has not been completed by D.H.O. who has been requested to do the same immediately.
21	Ghulam Sakina ...	6-1-67	
22	Mehtab Bibi, Nurse Dai ...	5-12-66	
23	Iyesha Bibi ...	15-12-66	
		(*ii*) SAHIWAL	
1	Amanat Ali, Moharar Local Fund.	1-12-66	Pending for decision of Government for relaxation of Rule 4 of the District Councils (Pension Rules) as explained against S. No. 8 to 11 of Sargodha District.
2	Muhammad Afzal, Teacher...	11-1-66	
3	Dr. Muhammad Sharif, M.O.	8-12-65	Matter referred to Director, Local Fund Audit for scrutinizing Pension papers. Pension will be sanctioned after examination by Auditor is complete.
4	Dost Muhammad, Teacher...	9-1-67	
5	Fatch Muhammad, Teacher	14-2-67	
6	Muhammad Shafi, Teacher	15-4-67	
7	Qismat Ali, Teacher ...	5-5-67	
8	Sharif Hassan, Tax Inspector	16-12-66	
9	Muhammad Sharif, Teacher	12-3-67	Recently retired.
10	Fazal Ahmad, Teacher ...	23-3-67	Application for pension not received.
11	Niamat Ali, Teacher ...	7-1-66	
12	Abdul Hakim ...	1-7-66	
		(*ii*) MUZAFFARGARH	
1	Murid Hussain, Shamsi ...	13-12-65	Getting anticipatory pension. Final pension will be sanctioned after a decision of leave case by District Inspector of Schools.
2	Ghulam Hussain, Teacher ...	26-3-67	Referred to Director, Local Fund Audit.
3	Abdul Majid, Teacher ...	11-2-67	Pending for decision about change in the annual increment.
4	Barkat Ali, Peon ...	18-4-67	Pending with Director, Local Fund Audit.
5	Khuda Bux, Dispenser ...	1-4-67	Pension papers not completed by District Health Officer, Muzaffargarh who has been requested by District Council to expedite.
6	Allah Bux, Orderly ...	18-5-67	Retired recently.

RURAL DRINKING WATER SUPPLY SCHEME FOR BADA AND BEESAK, DISTRICT MARDAN

*7148. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Rural Drinking Water Supply Scheme for Bada and Beesak in merged areas of Mardan District is under implementation for the last three years and has not yet been completed ;

(*b*) whether it is a fact that 1½" dia pipeline has been diverted from the main 3" dia pipeline to feed the water tank in village Bada but the water does not pass to the Tanks and the inhabitants of the said village are not getting regular water supply ; if so, the remedial steps Government intend to take to rectify the defect ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) It is not a fact that 1½" pipeline has been diverted from the 3" main. Only 1" dia pipeline has been taken off as branch from the 3" pipeline. The site of the service reservoir as needed and as per requirement of the Department was not made available by the Local Body. The reservoir was shifted as per pressing demand of the public. Only a small dia pipeline was put in. The draw off, from the stand-post near the junction is far too much to permit any flow in the small dia pipeline. There is enough water but a larger dia pipeline is needed to fill the reservoir. The remedial measures will be taken in hand as soon as the funds are made available.

AMENDMENT TO WEST PAKISTAN AUTONOMOUS BODY IMMOVABLE PROPERTY (EJECTMENT OF UNAUTHORISED OCCUPANTS) ORDINANCE

*7230. **Syed Yusuf Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether there is any proposal with the Government to amend the West Pakistan Autonomous Body Immovable Property (Ejectment of Unauthorised Occupants) Ordinance of 1965 so as to include Municipal Committees and Local Councils in the definition of Autonomous Bodies ; if so, what is the stage ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes. The matter is under consideration of Government.

FRAMING AND ENFORCEMENT OF RULES REGARDING EXECUTION OF MUNICIPAL WORKS

*7232. **Syed Yusuf Ali Shah :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the Rules regarding execution of Municipal Works which are being followed in the Province are completely out dated with the result that the execution of work is generally very much delayed ; if so, reasons as to why the new rules are not being framed and enforced ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes. A new set of rules on the subject has been prepared. The rules will be enforced shortly.

TAXATION PROPOSALS OF MUNICIPAL COMMITTEE, PESHAWAR

*7233. **Syed Yusuf Ali Shah :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that some taxation proposals of the Municipal Committee, Peshawar are lying with the Department of Local Government and Basic Democracies for sanction ; if so, the time by which the matter will be decided ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The proposals have been sanctioned and sent to the press for publication with copies to Chairman, Municipal Committee, Peshawar and Commissioner, Peshawar Division.

DISPENSARY IN DISTRICT LASBELA

*7252. **Mr. Muhammad Hashim Lassi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total number of dispensaries opened by the District Councils/ Union Committees in District Lasbela upto 1966;

(*b*) the number of dispensaries out of those mentioned in (*a*) above in which neither a doctor nor a qualified dispenser has been appointed ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Six dispensaries have been opened by the District Council Lasbela. No dispensary has been opened by the Union Committee.

(*b*) All the above dispensaries are without qualified doctors and dispensers.

SUPPLYING ELECTRICITY TO HOSPITAL, HIGH SCHOOL AND STREETS OF VILLAGE BERANI IN SANGHAR DISTRICT

*7254. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a faet that electricity was supplied to village Berani in Sanghar District in November, 1966 ;

(*b*) whether it is a fact that the hospital and high school of District Council in Berani have not so far been electrified ;

(*c*) whether it is also a fact that street lights have also not been provided in the said village ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, when the said school and the hospital will be electrified and when street lights will be provided ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Village Berani was electrified on 14th October, 1966.

(*b*) The School and Hospital Authority have not applied for electrification of their premises. The internal wiring in the building of school and hospital has also not been done as reported by S.D.O., WAPDA.

(*c*) The Agreement for providing street light has been executed recently on 19th May 1967 with the Chairman, Union Council, Berani. Arrangements are being made to provide the street light in due course.

(*d*) The work of electrification of the school and hospital will be taken in hand as soon as applications are got registered by school and hospital authorities in the office of S.D.O., Tandoadam or in the sub-office Berani, and required Departmental formalities are completed by the school and hospital authorities.

IMPLEMENTING WATER SUPPLY SCHEMES IN HYDERABAD REGION

*7275. **Syed Sher Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Public Health Department has failed to implement water supply schemes in Hyderabad region ;

(*b*) whether it is a fact that on 5th May 1967 the Divisional Commissioner, Hyderabad called a meeting of the Public Health Department

Officials, Deputy Commissioners and also of the delegates representing the area where the said water supply schemes are to be implemented ;

(c) whether it is a fact that all the said delegates complained in the said meeting about the lethargy, delay and failure on the part of the Public Health Department in the implementation of the said schemes ;

(d) whether it is also a fact that the said Department has not completed the water supply schemes in Mirpur Bathoro, Sujawal, Jati, Var and Mirpur Sakro of Thatta District ;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, (i) the reasons for the delay in the implementation of the said schemes and (ii) what action Government propose to take against such officials responsible for the said delay ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) No. Four Urban and 32 Rural Water Supply Schemes have been sanctioned for Hyderabad Civil Division, out of those in the rural sector, 14 schemes have been completed to date and 6 more are expected to be completed within the next month. Work on Urban Water Supply schemes is in progress.

(b) Yes.

(c) There is nothing in the minutes of the said meeting to that effect.

(d) No. The detailed position is as follows :—

(1) The water supply schemes of Mirpur Bathoro, Var and Mirpur Sakro were completed in January 1966, December 1965 and December 1963, respectively. Regular supply of water is not being made due to the maintenance cost not being paid by the Local Council concerned.

(2) The Water supply schemes of Sujawal and Jati are in advance stage of completion and will be completed in the next financial year after receipt of funds.

(e) Reasons for delay in completing the remaining schemes are as follows :—

(i) Non-availability of funds due to general financial stringency and emergency.

(ii) Non-availability of imported materials.

Urban Water Supply Schemes—The Urban Water Supply Scheme of Mirpurkhas is in progress and will be completed in 1971. The Water Supply Scheme of Tando Allahyar will be completed in 1969. The Water

Supply Scheme, Thatta has been dropped due to the fact that the finances of the Schemes are to be provided by the Local Council Water Supply Scheme, Hyderabad, Phase II is with the Consultants under preparation.

STRAY DOGS

*7284. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the number of stray dogs is increasing day by day in the Province which might result in the breakout of some epidemic ; if so, what steps do Government intend to take in this respect ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The Government in the Basic Democracies Department have not received any official report or private complaint to the effect that the number of stray dogs is increasing day by day in the Province. But the Local Bodies are trying to take steps in this direction according to their resources. However, Government directive is being issued to all the Local Bodies for launching a more vigorous campaign to destroy stray dogs in their respective areas.

ENCROACHMENT ON MUNICIPAL LAND

*7286. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Kohinoor Cinema has been constructed in Hyderabad on Bhai Khan Incline ;

(*b*) whether it is also a fact that some construction has been done on Bhai Khan Incline by encroaching upon a portion of Municipal Road ;

(*c*) whether it is also a fact that by doing so the Municipal drain has been shifted from its previous position ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the action taken by the Municipal Committee, Hyderabad against the person who has made such encroachment one Municipal land ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) Diversion of the Municipal drain passing through private land purchased by Kohinoor Cinema had to be made on demand from the owners at the time of the construction of the Kohinoor Cinema.

(*d*) Does not arise.

OCTROI AND TEH BAZARI TAX IN SHAKARGARH

*7288. **Sheikh Fazal Hussain :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the annual (*i*) income and (*ii*) expenditure of Town Committee, Shakargarh, District Sialkot during 1963-64, 1964-65, 1965-66 and 1966-67?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The information is as follows :—

Year		Income	Expenditure
		Rs.	Rs.
1963-64	...	88,007.10	77,305.25
1964-65	...	78,786.15	95,941.21
1965-66	...	66,979.82	58,276.47
1966-67	...	92,317.87	1,00,487.95

APPOINTMENT OF OCTROI INSPECTOR IN TOWN COMMITTEE SHAKARGARH

*7289. **Sheikh Fazal Hussain :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the educational qualifications (with Division) of the staff of the Town Committee Shakargarh, District Sialkot alongwith experience of Municipal service of each of them ;

(*b*) whether it is a fact that some months ago, the post of Octroi Inspector in the said Town Committee fell vacant and an official was appointed against the said post ; if so, his qualifications and the qualifications prescribed for appointment to the said post ;

(*c*) whether it is a fact that Sadar Moharrar of the said Town Committee was due to be promoted to the post of Octroi Inspector according to the previous practice ; if so, reasons for not selecting him for the appointment ;

(*d*) whether it is a fact that there were many other more qualified and experienced persons in employment of the said Town Committee at the time of the appointment of the said Octroi Inspector; if so, reasons for not appointing a more qualified official ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) A statement is given at Appendix A'.

(*b*) It is a fact that the post of Octroi Inspector in the Town Committee, Shakargarh, fell vacant on 2nd August 1966. Mr. Daud Ahmad was directly recruited as Octroi Inspector. He is a Matriculate, which is the prescribed qualification.

(*c*) It is a fact that Sadar Muharrir was due to be promoted as Octroi Inspector ; but he refused to work as such and fresh appointment was, therefore, made. He was again asked to work as Octroi Inspector but ; after having worked for a few days he again refused to carry on those duties.

(*d*) None out of the remaining staff, eligibe for promotion to the post of Octroi Inspector, was more qualified than Mr. Daud Ahmad. As regards experience, however, six Muharrirs who were also Matriculates were senior to him and possessed more experience, but according to the local authorities their record of service did not warrant their appointment as Octroi Inspector. The matter would, however, be looked into and it will be seen that no injustice has been done.

APPENDIX 'A'

Item No.	Name, designation and scale of pay	Qualifications	Experience
1	2	3	4
1	Abdul Ghafoor, Secretary, R. 175—10—215/15—350.	Matriculate III Division.	Seven years' service as Clerk under Army, six years' service in Town Committee, Shakargarh.
2	Mr. Maqbool Akhtar, Accountant, Rs. 175—10—215/15—350.	F.Sc. III Division. L.S.G.D. II Division.	Three and a half years' service in Town Committee, Shakargarh.
3	Mr. Saif Ali, Clerk, Rs. 175—10—215/15—350.	Under-Matric ...	Eight years' service in Panchayat Department, Two years' in Town Committee as Secretary. Six years' service as Clerk in Town Committee, Shakargarh.
4	Mr. Iqbal Ahmad, Tax Clerk, Rs. 115—5—175.	Ditto ...	Three years' service in Town Committee, Shakargarh.
5	Abdul Majid, Peon, Rs. 75—2—90.	Sixth Class ...	Eight years' service in Panchayat Department, eight years' service in Town Committee, Shakargarh.
6	Din Muhammad, Peon, Rs. 75—2—90.	Ditto ...	Ditto do
7	Mr. Daud Ahmad, Octroi, Rs. 115—5—175.	Matriculate III Division.	One year service in Town Committee, Shakargarh.
8	Munir Ahmad, Sadar Muharrir, Rs. 105—5—150.	Ditto ...	Four years and three months service in Town Committee, Shakargarh.
9	Six Muharrirs, Rs. 75—2—90	Ditto ...	Ditto do
10	Ten Muharrirs, Rs. 75—2—90	Under-Matric ...	Ditto do
11	Octroi Peons (4), Rs. 55—1—80.	Under-Middle ...	Ditto do
12	Mr. Muhammad Sidique, Works Supervisor, Rs. 105—5—150.	Under-Matric ...	One year as Muharrir. One year as Works Supervisor.

TRANSFERRING SECRETARY, TOWN COMMITTEE, SHAKARGARH

*7290. **Sheikh Fazal Hussain :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government decided a few months ago that the Secretaries of Town Committees, whose stay at one station exceeded 3 years, should be transferred therefrom ;

(*b*) whether it is a fact that the Secretary, Town Committee, Shakargarh in District Sialkot whose stay there has exceeded three years was transferred about 4 or 5 months ago ; but his transfer order was withheld later on ; if so, reasons therefor and whether Government intend to transfer him now ; if so, when ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The official was transferred but the order was cancelled on recommendations from the Town Committee and the Deputy Commissioner that in view of the good work and increase in the income of the Town Committee the official might not be transferred. However, the question of his transfer will now be taken up.

PAY OF MR. MAQBOOL AKHTAR, ACCOUNTANT, TOWN COMMITTEE, SHAKARGARH

*7291. **Sheikh Fazal Hussain :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the present pay of Mr. Maqbool Akhtar, Accountant, Town Committee, Shakargarh, District Sialkot ;

(*b*) whether it is a fact that,—*vide* notification No. S.O (LCS)-850/66, dated 21st October, 1966, the pay scale prescribed for the post of an Accountant in the said Town Committee is Rs. 125—7—195/8—275 ;

(*c*) whether it is a fact that the said Maqbool Akhtar is drawing pay in a higher scale than the one mentioned in the said notification ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons therefor and then action Government intend to take against the officials responsibe for the said state of affairs ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Rs. 205 only.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The Deputy Commissioner, Sialkot being asked to inquire into the matter. Necessary action will be taken on receipt of the inquiry report.

NON-PAYMENT OF SALARIES TO TEACHERS OF DISTRICT COUNCIL HIGH SCHOOLS IN RAWALPINDI

*7313. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that teachers of the District Council High Schools in Rawalpindi were not paid their salaries for the months of January and February, 1966 uptill March, 1966 ; if so, reasons therefor and the action taken or intended to be taken by Government against the officials responsible therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*i*) Yes.

(*ii*) The reason for non-payment is reported by the local authorities to be paucity of funds and non-receipt of Government grant. The matter is, however, being enquired into and necessary action will be taken if any person is found responsible for the delay.

WATER SUPPLY SCHEME FOR JHELUM CITY

*7344. **Mian Abdul Aziz :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a water supply scheme for Jhelum City was formulated about 4 years ago ;

(*b*) whether it is a fact that about 4 years ago the Municipal Committee, Jhelum deposited its share of the cost of the said Project with the Public Health Engineering Department for the said purpose ;

(*c*) whether it is a fact that boring operation is still incomplete and there is no progress of work ; if so, reasons therefor and the steps Government intend to take for early completion of the said Project ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The Municipal Committee, Jhelum, has deposited a sum of Rs. 3 lacs which does not constitute the full share of Phase I, which is estimated to be Rs. 6,41,730.

(*c*) Yes. The Public Health Engineering Department has demanded undertaking from Municipal Committee, Jhelum, such as full contribution for financing first phase and then maintaining it from its own resources. Scheme will be taken in hand as soon as these bottlenecks are removed.

ICHHRA DEVELOPMENT SCHEME, LAHORE

*7400. **Chaudhri Asghar Ali Randhawa** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 120 ft. wide proposed road of the Ichra Development Scheme of the Lahore Improvement Trust has been blocked by unauthorised construction at Khasra No. 8246 ; if so, the name of the person who has blocked the said road and also his designation if in Government service ;

(*b*) whether it is a fact that Lahore Improvement Trust issued notices, completed demolition formalities and issued demolition orders for the removal of the above said unauthorised construction ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether the above orders have been executed ; if not, reasons therefor ;

(*d*) whether it is a fact that now the entire scheme is being shelved to protect the interest of the person responsible for this unauthorised construction ;

(*e*) whether Government intend to yield to the wishes of an individual and give up the entire scheme which was formed to accommodate about 2,000 families ; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. A wall has been construted by Mian A. M. Saeed, P. C. S., Additional Commissioner, Lahore, on the land in question, which belongs to him and he has been claiming exemption of this plot from the said scheme.

(*b*) & (*c*) Yes. Notices were issued, but on the representation of Mian A.M. Saeed, the execution of the order was kept in abeyance. He agreed to settle the matter amicably and not to press for retaining this plot. In view of this, the question of executing that order did not arise.

(*d*) It is not a fact that the scheme is being shelved to protect the interests of the person concerned. The scheme has been prepared and is under submission to Government by the Lahore Improvement Trust. The Trust intends to execute this scheme as early as possible.

(*e*) In view of the above, question does not arise.

CONSTRUCTION OF A HOSTEL BY MUNICIPAL COMMITTEE, BUREWALA FOR DEGREE COLLEGE STUDENTS

*7408. **Malik Allahyar Khan Langrial**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Municipal Committee of Burewala, District Multan constructed a hostel during 1966-67 for the residence of its Degree College students ;

(*b*) whether it is a fact that an expenditure of nearly 7 lac of rupees has been incurred on the construction of the above said hostel;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the details of the said expenditure on different items *i.e.* bricks, cement, gravel, labour, etc;

(*d*) number of students for whom residential accommodation has been provided in the above hostel alongwith the actual number of students residing there at present?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Details of the cost of the material used are not available with the Municipal Committee as the building work has been executed by the Buildings and Roads Department.

(*d*) The hostel is to accommodate 80 students. At present 30 students are residing there.

PROVIDING DOCTORS TO DISPENSARIES OF DISTRICT LASBELA

*7424. **Begum Ashraf Burney**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that dispensaries at Oramara, Sonmiani and Lakhra in Lasbela District have no doctors and are without maternity facilities ;

(*b*) whether it is a fact that there is no lady doctor, lady health visitor, midwife and trained *Dai* in any of the hospitals and dispensaries in the entire district of Lasbela ;

(*c*) if the answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative the action Government intend to take to provide doctors including maternity facilities ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Health Department is being pressed to remedy the situation. One Nurse Dai has recently been appointed at Othal.

METALLING OF ROAD FROM TANDO ADAM TO SANGHAR SINDHRI *via* NAOABAD

*7462. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the metalling of road from Tando Adam to Sanghar Sindhri *via* Naoabad has been left incomplete by the Sanghar District Council ; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes. The District Council was constructing the portion of the said road from Jamrao Bridge to Naoabad which is about 7 miles one furlong. The whole scheme was approved for Rs. 6 lacs out of which 2 miles 3 furlongs have been constructed. Rs. 2,27,402 have already been spent on this scheme. The scheme was to be financed out of the capital budget of the District Council. The provision of Rs. 3,72,598 was made in the budget for the year 1965-66. However, due to financial difficulties the scheme could not be completed.

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER.

ALLOCATION UNDER RURAL WORKS PROGRAMME FOR BAHAWALPUR DIVISION IN 1963-64

265. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state: —

(*a*) the total amount allocated under Rural Works Programme during 1963-64 for Bahawalpur Division along with the month-wise expenditure

incurred therefrom in its each district during the said year and balance at the close of the year;

(*b*) reasons for non-utilization of the amount or excess expenditure, if any, during the year and the date when the saving was utilized during the subsequent year?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Total allocation for Bahawalpur Division for 1963-64 ... Rs. 61,70,226

Expenditure—It is not possible to furnish the month-wise expenditure figures as the labour involved in supplying the information is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. The expenditure figures alongwith the balance for the whole year are, however, given below:

Name of district		*Expenditure (year-wise)*	*Balance*
		Rs.	*Rs.*
Bahawalpur	...	17,53,816	1,55,326
Bahawalnagar	...	9,08,318	10,99,224
Rahimyar Khan	...	22,53,542	*Nil*

(*b*) *Reasons for non-utilization of the amount*—Rural Works Programme Funds are non-lapseable and as such there is no saving. If scheme cannot be completed within a financial year work on them continues during the following years. The reasons are as follows :—

(*i*) 1963-64 was the first year of the programme and large number of obstacles had to be surmounted before the programme could be put under way.

(*ii*) the setting up of suitable technical organisations for each district for implementing the schemes took considerable time.

(*iii*) the release of funds to the districts was delayed.

Date by which the funds were subsequently utilized.

Bahawalpur—A sum of Rs. 1,08,770 has since been utilized leaving a balance of Rs. 46,556. The projects against this amount have already been completed but the payments are held up due to some dispute.

Bahawalanagar—Subsequent year (exact date not available as balance for 1963-64 was merged with funds for 1964-65).

Haji Gul Hassan Manghi: Point of order. Sir, the Law Minister may be requested to read out the statement received by him.

Mr. Speaker: Let us first dispose of the motions for extension of time.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES REPORTS.

Malik Muhammad Aslam Khan: I beg to move—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Control of Hotels and Restaurants Bill, 1966 (Bill No. 31 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Control of Hotels and Restaurants Bill, 1966 (Bill No. 31 of 1966) be extended upto 31st December. 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker: Next motion.

Malik Muhammad Aslam Khan: I beg to move—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the Criminal Law (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 50 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the Criminal Law (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 50 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker. Next motion.

Mr. Bashir Ahmed Shah: I beg to move—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Pure Food (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 25 of 1967) be extended upto 31st December,1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Pure Food (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 25 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Bashir Ahmed Shah: I beg to move—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Adult Education Bill, 1966 (Bill No. 43 of 1966) be extended upto 31s December, 1967.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Adult Education Bill, 1966 (Bill No. 43 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker: Next motion.

Rai Mansab Ali Khan Kharal: I beg to move—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the Punjab Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 23 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the Punjab Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 23 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

STATEMENT OF THE LAW MINISTER REGARDING THE COMPLAINT OF MR. GUL HASSAN MANGHI ABOUT THE CHALAN OF HIS JEEP DRIVER

Mr. Speaker : Mr. Akhund, would you like to make a statement now ?

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Yes, Sir. My submission is that as a result of the complaint made by the Member I referred the matter to the local authorities and their report is that on account of the deteriorating situation of traffic accidents and protests received from public and various public institutions, and also in the press, the Government decided to start a sort of checking against several vehicles. As a result of this decision, a Checking Committee was formulated and, accompanied by two Magistrates, they went to some places in Larkana. Over there, several vehicles were checked and 17 of them were found to be having no driving licenses with the drivers, no registration papers, no insurance papers, and so on and so forth. If I am permitted to say driver Muhammad Ibrahim. . . . . .

Mr. Gul Hassan Manghi : He should read out the remarks concerning my case. It is not necessary to read all.

Mr. Speaker : I can't compel the Minister to make a statement.

Mr. Gul Hassan Manghi : The time of the House is precious. Therefore, he should only read out the remarks . . . . . .

Mr. Speaker : It is his own outlook to make a statement.

Minister of Law : With great deference I will give the Member the portion which pertains to his case. I don't think there is any issue before the House with regard to all the 17 vehicles and it will waste the time . . .

Mr. Gul Hassan Manghi : It is the issue before the House for all the vehicles and not the drivers of the officers. I will request him to read out the portions which pertain to private cars.

Mr. Speaker : The Member should know that there is no motion before the House, there is no resolution before the House and there is no adjournment motion on the subject. The Minister is only making a statement and he can make a statement in his own way. That is all. The Member cannot force him to make a statement in the way he likes.

Mr. Gul Hassan Manghi : From this your honour will come to the conclusion how they have ruled out . . . . . .

Mr. Speaker : We have not to conclude and we have not to take a decision.

Mr. Gul Hassan Manghi : Permits for private cars are not required; he may read out that portion.

(*interruptions*)

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

Minister of Law : One driver named Muhammad Ibrahim was found driving jeep No. S.K. 1738 and there was no driving license, no registration papers, no insurance papers . . . . . .

Mr. Gul Hassan Manghi : You read the portion in regard to my driver.

Mr. Speaker : No interruptions please.

Minister of Law : What is the name of your driver ?

Mr. Gul Hassan Manghi : Muhammad Ibrahim.

Minister of Law : That is what I am reading.

Mr. Gul Hassan Manghi : That he had no permit ? It is written . . .

Minister of Law : Will you kindly listen to me ?

Mr. Gul Hassan Manghi : You should read it correct. He has no permit . . . . . .

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

Minister of Law : In order to remove the erroneous impression from the mind of the Parliamentary Secretary I might say that the list which I had received, I had shown to him and in this it was said 'no permit' but later on I received a D. O. letter from the Commissioner saying that this 'no permit' was a mistake. Actually there was no driving license. Therefore, Sir, he is under some erroneous impression. There is no question of the car being without permit.

Mr. Gul Hassan Manghi : Sir, they have written in the printed form that such and such person had no permit and in this case I wrote a letter but there is no value of the letter or the D.O. letter. They have explained all these things after I brought this motion and they found that they have committed a mistake otherwise all the forms were with the man. It is wrong that there was no permit, no insurance, nor fitness; all the forms, the printed forms, were available. And they have written that they did not receive papers from anybody. There were all 17 persons and some of them might have raised objection against their attitude. The other thing, Sir, is that for a minor offence, people have been fined upto Rs. 1,000 and they have been compelled for that. So far as this statement is concerned and so far as my knowledge is concerned, they fined Rs. 1,400 and put that man in Jail and kept him there upto 5th June. The other thing is, Sir, that they have injured the boy by the jeep of that officer. No action has been taken and still the Minister is going to defend it. He should come forward with the statement that he is going to take action against this officer. When we commit a simple offence, although we have not, we are fined but these officers may commit any offence, there is no action is taken against them. Instead they have jailed my driver; they have not mentioned my name. I paid a fine of Rs. 500·00 and have resigned from the post of Parliamentary Secretary. And I say that if these papers are called, the position will be clear otherwise these officers should be dismissed; they have given wrong information. I request the Leader of the House and the Minister for Law to take action against these officers. This is not only a question of the prestige of the Members but also the prestige of the House and not only of one man.

Mr. Speaker: Would the Minister like to say some thing?

Minister for Law: yes Sir. The complaint of the Member was that he was present but the Commissioner writes to inform that he was not present.

Mr. Gul Hassan Manghi: I may not agree with it Sir. I was...(*interruptions*).

Mr. Speaker: Mr. Mangi may please take his seat. I have given him some time to make a statement and he has already made a statement and now there should be no interruptions.

Yes please.

Minister for Law: So Sir, he was not personally present. Then his other complaint was that he had applied for the copies of the papers which have not been received. He writes to say that application for copies was received on 1st June and papers were handed over on 3rd June and this complaint has been made on the floor of the House on the sixth June. Probably my friend may not be aware that papers were handed over to one of his men and signatures obtained in lieu thereof, and if the Member wants to see that, we will supply that to him. Then Sir, the Member has not only received the papers through that man but he has also filed an appeal before the Sessions Court and the matter is subjudice. I cannot say anything with regard to the merits of the matter.

With regard to the running over of the boy by a jeep, a report has been recorded and the investigations are going on; so this matter is also subjudice. At the present moment nothing can be said so far as these matters are concerned. Had my friend not gone to a Court of Law, probably something could have been done but since he has nothing at this stage can be done. The Court is seized of the matter. As soon as the decision of the Court is announced and if there is any scope for any further action, Government will certainly look into this matter.

(*At this stage Haji Gul Hasan Mangi rose to speak*).

Mr. Speaker: Is the Member on a point of personal explanation?

Mr. Gul Hasan Manghi: Yes Sir. Sir, I had given the application on 30-5-67 and had obtained the receipt of the clerk of the S.D.M. and it is with me. They have told a lie and have given false report that the application was received on 1st June and they supplied copies on 3rd June. In fact, they supplied the copies on 5th June after the moving of this motion and if they are going to inquire into, I can prove it before your honour Sir, as to how these people are running their efficient machinery. I request, of course, the matter is subjudice, that this may be decided once for all. These officers are the most corrupt and Mr. Bashir Ahmed Morani has collected thousands and lacs of rupees within two or three years. So I request the Leader of the House to transfer this officer.

Mr. Speaker: The Member may please take his seat now.

THE WEST PAKISTAN RAILWAY BUDGET, 1967-68

DISCUSSION ON THE RAILWAY BUDGET AS A WHOLE

Mr. Speaker : The House will now have discussion on the Railway Budget, 1967-68 as a whole.

Yes, Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آج کا دن ریلوے بجٹ سن ۶۸-۱۹۶۷ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے -

But Sir, the Minister is not here.

Mr. Speaker : Parliamentary Secretary is there.

ملک محمد اختر (لاہور-۲)— Alright Sir. قبل اسکے کہ ہم سن ۶۸-۱۹۶۷ کے ریلوے بجٹ پر جنرل ڈسکشن کریں میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ Presidential آرڈر نمبر ۳۳ کے تحت جو مورخہ ۹-۶-۶۲ کا ہے ریلوے صوبوں کو منتقل کر دی گئی ہیں اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ

"Railways are to be run in accordance with the Constitution."

اور اسطرح سن ۱۹۵۹ کا ریلوے بورڈ آرڈر بھی منسوخ کر دیا گیا ہے اور اسکی جگہ ایک اور ریلوے بورڈ بنایا گیا ہے اور اس نئے ریلوے بورڈ کے متعلق کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل ۸ کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے جو بہت relevant ہے

"The provisions of separation conventions shall until modified by the Provincial Government apply mutatis mutandis to regulate separation of the Railway..."

جناب والا Presidential آرڈر مورخہ ۹-۶-۶۲ کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ ریلوے کا جو بجٹ ہوگا اسکو separate پراونشل اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائیگا - میرا contention یہ ہے کہ یہ آرٹیکل ۸ جسکے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے سامنے علیحدہ ریلوے بجٹ پیش کیا جائیگا یہ کانسٹی ٹیوشن کے ساتھ inconsistent ہے -

مسٹر سپیکر—کونسا آرٹیکل ؟

ملک محمد اختر - آرٹیکل ۸۹ کے تحت آرٹیکل ۴۰ - ۴۷ applicable کئے گئے ھیں جو فائننشل میٹرز اور بجٹ کو کنٹرول کرتے ھیں اسمیں سب سے پہلے آرٹیکل ۴۰ ھے - آرٹیکل ۴۰-۴۷ inconsistent ھے Presidential آرڈر سن ۱۹۶۲ کے ساتھ - سب سے پہلے میں آرٹیکل ۴۲ کو پڑھتا ھوں جو اسکی heading ھے -

"The President shall in respect of every financial year cause to be laid before the National Assembly before the commencement of that year a statement to be called ..."

مسٹر سپیکر - ملک صاحب میرا خیال ھے کہ اسکو پڑھنے سے پیشتر آپ آرٹیکل ۲۳۲ کو ملاحظہ فرمالیجئے -

ملک محمد اختر - وھی جناب والا پڑھ رھا ھوں . . . .

"All property assets which immediately before the commencement....."

Mr. Speaker : That is not Article 233 of the Constitution.

The Article reads as under :

"(1) The President shall, on or before the first day of July One thousand nine hundred and sixty-two provide for the transfer, on such terms and conditions as he may determine, of the railways in each Province to the Government of the Province or to an authority constituted in the Province for that purpose.

(2) Until the railways in a Province are transferred to the Government of the Province under this Article, the executive authority of the Republic extends to the administration of the railways in the Province and to the execution of any law applying in that Province in relation to railways."

Malik Muhammad Akhtar : This is merely a transfer.

جناب والا - Presidential آرڈر کے تحت اس کو ٹرانسفر کیا گیا ھے - میں آرٹیکل نمبر ۲۳۲ ھی پڑھ رھا ھوں -

Chaudhri Anwar Aziz : On a point of order.

Mr. Speaker : He is already on a point of order.

Chaudhri Anwar Aziz : I take serious objection to the words used by Malik Akhtar. I am not trying to interrupt him I am just trying to help him.

ملک محمد اختر - آپ نے بجا فرمایا ہے کہ آرٹیکل نمبر ۲۳۲ جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا اس میں اسی Presidential آرڈر کا تذکرہ ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے - میں اس کو چیلنج نہیں کر رہا بلکہ یہ چیلنج کر رہے ہیں - جناب والا - ٹرانسفر کے لئے وہاں جو آرٹیکل ۸ ہے اس میں یہ لکھا ہے -

Under the Presidential Order he has transferred all the assets of the railways to the Provincial Government.

تو جناب والا - یہ جو پروویژن ہے صدارتی حکم نمبر ۳۳ کے آرٹیکل ۸ کی یہ inconsistent ہے ہماری آئین کی پروویژن ۲۳۲ کے ساتھ -

جناب والا - اگر اجازت دیں تو میں عرض کر دوں....

".....and the Provincial Government shall, before the commencement of a financial year present to the Provincial Assembly a separate Railway Budget of the estimated receipts and expenditure of the Railway for that year."

یہاں پر پریذیڈنٹ کی بجائے گورنر کا لفظ ہو گا اور نیشنل اسمبلی کے الفاظ کی بجائے پراونشل اسمبلی کے الفاظ ہوں گے جو اس طرح پر ہوں گے -

The President shall, in respect of every financial year, cause to be laid before the National Assembly.....

The Governor shall, in respect of every financial year, cause to be laid before the Provincial Assembly, before the commencement of that year, a statement (to be called the Annual Budget Statement) of the estimated receipts.....

Mr. Speaker: The Member means to say that under Articles 40-47 there is no provision for presenting the Railway Budget. Will the Member look into Article 233 which reads :

"The President shall, on or before the first day of July, one thousand nine hundred and sixty two provide for the transfer, on such terms and conditions as he may determine....."

He has determined those conditions in the Presidential Order No. 33 of 1962.

Malik Muhammad Akhtar : I will reply to your observations if I am allowed to.

Certainly the President was quite competent to transfer the railways and he has transferred the railways .....

Mr. Speaker : And lay down terms and conditions for that.

ملک محمد اختر - یہ وہ نہیں کہہ سکتے تھے - میرا خیال ہے جناب سپیکر اس سے ان کی جان نہیں چھوٹ سکتی -

That he has to do subject to the provisions of Articles 40-47.

Mr. Speaker : Was he not competent ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly he was not competent. He should have first got the provisions of the Article amended.

Mr. Speaker : Article 233 confers on the President all powers to transfer the railways to the Provinces on the terms and conditions as he may determine and he has laid down these terms and conditions that a separate Railway Budget would be presented before the Assembly.

Malik Muhammad Akhtar : He could not transfer on such terms and conditions which are inconsistent with the.....

Mr. Speaker : If any particular Article of the Constitution gives him some powers he can exercise those powers.

Malik Muhammad Akhtar : A similar case arose when the President declared that Members of the National and Provincial Assemblies could be taken as Ministers and then a ruling was given that he was not given unlimited powers. Similarly here no unlimited powers have been given to the President. The powers are restricted. He was not competent to make any such order that a separate railway budget would be presented. Moreover I have got another point of view to put before your Honour.

I do not know what was the custom.

میں پھر ذرا اردو میں بولنا چاہتا ہوں - جو فائننشل طریقہ کار ہے اس میں میں نہیں پڑتا - گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کا ہے اس کے صفحہ ۱۱ پر یہ جناب والا ۳۳ (۲) کو ملاحظہ فرمائیں . . . .

Procedure in Financial matters.

"The Governor-General shall in respect of every financial year cause to be laid before.....Federal Legislature a statement of the estimated receipts and expenditure of the Federation for that year, in this Part of this Act referred to as the annual financial statement."

So on and so forth.

تو جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیے اور دیکھئے کہ پریذیڈنٹ کو
لا محدود اختیارات حاصل نہیں ہیں ۔

That contention we challenge and the ruling is there that no powers could be exercised by the President without the imposition of any restriction. Merely by these words that he could lay down any conditions I don't think this becomes consistent with the provisions of Articles 40-47 read with Article 89 of the Constitution.

Mr. Speaker: Malik Muhammad Akhtar has raised a point of order that presentation of the Railway Budget to the Provincial Assembly of West Pakistan is irregular and is not in accordance with the provisions of the Constitution. His main contention is that under Articles 40-47 of the Constitution only one Budget should have been presented before the Provincial Assembly of West Pakistan and that the Budget should consist of the General Budget as well as the Railway Budget and no separate Budget should have been presented and as such no separate Budget can be discussed as a whole as we are discussing today.

The position in this regard is that under Article 233 of the Constitution the President has been given the power to transfer the railways to the Provinces on such terms and conditions as he may determine. And by virtue of that Article—Article 233, the Presidential Order No. 33 of 1962 was promulgated and in the preamble of that order it was written:

> "Whereas clause (1) of Article 233 of the Constitution provides that the President shall transfer by Order Railways in each Province to the Government of the Province or to an authority constituted in the Province for that purpose on such terms and conditions as he may determine;
>
> And whereas the terms and conditions on which Railways are to be transferred have been determined;
>
> Now, therefore, in pursuance of the provision aforesaid, the President is pleased to make the following order:—"

And by virtue of that Order it was specifically provided under Article 8 of the order that a separate Budget for the Railway would be presented before the Provincial Assembly of West Pakistan.

Therefore, I think that the President had exercised his powers under Article 233 and had promulgated Order No. 33 of 1962. By virtue of Order No. 33 of 1962 the President was competent to lay down the terms and conditions on which the Railways is to be transferred to the Provinces. As he has laid down the terms and conditions that the Budget of the railways would be presented to the Provincial Assembly before the com-

mencement of a particular financial year under the Presidential Order No. 33 of 1962, this Budget has been presented to the Provincial Assembly of West Pakistan. So far as the inconsistency of the provisions is concerned or so far as the contention of Malik Akhtar is concerned that the President could not make this Order or this Order is inconsistent with other provisions of the Constitution, I do not agree with Malik Akhtar because Article 233 gives the President the specific power to lay down terms and conditions. He has laid down the terms and conditions and has transferred the railways to the Province, and as such, the presentation of the Railway Budget in the persent form, that is separately from the General Budget, is quite in order. The point of order raised by Malik Muhammad Akhtar is ruled out of order.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ میں محترم وزیر خزانہ کی خدمت میں اس میزانیہ کو پیش کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرنے سے قاصر ہوں ۔ میری رائے میں اس میزانیہ جیسا بے مغز اور فرسودہ میزانیہ اس ایوان میں شاید ہی کبھی پیش کیا گیا ہو ۔

Mr. Speaker: Will the Member excuse my interruption for a minute ?

جو صاحبان ریلوے بجٹ کی عام بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب کو دے دیں تا کہ اس کے مطابق وقت کا انضباط کیا جا سکے آج کے لئے بھی اور کل کے لئے بھی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ میزانیہ بے مغز اور فرسودہ ہے ۔ مگر میں اس کے بے مغز اور فرسودہ ہونے کی ذمہ داری وزیر خزانہ پر عائد نہیں کروں گا ۔ وہ تو محض بے گار میں پکڑے گئے تھے ۔ اس میزانیہ کے مطالعہ کی بنا پر اور جناب وزیر خزانہ کی سابقہ روایات کے پیش نظر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے نہ اس میزانیہ کا مطالعہ کیا ہے اور نہ اس میزانیہ کی تقرر تحریر کی ہے ۔ میرے ایک نہایت ہی عزیز دوست چودھری محمد سرور خان نے پرسوں

یہاں ایک نہایت ہی بلیغ اور عمدہ phrase ''بیوروکریٹک ارسٹوکریسی'' کی استعمال کی تھی ۔ یہ میزانیہ دراصل شاہکار ہے ریلوے کی بیورو کریٹک ارسٹوکریسی کے دماغ کا ۔ یہ اس کا عکس اورنمونہ ہے کہ ریلوے کی بیورو کریٹک ارسٹوکریسی ریلوے کے مسائل کے متعلق کس طرح سوچتی ہے اور انکا کیا حل تجویز کرتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس بجٹ کی تقریر کی چند ابتدائی سطور آپ کے توسل سے اس ایوان کے سامنے پڑھتا ہوں ۔

''اس خطے کی معیشت میں ریلوے جو اہم اور بااثر کردار ادا کر رہی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے مسائل اور کارکردگی پر اعلیٰ ترین سطح پر قریبی اور ذاتی توجہ دی جائے موجودہ گورنر کو اس امر کا واضح احساس تھا ۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۶۶ء میں عہدہ سنبھالتے ہی ان کی اولین کارروائیوں میں سے ایک یہ تھی کہ انہوں نے ریلوے کو اپنی براہ راست نگرانی میں لے لیا ۔ انکا یہ فیصلہ درست ثابت ہوا ۔ اس لئے کہ متعدد ناگہانی واقعات تشویشناک صورت اختیار کر رہے تھے ۔ اور اگر انکی مسلسل نگرانی اور موزوں راہنمائی ہمیں حاصل نہ ہوتی تو حالات ناگفتہ بہ ہو جاتے'' ۔

ان چار سطروں سے دو نتائج مرتب ہوتے ہیں ایک یہ کہ اگر کسی اہم محکمہ کی کارکردگی کو سٹریم لائن کرنے کی ضرورت ہو اگر کسی محکمہ کی کارکردگی کو عمدہ بنانے کی ضرورت ہو تو وہ گورنر صاحب کی ذاتی نگرانی میں ہو سکتی ہے ۔ اس کا الٹ بھی یقیناً صحیح ہوگا ۔ کیوں کہ جب ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا جاتا ہے تو اس کا الٹ بھی یقیناً درست ہوتا ہے یعنی جس کسی محکمہ کی نگرانی ذاتی طور پر جناب گورنر صاحب نہیں فرماتے اس کی کارکردگی نہایت ہی ادنیٰ ہوتی ہے یا کم از کم عمدہ نہیں ہوتی اس سے ایک نتیجہ تو یہ نکلا کہ جتنے اہم

محکمے ہیں وہ گورنر صاحب کی ذاتی نگرانی میں ہونے چاہئیں تب وہ اعلیٰ کارکردگی کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں ورنہ نہیں کر سکتے ۔ اور دوسرا نتیجہ یہ نکلا کہ جناب وزیر خزانہ کا یہ ارشاد باقی سب وزرا صاحبان کی ذات کے لئے ایک سرٹیفیکیٹ ہے کہ وہ اپنے محکموں کی نگرانی کماحقہ نہیں رکھتے اور ان کی کارکردگی نہایت زوال پذیر ہے ۔ یعنی وزرا صاحبان کی ضرورت نہیں ہے ۔ انکا وجود محض خزانہ پر بوجھ ہے یہ سوچ بیورو کریٹک ارسٹو کریسی کی تو ہو سکتی ہے ۔ لیکن ایک دیرینہ سیاسی کارکن کی نہیں ہو سکتی ۔ بیوروکریٹک ارسٹوکریسی کی تو یہ تجویز ہو سکتی ہے ۔ ان کے ذہنوں میں تو یہ بات آ سکتی ہے ۔ جب موجودہ گورنر صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ ریلوے کا محکمہ اپنی ذاتی تحویل میں رکھیں گے ۔ اس کے لئے کوئی وزیر مقرر نہیں کریں گے ۔ تو یکایک ان ذہنوں کی جانب سے یہ شور اٹھا کہ مرحبا جزاک اللہ بلکہ انہوں نے اپنے خود مختار ہونے کا بھی اعلان کر دیا ۔ مگر ایک دیرینہ اور پرانے سیاسی کارکن کی یہ سوچ نہیں ہو سکتی ۔ کہ وہ خود اپنے اوپر یہ الزام لگائے کہ میرے محکمہ کی کارکردگی اچھی نہیں لہذا یہ بھی گورنر صاحب کے پاس چلا جانا چاہئیے یہ کیسے ممکن ہے یا اس بیورو کریٹک ارسٹوکریسی کی سازش ہے انہوں نے ایک سیاسی کارکن کو بدنام کرنے کے لئے وزیر خزانہ کے منہ میں یہ الفاظ ڈال دئیے ہیں جو نہ ان کی شان کے شایان ہیں اور نہ انکی آن کو زیبا ہیں ۔

جناب والا ۔ bureaucratic aristocracy نے تقریر کی اولین سطروں میں یہ شاہکار پیش کیا ہے ۔ اور اسی قسم کے شاہکار تقریر کے باقی صفحوں پر بھی بکھرے پڑے ہیں ۔ وقت قلیل ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ فی الحال دو امور کا یا بجٹ کے دو پہلوؤں کا آج جائزہ لوں اور اپنی عقل و فکر کے مطابق ان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں ۔

ابھی جو کچھ میں نے کہا ہے یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے - اب میں پہلے ریلوے کی مالی پوزیشن کا جائزہ لوں گا اور میں ابتدا ہی میں اپنے محدود علم کا اظہار کئے دیتا ہوں - میں اقتصادیات کا ماہر نہیں ہوں - نہ میں معاشیات کا ماہر ہوں اور نہ ہی میرا یہ دعوے ہے کہ میں budgetary accounts جانتا ہوں - ایک layman کی حیثیت سے میں اپنے جذبات کا اظہار کروں گا -

جناب والا - جہاں تک محکمہ ریلوے کی مالی پوزیشن کا تعلق ہے سال رواں میں یا سابقہ بجٹ میں محکمہ ریلوے کی طرف سے یہ دعوے کیا گیا تھا کہ سال رواں کے آخر میں ۲ کروڑ ۲ لاکھ روپے کی خالص بچت ہوگی لیکن وزیر خزانہ صاحب کی اپنی تقریر سے اور دوسرے کاغذات جو کہ اس بجٹ سے متعلقہ ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ ۲ کروڑ ۲ لاکھ کی بجائے ریلوے کی خالص بچت ۵ لاکھ رہ گئی ہے - ریلوے نے اعداد و شمار کے ہیر پھیر کا نہایت ہی ادنیٰ مظاہرہ کیا ہے - بجٹ میں منافع دکھایا ہے جبکہ یہ سراسر خسارے کا بجٹ ہے - اس بجٹ میں ہیر پھیر کر کے اس میں ۵ لاکھ روپے کا منافع ظاہر کر دیا گیا ہے اور وہ ہیر پھیر کس طرح سے کیا گیا ہے - انہوں نے وزیر خزانہ صاحب سے یہ کہلوایا ہے یعنی درمدح خود ارکان بورڈ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے اس سال اکنہائی بچت کی ہے - جناب والا - وہ بچت ملاحظہ ہو - وہ بچت کہاں ہوئی - وہ بچت انجنوں - ریل کے ڈبوں کی ضروری نگہداشت اور مرمت کے اخراجات میں ہوئی اور ان پر کم و بیش ہوئے دو کروڑ روپیہ صرف نہیں کیا گیا اور یہ رقم بچت کے طور دکھائی گئی ہے - اس کے علاوہ ایک اور مد میں انہوں نے بچت کی ہے - یعنی مسافروں کی سہولت کے لئے اور ملازمین کی آسائش کیلئے چھوٹی چھوٹی رقمیں بجٹ میں رکھی تھیں انہوں نے تقریباً تقریباً اسکو اڑا دیا ہے - چھوٹے چھوٹے کاموں کیلئے ایک

رقم مختص تھی اس کو بھی تقریباً تقریباً اڑا کر اس میں سے ۷۲ لاکھ روپے کی بچت اور کر لی ہے ۔ بچت کس میں کی کروڑوں روپے کی مالیت کا سامان جس کی مالک یہ غریب قوم ہے اور جو اس غریب قوم کے گاڑھے پسینے سے پیدا کردہ ٹیکس وصول کر کے خریدا گیا ہے ۔ ان کی سال بسال مرمت نہیں کی گئی ۔ ان کی نگہداشت نہیں کی گئی ۔ اور بچت کہاں کی گئی چند لاکھ روپیہ یعنی ۱۵ لاکھ روپیہ مسافروں کی سہولت کے لئے سال بھر کے لئے مہیا کیا گیا تھا اس کو کم کر کے ۳ لاکھ کر دیا گیا ہے ۔ ۱۲ لاکھ کی اس مد سے بچت کر لی گئی ہے ۔ اور بچت کہاں سے کی گئی ادنیٰ درجے کے ملازمین کو سہولت بہم پہنچانے کے لئے رقم رکھی تھی اس کو سرے سے ہی اڑا دیا ہے ۔ اس میں صرف ۴ لاکھ رہنے دیا ہے ۔ لیکن بچت کہاں نہیں ہوئی bureaucratic aristocracy نے اپنے مصارف میں بچت نہیں کی بلکہ ۵ لاکھ روپے کا اس میں اضافہ کر لیا ہے ۔ بچت کہاں کی اور اضافہ کہاں کیا ؟ اس طرح انہوں نے ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ کے ضروری مصارف برداشت نہ کر کے ۵ لاکھ روپیہ کا منافع ظاہر کیا ۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ ۲ کروڑ ۲ لاکھ روپیہ ان کا متوقع منافع تھا وہ نابود اور ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ کا ضروری صرفہ تھا وہ خرچ نہیں کیا ۔ پھر کہیں ۵ لاکھ منافع ہوا ۔ اگر گاڑیاں ٹوٹتی ہیں ۔ اگر انجن خراب ہوتے ہیں تو ان کی بلا سے ۔ انہوں نے اپنی گرہ سے تو خریدی نہیں ہیں کہ ان کی دیکھ بھال ضروری ہے ۔ ۴ کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ انہوں نے اس طرح خرد برد کر دیا ہے ۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ ۵ لاکھ روپیہ ہم نے منافع کمایا ہے ۔ اس کے علاوہ اتنے بڑے ادارہ نے جو کاروباری ادارہ بھی ہے جس کی کروڑوں روپیہ کی نہیں بلکہ اربوں روپیہ کی جائیداد ، مشینری اور سامان ہے ۔ ویگنیں ہیں ۔ بوگیاں ہیں انجن ہیں ان کیلئے کچھ نہ کچھ پس انداز ہونا چاہئے تھا ۔ اس

کیلئے کچھ نہ کچھ اندوختہ رکھنا چاہئے تھا ۔ کچھ رقم جمع ہوتی رہے تاکہ بوقت ضرورت کام آئے ۔ اس کیلئے ریلوے ریزرو فنڈ میں رقم جمع کی ہوتی ۔ اس کیلئے depreciation فنڈ میں معقول رقم جمع کی ہوتی ۔ امپروومنٹ فنڈ کھولا ہوتا جو ہر کسی تجارتی ادارہ کیلئے ضروری ہے ۔ میرے بہت سے کاروباری دوست اور بزرگ یہاں بیٹھے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کارخانوں میں یہ فنڈز جاری کرنے کتنے لازمی ہیں ۔ اگر ان فنڈز کیلئے سال بسال کچھ رقم پس انداز نہیں کرتے تو میعاد کے بعد مشینری گھس کر برباد ہو جائے گی اور انہیں نئے سرمایہ کو تلاش کرنے کی ضرورت پڑے گی ۔ کیونکہ یہاں bureaucratic aristocracy نے ۵ لاکھ کا منافع ظاہر کرنا ہے اس لئے وائٹ پیپر کے صفحہ ۸۲ پر ملاحظہ فرمائیں کہ ریلوے ریزرو فنڈ میں پانچ لاکھ روپے کا منافع جس کے متعلق میں نے پہلے عرض کیا ہے جمع کردیا گیا ہے اور depreciation ریزرو فنڈ میں صفر جمع کیا گیا ۔ امپروومنٹ فنڈ میں صفر ۔ جو ادارہ ضروری مرمت نہیں کر سکتا ہے ، جو ادارہ اپنے گاہکوں کو نہایت چھوٹی چھوٹی آسائشیں مہیا نہیں کر سکتا ، جو ادارہ اپنے غریب ملازمین کے لئے مخصوص سرمایہ صرف کرنے سے انکار کرتا ہے ، جو ادارہ اپنی تنگدستی کے پیش نظر کسی قسم کا ریزرو فنڈ نہیں رکھتا ، ایسے ادارے کے متعلق جناب وزیر خزانہ کا اپنی تقریر میں یہ کہنا کہ یہ ان کی حسن کار کردگی ہے کہ انہوں نے کمال ہوشیاری سے اور کمال دیانت داری اور کمال لیاقت سے ریلوے کے اخراجات میں کمی کردی ہے ۔ اگر اخراجات میں کمی اسی کا نام ہے تو مجھے ڈر ہے کہ اگر یہ کمی ایک آدھ سال اسی طرح جاری رہی تو ریلوے کی کروڑوں روپے کی املاک ختم ہو جائیگی اور پھر اس کے اثرات

کیا ہوں گے ؟ اس کے متعلق میں بعد میں عرض کروں گا ۔ یہ تو سال رواں میں کارگذاری کی صورت حال ہے اور اب دیکھئے کہ وہ سال آئندہ کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں ۔

جناب والا ۔ چونکہ اس سال مرمت نہیں کرائی گئی اس لئے سال آئندہ مرمت کے اخراجات بڑھنے تھے اور تیل کے کچھ اخراجات کے لئے ضمنی بجٹ لانا پڑا ، وہ بھی بڑھا ۔ تو اس لحاظ سے سال آئندہ خرچ کی مد میں کم و بیش تین کروڑ روپے کا اضافہ ہو گیا ہے ۔ اب اسے پورا بھی کرنا چاہئے اور اسے کیسے پورا کیا جائے ۔ تو اس کو پورا کرنے کا انہوں نے نہایت آسان طریقہ تلاش کیا ہے اور وہ یہ کہ آمدنی کی مد میں مزید تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی متوقع آمدنی ظاہر کر دی ہے ۔ کوئی ان سے پوچھے کہ یہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے یعنی کل ریلوے بجٹ کا تقریباً پندرھواں حصہ ، ایک سال میں کیسے بڑھ جائیگا ۔ ریلوے انتظامیہ نے اس کے جواز میں بڑی پر لطف بات کی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اس کتاب سے اسے پڑھنا ہو گا ۔ ہمارا سارا صوبہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر ، جھولی پھیلا پھیلا کر دعا مانگتا ہے کہ اے خدائے رحمن و رحیم تو ہم پر اپنا فضل کر اور ہمارے ہاں اتنی گندم پیدا کر کہ ہم اپنی ہی گندم کھایا کریں اور ہمیں کسی کے سامنے بھیک مانگنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے ۔ حکومت اور آپوزیشن میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ اس بات پر ہم سب متحد اور متفق ہیں کہ خدا کرے کہ کم از کم خوراک کی حد تک ہم خود کفیل ہو جائیں ۔ ہماری دعا ہے کہ خدا کرے کہ ہماری کوششیں بارآور ہوں ۔ لیکن میرے دوست یہ فرماتے ہیں کہ یہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کا اضافہ ہماری آمدنی کی مد میں کیسے ہوگا ۔

"Larger imports of wheat, other foodgrains and increased export of cotton, rice and other commodities are expected during the current year."

اور اسی طرح اپنی ریلوے بجٹ کی تقریر کے صفحہ نمبر ۸ پر فرماتے ہیں ۔ ''توقع ہے کہ آئندہ سال کے دوران گندم اور غذائی اجناس نسبتاً زیادہ مقدار میں درآمد کی جائینگی اور روئی چاول اور دیگر اشیاء کی پہلے سے زیادہ مقدار میں برآمد ہو گی''۔ خدا کرے کہ ان کی یہ توقع پوری نہ ہو ۔ اور فرض کیجئے کہ خدانخواستہ امسال ان کی یہ توقع پوری ہو بھی جائے یعنی ان کے اعداد و شمار کے مطابق سال رواں میں بارہ لاکھ ٹن گندم کراچی سے اندرون ملک آئی اور اب یہ چاہتے ہیں کہ یہ مقدار دگنی ہوجائے یعنی چوبیس لاکھ ٹن ہو جائے۔ یعنی پوری طرح قحط پڑ جائے ۔ ابھی اس موجودہ قحط سے ان کی تسلی نہیں ہوئی ۔ تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبے کے کسانوں کی محنت سے اور رب ذوالجلال کے فضل و کرم سے ہم توقع کرتے ہیں کہ ان کی بد دعاؤں کے باوجود اگر امسال نہیں تو اگلے سال ہم خوراک کے معاملے میں انشاء اللہ خود کفیل ہو جائیں گے ۔ تو اس صورت میں جبکہ یہ بارہ لاکھ ٹن گندم بھی کراچی سے اندرون ملک نہیں آئے گی تو پھر ریلوے انتظامیہ اپنی آمدنی کہاں سے پوری کرے گی ۔ کیا انہوں نے اس کے لئے کوئی متبادل انتظام سوچا ہے ۔ کیا وہ پھر کراچی سمندر کا پانی اندرون ملک لایا کریں گے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی آمدنی کا اضافہ محض اس بناء پر کیا ہے کہ سال آئندہ ریلوے کراچی سے اندرون ملک زیادہ مقدار میں گندم اٹھا کر لائیگی اور اس سے ان کی آمدنی بڑھ جائیگی ۔

جناب والا ۔ اس کے باوجود کہ یہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ کی متوقع آمدنی جس کے متعلق میں آج یہ پیشنگوئی کرسکتا ہوں کہ یہ قطعاً نہیں ہو گی ، اس کو جمع کر لیا جائے تو پھر کہیں جا کر انہوں ۔

بیس لاکھ روپے کا منافع ظاہر کیا ہے ۔ اب جناب جس ادارے کی مالی حالت یہ ہو کہ وہ سال بھر میں پورا نوے کروڑ گیارہ لاکھ بیالیس ہزار روپے کا ترقیاتی پروگرام سمیت صرف کرتا ہو ، تو اگر وہ بیس لاکھ روپے کا منافع ، جو کہ دراصل کسی صورت میں منافع نہیں ہو گا ، ظاہر بھی کرتا ہو اور جسے میں وقتی طور پر اگر قبول بھی کر لوں کہ واقعی بیس لاکھ روپے کا منافع ہو گا ، تو ایک ارب روپے کے کاروبار میں بیس لاکھ روپے کا منافع کیا اسے کامیاب کاروباری ادارہ کہا جا سکتا ہے ۔

مسٹر حمزہ - یہ افسروں کی گئو شالہ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - لیکن انہوں نے اس کے ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ ہماری مشکل یہ ہے کہ وزیر خزانہ ایڈمنسٹریشن کے ان bureaucrats پر ۴۶ لاکھ روپیہ سے زائد کے اخراجات کر رہے ہیں ۔ یعنی انتظامیہ کے اخراجات میں آئندہ سال سال رواں سے تقریباً نصف کروڑ کا اضافہ ہو جائیگا ۔ میں اس امر کی پیشنگوئی کرتا ہوں کہ متوقع آمدنی تو نہیں ہو گی لیکن خرچ ضرور ہو جائے گا ۔ اس لئے میں یہ عرض کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ ادارہ بہ فرض محال اگر اسے مان لیا جائے ۔ کہ سال کے آخر تک ۲۰ لاکھ روپیہ کا منافع دکھائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حسن کارکردگی نہیں ہے بلکہ اس ادارہ کی قبیح کارکردگی کہا جائے تو زیادہ صحیح ہو گا ۔ اگر حسن کارکردگی کا یہ معیار ہے اور اگر اسے حسن کارکردگی کہتے ہیں تو پھر قبیح کارکردگی کونسی ہو گی ۔

میری سمجھ میں یہ بات ابھی تک نہیں آئی شاید وزیر خزانہ جو پچھلے ایک گھنٹہ سے آفیشل گیلری میں مصروف گفتگو ہیں اگر چہ ان کا یہ فعل ایوان کی روایات کے منافی ہے مجھے بتا سکیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : There should be no long discussions.

Khawaja Muhammad Safdar : Even short discussions are not allowed between the official lobby and the House, in Parliaments.

Mr. Speaker : I uphold the point of Khawaja Muhammad Safdar.

(*The Minister of Finance came back to his seat*)

Minister of Finance (Mr. Ahmad Saeed Kirmani) : What is your instruction, I don't know. Did he raise a point of order ?

Mr. Speaker : He has not raised a point of order but he has drawn my attention to the fact that you are having long discussions with the officials in the gallery. There should not be any discussion with the officials when the proceedings are going on.

Minister of Finance : Should I take it that there should be no long discussions ?

Mr. Speaker : There should be absolutely no discussion.

Minister of Finance : In the past this has been the practice. Since it is going to be something of a final nature I think it would be better if we discussed it thread-bare.

The difficulty is that sometimes when a Minister or Parliamentary Secretary projects the point of view of the Government during the speech certain information is wanted. It happens sometimes, not ordinarily, and it does not look nice if a Minister or a Parliamentary Secretary says, "adjourn the House for the time being, we require time to get the requisite information from the Department".

خواجہ محمد صفدر - اگر آپ نے افسران سے کوئی بات چیت کرنی ہے تو آپ اپنے کمرہ میں جا کر کرسکتے ہیں - لیکن ایوان میں کرنا درست نہیں۔

Minister of Finance : The Ministers are not expected to keep all the information in their pockets. After all they are human beings and are like all other human beings. Some time the officials watching the proceedings make out from the discussion that this type of information is required by the Parliamentary Secretary or the Minister and in order to avoid wastage of time they hand over this information to the Minister or

Parliamentary Secretary. If this practice is to be discontinued well then it is for you to decide. It is in the interest of the smooth working of the House that this practice has been followed in the past. There should be no long discussion, I agree, but there should be no bar for the Parliamentary Secretary or the Minister to get information.

Khawaja Muhammad Safdar : Through chits.

Minister of Finance : You will give me the credit that my stay in the Legislature has been longer.

Khawaja Muhammad Safdar : Not longer. Shorter by two years.

Minister of Finance : I was in this House in 1951.

Khawaja Muhammad Safdar : I, too, was in this House in 1951.

Minister of Finance : You came through a bye-election and I was returned to this Legislature through a general election.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں یہ عرض کرونگا
کہ جن ایام میں معزز ایوان صحیح معنوں میں ایوان تھا اس کے لحاظ سے
کرمانی صاحب ممبری کی میعاد زیادہ ہے -

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Minister of Finance : I mean no disrespect to the Leader of the Opposition I was trying to make out and he will bear me out that in 1951 when we both were Members of this august House I was returned in a general election and he was returned in a bye-election.

Khawaja Muhammad Safdar : Three months later.

Minister of Finance : Yes, three months later. So, my entry into this House is earlier than his.

Khawaja Muhammad Safdar : But you have been absent for two years.

Minister of Finance : I have yet to know that during any period this practice was not followed or this was discontinued. It is a useful type of practice and it is helpful. If the Ministers or Parliamentary Secretaries are debarred from receiving information from the officials present in the

gallery the result would be that there will be occasions when we will have to adjourn the House unnecessarily. I think it would not be in the fitness of things if this practice is discontinued. I suggest a via media. Of course there should be no long discussions because there is no point in that. I assure you that no Minister or Parliamentary Secretary indulges in long discussions but within a minute or two...

خواجہ محمد صفدر - آپ نصف گھنٹہ سے وہاں کھڑے تھے -

Minister of Finance : If somebody else would have said that

میں نصف گھنٹہ سے وہاں کھڑا تھا -

I would have said that it is a white lie.

خواجہ محمد صفدر - میں اس سے زیادہ strong الفاظ استعمال کرسکتا ہوں -

Minister of Finance : Your status prevents me from using these words. I was with him for about a minute just to tell him that this type of information is required.

خواجہ محمد صفدر - اس وقت سپیکر صاحب بھی آپ کو دیکھ رہے تھے -

Minister of Finance : I have never said this. I have only said that I cannot use these words for you. I have not yet used these words.

مسٹر حمزہ - یہ بھی بات کہنے کا ایک طریقہ ہے -

Minister of Finance : You will kindly appreciate my difficulty and the spirit in which I am saying it.

Now, Sir, the factual position is that today about thirty minutes back I was with one of the officials for about a minute, even less than that. Then again after twenty minutes I went to him again. I was with him for half a minute. Is it, 'long discussion'? Is it long discussion to be with an official for half a minute. Can you term it as "long discussion".

Khawaja Muhammad Safdar : I won't comment on that. It is for Mr. Speaker to decide.

Minister of Finance : You have used the word "long discussion". There was no discussion. As a matter of fact instructions were being conveyed to the officials. So it is very unfair to twist the facts you know, particularly when they have only happened recently.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر جناب وزیر خزانہ کے بیان کے بعد - - -

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

وزیر خزانہ - حمزہ صاحب آپ ہماری طرح حوصلہ دکھائیے کہ آپ کی طویل بے معنی اور غیر متعلق تقریریں ہم دن بھر سنتے ہیں آج ہم ایک ایسی چیز کا اظہار کرنا چاہتے ہیں جس پر ہماری اسمبلی کا کاروبار ہے اس کے طریقہ کار پر اثر پڑتا ہے اور اس کے متعلق سپیکر صاحب فیصلہ کرنے والے ہیں کہ کیا منسٹر یا پارلیمنٹری سیکریٹری کو یہ حق ہے - - -

خواجہ محمد صفدر - انہوں نے فیصلہ کر دیا -

وزیر مالیات - انہوں نے long ڈسکشن کو بند کیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر شارٹ ڈسکشن میں کوئی انفارمیشن لینی ہو یا دینی ہو تو کیا وہ ڈسکشن کی تعریف میں آتا ہے -

Khawaja Muhammad Safdar : Even short discussion.

وزیر خزانہ - اگر ہم اس کو short discussion کے بھی معنی دیں اور اگر کسی منسٹر کو کسی آفیشل سے کوئی اطلاع لینی یا اس کو کوئی اطلاع دینی ہو تو کیا وہ اس کی تعریف میں ، جائے گا -

Minister issue instructions or receive the information.

میرے خیال میں یہ age old پریکٹس ہے اس سے ہمیں departure نہیں کرنا چاہئے یہ ہاؤس کی smooth working کے لئے بنائی گئی ہے۔ خواجہ صاحب مجھ سے اتفاق فرمائیں گے سر شہاب الدین کے زمانے میں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ منسٹر صاحبان گیلری میں آفیشل سے انفارمیشن لیتے اور ان کو انفارمیشن دیتے تھے۔ کاغذات پکڑتے تھے یہ سب ہوتا رہا ہے۔ ان سے کہدو کہ فلاں کتاب لے لی جائے اور فلاں چیز ہمارے ریکارڈ سے جلد لے آؤ۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے اگر آپ اس پریکٹس کو discontinue کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پریکٹس کے پیچھے ایک وسیع تجربہ ہے اس سے ہمیں نقصان پہونچے گا۔ ورنہ یہاں افسروں کے آنے کے کیا معنی ہیں۔ اگر آپ ان کو بلانا چاہتے ہیں اور اس غرض سے بلاتے ہیں کہ وہ اپنے محکمہ کے بارے میں پروسیڈنگ کو سنیں اگر کوئی منسٹر یا پارلیمنٹری سیکریٹری ان کے محکمہ کی جانب سے جواب دے رہا ہے اور ان کے پاس کوئی جواب ready ہے تو وہ آدمی منسٹر کو وہ اطلاع دے دے تاکہ ہاؤس کے علم میں آئے اور اگر اس کے خلاف فیصلہ کیا گیا تو اس گیلری کو lock up کرنا پڑیگا اور ان کے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ان سے کہدیا جائے گا کہ بعد میں تم کو اطلاع دی جائے گی کہ تمہارے محکمہ کے خلاف یہ باتیں ہوئی ہیں تم کو دس دن کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ اس میں تم یہ اطلاع فراہم کرو۔ میں پارٹی سپرٹ سے بالا تر ہو کر ہاؤس کے نظام کو بہتر طریقہ سے چلانے کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ اس پریکٹس کو چلنے دیں۔ اس کا مقصد long discussion نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ long ڈسکشن عملی طور پر ممکن نہیں ہے وہ کون سا منسٹر ہے جو آفیشل گیلری میں جا کر long ڈسکشن کرے گا

Mr. Speaker: What should be the dead line?

وزیر خزانہ - وہ بھی خواجہ صاحب سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں - میری مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ یہ ممبران کے good sense پر چھوڑ دیا جائے - اور یا سپیکر صاحب یہ محسوس کریں کہ یہ انفارمیشن وصول کرنی چاہئے یا دینی چاہئے یا یہ انفارمیشن لینی یا دینی long ڈسکشن کے مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے یا نہیں -

پارلیمنٹری سیکریٹری (سردار محمد اشرف خان) - جناب میں وزیر صاحب کی تائید میں اس معزز ایوان کی خدمت میں پچھلے چند دنوں کے دوران میں جو کچھ ایسی باتیں ہوئی ہیں عرض کرتا ہوں - جناب کو یاد ہوگا کہ دو تین مرتبہ اس سے بھی زیادہ بعض اہم نکات پر جب بحث ہو رہی تھی تو وزیر صاحبان نے یہ آپ سے التجا کی تھی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم آفیشل لابی سے یہ انفارمیشن اس وقت لیکر معزز ارکان یا ایوان کو مہیا کر سکتے ہیں تو جہاں تک مجھے یاد ہے دو تین مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ جناب نے متعلقہ وزیر یا پارلیمنٹری سیکریٹری کو اجازت دی کہ آپ اسی وقت آفیشل گیلری سے اطلاع فراہم کر کے ایوان یا فاضل رکن کو مہیا کر سکتے ہیں - تو جناب والا اسی تجربہ سے یہ چیز جناب وزیر خزانہ نے فرمائی ہے اور اس سے یہ صاف اور عیاں ہوتا ہے کہ ڈسکشن کے دوران بعض ایسے اہم نکات پیدا ہو سکتے ہیں جس سے ایوان یا فاضل ارکان کو یہ اطلاع دینا ضروری ہوتا ہے اور جیسا کہ ابھی وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ اس کو discontinue کرنا ایوان کی کارروائی کے لئے مفید نہ ہو گا بلکہ وہ ایوان کی کارروائی میں خرابی پیدا کرنے کے مترادف ہوگا لہذا میں سابق تجربہ کی بناء پر یہ گذارش کروں گا جیسا کہ وزیر خزانہ نے فرمایا ہے اہم اطلاعات منسٹر یا پارلیمنٹری سیکریٹری کو آفیشل سے حاصل کر کے ایوان کو دینا چاہئے -

Chaudhri Anwar Aziz: May I be allowed Sir.

Mr. Speaker: Yes please. But this was not a point of order; it was only a point.

Minister of Finance: It is going to regulate the procedure Sir.

Chaudhri Anwar Aziz: Sir, in the light of the issue before the House, I wish to bring it to your kind notice that this practice of official gallery is something, which is known in the House of Commons as the Official Pew. In the House of Commons right from the start, this has been the practice that officers of the various departments are present in the House, and they are there to help the Minister concerned, so that they can keep better liaison between the Minister and the department. I think this practice has been sanctioned by the practice of the mother of Parliaments, and also in this House. So many times we have taken advantage of their presence here. So, I also agree with the Finance Minister that this practice should be allowed to continue, and sometimes when there is a point, which needs rather a detailed elaboration from the department, the Minister may be allowed to have the privilege of listening to the officers for a lengthier time than ordinary prudence would allow.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - قبل اس کے کہ آپ اپنی رائے کا اظہار فرمائیں میں اس سے پہلے ایک منٹ میں کچھ عرض کروں گا -

مسٹر سپیکر - اسی چیز کے متعلق ؟

خواجہ محمد صفدر - جی ہاں -

مسٹر سپیکر - فرمائیے -

خواجہ محمد صفدر - جناب آپ کو معلوم ہے کہ کئی بار یہاں آفیشل گیلری سے تحریری اطلاعات وزیر صاحبان یا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحبان کی خدمت میں پیش کی گئیں تو میں نے کبھی اعتراض نہیں کیا کیونکہ پارلیمنٹری پریکٹس یہی ہے اور پارلیمنٹری پریکٹس یہ ہے کہ آفیشل گیلری میں یا آفیشل Pew میں ملازمین سرکار تشریف رکھتے ہیں اگر وہ اپنے متعلقہ وزیر کی کسی امر میں امداد

کرنا چاہیں تو وہ اپنی نوٹ بک پر لکھ کر اسے pass on کر دیتے ہیں یہ پارلیمنٹری پریکٹس جائز ہے - لیکن پھر بھی میں یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ میں حرف آخر ہوں - میں ان مضامین میں ایک طالبعلم ہوں - کسی وزیر یا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب کا جب کہ اس ایوان کی کارروائی جاری ہو دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر آفیشل گیلری میں سرکاری افسروں کے ساتھ بات چیت کرنا غیر پارلیمنٹری ہے - میں اتنا جانتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مجھے ایک دوبار نیشنل اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کا موقع ملا وہاں جب کوئی فاضل منسٹر آفیشل گیلری میں باتیں کرتے ہوئے دیکھے گئے تو پوائنٹ آف آرڈر raise ہوا اور پوائنٹ آف آرڈر ہوتے ہی یہ کہا گیا -

That Particular Minister is not in order.

یہ سن کر وہ اپنی نشست پر لوٹ آئے اور وہاں تشریف فرما ہو گئے لیکن ہماری پریکٹس یہ ہے کہ فاضل وزیر اور پارلیمنٹری سیکریٹری صاحبان آفیشل گیلری سے انفارمیشن لیتے رہے ہیں لیکن میں اس معاملہ میں تمام قواعد و ضوابط اور تمام precedents کو مدنظر رکھتے ہوئے واضح ہدایت جاری کرنا چاہتا ہوں اس لئے کل یا پرسوں ہاؤس آف کامنس کی پریکٹس اور اپنی اسمبلی کی روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سلسلے میں instructions دوں گا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں ریلوے کے مالیات کے متعلق اپنی گذارشات اس ایوان میں پیش کر رہا تھا - اب میں اپنے اگلے نکتہ کی طرف جاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میری رائے میں جناب وزیر خزانہ نے اپنی تقریر کے مختلف حصوں میں اور خصوصیت سے تقریر کے آخر میں

ریلوے bureaucracy کی شان میں جو مدحیہ قصیدہ پڑھا ہے اور میرے نقطۂ نظر سے نہ صرف فیاضی کی حدود سے دور نکل گئے ہیں بلکہ اصراف کی حدیں بھی پھلانگ گئے ہیں۔ حسن کارکردگی پرکھنے کے لئے کسی ادارے کو تین چار پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک یہ کہ اس ادارے کی مالی پوزیشن کیا ہے۔ اس کے متعلق میں نے گذارشات اختصار کے ساتھ اس ایوان میں پیش کر دی ہیں۔ دوسرا پہلو اس کا یہ ہے کہ یہ ادارہ اپنے گاہکوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ جناب والا۔ جس ادارے کی آمدنی ۶۰ کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے بلکہ جس کا یہ دعوےٰ ہے کہ آئندہ سال اس کی آمدنی ۶۳ کروڑ بلکہ پونے ۶۴ کروڑ ہوگی اگر وہ ادارہ اپنے ساڑھے بارہ کروڑ مسافروں یا وہ لوگ جو کہ صرف سفر کی سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کی تعداد ساڑھے بارہ کروڑ ہے اور جو لوگ مال وغیرہ بھجواتے ہیں وہ لاکھوں کی تعداد میں اس کے علاوہ ہے اگر وہ ان کی سہولت کے لئے خاطر خواہ انتظام نہ کرے تو یہ بات قابل ستائش نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ عظیم ادارہ اپنے ۶۱ کروڑ روپیہ کی آمدنی میں سے سال رواں میں یہ تجویز کرے کہ مسافروں کی سہولت کے لئے وہ ۲۰ لاکھ روپیہ مختص کرتے ہیں اور سال کے آخر میں اگر یہ معلوم ہو کہ ۲۰ لاکھ میں سے صرف ۳ لاکھ روپیہ اس مد پر صرف ہوا ہے اور ۱۷ لاکھ گول ہوگیا ہے تو اس بات سے اندازہ کیجئے کہ ان کے گاہکوں کے ساتھ ان کا کیا سلوک ہے۔ وہ گاہک جو ان کی تجوریاں ۶۰ کروڑ کی خطیر رقم سے بھرتے ہیں ان کی آسائش کے لئے انہوں نے صرف ۳ لاکھ روپیہ صرف کیا۔ جناب والا۔ اگر اس رقم کا حساب کیا جائے تو وہ اس طرح آئے گا کہ تقریباً ۴ مسافروں پر ایک نیا پیسہ سارے سال میں صرف

کیا گیا ۔ چار مسافروں کی آسائش پر ایک ٹیڈی پیسہ صرف ہوا اور جناب والا ۔ ریلوے نے اگلے مالی سال میں یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ۲۰ لاکھ روپیہ اس مد پر صرف کرے گی ۔ یہ موجودہ رقم سے سات گنا ہے یعنی تقریباً ایک مسافر پر ڈیڑھ ٹیڈی پیسہ صرف کرے گی ۔ یہ ہے ریلوے کا رویہ اپنے گاہکوں کے ساتھ ۔ لیکن اس کے باوجود جب جناب وزیر خزانہ فرماتے ہیں کہ ان کی احسن کارکردگی کی داد دی جائے تو ولیم شیکسپیر کے الفاظ میں ہمیں ایک شریف آدمی کی بات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے ۔ دل تو نہیں چاہتا بلکہ دل بغاوت کرتا ہے لیکن انگلستان کا مشہور شاعر کہہ گیا ہے کہ اگر کوئی شریف آدمی بات کرے ، دل اس کو نہ بھی قبول کرتا ہو تو بھی اسے قبول کر لینا چاہئے ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ بڑی رعایت دے رہے ہیں آپ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ تیسرا طریقہ حسن کارکردگی کو پرکھنے کا یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ انتظامیہ کی کارکردگی کیسی ہے اور انہوں نے اپنے گاہکوں کی جان و مال کی کس طرح حفاظت کی ہے ۔ جہاں تک ان گاہکوں کے مال کا سوال ہے تو اس کے متعلق لوگ اب عادی ہو چکے ہیں کہ ایک سٹیشن سے دوسرے سٹیشن پر اگر کوئی ہلکی سے ہلکی بھی چیز یعنی میری مراد قیمت میں نکمی سے نکمی چیز سے ہے اگر روانہ کردی جائے لیکن پھر بھی اس میں سے ایک تہائی نہ سہی تو ایک چوتھائی ضرور محکمہ ریلوے اپنے مصرف میں لے آئے گا ۔ یہ ان کی دیانت داری پر منحصر ہے کہ ایک تہائی لیتے ہیں یا ایک چوتھائی لیتے ہیں ۔ انتظامیہ کی دیانت داری کا معیار اس حد تک ہے کہ اگر ایک تہائی

نہ سہی ، نصف نہ سہی تو ایک چوتھائی تو ضرور انہیں مل جاتا ہے - مثال کے طور پر کوئلے جیسی حقیر چیز کی بھی چوری کی جاتی ہے اور پھر ریلوے کی انتظامیہ یہ دعوے کرتی ہے کہ ہم ایسا نہیں کرتے - مگر ریلوے کوئلہ تک بھی نہیں چھوڑتی جس کو بھٹہ خشت میں جلایا جاتا ہے - جناب والا - ریلوے کی انتظامیہ کا تو فرض ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کے مال کی حفاظت کا پورا ذمہ لے اور اس کی نگرانی کرے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس امر کی صدائے باز گشت اس ایوان میں کئی بار سنائی دی کہ ریلوے میں چوری عام ہے لیکن پھر بھی اس کے متعلق عدم توجگی برتی جاتی ہے - اور ریلوے فرض شناسی کا ثبوت نہیں دیتی -

وزیر خزانہ - وہ وطن دشمن ہیں -

خواجہ محمد صفدر - میں یقیناً ایسے لوگوں کو وطن دشمن بھی کہوں گا - ابھی اس طرف بھی آتا ہوں -

حاجی سردار عطا محمد - اس میں کوئی شک نہیں -

خواجہ محمد صفدر - اور جناب والا - مجھے پھر اس بات کے دہرانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو میں نے ابتدا میں عرض کی تھی کہ یہ تقریر وزیر خزانہ کی نہیں لکھی ہوئی اور نہ یہ تجویز کردہ ہے - کیا کسی شقی القلب انسان نے ریلوے کے حادثات کے متعلق بھی ایسے جذبات کا اظہار کیا ہے جیسے جذبات کا اظہار ریلوے کی انتظامیہ کی جانب سے اس کے ایک سربراہ نے کیا جو تمام صوبے کے پریس میں شائع ہوئے - الفاظ کا تھوڑا بہت ہیر پھیر تو ہوتا ہے مگر انہوں نے جو یہ کہہ کر مہلک حادثات کے بارہ میں اپنی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے

کہ حادثات اتفاقیہ ہوتے ہیں یہ فقرہ ان کے جذبات کا آئینہ دار ہے۔ کون نہیں جانتا کہ حادثات اتفاقیہ ہوتے ہیں مگر احسن کارکردگی وہی تو ہے کہ ایسے اتفاقات پیدا نہ ہوں۔ کسی نے یہ الزام نہیں لگایا کہ ڈرائیور نے دانستہ طور پر اپنی گاڑی کو دوسری گاڑی میں جا مارا۔ یہ کوئی نہیں کہتا مگر احسن کارکردگی یہ ہے کہ ڈرائیونگ میں ایسے حالات ہی پیدا نہ ہوں کہ دو گاڑیاں آپس میں ٹکرا جائیں۔ اس غلطی کا خمیازہ وزیر خزانہ یا ریلوے کے بڑے افسر برداشت نہیں کر رہے بلکہ ان لوگوں نے برداشت کیا ہے جن کے کمانے والے مر گئے یا عمر بھر کے لئے مفلوج ہو گئے۔ جن کی جائداد یا املاک برباد ہوئیں۔ ابھی اگلے روز دو گاڑیاں آپس میں ٹکرائیں تو دس ویگنیں ٹوٹ گئیں اور برباد ہو گئیں اور سترہ پٹری سے اتر گئیں مگر وزیر خزانہ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بیورو کریٹک ارسٹو کریسی پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ سوال تو یہ ہے کہ ان حادثات کا نقصان برداشت کون کرتا ہے اور ریلوے کی انتظامیہ پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ یہ افسوس کا اظہار کریں بجائے اس کے کہ جن کا جانی اور مالی نقصان ہوا ہے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں ریلوے انتظامیہ اپنی غلطی ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ اسے ''جسٹی فائی'' کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر عرق ندامت کی بجائے چمک پیدا ہوتی ہے۔ شاید یہ اس حسن کارکردگی کے سرٹیفکیٹ کا نتیجہ ہے ان کو معلوم ہے کہ وہ جو چاہیں کریں انہیں سرٹیفکیٹ مل ہی جائے گا۔

جناب والا۔ سرٹیفکیٹ سے ایک بات یاد آگئی وہ عرض کرتا ہوں۔ ۱۹۶۵ء میں قوم کے باقی حصوں اور افراد کی طرح ریلوے کے محکمہ نے

منسلک پاکستانیوں نے بھی اپنا فرض پوری طرح ادا کیا ۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے مسرت ہوتی ہے اس میں وہ لوگ پیش پیش تھے جو بارود سے بھری ہوئی گاڑیاں ایک جگہ سے لے کر دوسری جگہ لے جاتے تھے ۔ ڈرائیور تھے ، گارڈ تھے اور اس قسم کا دوسرا عملہ تھا وہ انتہائی خطرہ مول لے کر قوم کی خاطر بارود سے بھری ہوئی گاڑیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے تھے ۔ مگر ان کی شجاعت و جرأت اور قوم سے وفاداری کی داد دیتے ہوئے مجموعی طور پر ان کی تمام خدمات کی بنا پر ریلوے کی انتظامیہ کے بڑے بڑے افسروں کو سراہا گیا اور انہیں سندات اور ایوارڈ دئے گئے ۔ ہمیں کوئی گلہ نہیں کیونکہ یہی ہوتا ہے جب مجموعی طور پر کوئی کام ہوتا ہے تو اس کا سہرا سربراہوں کو جاتا ہے ۔ لڑتی فوج ہے سہرا جرنیل کے سر ہوتا ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ شکایت یہ ہے کہ جب فوج نہ لڑے ، شکست کھا جائے اور اپنی بزدلی یا فرض ناشناسی کی وجہ سے شکست کھا جائے تو پھر جرنیل کو کبھی ترقی نہیں دی جاتی بلکہ اسے معزول کر دیا جاتا ہے ، برخواست کردیا جاتا ہے ، کیوں ؟ اس لئے نہیں کہ جرنیل نے ذاتی طور پر بزدلی دکھائی یا اس نے کوئی ایسی حرکت کی جس سے فوج شکست کھا گئی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ریلوے کی انتظامیہ کے سربراہوں نے کسی حادثہ کے وقوع پذیر ہونے میں مدد دی ہے ۔ کسی حادثہ میں بلا واسطہ مدد دی ہے مگر حادثات کی تمام تر ذمہ داری آخری ریلوے انتظامیہ کی ہے ۔ میں وزیر خزانہ سے یہ نہیں کہتا کہ وہ انہیں ڈس مس کر دیں ۔ ہندوستان میں ایک ہی حادثہ ہوا تھا مگر شاستری نے جو ریلوے وزیر تھے استعفےٰ دے دیا ۔ یہاں بیس حادثات ہوتے ہیں اور ریلوے کے سربراہوں کو دو دو اور چار چار سال ملازمت میں توسیع دے دی جاتی ہے ۔ وزیر خزانہ صاحب !

برخواست کرنا تو کجا انہیں اور انعامات سے نوازا جاتا ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اور نقصان اور بربادی کا باعث بنتے ہیں - یہاں تو رونا اس کا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ کسی کو برخواست کردیا جائے مگر جو لوگ اپنی عمر طبعی کو پہنچ چکے ہیں انہیں تو طبعی موت مرنے دیں - جناب والا - دوسرا طریقہ ان کی حسن کارکردگی کو پرکھنے کا یہ ہے کہ ان کا اپنے گاہکوں کے ساتھ کیا سلوک ہے -

اس ادارہ کی احسن کارکردگی کو پرکھنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے کہ ان کا اپنے ملازموں کے ساتھ کیا سلوک ہے - ہو سکتا ہے کہ یہ ادارہ ایسی سطور پر چلایا جا رہا ہے کہ یہ بہت سا منافع کمائے اور آمدنی کا کثیر حصہ اپنے ملازموں پر صرف کرے جس سے وہ نہایت خوش اور مطمئن ہوں اور فارغ البال ہوں اور اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہوں - ایک ادارہ ایسا کر سکتا ہے - دنیا میں ایسا ہوتا ہے کہ تجارتی ادارے اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ اپنے ان ملازموں پر صرف کرتے ہیں جن کی تنخواہ کم ہے ، جن کی آمدنی قلیل ہے - لیکن کیا یہاں ایسا ہوتا ہے ؟ آئیے اس امر میں اس انتظامیہ کی احسن کارکردگی کو پرکھیں - جناب والا - مجھے پھر نہایت افسوس کے ساتھ اپنے محترم وزیر خزانہ کی توجہ ان کی تقریر کی طرف دلانی پڑتی ہے - تقریر کے پہلے حصہ کی آخری لائن میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے - "جب ریلوے کے کم تنخواہ پانے والے ملازمین نے ۳۱ جنوری ۶۷ء کو اچانک ہڑتال شروع کر دی" اور اس تقریر کے صفحہ دو پر چوتھی سطر میں انہوں نے پھر یہ کہا ہے - "دفعتاً کم تنخواہ پانے والے ریلوے ملازمین نے ہڑتال کر دی" - میں پھر یہ کہوں گا کہ اس تقریر کو وزیر خزانہ سے منسوب کرنا

غلط ہے یہ تقریر ریلوے کی بیورو کریٹک ارسٹو کریسی کی ہے - جس تقریر میں دو لفظ استعمال کر کے دنیا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ریلوے کی انتظامیہ کو اس ہڑتال کا کوئی علم نہ تھا - یہ دفعتاً اور اچانک ایک بجلی کی طرح آسمان سے گری اور ان کے ہوش اڑ گئے اور یہ فوری طور پر اس کا کچھ انتظام نہ کر سکے - جناب والا - بجٹ کی تقریر سے یہ تاثر دیا گیا ہے اور یہ پھر سرٹیفیکیٹ لینا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ انہیں اطلاع نہ تھی اور ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے پھر بھی انہوں نے تین چار روز کے اندر اندر اس ہڑتال پر قابو پا لیا یہ ان کی کار کردگی کا نتیجہ ہے - جناب والا - اصل حالات سے اکثر دوست واقف ہیں اور خصوصاً وزیر خزانہ خود اچھی طرح سے جانتے ہیں اگر انہوں نے اس تقریر کو لکھا نہ تھا تو یہ اسے ایوان میں ارشاد فرمانے سے پہلے پڑھ ہی لیتے کیونکہ وہ تو ہڑتال کے سارے جھگڑے میں شامل رہے ہیں - ان کو تو ایک ایک واقعہ کا پتہ ہے کہ ریلوے انتظامیہ کی طرف سے کیا قدم اٹھایا گیا - ریلوے ملازمین کی طرف سے کیا قدم اٹھایا گیا اور گورنمنٹ کی طرف سے کیا قدم اٹھایا گیا - فرماتے ہیں کہ ۳۱ تاریخ کو دفعتاً ہم پر بجلی گر پڑی - دراصل یہ ایسے نہیں ہوا بلکہ واقعات یہ ہیں کہ ای - ڈبلیو - آر ریلوے یونین نے اکتوبر ۱۹۶۶ء کو اپنا اجلاس منعقد کیا اور اس میں اعلان کیا کہ ہم ۱۱۲ مطالبات میں سے ۱۱۱ مطالبات کو ترک کرتے ہیں اور ہمارا صرف ایک مطالبہ رہ گیا ہے کہ ہمیں سستے داموں رعائتی نرخ پر اناج مہیا کیا جائے - اس بات کی اطلاع انہوں نے ریلوے حکام کو دی کہ اگر ان کا یہ مطالبہ منظور کر لیا جائے اور انہوں نے ہڑتال کا جو نوٹس دے رکھا ہے وہ منسوخ کر دیں گے - ورنہ وہ ۱۴ نومبر کو ہڑتال کریں گے

یہ اکتوبر کی بات ہے ۳۱ جنوری کی بات نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اس اعلان پر ایک میٹنگ راجہ سلیم اختر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے طلب کی ۔ اس کا ۱۰ نومبر کو اجلاس ہوا اور اس میں مشترکہ طور پر چند باتیں طے پائیں جن کو اس اشتہار کے ذریعہ ۱۲-۱۱-۶۶ کو شیخ عبدالغفور جنرل سیکرٹری پی-ڈبلیو-آر یونین (رجسٹرڈ) پی-ڈبلیو-آر یونین ورکشاپس گڑھی شاہو لاہور کی طرف سے جاری کیا گیا ۔ اس اشتہار میں یہ تحریر تھا کہ پی-ڈبلیو-آر یونین کے اس اعلان کے بعد حکومت نے ایک تین رکنی کمیٹی مقرر کر دی جس کا پہلا اجلاس یکم نومبر ۱۹۶۶ء کو طلب کیا گیا ہے جس میں حکومت کے اراکین اور محکمہ محنت مغربی پاکستان کے نمائندوں اور ریلوے انتظامیہ کے افسروں ۔ پی-ڈبلیو-آر یونین کے رہنماؤں نے شرکت کی ۔ اس اجلاس میں سستے راشن کے مطالبہ پر غور کیا گیا ۔ اس تین رکنی کمیٹی کا اجلاس ۱۰ نومبر ۱۹۶۶ء کو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور کے کمرہ عدالت میں منعقد ہوا ۔ اس اجلاس میں جن حضرات نے شرکت کی ان کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) راجہ سلیم اختر صاحب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور ۔ (۲) سید ناصر علی شاہ صاحب سٹی مجسٹریٹ لاہور ۔ (۳) جمیل احمد صاحب ڈویژنل پرسنل آفیسر ریلوے ۔ (۴) ایم ۔ ایس ۔ ایچ بشیر ڈپٹی جنرل منیجر ریلوے ۔ (۵) ملک محمد یونس صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر لیبر ویلفیر ۔ (۶) مبارک حسین صاحب صدیقی اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیر ۔ (۷) میاں تجمل حسین صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر چناب ٹیکسٹائل ملز ۔ (۸) چودھری محمد اقبال صاحب صدر پی ۔ ڈبلیو ۔ آر یونین ۔ (۹) میر حامد حسین صاحب صدر پی ۔ ڈبلیو ۔ آر یونین ورک شاپس ۔ (۱۰) شیخ عبدالغفور صاحب

جنرل سیکرٹری پی - ڈبلیو - آر یونین و پی - ڈبلیو - آر یونین ورک شاپس رجسٹرڈ گڑھی شاہو لاہور -

کافی بحث کے بعد حکومت کی طرف سے قائم کردہ مندرجہ بالا سہ رکنی کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ (۱) مہنگائی کے پیش نظر محکمہ ریلوے اپنے ملازمین کو فوری طور پر مالی امداد مہیا کرے - (۲) پی - ڈبلیو - آر یونین کے سستے راشن کا مطالبہ حکومت کو پیش کیا جائے اور گورنمنٹ سے سفارش کی جائے کہ اس مطالبہ پر ہمدردانہ غور کرکے فوراً فیصلہ صادر فرمایا جائے -

میٹنگ کی کارروائی کی نقول حکومت کی طرف سے سب متعلقہ افسران کو چلی گئیں جن میں سیکرٹری محکمہ لیبر حکومت مغربی پاکستان - ڈائریکٹر لیبر ویلفیر حکومت مغربی پاکستان - جوائنٹ ڈائریکٹر لیبر لاہور بھی شامل ہیں - اس کی نقل ریلوے کے بھی سب افسران کو بھیجی گئی - اس اشتہار میں یہ اعلان ہوا کہ -

''حکومت کی طرف سے مقرر کردہ تین رکنی کمیٹی کے مندرجہ بالا فیصلوں کے پیش نظر پی - ڈبلیو - آر یونین نے ریلوے کے طول و عرض پر ہدایات جاری کردیں کہ ۱۳ نومبر کو مزدور ہڑتال نہ کریں - ہم یقین رکھتے ہیں کہ ریلوے انتظامیہ فوراً مالی امداد دینے کا اعلان کرے گی اور حکومت پی - ڈبلیو - آر یونین کے سستے راشن کے مطالبہ کو بہت جلد عملی جامہ پہنائے گی -

جناب والا - اس کے بعد اس فیصلہ سے ریلوے انتظامیہ منحرف ہو گئی ان کے انحراف پر ۹ جنوری ۱۹۶۷ء کو لوکو شیڈ اور ڈیزل شیڈ کے مزدوروں نے جن کی تعداد ۱۰ ہزار کے قریب تھی ایک

جلوس نکالا اور وہ ریلوے ہیڈ کوارٹر پر گئے ۔ جلوس کا مطالبہ یہ تھا کہ سستے راشن کا انتظام کیا جائے ۔ اس سے ریلوے کی انتظامیہ نے محسوس کیا کہ اس یونین کا مطالبہ ایک حد تک کم از کم زبانی طور پر ہی سہی حکومت مان رہی ہے یا حکومت کے نمائندے قبول کر رہے ہیں اور یہ یونین زیادہ مقبول ہوتی جا رہی ہے اور اس کا اثر و رسوخ ملازمین ریلوے میں بڑھتا جائے گا اس لئے ریلوے انتظامیہ کی شہ پر دوسری یونین جس کو عام طور پر پاک یونین کہتے ہیں جس کا نام یونائیٹڈ یونین ہے جس کے صدر مسٹر عمر دین ہیں نے گورنمنٹ کو نوٹس دے دیا اور وہ نوٹس ۴۰ دن کا تھا کہ اگر ان ۴۰ دنوں میں ہمارے مطالبات جس میں سستے راشن کے ڈپو اور مہنگائی الاؤنس بھی شامل تھا گورنمنٹ نے پورے نہ کئے تو وہ ہڑتال کر دیں گے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

جناب والا ۔ ریلوے انتظامیہ کو سب واقعات کا علم تھا اور انہوں نے ۳۱ جنوری تک پرواہ نہ کی اور نہ ہی مزدور یونین سے کسی قسم کی مصالحت کرنے کی سعی کی گئی اور اگر کی گئی تھی تو اس سے انحراف کیا گیا ۔ مزدوروں نے ۳۱ جنوری کی نصف رات کے قریب ہڑتال کر دی ۔ اس ہڑتال کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی پاکستان میں ریلوے کا تمام انتظام معطل ہو گیا ۔ محترم وزیر خزانہ صاحب ۔ محترم وزیر جیل خانہ جات لیبر و محنت ریلوے مزدوروں کے پاس گئے اور ان کے ساتھ لمبے چوڑے مذاکرات ہوئے ۔ ان مذاکرات کو بھی اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں ۔ ۲ تاریخ کو دو بجے رات یہ فیصلہ ہوا جس پر چیئرمین ریلوے بورڈ اور وائس چیئرمین ریلوے بورڈ کے دستخط ثبت ہیں اس میں یہ مطالبات تسلیم

کئے گئے کہ آٹا سستے داموں ریلوے ملازمین کو دیا جائیگا اور ریٹ مقرر کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے گی جس میں ریلوے کی انتظامیہ کے نمائندے بھی ہوں گے اور لیبر کے نمائندے بھی شامل ہونگے۔ Dearness Allowance پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنا دی جائیگی جو تنازعات ریلوے ایڈمنسٹریشن اور مزدوروں کے درمیان چل رہے ہیں۔ ان کو چیف پرسنل آفیسر جلد از جلد طے کریں اور جنکو اس قسم کا حکم دے دیا جائیگا۔ مزدوروں کی ہڑتال کے دنوں کی تنخواہیں نہیں کاٹی جائیں گی اور ہڑتال کے دنوں کو ڈیوٹی پر حاضری تصور کیا جائیگا۔ اس پر دو تاریخ کو دو بجے رات کو دستخط ہوئے اور اس پر دستخط کرنے والوں میں چیئرمین ریلوے بورڈ، وائس چیئرمین ریلوے بورڈ، چودھری عمر دین جنرل سیکرٹری یونائیٹڈ یونین، مسٹر حمید اللہ صدر یونین، مبارک حسین صدیقی اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ مسٹر محمد یونس منیجنگ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر اور مسٹر اسلم باجوہ سیکرٹری لیبر کے اس پر دستخط موجود ہیں۔

جناب والا۔ کل جناب وزیر خزانہ نے اس بات سے انکار کیا تھا کہ انہوں نے ایسا کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا کہ وہ سستے داموں پر مزدوروں کو اناج مہیا کریں گے اس لئے میرے لئے یہ لازم ہو گیا ہے کہ میں ان کو ان کے اپنے الفاظ یاد دلاؤں۔

وزیر خزانہ۔ آپ مجھ سے وہ الفاظ نہ منسوب کرائیں جو کہ میں نے نہیں کہے۔

خواجہ محمد صفدر۔ آپ نے کہا تھا کہ سستے داموں پر گندم مہیا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ہم تو صرف وہی کام کر سکتے ہیں جسکی اجازت ہماری جیب دیگی۔

Minister of Finance : But you are attributing certain statements so definitely. Anyhow, I will reply.

خواجہ محمد صفدر - جی ہاں - آپ ضرور اس کا جواب دیں - تو انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ سستے داموں گندم مہیا کرنے کی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوتی - یہ بیان پاکستان ٹائمز کی دو تاریخ کی اشاعت میں شائع ہوا ہے -

وزیر خزانہ - آپ اخبارات کی خبروں کو چھوڑئیے - آپ چند دنوں سے دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر بات کچھ کی جاتی ہے اور اخبار میں غلط طور پر کچھ اور ہی چھپ جاتا ہے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اسکے بعد وہ راولپنڈی گئے تھے اور وہاں صدر ایوب صاحب نے ان کو حکم دیا تھا کہ ان کو crush کر دیں تو اسکے بعد انہوں نے - - - - -

Mr. Senior Deputy Speaker : It is no point of order.

Khawaja Muhammad Safdar :

"He (Mr. Ahmad Saeed Kirmani) disclosed that the demands of the workers for the opening of subsidized depots for selling wheat and recognition of their Union have been accepted by the Government."

جناب والا - وزیر خزانہ تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ اخبار والوں کا سارا قصور ہے اور وہ غلط قسم کی باتیں ہم سے منسوب کر دیتے ہیں -

Minister of Finance : I assure you I can quote several instances within the last few days regarding the type of reporting that is being done, and I brought it to the notice of the Speaker.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - ان کی تقریر کی اشاعت کے لئے تو پورا محکمہ موجود ہے جنکا فرض ہے کہ وہ ان کی تقریر کی صحت کا خیال رکھیں اور یہ خیال رکھیں کہ ان کی تقریر صحیح طور پر شائع ہوئی ہے

یا نہیں ۔ جناب گورنر صاحب کی تقریر بھی کوئی غلط چھاپ دے ۔ یہ میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ تین تاریخ کو جناب گورنر صاحب نے فرمایا ہے کہ ۔

"That Government have already agreed to facilitate the supply of atta through cheap foodgrain shops to railway employees all over the province."

Minister of Finance : Are you talking of the proceedings of the House?

خواجہ محمد صفدر ۔ تمام اخبارات کے تراشے میرے پاس ہیں ۔

Minister of Finance : They relate to which date ?

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کا بیان ۲ فروری کو شائع ہوا اور ۳ فروری کو گورنر صاحب کا بیان شائع ہوا ۔

Minister of Finance : I am sorry I thought you were referring to my utterances in the House.

خواجہ محمد صفدر ۔ نہیں جناب ۔

Minister of Finance : I am sorry then.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ معاہدہ ہوا لیکن حکومت اس معاہدے سے انحراف کر گئی، اس معاہدے سے پھر گئی اور اس نے وعدہ خلافی کی اور بجائے اس کے کہ مزدوروں کو سستے داموں پر آٹا مہیا کیا جاتا انہیں اسکے بدلے میں گولیاں دی گئیں اور ان پر لاٹھیاں برسائی گئیں اور چھ سو افراد کو جیلوں میں بھیج دیا گیا اور ان کو طرح طرح کے مقدمات میں ملوث کیا گیا ۔ ان میں سے سولہ افراد ابھی تک لاہور کی جیل میں سی کلاس میں گزشتہ پانچ چھ ماہ سے نظر بند ہیں ۔ ان کا قصور کیا ہے ؟ وعدہ خلاف تو حکومت نے کی تھی لیکن چونکہ وہ بیچارے مقہور ہیں، مجبور ہیں اور حکومت کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے اس

لئے سزا تو ان ہی بیچاروں کو ملنی چاہئیے تھی ۔ کیا ان کا مطالبہ انصاف پر مبنی نہیں تھا ؟ لیکن حکومت کے ہاتھ میں تو ڈنڈا ہے، اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا ۔ میں نے اس ایوان میں پچھلے دنوں عرض کیا تھا ۔ ۔ ۔ کہ دو فروری کے بعد فوری طور پر حکومت کی پالیسی میں نہ معلوم وجوہات کی بنا پر تبدیلی آگئی اور بجائے اسکے کہ ان کا طریق کار مصالحانہ ہوتا ۔ بجائے اسکے کہ ان کا رویہ ہمدردانہ اور برادرانہ ہوتا، انہوں نے یکدم ڈنڈے بازی شروع کردی اور حکومت نے جو اقرار نامہ تحریر کیا تھا اور جو معاہدہ کیا تھا اسکو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اور پھر ایک عرصہ تک ان کی اشک شوئی کے بجائے آجتک جیلوں میں بند رکھاہے ان پر مقدمات بنائے گئے ہیں اور انہیں مقدمات میں ماخوذ کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ حکومت نے اسی سلسلہ میں حاتم طائی کی قبر پر لات ماری ہے ۔ میں نے آٹے اور گھی کے نرخ اگلے روز عرض کئے تھے ۔ ریلوے مزدوروں کو آٹے میں تیرہ پیسے فی من اور گھی میں پانچ پونڈ کے پیچھے اٹھائیس پیسے کی رعایت دی گئی ہے اس نرخ میں ہر ڈپو ہولڈر گندم بیچ کر گیارہ آنے فی من کے حساب سے منافع کماتے ہیں وہ منافع بھی ریلوے کو ہی جاتا ہے، لیکن وہ اس منافع کو مزدوروں تک نہیں جانے دیتے ۔ عوام جس نرخ پر ڈپوؤں سے چینی حاصل کرتی ہے وہ ایک روپے سینتیس پیسے فی سیر ہے اور ان مزدوروں کو ایک روپے چھتیس پیسے فی سیر کے حساب سے چینی ملتی ہے ۔ یعنی ایک ٹیڈی پیسہ فی سیر ان کو رعایت دی گئی ہے ۔ اور عوام ڈپو سے اکیاسی پیسے فی سیر کے حساب سے چاول خریدتے ہیں اور مزدوروں سے جو انتہائی رعایت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ انہیں اناسی پیسے فی سیر کے حساب سے چاول دیا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ مزدوروں کے جائز مطالبات کا یہ جواب اور ان سے یہ

سلوک، آپ ہی اندازہ فرمائیں ۔ ریلوے انتظامیہ کی جس کارگردگی پرکھنے کے لئے یہ چوتھا معیار تھا ۔ آپ اور اس ایوان کے معزز اراکین خود اندازہ لگا لیں کہ ریلوے انتظامیہ کا اپنے مزدوروں سے کیسا سلوک ہے ۔ کیا ریلوے انتظامیہ اپنے مزدوروں کو خوش اور مطمئن رکھ سکی ہے ؟ اور کیا حسن کارکردگی کے اس معیار پر ریلوے انتظامیہ پوری اتری ہے ۔ یا They have been found wanting ہر ذی حس انسان اس نتیجے پر پہنچے گا کہ ان بڑے بڑے افسروں نے جنکے متعلق کہ میں چودھری سرور خان صاحب کے الفاظ پھر استعمال کرونگا مجھے یہ الفاظ بڑے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں یعنی bureaucratic artistocratic

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ کرمانی صاحب تو سید ہیں ان کو چودھری صاحب کے نام سے نہیں پکارنا چاہئے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں تو بڑا عاجز اور گنہگار بندہ ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ کبھی نہیں بھول سکتا کہ وہ سید ہیں ۔ ۔ ۔ بہر حال میں آخر میں مختصر طور پر یہ عرض کروں گا کہ جناب وزیر خزانہ کے نام منسوب کی گئی تقریر کا ایک اقتباس یہ ہے کہ ''ریلوے کی حسن کارکردگی کا یہ حال ہے کہ اس کی آمدنی اور مصارف کا تناسب ستر فیصد ہے ،، ۔ یعنی یہ بڑی اچھی بات ہے کہ ۳۰ فیصد منافع تو ہے ۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ کہیں اس عدد کے قریب پہنچ جاؤں ۔ لیکن میں نہیں سمجھ سکا ۔ آپ بھی بڑا تجربہ رکھتے ہیں ممکن ہے آپ ہی بتا سکیں ۔ اس میں آمدنی ۶۱۴۳ کروڑ تھی اور خرچ ۵۴۴۷۵ کروڑ تھا ۔ اگر اسی صورت میں رہنے دیا جائے اور اس میں سود نہ ملایا جائے بلکہ ان رقومات کو اس طرح ہی رہنے دیا جائے حالانکہ کاروباری ادارے ہمیشہ سود شامل کرتے ہیں وہ بغیر سود شامل کئے اپنے خرچ کا حساب

نہیں کرتے لیکن یہ ریلوے تو بادشاہ ہے ۔ انہوں نے یہاں سے سود نکال دیا ہے ۔ چلو ہم بھی نکال دیتے ہیں ۔ چلو ہم بھی بادشاہ بن جاتے ہیں ۔ ۶۱ کروڑ میں سے ۴۶ کروڑ نکالیں تو اس کے بعد تقریباً سوا سات کروڑ کی رقم بچتی ہے ۔ اس کی نسبت تقریباً ۸۵ فیصد بنتی ہے اور اگر سود ملا لیا جائے جو کہ ملانا چاہئے تو ان کے مصارف اور خرچ میں ۵ لاکھ کا فرق ہوتا ہے اس طرح خرچ اور آمدنی میں ۹۹۹۹۹۹ کی نسبت ہوتی ہے ۔ اس کے لئے میں ایک اور حوالہ دونگا ۔ ملاحظہ ہو ۔ Year Book ۱۹۶۶ کا صفحہ ۱۱۰ ۔

اگر ریلوے کی اس کارکردگی کا جائزہ لیا جاسکے تو ۱۹۶۵-۶۶ کی کارگردگی ۸۰ فیصدی سے زیادہ تقریباً ۸۳ فیصد ہوگی ۔ یعنی گذشتہ سالوں سے بتدریج بڑھ رہی ہے ۔ ایک معیار تو یہ بھی ہوسکتا ہے ۔ علاوہ ازیں جو انہوں نے خود تین چار معیار وضع کئے ہیں ان کے مطابق ان کی حسن کارکردگی کو پرکھیں اور پھر جناب وزیرخزانہ کی تقریر دلپذیر جو ان سے محض منسوب ہوئی ہے کو ملاحظہ کریں تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ وزیر موصوف نے ستائش اور تعریف میں غلو سے کام لیا ہے ۔ انہوں نے ناخوب کو خوب کہہ دیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کا شکر گذار ہو کہ آپ نے مجھے بڑا وقت دیا ہے ۔ میں آئندہ کوشش کرونگا کہ کم وقت لوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آج چودہ ممبران نے بحث میں حصہ لینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے ۔ ابھی ایوان کے پاس ۱۳۵ منٹ باقی ہیں اس لئے میں استدعا کرونگا کہ جو ممبران بحث میں حصہ لیں وہ اختصار سے کام لیں ۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ ممبر حصہ لے سکیں ۔ یہ صرف آج کے لئے ہے ۔ کل کے لئے علیحدہ لسٹ آئیگی ۔ جو ابھی تک پوری نہیں بنائی گئی ۔ چودھری محمد ادریس ۔

چودھری محمد ادریس (جھنگ - ۱) - Mr. Speaker. Sir. میں ابتدا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے موقع عطا فرمایا ہے -

جناب والا - میں اپنے محترم وزیر خزانہ کو پر مغز بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دینا چاہتا تھا - لیکن ان وجوہات کی بنا پر نہیں جو محترم خواجہ صاحب نے بیان کی ہیں بلکہ دوسری وجوہات کی وجہ سے ان کو سردست مبارک باد پیش کرنے سے قاصر ہوں - ۱۹۵۳ میں بی اے کے کورس میں ایک مضمون تھا - Of Flattery اس کا Opening Sentence کچھ اس قسم کا تھا -

"Among all the diseases of the mind there is not one more epidemic or more pernicious than the love of flattery."

اس کا ترجمہ اس طرح سے کیا جاسکتا ہے - Flattery ایک نہایت ہی خطرناک اور مہلک مرض ہے -

جناب والا - اس وقت اپنی انتہائی کوشش کے اور اس مدلل مضمون کو بار بار پڑھنے کے باوجود میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ Flattery کس طرح مہلک اور خطرناک مرض ہو سکتی ہے - البتہ پچھلے سال کے واقعات نے ثابت کردیا کہ یہ بالکل درست ہے - پچھلے سال کچھ اس طرح سے ہوا کہ جب ریلوے بجٹ پیش ہوا تو عام بحث کے دوران ۲۶ ارکان نے ریلوے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا - جن میں سے ۲۳ ارکان نے ریلوے منسٹر کو مبارک باد دی اور ریلوے ایڈمنسٹریشن کی کارکردگی کو سراہا - اور جس حد تک تعریفیں ہوسکتی تھیں تعریفیں کی گئیں - ان کا جو حشر ہونا تھا وہ ہوا - یعنی محکمہ کو نظر لگ گئی -

اس محکمہ نے پچھلے سال کے دوران ایک دن میں پے درپے ٹرینوں کے کئی کئی match کرائے اور ٹکریں لگائیں - جب آمنے سامنے سے ٹکریں بنہ

ہوئیں تو پیچھے سے ٹرینوں نے ٹکریں مارنا شروع کردیں ۔ ان حادثات میں نہ صرف مسافروں کی جانیں ضائع ہوئیں بلکہ ریلوے کے نہایت لائق و فائق افسران کی جانیں بھی ضائع ہوئیں ۔ اس نظربد کا اثر صرف ریلوے کے حادثوں تک محدود نہ رہا بلکہ ریلوے کی وزارت بھی نہ رہی اور ریلوے منسٹر کی ذات بھی اس نظر بد کا شکار ہوگئی ۔

اس لئے میں اپنے محترم وزیر خزانہ کو جو نہایت ہی محبوب لیڈر ہیں اور نہایت ہی لائق و فائق وزیر ہیں اس خیال سے کہ اس قسم کی نظر ان کو بھی نہ لگ جائے سردست مبارک باد پیش کرنے سے قاصر ہیں ۔

جناب والا ۔ ریلوے کی تعمیر و ترقی کے متعلق بجٹ پر بحث کے دوران پچھلے سال بہت کچھ کہا گیا تھا اس سال میں بھی اعدادو شمار سے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ریلوے بے شمار ترقی کر رہی ہے اور تعمیر و ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہماری ریلوے نے اس عرصہ میں کافی سے زیادہ ترقی کی ہے ۔ لیکن جن تعمیر و ترقی کی منازل کی صرف چند حصوں تک محدود ہیں ۔ وہ سیاہ دھبے جو اس کے چہرے پر ہیں میں ان کو ان کے اپنے اعداد و شمار سے ظاہر کرنے کی کوشش کرونگا ۔ جو برانچ لائینز کے متعلق ہیں ۔ یہ ترقی چند ایک لائینوں یا چند ایک افسران تک محدود ہو کر رہ گئی ہے لیکن جہاں تک برانچ لائینز کا تعلق ہے ترقی تو نہیں بلکہ تنزلی ہو رہی ہے ۔

جناب والا ۔ ہماری ریلوے کی برانچ لائنیں جو لالہ موسیٰ سے براستہ سرگودھا جھنگ اور شورکوٹ تک جاتی ہے میرا بد نصیب شہر اس لائین پر واقع ہے اور اس لائین پر سرگودھا جیسا شہر بھی ہے جسے

حال ہی میں ہلال استقلال کا پرچم عطا ہوا ہے - میں اسی ریلوے لائین کے متعلق عرض کرونگا - کہ محکمہ ریلوے واقعی ترقی کی طرف تو نہیں بلکہ تنزلی کی طرف جا رہا ہے -

جناب والا - اس لائین پر ۱۵-۴-۴۰ کو جو ٹرین اپنا سفر لالہ موسیٰ سے جھنگ صدر تک ۸-۳۰ گھنٹہ میں طے کرتی تھی وہی ٹرین ۱۵-۴-۵۰ کو ۹-۲۶ گھنٹہ میں طے کرتی ہے -

جناب والا - اگر حالات ایسے ہی رہتے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن ۱۹۴۰ میں اس ٹرین نے جو فاصلہ ۸-۳۰ گھنٹہ میں طے کیا تھا ۱۵-۴-۶۵ کو اس کا رننگ ٹائم ۱۰-۱۳ گھنٹہ تک پہنچ گیا -

جناب والا - ایک سال کے عرصہ میں یہ مزید ترقی کر گئے ہیں - میں اس تنزلی کو اگر ترقی نہ کہوں تو یہ شاید ناراض ہو جائیں - جناب ۱۵ - مئی ۱۹۶۷ء کو یعنی پچھلے سال اس ٹرین کا رننگ ٹائم ۱۰ گھنٹے ۱۳ منٹ تھا وہ اس سال ۱۰ گھنٹے ۳۲ منٹ ہو گیا ہے - جناب والا اور اسی قسم کے اعداد و شمار بھی ملاحظہ فرمائیں کہ ۱۹۴۰ء میں جو ٹرین اپنا مختصر سا سفر ۸ گھنٹے ۲۳ منٹ میں طے کرتی تھی وہ ٹائم بڑھتے بڑھتے ۱۰ گھنٹے ۳۲ منٹ تک چلا گیا ہے - کیا میں بصد ادب پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کس قسم کی ترقیات کر رہے ہیں - برانچ ریلوے لائن کے ٹائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور دوسری طرف ہمیں دکھاتے ہیں کہ ہماری ریلوے بیشمار ترقی و تعمیر کا مظاہرہ کر رہی ہے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - میں جناب چودھری ادریس صاحب سے عرض کروں گا کہ اس انقلابی حکومت کی لغت میں تنزلی کو ترقی کہا جاتا ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker: This is no point of order. The Member may please take his seat.

چودھری محمد ادریس - میں ان ہی اعداد و شمار سے اس ریلوے لائن کے متعلق یعنی لالہ موسیٰ سے ملک وال تک کے اعداد و شمار جناب کے سامنے پیش کرتا ہوں - ۱۹۴۰ء میں booked speed ۳۰ میل تھی ۱۹۴۹ء میں ۲۹ میل رہ گئی اور ۱۹۶۰ء میں ۲۵ میل رہ گئی ہے - میں لائینوں کے اعداد و شمار دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمنے بیشمار ترقی کی ہے لیکن برانچ لائن کے متعلق ان کا یہ سلوک ہے کہ ہم بجائے ترقی کے تنزلی کی طرف جا رہے ہیں - برانچ لائن کے متعلق اپنے ذاتی تجربہ سے میں چند واقعات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - ایک دفعہ ملتان سے خانیوال تیسرے درجہ میں جانے کا اتفاق ہوا - آپ یقین کیجئے کہ اس ڈبے میں ایک بھی شٹل موجود نہیں تھا - ایک دفعہ لاہور سے لائل پور جانے کا اتفاق ہوا تھا میرے ساتھ اس معزز ایوان کے ایک پارلیمنٹری سیکریٹری موجود تھے - فرسٹ کلاس کے ڈبے میں بھی یقین کیجئے کہ کوئی چٹخنی موجود نہ تھی - جناب والا - ان کے اپنے ملازمین کا ان ریلوں کے متعلق یہ رویہ ہے کہ پچھلے دنوں جب مجھے لاہور سے لائل پور جانے کا اتفاق ہوا میرے ساتھ ایک ملیٹری آفیسر تھے جو غالباً لفٹیننٹ کرنل کے عہدے کے تھے اور دو اور گورنمنٹ آفیسر تھے ہم تینوں کے پاس فرسٹ کلاس کے ٹکٹ تھے ، لیکن فرسٹ کلاس کے ڈبے پر ریلوے آفیسر قابض تھے اور انتہائی جدوجہد کے باوجود وہ ڈبہ خالی نہ کرایا جاسکا -

مخدوم اختر علی شاہ - پوائنٹ آف آرڈر - آپ کو ریلوے افسروں کا نام بتانا چاہئے تاکہ خرابیوں کا پتہ چلے اور پبلک کو اس طرح فائدہ ہو سکتا ہے کہ ٹرینوں کے نام بھی بتائے جائیں تاکہ وہ خرابیاں دور ہو سکیں -

Mr. Senior Deputy Speaker: This is not a point of order, this is a suggestion.

چودھری محمد ادریس - میرے اعداد و شمار اس ایوان کے ریکارڈ پر موجود ہیں - اگر ہمارے فاضل دوست کو اپنے فرض سے کچھ ہمدردی ہوتی اور وہ اس ایوان کی کارروائی میں شریک ہوتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ تمام چیزیں ریکارڈ پر موجود ہیں - مجھے جناب والا اس بجٹ پر ایک اور اعتراض ہے اور وہ اعتراض محترم وزیر خزانہ کی کل کی تقریر سے ہوتا ہے - محترم وزیر خزانہ نے جنرل بجٹ پیش کرتے وقت اپنی تقریر دل پذیر میں یہ فرمایا تھا -

> ''میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ قرضوں سے مالیات کو پورا کرنے کا طریقہ مثالی نہیں ہے لیکن ملک کے مفاد کے لئے مقامی ذرائع کے ناکافی ہونے کی صورت میں یہی شے ضروری بھی ہو جاتی ہے''

میں اپنے محترم وزیر خزانہ کی تقریر سے جو کچھ سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو قرضے اشد ضرورت کے لئے لیے جائیں - میں اب ان کے وائٹ پیپر کے صفحہ ۳۵ کی طرف یعنی پروجیکٹ کے متعلق کچھ عرض کروں گا کہ لاہور سے خانیوال تک ۱۲ کروڑ ۷۸ لاکھ روپے کی لاگت سے وہ اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہونچانا چاہتے ہیں - میں جناب وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ کیا لاہور خانیوال پہلے سے ریلوے لائن موجود نہیں ہے - کیا لاہور سے خانیوال تک بڑی تیزی سے ٹرینیں نہیں چل رہی ہیں - کیا اس سے ریلوے کی اقتصادی اور معاشی ترقی میں کس قسم کا اضافہ ہوگا اور اگر نہیں ہوگا تو پھر مجھے اس قرضے پر سخت اعتراض ہے - ریلوے ایڈمنسٹریشن کو اس قرضہ کو ہرگز نہیں لینا چاہئے اور اگر لینا چاہتے تھے تو ۱۲۶۳۰ کروڑ کی رقم سے ڈیڑھ سو میل نئی ریلوے لائن بچائی جا سکتی ہے جو آپ تھل کے علاقہ میں بچھاتے جس سے اس ملک کی اقتصادی ترقی میں اضافہ ہوتا

اگر آپ اس روپے سے کہیں نئی ریلوے لائن جہاں سے ریلوے لائن نہیں ہے بچھاتے تو لازمی طور پر فائدہ پہونچتا ۔ اس کے لئے آپ دو جواز دیتے ہیں ۔

"……The main purpose of this project is to reduce dependence of the Railway on imported fuel by utilising electric power and also to reduce import of spare parts for locomotives thereby conserving foreign exchange."

جناب والا ۔ یہ رسم سی چل نکلی ہے کہ جب بھی کوئی منصوبہ بنتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس منصوبہ کی تکمیل سے فارن اکسچینج بچ جائے گا اور اس منصوبے کی تکمیل سے spare parts پر جو فارن اکسچینج خرچ ہوتا ہے وہ بچ جائے گا ۔ لیکن جناب اس منصوبے کی تکمیل کے بعد جو انجن یا ڈبے اس ریلوے لائن پر چلیں گے میں محترم وزیر خزانہ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ان کے spare parts یہاں بنوا سکتے ہیں اور اگر بنوا سکتے ہیں تو آپ کیوں spare parts نہیں بنواتے ۔ آپ کی یہ وجہ جواز بالکل غلط ہے کہ جب آپ منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہونچا دیں گے تو اس سے فارن اکسچینج بچ جائے گا ۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جو ملک ہمیں قرضے دیتے ہیں اگر ہم ان سے قرضے نہ لیں یا وہ ہمیں قرضہ نہ دیں تو ان کی معیشت تباہ ہو کر رہ جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ ملاحظہ فرمائیں کہ جس ملک کے لئے آپ نے ہمیں یہ قرضہ دیا ہے وہ ہمارے علاقہ کے لئے دیا اس کو جناب وزیر خزانہ کو ادا کرنا ہے لیکن ہمیں جو مال خریدنا ہو گا وہ اسی ملک سے خریدنا ہے جس نے قرضہ دیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please conclude his speech now.

چودھری محمد ادریس ۔ اور اس کی تعمیر کا ٹھیکہ بھی کسی فارن فرم کو دینا ہو گا اگر ہم یہ قرضہ نہ لیتے تو ہماری ان لائنوں

میں کیا فرق پڑتا نہ اس سے ہماری معیشت میں کوئی فرق پڑتا بلکہ ہماری ریلیں اسی طرح سے چلتی رہتیں ۔ البتہ اس ملک کو جس نے قرضہ دیا ہے ضرور نقصان ہوتا ۔ جناب والا ۔ حادثات کے ضمن میں محترم خواجہ صاحب آپ کی توجہ مبذول کرا چکے ہیں جس میں ریلوے ایڈمنسٹریشن نے حادثات کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے ۔ مجھے اس کے متعلق بڑے ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مریض کا علاج اسی صورت میں ہی ہو سکتا ہے جب مرض کو تسلیم کر لیا جائے ۔ میں جناب اس سلسلے میں صدر مملکت کی تقریر کے چند فقرے بیان کر کے اپنی تقریر ختم کر دوں گا ۔ سال رواں میں اتنے بڑے حادثے ہوئے جس سے ہماری مملکت کے سربراہ بھی بے چین ہوگئے اور ان کو اس ایڈمنسٹریشن کو وارننگ دینی پڑی لیکن اس بجٹ میں ذمہ داری کو قبول نہ کر کے ریلوے انتظامیہ نے اپنے فرائض سے سخت کوتاہی بلکہ ذمہ داری ٹالنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ ان حادثوں سے بے چین ہو کر یکم اگست ۱۹۶۶ء کو اپنی تقریر میں صدر مملکت نے فرمایا تھا ۔

"The Nation was greatly shocked at the tragic traffic accidents which occurred in West Pakistan recently. Many lives were lost and families were overcome by grief due to negligence....."

صدر مملکت نے جناب ان الفاظ کو استعمال کیا ہے جو نہایت ہی معنی خیز ہیں ۔

"due to negligence....."

".....The cause of such accidents is usually carelessness and lack of sense of duty."

جناب والا ۔ اس بجٹ میں جناب وزیر خزانہ نے کوئی نیا ٹیکس propose نہیں کیا انہوں نے اپنی آمدنی کو بچانے کے لئے کچھ ایسے طریقے اختیار کئے ہیں جن سے شاید آمدنی بڑھ جائے میں بجٹ کی اس aspect پر کہ انہوں

نے کوئی نیا ٹیکس propose نہیں کیا ان کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

چودھری محمد سرور خان (سیالکوٹ - ۳) - جناب سپیکر - میرے لئے یہ امر انتہائی دل خوش کن ہے کہ موجودہ سال کا ریلوے کا بجٹ ایک قائد اعظم کے مکتب فکر سے فیض یاب ہونے والے اور متاثر ہونے والے انسان اور ایک مخلص عوامی رہنما نے بطور وزیر خزانہ پیش کیا ہے - جناب والا - سال رواں کے انتہائی نا مساعد حالات کے باوجود ریلوے کے بجٹ کو متوازن رکھنا میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ کی ذہانت ، قابلیت اور سیاسی بصیرت کا بین ثبوت ہے ۔

مسٹر حمزہ - سیاسی بد صورت اُدھر بیٹھے ہیں ۔

وزیر خزانہ - سیاسی بد صورت ادھر نہیں بلکہ اس طرف سیاسی بصیرت ہے ۔

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - یہ امر انتہائی منصفانہ ہے کہ سال رواں میں غذائی صورت حال سے عہدہ بر آ ہونے کے لئے ریلوے کی انتظامیہ نے جس جدوجہد اور جذبہ اور ریلوے کے کارکنان نے جس جد و جہد سے کام کیا ہے وہ حوصلہ افزا ہے لیکن بعض کارکنان کا اس جذبے سے عدم تعاون بڑا دلخراش اور روح فرسا واقعہ ہے بلکہ ریلوے کی صلاحیت کار پر ایک کاری ضرب کی حیثیت رکھتا ہے - لیکن جناب والا اس صوبے کے انتظامیہ کے سربراہ جناب گورنر کے سپاہیانہ عزم ان کی مخلصانہ جد و جہد اور ریلوے کی انتظامیہ کا عزم راست اور ان کی تمام تر صلاحیتوں کے جذبے کو بروئے کار لانے کے لئے ان مشکلات پر قابو پانا اور صورت حال کو ایسا درست کر دینا کہ ہماری جگ ہنسائی نہ ہو اور غیروں کی نظر میں ہم جگ ہنسائی سے بچ جائیں اور

ریلوے کی معیشت کو تباہی سے بھی بچا لینا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اگر ایک پرائیوٹ ممبر اگلے سال کے بجٹ پر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سامنے دو باتیں ہوتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ پیش آمدہ بجٹ عوامی خواہشات اور ملکی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے یا نہیں اور دوسرا خیال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بجٹ اس کے اپنے علاقے پر کس طرح سے اثر انداز ہو رہا ہے یا یہ کہ اس علاقے کے لوگوں کی ضروریات کو نظر انداز تو نہیں کیا جا رہا لیکن جہاں تک جناب والا ملکی اور قومی تقاضوں کا تعلق ہے میں اس بجٹ کو ان سے ہم آہنگ تصور کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملکی اور قومی تقاضے پورے کرنے کے لئے پوری طرح کوشاں ہے اور گذشتہ ۱۹۶۵ کے سال میں جنگ کا ہونا اور اسی سال میں ہڑتال کے اثرات بد کے باوجود یہ بجٹ ایک پھر بھی ترقی پسندانہ کہلا سکتا ہے اور اس کو ترقی پسندانہ کہا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ متوازن بجٹ کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے لیکن ریلوے کی انتظامیہ نے جناب وزیر خزانہ کی تقریر کی آڑ میں اپنے ایک انتہائی سنگین اور گھناؤنے فعل کو چھپانے کی کوشش اس طرح کی ہے کہ انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ حادثات مواصلاتی نظام میں ایک روزمرہ کا معاملہ ہے اور انہوں نے یہ دلیل بھی دی ہے کہ حادثات انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں بھی روزمرہ کا ایک معاملہ اور معمول ہیں ۔ تو جناب والا میں ان کی اس بات سے مطمئن نہیں ہوں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن ممالک کے حادثات کا حوالہ دیکر انہوں نے ایسا کہا ہے انہوں نے دراصل ایک قسم کی پردہ پوشی کرنے کی کوشش کی ہے ۔ انہوں نے زیادہ تر حوالہ دیا ہے ان ممالک کا جن کا جغرافیائی محل وقوع ، ان ممالک کی زمین کی قلت ، ان ممالک میں ریلوے کی تیز رفتاری ،"

ان ممالک میں ریلوے کا زمین دوز ہونا اور ان کا اعلیٰ نظام ہونا ان چیزوں کو نظر میں نہیں رکھا لیکن جناب والا پاکستان وہ ملک ہے کہ جہاں اگر ذرا سی احتیاط برتی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حادثات کی تعداد بہت کم ہو سکتی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جغرافیائی اعتبار سے اس ملک کی آب و ہوا کے لحاظ سے اس صوبے میں حادثہ نا ممکن ہے - جناب والا - مگر یہاں بڑی بھونڈی قسم کے حادثات ہوئے ہیں ابھی تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے ابھی پچھلے سال کسی افسر کو کسی نے اپنے ڈبے میں سوئے ہوئے کچل کر رکھ دیا اور اس کے بعد پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ کی انتہائی جسارت ہے کہ وزیر خزانہ کی تقریر کی آڑ لیکر انہوں نے اس گھناؤنے فعل کو چھپانے کی نا کام کوشش کی ہے -

مسٹر حمزہ - کیا آپ کے نزدیک وزیر خزانہ طفل مکتب ہیں ؟

وزیر خزانہ - حمزہ صاحب یہاں گفتگو سنجیدگی سے ہو رہی ہے -

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا اور جب میں نے ایک ممبر کی حیثیت سے یہ محسوس کیا کہ یہ بجٹ میرے اپنے علاقے پر کس طرح سے اثر انداز ہے تو جناب والا میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس ریلوے لائن کی داستان بڑی پرانی ہے اور اس ہاؤس میں کافی عرصہ سے چیخ و پکار ہوتی رہی ہے اس لئے میں اس کے متعلق زیادہ بات نہیں کروں گا اور نہ آپ کو تکلیف دوں گا لیکن جناب والا ایک بات محکمہ کو ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں یا آپ کی وساطت سے ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور اور نارووال کے درمیان کوئی ۵۰ میل کا فاصلہ ہے اور جس وقت ہماری

ریلوے نے ترقی کی طرف قدم نہیں اٹھایا تھا تو اس وقت ۵۰ میل کے فاصلے میں کوئی ۱۴ سٹیشن تھے لیکن جب ہماری ریلوے نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ترقی یافتہ ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے قدم اٹھایا تو پچاس میل کے فاصلے میں ۱۸ سٹیشن ہوگئے ہیں اور مجھے یاد ہے کہ پابندی اوقات کے ہفتہ کے دنوں میں ریلوے کے سفر کا اندازہ ساڑھے تین گھنٹہ ہوا کرتا تھا اور اب جناب والا ۱۸ سٹیشن ہو جانے کی وجہ سے جب پابندی اوقات کا ہفتہ منایا جائے گا تو پھر میں یہ عرض کر سکوں گا کہ اصلی واقعات کیا ہیں - لیکن ایک چیز کے لئے میں ان کا بڑا مشکور ہوں کہ ریلوے کی رفتار اس ڈھب پر چلی گئی ہے کہ لوگ سٹیشن پر جانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے اور جس حال میں اور جس مقام پر وہ چاہیں وہ گاڑی کو پکڑ کر اس میں سوار ہو سکتے ہیں اور ایک اور مستقل فیچر اس علاقے کا یہ ہے کہ مسافر ریل کی چھت پر بھی بیٹھتے ہیں -

رائے منصب علی خان کھرل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - معزز ممبر اپنے سیالکوٹ کے باشندوں کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں کہ ایک طرف تو یہ اتنے تیز ہیں کہ چلتی گاڑی کو پکڑ کر اس میں سوار ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف وہ فرماتے ہیں کہ مسافر چھتوں پر بھی بیٹھنے کے ماہر ہیں - میرا خیال ہے کہ یہ سیالکوٹ کو صحیح خراج تحسین پیش نہیں کر رہے -

Mr. Senior Deputy Speaker: This is not a point of order.

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - پھر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ تمام محکمہ جات میں سے توانائی اگر کسی محکمہ میں ہے تو یہ صرف ریلوے کا محکمہ تھا لیکن اس تناسب کے لحاظ سے ریلوے نے ۲۰ سالہ دور میں جو ترقی کی ہے وہ انتہائی مایوس کن ہے کیونکہ

ابھی تک ریلوے کے جو قوانین ھیں وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ھیں اور انہوں نے ابھی تک ان کو اپنے ضابطہ سے ھٹانے کی کوشش یا تکلیف گوارا نہیں فرمائی تو جب تک یہ ایسا نہیں کریں گے میں سمجھتا ھوں کہ اس کو صحیح معنوں میں ترقی کہنا مشکل ھو گا ۔ میں خیال کرتا ھوں کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی گاڑیوں کے ڈبے اور ان کے انجنوں کے بدلنے میں وہ اپنی ھتک سمجھتے ھیں اور جناب والا اس کا بین ثبوت یہ ھے کہ کوئی برانچ لائن صوبہ کے حصہ میں نظر نہیں آتی جس میں کہ ریلوے لائن بدلی گئی ھو ۔ جس میں گاڑی کی رفتار کو بڑھانے کا انتظام کیا گیا ھو اور جو مسافروں سے ٹیکس وصول کیا جاتا ھے اس کو جائز قرار دینے کے لئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا ھو ۔

جناب والا ۔ ۱۹۳۰ء سے پہلے انگریزی حکومت کے دوران ریلوے کے کسی افسر نے گوجرانوالہ اور شکر گڑھ کو پسرور کی طرف سے ملانے کا منصوبہ بنایا تھا ۔ معلوم نہیں وہ منصوبہ کتنی دیر زیر غور رھا ۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد ھم نے انتہائی کوشش کی کہ ریلوے کے حکام اس بات پر آمادہ ھوں کہ وہ پرانے کاغذات تلاش کر کے اس منصوبہ کی ھیئت ترکیبی سے ھمیں مستفید فرمائیں ۔ لیکن ھم اسمیں ناکام ھیں ۔ دور غلامی میں تو مواصلاتی نظام کے بارے میں اس طرح کے منصوبہ بنائے جاتے تھے لیکن اب دور آزادی میں اس کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ھے ۔ میں اپنی گذارشات کو اس بات پر ختم کرتا ھوں ۔

راجہ غلام سرور خان (راولپنڈی ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں ریلوے کے پیش کردہ میزانیہ پر جناب وزیر خزانہ کرمانی صاحب اور متعلقہ ریلوے ملازمین کو مبارکباد دیتا ھوں کیونکہ اس میزانیہ نے بے مثال ترقی پیش کی ھے ۔ اس میں

ملازموں کی امداد اور عوام کی سہولتوں کے لئے خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے - اس میزانیہ کے پیش کئے جانے کے بعد ہم محسوس کر رہے ہیں کہ سابقہ میزانیہ کے مقابلے میں یہ میزانیہ باعث مسرت اور فخر ہے - ۱۹۵۸ کے بعد اس صدارتی نظام میں علاقائی لحاظ سے اس قدر تحفظ دیا گیا ہے اور ہر علاقہ میں زیادہ سے زیادہ ریلوے لائن قائم کی گئی ہے اور عوام کو اس قدر سہولتیں بخشی گئی ہیں کہ پارٹیشن سے پہلے اور ۱۹۵۸ سے پہلے کے حالات سے اگر اندازہ لگایا جائے تو ان کے مقابلہ میں نہایت اعلیٰ انتظام کیا گیا ہے - بے شک مجھے ریلوے کے ذریعہ سفر کرنے کا بہت کم موقع ملا ہے لیکن میں نے جتنا بھی سفر کیا ہے موجودہ انتظام کو نہایت عالی طریق پر پایا ہے - جناب والا - یہ سب صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی وسیع معلومات اور روشن دماغی کا نتیجہ ہے کہ ہر مقام پر ہر آدمی کو اپنا اپنا حق مل رہا ہے جس سے ہم سب مطمئن ہیں -

(قطع کلامیاں)

Parliamentary Secretary (Railways) : You will realize Sir there was no disturbance from the Government side during the speech of the Leader of the Opposition, although a number of unfair attacks were made. Now I will request the Members of the Opposition to be patient and hear the views of the Government benches.

حاجی سردار عطا محمد - میں سردار صاحب کی انگریزی نہیں سمجھتا -

چودھری انور عزیز - جناب والا - پچھلے سیشن کے دوران ایسے واقعات شروع ہو گئے تھے کہ گورنمنٹ کی طرف سے تقریروں کے دوران اپوزیشن کے حضرات اپنی فقرہ بازی سے نوازتے رہتے تھے - لیکن جب ہم نے جوابی حملہ شروع کیا تو پھر یہ ایگریمنٹ ہو گیا تھا کہ نہ ہم ان کی تقریروں میں رکاوٹ پیدا کریں گے اور نہ وہ - آج پھر حاجی صاحب موڈ میں ہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں پھر وہی طریقہ اختیار کرنا پڑے -

راجہ غلام سرور خان۔ جناب والا۔ اب میں آپ کی وساطت سے اپنے پسماندہ علاقہ کی تحصیلوں مری اور کہوٹہ کے متعلق چند گذارشات پیش کرتا ہوں۔ ۱۹۶۲-۶۳ کی اسمبلی میں بھی میں نے یہاں یہ گذارشات پیش کی تھیں کہ اس پسماندہ علاقہ کی طرف ریلوے ایڈمنسٹریشن توجہ فرمائے اور وہاں بھی شملہ کی طرح ریلوے لائن قائم کی جائے تا کہ ہمارے لوگ بھی ان سہولتوں سے مستفید ہوسکیں (تالیاں)۔ جناب والا۔ ریلوے لائن قائم ہونے سے ہمارے علاقے کے کاشت کاروں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

موجودہ حالات کے مطابق ہمارے علاقے سے پھل تین چار دن کے بعد منڈی میں خراب ہونے کے بعد پہنچتا ہے۔ اس سے اس غریب اور پسماندہ علاقے کے لوگوں کا نقصان ہوتا ہے۔ ۱۹۶۲-۶۳ کے بعد آج پھر میں گذارش کروں گا کہ شملہ کی طرح مری کے صحت افزا مقام تک بھی ریلوے لائن قائم کی جائے۔ ساتھ ہی میں یہ بھی گذارش کرونگا کہ وہاں مری میں ریلوے والوں کا ایک نہایت ہی اچھا ریسٹ ہاؤس ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر وہ اپنی ریلوے پر وہاں جائیں اور ہم غریبوں کو بھی اسکا مزہ مل جائے (تالیاں)۔ اس کے بعد میں اپنے مری اور کہوٹہ کے لوگوں کی طرف سے یہ عرض کرونگا کہ ہم نے موجودہ صدارتی نظام کے مطابق کئی مقامات پر اپنے معروضات پیش کئے ہیں اور بفضل ربی ہمیں اپنے حقوق کا نہایت اچھا حصہ مل رہا ہے۔ آخر میں آپ سے نہایت مودبانہ پھر التماس کرتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں ریلوے لائن کو ضرور قائم کیا جائے تاکہ ہم اس کے فوائد سے مستفید ہو سکیں۔ ان گذارشات کے بعد میں بصد شکریہ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

نواب زادہ رحم دل خان (بنوں۔ ۔) ۔ جناب والا۔ میں نے اپنے

آپ کو یہ ترغیب دینے کی کوشش کی ہے کہ اس ریلوے بجٹ پر وزیر خزانہ صاحب یا متعلقہ افسران محکمہ ریلوے کو مبارکباد پیش کر سکوں ۔ لیکن چند ایک بین وجوہات کی بنا پر جو کہ میں ابھی عرض کرونگا مجبور ہوں کہ انہیں یہ مبارکباد پیش نہیں کر سکتا ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ اس ایوان کے معزز ممبران نے اس ایوان کے اندر پچھلے سال کے بجٹ کے دوران جو جائز اور معقول التماسات پیش کئے تھے نہ تو محکمہ ریلوے نے اور نہ ہی محترم وزیر نے یہ ظاہر کیا ہے کہ انہوں نے ان پر کوئی توجہ مبذول کی ہے ۔

سب سے پہلے جو میں عرض کروں گا وہ یہ ہے کہ نہ صرف میں نے بلکہ خان محمد یوسف خان مرحوم مغفور نے بھی جو اس وقت ہمارے درمیان میں نہیں ہیں اور چند ایک دیگر ممبران نے بھی یہ عرض کیا تھا کہ ایک اسلامی مملکت میں اور ایک ایسے ملک میں جہاں تمام آبادی بالعموم مسلمانوں کی ہے مسلمانوں کا فرض اولین جو کہ نماز ہے اس کا اہتمام ہر ریلوے گاڑی میں ہونا چاہیئے ۔ اور اس سلسلے میں ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ کم از کم ڈائننگ کار میں یا چھوٹے چھوٹے ڈبے جو آپ سوڈا واٹر کے لئے یا پانی کے لئے مخصوص کرتے ہیں ان میں ایسی جگہ پر جہاں نماز ادا ہو سکے جائے نماز کا اہتمام کیا جائے تا کہ جو لوگ نماز پڑھنا چاہیں وہ راستے میں یا سفر میں اس فرض سے سبکدوش ہو سکیں لیکن اس کا اہتمام تو نہیں ہوا البتہ ایک اور چیز ہمارے مشاہدے میں آئی ہے کہ رفتہ رفتہ سٹیشنوں پر جو نشان کعبہ کی راہنمائی کے لئے ہوتا تھا وہ نشان آہستہ آہستہ مٹ گئے ہیں اور وہ ڈنڈے یا ایرو مارک اب دکھائی نہیں دے رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ اگر آپ ایرکنڈیشنڈ کوچز یا سیکنڈ کلاس میں سفر کریں، تو latrine کے

اندر پانی کی ٹوٹیاں ایسی لگی ہوئی ہیں کہ اس سے نہ کوئی آدمی وضو کر سکتا ہے اور نہ کوئی استنجا کر سکتا ہے ۔ میرا یہ خیال ہے کہ غالباً ہمارے محکمہ ریلوے کا قیاس ہے کہ جو لوگ ایرکنڈیشنڈ یا سیکنڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں ان کو نماز یا رفع حاجت کی ضرورت پیش نہیں آتی اور وہ اس سے مستثنیٰ ہیں لیکن یہ ان کا خیال غلط ہے ۔ یہ فرض ہر ایک پر لازم ہے خواہ وہ ایرکنڈیشنڈ میں جائے یا تھرڈ کلاس میں جائے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے اور ہر ایک نے نماز ادا کرنی ہے ۔ اگر کوئی ایسا بندوبست کریں اور کم از کم یہ ٹوٹیاں ایسی سطح پر لگائی جائیں کہ انسان بیٹھ کر وضو کر سکے تو میرے خیال میں ایسا کرنے سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور مسلمان بھی اس فرض سے آسانی سے سبکدوش ہو سکیں گے ۔

جناب والا ۔ ایک اور عام شکایت ہے ۔ پاکستان اور ہندوستان بننے سے پہلے عموماً رات کو ایک یا دو بجے جب گاڑی سٹیشن پر پہنچتی تھی تو اس جگہ دو قسم کی آوازیں سنائی دیتی تھیں ۔ ہندو پانی اور مسلمان پانی ۔ ہندو پانی تو خیر چلا گیا لیکن آہستہ آہستہ مسلمان پانی بھی چلا گیا ہے برانچ لائینوں پر اگر گاڑی میں سفر کریں تو آپکو کہیں پانی نہیں ملتا (ہیئر ۔ ہیئر) ۔ میں آپکی وساطت سے ان ریلوے انسران کی خدمت میں جو یہاں تشریف فرما ہیں یہ عرض کروں گا کہ لاہور سٹیشن پر جو انہوں نے کولر لگائے ہوئے ہیں ان کو کسی وقت خود جا کر دیکھنے کی زحمت گوارا فرمائیں ۔ ایک گلاس لیکر کولر پر کھڑے ہو جائیں اور اس پانی کو پیا جائے اور پھر میں مانوں کہ یہ کولر کا پانی ہے اور یہ انسان کے پینے کے قابل پانی ہے ؟ کم از کم اتنی زحمت تو کرنی چاہئے کہ اگر آپ باہر نہیں جا سکتے تو اس سٹیشن

کے کولروں سے پانی کو چیک کریں اور دیکھیں کہ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اور ان کو کیا آسائشیں مہیا ہو رہی ہیں ؟

جناب والا ۔ اب میں ایک اور چیز عرض کرنے والا ہوں اور وہ میرے اپنے علاقہ سے متعلق ہے ۔ ہمارے بنوں سے ماڑی انڈس تک ۱۹۱۲ میں ایک چھوٹی پٹری بنائی گئی تھی اور وہ ۱۹۱۲ کی پٹری ہے اور ۱۹۱۲ کا انجن ہے ۔ وہی ۱۹۱۲ کے ڈبے ہیں ۔ دنیا کہاں سے کہاں چلی گئی اور ہماری وہی پٹری ۔ وہی انجن اور وہی ڈبے ہیں جو ہم استعمال کر رہے ہیں ۔ میں یہاں اس ہاؤس میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ریلوے ٹائم ٹیبل اٹھا کر دیکھ لیجئے یہ ۹۰ میل کا سفر ساڑھے چھ یا سات گھنٹے میں طے ہوتا ہے اور گاڑی کی رفتار کی اوسط تیرہ یا چودہ میل پڑتی ہے (مداخلت) ۔ جناب والا ۔ میں ایک تجربہ کی بنا پر یہ کہتا ہوں کہ ایک دفعہ اس گاڑی کے ساتھ بنوں سے پہلا سٹیشن اورنگ سرائے جو ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے میں نے اپنا ٹانگہ دوڑایا اور گاڑی پیچھے رہ گئی ۔ میرا ٹانگہ پہلے پہنچ گیا (ہیئر ۔ ہیئر) ۔ اور اگر یہ نہیں مانتے ہیں تو میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ یہ میرے ٹانگے کے ساتھ گاڑی کو دوڑائیں اگر میرا ٹانگہ آگے نکل گیا تو یہ گاڑی مجھے دے دیں ورنہ میں اپنا ٹانگہ ان کو دے دوں گا (قہقہہ) ۔ حضور والا ۔ ۱۹۶۷ کے اس ترقی کے زمانے کے دوران ہم گاڑی میں بیٹھے ہوئے ٹانگہ سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں ۔ یہ نہایت ہی شرم کی بات ہے اور نہایت ہی افسوس کی بات ہے ۔ یہ کسطرح دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پسماندہ اور less-developed ایریا کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں جیسا کہ چند ایک مقررین نے فرمایا ہے کہ مین لائن پر سب کچھ لگا ہے باقی سب کچھ اللہ کے حوالے ہوا ہے ۔ جب ہم ماڑی انڈس پہنچتے ہیں تو فاسٹ پسینجر جس کے ساتھ ایرکنڈیشنڈ کی کوچ بھی لگتے ہیں وہ ماڑی انڈس سے چھ بجے چلتی ہے

اور صبح ساڑھے سات بجے یہاں پہنچتی ہے - یہی ایک ٹرین ہے جو بنوں سے ڈیرہ اسمعیل خان اور میانوالی کیلئے براہ راست پسینجر ٹرین ہے - اسکی رفتار کی اگر آپ اوسط نکالیں تو ۱۷ یا ۱۸ میل فی گھنٹہ اوسط رفتار بنتی ہے - دوسرے کمال یہ ہے کہ یہاں سے اس روانگی کا وقت ساڑھے سات بجے شام ہے - ساڑھے سات بجے آپ سوچ سکتے ہیں کہ کون کھانا کھا سکتا ہے - یہاں سے لائل پور واحد سٹیشن آتا ہے جہاں پر گاڑی تقریباً ۱۱ بجے پہنچتی ہے - جب گاڑی وہاں پہنچتی ہے تو اس وقت Refreshment room بند ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں صاحب کھانا نہیں ہے - آرام کیجئے اور اسی طرح آج رات سو جائیے - کم از کم اسکے ساتھ ڈائننگ کار ہی لگا دیں یا اسکا وقت ایسا بنائیں کہ کھانا کھانے کے وقت لائل پور پہنچ سکے - یا پھر سانگلہ ہل سٹیشن پر کوئی کھانے کا بندوبست ہو سکے - دوسرے یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ جسطرح یہ دوڑتی ہے اگر بھوکا انسان ہو اور اس کی انتڑیوں میں کچھ نہ ہو تو رات بھر میں انسان کو تباہ کر دیتی ہے - راستے میں آپ اللہ اللہ کرتے جائیں - میں یہ عرض کروں گا کم از کم اگر حیدرآباد یا میرپورخاص کی پراجیکٹ کو دیکھیں وہاں میٹر گیج کو تبدیل کرکے براڈ گیج تبدیل کیا ہے - اسی طرح کشمور - کوٹ ادو اور ڈیرہ غازی خان کے ریلوے لنک بن رہے ہیں - یہاں بنوں میں بھی دو تین ملیں بن چکی ہیں اور لکڑی کا بھی بہت زیادہ کاروبار ہے - یہاں transhipment ماڑی انڈس پر ہوتی ہے اس سے نقصان لوگوں کا ہوتا ہے اور ریلوے کا بھی نقصان ہوتا ہے - ان چیزوں سے بچنے کیلئے کم از کم اس پراجیکٹ پر غور کریں اور اس ریلوے لائن کو براڈ گیج میں تبدیل کیا جائے -

جناب والا - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب وزیر خزانہ صاحب اگر متوجہ ہوں تو میں عرض کروں گا - - - -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - ملک صاحب آپ ایوان سے مخاطب ہو رہے ہیں -

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - میں کم از کم ان کو اس تقریر پر مبارک باد ضرور دوں گا کیونکہ اس تقریر میں انہوں نے ۱۵ خطرناک غلطیاں ریلوے کے محکمہ کی تسلیم کی ہیں جن کو میں نے underline کیا ہے - سب سے پہلے ۱۹۶۲ میں جبکہ ریل کا محکمہ صوبہ کی تحویل میں دیا گیا تھا اس وقت اس کا مطلب یہ تھا کہ ریلوے کا محکمہ تنقید کے لئے open ہو گا اور وہ زیادہ efficiently run کریگا -

"The present Governor was clearly able to see this and one of his first acts on assuming office in September 1966, was to take direct charge of the Railway."

یعنی جناب گورنر صاحب نے یہ دیکھا ہے کہ ریلوے میں بد عنوانی ، رشوت ستانی ، اقربا نوازی ، کرپشن اور mal-administration ہے اسی لئے اس کی عنان انہوں نے خود سنبھال لی - اس کے لئے کرمانی صاحب پہلے صفحہ پر کہتے ہیں -

"When at long last these picked up our transport capacity came under severe strain. There had been no addition to our locomotive fleet for almost two years . . . . ."

یعنی ریلوے کی گذشتہ دو سال کی جو حسن کار کردگی ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کرمانی صاحب کہتے ہیں کہ locomotive fleet میں کوئی توسیع نہیں کی گئی - انہوں نے کہا کہ lightning strike ہوئی ہے جس کے متعلق خواجہ صاحب نے وضاحت کر دی ہے اور میں اس پر مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا - لیکن جو حصہ خواجہ صاحب نے نہیں کہا تھا میں اس کے متعلق ضرور عرض کروں گا کہ ریلوے کے محکمے کی نا اہلی کے باعث جب یہ ہڑتال ہوئی تو لوگوں نے کرمانی صاحب کی زبان کے مطابق کیا مصائب جھیلے -

"Passengers hoping to reach far away destinations on urgent work were stranded at wayside stations unable at times to buy even food or to pay for it and to pay . . ."

وہ کہتے کہ وہ مسافر جنہوں نے دور دراز علاقہ جات میں جانا تھا وہ راستے میں بھوکے پیاسے بیٹھے رہے اور اپنا کام نہیں کر سکے ۔

"Essential commodities instead of being put to profitable use lay idle in stabled wagons"

آجکل ہنگامی حالات ہیں اور ریلوے افسران کی نا اہلی کے باعث جو ہڑتال ہوئی تھی اس کی وجہ سے ضروری اشیاء ریلوے track پر ہی پڑی رہیں ۔

جناب والا ۔ انہوں نے یہ جو تین بڑے نقائص تسلیم کئے ہیں اور اس کے بعد جیسا کہ کرمانی صاحب نے صفحہ نمبر ۳ پر ایک چوتھا نقص تسلیم کیا ہے اور وہ یہ کہ Ordinary working expenses اچاس لاکھ بڑھ گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس سے زیادہ ریلوے میں حساب دانی کا مفلوج ہونا ، ان لوگوں کی negligence اور inefficiency اور کیا ہو سکتی ہے ۔ اس سے آگے صفحہ نمبر ۵ پر کرمانی صاحب فرماتے ہیں کہ goods earning ۔۔۔۔ یعنی ریلوے کے دو محکمہ جات ہیں ۔ ایک مسافروں کا اور دوسرا باربرداری یا مال کا ۔ یہ فرماتے ہیں کہ goods earning کا جو محکمہ تھا اس میں بیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا ۔ یعنی یہ پانچواں compliment ہے جو ریلوے کی mal-administration کو دیا گیا ہے ۔ اسکے بعد یہ جو ایک بڑا دعویٰ کیا گیا ہے کہ پچھلے سال پانچ لاکھ روپے کا فائدہ ہوا ہے اور اس سال بیس لاکھ کا فائدہ ہوگا ۔ حالانکہ اگر اس بیس لاکھ روپے کے فائدے کا آپ تناسب نکالیں تو جب ریلوے کی کل آمدنی تریسٹھ کروڑ روپے ہے اور اس پر اسے بیس لاکھ روپے کا فائدہ ہو گا تو اس کا مطلب دو سو روپے پر ایک روپیہ یعنی نصف فیصد منافع ہوگا ۔ آپ ریلوے کے کروڑوں روپے کے سرمایہ کو چھوڑئیے ۔ آج جبکہ روڈ ٹرانسپورٹ کا یہ حال ہے کہ جن لوگوں کے پاس روٹ پرمٹ نہیں ہیں وہ روٹ پرمٹ حاصل کرنے کے لئے

تین تین ہزار روپے ماہوار ادا کرتے ہیں تو یہ محکمہ جس کی liabilities اتنی زیادہ ہیں اور جس کا منافع صرف نصف فیصد ہے ۔ کیا یہ محکمہ رکھنے کے قابل ہے ۔ یہ کرمانی صاحب کی زبان ہے جو کہ میں استعمال کر رہا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے علاوہ ایک سب سے بڑا ظلم جو زیادتی مغربی پاکستان کے عوام کے ساتھ کی جا رہی ہے ۔ مرکزی حکومت عوام سے ایک طرح کے ڈائریکٹ ٹیکس کی صورت میں ایک اعشاریہ باون کروڑ روپیہ لے رہی ہے ۔ یہ ٹیکس کیا ہے ۔ یہ وہ ٹیکس ہے جو ایندھن پر ڈیوٹی بڑھا کر لیا جا رہا ہے یعنی یہ ڈیڑھ کروڑ کے اضافے کا بار کس کی جیب پر ہے ؟ ہماری اور آپ کی جیب پر ہے ۔

جناب والا ۔ ایسے مواقع پیدا کئے جاتے ہیں کہ بڑے افسروں کو بااختیار کر کے لوٹنے کا موقع دیا جاتا ہے ۔ زر مبادلہ کا سودا کرتے وقت ان کے لئے رشوت کے مواقع پیدا کئے جاتے ہیں اور عوام کی جیب کاٹ کر ان پر بالواسطہ ٹیکس لگائے جاتے ہیں اور مرکزی حکومت نے یہ ڈیڑھ کروڑ روپے کا ٹیکس ریلوے پر لگایا ہے یہ نا جائز ہے اور جناب کرمانی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی تسلیم کیا ہے ۔ اس کے علاوہ جو مزید ظلم کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کیا یہ لاٹ صاحب پہلے ہی کچھ کم تھے ، یہ سفید ہاتھی پہلے ہی کیا کم تھے کہ اب ان کے اخراجات میں اس قدر اضافہ کیا گیا ہے یہ بھی سن لیجئے لیکن اس کو بیان کرنے سے قبل میں ایک اور نکتہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پانچ لاکھ روپے کی آمدنی دکھائی گئی ہے باقی سب items کو چھوڑ دیجئے جو کہ خواجہ صفدر صاحب نے دی ہیں صرف ایک item کو لیجئے اور وہ بھی کرمانی صاحب کی زبانی سنیئے ۔

"In all a reduction of Rs. 2.10 crores has been brought about, inclusive of a reduction of Rs. 46 lakhs in the expenditure on "new minor works."

یعنی پچھلے سال کے بجٹ کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے حق ہے کہ میں پچھلے بجٹ کا حوالہ دوں کیونکہ کرمانی صاحب کی بجٹ کی تقریر جس نا عاقبت اندیش افسر نے بھی لکھی ہے اس نے پہلے سات صفحات میں اس پچھلے بجٹ کا حوالہ دیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے چالیس لاکھ روپے minor works ۔ ۔ ۔ ۔ اور وہ minor works وہ ہیں جیسا کہ رحمدل خاں اور راولپنڈی کے ایک دوست کہہ رہے تھے چھوٹے چھوٹے کام ۔ یعنی یہ کرمانی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے وہ چھیالیس لاکھ کا ورکس منہا کر دیا ہے اگر وہ ورکس منہا نہ کرتے تو ریلوے کا جو گذشتہ سال کا بجٹ تھا وہ اکتالیس لاکھ روپے کے گھاٹے کا تھا ۔

جناب والا ۔ حادثات کے متعلق کہا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کم و بیش بارہ کروڑ مسافر ہر سال ریلوں میں سفر کرتے ہیں یہ اعداد و شمار کرمانی صاحب کے ہیں اور جو جملے کہے گئے ہیں وہ یہ ہیں ۔

"During the current year there have unfortunately been a few accidents....."

جناب والا ۔ وزیر صاحب کی تقریر میں یہ نہیں دیا ہوا کہ کس قدر اموات ہوئیں ہیں اور کس قدر حادثات ہوئے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سراسر دھوکہ ہے ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ پہلے پانچ سال میں اتنے حادثات اور اتنی اموات نہیں ہوئیں جتنی کہ اس ایک سال میں ہوئی ہیں ۔ ان حادثات اور اموات کی اوسط نکالیں تو آپ دیکھیں گے کہ کس قدر ہے ۔

These people should be hanged who say that there have been a few accidents.

یہ کیسی انگریزی ہے یہاں few کا لفظ کس طرح درست ہو سکتا ہے اور کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ تھوڑا جانی نقصان ہوا ہے ۔

"During the current year there have unfortunately been a few accidents involving loss of life and in some cases injuries to passengers. While the number of train accidents this year has been lower than the average number of accidents during previous five years,....."

جناب والا ۔ مال گاڑیوں کے متعلق تو میں نے عرض کر دیا ہے کہ اس مد میں ۲۰ لاکھ کا نقصان ہوا ہے اب میں مسافر گاڑیوں کے متعلق یہ کہوں گا کہ ان میں تو کسی کی جان و مال محفوظ نہیں ۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ روڈ ٹریفک ناواجب ہے ۔ اس میں جان محفوظ نہیں ہوتی لیکن ریلوے نے تو ثابت کر دیا ہے کہ یہاں جان بھی محفوظ نہیں اور مال بھی محفوظ نہیں ۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب جرأت کریں گے اور اعداد و شمار پیش کریں گے کہ lost property کے کتنے کلیمز ہیں ۔ ان کلیمز کی لاکھوں روپیہ کی مالیت بنتی ہے ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے ۲۰ لاکھ روپیہ دے کر حاتم کی قبر پر لات ماری ہے یعنی ۱۲ کروڑ اشخاص کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ کی رقم amenities کے لئے رکھی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please try to be brief.

خان عبدالستار خان مہمند ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ۱۳ ممبران تقریر کریں گے ۔ جب معزز ممبر کو نصف گھنٹہ دے دیا ہے تو باقی ممبران کیا کریں گے ۔

Malik Muhammad Akhtar : I was promised to be given half an hour.

Mr. Senior Deputy Speaker : Nobody has given that promise.

ان کو نصف گھنٹہ نہیں دیا گیا ۔

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۱۲ کروڑ اشخاص کی welfare کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ دینا اونٹ کے منہ میں زیرہ ڈالنے کے برابر ہے ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ایک لاکھ ملازمین کے لئے ۶۰ ہزار روپیہ provide کیا گیا ہے ۔

اب میں Foreign Exchange کی item پر آتا ہوں ۔ Foreign Consultants اور Foreign Purchases پر جو آپ کا Foreign Exchange خرچ ہوتا ہے یہ بڑا اصراف ہے ۔ ریلوے کے افسران نے Foreign Purchase کو رشوت کا

ایک ذریعہ بنایا ہوا ہے ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب تو مجاز نہیں ۔ میں گورنر صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ان ریلوے افسران کے assets اور جائیداد کی تفصیل حاصل کریں اور وہ ڈیکلریشن دیں ۔ وہ یہ بتائیں کہ جو غیر ممالک میں Purchases کے لئے جاتے ہیں ان کی کتنی رقوم Foreign Banks میں ہیں ۔ ممکن ہے ان کے نام پر نہ ہوں کیونکہ وہ اپنے نام پر نہیں رکھتے بلکہ اپنے رشتہ داروں کے نام پر رکھتے ہیں ۔

جناب والا ۔ سو سال کے بعد ہم اکثر صد سالہ برسی مناتے ہیں ۔ ہم ریلوے کی صد سالہ برسی منا چکے ہیں اب اسے دفن کر دینا چاہئے ۔ اس زمانہ میں Private Owners کے کاروبار میں اصل investment پر ۳۰۰ فی صد آمدنی ہوتی ہے اور اگر ریلوے کی کل investment پر آمدنی calculate کریں تو ۸ فی صد ہوتی ہے ۔ آخر میں میں ایک ضروری نکتہ عرض کروں گا اور وہ یہ ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ ہم سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ حاصل کر رہی ہے ۔ اس کے علاوہ ایک اور ظلم یہ ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ سال رواں میں ۶۹۵ء۶ کروڑ روپیہ ۴ فی صد سود کی صورت میں حاصل کرے گی ۔ اس رقم پر جو انہوں نے invest کی ہوئی ہے اور صوبائی حکومت ۵۷ء۵۵ کروڑ روپیہ وصول کرے گی ۔ حالانکہ یہ پبلک املاک ہیں ۔

اگر صدر مملکت نے آئین کی دفعہ ۲۳۷ کے تحت ریلوے کو صوبائی تحویل میں دیا ہے تو کیا مرکز کو کوئی چیز ٹرانسفر کر دی تھی ۔ یہ تو پبلک پراپرٹی تھی ۔ ہم ان کو سات کروڑ کیوں دیں ۔ وہ یہ تمام عیاشی ہماری جیبوں پر کر رہے ہیں اور محکمہ ریلوے mismanagement اور maladministration nepotism اور favouritism کا گہوارہ بن گیا ہے ۔ اس لئے اس نظام کو بند کر دینا چاہئے ۔

Major Malik Muhammad Ali (Sargodha-III) : Mr. Speaker, Sir, with your permission, I would like to draw the attention of this House to the fact that this year has been a difficult year for the railways. There were

large-scale imports and they came at an untimely occasion. I am referring to the large imports of fertilizer and food-grains. The fact that they have still managed to give us a balanced budget, a surplus budget, is praiseworthy. I would like to congratulate the Finance Minister in presenting before the House, such a budget.

Sir, I would like to draw the attention of this House to another aspect. The railway is an all-important subject—one of the most important subjects in the Province. The railway department deals nearly with all the social activities of human life. They have their own extensive administration for hospitals, education and various other facilities for their staff. They have a large number of employees and staff. Their housing colonies, they claim, cater for upto forty per cent of the total requirements. The Railway is also vital for the defence of this country. I wish to touch this aspect in particular. We have had an emergency last year and by the grace of God we escaped luckily by just a scrap. The railways functioned admirably and they deserve our congratulations. But we are passing through very tough times. The smaller nations are taken to task for sustaining their independence and independent ploicies. The bigger nations won't allow them to have independent policies and they force the issue through their stooges. The new pattern of tactics was recently seen in what happened to the Arabs. The Israel attacked them and a number of Arab States, now lie groaning under the aggressor's heel but the Security Council did not even credit them with a vote of censure. It is, therefore, even more important for us that the railways be geared to top efficiency. Their employees are most vital. Any machine or organization is as good as the men behind it. If the man is in good morale, in good discipline, he has got his heart in the job, he is doing a service to the Nation, he feels that it is an occasion that he should give him best even under the risk of his life. Then we have an efficient man. A small Nation, with smaller resources and under a continuous danger of an attack from a larger neighbour with larger resources, can only afford to have an efficient organisation. I would, therefore, very strongly commend to the senior officers of this department that they should attend to their man management. We have had an experience in January 1967. There was a strike The strike was well-known. A notice had been given and its conditions were known, and yet it turned out to be a successful strike. Countries like ours and the department like the Railways, which seriously affect the defence, cannot afford to monkey around with an establishment like this, for which a strike could be sprung up successfully. "Lightning strike" or no Lightning strike, this was a known factor. The Management should have visualized the conditions prevalent with their personnel, and at the

later stage, they could easily see the development. The food costs were high—exorbitant in fact; the morale of their staff, stretched as they are throughout the breadth of this province, was far from what it should be. The management should have risen to the occasion. The management should have seen to it that a country like ours cannot afford a successful strike. I would recommend to them that they take urgent steps. This is not an issue that can brook delay or make-shift arrangements, or steps which would not meet the really high grade efficiency. Our neighbouring country now knows where one of our weakness lies. If in an emergency he can manage a similar strike, God forbid, but it seems, we would have had it.

In the last emergency, the railways functioned admirably. I know that they moved a big formation from a position under fire to another position under fire, in a record time. I, as a soldier, would give them all the credit for it. But that is the type of thing which we need in an emergency. Conditions, as they are in the railways, I think, they do require a careful looking through. I have travelled in the railways for many a year. I have travelled with railway officers, I regret to say that they have got a number of complaints. As for the staff, I had mentioned earlier in a question that they cater for complaints. The railways staff do not seem to have their minds with the department. There is the type of small complaints, which with a nice word, could be avoided. They would never come on record. But do they? The staff seems so eager to get complaints that the complainant gives up. Briefly, I would say that management is in all important aspect. It could only be minded through a thorough investigation and a careful planning by the gentlemen in the higher echelons of command.

My learned friend, Chaudhri Muhammad Idrees, had taken up an aspect that the railway line from Lala Musa to Jhang was not functioning, as well as it should. He mentioned Sargodha. I come from Sargodha. I would not repeat what he said. But I support what he said. The other line is Lahore to Sargodha. I had earlier asked, if there are any fast trains and I was told there were three. I had no answer to it. I have not seen them and I often travel from Lahore to Sargodha. There is one Express train with no First Class, and it takes 5½ hours, if its priorities on the way are not interfered. If its priorities are disturbed, it gets late. Where those other two trains be, I don't know.

A very striking aspect that comes to one's notice in the Budget is, that we have a proposal, partly implemented, of electrifying trains on the main line. It has its good points but there are some points against it, and I will be failing to my constituency if I don't raise my voice to plead

very strongly that how can a country like Pakistan afford to have electrified trains in one section? Why not on the other? We are still travelling on the side-lines, with engines and bogies, and a system of train timings, railway stations and railway facilities, which were all pre-1920, to say the least. There are sections in Sargodha side line, which could do with considerable improvements in railway facilities, but obviously the Railways do not have the funds. On the other hand, they have the funds for electrification. I would recommend that this tract of country astride the Salt Range, which starts from Murree Hills and goes all the way to Mianwali, is hilly and undeveloped, unlooked after and unvisited by the Minister, and there is no provision in the development programmes, which only start from Quetta and Sibi.

Mr. Senior Deputy Speaker: Major Sahib should please try to conclude.

Major Malik Muhammad Ali: I think that a country like ours with limited resources, time and organizational ability, should make the best of each rupee they have available to them. Funds should be so spent as to make the best use of them, for the maximum benefit of the people, who inhabit this poor land, irrespective of the language which they speak. This region, which I have mentioned of Salt Range, stretches through Rawalpindi, Gujrat, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Sargodha Districts. I think it is as less-developed as any in this province and yet I see no priority given to it in any of the departments with any of the ministers of this province. I wish if railway department could look into the problems of these people. If this region cannot be given newer lines, they could at least be given some facilities, such as giving them faster trains, better equipped bogies and the so-called 'Muslim Paani' on the railway stations.

I thank you Sir.

خان ملنگ خان (ہزارہ - ۵) - جناب سپیکر - وزیر خزانہ اور خواجہ محمد صفدر صاحب کی تقریر و دیگر فاضل ممبران کی تقاریر سننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محکمہ ریلوے ترقی کرنے کی بجائے رو بہ انحطاط ہے - میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس محکمہ نے خاص کر ضلع ہزارہ سے متعلق کوئی خاص کارکردگی نہیں دکھائی - میں سب سے پہلے اس معزز ایوان میں اور سال رواں کے ریلوے بجٹ میں حصہ لیتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے ضلع کی سب برانچ لائنوں پر تیز رفتار

چھوٹی گاڑیاں چلائی جائیں بجائے اس کے کہ پرانی گاڑیاں چلائی جائیں جو کہ اچھی نہیں ہیں ۔ اور وہ ایسی گاڑیاں ہیں کہ جن کو اگر عجائب گھر میں لا کر رکھا جائے تو یہ نامناسب نہیں ہوگا اور ان گاڑیوں کی نسبت میرے کسی معزز ممبر یا فاضل دوست نے فرمایا تھا کہ ان کی رفتار ۳ میل فی گھنٹہ ہے اور اگر اس گاڑی کے ساتھ گدھا بھی دوڑا دیا جائے تو وہ گدھا ان سے پہلے منزل مقصود پر پہنچ جائے گا ۔ اور ان گاڑیوں میں ریلوے انتظامیہ کی طرف سے جو انتظامات ہیں ان میں اس قدر نقائص ہیں کہ ان میں نہ کوئی مسافر بیٹھ سکتا ہے اور نہ ان کے ڈبوں میں کوئی صفائی ہوتی ہے اور ان کی تیز رفتاری کا جو حال ہے وہ اس طرح ہے جیسا کہ رحم دل خان صاحب نے فرمایا کہ اگر ٹانگہ ان کے مقابلہ چلا دیا جائے تو وہ منزل مقصود پر پہلے پہنچ جائے گا ۔ جناب والا ۔ میں نے اس سے پہلے بھی کئی بار گذارش کی ہے اس ہاؤس میں کہ جب تک ضلع ہزارہ سے اس ریلوے لائن کو آگے نہیں بڑھایا جائے گا تب تک اس ضلع کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا اورنہ وہاں کے عوام ترقی کر سکتے ہیں اور برانچ لائن کو پکھلی پلین تک جہاں کہ جنگلات ہیں ، معدنیات ہیں ، اس کو بڑھا دیا جائے ۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ بسوں کا مقابلہ ہے اور انہوں نے گذشتہ چھ سالوں میں ترقی کی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر اس برانچ لائن کی اتنی تنزلی ہوئی ہے کہ ہر سال اس برانچ لائن کی آمدنی کم ہوتی جا رہی ہے اور باقی ٹرانسپورٹرز جو ہیں وہ دن بدن ترقی حاصل کرتے جا رہے ہیں ۔ تو میں جناب والا محکمہ ریلوے کے حکام سے گذارش کروں گا کہ اتنی لمبی چوڑی گاڑی چلانے کی بجائے اگر ریل کار قسم کی گاڑی اس برانچ لائن پر چلا دی جائے تو وہ لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگی لیکن میرا خیال ہے کہ چلاتے اس لئے نہیں کہ اس میں ان کا ذاتی نقصان ہے ۔ میں تو یہی سمجھ سکتا ہوں کیونکہ اگر ان کا ذاتی نقصان نہ ہوتا تو کم از کم ہماری اس چیخ و پکار کا ضرور کچھ نہ کچھ اثر

ہوتا اور جس علاقے کی میں نمائندگی کرتا ہوں اس علاقے کی حکومت وہاں کے لوگوں کی پس ماندگی کے پیش نظر کچھ مراعات دیں ۔ کچھ وظائف حکومت نے دے دئے وہ اس لئے کہ ہمارے ہاں تعلیم کا بندوبست نہ تھا اور لوگ بالکل ان پڑھ تھے ۔ اس طرح نوکریوں میں بھی حکومت نے ہمیں کچھ مراعات دیں لیکن محکمہ ریلوے نے اپنے ملازمین کو رعائتیں نہیں دیں اور نہ ہی انہوں نے ہماری پس ماندگی کا خیال کیا ہے اور نہ ہی انہوں نے ہمارے لئے کوئی کوٹہ مقرر کیا جو کہ ضلع ہزارہ اور وہاں کی پس ماندگی کے پیش نظر ریلوے میں ان ملازمین کے لئے کوٹہ مقرر کیا جانا چاہئے تھا ۔ دوسری گذارش جناب والا یہ ہے کہ تیز گام کو پنڈی کی بجائے اگر اس کو پشاور تک بڑھا دیا جائے تو یہ زیادہ مفید ہوگا ۔ اکثر اوقات ہمیں پشاور جانا ہوتا ہے اور جب اسمبلی کے اجلاس کے بعد مثلاً ۱۲ بجے ختم کریں اور اگر ہمیں پشاور پہنچنا ہے تو ہم نہیں پہنچ سکتے ۔ گاڑی ۶ - ۳۰ پر پنڈی پہنچ جاتی ہے تو بھی ہم پشاور نہیں پہنچ سکتے ۔ مین لائن پر گاڑی صحیح وقت پر نہیں پہنچتی اور ہمیں پشاور جانے کے لئے بہت زیادہ مشکل درپیش ہوتی ہے ۔ تو میں جناب والا یہ گذارش کروں گا کہ تیز گام کو بجائے پنڈی کے پشاور تک بڑھا دیا جائے ۔ اس کے علاوہ کئی دوستوں نے فرمایا ہے اور میجر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے کہ ان برانچ لائنوں پر ریلوے کی انتظامیہ نے کوئی توجہ نہیں کی اور ساتھ ہی میں اپنے ذاتی فائدے کے لئے کہوں گا کہ بجلی کی گاڑی جو خانیوال تا ملتان چلائی جانے والی ہے میں کہتا ہوں کہ اس ملک میں بجلی کی گاڑی کی کوئی ضرورت نہیں ۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ سب سے پہلے برانچ لائنوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے ۔ ویسے یہاں بجلی کی حالت بھی دیکھ لیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ وہ نوراللہ ہے ۔

خان ملنگ خان ۔ وہ نوراللہ ہے واقعی ۔ تو اس سلسلے میں میری

گذارش ہے کہ برانچ لائنوں کو سال بہ سال توجہ دے کر ان کی حالت کو اور ان کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے اور میری یہ بھی گذارش ہے کہ حویلیاں تا پنڈی برانچ لائن کی حالت کو بہتر بنایا جائے اور اگر یہ کسی طرح ممکن ہو اور اگر لوگوں کو فائدہ پہنچانا درکار ہے اور اگر کوئی قباحت نہ ہو تو ان کی پس ماندگی کے پیش نظر ان برانچ لائنوں کو درست کیا جائے تاکہ جنگلات اور معدنیات سے لوگ مستفید ہو سکیں ۔

سید عنایت علی شاہ (پشاور-۳) ۔ جناب والا ۔ سن ۱۹۶۷ - ۶۸ کا میزانیہ اس ایوان کے سامنے پیش ہے ۔ اور دونوں اطراف کے حضرات اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس بجٹ کا تعلق ہے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ نہایت متوازن ، موزوں ، کامیاب اور پر مغز بجٹ ہے ۔ وہ اس لئے کہ اس کے بہت سے پہلو خوش آئند ہیں ۔ سب سے بڑا پہلو اس کا یہ ہے کہ یہ surplus budget ہے اور دوسرے یہ کہ کرایہ جات میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوا ۔ تیسری بات یہ ہے کہ مسافروں کو ہر ممکن سہولت دی گئی ہے اور ریلوے ملازمین کو ہر قسم کی سہولت دی گئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ وزیر اس محکمہ کا کوئی نہیں لیکن کم از کم جناب وزیر Finance کو یہاں موجود رہنا چاہئے ۔ خصوصاً اس صورت میں جب کہ ان کے محکمہ پر تنقید ہو رہی ہے تو یہ ضروری ہے کہ وہ موجود ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب موجود ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (ریلوے) ۔ جناب والا ۔ میری گذارش ہے کہ جہاں تک حکومت کی نمائندگی کا تعلق ہے وہ اس ایوان میں موجود ہے اور تمام معزز ممبران کا جو نقطہ نظر ہے وہ باقاعدہ طور پر نوٹ کیا

جا رہا ہے اور حمزہ صاحب کو مطمئن کیا جائے گا ۔ ویسے یہ بھی پایا گیا ہے کہ آپوزیشن کے ممبران اپنی تقریر کرنے کے بعد ایوان سے غائب ہو گئے تھے اور اب ان کو لایا جا رہا ہے تاکہ وہ گورنمنٹ کے نقطہ نظر کو سن سکیں ۔ خواجہ صاحب بھی ابھی تشریف لائے ہیں میں دیکھ رہا ہوں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب حمزہ نے پرسنل قسم کی وضاحت فرمائی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں بھی کچھ اسی قسم کی وضاحت پیش کردوں ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم صرف اس وقت آواز اٹھاتے ہیں جب کوئی چیز غلط ہو رہی ہو ، اس پر احتجاج کرتے ہیں اگر ٹھیک ہو تو اس کو تسلیم کرتے ہیں ۔ ایسا نہیں کہ ہم مخالفت برائے مخالفت کریں ۔ لہذا اس موقعہ پر جب کہ ایک معقول بجٹ اس معزز ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں جناب وزیر خزانہ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ہمیں گذشتہ سال نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑا ۔ ہمیں مشکلات پیش آئیں لیکن خدا کے فضل و کرم سے ہماری ریلوے کی انتظامیہ نے اچھے کردار کا مظاہرہ کیا اور ریلوے کی کارکردگی بہتر سے بہتر بنائی ۔ چنانچہ اس سلسلے میں میں ریلوے انتظامیہ کو بھی قابل ستائش سمجھتا ہوں ۔ جناب عالی ۔ میں چند ایک باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک تو یہ کہ ریلوے کے ملازمین درجہ سوم اور چہارم کو مزید سہولتیں دی جائیں ۔ ان کے بچوں کو تعلیمی سہولتیں دی جائیں ۔ ان کو کوارٹروں کی سہولتیں دی جائیں ۔ انہیں طبی سہولتیں دی جائیں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملازمین دراصل ریلوے کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور اگر ریڑھ کی ہڈی مضبوط ہوگی تو گاڑی بھی مضبوط ہوگی ورنہ گاڑی بیکار ہے ۔ اس سلسلہ میں میں وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ان کی بہتری کے انتظامات کئے گئے اور ان کو مزید سہولتیں دی گئیں تو انشاءاللہ ہماری آمدنی دوچند اور سہ چند ہو جائے گی ۔

اب میں پشاور ریجن کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پشاور ریجن اور قبائلی علاقہ کے متعلق ریلوے سروس میں ایک کوٹہ مقرر ہوا تھا میرا خیال ہے کہ ان کے کاغذات میں اب بھی یہ چیز ہوگی مگر جہاں تک اسے عملاً نافذ کرنے کا تعلق ہے اس علاقہ کو ملازمتوں کا وہ کوٹہ نہیں دیا گیا۔ لہذا میں جناب کرمانی صاحب وزیر خزانہ اور ریلوے کی انتظامیہ کی توجہ اس پر مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ فرنٹیئر کے لوگوں کو ریلوے کی ملازمتوں میں ان کا مقررہ کوٹہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ اگر ہم پشاور ایجنسی کے ڈیویلپمنٹ پروگرام پر نظر دوڑائیں تو یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ نہ وہاں کی ٹرینوں کے لئے کوئی رقم مخصوص کی گئی ہے نہ پٹری کی حالت درست کرنے کے لئے اور نہ ملازموں کے کوارٹروں کے لئے کوئی فنڈ مہیا کیا گیا ہے۔ میں ان کی توجہ اس پر مبذول کراتا ہوں تاکہ وہ اس طرف دھیان رکھیں۔

جناب عالی۔ ایک میری تجویز ہے اور وہ یہ ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریلوے کے سارے کے سارے ملازمین کی لازمی انشورنس کرانی چاہئے غالباً تیسرے اور چوتھے درجہ کے ریلوے ملازمین انشورنس کی رقوم ادا نہیں کر سکیں گے لیکن یہ عرض ہے کہ ان کی جی۔ پی فنڈ سے یہ رقوم ادا کی جائیں یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوگا۔ اگر خدا نخواستہ ملازمت کے دوران کوئی ملازم مر جائے تو اس طرح اس کے پسماندگان کی کافی مدد ہو سکتی ہے۔ نواب زادہ رحم دل خار صاحب نے بنوں سے ماڑی انڈس کے متعلق جو کچھ کہا ہے میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں اور میرا یہ پر زور مطالبہ ہے کہ اس لائن کو میٹر گیج سے براڈ گیج بنایا جائے۔ تیز گام کے متعلق سلنگ خان صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا میں اس کی پر زور تائید کرتا ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ تیز گام پشاور ہی سے شروع کی جائے۔

جناب عالی ۔ اس کے علاوہ میں آپ کی توجہ ایک اور اہم بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جہاں تک میں نے کلاس سوم اور چہارم کے ریلوے ملازمین کے کوارٹر دیکھے ہیں مجھے تو بہت دکھ ہوا ہے ۔ وہ کوارٹر نہیں ہیں مرغی خانہ کے ڈربے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میری یہ عرض ہے کہ ان کوارٹروں کی پلیننگ کے متعلق از سر نو غور کیا جائے ۔ ان کے کوارٹر کھلے ہونے چاہئیں ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی (ڈیرہ غازی خان ۔ ۱) ۔ مسٹر سپیکر ۔ جناب کرمانی کی زبانی ریلوے بجٹ کی پرانی کہانی سنی تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب میں نے سنا کہ کوٹ ادو سے ڈیرہ غازی خان تک آئیندہ مالی سال ریلوے رواں ہوگی (تالیاں) ۔ جناب والا ہمیں کیوں نہ خوشی ہو کیونکہ یہ بہت ہی پسماندہ اور درماندہ علاقہ ہے اور وہ نہایت مفلسی اور بے کسی کی حالت میں ہے ۔ جناب سے یہ پوشیدہ نہیں اور کسی سے پوشیدہ نہیں کہ رسل و رسائل کے وسائل کا کسی علاقہ کی ترقی ، کسی علاقہ کی تہذیب اور کسی علاقہ کی بہبود میں کس قدر دخل ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس ایوان کے بیشتر اراکین کے آباؤ اجداد کو یہ خوشی نصیب ہوچکی ہے لیکن میرے حصے میں اور ڈیرہ غازی خان کے عوام کے حصے میں اب یہ خوشی آئی ''دیر آئید درست آئید ، ۔ اس کے بعد دوسری بات جو یہاں بار بار آئی ہے اور خوشی اور سکون کا موجب بھی ہے وہ یہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کشمور ریلوے آئیندہ تین سال میں مکمل کی جائیگی ۔ جناب والا ۔ اس لائین کے مکمل ہونے سے بہت سے فوائد حاصل ہونگے ۔ سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہوگا کہ ڈیرہ غازی خان اور قبائلی علاقہ کی براہ راست کراچی سے تجارت ہوسکیگی اور اس سے اس پسماندہ علاقہ کی معاشی حالت بہتر ہوجائیگی ۔ دوسرے لاہور سے کوئٹہ جانے کے لئے یہ ایک نزدیک ترین راستہ ہوجائیگا ۔

جناب والا ۔ میں اپنے معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جنہوں نے ابھی ابھی جب میں ڈیرہ غازی خان کے متعلق ذکر کر رہا تھا خوشی کا اظہار کیا اور کل بھی میں نے یہ محسوس کیا کہ جس وقت جناب وزیر خزانہ ریلوے بجٹ کے سلسلہ میں تقریر فرما رہے تھے - تو جب اس تقریر کے دوران کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان ریلوے لائن کا تذکرہ آیا تو اس ہاؤس نے تالیاں بجا کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا - میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کو ڈیرہ غازی خان کی پسماندہ پبلک کے ساتھ پورا لگاؤ ہے اور مجھے امید ہے کہ آئیندہ بھی یہ محترم ایوان اور یہ حکومت ہمارے دیگر مسائل میں اس طرح دلچسپی لے گی اور ہمیں پورا تعاون اور امداد دے گی -

جناب والا - اس سلسلہ میں مجھے یہاں کچھ گذارشات بھی پیش کرنی ہیں - پہلی گذارش یہ ہے کہ اگر اس لائن کو شمال کی طرف بڑھایا جائے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا - ضروری ہے کہ اسے ڈیرہ اسماعیل خان اور کوئٹہ تک لے جایا جائے - کوئٹہ سے آگے پھر لائن موجود ہے اس کے بہت سے فوائد اس تمام پسماندہ علاقہ کو پہنچیں گے - پھر ڈیرہ اسماعیل خان ژوب - ساؤتھ وزیرستان - نارتھ وزیرستان - کوہاٹ اور بنوں کے سارے پسماندہ علاقوں کو اس سے فائدہ ہوگا اس لئے میری یہ گذارش ہے کہ اس لائن کو ضرور آگے بڑھایا جائے اگر حکومت اس پر توجہ دے تو بہت بہتر ہوگا -

جہاں تک موجودہ ریلوے بجٹ کا سوال ہے یہ میں سمجھتا ہوں بہت ہی ناسازگار حالات اور مشکل اوقات میں انہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے اور اس میں بھی بیس لاکھ کا اضافہ ہے - یہ قابل داد ہے ورنہ ایسے مشکل دور میں اور ایسے حالات میں ایسا بجٹ پیش کرنا کوئی آسان کام نہ تھا جو یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ مسافروں کی سہولتوں کے لئے انہوں نے تقریباً بیس لاکھ روپیہ رکھا ہے اس سے ویٹنگ روم پلیٹ فارم

اور سایہ وغیرہ کا انتظام کیا جائیگا۔ جس سے مسافروں کو کافی سہولتیں میسر آئیں گی اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں کہ شادو لنڈ کے ریلوے سٹیشن پر ویٹنگ روم کی گنجائش نہیں رکھی گئی وہاں ویٹنگ روم کا ہونا نہایت ضروری ہے کیوں کہ دو تین اضلاع کے مسافروں کے لئے یہی قریب ترین ریلوے سٹیشن ہوگا۔ جو نئی سڑک ہمارے بجٹ میں آ رہی ہے کوئٹہ لورالائی اور ڈیرہ غازی خان کی طرف سے وہ بھی اسی راستہ سے آتی ہے۔ اس کے لئے بھی یہی ریلوے سٹیشن ہوگا۔ اس لئے یہاں ویٹنگ روم کی ضرور گنجائش ہونی چاہئے۔ کم از کم ایک اپر کلاس ویٹنگ روم ہی ہو جائے۔

جناب والا۔ وزیر خزانہ صاحب کی تقریر سے سٹیشنوں کے یارڈز میں بجلی کے سنگنل نصب کرنے کی تجویز جب میرے سامنے سے گذری تو اس وقت مجھے ایک بات سوجھی۔ انہوں نے جن سٹیشنوں کا تذکرہ فرمایا ان میں ایک ریلوے سٹیشن کوٹ سجان سنگھ بھی ہے۔ ہندو اور سکھ جب سابقہ صوبہ جات سے نکل چکے ہیں اور وہ ان کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔ ہماری حکومت نے اقلیتوں کو یقین دلایا تھا کہ اگر وہ یہاں رہیں گے تو ان کے حقوق کی نگہداشت اور تحفظ کیا جائیگا۔ وہ یہاں سے چھوڑ کر چلے گئے اور انہوں نے سابقہ صوبہ جات کو اپنا وطن نہیں سمجھا یا سابقہ صوبہ جات میں رہنا پسند نہیں کیا تو پھر ان کے نام پر ریلوے سٹیشن کیوں ہیں؟ ابھی منٹگمری کا نام تبدیل کرکے ساہیوال رکھا گیا ہے۔ کوٹ سجان سنگھ کا اصل نام تلمبہ روڈ ہے۔ بعد میں کچھ حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ مقامی سکھوں نے اس کا نام تبدیل کرایا تھا لیکن اس کا اصل نام تلمبہ روڈ ہے۔ یہ صرف ایک ہی سٹیشن نہیں ہے بلکہ ملتان لائن پر بہت سے سٹیشنوں کے نام ہندوؤں سے منسوب ہیں جیسے کوٹ میلا رام وان راہدہ رام اور کوٹ لکھپت وغیرہ ہیں۔ میں یہ تجویز کرونگا جہاں

سابقہ صوبہ جات سے ہندو آبادی چلی گئی ہے ۔ اقلیتی آبادی چلی گئی ہے اب ان کے نام پر ریلوے سٹیشن نہیں رہنے چاہئیں ان کے مقابلہ میں شہدا یا کسی دوسری موزوں شخصیتوں کے نام پر تبدیل کئے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس بجٹ میں قابل تعریف بات یہ ہے کہ ملازمین کی سہولت کیلئے ۲۲ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے ۔ انہوں نے یہ بہت ہی اچھا اقدام کیا ہے ۔ اور خصوصی طور پر جب میری نگاہ اس پر پڑی کہ اس محکمہ نے ۴۰ فیصد مکانات کی سہولت اپنے ملازمین کو دی ہوئی ہے یہ بہت ہی قابل تعریف بات ہے ۔ میرے خیال میں کسی اور محکمہ نے اتنی سہولت مکانات کی نہیں دی ہے ۔ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ مکانات بہت مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں ۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کیلئے یہ تجویز بہت ہی مفید ہے ۔ بجٹ میں ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ کرایوں میں اضافہ نہیں ہوا ۔ یہ بھی ایک قابل تعریف بات ہے ۔ کرایوں کا بڑھانا کوئی اچھی چیز نہیں ہے ۔ اس سے عوام متاثر ہوتے ہے ۔ کرایوں میں اضافہ نہ کرکے عوام کی سہولت کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس دوران میں ناخوشگوار واقعات اور ہڑتال وغیرہ بھی ہوئی ہیں لیکن عیب بینی میرا کام نہیں ہے ۔ عیب بینی جن کو ''سجتی'' ہے وہ کرتے رہیں گے میں تو پردہ پوشی سے کام لونگا ۔ میں اتنی گذارش کرتا ہوں کہ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہمارے گورنر صاحب نے اور ہماری حکومت نے صحیح قدم اٹھایا ہے کہ اس محکمہ کا چارج خود سنبھال لیا ہے اور اس سے معاملات کی زیادہ اصلاح ہو جاتی ہے اور آئندہ کیلئے بھی حالات اچھے ہوتے رہیں گے ۔ جن خدشات کا انہوں نے اپنی تقاریر میں ذکر کیا ہے وہ خدشات نہیں رہیں گے یہ انہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ اتنا بڑا قدم اٹھایا گیا ہے ۔

خان عبدالستار خان مہمند (مردان - ۲) - جناب سپیکر - اس میں شک نہیں کہ موجودہ ترقی یافتہ دور میں مواصلات کو ایک زبردست مقام حاصل ہے - ایک ملک کی ترقی کا اندازہ اس چیز سے ہو سکتا ہے کہ اس کے ذرائع حمل و نقل کیسے ہیں - کس طریقے کے ہیں اور وہ کس انداز سے چلتے ہیں یا کس طریق سے چلائے جا رہے ہیں - عرض یہ ہے کہ بجٹ میں منافع ریلوے میں کم دکھایا گیا ہے مگر ہمارا اندازہ ہے کہ یہ فلاحی ادارہ ہے - اگر اس میں فلاح نظر نہ بھی آئے تو بہر حال ہم اسکو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ آئندہ سال زیادہ فلاح و بہبود بڑھ جائیگی اور اگر منافع کم ہے تو ٹھیک ہے انشاءاللہ عوام کے کام کی سہولت اور آسانی کیلئے یہ اچھی طرح سے کام کرتا رہےگا اور کامیاب رہے گا۔

جناب عالی - چونکہ وقت بہت کم ہے اور دیگر ممبر صاحبان نے بھی بولنا ہے اس لئے میں سرسری طور پر اس بجٹ پر اپنی بحث جلدی ختم کرنے کی کوشش کرونگا - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس ملک میں تیز ٹرینوں کی ضرورت ہے - پشاور سے کراچی کے درمیان تیز ٹرینیں چلتی ہیں مگر وہ بھی ۳۰ یا ۳۵ گھنٹہ میں پہنچتی ہیں - اس ریلوے لائن کو اس طریق سے ٹھیک کرایا جائے یا کم از کم ایسی لائن ہونی چاہئے جس سے ٹرین ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر پشاور سے کراچی تک پہنچ سکے اور دوسرے دور دراز علاقوں کو بھی کراچی کے ساتھ ملایا جاسکے اور لوگوں کی آمد و رفت بحال کی جائے - اسکے علاوہ یہ عرض ہے کہ پشاور اور لاہور کے درمیان دن کے وقت کوئی بھی ایسی گاڑی نہیں جاتی جس میں فرسٹ کلاس - سیکنڈ کلاس یا ایر کنڈیشنڈ کوچز موجود ہوں - پشاور ایک اہم علاقہ ہے اس کے ساتھ ریاستیں بھی ہیں - یہ پہلے صوبہ کا ہیڈ کوارٹر بھی رہ چکا ہے - میرے چند بھائیوں نے تجویز بھی پیش کی تھی کہ اگر تیز گام

کو بجائے راولپنڈی سے روانہ ہونے سے یا راولپنڈی میں ختم ہونے سے اسکو پشاور سے چلایا جائے تو اس سے آسانی رہے گی - یہ ٹھیک ہے کہ راولپنڈی ۱۰ بجے پہنچے اور پشاور سے تقریباً ۸ بجے چلے اس سے بھی لوگوں کو بہت آسانی ہوجائے گی - رات کیلئے خیبر میل جو پشاور سے چلتی ہے جس میں فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس کوچز ہوتی ہیں - اور دن کو پشاور آنے والی یا جانے والی ٹرین میں عوامی ایکسپریس اور تیز رو ہے جس میں تھرڈ کلاس کے ڈبے موجود ہیں اس میں سیکنڈ کلاس اور فرسٹ کلاس کے ڈبوں کی سہولتیں نہیں ہیں - یہ پشاور کے علاقہ کے ساتھ مہربانی ہوگی اور اس سے کافی ضرورت حل ہوجائیگی - میرے ایک اور معزز بھائی نے تجویز پیش کی ہے اور مجھے بھی اس سے اتفاق ہے کہ ماڑی انڈس سے بنوں یا اس علاقے تک گاڑی گئی ہے اس گاڑی کو اگر میٹر گیج سے براڈ گیج کر دیا جائے تو اس سے لوگوں کی کافی ضروریات حل ہوجائیں گی - اور ان کی مشکلات ختم ہو جائیں گی اس لئے کہ یہ گاڑی بہت سست رفتار ہے - یہ علاقہ بہت پسماندہ ہے وہاں ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے - وہاں کارخانے بن رہے ہیں وہاں لکڑی ہے اس سے ان کی حمل و نقل میں آسانیاں ہو جائیں گی - بجائے اسکے کہ آپ بجلی سے چلنے والی گاڑی اتنی کثیر رقم سے بنائیں کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ برانچ لائینوں کے مین ٹریک کی ڈیویلپمنٹ کی جائے - یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں تیز ٹرینوں کی ضرورت ہے لیکن ہمارے پاس محدود وسائل ہیں ان حالات میں جبکہ ہمارے ملک کے وسائل محدود ہیں اور ہمارے ملک کو مشکلات بھی درپیش ہیں یہ بہتر ہوگا کہ اس رقم کو پھیلا دیا جائے اور زیادہ سے زیادہ علاقہ پر اس رقم کو خرچ کرکے اس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سہولت اور آرام مہیا کیا جائے - ایک اور چیز آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ پشاور کے علاقہ میں کافی فروٹ پیدا ہوتا ہے - گورنمنٹ نے مہربانی کی ہے کہ وہاں کولڈ سٹوریج

قائم کئے ہیں لیکن ان کو دور دراز علاقوں میں بھیجنے اور ایکسپورٹ کرنے کیلئے ہمیں تیز رفتار گاڑیوں کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی اس کیلئے کرایہ بھی کم مقرر کیا جائے اس سے عوام کو دور دراز علاقوں میں فروٹ بھیجنے میں کافی آسانیاں ہونگی اور دوسرے کافی زر مبادلہ بھی بچ سکتا ہے ۔ ٹرینوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کو اپنا فروٹ باہر بھیجنے کیلئے یا مارکیٹ میں بھیجنے کیلئے کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔ اس کے علاوہ عرض یہ ہے ٹرینیں اتنی آرام دہ نہیں ہیں ۔ ممبر صاحبان کو کوپن ملا کرتے تھے اس پر میں نے کم از کم ۲۰۰ میل کا سفر کیا ہے اس میں بعض اوقات سفر میں کافی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ گاڑیاں وقت پر نہیں پہنچتیں ۔ دوسرے ایرکنڈیشنڈ کوچز میں بھی زیادہ آرام نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اندر گرد آتی رہتی ہے ۔ رات کے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر انسان ایک دفعہ گاڑی میں سفر کرے تو اس کی یہ ہمت نہیں ہوتی کہ اسی ٹرین پر دوبارہ واپس آئے یا اس پر سفر کرے ۔ ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے اور عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا انتظام کیا جائے جس سے تکلیف نہ ہو ۔ اتنا روپیہ ریلوے پر خرچ کرکے ایسا کیا جائے جس سے عوام کی سہولت کیلئے صحیح معنوں میں اسے فلاحی ادارہ بنایا جائے۔ میرے ایک ممبر بھائی نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ حویلیاں سے پخلی کے میدان تک ایک ریلوے لائن بنائیں ۔ حکومت کے پاس ذرائع ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ذرائع ہیں جبھی تو ۸۰ کروڑ روپیہ ۱۰۰ میل بجلی کی ٹرین بنانے پر لگاتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس ذرائع ہوں گے اور اس پسماندہ علاقہ میں حویلیاں سے پخلی میدان تک ٹرین کا انتظام کر دیا جائے اس سے ان لوگوں کی مشکلات حل ہو جائیں گی ۔ اس علاقہ میں معدنیات اور دوسری چیزیں بھری پڑی ہیں اس سے ان لوگوں کو کافی فائدہ ہوگا ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - چودھری انور عزیز -

رائے منصب علی خان کھرل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - چودھری انور عزیز صاحب میرے بڑے عزیز دوست ھیں - ان کی تقریر میں بڑے شوق سے سننا چاھتا ھوں - ان کی ھر ادا مجھے اچھی لگتی ھے لیکن گذارش یہ ھے کہ اس سے پہلے بھی سیالکوٹ کے ایک معزز ممبر صاحب تقریر کرچکے ھیں اور اسکے بعد پھر آپ سیالکوٹ کے دوسرے معزز ممبر صاحب کو تقریر کرنے کا موقع دے رھے ھیں - دوسرے اضلاع کے بھی نمائندے ھیں ان کو بھی موقع دینا چاھئے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ھے -

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ-۴) - جناب والا - مجھے ایک شعر یاد آ گیا ھے کہ

گردش دوران ھی کیا کم تھی جلانے کے لئے
تو بھی آ پہنچا دھکتے ھوئے رخسار کے ساتھ

حضور والا - گذارش یہ ھے کہ اگر رائے منصب علی صاحب مجھ سے پہلے تقریر کرنا چاھتے ھیں تو یہ میری خوش نصیبی ھوگی کہ انھوں نے مجھے کوئی حکم کیا ھے - وہ مجھ سے پہلے بول لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ھے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - آپ اپنی تقریر جاری رکھیں -

چودھری انور عزیز - جناب والا - آج سے کوئی ۴۰ سال پہلے کا ذکر ھے لاھور میں ایک انگریز گورنر تھا اس نے تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور کا دورہ رکھا جب وہ جسڑ کے مقام پر پہنچا تو وھاں ایک بسنتر نالہ میں طغیانی آئی ھوئی تھی اور وہ اس نالہ کو عبور نہ کرسکا - اس نے یہ قسم کھائی کہ میں اگلے سال اسی دن اس بسنتر نالے کو

عبور کرونگا اس نے آ کر یہ حکم دے دیا کہ چک امرو سے ریلوے لائن بن جائے ۔ ریلوے لائن ایک سال کے اندر اندر بن گئی اور گورنر صاحب اگلے سال شکرگڑھ کے دورے پر گئے ۔ ہم اس گورنر کو بڑی عزت سے یاد کرتے ھیں کیونکہ

"اپنوں نے وہ رنج دیئے ھیں کہ بیگانے یاد آتے ھیں"

جناب والا ۔ مجھے تین سال پرائیویٹ طور پر وزیر ریلوے پارلیمنٹری سیکرٹری ریلوے اور افسران ریلوے کی مدح سرائی کرتے ہوئے ہوگئے ھیں لیکن یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی ۔ اس لئے بڑے ادب کے ساتھ میں یہ گذارش کروں گا کہ میرے علاقے پر رحم کیجئے ۔ میری گذارشات چھوٹی چھوٹی ھیں ۔ لیکن ۔

ان لبوں نے نہ کی مسیحائی ۔ ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا ۔

میری گذارش صرف اتنی ہے جسڑ سٹیشن سے چک امرو تک آپ بجری بچھا دیں جس پر آپ کا بمشکل ڈیڑھ لاکھ بلکہ اس سے بھی کم خرچ ہوگا کیونکہ باربرداری آپکی اپنی ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ وہاں پر تشریف لے جائینگے اور میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ تشریف لا کر دیکھیں کہ جسڑ سے لیکر شکر گڑھ تک جاتے جاتے آدمی کس طرح بھوت بن جاتا ہے ۔ اسقدر دھول اڑتی ہے کہ بیان سے باہر ہے ۔ اسکے علاوہ یہ کہ انہوں نے مجھ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ مجھے ایک اور ٹرین بھی دیں گے تا کہ جو لوگ آج کل ریل گاڑیوں کی کمی اور مسافروں کی زیادتی کی وجہ سے گاڑی کی چھتوں پر بیٹھ کر سفر کرتے ھیں انہیں کچھ آرام مل جائے ۔

جناب والا ۔ ہماری موجودہ ٹرین کا کیا کہنا ہے ۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو آپ جس دن چاھیں ہفتہ کے روز وہاں پلیٹ فارم نمبر ۸ یا نمبر ۹ پر جا کر دیکھیں کہ وہاں پر لوگ کس طرح گاڑی کی چھت

پر بیٹھتے ہیں اور اگر وہاں پر آدمی کم ہوں تو شاہدرہ کے قریب وہ چھت ٹوٹنے کے قریب ہو جاتی ہے کیونکہ شاہدرہ کے پل پر سے چھلانگ لگا کر لوگ چھت پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگ اسوجہ سے شاہدرہ سے بیٹھتے ہیں کہ وہاں پر انہیں بیٹھنے میں آسانی ہوتی ہے اور یہ کوئی ایک یا دو دن کی بات نہیں ہے بلکہ دو ڈھائی سال ہو گئے ہیں اور اب تو میں کچھ تھک گیا ہوں ۔ آخر مجھے کچھ لوگوں کو جواب دینا ہوتا ہے کہ میں یہاں پر کیا کر رہا ہوں اور پھر یہ بجٹ بھی ہمارے سامنے آگیا ہے ۔ اس میں ایک لفظ بھی ہم ادھر سے ادھر نہیں کر سکتے اور اگر کریں گے تو پورا سسٹم ہی بدل جائیگا ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے بجٹ کے جو دو طریق کار ہیں ان کی طرف ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ پارلیمانی طرز حکومت میں جو بجٹ پیش کیا جاتا ہے وہ ایک ہی بار پیش کیا جاتا ہے اور اس پر بحث ہو چکنے کے بعد مطالبات زر پر رائے دی جاتی ہے اور چونکہ وزرا صاحبان ایوان کے منتخب اراکین میں سے ہی مقرر کئے جاتے ہیں ۔ اس لئے بجٹ تیار کرنے سے پہلے وہ اراکین کے حقوق ان کی خواہشات اور ان کے علاقے کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں ۔ اس لئے پارلیمانی طرز حکومت میں بجٹ کا ایک خاص طریقہ کار ہے جو کہ ابھی تک لاگو ہے ۔ دوسرا طریقہ صدارتی نظام حکومت میں بجٹ پیش کرنے کا ہوتا ہے اور اس میں جب کوئی ٹیکس لگایا جاتا ہے تو اس کو مخفی رکھا جاتا ہے کیونکہ اس سے مارکیٹ میں گڑبڑ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ لیکن جو مطالبات ہوتے ہیں وہ ایک عرصہ پہلے آتے ہیں ۔ پھر وہ کمیٹی کے پاس جاتے ہیں اور اس دوران میں ممبران اپنی ضروریات اور اپنے خیالات ان مطالبات کے کے متعلق بتاتے ہیں اور پھر ان مطالبات کو ان ممبران کی سفارشات کے مطابق adjust کیا جاتا ہے ۔ جو بجٹ یہاں پر آیا ہے ۔ ایک وزیر بھی یہاں نہیں بیٹھے کہ ہم سے کوئی پوچھے کہ کیا کیا جائے اور کیا نہ

کیا جائے اور میں تو محسوس کرتا ہوں کہ جب میرے علاقے کے لوگ مجھ سے یہ پوچھیں گے کہ تم ریل گاڑی کے متعلق کیا کر رہے ہو اور اتنی دھول کیوں اڑتی ہے اور لوگ چھتوں پر کیوں بیٹھتے ہیں تو میں ان کو کیا جواب دوں گا۔

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہیں جو سو آپ کریں اور ہم کو عبث بدنام کیا

ہمیں تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ اپنے علاقے میں کیسے منہ دکھائیں گے۔ ان کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تین سال ہو چکے ہیں اور ہم اپنے عوام سے ہر سال وعدے کرتے ہیں کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ فی الحال پاور کی کمی ہے۔ اب جنگ ہو گئی ہے اور اسی طرح کبھی کچھ اور کبھی کچھ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وجہ تھی یا وہ وجہ تھی۔ عجیب سی بات ہے۔

جناب والا۔ اسکے بعد میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس صوبے کا کل بجٹ ایک سو پچانوے کروڑ روپے ہے اور ریلوے کا بجٹ پینسٹھ کروڑ روپے ہے یعنی مغربی پاکستان کے تمام محکمہ جات ریلوے بجٹ سے تین گنا زیادہ رقم میں چل رہے ہیں اور ان کے ایک تہائی حصہ سے ریلوے کا محکمہ چل رہا ہے۔ تو اگر دنیا میں کسی بھی تاجر کو اس قسم کی ریلوے یا اس قسم کی monoply دی جاتی تو اس نے آجتک پورے ملک میں ریلوں کا جال بچھا دیا ہوتا لیکن آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس محکمہ سے ہمیں صرف بیس لاکھ روپے کا منافع ہو رہا ہے۔ یعنی جب ہم چھ سو پچاس روپے خرچ کرتے ہیں تو اس سے ہم دو روپے منافع کماتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر جب ہم تین روپے خرچ کرتے ہیں تو ہمیں ایک ٹیڈی پیسہ منافع ہوتا ہے اور اسکے مقابلے میں بنکوں کی

شرح آٹھ پیسے فی روپیہ ہے ۔ یعنی اگر آپ اتنی رقم صرف کسی بنک میں بھی رکھ دیں تو میرے خیال میں اس سے زیادہ منافع کمایا جا سکتا ہے ۔ تو اگر ان کا کل منافع واقعی بیس لاکھ روپے ہے تو میں آج اس ایوان میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ایک سال کے لئے ریلوے کا محکمہ مجھے دیدیں اور مجھ سے یہ متوقع منافع کی رقم جو کہ آپ نے بیس لاکھ بتائی ہے لے لیں اور اسکی جو amenities یا جو کچھ بھی ہیں ۔ اگر میں ریلوے کو اس سے بہتر نہ چلاؤں تو مجھ پر فوجداری جرم عائد کر دیں ۔ میں یہ چیلنج کرتا ہوں ۔ کل رات ایک دوست سے بات ہو رہی تھی کہ اتنی بڑی ریلوے ہے جو کہ ایک پوری مملکت ہے اور اس سے ہمیں صرف بیس لاکھ روپے کا منافع ہو رہا ہے ۔ حالانکہ ان کا یہ کام ہے کہ وہ کفایت شعاری سے اسکو چلائیں ۔ میں نے اسے کہا کہ دال میں کہیں کچھ کالا ہے ۔ وہ کہنے لگا کہ نہیں دال ہی کالی ہے ۔

جناب والا ۔ میں چند ایک اور گذارشات پیش کروں گا ۔

Minister of Finance : You have been able to attract the attention of the Leader of Opposition.

Chaudhri Anwar Aziz : I attracted his personal enmity in the elections. Now it is my duty to attract his favour once in a while.

جناب والا ۔ میں جو گذارشات پیش کرونگا وہ سوچنے سے تعلق رکھتی ہیں ۔

جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ کسی ملک میں دو چیزیں بڑی اہم ہوتی ہیں یعنی administration اور legislation اور جو بیوروکریسی ہوتی ہے دنیا کی سیاست کی کتاب میں ان کو فائلوں والے صاحب کہتے ہیں ۔ پھر ان کی ایک hindsight ہوتی ہے اور دوسری fore sight ہوتی لیکن وہ fore sight ہی کی بدولت بجٹ پیش کرتے ہیں ۔ چونکہ ہم پبلک کے نمائندے ہیں نہ انہوں نے یہاں رہنا ہے نہ ہم نے یہاں رہنا

ہے - ہمیں تو الیکشن کے ذریعہ پبلک کا واسطہ قائم رکھنے کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے - یہ پیسے یہ ترقیاں لوگوں کی ہمارے پاس امانت ہیں - ہمارے یہاں ہونے کی وجہ سے لوگ اس میں participate کرتے ہیں -

جناب سپیکر - یہ بجٹ کبھی ترقیاتی بجٹ نہیں ہو سکتا - جب تک اس میں ہماری سکیمیں ، ہماری ترجیحیں ، ہماری ضروریات کو سامنے رکھ کر نہ بنایا جائے - یہ ظلم ہوتا ہے کہ افسروں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں جگہ لائین کی ضرورت ہے یا سلیپر کی ضرورت ہے یا لائین پر روڑی کی ضرورت ہے لیکن میں نہیں بتا سکتا کہ فلاں جگہ سلیپر یا روڑی کی ضرورت ہے - اگر میں نے یہ کام نہیں کرنا تو پھر میرے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے - میرا تو یہ کام ہے کہ حکومت کو بتاتا رہوں کہ یہ مظالم ہیں - پھر اگر ان مظالم کا کوئی تدارک نہیں کیا تو یہ ریلوے کا بجٹ بجٹ ہی نہیں - جس کے متعلق کسی وقت کبھی بھی کسی ممبر سے یہ نہیں پوچھا گیا کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو - بس ایک آدمی کی مرضی ہوئی اسنے الیکٹرک ٹرین شروع کر دی - دوسرے کی مرضی ہوئی اس نے ایک لکیر کھینچ دی کہ یہاں ٹرین چلنی چاہئے - حکومت نارووال سے چک امرو تک ایک ہزار روپیہ خرچ کرنے والی ہے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس ریلوے لائن کا میں نمائندہ ہوں اس ریلوے لائین کی per mile انکم تمام مغربی پاکستان کی ریلوے لائینوں سے زیادہ ہے - ہمارے پاس کوئی سڑک نہیں ، کوئی ذرائع آمد و رفت نہیں یہ ٹرین ماشاءاللہ ساڑھے سات گھنٹے ۷۰ میل کا فیصلہ طے کرنے کے لئے لیتی ہے یہ حقیقت ہے کہ اس میں کبھی لائٹ نہیں ہوتی - ایک دفعہ میں نے صبح کے وقت گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ایک گارڈ سے کہا کہ اس میں لائٹ نہیں - اس میں کوئی پنکھا نہیں - مسافروں کے لئے کوئی سہولت نہیں - میں نے کرتہ اور تہ بند پہنا ہوا تھا - مجھے کہنے لگا - ''پہلوان جی تنگ نہ کرو'' - میں نے کہا میں ایم پی اے ہوں -

تو اس نے جواب دیا کہ پھر جا کر شکایت کر دو ۔ میں نے سوچا کہ شکایت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ ان لوگوں کے ساتھ محبت کی جائے ۔ اب مجھے محبت کرتے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں ۔ (قہقہے)

اب سوچئے ہم کوئی مضحکہ خیز چیز ہیں ۔ کیا ہیں ؟ اگر ان کے پاس پیسہ نہیں تو یہ ریلوے مجھے دے دیں ۔ میں چلا دیتا ہوں ۔ مجھے پتہ ہے کہ کیسے چلائی جاتی ہے ۔ ہم ان سے کم قابل نہیں ۔ ہم لوگ زیادہ پڑھے ہوئے ہیں ۔ ہم ان سے زیادہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہیں ۔ ہم لوگوں کو سمجھتے ہیں ۔

جناب والا ۔ کسی حکومت کا مقصد اس کے سوا اور نہیں ہوتا کہ لوگوں کو خوش کیا جائے ۔ اور ان لوگوں کو راضی کیا جائے اور ان کو محسوس کرایا جائے کہ یہ محکمے تمہارے لئے ہیں ۔ اگر ہماری بات نہیں مانیں گے تو پھر کس کی مانیں گے ۔ میں ان کے پاس شکر گڑھ کے ہر گاؤں سے دس نمائندے لانے کو تیار ہوں ۔ بھوکا رہنے کو تیار ہوں ۔ ستیہ گرہ کرنے کو تیار ہوں ۔ یہ مانتے ہی نہیں ۔ کیا کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ میں گذارش کروں گا کہ ہم کو اس طرح لنگڑا لولا نہ کیا جائے ۔

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ ۔ ۲) ۔ Mr. Speaker, Sir, چودھری انور عزیز کے اشعار کے جواب میں میں ایک ہی مصرع عرض کروں گا ۔

ہم کو ستم گر عزیز ستم گر کو ہم عزیز ۔

اس کے بعد محترم خواجہ صاحب اور گوالمنڈی لاہور کے معزز ممبر ملک محمد اختر جو اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ ریلوے کی کارکردگی کے بارے میں آپ نے جو تاریک اور بھیانک تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اس

میں آپ کے ذہنی اندھیرے اور قنوطیت پسندی شامل ہے ۔ اور کچھ ایسے واقعات کا رنگ شامل ہے جو انسان کے بس سے باہر ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ جو وزیر خزانہ نے اس ایوان میں پیش کیا ہے وہ عصر جدید کے تقاضوں اور عوام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی ہمہ گیر کوششوں کا مظہر ہے ۔ اس میں آگے بڑھنے کا عزم شامل ہے اور ترقی کرنے کی ایک خواہش اور مضطرب آرزو ہے ۔

جناب والا ۔ کسی فرد یا ادارے کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے یہ دیکھنا چاہئے کہ عام حالات کے علاوہ کسی امتحان کے وقت یا ہنگامی حالات میں اس فرد یا ادارے نے اپنے فرائض کو کیسے ادا کیا ہے ۔ اس ضمن میں یہ عرض کروں گا جس کا اعتراف محترم خواجہ صاحب نے بھی کیا ہے ۔ کہ گذشتہ ستمبر ۱۹۶۵ کی جنگ میں جب کہ ہم اپنی دفاعی جنگ لڑ رہے تھے اور ملک کا دفاع کر رہے تھے ۔ اس وقت ہماری بہادر فوجوں کے ساتھ ساتھ اس محکمہ نے بھی اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا اور اس کے کارکنوں نے دن رات محنت کر کے اور اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس ملک کا دفاع کیا اور اپنے فرائض کو احسن طریقہ سے انجام دیا ۔ اس لئے اس محکمہ کے افسران اور کارکنوں کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ اس کے بعد حال ہی میں جب خوراک کا مسئلہ در پیش ہوا ۔ اور ملک میں خوراک کی کمی واقع ہو گئی ۔ تو اس محکمہ نے ملک کے دور دراز گوشوں میں خوراک پہنچانے کے لئے پھر ایک قدم آگے بڑھایا ۔ اور پھر اپنے فرض کو پہچان کر تمام وقت کے تقاضوں اور ذمہ داریوں کو پورا کیا ۔

اس کے ساتھ موجودہ بجٹ کے جو روشن پہلو ہیں ان میں سب سے زیادہ ترقیاتی پہلو ہے ۔ جس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں اس خیال کا حامی ہوں کہ ملک کو ہر لحاظ سے خود کفیل بننا چاہئے ۔ اسلحہ کے لحاظ سے خود کفیل بنائیں ۔ فیکٹریاں لگائیں ۔ خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنائیں تا کہ باہر سے خوراک منگانے کی ضرورت نہ رہے ۔ اس طرح ریلوے کو چلانے کے لئے ریلوے کے سامان کے سلسلے میں خود کفیل بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ مقام مسرت ہے کہ محکمہ ریلوے نے اس بات کو محسوس کیا ہے اور انہوں نے اس کوشش اور منزل کی طرف ایک قدم بڑھایا ہے ۔ مثال کے طور پر میں عرض کروں گا کہ اسلام آباد میں مسافر ڈبے بنانے کی فیکٹری قائم کی جائے گی ۔ جس کا ذکر وزیر خزانہ نے کیا ہے ۔ اس سے ہمیں دو فائدے ہوں گے ۔ ایک تو یہ ہے کہ ہم اپنی چیزیں اس ملک میں خود بنا سکیں گے اور ہمارے کاریگروں اور انجنیئروں کو اور دوسرے لوگوں کو تجربہ حاصل ہوگا ۔

اور وہ آگے چل کر اچھی سے اچھی چیز بنانے کے قابل ہو جائیں گے اور اسکے ساتھ ساتھ ہم زر مبادلہ اس سے بچا سکیں گے ۔ اسکے ساتھ سلیپر تیار کرنے کا کارخانہ بھی مکمل ہو چکا ہے اور اس لحاظ سے بھی ہم خود کفیل ہو جائیں گے اور ہم پر ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ سلیپر زنانہ یا مردانہ ؟

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کسی ایک معزز رکن کو زنانہ پکارنا مناسب نہیں ہے ۔ یا اپنی طرح ہمارے ایک بھائی کو زنانہ سمجھیں یہ مناسب نہیں ہے ۔ (قہقہہ)

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ یہ حمزہ صاحب کی مرضی ہے وہ سلیپر زنانہ چاہیں یا مردانہ بہر حال آپ کا سر سلامت رہے ۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ یہ تمام باتیں اسبات کی شاھد ھیں کہ محکمہ ریلوے کے افسران یا عملہ کو اسبات کا احساس ھے کہ ھمیں جلد سے جلد ان تمام ضروریات کے بارے میں خود کفیل ھونا چاھئے اور انھوں نے اس منزل کیطرف قدم بڑھایا ھے ۔ میں انکو اس بارے میں مبارکباد پیش کرتا ھوں ۔ اسکے ساتھ ساتھ بعض لائنوں پر برقی گاڑیاں چلانے کا منصوبہ اور جدید سگنلنگ کا منصوبہ بھی قابل قدر ھے ۔ یہ تمام باتیں اس امر کیطرف اشارہ کرتی ھیں کہ ھم ترقی کیطرف گامزن ھیں اور جدید دور کے تقاضوں کو پورا کرنیکی اھلیت و صلاحیت رکھتے ھیں ۔ اسکے علاوہ جناب والا جیسا کہ اس معزز ایوان کے ارکان نے اسبات کیطرف اشارہ کیا ھے برانچ لائنوں کیطرف توجہ دینے کی مزید ضرورت ھے ۔ برانچ لائنوں پر چلنے والی گاڑیوں پر مزید سہولتیں فراھم کرنے کی ضرورت ھے اور مسافروں کیلئے مزید سہولتیں اور آسائشیں مہیا کرنے کی گنجائش ابھی موجود ھے ۔ خاص طور پر لاھور سے شورکوٹ براستہ جڑانوالہ گاڑیوں اور سٹیشنوں پر مسافروں کیلئے پوری سہولتیں مہیا نہیں کی گئی ھیں ۔ مثال کے طور پر ننکانہ صاحب ریلوے سٹیشن پر کوئی چھت نہیں ھے اور مسافروں کیلئے کوئی سایہ نہیں ھے ۔ نہ پانی کا انتظام ھے ۔ واربرٹن ریلوے سٹیشن پر کوئی سایہ نہیں ھے اور نہ پانی کا انتظام ھے ۔ اسی طرح اس لائن پر چلنے والی گاڑیاں ان تمام آسائشوں اور سہولتوں سے محروم ھوتی ھیں ۔ علاوہ ازیں میں یہ عرض کروں گا کہ اس لائن پر ایک تیز رفتار گاڑی بھی چلائی جائے کیونکہ یہ عوام کا بڑا پرانا مطالبہ ھے اور اس سے پہلے اس لائن پر ایک تیز رفتار گاڑی چلائی بھی گئی تھی اور اسکے بعد یہ بند کر دی گئی ھے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اسکو بحال کیا جائے اور موجودہ جو گاڑیاں چل رھی ھیں انکے علاوہ ایک تیز رفتار گاڑی اس لائن پر ضرور چلائی جائے اسکے علاوہ قیصرانی صاحب نے جسطرح فرمایا

ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں دو ریلوے لائنیں بچھائی جا رہی ہیں اسی طرح ایک اور منصوبہ امروکہ وساوے والا لنک کو بھی ملا دیا جائے اور یہ لائن بچھا دی جائے ۔ اسکےلئے گذشتہ سال کچھ روپیہ بھی مخصوص کیا گیا تھا لیکن اب اس بجٹ تقریر میں اس منصوبہ کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اس منصوبہ پر بھی جلد سے جلد کام کیا جائے اور اسکو پایۂ تکمیل تک پہونچایا جائے ۔ ان معروضات کیساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

خان گل حمید خان (میانوالی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ اس بجٹ میں چھوٹے ملازمین کے مکانات کیلئے سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور درجہ سوم اور انٹر کلاس کیلئے جو رقم مہیا کی گئی ہے تا کہ انکی حالت بہتر ہو ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ محکمہ ریلوے کو انکا خاص خیال ہے ۔ لیکن برانچ لائنوں پر جو گاڑیاں چلتی ہیں انکی حالت اتنی بری ہے کہ جو رقم انکے لئے رکھی گئی ہے وہ ناکافی ہے ۔ اسکے علاوہ مزدور طبقہ میں جو بیچینی ہے اسکے لئے بھی جو رقم رکھی گئی ہے وہ ناکافی ہے ۔ ہمیں اسکے لئے مزید رقم رکھنا چاہئے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ انکے لئے آئندہ مزید رقم رکھی جائیگی ۔ اسکے علاوہ ترقیاتی پروگرام کے تحت خانیوال سیکشن پر برقی ریلوے لائن بچھانے کیلئے اگر قرضہ لے لیا جائے تو یہ کوئی بری بات نہیں ہے کیونکہ زمانے کے حالات کے مطابق ہمیں بھی چلنا ہے ۔ یہ لائن خانیوال تک ہی نہیں ہے اس لائن کو ابھی اور آگے جانا ہے تو اس صورت میں اگر اسکے لئے قرضہ لے لیا جائے تو وہ ناجائز نہیں ہے یہ ٹھیک ہے ۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی عرض کروں گا اور دوسرے بھائیوں نے بھی فرمایا ہے کہ بنوں ماڑی انڈس کے درمیان جو ریلوے لائن ہے اسکو بڑا کیا جائے اسکے

لئے جو گاڑی ہے وہ ناکافی ہے اور خراب ہے اس سے لوگوں کو سخت تکلیف ہے ۔ اسکے علاوہ ماڑی انڈس ایک ہی گاڑی ہے جو میانوالی سے لاہور تک آتی ہے ۔ اسمیں ریلوے والوں نے یہ کیا ہے کہ اسمیں ایرکنڈیشنڈ کوچ تو لگے ہوئے ہیں لیکن وہ لائل پور تک گرم رہتے ہیں اور لائل پور سے آگے ٹھنڈے ہوتے ہیں ۔ اسکے علاوہ یہ گاڑی تقریباً سال بھر میں ایک ہفتہ وقت پر آتی ہے ورنہ روزانہ لیٹ آتی ہے ۔ خوش نصیبی سے میں ریلوے ایڈوائزری کمیٹی کا ممبر ہوں ۔ اسکی دو ایک meetings جب میں attend کرنے کیلئے آیا ہوں تو لیٹ پہنچا ہوں اسلئے کہ وہ گاڑی لیٹ آئی تھی اور ایک دفعہ یہ بھی ہوا تھا کہ یہ ڈبے کٹ گئے تھے اسکے لئے ریلوے والوں کو بہت نقصان ہوا ۔ لہذا میں عرض کروں گا کہ میانوالی اور لاہور کے درمیان ایک تیز رفتار گاڑی چلائی جائے ۔ اسمیں سرگودھا بھی راستے میں آتا ہے ، شیخوپورہ بھی آتا ہے اور دور دراز علاقوں سے لوگ آتے ہیں ۔ علاوہ ازیں بنوں والے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ ڈیرہ کے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ اسکے علاوہ میانوالی راولپنڈی ملتان اور جھنگ کو جو گاڑیاں مہیا کیگئی ہیں وہ بھی بالکل خراب حالت میں ہیں بلکہ انکے فرسٹ کلاس کے ڈبے دوسری مین لائنوں کے تھرڈ کلاس کے ڈبوں کے برابر بھی نہیں ہیں اور راستے میں جو ریلوے سٹیشن آتے ہیں وہاں پلیٹ فارم نہیں ہیں ۔ اسکے لئے میں عرض کروں گا کہ وہاں پلیٹ فارم لگائے جائیں کیونکہ جب گاڑی بدلتے ہیں تو اس سے بہت سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ بھکر سے عیسیٰ خیل تک پانی پینے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے اور وہاں کوئی سایہ بھی نہیں ہے ۔ وہاں چھت لگوائے جائیں اور پانی پینے کا انتظام کیا جائے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ موجودہ ریلوے بجٹ اس

لحاظ سے منفرد حیثیت کا مالک ہے کہ اس بار افسر شاہی کا سایہ پہلے سے زیادہ ہے ۔ اور جب سے یہ محکمہ جناب گورنر صاحب کے سپرد ہوا ہے اسکا ایوان کے معزز ممبران سے جو تھوڑا بہت رابطہ تھا وہ میرے خیال میں تقریباً ختم ہو گیا ہے ۔ مجھے انتہائی افسوس کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بجائے اسکے کہ حکومت اسبات کو تسلیم کرتی کہ وہ پچھلے سال اس محکمہ کو چلانے میں بری طرح ناکام ہوئی اس نے اس محکمہ کی جو ناکامی ہے اسکی ذمہ داری حسب معمول تخریبی عناصر پر ڈالی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please take his seat. The House is adjourned to meet again tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1-30 p.m.) till 8-00 a.m. on Friday, the 16th June, 1967.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 6467)

STATEMENT SHOWING THE SCHEMES UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IMPLEMENTED IN TEHSIL COUNCIL MIRPURKHAS, CHACHRO/NAGARPARKAR

Name of Council	Serial No. of Scheme	Name of scheme	Actual cost	Whether Contrators have been paid fully	Date of payment	Reasons for non-payment	Yes on the certificate of Technical Staff of D.C./R.W.P.
1	2	3	4	5	6	7	8
		MIRPURKHAS	Rs.				
Mirwah ...	1	Earth work and pavement of street ...	49,850	Yes ...	31-1-67	...	Yes.
Mirpur Old ...	2	Pavement of street of M. Old ...	9,650	Yes ...	1-3-67	...	Yes.
Jhuluri ...	3	E/Work from Chand Morio to Deh 382 ...	4,000	Yes ...	2-8-66	...	Yes.
Khan ...	4	Pavement of street patoyon ...	4,606	Yes ...	7-12-66	...	Yes.
	5	E/W from Khan to Jdal ...	1,800	Yes ...	28-9-66	...	Yes.
	6	E/W from Deh 91 to Muhammad Hasan ...	3,200	Yes ...	1-11-66	...	Yes.
Balochabad ...	7	E/W from Jhurbi to Balochabad ...	1,996	Yes ...	12-10-66	...	Yes.
	8	2 culverts on above road ...	1,062	Yes ...	26-10-66	...	Yes.
Daulatpur ...	9	E/W from Mirwah Road to N'/rah minor *via* Dah Khander.	6,846	Yes ...	16-12-66	...	Yes.
	10	3 Culverts on above road ...	...	...	...	...	Due to technical defect.
Khirao ...	11	Bridge over Khirao Minor ...	...	...	...	...	Due to technical defect.

Name of Council	Serial No. of Scheme	Name of Scheme	Actual cost	Whether Contrators have been paid fully	Date of payment	Reasons for non-payment	Yes on the certificate of Technical Staff of D.C./R.W.P.
1	2	3	4	5	6	7	8
	12	E/W from 10th mile Doso minor to Khirao minor.	1,983	Yes ...	5-9-66	...	Yes.
		CHACHRO					
Kantion ...	1	Well ...	3,333	Yes ...	10-4-67	...	No. Due to technical defect.
Tardos ...	2	Well ...	2,500	No ...	...	...	Yes.
	3	Well at Soomar Gaju ...	3,334	Yes ...	19-4-66	...	Yes.
	4	Well Soomar Samejo ...	3,333	Yes ...	20-4-67	...	Yes.
Tar Ahmad ...	5	Well Jetrar ...	3,300	No ...	...	...	Due to technical defect.
	6	Well at Ajab-jo-Goth ...	3,334	Yes ...	20-1-67	...	Yes.
Sanrangiar ...	7	Well at Dharindaro ...	3,334	Yes ...	31-12-66	...	Yes.
Charnore ...	8	Samor Rind (Well) ...	3,300	No ...	...	...	Due to technical defect.
Dahli ...	9	Well at Dhori ...	3,300	No ...	...	...	Ditto.
Vejhiar ...	10	Well at Rariyaro ...	2,500	No ...	...	...	Ditto.
Mithrio Charan...	11	Well at Rohar Kelan ...	2,800	No ...	...	...	Ditto.
	12	Well Rohar Charan ...	2,500	No ...	...	...	Ditto.
	13	Well Mithrio Charan ...	2,000	No ...	...	...	Ditto.

NAGARPARKAR

Nagarparkar	...	1	Well Mokrio	...	3,201	Yes	...	18-4-67	...	Yes.
		2	Well Dungri	...	2,603	Yes	...	18-4-67	...	Yes.
		3	Well Oan	...	2,000	No	...	...	...	Due to technical defect.
		4	Onher (Well)	...	2,000	No	...	...	...	Ditto.
Virawah	...	5	Mokhai (Well)	...	2,465	Yes	...	28-2-67	...	Yes.
		6	Sa-Karario (Well)	...	2,624	Yes	...	28-2-67	...	Yes.
Satidera	...	7	Well at Daterdino	...	3,000	No	...	...	...	Due to technical defect.
Pilu	...	8	Well at Pnahario	...	3,817	Yes	...	1-2-67	...	Yes.
		9	Gri Yano Well	...	2,800	Yes	...	1-2-67	...	Yes.
Chotal	...	10	Hardaro Well	...	3,062	Yes	...	12-5-67	...	Yes.
		11	Ghoramari Well	...	3,150	Yes	...	12-5-67	...	Yes.
		12	Well at Janjoo	...	3,539	Yes	...	12-5-67	...	Yes.
Harho	...	13	Well at Bolo	...	2,000	No	...	...	...	Due to technical defect.
		14	Well at Rubni	...	3,000	No	...	...	...	Ditto.
Mamchero	...	15	Well at Rathi	...	2,600	No	...	...	...	Ditto.
Tigusar	...	16	Well Smail Sangraiari	...	3,800	No	...	...	...	Ditto.
		17	Dhanbhraio	...	3,700	No	...	...	...	Ditto.
		18	Usmal Halepoto	...	3,700	No	...	...	...	Ditto.

DEVELOPMENT SCHEMES OF KHIPRO TALUKA FOR THE YEAR 1965-66

Name of Union Council	No. of projects	Whether the Contractor has been fully paid	Date of final payment	Reasons for non-payment, if any	Whether the schemes has been implemented according to the specifications and plan of technical staff	Reasons for payment to the contractor without specifications and plan and certificate
SCHEMES EXECUTED THROUGH TEHSIL/UNION COUNCILS						
Khori ...	4	Works carried out departmently.	Sanctioned amount spent accordingly.	...	Works completed according to the estimate and plans completion certificate not obtained.	...
Jinhar ...	12	Ditto ...	Ditto ...	...	Ditto ...	...
Hathungo ...	9	Ditto ...	Ditto ...	...	Ditto ...	...
Ningorno ...	5	Ditto ...	Ditto ...	...	Ditto ...	...
Roonjhor ...	6	Ditto ...	Ditto ...	...	Ditto ...	...
H. I. J. Goth ...	3	Ditto ...	Ditto ...	...	Ditto ...	...
Dhaliyar ...	6	Ditto ...	Ditto ...	...	Ditto ...	...
Phullahdun ...	2	Ditto ...	Ditto ...	...	Ditto ...	...
Khahi ...	2	Ditto ...	Ditto ...	...	Work in progress of one scheme completed other in progress.	...
Total ...	49					
SCHEMES EXECUTED THROUGH DISTRICT COUNCIL						
Hingorno ...	1	Fully paid (earth work) (culverts)	30-9-65 20-4-66	...	Yes ...	...
Girhore ...	1	Ditto ...	4-1-66	...	Yes ...	...
Khipro T. C. ...	1	Ditto ...	27-4-66	...	Yes ...	...
	3					
Grand Total ...	52	Schemes.				

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 6651)

M.C. MIRPURKHAS

Appended to Government Notification No. S0III(LG): 5 (37)HYD-65, dated the 12th May, 1967

Sr. No.	Description of Licence	Licence fee
1	2	3
1	Licence for Registration of private sweepers.	Rs. 2/- P.A.
2	Fee for permission to cause private drains to be emptied into Municipal drain.	(*a*) Rs. 5/- per house P.A. (*b*) Rs. 10/- P.A. for Professional premises *viz.* Tea Stalls, Saloons, Hamams, Banks, Offices, Bakeries etc. (*c*) Rs. 50/- P.A. for Hotels. Restuarants and Musafirkhanas.
3.	Licence for maintaining Hamams or Saloons.	(*a*) Hamams Rs. 5/- P.A. (*b*) Saloons Rs. 2/- P.A.
4.	Fee for using Dhobi Ghat provided by Municipal Committee.	Rs. 50/- P.A. chargeable in 4 instalments.
5.	Licence for keeping Milk Cattle, Cows, Buffaloes exceeding one with a young one.	Rs. 2/- per head P.A. exceeding one.
6.	Licence for sale of milk	Rs. 10/- P.A. per licence.
7.	Licence for privates for the sale of food and drink ;	
	(*a*) Hotels A Class	Rs. 50/- P.A.
	B Class	Rs. 30/- P.A.
	C Class	Rs. 15/- P.A.
	(*b*) Tea Stalls :	Rs. 10/- P.A.
	(*c*) Sweet-meat shops, Bakries	
	A Class	Rs. 25/- P.A.
	Confectioneries and Ice B Class	Rs. 15/- P.A.
	Candy factories C Class	Rs. 10/- P.A.
	(*d*) Ice Factories	Rs. 50/- P.A.

Sr. No.	Description of Licence	Licence fee
1	2	3
8.	Licence for meat or beaf sold outside Municipal Markets.	Rs. 10/- P.A.
9.	Licence for butchers for Slaughter House.	Rs. 10/- P.A.
10.	Fee for slaughter of animals :	
	(*i*) Goats and Sheep	6 paisas per animal.
	(*ii*) Cow and Ox	25 paisas per animal. 37 paisas per animal.
11.	Licence for Stables	Rs. 2/- P.A.
12.	Dangerous and offensive trades-Licences for persons and premises used for carrying on offensive trades and storing of offensive articles specified in the West Pakistan Municipal Committee Dangerous and Offensive Articles and Trades Rules, 1960.	Rs. 5/- P.A.
13.	(*a*) Fee for erection of a building	Rs. 10/-
	(*b*) Fee for re-erection of a building	Rs. 5/-
	(*c*) Sign Boards and publicity Boards	50 paisas per sq. ft.
14.	Other Licences not specified :—	
	Musafarkhanas :— A Class	Rs. 50/- P.A.
	B Class	Rs. 30/- P.A.
	C Class	Rs. 15/- P.A.
15.	Workshops :—	
	(*a*) Motor repairing, welding, volcanizing.	Rs. 15/- P.A.
	(*b*) Saw Mills and Flour Mills	Rs. 15/- P.A.
	(*c*) Burning Ovens	Rs. 5/- P.A.

FROM THE GAZETTE OF WEST PAKISTAN, LAHORE, FRIDAY, MAY 20, 1966

PART I—A

West Pakistan Government Notifications and Orders

BASIC DEMOCRACIES, SOCIAL WELFARE AND LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT

The 3rd May 1966

No SOIII (LG)-5 (41) HYD-65—In pusruance of the provisions of sections 33 and 41 of the Municipal Administration Ordinance 1960 (Ord. X of 1960), read with rule 7 of the West Pakistan Municipal Committees (Imposition of Taxes) Rules, 1960, and in supersession of the existing Terminal Tax and Octroi Schedule in force in the Municipal area of Mirpurkhas, the Governor of West Pakistan is pleased to accord sanction to the imposition of Octroi Tax in the said Municipal Committee on articles specified in column 2 of the Schedule appended herewith at the rates shown against each in column 3 thereof, with effect, from Ist July 1966.

SCHEDULE

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
	CLASS I—ARTICLES OF FOOD		Rs.
1	Wheat, gram, maize, barley and other foodgrains not specified elsewhere.		0·10
2	Wheat flour and flour of all kinds not specified elsewhere.		0·15
3	Rawa, maida, suji and nishasta	—	0·20
4	Rice including paddy	—	0·20
5	Pulses of fall kinds including crushed grains and dalia		0·15
6	Savian, chirwa, phullian, paper warian and similar other preparation not specified elsewhere.		0·20
7	Gur, shakhar, tuluncha, sheera and rab	—	0·40
8	Sugar	—	1·20
9	Ghee including vegetable ghee	—	2·00

Serial No.	Description of Articles	Rate per maund
		Rs.
	CLASS I—ARTICLES OF FOOD—(*concld.*)	
10	Vegetable oils of all kinds not specified elsewhere —	1 20
11	Fresh vegetables —	0·10
12	Dried vegetables —	0·60
13	Melons, water-melons, dates (unwrapped) Amlook, Ber and sugarcane.	0·10
14	Fresh fruit not specified elsewhere —	0.80
15	Dry and dried fruit —	5·00
16	Sweetmeats and confectionary of all kinds not specified elsewhere.	2·00
17	Bread, biscuits (unwrapped), cake, pastry and other bakery products not specified elsewhere.	2·00
18	Condiments of all kinds, including pickles, jams and sauces.	1·00
19	Chocolates, sweets, drops, toffees and similar other products.	2·00
20	Salt	0·05
21	Dhannia, Turmeric, dry chillies, anar dana and amchur.	0·60
22	Zeera, pepper, ilachi, loung and other specied not specified elsewhere.	5·00
23	Oilman's stores of all kinds not specified elsewhere	5·00
	CLASS II—ATRICLES OF DRINK	
24	Tea, coffee and coco —	5·00
25	Sugarcane juice —	0·20
26	Syrups, arracks and squashes —	1·60
27	Aerated water and other beverages —	0·20
28	Ice —	0·05
29	Milk —	0·20

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
	CLASS III—ARTICLES OF SMOKING AND CHEWING		
30	Tobacco unmanufactured and tobacco dust	—	0·80
31	Tobacco manufactured	—	2·80
32	Tobacco for eating and chewing	—	2·80
33	Snuff	—	2·80
34	Gums of all kinds not specified elsewhere	—	1·20
35	Cigarettes of all kinds including cigars	—	5·00
36	Biris of all kinds including biri leaves	—	2·20
37	Betel leaves	—	4·00
38	Betel nuts	—	5·00
39	Chuna, katha, and other requirements of betel leaves not specified elsewhere.		2·40
	CLASS IV—ARTICLES OF INTOXICATION		
40	Beers of all kinds	—	2·50
41	Wines of all kinds not specified elsewhere	—	10·00
42	Opium, bhang, charas, ganja and other narcotics	—	2·50
	CLASS V—ARTICLES FOR WASHING AND TOILETS		
43	Washing soap of all kinds not specified elsewhere	—	1·20
44	All wrapped soaps used for washing as well as toilets and not specified elsewhere.		2·00
45	Toilet soaps of all kinds (not used for washing)	—	3·20
46	Shaving soaps, sticks and pastes	—	3·20
47	Hair oils and hair creams	—	3·20
48	Face cream, face snow, face powders, cream for hands, nail polish, lipsticks and other cosmetics.		3·20
49	Hair dyes	—	3·20

Serial No.	Description of Articles	Rate per maund
		Rs.
50	Razors, safety razors, electrical shavers and blades for shaving.	3·20
51	Combs, brushes, hair pins —	3·20
52	Toilet requisites of all kinds not specified elsewhere —	3·20
53	Scent, ittar and perfumery of all kinds —	5·00
54	Sajji, retha, kista and soap stone —	0.40
55	Caustic soda, caustic potash, refined salt petre and other substances for washing clothes, floors and utensils.	0·80
56	Sodium silicate and unrefined salt petre —	0·40
57	Laundry goods not specified elsewhere —	0·40
	CLASS VI—ARTICLES FOR LIGHTING AND FUEL	
58	Matches —	2·40
59	Candles, wax, tallow, lard, calcium, carbide and fats of all kinds not specified elsewhere.	2·40
60	Lamps and lanterns of all kinds including their spare parts, chimneys, globes and electric bulbs.	2·40
61	Fuelwood —	0·05
62	Cowdung and upla —	0·01
63	Charcoal —	0·15
64	Coke —	0.05
65	Steam coal, keri and coal dust —	0·05
66	Petrol —	0·15
67	Kerosene oil —	0·15
68	Motor spirit —	0·40
69	High speed diesel oil including crude and light diesel oil.	0·15
70	Vaporising oil and minerial turpentine oil —	0·30

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
71	Furnace oil	—	0·05
72	Lubricating oils including mobile oil	—	0·40
73	Paraff in wax	—	1·00
74	Greases of all kinds	—	0·80
75	Methylated spirit	—	0·60
76	Gass	per 100 cpt.	0·01
77	Electricity	per K.W.	0.01
	CLASS VII—ARTICLES FOR MEDICIAL AND CHEMICAL PURPOSES		
78	Drugs, crude and raw	—	1·20
79	Drugs manufactured	—	2·80
80	Gold and silver leaves, saffran, leaves kasturi, musk, pearls, abresham and ambor.		8·00
81	Distilled water	—	0·60
82	Disinfectants	—	0·60
83	Tinctures, lotions, vaccines, syrups, tablets and medicines of all kinds not specified elsewhere.		5·00
84	Chemists and druggist's stores of all kinds not specified elsewhere.		5·00
85	Artificial limbs	—	5·00
86	Goods apparatus, instruments, appliances and other requirements for optical, dental, surgical and medical purposes not specified elsewhere.		5·00
87	Commercial acids	—	1·20
88	Essences, colours and dyes not specified elsewhere	—	2·80
89	Chemicals not specified elsewhere	—	2·00
	CLASS VIII—ARTICLES FOR WEAVING, SPINNING AND KNITTING		
90	Cotton ginned	—	0·40

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
91	Cotton unginned	—	0·32
92	Wool raw	—	0·20
93	Wool for knitting	—	3·20
94	Cane	—	1·20
95	Munj, jute, hemp, patha and other fibres	—	0·40
	(*a*) Gunny bags and bardana	—	1·20
96	Cotton yarn	—	1·00
97	Yarn other than cotton yarn	—	2·40
98	Cotton thread	—	1·60
99	Silken threads and other threads not specified elsewhere.		2·40
	CLASS IX—ARTICLES FOR CLOTHING		
100	Cotton cloth	—	4·00
101	Woollen cloth	—	10·00
102	Silk cloth, nylon cloth and similar other cloth	—	10·00
103	Canvas cloth	—	4·00
104	Oil cloth, floor cloth, water proof cloth, rubber cloth and umbrella cloth.		4·00
105	Hair cloth and leather cloth	—	4·00
106	Hassain cloth	—	1·20
107	Tapest cloth	—	6·40
108	Table cloth	—	4·00
109	Bed covers, table covers	—	4·00
110	Duries for beds, khes, bed-sheets, chaddars, pillows, quilts, rugs, namdas, loies, blankets.		4·00
111	Durries for floors and carpets	—	4·00

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
	CLASS X—ARTICLES FOR DRESS AND WEAR		
112	Karakuli and Karakuli caps	—	5·00
113	Hats, felts, kullahs, caps and other headwear	—	5·00
114	Hosiery	—	5·00
115	Laces, fita, salma, sitara, tilla, gota kanari and other goods of embroidery.		5·00
116	Ready made garments and other articles of apparel and dress not specified elsewhere.		5·00
117	Bangles and other ornaments other than those of precious metals.		2·40
118	Desi shoes	—	2·40
119	Boots and shoes and other articles of footwear	—	5·00
120	Second hand clothes	—	1·20
	CLASS XI—ARTICLES FOR BUILDINGS AND WORKS		
121	Earth, ashes and sand	—	0·01
122	Gari, gachni, multani mitti, red earth, clay, surkhi and hurmchi.		0·05
123	Stone gravel, bajri, rori, kankar	—	0·01
124	Lime and lime stone	—	0·05
125	Cement	—	0·15
126	China clay	—	0·05
127	Marble	—	0·15
128	Pitch, coaltar and bitumen	—	0·20
129	Porcelain	—	1·20
130	Kacha bricks	—	0·15 per thousand
131	Pacca bricks	—	0·80 per thousand

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
132	Fire bricks	—	0·15
133	Tiles	—	1·00
134	Glass pans and sheets	—	1·00 per maund
135	Timber, balas, beams	—	0·15
136	Nails, nuts, wires, bolts, screws, hinges, wire gauze	—	0·60
137	Iron bars, girders, sarria, pipes, and other heavy material made of iron and used in the construction of buildings.		0·30
138	Doors, windows, ventilators and other manufactured articles for woods and other materials used in the construction of buildings.		0·40
139	Prefabricated material for the construction of the buildings.		0·40
140	Bamboos, sarkanda, date leaves, thatching grass	—	0·25
141	Sanitary goods and fittings	—	2·40
142	Electric fittings and goods required for the construction of the buildings.		2.40
143	Paints and varnishes including lac, sarish and resin	—	1·20
	CLASS XII—ARTICLES OF FURNITURE AND HOUSE-HOLD USE		
144	Tables, chairs, beds, tea-poys, almirahs, sofas and other furniture not specified elsewhere.		2·00
145	Articles of decoration	—	5·00
146	Articles of furniture made of cane	—	2·00
147	Earthenware	—	0·01
148	Stoneware and articles made of cement not specified elsewhere.		0·20
149	Crockery including goods made of china clay and glassware for household use.		2·40

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
150	Enamelled-ware	—	2·00
151	Household goods and utensils made of iron	—	1·20
152	Household utensils made of metals and other material other than iron.		2·00
153	Household goods made of tins	—	1·20
154	Trunks, boxes, made of iron	—	1·20
155	Suit cases, bags and other goods of leather canvas and other materials for house-hold use and not specified elsewhere.		4·00
156	Articles made of plastic, celluloid and similar other material for household use and not specified elsewere.		5·00
157	Electric fans	—	4·40
158	Refrigerators	—	5·00
159	Electric goods for household use and not specified elsewhere.		4·40
	CLASS XIII—ARTICLES FOR METAL, SURGICAL AND MECHANICAL PURPOSE		
160	Wrought and unwrought iron	—	0·25
161	Scrap iron	—	0·15
162	Metals other than precious metals not specified elsewhere and their alloys.		2·40
163	Tools and appliances not specified elsewhere	—	1·20
164	Agricultural machinery	—	0·30
165	Industrial machinery	—	0·30
166	Electrical machinery	—	0·30
167	Sewing machines, knitting machines, embroidery machines, hosiery machines and other machines not specified elsewhere.		4·40

Serial No.	Description		Rate per maund
			Rs.
168	Typewriters, Gestetners, Duplicators and other machines and appliances for office use.		4·40
169	All tools, goods, appliances instruments and apparatus to be used for mechanical purposes not specified elsewhere.		4·40
	CLASS XIV—ARTICLES FOR CONVEYANCE		
170	Tongas, rehras, hand crats, bullock carts and other animal driven vehicles and their spare parts.		0·60
171	Saddlery harnesses and other equipments and accessories for animals and animal driven vehicles.		2·46
	CLASS XIV—ARTICLES FOR CONVEYANCE—*concld*		
172	Per ambulators including all vehicles for use by children.		2·40
173	Bye-cycles and tri-cycles	—	2·40
174	Motor cycles, scootors, auto cycles and motor rickshaws.		10·00 per vehicle
175	Motor cars, motor jeeps and motor-launches	—	40·00
176	Motor trucks, motor lorries and motor buses	—	60·00
177	Boats	—	15·00
178	Railway wagons	—	60·00
179	Tramways and Rail-cars	—	60·00
180	Railway carriage	—	60·00
181	Railway Engines	—	100·00
182	Aeroplanes	—	100·00
183	Tyres and tubes for vehicles	—	4·80 per maund
	CLASS XV—ARTICLES OF STATIONERY AND PRINTING		
184	Paper of all kinds not specified elsewhere	—	0·80

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
185	Art paper, drawing paper, carbon paper and blotting paper.		1·20
186	Photographic paper	—	5·00
187	Exercise books and blank registers	—	1·00
188	Printed forms (blanks)	—	1·00
189	Calendars, maps and charts	—	1·00
190	Pictures including their frames	—	2·40
191	Envelopes and writing pads	—	2·00
192	Nibs, pen-holders, pencils and pin	—	2·40
193	Slates and takhties	—	0·60
194	Fountain pens	—	10·00
195	Inks of all kinds	—	1·20
196	Card boards	—	1·20
197	Eid cards, blank invitation cards, X-Mas cards and similar other cards.		2·00
198	Printed goods of all kinds not specified elsewhere	—	2·00
199	Printing presses and accessories	—	0·20
200	Materials and articles for book binding	—	1·20
201	Goods, instruments apparatus, appliances and equipments for scientific and educational purposes not specified elsewhere.		5·00
202	All items of stationery and paper goods not specified elsewhere.		1·20
	CLASS XVI—ARTICLES OF GAMES, SPORTS AND ENTERTAINMENTS		
203	Toys	—	2·40
204	Playing cards	—	2·40
205	All articles for indoor games	—	2·40

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
206	Balls, footballs, cricket bats, tennis requisites, badminton requisites, shuttle cocks and sports goods for outdoor games and sports.		2·40
207	Gramophones and gramophone records	—	5·00
208	Radios, radio-grams, tape-recorder and television sets.		5·00
209	Musical instruments not specified elsewhere	—	5·00
210	Cinemrtograph films	—	10·00
211	Kites	—	1·20
212	All goods and equipments not specified elsewhere required for theatrical, circus, or cinematographic purposes.		2·40
	CLASS XVII—ANIMALS FOR SLAUGHTER, ANIMALS PRODUCTS AND ARTICLES OF USE FOR ANIMALS		Per head
213	Goat and sheep	—	0·20
214	Cattle	—	0·50
			Per maund
215	Poultry	—	1·20
216	Meat and fish	—	1.20
217	Eggs	—	1·20
218	Bones and horns	—	0·60
219	Ivory	—	5·00
220	Raw hides and skin	—	0·30
221	Hides and skins (cured)	—	1.20
222	Leather	—	1.20
223	Leather scraps	—	0·60
224	Bhusa, phak, grass	—	0.05

Serial No.	Description of Articles		Rate per maund
			Rs.
225	Oil cakes and other fodder for animals not specified elsewhere.		0·15
	CLASS XVIII—ARTICLES FOR MISCELLANEOUS USE		
226	Arms and ammunition	—	2·40
227	Fireworks and explosives	—	2·40
228	Tents, shamianas, kanats and saibans	—	2·40
229	Haberdashery	—	5·00
230	Plants	—	0·20
231	Flowers	—	0·40
232	Seeds of all kinds not specified elsewhere	—	1·20
	(*a*) Cotton and oil seeds	—	0·25
233	Fertilizers	—	0·20
234	Clocks and watches	—	8·00
235	Kabari goods	—	0·40
236	Waste paper	—	0·40

SCHEDULE 'E'

Schedule of Taxes of Municipal Committee, Mirpurkhas

Name of Tax	Class of property liable	Amount for which or rates at which liable.		Time at which tax payable.	Exemptions
			Rs.		
Wheel tax or Conveyance tax.	All carriages or carts plying within Municipal limits (provided that the tax shall not be levy on more vehicles that can be used at one time with the animal or animals possessions of the owners).	Motor lorries and buses...	50.00	Tax payable yearly in advance on 15th April.	(1) Vehicle, the property of Government or any public Local Body. (2) Vehicles kept for sale by bonafide dealers and not used for any other purpose. (3) Perambulators. (4) Conveyance in transit or staying within Municipal limits for not longer than 15 days at a time and not often or than twice a year.
		Motor Car ...	40.00		
		Four-wheeled carriage ...	12.00		
		Two-wheeled carriage ...	8.00		
		Bullock Carts with two bullocks.	2 00		
		Bullock Cart with one Bull	1.50		
		Hand Cart and Donkey Cart.	2.00		
		Bycycle ...	2.00		
House tax	6% on the annual letting value.....per year.				
			Rs.		
Toll tax	All laden carts entering or departing from Municipal limits not already assessed to wheel tax.	Bullock Cart ...	0.05 per day	Time of entry into or departure from Municipal limits as the case may be.	(1) Carts carrying property either of Government or Public Local Body. (2) Conveyance or animals or used by washermen or dyers to carry clothes. (3) Donkeys for carrying earth and bricks.
		Motor Car ...	0.25 do.		
		Motor Cycle ...	0.00 do.		
		Four-wheeled horse carriage.	0.12 do.		
		Two-wheeled horse carriage.	0.06 do.		